1



Encyclopedia of Homoeopathy

سائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز

یعنی

مخزن المفردات ہومیو پیتھی

حصہ اول

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کاشی رام

ایم۔ڈی ہومیو

ریڈرز پبلی کیشنز

15 نیوانارکلی لاہور

سائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگز

یعنی

مخزن المفردات ہومیوپیتھی

حصہ اوّل

مصنف

ہومیوپیتھک ڈاکٹر کاشی رام

ایم ڈی ہومیو

امراض نسواں، امراض خبیثہ، بایوکیمک سائنس، کلید میٹیریا میڈیکا، نسخہ جات ہومیوپیتھی (اردو یا ہندی) ہیضہ، (اردو یا ہندی)، ریلشن شپ آف ریمیڈیز، بھارت ہومیوپیتھک ریپرٹری، ایڈیٹر ہومیوپیتھک لیڈر

ریڈرز پبلی کیشنز

15۔ نیوانارکلی، لاہور

نام کتاب	سائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز
مصنف	ڈاکٹر کاشی رام (ایم ڈی ہومیو)
سن اشاعت	2015
تعداد	1100
پرنٹرز	نعیم یونس پرنٹرز ریٹیگن روڈ، لاہور
قیمت	600روپے

مکمل سیٹ کی قیمت 2200روپے

ناشر

رحیم ہومیو پیتھک سٹور

پہلی منزل، لاہور آرٹ پریس بلڈنگ (متصل پنجاب بنک)

15نیوانارکلی، لاہور

فون۔042-37361898 موبائل:0300-4177310

ناشر برائے کراچی

ہانمن بک ہاؤس اینڈ فارمیسی

5 سی،1-بی کنیزا سکوائر، نزد میٹرک بورڈ آفس، کراچی

فون:36681213 - 021-36614030

فہرست مضامین

(ب)

نذر

جس طرح مالی پھولوں کا گلدستہ بنا کر مالک باغ کو نذر کرتا ہے

اور مالک اُسے مالی کا نذرانہ سمجھ کر قبول کرتا ہے۔

ہنی مین! میں بھی اسی طرح تیرے گلستان کے چند شگفتہ

پھول بہ ہزار عقیدت تیری نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف :

کانشی رام

تیسرے اڈیشن کے متعلق رائے

معزز ناظرین!

میں آپ کی خدمت میں سائیکلو پیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگس یعنی مخزن المفردات ہومیوپیتھی کا تیسرا اڈیشن نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

۱۹ستمبر ۱۹۴۶ء کو کری ڈاکٹر کاشی رام صاحب اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے خدا ان کو سورگباش کرے اس تاریخ کے بعد سے یہ ساری ذمہ داری میرے کندھے پر آئی۔ خداوند تعالیٰ کا میں بہت ہی ممنون ومشکور ہوں کہ اس کی بخشش وعنایت سے اس کو سرانجام دے سکا۔ اس اڈیشن میں میں نے کچھ اضافے کئے ہیں، دوسرے اڈیشن کے شائع ہونے کے وقت ان اضافہ جات کا شامل کرنا اہم سمجھا گیا۔ لیکن کئی ایک مشکلات کی وجہ سے عمل جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ اضافہ جات یہ ہیں:-

۱۔ نام دوا اُردو اور انگریزی میں مکمل دیا گیا ہے۔ اس کے بعد دوا اگر نباتاتی ہے تو

(الف) بوٹانیکل نام	Natural Order
(ب) دیگر نام جن سے دوا مشہور ہے	Synonyms

ان ناموں کے منتخب کرنے میں کوشش اس بات کی کی گئی ہے کہ عام فہم نام لکھے جاویں جہاں کہیں ہندی اردو، فارسی، عربی کے نام ٹھیک صحیح مل سکے درج کئے گئے ہیں ورنہ انگریزی نام پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

(ج) دوا کی تیاری میں کام آنے والے حصہ	Parts Used
(د) دوا تیار ہونے پر مدر ٹنکچر کی طاقت	Drug Strength
۲۔ اگر دوا کیمیکل یا دھاتوں سے متعلق ہے تو	Chemical Symbol
(الف) کیمیکل وسائنٹفک نام اور مولیکولر ویٹ	Molicular Weight
(ب) مشہور وعام فہم نام	Synonyms :
(ج) دوا میں کام آنے والے اجزا یا نمک	Parts Used
(د) تیاری کے بعد مدر ٹنکچر و ڈرائیٹوریشن کی طاقت	Drug Strength

۳۔ اگر دوا حیواناتی ہے تو

(الف) جانور کی قسم	Order
(ب) پہچان	Sub Order
(ج) قوم	Family
(د) مشہور وعام فہم نام	Synonyms
(ی) دوا کی تیاری میں کام آنے والے حصے۔	Parts Used
(ت) دوا کی تیاری کے بعد مدر ٹنکچر کی طاقت	Drug Strength

۴۔ اگر دوا نوسوڈ ہے تو Nosode

(الف) بیماری کا نام جس سے زہر لیا گیا ہے۔

(ب) اگر جراثیم سے تیار کی ہو تو اس جراثیم کا عام فہم نام مع اس کے دیگر سائنٹفک نام جراثیم کی مقدار جو کہ دوا کی تیاری میں استعمال کی گئی ہے۔

(ج) اگر زہر سے دوا تیار ہوتی ہے تو اس کا عام فہم نام وسائنٹفک نام مع بیماری کے جس سے اور جس حالت میں زہر لیا گیا ہو مع مقدار کے۔

(د) تیاری کے بعد دوا کی طاقت۔

میں نے ان اضافات کے دوران جن جن کتابوں کا سہارا لیا وہ حسب ذیل ہیں:-

۱- یونائیٹڈ اسٹیٹس ہومیوپیتھک فارمیکوپیا	United States Hum. Pharmacopea.
۲- برٹش فارمیکوپیا (بی۔ پی ۴۸)	The British Pharmacopea.
۳- یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈسپنسری ۲۳ اڈیشن	United States Dispensorery.
۴- دی برٹش فارمیسیوٹیکل کوڈکس (بی۔ پی۔ سی)	The British Pharmaceutical Code.
۵- فارمیسیوٹیکل فارمولا	Pharmaceutical Formulae.
۶- اسکوائرز کمپینین ٹو بی۔ پی	Squire Companion to B.P.
۷- یونائیٹڈ اسٹیٹس فارمیکوپیا	United States Pharmacopea.
۸- انڈین فارمیسیوٹیکل لسٹ	Indian Pharmaceutical List.
۹- نیشنل فارمولری	National Formulary.
۱۰- آفیشل اینڈ نان آفیشل ریمیڈی	Official & Non Official Remedy
۱۱- کالونیل اڈینڈا	Collonial Addenda
۱۲- کناڈین فارمولری	Canadian Formulary
۱۳- جرمن فارمیکوپیا	German Pharmacopea
۱۴- ایکسٹرا فارمیکوپیا	Extra Pharmacopea

میں مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب ودیگر اصحاب سنٹرل ڈرگس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لائبریرین لکھنؤ یونیورسٹی اور لائبریرین امین الدولہ لائبریری کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا بیش قیمت وقت اور تجربہ کارانہ ہدایت سے میری وقتاً فوقتاً اس کام کے سرانجام دینے میں مدد کی۔

میں شری پرسوم پرکاش جی ورمیش چند کول، کا جو کہ دواسازی میں بنارس ہندو یونیورسٹی کے پاس شدہ ہیں، کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ان اصحاب کی بدولت میں ان مشکلات کو حل کرنے میں کامیاب ہوا۔ جو کہ سیکنڈ اڈیشن کے شائع ہوتے وقت حائل تھیں۔

احقر:- گیان پرکاش

دوسرے ایڈیشن کے متعلق میری عرض

پیشتر اس کے کہ میں اصل مضمون کی طرف رجوع کروں، میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں کہ اپنے ہم پیشہ اصحاب خصوصاً اور پبلک عموماً کا شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے میری اس حقیر تصنیف کو نہ صرف قدر کی نظر سے دیکھا بلکہ میری اس تصنیف کو (Authority) تسلیم کیا۔

جس قدر مانگ اس کتاب کی اس وقت ہو رہی ہے، اسے دیکھتے ہوئے مجھے یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہے کہ اس مانگ کے ساتھ ہومیوپیتھی بھی ملک میں بہت بڑھ رہی ہے۔ جس کے لیے مجھے فخر ہے۔

پچھلے ایڈیشن میں جس قدر خامیاں تھیں ان کو حتی الوسع پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ادویہ کی تصویر سی عموماً اور علامات کی خصوصاً اور زیادہ وضاحت کی گئی ہے۔ اس ایڈیشن میں خاص توجہ احساسات کی طرف کی گئی ہے۔ تاکہ ان احساسات میں سے کوئی بھی احساس Sensation باقی نہ رہنے پائے۔ احساسات انسان کی اندرونی کیفیت ہوتی ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ احساسات کا درجہ اگر دماغی علامات سے زیادہ نہیں تو کم بھی کسی حالت میں نہیں ہے۔ ہر لائق معالج کسی بھی احساس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

عموماً شکایت تھی کہ میں نے اُردو کے مشکل الفاظ اس کتاب میں بھر دیئے ہیں۔ میں نے اس ایڈیشن میں ان الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیا ہے، مگر جہاں ان کا استعمال ضروری تھا وہاں ایک طرف تو خطوط وحدانی میں ان کی تشریح کر دی گئی ہے اور دوسری طرف ان کے سامنے انگریزی الفاظ دے دیئے ہیں تاکہ مشکل آسان ہو جائے۔

میں ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ ایڈیشن غلطیوں سے بالکل مبرا ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ اس دفعہ میں نے اسے حتی الامکان غلطیوں سے پاک و صاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ تاہم اگر کوئی غلطی کسی صاحب کو ملے تو مجھے اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

بہت سی ہندوستانی ادویہ آج کل ہومیوپیتھی میں شامل ہو رہی ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ان ادویہ کو اس ایڈیشن میں شامل کر دوں، مگر میں نہیں کر سکا، کیونکہ ان ادویہ کی کوئی بھی مکمل آزمائش نہیں ہے۔ آیورویدک اور یونانی طریقہ کے مطابق ان ادویہ کا استعمال ہو رہا ہے، جو اصول ہومیوپیتھی کے بالکل خلاف ہے۔ پوری آزمائش کے بغیر ادویہ کا استعمال ہمیشہ ناکامی کا سامنا ہوتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ناظرین میری اس خدمت کو قبول فرمائیں گے۔

اس دیباچہ کے ختم کرنے سے قبل میں اپنے عزیز ڈاکٹر اے۔ پی۔ اروڑا صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کی ترمیم و تصحیح کا بیشتر حصہ عزیز موصوف کے ہی قلم سے ہے اور میں غالباً یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا سہرا انہیں کے سر ہے۔ جو محنت ان کو اس میں کرنی پڑی ہے وہ واقعی قابل قدر ہے۔

احقر:-

کاشی رام ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء

دیباچہ

سنہ ۱۹۰۸ء میں جب میں تحصیلِ علم کی آخری منزلیں طے کر رہا تھا۔ خوش قسمتی سے (خوش قسمتی اس لیے کہ قدرت مجھ سے دُنیا میں کچھ کام لینے والی تھی) مجھے خونی بواسیر کا عارضہ لاحق ہوا۔ سوتے، جاگتے، اُٹھتے، بیٹھتے خون از خود نکل جایا کرتا تھا جس کا مجھے کبھی علم نہ ہوتا تھا۔ میں نے پنجاب کے نامور ایلوپیتھک ڈاکٹر بیلی رام صاحب مرحوم کا معالجہ بہت عرصہ تک جاری رکھا، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے زیر علاج رہا۔ مگر قسمت نے یہاں بھی یاوری نہ کی۔ آخر قدرت نے مجھے ڈاکٹر پی سی مزومدار صاحب مرحوم کے پاس کلکتہ پہنچایا۔ ان کی عمر اس وقت تقریباً ۷۰ برس کی تھی۔ انہوں نے میرے تمام حالات سنے۔ میرا معائنہ کیا۔ اور رائی کے برابر دو گولیاں میری زبان پر رکھ کر شفا کا فتویٰ دے دیا۔ حیران تھا کہ آیا عمر کے تقاضہ سے یہ مخبوط الحواس ہیں۔ یا واقعی دنیا میں ابھی اس قسم کی محیر العقول کرامات باقی ہیں۔ قہر درویش برجان درویش میں نے پنجاب کی واپسی کا قصد کیا۔ لیکن گھر پہنچنے سے پہلے خون بالکل بند ہو چکا تھا۔ اور میں اپنے آپ کو بالکل تندرست محسوس کرتا تھا۔ آج چوتھائی صدی کا زمانہ گذرا مگر ایک قطرہ خون کا بواسیری شکایت کے تحت نہیں گرا۔

دوسرے سال آنتوں کے پھوڑے میں مبتلا ہوا۔ ڈاکٹر (ایلوپیتھک) صاحبان آپریشن کی رائے دیتے تھے مگر میں نے پھر بھی اپنے پرانے محسن ڈاکٹر مزومدار صاحب کے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ اور ان کے چند یوم کے اندرونی علاج سے بغیر کسی قسم کی تکلیف کے صحت یاب ہو گیا۔ ہومیوپیتھی کے یہ دو کرشمے ایسے تھے جنہوں نے مجھے قدرتی طور پر ہومیوپیتھک سائنس کو حاصل کرنے کی طرف رجوع کیا۔ چنانچہ کئی سال تک میں اس سائنس کا مطالعہ کرتا رہا۔

میں نے اپنی طبابت کے زمانہ میں اس قسم کے سینکڑوں مریض دیکھے جن کو عام طور پر معالجین نے لاعلاج قرار دے کر چھوڑ دیا تھا۔ مگر ہومیوپیتھی کی گود میں دن بدن اُن کی صحت ترقی کرتی گئی۔ اور ان میں بہت سے اس قسم کے "لاعلاج" مریض شفایاب ہوئے۔ ہومیوپیتھک علاج اس قدر سہل اور سادہ ہے۔ کہ اس کو ہر ذی فہم انسان بشرطیکہ قدرت نے اس کے اندر مشاہدہ کی نظر دی ہو حاصل کر سکتا ہے۔ جہاں دوسرے طریقہ ہائے حکمت بیماری کی تشخیص میں اپنا بیش قیمت وقت صرف کر کے مریضوں کو تختۂ مشق بناتے ہیں۔ ایک معمولی سمجھ دار ہومیوپیتھ ان کو اسی عرصہ میں شفا دے دیتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں تشخیص مرض اور بیماری کا نام کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ بلکہ مریض کی علامات ایک سمجھ دار ہومیوپیتھک معالج کی رہنمائی کے لیے کافی سے زیادہ ہوا کرتی ہیں۔

ہنی مین کو اس جہانِ فانی سے رحلت کئے ہوئے ابھی بہت زمانہ نہیں ہوا لیکن تاریخ شاہد ہے۔ کہ دنیا کے ہر ملک میں ہومیوپیتھک طریقۂ علاج رائج ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں بھی گذشتہ ۲۰ سال میں جس قدر ہومیوپیتھک سائنس نے ترقی کی ہے۔ وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور جس قدر ترقی یہ طریقۂ علاج اس وقت کر رہا ہے۔ اگر اس کی یہی رفتار رہی تو وہ وقت دور نہیں جبکہ ہندوستان کا ہر ایک تعلیم یافتہ مرد و عورت کم و بیش اس علم سے بہرہ ور ہوگا۔ اور وہ وقت بھی دور نہیں جب اس طریقہ علاج کی گورنمنٹ ہند کو سرپرستی کرنی پڑے گی۔

جب میں اس طریقۂ علاج کی روز افزوں ترقی اور شہرت دیکھتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ جب میں اس کے نتائج پر غور کرتا ہوں تو مجھے کما حقہٗ خوشی اور تسکین ہوتی ہے۔ جرمنی، امریکہ اور انگلینڈ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے میڈیکل رپورٹوں میں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ متعدی امراض از قسم ہیضہ۔ طاعون، انفلوانزہ وغیرہ میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے اندر اوسط اموات دوسرے کسی طریقہ ہائے علاج کی بہ نسبت کہیں کم ہے۔ اور اس کے نتائج دوسرے امراض میں بھی کہیں زیادہ بہتر اور خوشگوار ہیں۔

نہ صرف انسانوں پر ہومیوپیتھک طریقۂ علاج کے یہ نتائج ہیں۔ بلکہ جانوروں پر بھی اس کے اثرات کہیں زیادہ تسلی بخش اور دل خوش کن ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ ہومیوپیتھک طبیب نہ صرف انسانوں پر اپنی ادویہ کا استعمال اچھی طرح کر سکتا ہے۔ بلکہ جانوروں کو بھی بہترین طور پر فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

ہومیوپیتھک علاج ہندوستانیوں کے زیادہ موافق حال ہے۔ کیونکہ اس کی ادویہ اس قدر سستی ہیں کہ ہر فرد و بشر بغیر کسی بار کے اس کی قیمت برداشت کر سکتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے برادرانِ وطن (عوام الناس) ہومیوپیتھک کی انگریزی کتب انتہائی گراں ہونے کی وجہ سے خرید نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ ان کو جلد سمجھ سکتے ہیں۔ اور اسی لیے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ صرف صوبہ بنگال ایک ایسا صوبہ ہے۔ جس میں بے شمار لٹریچر ہومیوپیتھی پر موجود ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو کہہ سکتا ہوں کہ صوبہ بنگال کے ہر گھر میں کم و بیش اس سائنس کو جاننے والے ممبر موجود ہیں۔ اور یہ صرف ان کے ذاتی لٹریچر کی برکت ہے۔

میں کئی سال سے اس کمی کو محسوس کر رہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو اور ہندی میں متعدد کتب ہومیوپیتھی پر موجود ہیں مگر ان کی تعداد اس قدر کم ہے کہ عوام الناس اس سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ ان میں سے بہت سی کتابیں مکمل بھی نہیں اور اس قدر مختصر لکھی ہوئی ہیں کہ ایک طالب علم کا ان سے گمراہ ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے میں نے تصنیف کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ میری پہلی لیکن سخت محنت کا نتیجہ ناظرین کے ہاتھوں میں سائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگس کی شکل میں موجود ہے۔ میں نے اس کو لکھنے کے لیے جہاں اپنے تجربات درج کئے ہیں۔ وہاں بے شمار ہومیوپیتھک انگریزی لٹریچر کی بھی ورق گردانی کی ہے۔

جس قدر ادویہ دسمبر ۱۹۳۱ء تک آزمائش ہو کر تجربہ میں آ چکی ہیں۔ یا ہومیوپیتھک خواص الادویہ میں شامل کی جا چکی ہیں۔ ان کو سائیکلوپیڈیا میں درج کر دیا گیا ہے۔ اور جس قدر تا اختتام کتاب ہذا آزمائی جائیں

گی وہ آخر میں درج کر دی جائیں گی۔

ہومیوپیتھی میں اس وقت بہت سی مرکب ادویہ رائج ہو چکی ہیں جو پیچیدہ تکالیف میں نہایت زود اثر اور مؤثر ثابت ہو رہی ہیں۔ اور یہی مرکب ادویات ہی ہیں۔ جن کے استعمال سے بعض ڈاکٹر صاحبان نے کافی نام و شہرت حاصل کی ہے۔ ان مرکب ادویات کو میں نے نہایت وضاحت سے لکھنے کی کوشش کی ہے اور سب سے زیادہ دقت مجھے ان ادویہ کے یکجا کرنے میں ہوئی ہے۔ میرا یقین ہے کہ میں نے اپنی فہرست ادویہ میں ایسی کسی دوا کو نہیں چھوڑا۔

ہر دوا کو لکھتے وقت میں نے مضمون کو پانچ حصص میں تقسیم کیا ہے۔

پہلے حصہ میں دوا کی تاریخ، اس کے استعمال کا موقعہ و محل، نظامِ انسانی پر اس کا اثر بوقت آزمائش و علامات بیماری۔ اور مختلف مصنفین کے اقتباسات نیز مصنف کے اپنے تجربات وغیرہ درج کئے ہیں۔ اس حصہ مضمون میں دوا کی تمہید کو پڑھنے سے دوا کی مکمل تصویر دماغ میں آ جاتی ہے۔ اور اس کے استعمال کے طریقے سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ حصہ دوم میں علامات دماغ، سر، آنکھ، کان، منہ، معدہ، شکم، آلات تنفس، قلب و نبض، آلات تناسل مردانہ و زنانہ، ہاتھ اور پاؤں، مخصوص خواص، بخار، جلد وغیرہ دی ہیں۔ یہ علامات آزمائشی اور بیماریوں پر تصدیق شدہ ہیں۔ ان علامات کے ساتھ ساتھ دوسری ادویہ کے نام جن میں ایسی علامات ملتی ہیں۔ خطوط وحدانی میں دیئے ہیں۔ تاکہ علامات کا تعلق دیکھتے وقت ان کی دوسری ادویہ کی تلاش کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ یہ علامات جہاں تک ممکن ہو سکا مفصل دی ہیں اور حتی الامکان کسی کار آمد علامت کو نہیں چھوڑا گیا۔

حصہ سوم میں کمی و بیشی دی ہے یہ کمی بیشی اسقدر مفصل ہے کہ قریباً ہر ایک بڑی علامت یا تکلیف کی کمی بیشی کا ذکر کر دیا ہے۔

حصہ چہارم میں طاقتِ دوا کا ذکر ہے یہ طاقتیں وہ ہیں جو نہی طاقت استعمال کرنے والوں کے تجربہ میں آ چکی ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ ڈاکٹر بیورج صاحب کے پیرو انگلینڈ کے ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان جو استعمال کیا کرتے ہیں۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ناظرین کو ان طاقتوں کے اندر محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ناظرین ہومیوپیتھک فلاسفی کو جو کتاب ہذا کے شروع میں ہے غور سے پڑھیں گے تو ہر ایک دوا کی طاقت کا اندازہ مریض کی طاقت سے موازنہ کر سکیں گے۔

پانچویں حصہ میں دوا کا تعلق دوسری ادویہ سے دیا گیا ہے۔ حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہر دوا کے پہلے اور بعد میں استعمال ہونے والی اور متضاد ادویہ کا ذکر کیا جائے۔ تعلق میں ایک ایک علامت کو لے کر دوسری ادویہ کی انہی علامتوں کے ساتھ تفریق کی گئی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں مگر اس میں شک نہیں کہ اس حصہ کو لکھنے کے لیے مجھے بہت محنت کرنی پڑی ہے۔

ہومیوپیتھک فلاسفی جو شروع کے قریباً سو صفحوں میں ہے۔ وہ بادی النظر میں سائیکلوپیڈیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ مگر میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ بعض ہومیوپیتھک معالج بغیر کسی ہومیوپیتھک اصول کے سمجھے

ہوئے انسانوں کی قیمتی جانوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ دوا کا یکے بعد دیگرے دوہرانا اور تبدیل کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے جس سے اکثر اوقات مریض کو بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ اور اس کے مرض میں پیچیدگیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور ایسے طبیب نادانستہ گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ میں ناظرین کی خدمت میں استدعا کرتا ہوں کہ وہ فلاسفی کے چند اوراق کو نہایت غور سے پڑھیں۔

حتی الامکان میں نے اصطلاحی الفاظ کو استعمال نہیں کیا۔ لیکن جہاں کہیں استعمال ہو گئے ہیں، تو وہ انتہائی مجبوری کے ساتھ ہیں۔ نیز ان اصطلاحات کی تشریح کو اردو اور انگریزی میں کتاب ہذا کے شروع میں کر دی ہے۔

اردو میری مادری زبان نہیں ہے۔ اس لیے میں خوب سمجھتا ہوں کہ اس میں کس قدر خامیاں ہوں گی۔ اس لیے میں ناظرین سے استدعا کرتا ہوں کہ زبان دانی کی طرف سے چشم پوشی فرما کر نفس مضمون پر غور فرمائیں۔

میں ان مصنفین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی قیمتی کتب سے میں نے دانستہ و نادانستہ مدد لے کر اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

میں ڈاکٹر مہادیو پرشاد صاحب کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے باوجود عدیم الفرصتی کے مہربانی و کرم گستری فرما کر ہومیوپیتھک فلاسفی پر نظر ثانی کی ہے۔

کتاب ہذا کی تکمیل کے سلسلہ میں مجھے جن کتب کو چھاننا پڑا ہے۔ ان کی مختصر سی فہرست درج ذیل ہے:۔

۱- آرگینن مصنفہ ڈاکٹر ہنی مین صاحب مترجمہ ڈاکٹر ڈجن صاحب ایڈیشن نمبر ۵۔
۲- آرگینن مصنفہ ڈاکٹر ہنی مین صاحب مترجمہ بورک اینڈ ٹیفل ایڈیشن نمبر ۶۔
۳- کرانک ڈزیز مصنفہ ہنی مین صاحب۔
۴- میٹیریا میڈیکا پیورا مصنفہ ہنی مین صاحب۔
۵- پرنسپل پرکٹس آف ہومیوپیتھی مصنفہ ڈاکٹر ہیوج صاحب۔
۶- فارمیکوڈایانمک از ڈاکٹر ہیوج صاحب۔
۷- سائیکلوپیڈیا آف ڈرگ پیتھو جنسی از ڈاکٹر ہیوج صاحب۔
۸- کی نوٹس اینڈ کیریکٹرکٹس از ڈاکٹر ایچ، سی، ایلن صاحب۔
۹- میٹیریا میڈیکا آف نوسوڈز ملاکس ریناز ڈاکٹر ایلن صاحب۔
۱۰- کرانک میازمس سورا، سائیکوسس، سفلس از ڈاکٹر جے، ایچ، ایلن صاحب۔
۱۱- ہینڈ بک آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر ایلن صاحب۔
۱۲- سائیکلوپیڈیا از ڈاکٹر ایلن صاحب۔
۱۳- نیو اولڈ اینڈ فارگاٹن ریمیڈیز از ڈاکٹر ان شورٹ صاحب۔
۱۴- مینول آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر بلیک وڈ صاحب۔

۱۵- لیسر رائٹنگ از ڈاکٹر لوئی ہنسن صاحب۔
۱۶- کیریکٹرکٹس اینڈ ریپرٹری از ڈاکٹر لوئی ہنسن صاحب۔
۱۷- لیکچرز آن ہومیوپیتھک فلاسفی از ڈاکٹر سٹوارٹ کلوز صاحب۔
۱۸- ٹکسٹ بک آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر کوپ ہاٹ صاحب۔
۱۹- اسنشلز آف ہومیوپیتھک میٹیریا میڈیکا اینڈ ہومیوپیتھک فارمیسی از ڈاکٹر ڈولی صاحب۔
۲۰- پیتھو جینیٹک میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر انز صاحب۔
۲۱- کیریکٹرکٹس اینڈ کیمپنز آف پرامنٹ ریمیڈیز فار دی یوز آف سٹوڈنٹس آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر ناکس صاحب۔
۲۲- سائنس آف ہومیوپیتھی از ڈاکٹر ہیل صاحب۔
۲۳- دی ٹسوا ایاورٹ ہومیوپیتھی از ڈاکٹر ہال کومب صاحب۔
۲۴- ستھرا پیوٹک گائیڈ از ڈاکٹر بہار صاحب۔
۲۵- لیکچرس آن ہومیوپیتھک میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر کینٹ صاحب۔
۲۶- ہومیوپیتھک فلاسفی از ڈاکٹر کینٹ صاحب۔
۲۷- نیو ریمیڈیز از ڈاکٹر کینٹ صاحب۔
۲۸ لیسر رائٹنگ از ڈاکٹر کینٹ صاحب۔
۲۹- میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر فرینکلن صاحب۔
۳۰- رجیل اینڈ کیپر ٹیوٹی میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹرز مالکولم وماس صاحبان۔
۳۱- لیڈرس ان ہومیوپیتھک ستھراپیوٹکس از ڈاکٹر نیش صاحب۔
۳۲- ٹاورٹنگ وی کیس از ڈاکٹر نیش صاحب۔
۳۳- پیتھو جینٹک میٹیریا میڈیکا مطبوعہ میڈیکل از سٹی گیشن کلب بالٹی مور۔
۳۴- ٹکسٹ بک آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر جارج رائل صاحب۔
۳۵- پلین ٹاک آن میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر پیرس صاحب۔
۳۶- ڈاکٹر سوشلر ٹو الو ٹشو ریمیڈیز مترجمہ ڈاکٹر ولیم بورک اینڈ ٹیفل۔
۳۷- ٹوالو ٹشو ریمیڈیز از ڈاکٹر کیریز صاحب
۳۸- زین آف ملان میڈیفیسٹر از ڈاکٹر براؤن صاحب۔
۳۹- لیکچرس آن ہومیوپیتھی از ڈاکٹر کلارک صاحب۔
۴۰- ڈکشنری آف میٹیریا میڈیکا از ڈاکٹر کلارک صاحب۔
۴۱- دائٹ از ہومیوپیتھی از ڈاکٹر کن کوشٹ صاحب۔
۴۲- دیر ہومیوپیتھک ریمیڈیز از ڈاکٹر ہنی مین اوسکر صاحب۔
۴۳- ٹرائلٹ آف ہومیوپیتھی از ڈاکٹر صاحب۔

۴۴۔ ریلیشن شپ آف ریمیڈیز از ڈاکٹر گبسن صاحب۔
۴۵۔ عقرا پیوٹک ہنٹس از ڈاکٹر پی، سی، معظم دار صاحب۔
۴۶۔ دی ایکشن آف دی ڈوزاز ڈاکٹر شارپ صاحب۔
۴۷۔ سمٹالوجی از ڈاکٹر موزندار صاحب۔
۴۸۔ رسالہ جات ہومیوپیتھک ریکارڈر۔
۴۹۔ رسالہ جات ہومیوپیتھک ورلڈ۔
۵۰۔ پرنسپل آف ہومیوپیتھی از ڈاکٹر جی بورک صاحب۔
۵۱۔ میٹریا میڈیکا از ڈاکٹر ولیم بورک صاحب۔
۵۲۔ ریلیشن شپ آف ریمیڈیز از ڈاکٹر گنگولی صاحب۔
وغیرہ۔

احقر: کاشی رام (ہومیو) قیصر باغ لکھنؤ سنہ ۱۹۳۲ء

فلسفہ ہومیوپیتھی

باب اوّل

فصل اوّل

ہومیوپیتھی، مریض اور شفا کیا ہے؟

"ہومیوپیتھی لفظ کے لغوی معنے علاج بالمثل کے ہیں۔ مگر عام طور پر مختلف محققین نے اس کی مختلف تعریفیں کی ہیں اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ہومیوپیتھی کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے:۔ ہومیوپیتھی ایسا آرٹ یا فن ہے جس کے ذریعہ مریض کا علاج مریض کی اندرونی و بیرونی علامات کے مطابق طریقہ بالمثل سے کیا جاتا ہے"

بادی النظر میں یہ تعریف ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ مگر غور سے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعریف بالکل مہمل اور نامکمل ہے۔ اس لیے کہ ہومیوپیتھی نہ صرف ایک "فن" ہے بلکہ ایک سائنس بھی ہے۔ جس میں بنیادی اصول اور گہرا فلسفہ ہے جو دوسرے کسی طریقہ علاج میں نہیں ہے۔ اس کی (ہومیوپیتھی) ماہیت کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے ہر ایک پہلو پر فرداً فرداً غور کیا جائے تاکہ اس کی اصلیت بخوبی سمجھ میں آجائے اور علاج کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ بغیر اس کو سمجھے ہوئے علاج میں کامیاب ہونا نہ صرف مشکل ترین ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔

ہومیوپیتھی اور اس کے اصول اور فلسفہ سمجھنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ آرگنن کا مطالعہ ہے۔ میں آرگنن کی بنا پر اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس کو خوب غور سے پڑھیں گے۔ کیونکہ یہی اصول اور فلسفہ ہی ہومیوپیتھک سائنس یا آرٹ کی بنیاد ہے۔

آرگنن دفعہ نمبر ۱۔ میں ہنی مین فرماتے ہیں "معالج (ڈاکٹر) کا مقدم و مقدس فرض یہ ہے۔ کہ مریض کو صحت یاب کرے۔ جس کا دوسرا نام شفا ہے"

بادی النظر میں یہ ایک معمولی فقرہ ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ڈاکٹر یا معالج وہی ہے۔ جو مریض کو دوا دے سکے مگر ہنی مین کا مطلب بالکل دوسرا ہے۔ ان کے لفظ "مریض" اور "شفا" میں بہت گہرا فلسفہ چھپا ہے۔

ہومیوپیتھی کا دعویٰ ہے کہ اس طریقہ علاج میں بنیادی اصول موجود ہیں۔ مگر دوسرے طریقہائے حکمت کا انحصار کسی بنیادی اصول پر نہیں ہے۔ اور نہ ہی معالجہ کے لیے دوسرے طریقہ ہائے حکمت میں کسی اصول کی پیروی کی جاتی ہے بلکہ ایلوپیتھک حکمت تو صاف طور پر تسلیم کرتی ہے۔ کہ اس کی بنیاد محض مریضوں کے تجربہ پر مبنی ہے (میں سمجھتا ہوں یہی بات ویدک اور یونانی میں بھی ہے)۔ ان کے یہاں ہمیشہ نئی نئی دریافتیں ہوا کرتی ہیں۔ آج اگر ایک دوا کو بہت زور شور سے استعمال کر رہے ہیں تو کل وہ اس کی مخالفت پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اگر آج ایک تشخیص کسی مرض کی بتلاتے ہیں۔ تو کچھ دنوں کے بعد وہ دوسری بات پیش کرتے ہیں یہیں سے ہومیوپیتھی اور دوسری حکمتوں کا راستہ الگ الگ ہو جاتا ہے۔ اور اسی لیے ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رائے دوسری حکمت کے پیروؤں سے اتفاق نہیں کرتی سوائے ہومیوپیتھی کے باقی سب طریقہ ہائے علاج صرف "بیماری کے نتائج" کو ہی دیکھتے اور دیکھ سکتے ہیں۔ ان کو "اصل مرض" کا یا تو علم نہیں ہے۔ یا دیدہ و دانستہ اس کی طرف سے منہ موڑے ہوئے ہیں وہ نہیں بتا سکتے کہ "اصل مریض" کیا ہے۔ مرض کیوں ہوا ہے۔ اور اس کی "بیماری" کیا ہے۔ وہ ہڈیوں گوشت پوست کے ڈھانچہ ہی کو اصل خیال کرتے اور سمجھا کرتے ہیں۔ اور اسی ڈھانچہ کے جب کسی عضو یا رگ وریشہ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ تو اس فرق یا تبدیلی کو وہ بیماری کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کے خیالات اور ان کا علم صرف ہڈیوں اور گوشت پوست کے ڈھانچہ تک ہی محدود ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ جو کچھ ان کو دکھائی دیتا ہے یا جو اپنی انگلیوں یا قوتوں سے محسوس کر سکتے ہیں۔ یا جہاں تک ان کے سائنس کے آلات محسوس کرتے یا دیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اسی کو وہ انسان اور انسان کی ابتداء اور انتہا سمجھتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے بیماری کی حالت میں جہاں تک ان کے سائنٹفک آلات وغیرہ کام دے سکتے ہیں۔ اسی حد تک وہ بیماری کی ابتدا اور انتہا بتاتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھی جانتی ہے۔ کہ انسانی جسم میں جب مرض ظاہر ہوتا ہے۔ یا انسانی ڈھانچہ میں جب تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ گو وہ بیماری ہوتی ہے۔ تو بھی اس بیماری سے پہلے اس کا کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ معلول بغیر علت کے نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح سے جب جسم کے کسی عضو رگ وریشہ۔ خون یا دوسرے کسی حصہ جسم میں کوئی بیماری پیدا ہوتی ہے تو وہ بذات خود بیماری نہیں ہے۔ بلکہ اصل (علت) کا نتیجہ (معلول) ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ درحقیقت بیمار کون ہوتا ہے؟ دوسرے طریقہ ہائے حکمت میں چونکہ کوئی بنیادی اصول نہیں ہے اس لیے بیماری محض مریضوں پر تجربہ اور ان طریقہ ہائے حکمت کے پیروؤں کی رائے پر منحصر ہے۔ تو کیا یہ مناسب ہے کہ انسانی جانوں کو محض دوسروں کی رائے کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے؟ یا دوسروں کے تجربہ کے لیے تختہ مشق بنایا جائے؟ کوئی صحیح الدماغ انسان اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ ہنی مین صاحب نے ہمیں اصول بتلائے ہیں۔ جن کو ہم عملی جامہ پہنا کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ یہ اصول ہی ہیں جن سے نظام دنیا قائم ہے۔ اور اگر ان اصولوں کے بجائے محض رائے اور تھیوری پر انحصار کیا جائے تو آج ہی نظام درہم برہم ہو جائے۔

باقی طریقہ ہائے حکمت میں جب لفظ "مریض" آتا ہے۔ تو اس کے معنی جسم کے لیے جاتے ہیں جس کی وضاحت اوپر کی جا چکی ہے۔ مگر ہومیوپیتھک سائنس انتہائی گہرائی میں پہنچی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ جسم میں تبدیلی واقع ہونے

ہے وہ تبدیلی بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ بیماری کا نتیجہ ہے۔ اور اصل مریض "نفس" ہے نہ کہ جسم۔

اس بات کو اگر اور واضح کر دیا جائے تو زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ روزانہ پریکٹس میں اکثر مریض ایسے ملتے ہیں جو اکثر اپنی تکالیف کی فہرست کئی کئی ورق میں دیا کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ وہ ہر ایک عضو کے مخصوص ماہر ڈاکٹر کے پاس ہو آئے ہیں۔ ہر ایک نے فرداً فرداً اعضاء دیکھے اور بتایا کہ انہیں کوئی بیماری ان میں معلوم نہیں ہوتا۔ اگر ان اعضاء کے مخصوص ڈاکٹروں کی رائے کو دیکھا جائے تو کہا جائے گا کہ مریض "مریض" نہیں بلکہ تندرست ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ مریض تو اپنے آپ کو "مریض" محسوس کرے اور بتائے۔ مگر ڈاکٹر اس کو تندرست قرار دے۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ مریض تندرست ہے۔ تو اس قدر علامات جو کئی ورق میں لکھی گئیں کیا معنی رکھتی ہیں؟ مگر جب مریض کے اندر مادی تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور بتاتا ہے کہ "مجھے قبض ہو گیا ہے۔" تو ڈاکٹر صاحب سر ہلاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہاں اب آپ "مریض" ہیں۔ کیونکہ ہماری تشخیص کے مطابق آپ کو قبض کا مرض ہے۔ ہومیوپیتھک معالج اچھی طرح سے سمجھتا ہے۔ کہ علامات قدرت کی بولتی ہوئی زبان ہیں اور علامات صاف صاف زبان حال سے پکار کر کہہ رہی ہیں کہ "نفس مریض" ہے۔ اگر "نفس" کی بیماری کو بڑھنے دیا جائے تو اس سے جسم کے اندر مادی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس تبدیلی کو دوسرے طریقہ ہائے حکمت مرض کا نام قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ لاعلمی یا بیوقوفی نہیں ہے؟ کہ جسم کے اندر مادی تبدیلی ظاہر ہونے سے پہلے مریض کو "مریض" نہ سمجھا جائے۔ دوسرے طریقہ ہائے حکمت تشخیص سے پہلے مریض کا علاج شروع نہیں کرتے اور مریض اس وقت تک ان کی نظر میں "مریض" نہیں ہوتا جب تک اس کے جسم میں مادی تبدیلی واقع نہ ہو جائے۔ چاہے ایسی تبدیلی مریض کے لیے کتنی ہی مہلک کیوں نہ ثابت ہو۔

اسی طرح کی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اگر ایک مریض کے بازو میں یا ٹانگ میں کینسر ہو گیا ہے تو کیا اس ٹانگ یا بازو کو کاٹ دینے سے مریض صحتیاب ہو جائے گا؟ یا اگر کسی شخص کو آتشک ہو گیا ہے۔ تو کیا اس کے عضو مخصوص کو کاٹ دینے سے آتشک کا مرض دفع ہو جائے گا؟ یا اگر جسم پر خارش ہے۔ تو کیا خارجی مرہم وغیرہ کے لگانے سے مریض شفایاب ہو جائے گا؟ ان سب کا جواب نفی میں دیکھنے میں آتا ہے۔ پس یہ بات اب صاف ظاہر ہے کہ "نفس" مادی جسم نہیں ہے اور نہ جسم "نفس" ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ "نفس" سے مادی جسم وجود میں آتا ہے۔ مگر مادی جسم سے "نفس" وجود میں نہیں آتا۔

اب سوال یہ ہے کہ مریض کون ہے؟ کیونکہ مادی جسم اور اعضاء میں بیماری نمایاں ہونے سے پہلے جس کو تکلیف شروع ہوئی وہ "نفس" تھا۔ تو پھر اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ کہ درحقیقت "مریض" نفس ہے نہ کہ مادی جسم۔ "نفس" کیا ہے۔ اس بات کا جواب دینے کے لیے بڑے بڑے علماء اور فلسفہ دان آج تک سرگرداں رہے ہیں۔ اور جب تک دنیا قائم ہے۔ اس پر برابر مزید مباحثہ ہوتا رہے گا۔ بعض اس کو "روح" یا "آتما" کہتے ہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد گو جسم انسانی موجود رہتا ہے۔ اس کے ہر ایک عضو رگ وریشہ ہڈیاں وغیرہ سب کچھ ہوتی ہیں۔ مگر "نفس" چونکہ جسم میں نہیں ہوتا۔ اس واسطے جسم میں نہ تو حس و حرکت ہوتی ہے اور نہ ہی قوت ارادہ وغیرہ۔ مگر یہ خیال ہے کہ "نفس" "روح" یا "آتما" نہیں ہے بلکہ من ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ "نفس" سرچشمہ خیالات

ہے، جس سے انسان کے دماغ میں خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ان خیالات کی وجہ سے مادی جسم میں افعال کی تحریک ہو کر افعال صادر ہوتے رہیں، اسی کو طبیعت سیرت بھی کہا جاتا ہے، اگر طبیعت اور سیرت دراصل "نفس" کی پیدائش ہیں "نفس" کو جسم مادی اور روح کے درمیان ایک رابطہ، اتصال سمجھنا چاہیے۔

ہنی مین صاحب نے "نفس" کی تشریح کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ انسان اپنے خیالات کا پتلا ہے۔ کوئی دو انسان اپنے خیالات اور طبیعت میں ایک طرح کے نہیں ہوا کرتے۔ اور چونکہ خیالات کا عکس انسان کے دل و دماغ اور مادی جسم پر ہوا کرتا ہے۔ اسی لیے یہی سبب ہے کہ انسان کی شکل و شباہت میں فرق ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر وہ فرماتے ہیں کہ "اگر ایک شیطان سیرت انسان کے چہرے کو بغور دیکھا جائے تو اس کی شکل سے اس کے ہر رگ و ریشہ سے، اور اس کے ہر فعل سے شیطنت ٹپکتی ہے۔ مگر برخلاف اس کے ایک نیک آدمی کی صورت سے پارسائی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے "نفس" کو صرف خیالات کے معنوں میں لیا ہے جس کو ہندو فلسفہ میں "من" کہا جاتا ہے۔

آرگنن کے دفعہ اول میں ہنی مین نے معالج (ڈاکٹر) کا فرض مقدم و مقدس "مریض کو شفا دینے کا" فرمایا ہے۔ اور چونکہ "مریض" جسم نہیں بلکہ نفس ہے۔ پس معالج کا پہلا فرض گروہ "مریض" کو شفا دے۔ جب نفس بذات خود شفایاب ہو جائے گا۔ تو اس کا جسم بھی خود بخود تندرست ہو جائے گا۔ چونکہ جسم میں تبدیلی یا بیماری تو مریض سے شروع ہوتی ہے اس لیے دنیا میں مرض (جسمانی) نہیں ہو سکتا، بلکہ "مریض" ہوا کرتے ہیں۔ اور جب مریض کو صحت ہو جاتی ہے تو مریض کے مادی جسم میں جو قدرتی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ پس ہر ایک "مریض" کا علاج انفرادی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ لیکن اگر مرض سے پیدا شدہ نتائج ہی کو مدنظر رکھ کر علاج کیا جائے تو گو ظاہرا علامات کچھ وقت کے واسطے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مگر اصل میں مرض ترقی پکڑ جاتا ہے۔ اور "مریض" اندر ہی اندر گھلتا رہتا ہے

مثال کے طور پر ایک خاندان کے کچھ افراد لو جن کے اندر ایک ہی قسم کا پیدائشی بنیادی نقص ہو تو اوائل میں ان کو ایک ہی دوا سے درست کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور معالجہ نہ کیا جائے تو وقت آنے پر ہم ہر ایک کو الگ الگ تکلیف میں دیکھتے ہیں یعنی اگر ایک تپ دق کا مریض تو دوسرا اکلا کے زہر کا۔ گو بنیاد دونوں کی ایک ہی ہے۔ اسی لیے اس "بنیادی نقص" کو سمجھے بغیر "مریضوں" کو "شفا" دینا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہی بنیادی نقص ہی تمام بیماری کی جڑ ہوتا ہے۔

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جب کوئی وبائی بیماری مثلاً ہیضہ یا طاعون پھیلتا ہے۔ تو اس جگہ کے کل باشندے ان وبائی بیماریوں میں مبتلا نہیں ہو جاتے۔ بلکہ ان میں سے تھوڑی تعداد اس وبائی بیماری کا شکار ہوتی ہے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں باقی محفوظ رہتے ہیں؟ ہومیوپیتھی سکھاتی ہے کہ جو افراد ایسی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں ہمیشہ "بنیادی نقص" ہوا کرتا ہے۔ اور اسی "بنیادی نقص" کی وجہ سے وہ آنے والی بیماری کے شکار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ تندرست آدمی بری سے بری جگہ میں بھی بغیر کسی تکلیف کے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی بنیادی نقص کی جانچ پڑتال کرنا ہی معالج کا فرض اولین ہے۔ اور جو دوا اس "بنیادی نقص" کو ٹھیک کر سکتی ہے۔ وہی "مریض" کی ظاہرا تکلیف کو نہ صرف روک سکتی ہے۔ بلکہ درست بھی کر سکتی ہے۔ اور اسی "بنیادی نقص" کو دور کرنا ہی اصل "شفا" ہے۔

ہنی مین صاحب دفعہ اول کے حاشیہ میں فرماتے ہیں، کہ "طبیب کا یہ کام نہیں ہے۔ کہ وہ من گھڑت دلائل سے استدلال کرے، اور خیالی گھوڑے دوڑا کر کسی بیماری کی وجوہات پر رائے زنی کرے۔ کیونکہ اندرونی بیماری نہ تو دکھائی دینے والی ہے۔ اور نہ ہی محسوس کی جانے والی کیفیت ہوتی ہے۔ تو ایسی کیفیت پر رائے زنی کرنا اور دلائل پیش کرنا صرف فضول اور لچر ہے، بلکہ وقت خراب کرنا ہے۔ "نفس" میں جب بحث و تمحیص شروع ہو جاتی ہے تو وہ ہمارے قوائے حس اور قوائے عقلیہ سے بالکل پوشیدہ ہوا کرتی ہے۔ بہت زمانہ ان فضول اور لچر مباحثوں میں ضائع ہو چکا ہے۔ حالانکہ ان مباحثوں اور دلائل سے "مریضوں" کی آہ و زاری اور تکلیف کم نہیں ہوئی۔ بلکہ اس میں روز افزوں ترقی ہو گئی۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم لوگ ان سب کی طرف سے منہ موڑ کر میدان عمل میں اتریں۔ اور مریضوں کی تکالیف کو کم کرنے اور ان کو شفا دینے میں ان کی مدد کریں۔ یہی ہمارا سب کا اصلی اور اہم ترین فرض ہے۔"

مندرجہ صدر اقتباس کو بغور دیکھنے کے بعد اب لفظ معالج (ڈاکٹر) پر رائے زنی کرنا، یا اس کی وضاحت کرنا میرے احاطہ امکان سے باہر ہے۔ تاہم میں اس قدر عرض کروں گا کہ ہمارے رہبر ہنی مین کا مدعا یہ ہے کہ ہر ایک معالج کو چاہیے کہ وہ مرض کا۔ مریض کا۔ اور دوا کا علم حاصل کرے۔ جب تک ان سب کا علم نہیں ہو جاتا۔ کسی نتیجہ پر پہنچنا ہنی مین کے معنوں میں مریضوں کو شفا دینا ناممکن ہے۔ اس کی وضاحت انہوں نے آگے چل کر کی ہے۔

فصل دوم

شفا کا معیار

آرگنن دفعہ دوم:- میں ہنی مین فرماتے ہیں "شفا کا بہترین معیار یہ ہے کہ تکلیف یا بیماری ابتداء سے انتہا تک تھوڑے سے تھوڑے وقت میں نہایت آسان بے ضرر اور جلد سمجھ میں آ جانے والے اصولوں سے، جلد اور مستقل طور پر دور کی جائے۔"

ہومیوپیتھک معالجین کے علاوہ جس قدر دیگر طریقہ ہائے حکمت کے پیرو ہیں، چاہے وہ ڈاکٹر ہوں یا حکیم اور یا وید سب کے سب جسمانی تکالیف کو اصل بیماری خیال کرتے ہیں۔ جس کی وضاحت اوپر کی جا چکی ہے۔ اور ان کے لیے "شفا" اس سے زیادہ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ وہ جسمانی تبدیلی کو دور کر دیں۔ مثلاً اگر ایک شخص کو قبض ہے۔ تو بذریعہ جلاب یا مسہل یا دیگر قسم کے طریقوں سے دست، یا پاخانہ لا کر دور کیا جائے۔ یا اگر کوئی بواسیر سے بیمار ہے۔ تو اس کے مسے نکال دیئے جائیں، جلا دیئے جائیں، یا کسی اور طریقہ سے ان کو جسم پر سے ہٹا دیا جائے۔ کھجلی کی حالت میں خارجی اور اندرونی علاج سے مرض کو سطح جسم سے ہٹا کر اندر دبا دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہومیوپیتھک معالجین جانتے ہیں۔ کہ یہ علاج کس قدر لاعلمی اور ناتجربہ کاری پر مبنی ہے۔ اور مریض کے لیے

کس قدر نقصان دہ ہے، فرض کیجیے کہ ایک خارش کا مریض آتا ہے۔ گندھک، سکہ یا پارہ وغیرہ کے مرہم سے اس خارش کو فوراً سطح جسم سے رفع کر کے اندر دبا دیا جاتا ہے تو گو مریض اور ڈاکٹر اس کو شفا کے نام سے پکارتے رہیں۔ مگر چند ہی ایام کے بعد مریض کو کھانسی اور تکلیف درپیش ہو جاتی ہے، وہ دوڑا ہوا ڈاکٹر صاحب کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: "جناب آپ نے میری خارش بہت جلد جادو کی طرح دور کر دی تھی، اب اس تکلیف کو بھی رفع کیجیے" مگر یہاں تو معاملہ ہی دیگر ہے، کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے خارجی مرہم کا استعمال کر کے خارش کو بجائے درست (شفا) کرنے کے اندر دبا کر اس کو مریض کا "بنیادی نقص" بنا دیا ہے۔ اور مریض کو اس سے کہیں زیادہ ضرر رساں تکالیف کا شکار بنا دیا۔ اگر یہی طریقہ علاج سائنٹفک ہے۔ تو ہر ذی عقل انسان اس کو دور ہی سے سلام کرنے پر مجبور ہوگا۔

ہنی مین نے دفعہ دوم میں تین امور کا ذکر کیا ہے۔ پہلا امر یہ ہے کہ "بیماری ابتدا سے انتہا تک دور کی جائے۔" اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ "شفا" کے حقیقی معنی کیا ہیں۔ اسی کو مدِنظر رکھ کر ہومیوپیتھک معالج کو کام کرنا چاہیے۔ کسی ایک یا مجملاً علامات کا دور کر دینا ہی کافی نہیں ہوا کرتا۔ جب "نفس" یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اندرونی طور پر ٹھیک ہو رہا ہے۔ تب سمجھنا چاہیے کہ واقعی مریض کو شفا ہو رہی ہے۔ ورنہ نتائج صاف عیاں ہیں۔ خارش کے مریض کی طرح سطح جسم سے خارش دور ہو جانے پر بھی وہ حقیقتاً شفا حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے اندر "بنیادی نقص" پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اس کے لیے نہ صرف ضرر رساں ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات پیغام اجل بھی ثابت ہوتا ہے۔ اصل شفا یہ ہے کہ "نفس" علامات کے درست ہونے پر اپنے آپ کو زیادہ بہتر محسوس کرے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ "علاج نہایت آسان، بے ضرر اور مستقل ہو۔" جب بیرونی علامات تیزی سے رفع کی جاتی ہیں جیسے جلاب یا مسہل سے قبض رفع کیا جائے تو گو تکلیف عارضی طور پر جلد دور ہو جاتی ہے مگر نہ تو یہ مستقل علاج ہوتا ہے اور نہ آسان طریقہ ہے۔ آسان اس لیے نہیں کہ کوئی ایسی دوا جو تیزی پیدا کرنے والی ہو وہ کبھی بے ضرر نہیں ہو سکتی، اس کا اثر ثانی ہمیشہ بہت شدید ہوتا ہے۔

جس وقت یہ دفعہ ہنی مین نے لکھی تھی۔ اس وقت یورپ میں خون نکالنا، جونکیں لگانا، پسینہ لانا وغیرہ بہت مروج تھا گو یہ طریقہ اب بھی ہندوستان میں یونانی حکمت میں کبھی کبھی دیکھنے میں آ جاتے ہیں، مگر اب دوائیں بہت کچھ تبدیل ہو چکی ہیں۔ اور دواؤں کو بے ذائقہ یا خوش ذائقہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بدذائقہ دواؤں پر شکر چڑھا دی جاتی ہے۔ یا ان کو کیپسول میں بھر کر مریض کو دیا جاتا ہے تاکہ ان کا ذائقہ برا نہ معلوم ہو۔ ان سب کے باوجود بھی زمانہ حال کی دوائیں زیادہ تیز اور ضرر رساں ہیں۔ مثال کے طور پر کونین اور سلفونل کو لیجیے آج تک نہ پورے طور پر ان کا اثر اول ثابت ہوا ہے اور نہ اثر ثانی ہی۔ پیٹرولیم کے اجزاء اور اس کے مرکبات جو آج کل زیادہ مروج ہو رہے ہیں۔ بنی نوع انسان کے لیے نارِ جہنم سے کم نہیں، کیونکہ یہ انسان کے "من" یعنی "نفس" پر اس قدر گہرا اثر کرتے ہیں کہ اس میں قوت احساس بھی باقی نہیں رہتی۔ کچھ زمانہ پہلے کی ادویات کی تیزی کا اثر تو سطح جسم پر ظاہر ہو جاتا تھا۔ اور ان سے جسمانی تکالیف بڑھ جایا کرتی تھیں، جو مریض کو اور تیمارداروں کو محسوس ہوتی تھیں۔ مگر زمانہ حال کی ادویہ تو "نفس" کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح کھائے جاتی ہیں۔ ان کا اثر بھی

جسمانی تکالیف کے لیے مستقل اور دیرپا نہیں ہوتا۔ اور اگر ظاہر بھی ہوتا ہے تو بھی اس لیے کہ "نفس" میں ان تکالیف کے احساس کی قوت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ تکالیف اندر ہی اندر کسی دوسری طرف کھچتی رہتی ہیں، اور کسی نہ کسی دن زیادہ سخت اور خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ اصل بیماریوں کے ساتھ ادویہ کے اثر ثانی سے پیدا شدہ تکالیف بھی انسان کے جسم میں نمایاں ہو جاتی ہیں۔

علاج آسان جبھی ہو سکتا ہے۔ جب قدرتی طریقہ پر مریض اندرونی طور سے شفایاب ہوتا جائے اور بیرونی طور پر اس کی علامات کم ہوتی جائیں۔ اس قسم کے علاج سے جب "نفس" اندرونی طور پر درست ہوتا ہے تو بیرونی علامات بھی کم ہوتی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ ہومیوپیتھک دوا کا انتخاب "نفس" کے اور علامات کے ٹھیک مطابق ہو تو اثر نہایت دیرپا ہوا کرتا ہے اور اس سے کسی قسم کی تیزی نہیں پیدا ہوتی۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ گو ہومیوپیتھک دوا کا اثر نہایت دھیما یعنی بغیر کسی قسم کی تیزی کے ہوتا ہے۔ تاہم عام طور پر درست دوا کا اثر ثانی یہ ہوتا ہے کہ جب پہلے علاج (علاوہ ہومیوپیتھی) کا اثر زائل ہونا شروع ہوتا ہے تو تکلیف کسی قدر بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور پہلی (مقدم) تکالیف ظاہر ہو جاتی ہیں (جس کی تشریح آگے کی جائے گی)۔

تیسرا امر دفعہ ہذا میں یہ ہے کہ علاج کا انحصار جلد سمجھ میں آنے والے اصولوں پر ہونا چاہیے۔ اگر اس دفعہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ علاج بالکل بنیادی اصولوں پر قائم ہونا چاہیے۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ اصول کسی رائے یا تجربہ پر قائم نہیں ہوتے۔ مثلاً زمین میں کشش ثقل ہے۔ اس قدرتی اصول میں کسی قسم کی رائے یا تجربہ کی ضرورت نہیں، جس طرح قدرت کے اصول نہیں بدلا کرتے۔ اسی طرح ہومیوپیتھی کے اصول بھی قدرتی ہونے کی وجہ سے نہیں بدلتے۔ دوسری حکمتوں کی طرح اس سائنس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول جس طرح ایک سو برس قبل تھے۔ اسی طرح دو ہزار برس گزرنے پر بھی ویسے ہی رہیں گے۔ اس کے اصولوں کو، ادویہ کی ماہیت اور خواص کو نیز ادویہ کے اثر اور فعل کو سمجھنا ہی ہومیوپیتھک سائنس سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ جس طرح دو اور دو کبھی پانچ نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہومیوپیتھک اصول اور ادویہ کے خواص غیر متبدل ہیں۔ جن کو سمجھ کر انسان کبھی غلطی نہیں کر سکتا، ان کی گہرائی اور تہ میں پہنچ کر معالج ان کو زیادہ بہتر استعمال کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی تکالیف کو رفع کر کے سعادت دارین حاصل کر سکتا ہے۔

اگر غیر ہومیوپیتھک ڈاکٹر یا حکیم سے "معیار شفا" کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ سوائے اس کے کچھ نہیں بتا سکتا کہ مریض کی جسمانی تبدیلی درست ہو جائے۔ برخلاف اس کے ایک ہومیوپیتھ جانتا ہے۔ کہ چونکہ "نفس" پہلے بیمار ہوتا ہے۔ اور جسم بعد میں ماؤف ہوتا ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ انسان کی بیماری مرکز سے محیط پر آتی ہے یعنی پہلے "نفس" پھر اندرونی اعضا، بعد میں بیرونی اعضا سب سے آخر میں جلد، ناخن، بال وغیرہ ماؤف ہوتے ہیں اسی اصول کے مطابق شفا کے احساس کو بھی مرکز سے محیط کی طرف یا اوپر سے نیچے کی طرف یا اندر سے باہر کی طرف یا نہایت ضروری اعضا سے معمولی اعضا کی طرف یعنی سر سے ہاتھ پاؤں کی طرف آنا چاہیے۔

جو ہومیوپیتھک ڈاکٹر ٹھیک ٹھیک اصول سمجھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ معالجہ میں جب علامات شفا مندرجہ بالا طریقہ پر ظاہر ہوتی ہیں۔ وہی شفا دیرپا ہوا کرتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ علامات جس طرف سے ظاہر ہوتی

ہیں۔ اگر یہ اُلٹے طرف معدوم ہوں تو حقیقتاً وہی شفا ہوا کرتی ہے۔ دیرینہ امراض ہمیشہ سطح سے مرکز کو یعنی بیرونی اعضاء سے اندرونی انسان یعنی "نفس" طرف جایا کرتے ہیں۔ اگر اس کے برخلاف معالجہ سے علامات اندرونی انسان یعنی نفس سے ہٹ کر سطح جسم (محیط) پر آجائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ دوا اپنا ٹھیک فعل کر رہی ہے (اسی بات کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے کہ کس طرح ٹھیک ہومیوپیتھک دوا کا اثر ثانی تکالیف کو بڑھا دیتا ہے) مگر ناسمجھ مریض یا ڈاکٹر ایسی تکالیف کو دیکھنا نہیں چاہتے، حالانکہ ہم لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ دواؤں کا یہ فعل شفا کی شاہراہ ہے۔ دل، سینہ، اور سر کی تکالیف جب شاہراہ شفا پر گامزن ہوتی ہیں تو تکالیف کا اثر ہاتھوں، پاؤں، جلد یا ناخنوں اور بالوں پر دیکھنے میں آتا ہے۔ ہمارا روزانہ کا مشاہدہ ہے۔ کہ جب اس قسم کی بیماریاں ٹھیک ہو رہی ہوں تو بال گر جاتے ہیں۔ یا سطح جسم پر کھجلی کے سے دانے نکل آتے ہیں۔ دل میں جب تکالیف ہوتی ہیں تو وہ درست ہوتے وقت سطح جسم پر کسی دوسری شکل میں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسے وقت میں مریض گھبرا جائے تو معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کی گھبراہٹ پر بھی بیرونی علامات کو دفع کرنے کے لیے کوئی نسخہ نہ لکھے ورنہ نتیجہ مریض کی موت ہوگا۔ لیکن اگر کوئی لاعلاج مریض ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے زیر علاج ہو تو ہومیوپیتھی کی نہایت ہلکی یعنی سطحی دوا دینے سے بھی بعض وقت تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ گو ایک طرف سے کسی حد تک اس کو سکون ملتا ہے۔

نئی تکالیف میں ہم کو اتنی پریشانی نہیں اٹھانا پڑتی جتنی کہ پرانی اور لاعلاج تکالیف میں بعض وقت کافی مدت کی دبی ہوئی علامات بھی ہومیوپیتھی کے پہلے ہی نسخہ سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ایسے مریض کو لیجیئے جس کے ہاتھوں، پاؤں، کلائیوں اور گھٹنوں میں بائی کا درد رہا ہو۔ اور جس کو علاج از قسم تیل، کلوروفارم، ایتھر وغیرہ سے دبا دیا گیا ہو۔ جب یہ بائی کے درد دبا دیئے جاتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کا دل کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اب اگر مریض کو ٹھیک بالمثل ہومیوپیتھک دوا دی جائے تو دل کی تکلیف کم ہو جانے پر بائی کے درد تمام اعضا پر ظاہر ہو آتے ہیں۔ اگر مریض ڈاکٹر کو مجبور کرے کہ ایسے وقت میں خارجی دوا دے کہ اس کے دردوں کو بند کیا جائے تو ڈاکٹر کو ہرگز دوا نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ مریض پر اصول اچھی طرح سے واضح کر دینا چاہیئے اور اس کو بتا دینا چاہیئے کہ نجات کا راستہ اسی تکلیف اٹھانے میں ہے۔

ہنی مین صاحب نے فرمایا ہے کہ "اصول جلد سمجھ میں آنے والے ہونے چاہئیں۔ یہ مندرجہ بالا مثال سے بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ کس طرح معالجہ کا یہ اصول سمجھ میں آ سکتا ہے، اور کوئی ان اصولوں کو سمجھتے ہوئے بھی استعمال نہیں کرتا، یا ان کی پیروی نہیں کرتا، تو نہ صرف وہ ناکام ہوتا ہے بلکہ ضمیر کا حکم نہ مان کر وہ قدرت اور انسان کے سامنے گنہگار رہتا ہے اور اس کے اندر اخلاقی جرأت باقی نہیں رہتی۔

ہنی مین کے دفعہ دوم کا مطلب اب صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ طبیب کا یہ فرض ہے کہ وہ خلق خدا کی تکالیف کو ان اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے فیض پہنچا سکے اور سچا دنیا میں مریضوں کو تندرست انسانوں میں تبدیل کر سکے۔

فصل سوم

حکمت کا معیار

ہنی مین آرگنن دفعہ نمبر ۳ میں یوں رقمطراز ہیں کہ :-

"اگر معالج حقیقی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ :-

(الف) امراض میں کون کون سی باتیں قابل رفع ہیں۔ یعنی مریض میں انفرادی طور پر کون کون سی تکالیف ٹھیک کرنے کے قابل ہیں۔

(ب) دواؤں یعنی ہر مفرد دوا میں کس حد تک شفا دینے کی طاقت موجود ہے، یا یوں کہئے کہ معالج کو خواص الادویہ اور بیماری کے خواص کا علم ہے۔

(ج) کس طریقہ پر اصولوں کی پیروی کر کے ادویہ کے خواص کو دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ اور موجودہ مریض میں کون کون سے ایسے خواص ادویہ کے پائے جاتے ہیں تاکہ شفا مکمل ہو سکے۔

(د) دوا کی تیاری اور طاقت کا ٹھیک طور پر مریض کی قوت حیات سے توازن کر سکے۔

(ہ) دوا کی خوراک کے دہرانے کا بہترین وقت تجویز کر سکے۔

(و) نیز اگر معالج یہ بھی سمجھتا ہے کہ ہر ایک مریض کے اندر شفا حاصل کرنے میں کون کون سی رکاوٹیں پیدا ہو سکتی ہیں اور کس طرح سے ان رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

(ز) بس اس وقت ہی وہ حقیقی معنوں میں معالج کہا جا سکتا ہے، اور وہی شفا دینے کے فن کا سچا ماہر ہے؟

میں نے دفعہ ہذا کا ترجمہ توڑ کر کیا ہے تاکہ ناظرین ایک ہی جملہ کی الجھن میں نہ پڑ جائیں۔ اور جہاں ہنی مین کے مطلب کو ترجمہ ہذا میں صاف اور واضح کیا ہے۔ وہاں ان کے کسی لفظ کو چھوڑا بھی نہیں۔

ہنی مین نے نہایت دور اندیشی سے لفظ "سمجھنے" کا استعمال کیا ہے، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ "اگر معالج حقیقی طور پر دیکھتا ہے" ورنہ اس کا یہ مطلب ہو جاتا کہ جو کچھ معالج کو بیرونی آنکھوں سے مریض کے بیرونی جسم پر دکھائی دیتا ہے۔ ہنی مین بہت گہرائی میں پہنچے ہیں۔ ان کا فلسفہ نہایت گہرا ہے۔ اور ان کا منشا معالج کو بیرونی آنکھوں سے دکھانے کا نہیں بلکہ حقیقی طور پر مریض کے اندرونی اور بیرونی خیالات و صفات کو دیکھنے اور سمجھنے کا ہے۔ اگر وہ محض "سمجھنے" کے بجائے "دیکھنا" کہہ دیتے تو اس کا مطلب صاف طور پر وہی ہو جاتا جو دوسرے طریقہ ہائے حکمت کے پیرو لے رہے ہیں مثلاً اگر کسی مریض کے گومڑ نکلا ہوا ہے اور چونکہ گومڑ ہی آنکھ کو دکھائی دیتا ہے اس واسطے گومڑ کو کاٹ دینے ہی کا نام شفا ہوتا، یا اگر کسی کے گردہ میں تکلیف ہو گئی ہے تو گردے کو دیکھنے کی خاطر اور اس کا سبب جاننے کے لیے پیٹ چاک کر دیا جاتا، یا قارورہ کا امتحان کر کے یہ دریافت کیا جاتا کہ آیا قارورہ میں فاسفیٹ ہیں یا البیومن اور اس فاسفیٹ یا البیومن کو کسی مخفی طریقہ سے دور کیا جاتا۔

چاہے اس سے مریض کو حقیقی شفاء ہوتی یا نہ ہوتی، لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ ہنی مین نے انسانی جسم کی تبدیلی یا اعضاء کے افعال میں فرق پڑ جانے کو شفاء دینے کے واسطے ضروری خیال نہیں کیا، بلکہ انھوں نے صاف لکھا ہے کہ "معالج کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مریض میں کون کون سی باتیں رفع کرنے کے قابل ہیں۔ یعنی مریض میں انفرادی طور پر کون کون سی تکالیف قابل دفعیہ ہیں جملہ ہذا کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنی مین کا مطلب "مجموعی علامات" سے ہے۔ "مجموعی علامات" "مریض کا نمائندہ" ہوتی ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ "مجموعی علامات" ہی سے مریض کے اندرونی و بیرونی حالات کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ قدرت کی بولتی ہوئی زبان ہیں۔ مگر اس سے یہ خیال نہ کر لینا چاہیئے کہ "مجموعی علامات" بذات خود بیماری ہے، بلکہ مجموعی علامات "مریض" کی بیماری کا بیرونی عکس ہیں۔ اور یہ عکس اس طریقہ پر نمایاں ہوتا ہے، گویا کہ قدرت نے معالج کی رہنمائی کے لیے ایک مینار قائم کر دیا ہے۔

مریض کے حالات میں جو چیز غور کرنے کے قابل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کون سی علامات قابل دفعیہ ہیں، اور کن علامات پر معالج کی نظر ہونی چاہیئے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ پرانے امراض میں جو تبدیلی رگ ریشہ میں پیدا ہو چکی ہے، مثلاً گومڑ وغیرہ تو یہ جسمانی تبدیلیاں معالجہ کے لیے علامتیں نہیں ہو سکتیں، بلکہ وہ علامات جو شفا کے قابل ہوتی ہیں، انھی سے جسمانی تبدیلیاں پیدا ہوا کرتی ہیں، اور ایسی علامات دواؤں سے متاثر ہوا کرتی ہیں، اس واسطے معالج کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہی قابل دفعیہ علامات ہیں۔

نظام قدرت پر اگر گہری نظر ڈالی جائے تو بخوبی معلوم ہوتا ہے، کہ ہر چیز پر قدرت کی طرف سے مرکز سے حکومت کی جا رہی ہے یا زیادہ وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لیے موجودہ گورنمنٹ کی مثال لے لیجیئے: اس کا ہر ایک حکم اور ہر ایک فعل مرکزی حکومت سے صادر ہوتا ہے، جس کی پیروی صوبجات کی حکومت اور رعایا کو کرنی پڑتی ہے، اگر مرکزی حکومت میں کوئی خلل انداز ہو جائے تو اس کا اثر تمام ملک کے باشندوں پر کم و بیش پڑا کرتا ہے، گویا کہ تمام ملک کے امن کا دار و مدار صرف مرکزی حکومت ہی پر ہے۔ اب اگر مکڑی کی مثال لیں تو بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ اپنے جالے کے عین وسط میں بیٹھی ہوئی مکڑی اپنے دائرہ حکومت (جالا) کے اندر حکمرانی کرتی ہے۔ اور مکڑی کی حکمرانی بھی مرکز سے ہوا کرتی ہے۔ ایک ہی جگہ میں کبھی دو حکومتیں نہیں ہو سکتیں ورنہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ہر ایک چیز کا معیار یا مرکز دنیا میں ایک ہوا کرتا ہے۔ انسانی جسم میں بھی ٹھیک اسی طرح سے جسمانی حکومت کا ایک مرکز ہے جہاں سے تمام رگ و ریشہ پر حکمرانی کی جاتی ہے۔ اور اس مرکز سے تمام افعال چاہے وہ نیک ہوں یا بد سرزد ہوتے ہیں۔ اور اسی مرکز ہی سے بیماریاں شروع ہوتی اور شفاء ہوتی ہے، بیرونی امور، جراثیم وغیرہ سے بیماری پیدا نہیں ہوتی، بلکہ بیماری کی ابتداء انسان کے مرکز ہی سے ہوا کرتی ہے۔ اور اگر معالج اس بات کو نہیں سمجھ سکتا، تو وہ بیماری کے اصلی مفہوم کو بھی نہیں جانتا۔ مرکز میں بدامنی پہلے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور اس بدامنی سے بیماری اور علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

یہ دیکھنے کے لیے کہ مریض میں کون سی علامات قابل دفعیہ ہیں، معالج کو "مخصوص علامات" سے "انفرادی علامات" کی طرف بڑھنا چاہیئے، اور بیماری کے مخصوص خواص کو بنی نوع انسان کی بیماریوں کی مجملاً تصویر سے

مطالعہ کرنا چاہیئے، نہ کہ کسی ایک مریض کی بیماری کو انفرادی طور پر دیکھ کر۔ اس بات کو زیادہ واضح کرنے کیلئے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ فرض کیجیئے کہ خسرہ یا ہیضہ کی بیماری کو ہمیں سمجھنا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرض کر لیجیئے کہ اس قسم کی بیماری قبل ازیں ملک میں نہیں دیکھی گئی۔ اس بیماری کے شروع شروع کے مریض دیکھنے سے قدرتی طور پر معالج چکرا جائے گا، مگر اس قسم کے چند مریضوں کو دیکھنے کے بعد معالج کو ہر ایک مریض کے اندر بعض علامتیں ایسی ملیں گی جو ہر ایک مریض میں مشترکہ یعنی ایک ہی طرح سے پائی جاتی ہیں، اگر معالج ہر ایک مریض کی فرداً فرداً علامتیں اکٹھا کر کے ایک کتاب لکھتا جائے اور دماغی حالات کو دماغ، حلق کے حلق، اور شکم کے شکم کی ذیل میں وغیرہ وغیرہ نوٹ کرے۔ اور ان سب مریضوں کی علامات کو یکجا کر کے یعنی دماغی علامات دماغ کے ذیل میں اور شکم، شکم کے ضمن میں وغیرہ وغیرہ تو اس کو اس بیماری کا صحیح صحیح اندازہ مل جائے گا، اگر جینۂ بیماریوں میں منجملہ اکیس کی ہڈیوں میں درد پایا جائے اور اسی طرح سے ناک بہنا بھی تو معالج کو فوراً معلوم ہو جائے گا، کہ ہڈیوں میں درد اور ناک کا بہنا اس مرض میں ایک مخصوص علامت ہے۔ مگر زیادہ غور کرنے پر طبیب بھی یہ دیکھے گا کہ ہر ایک مریض کے اندر علاوہ مخصوص علامت کے کچھ اور علامتیں ایسی بھی ہیں جو انفرادی طور پر صرف ان ہی مریضوں کے لیے مخصوص ہیں، پس جو علامات کہ ہر ایک میں عام طور پر ملتی ہیں، ان کو "مخصوص علامات" کہا جاتا ہے، اور جو علامتیں مخصوص طور پر انفرادی مریضوں میں ملتی ہیں ان علامات کو "انفرادی علامتیں" اور مخصوص اور انفرادی علامات کے مجموعہ کو "مجموعی علامات" کہا جاتا ہے، اور یہی "مجموعی علامات" "انسانی نفس" اور بیماری کی تصویر کی قریب قریب نمائندگی کرتی ہیں، یا دوسرے لفظوں میں اس کو یوں کہنا چاہیئے کہ یہی "مجموعی علامات" معالج کی نظروں میں معالجہ کے لیے مریض کی بیماری کی بولتی ہوئی زبان ہیں۔

اس کا دوسرا زینہ ہنی مین نے خواص الادویہ کو قرار دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ادویات میں کون سے "مخصوص خواص" ایسے ہیں جو بیماری سے مطابقت کر سکتے ہیں، مندرجہ بالا مثال میں جب معالج کئی ایک مریضوں کی علامتوں کو اکٹھا کر کے اس کو مخصوص اور انفرادی علامات میں تقسیم کرتا ہے اس وقت اس کو ہر ایک مخصوص علامات کے لیے ریپرٹری یا میٹریا میڈیکا سے علیحدہ علیحدہ دوائیں نکالنی چاہئیں، اسی طرح سے جب ہر ایک مخصوص علامات کے سامنے دوائیں لکھی جائیں گی تو معلوم ہوگا کہ ۶-۷ دوائیں ایسی ہیں جو تمام مخصوص علامات پر حاوی ہیں۔ پس جو بیماری کہ معالج نے کبھی نہیں دیکھی اس بیماری کے معالجے کے لیے اب ۶ یا ۷ دوائیں اس کے ہاتھ میں آ گئیں۔ اور ان ہی ۶-۷ دواؤں سے وہ اپنے ہر ایک مریض کا معالجہ کرنے میں کامیاب ہوتا ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ۶-۷ دواؤں کے بجائے ایک دوا نہ نکلی۔ اس کا جواب میں شروع ہی میں دے چکا ہوں کہ ہومیوپیتھی مرضوں کا علاج نہیں کرتی، بلکہ اس میں مریضوں کا علاج ہوا کرتا ہے، کیونکہ جب انفرادی علامات، مخصوص علامات میں ملا دی جائیں گی تو سب مریضوں کی مجموعی علامات مریضوں کی فرداً فرداً مجموعی علامات سے مطابقت نہ کر سکیں گی۔

بے شک کبھی کبھی یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی مریض کی مجموعی علامات بالکل دوسری ہی شکل اختیار کرنے

ہوتی ہیں اس حالت میں صرف انہیں ہی دواؤں کے اندر گھومنا اور انہیں کے اندر مطابقت تلاش کرنا معالج کے لیے مناسب نہ ہوگا۔ بلکہ اس وقت بلا لحاظ اس امر کے کہ مریض کو کیا بیماری ہے اس کی مجموعی علامات سے مطابقت رکھنے والی دوا دینی چاہیئے۔ مثال کے طور پر خسرہ کے مریض عام طور پر پلساٹیلا ہی سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک مریض پلساٹیلا ہی کا مریض ہو، یا ہر ایک تجربہ کار معالج جانتا ہے کہ لال بخار کی حالت میں عام طور پر ایلنتھس، ایپس، بیلاڈونا، اور سلفر دوائیں ہوا کرتی ہیں۔ تاہم طبیب کو کئی بار مریض کی مجموعی علامات کے مطابق ان دواؤں کے دائرہ سے نکلنا پڑتا ہے۔

متذکرہ بالا بیان سے یہ بالکل واضح ہے کہ مریض میں کون کون سی علامات قابل دفعیہ ہیں۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ معالج کو بیماری کے حالات سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ فرض کیجیئے کہ جب تپ محرقہ کی حالت میں تپ محرقہ ترقی کر جاتا ہے، تو مریض کے شکم میں ابھار، دست، مسلسل بخار، محرقہ کے ملنے غنودگی اور بیہوشی ہو جاتی ہے۔ ان ہی امور کو دیکھ کر ہمارے دماغ میں تپ محرقہ کی تصویر پھر جاتی ہے۔ اور اسی لیے معالج کو فوراً تپ محرقہ کی مخصوص ادویہ مثلاً بپٹیشیا، فاسفورس، رسٹاکس، برائی اونیا، آرسنک وغیرہ کا خیال آتا ہے۔ کیونکہ ان ہی ادویہ کے اندر تپ محرقہ کے مریض کی ہو بہو تصویر ملتی ہے، اور اگر مریض کی مجموعی علامات متذکرہ دواؤں میں سے کسی کے ساتھ ساتھ مطابقت نہ کریں تو معالج کو فوراً ان دواؤں کے علاوہ کسی اور دوسری دوا کو تلاش کرنا چاہیئے۔

اب معالج کا کام یہ ہے کہ مریضوں کی مخصوص علامات اور ان کی انفرادی علامات کو نظر میں رکھ کر علاج کرے اس کا فرض اولین یہ ہوگا کہ مریض کی اور دوا کی نہایت لطیف تفریق پر بھی غور کرے، کیونکہ یہ لطیف تفریق ہی نسخہ کی روح رواں ہوا کرتی ہے۔ مگر دوسرے طریقہ ہائے حکمت میں نہ تو اس تفریق کی لطافت پر غور کیا جاتا ہے اور نہ اس کو سمجھنے کی ضرورت سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بیماری کی تشخیص یا بیماری کے نام پر علاج کرتے ہیں۔ جبکہ ہم بیماری اور بیماری کی تشخیص کو نظر انداز کر کے صرف مریض کا علاج کرتے ہیں۔

ہر مفرد دوا کے خواص کو سمجھنے کے لیے وہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا جو بیماری کو سمجھنے کے لیے اختیار کیا گیا ہے اور جس کی وضاحت اوپر کی جا چکی ہے۔ ہر ایک دوا کی مختلف مریضوں کو دماغ سے چلنے تک بخوبی دیکھنا چاہیئے اور ان کے اندر امتحانی غور و فکر سے یہ سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے کہ ان دواؤں سے کس قدر تندرست آدمی دواؤں کے مریض بنے جب یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے گی، اسی وقت طبیب اپنے اوزار یعنی ادویہ کو مریضوں کی بیماری کے دفعیہ میں استعمال کر سکے گا۔

پرانے امراض مثلاً سوراسکس، اور سائیکوسس بھی معالج کو اسی طرح سمجھنے چاہئیں، جس طرح کہ عام بیماریوں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح ان پرانی بیماریوں کے بھی نوٹ مختلف مریضوں سے لے کر کاغذ پر لکھنا چاہیئے پھر سب مریضوں کی علامات کو یکجا کر کے ان کی ایک انفرادی تصویر بنا لینا چاہیئے۔ ہنیمن نے گیارہ برس تک مسلسل ان پرانے مریضوں کی علامات کو جمع کر کے اور ان کی انفرادی تصویر بنا کر مجموعی علامات اکٹھا کیں اور اپنے ہی زمانے میں انہوں نے ہماری رہنمائی کے لیے کئی دوائیں اینٹی سورک، اینٹی سائیکوٹک، اور اینٹی سفلٹک پیش کیں جن کو آج ہم نہایت کامیابی کے ساتھ مریضوں پر استعمال کر کے مریضوں کو شفاء حاصل کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔

جب معالج ہنیمن کی طرح ہر ایک بیماری کی تصویر جو بنی نوع انسان کو اکثر دبا لیتی ہے، سمجھتا ہے۔ اور جب اسی طریقہ سے ادویہ کے اندر ان ہی علامات کو جو اس نے تندرست انسانوں پر آزما کر حاصل کی ہیں۔ اور جن کو بعد میں مریضوں پر آزما کر دیکھا ہے ٹھیک ٹھیک سمجھتا ہے۔ تب یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس وقت وہ مریض کو دیکھنے کے لیے پہنچتا ہے۔ تو وہ بیماری اور مریض، نیز اپنے اوزار یعنی ادویہ سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔ اور اس واقفیت سے فائدہ اٹھا کر وہ مریض کو شفاء دیتا ہے۔ وہی دفعہ نمبر ۳ کے مطابق حقیقی معنوں میں معالج کہلانے کا مستحق ہوا کرتا ہے۔

دفعہ ہذا کی جو دو تین باتیں باقی ہیں۔ چونکہ ان میں اس سے بھی زیادہ عمیق فلسفہ ہے۔ اس لیے ان کی وضاحت اگلی فصل میں کی جائے گی۔

فصل چہارم

بیماری کی ابتداء

ہنیمن کے زمانہ سے قبل اور آج تک غیر ہومیوپیتھی طریقہائے علاج میں محض مریضوں پر فرداً فرداً دوائیں استعمال کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا رہا ہے اور کیا جاتا ہے۔ مگر ہومیوپیتھی میں دواؤں کے خواص اور ماہیت کا تجربہ تندرست انسانوں پر کرنے کے بعد پھر ان ادویہ کا استعمال مریضوں پر کیا جاتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ دواؤں کے تجربہ کے فلسفہ کو سمجھا جائے، یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تجربہ کی اصلیت و ماہیت پر بھی غور کیا جائے۔

اگر قانون قدرت کے اصولوں پر غور کیجیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ قانون قدرت کے اصول ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں اور ان میں کبھی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح انسان کی اندرونی حکومت کے لیے بھی جو قانون اور اصول قدرت نے بنا دیئے ہیں ان میں بھی کبھی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ اس لیے جسم انسانی کے قوانین میں تغیری ہے اور دلائل کا گذر نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں تجربہ ایک بہترین چیز ہے مگر تجربہ تو صرف دریافت شدہ امر کے مشاہدہ کرنے کا نام ہے، اور اس دریافت شدہ امر کی بنیاد کسی خاص قانون اور اصول پر ہے۔ اس قانون اور اصول کی دریافت صرف اس وقت ہو سکتی ہے، جب کام کرنے والا (مشاہدہ اور تجربہ کنندہ) صحیح الدماغ ہو، اور قانون قدرت کی پیروی کر رہا ہو، صرف اسی حالت میں اس کو سمجھا جا سکتا ہے کہ تجربہ سے دریافتیں نہیں ہوا کرتیں بلکہ دریافتوں کے بعد ان دریافتوں کی تصدیق کرنے کے لیے تجربہ کیا جاتا ہے۔

چونکہ غیر از ہومیوپیتھی طریقہ ہائے علاج کے اندر ادویہ کے خواص محض مریضوں پر تجربہ کرنے کے بعد دیکھے جاتے ہیں۔ اس لیے وہ تجربات اصل میں تجربات نہیں ہو سکتے، بلکہ وہ محض دلائل اور مجبوری ہیں۔ ہم یہ روزانہ دیکھتے ہیں کہ مختلف اطباء کی کانفرنسیں ہوتی ہیں اور ہر ایک ممبر دوا کے فرداً فرداً تجربات بتاتا ہے اور پھر ان کے مجملاً تجربہ پر اس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ مدت تک وہ دوا اسی طریق سے استعمال ہوتی رہتی ہے۔ مگر کسی وقت اس میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ایسا نکل آتا ہے، جس کے بعد ڈاکٹروں کو وہ دوا چھوڑ کر کسی اور دوا

کا سہارا ڈھونڈھنا پڑتا ہے۔ یہی حالت زمانۂ قدیم سے آج تک ہم دیکھتے رہے ہیں، اور اس وقت تک برابر یہی نظارہ دکھاکرے گا، جب تک کہ وہ لوگ قدرت کے کسی اصول کی پیروی نہ کریں گے، یا اپنی حکمت کی بنیادوں کو قدرت کے اصولوں پر قائم نہ کریں گے۔

پیشتر اس کے کہ میں آگے بڑھوں ایک بار پھر ناظرین کی خدمت میں انسانی جسم کی اندرونی حکومت کے متعلق عرض کرتا جاتا ہوں، جس کا ذکر پہلے کسی جگہ ہو چکا ہے۔ تاکہ اس سے یہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کہ امراض کدھر سے کہاں کو آیا کرتے ہیں۔

اگر ہم دُنیا بھر کی حکومتوں پر نظر ڈالیں، چاہے ان کا تعلق تجارت سے ہو، سول سے ہو یا کسی اور سے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان حکومتوں کا ایک مرکز ہوا کرتا ہے۔ جس سے کہ ساری سلطنت پر حکومت کی جاتی ہے، ٹھیک یہی اصول قدرت کی حکومت میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز پر حکومت ایک مرکز سے ہو رہی ہے۔ دنیا کا نظام اسی مرکزی حکومت پر قائم ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہندوستان کی تجارت کو لیا جاوے تو ہندوستان کی غیر ممالک کے ساتھ تجارت کا دارومدار بمبئی پر ہے۔ بمبئی میں اگر کسی مال کی ارزانی یا گرانی ہوتی ہے تو اس کا اثر ملک بھر پر فوراً پڑتا ہے۔ اور اگر گرانی یا ارزانی کسی ایک ضلع یا شہر میں ہے، تو اس کا اثر صرف اس ضلع یا شہر تک محدود رہتا ہے، اور اس کا کوئی اثر مرکز یعنی بمبئی پر نہیں ہوتا، بلکہ ہمیشہ تجارتی مرکز اس ضلع یا شہر کے نرخ پر اپنا اثر ڈال کر فوراً اس کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ اسی طرح انسانی جسم کے اندر بھی مرکز ہے، اور قدرت نے اس مرکز کو سفید مادے سے بنایا ہے۔ جس کا نام مغز ہے۔ یہ مغز دماغ میں، ریڑھ کی ہڈی اور اعصاب میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ مغز زیادہ تر انسان کے دماغ میں ہوتا ہے۔ اس لیے دماغ ہی "انسان" کی اصل نشست ہے تو گویا سب سے مقدم عضو انسانی جسم میں دماغ ہے۔ دوم ریڑھ اور سوم اعصاب، اگر اس کے اندر اور زیادہ غور کیا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کے بہترین حصہ دماغ میں ایک اور قوت ہے جو انسان کے اندر قوت ارادی، خواہش، محبت، نفرت، نیکی، بدی، غرضیکہ ہر ایک جذبہ پیدا کرتی ہے۔ چونکہ یہ تمام جذبات غیر مادی ہیں، اس لیے وہ چیز جس سے غیر مادی جذبات پیدا ہوتے ہیں، غیر مادی ہونا چاہیے۔ اور غیر مادی چیز "نفس" ہے، جس کی تشریح پہلے کی جاچکی ہے اور دماغ ہی "نفس" کا منبع ہے۔ اب چونکہ "نفس" غیر مادی ہے، وہ مقدم ہے۔ اس کے بعد جسم کی باری آتی ہے جو مادی ہے۔ پس اندر سے جذبات، خواہشات وغیرہ اٹھتی ہیں جن کی وجہ سے پہلی تحریک دماغ میں، اس کے بعد ریڑھ میں، اور پھر اعصاب میں ہوتی ہے۔ اور اعصاب سے انسانی اعضاء متحرک ہوتے ہیں، اور اعضاء کی تحریک سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ گویا افعال کا سرچشمہ "نفس" ہے۔

انسان کا "نفس" یا "انسان" بیرونی طور سے کئی پردوں کے اندر محفوظ ہے۔ سب سے اوپر کا پردہ جلد ہے۔ اس کے بعد گوشت اس کے بعد اعضاء، پھر سفید مادہ، یعنی اعصاب، ریڑھ اور دماغ۔ قدرت نے "انسان" کو اتنے قلعوں کے اندر بند کر کے محفوظ کیا ہے۔ تاکہ "انسان" کی مرکزی حکومت پر بیرونی دشمن کا حملہ نہ ہو سکے۔ تو کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بیرونی مادی اشیاء کا کوئی اثر اندرونی غیر مادی مرکز پر ہو سکے؟ کم از کم ایک

عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔

مثال کے طور پر اگر ایک انگلی کو چوٹ لگ جاتی ہے، یا انگلی کٹ جاتی ہے، تو اس انگلی کی چوٹ کو انسان کی مرکزی حکومت بغیر خود متاثر ہوئے درست کر دیتی ہے۔ جیسے کہ تجارت کا مرکز باقی اضلاع کے نرخ کو بغیر خود متاثر ہوئے ٹھیک کر دیتا ہے۔

ہم عام طور پر دیکھتے ہیں۔ کہ جس وقت انسان بیمار ہوتا ہے (ما سوائے حادثات) تو سب سے پہلے "نفس" یعنی "اصل انسان" اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ بیماریاں مرکز سے شروع ہوتی ہیں تو چونکہ مرکز غیر مادی ہے۔ اس لیے وہ غیر مادی ہوتی ہیں اور جب ان کا علاج ٹھیک اصول پر کیا جاتا ہے تو وہ مرکز سے محیط کی طرف درست ہوتی ہوئی آتی ہیں۔ چونکہ بیماریاں غیر مادی ہیں، اس لیے ان کا علاج مادی ادویہ سے ہونا غیر ممکن ہے۔ اسی لیے ہمارے رہبر کامل کو ادویات کی تحلیل و تقسیم کر کے ان کو اس قدر لطیف بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی، یہاں تک کہ ان میں اصل دوا کے مادے کی کوئی شکل بھی باقی نہ رہے۔ اور ان میں غیر مادی طاقت پیدا ہو جائے، تاکہ غیر مادی بیماری کو وہ درست کر سکیں۔ یہ دوائیں کس طرح انسانی جسم پر اپنا اثر کرتی ہیں۔ اس کی وضاحت آگے چل کر کی جائے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مادی اشیاء انسانی مرکز پر نہیں پہنچ سکتیں، مگر غیر مادی بیماریاں انسانی مرکز میں غیر مادی ہونے کی وجہ سے حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان غیر مادی بیماریوں سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ "نفس" بالکل درست ہو۔ اور اس کے درست ہونے سے جسم کے ہر ایک عضو میں توازن موجود ہو۔ اسی توازن کا نام صحت ہے۔ تو گویا تندرست "انسان" پر مادی اور غیر مادی کسی بیماری کا اثر نہیں ہو سکتا۔ "انسان" بیمار اسی وقت ہوتا ہے جبکہ "انسان" غیر محفوظ ہو اور اسی غیر محفوظ حالت ہی کو بیماری کا سبب کہا جا سکتا ہے۔ یہ سبب مرکز سے شروع ہو کر تمام انسانی حکومت کو زیر و بالا کر دیتا ہے۔ یعنی پہلے انسان کے جذبات پر اس کا اثر ہوتا ہے اور پھر جذبات سے انسان کے اعصاب پر۔ پھر اسی طرح یہ اثر انسانی اعضاء کے توازن میں تلاطم پیدا کر دیتا ہے اور اسی تلاطم سے انسانی جسم میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، جن کو بیماری کا نتیجہ کہا جاتا ہے۔ بیماریوں کے ان نتائج میں چاہے ہمیں تپ دق کے جراثیم دکھائی دیں، خون میں سمیت معلوم ہو، غدود بڑھے ہوئے نظر آئیں، یا درد قولنج کی شکل میں نمودار ہو، غرضیکہ یہ سب کے سب بیماری کے نتائج ہیں۔ جب تک انسانی حکومت کا توازن قائم ہے۔ اس وقت تک "انسان" اور اس کے اعضاء اور جسم تندرست ہے۔ اور جسم میں کسی قسم کی تبدیلی نظر نہیں آتی۔

میں کہوں گا کہ ایلوپیتھی اور دوسرے طریقہ ہائے حکمت میں تشریح الانسان (اناٹومی)، اور فزیالوجی ایک مذاق ہے کیونکہ ان میں ابتدا دکھائی دیتی ہے اور نہ انتہا۔ مگر ہومیوپیتھک طریق حکمت میں یہ اصول صاف طور پر پایا جاتا ہے۔ کہ بیماری کا مرکز ایک ہی ہے اور ایک ہی طریقہ سے بیماریاں شروع ہوتی ہیں۔ مگر ان کے نتائج انسان کے ذاتی جذبات و طبیعت کے مطابق مختلف ہوا کرتے ہیں۔ پس تمام قابل علاج بیماریوں کی علامات، انسانی دماغ اور جسم پر ظاہر ہوا کرتی ہیں، جن کو میں نے ابتدا میں معالجین کی رہنمائی کے لیے قدرت

کی بولتی ہوئی زبان میں لکھا ہے۔ ان ہی علامات کے مشاہدہ اور مریض کے سارے حالات سے ہم لوگ علاج کرتے ہیں، لیکن جب مریض میں مرض ترقی کر چکا ہو، یا قدرت کی طرف سے مریض کی موت منظور ہو تو اس وقت مکمل علامات اندرونی یا بیرونی کسی دوا سے مطابقت نہیں کھایا کرتیں۔ پس جب مریض کے اندر باوجود مریض ہونے کے علامات نہ پائی جائیں یا اگر ملیں بھی نہایت قلت کے ساتھ اور بے معنی، تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض کی حالت نہایت خطرناک ہے اور قدرت کی طرف سے اس کی زندگی منقطع ہو چکی ہے۔

آرگنن دفعہ نمبر ۴ میں ہنی مین فرماتے ہیں کہ "معالج صحت کا نگران اور محافظ بھی ہوتا ہے۔ اگر وہ ان امور کو جن سے تندرستی میں خلل واقع ہوتا ہے، یا جو بیماری کے اسباب بنتے ہیں سمجھتا ہے، اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کس طرح سے ایک تندرست آدمی سے ان اسباب یا امور کو دور کیا جا سکتا ہے۔"

اگر معالج کا یہ یقین ہے کہ بیماری کے اسباب بیرونی ہوتے ہیں، یا جسم میں مادی تبدیلیوں کی وجہ سے صحت خراب ہوتی ہے۔ اور اگر ان ہی اصول پر وہ ان اسباب کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ بواسیر کے مسے یا گومڑوں کو کاٹ دینے ہی کا نام شفا رکھتا ہے۔ مگر ہنی مین کا یہ مطلب نہیں ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ تمام اسباب غیر مادی ہوتے ہیں، اور ان کو صرف علامات ہی سے دیکھا جا سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ معالج کو ان تمام بیرونی امور یا حالات کو دور کرنا چاہیئے، جو بیماری کی تکلیف کا ظاہرا موجب ہوں، یا اس کی تکلیف بڑھا رہے ہوں۔ گو یہ بیرونی امور اصل مرض کا سبب نہیں ہوا کرتے، تاہم ان بیرونی اسباب سے مریض کو تکلیف پہنچا کرتی ہے اور اس تکلیف سے اس کی اصل بیماری میں زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ اور اس زیادتی سے بیماری میں ترقی ہو کر مریض کی حالت ابتر ہو جاتی ہے۔ یہ بیرونی امور واقعات اگرچہ بذات خود بیماری نہیں ہوا کرتے بلکہ انسان کی تندرستی پر ان کا اثر اس حد تک ہو جاتا ہے کہ انسان میں بیماریوں کے دفعیہ کی قوت نہیں رہتی۔ مثلاً مرطوب جگہوں میں رہنا، ثقیل غذائیں کھانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اسباب ایسے ہیں جن سے انسانی صحت پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ باتیں حفظان صحت سے متعلق ہیں۔ اور حفظان صحت کو ہر معالج سمجھتا ہے۔ اس لیے اس پر بحث کرنے کی مجھے ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

اس دفعہ کو بغور مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معالج کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہر چیز اپنے اپنے توازن میں کام کر رہی ہے یا نہیں۔ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ معالج کو علم حفظان صحت کا ماہر ہونا چاہیئے، اور اس کے مطابق ہی اپنے مریضوں کو ہدایت کرنی چاہیئے، لیکن دفعہ مذکور پر سطحی نظر ڈالنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن بری عادات سے مریض کو تکلیف پہنچی ہے یا تکلیف ہو رہی ہے۔ مثلاً مرطوب جگہ میں رہنے سے اگر اس کو بخار آ رہا ہے تو مرطوب جگہ کو نیز ان عادات کو ترک کرا دینا چاہیئے۔ معالج کو یہ بھی دیکھنا لازم ہے۔ کہ کون کون سی باتیں یا امور صحت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بیماری کا ظاہرا موجب بن رہے ہیں۔ گویا ہنی مین نے مریض کو خود اس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے، اس کو واضح کرنے کے لیے ایک ایسے مریض کی مثال لیجئے جس کو روحانی تکلیف ہو رہی ہے۔ تو کیا آپ کے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ بجائے کسی پیشوائے دین کے ایک جراح کو اس کے علاج کے لیے لا کر کھڑا کر دیا جائے؟ اور اگر ایک شخص کی قوت واقفہ میں فرق

آگیا ہے تو اس کے لیے ایک معالج کی ضرورت ہے لیکن جب آدمی کے کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہے یا زخم پڑ گیا ہے تو اس کے بجائے معالج کے ایک جراح کی ضرورت ہے۔ اگر ہڈی ٹوٹا ہوا مریض بجائے جراح کے پاس جانے کے ایک بڑھئی کے پاس چلا جائے تو کیا اُسے بیوقوف نہیں سمجھا جائے گا؟ اور کسی آدمی کا مکان گر رہا ہو تو کیا وہاں بجائے معمار بڑھئی کے ایک جراح کام دے سکتا ہے؟ کیا یہ قرین نہیں ہوگی کہ ایک زخم کے لیے اندرونی دوا سے کو زخم بند کرنے کی کوشش کی جائے؟ میں کہوں گا کہ اگر کسی آدمی کے چاقو یا تلوار یا کسی اور چیز سے زخم آ جائے تو اس کو جسمانی بڑھئی یعنی جراح کے پاس جانا چاہیئے۔ اور جب جسم میں تکلیفات اندر سے باہر آتی ہیں اور جسم پر تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں، تو اس وقت ایک معالج کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ تکلیفات جسم پر چوٹ وغیرہ سے ظاہر ہوئی ہوں تو جراح کو اپنا کام کر لینے دینا چاہیئے۔

معالج کو ان تمام امور کو دور کرنا چاہیئے جس سے کہ صحت خراب ہو رہی ہو۔ مثلاً اگر ایک شخص کے سڑے ہوئے دانت کی وجہ سے درد سر ہو رہا ہے تو دوا دینا بے وقوفی ہوگی۔ معالج کا پہلا فرض ہے کہ وہ مریض کو دانت نکلوانے کی ہدایت کرے، کیونکہ جب تک ایسے دانت نہیں نکلتے درد سر کی تکلیف جو دانت سے پیدا ہو رہی ہے دور نہیں ہو سکتی، یا اگر کوئی آدمی چٹ پٹا کھا رہا ہے۔ اور بہترین مرغن غذائیں کھا رہا ہے جس کی وجہ سے اس کا معدہ خراب رہتا ہے۔ تو جب تک معالج ایسے مریض سے اس قسم کی غذا نہ چھڑائے اس کا لیسا ٹیلا اور نکس وامیکا کبھی کارگر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح سے جو انسان مباشرت یا دوسرے گناہوں میں پھنس کر مصیبت اٹھا رہا ہے، تاوقتیکہ وہ ان تمام بد عادات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو جائے اس وقت تک ہم لوگ اس کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔

آج کل کے قدامت پسند ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ لوگ تمام قسم کے امراض چاہے وہ جراحی سے تعلق رکھتے ہوں یا بیرونی امور سے، سی۔ ایم کی ایک خوراک سے دور کر سکتے ہیں۔ میں ایسے ڈاکٹر صاحبان سے عرض کرتا ہوں کہ وہ آرگنن کی دفعہ نمبر ۴ کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور وہ پہلے بیرونی امور کو جو ظاہرا طور پر بیماری کی وجہ بنے ہوئے ہیں، یا جن سے فی الحقیقت مریض تکلیف اٹھا رہا ہے دور کریں اور اگر اس کے بعد بھی مریض کے اندر کوئی خرابی رہ جائے تو اپنی دواؤں سے اس کو ٹھیک کریں۔

فصل پنجم

بیماری کا سبب

دفعہ نمبر ۵ میں ہنی مین کا ارشاد ہے کہ: "معالج کے لیے غالباً وہ انفرادی علامات کارآمد اور شفا میں مدد کرنے والی ہیں جن سے نئی بیماری کی تحریک ہو سکتی ہے۔ اور پرانے مرضوں کی تمام ہسٹری میں کئی وہ نمایاں علامتیں ہیں جن کی وجہ سے معالج ان کی بنیادی وجہ معلوم کر سکتا ہے۔ جو بنیادی وجہ، عام طور پر ایک پرانا عارضہ

(سورا، سائیکوسس، سفلس) ہوتی ہیں۔ ان سب کی جانچ کے لیے مریض کی جسمانی بناوٹ (خصوصاً جبکہ مرض پرانا ہو) اس کے چال چلن، اس کی دماغی حالت، اس کا پیشہ، اس کے رہنے کا طریقہ اور عادات، اس کے مجلسی اور خانگی تعلقات، اس کی عمر، اور اس کے آلات تناسل کے حالات باتیں وغیرہ وغیرہ تمام امور پر رکھنی چاہیئے

اس دفعہ کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنی مین کا مطلب نئی پرانی اور بیماریوں میں ان وجوہات اور اسباب کو دریافت کرنے کا ہے، جن سے غالباً بیماری کی تحریک ہوتی ہے۔ یہ اسباب چونکہ غیر مادی اور نہ دکھائی دینے والے ہوتے ہیں۔ جن کا لگاؤ نفس کے ساتھ ہوتا ہے۔ مرکز سے جسم کی طرف چلتے ہیں اور ان ہی سے تکلیفات پیدا ہوتی ہیں، ان سب امور یا اسباب (عارضہ) کو کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ جسم پر بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوں۔ یہ عوارض سورا، سفلس، سائیکوسس، یا کوئی اور متعدی عارضہ جس کا علم اب تک بنی نوع انسان کو ہو چکا ہے ہوتے ہیں۔ جب ان کا اثر نفس (یعنی مادی جسم کے حکمران) پر شروع ہوتا ہے یا ہوتا ہے۔ تو مادی جسم پر ان کی کوئی نمود بھی نہیں ہوتی، لیکن جب یہ نفس سے بڑھ کر اعصاب اور ریشوں میں پہنچتے ہیں۔ تب ان کی نمود ہوتی ہے۔ ہر ایک عارضہ کا اثر انسانی جسم اور طبیعت پر مختلف ہوا کرتا ہے جیسے ہر مفرد دوا کا اثر مختلف طبیعتوں پر ہوتا ہے۔ ہنی مین فرماتے ہیں کہ معالج کو ان بیماریوں کی وجوہات سے اور ادویہ کے خواص سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے، تاکہ مریض اور دوا کی تصویر معالج کے دماغ میں نقش کا لحجر ہے اور معالج وقت ضرورت پر ان طریقوں کو استعمال کر کے مریضوں کو فائدہ پہنچا سکے۔

چاہے بیماری نئی ہو یا پرانی، معالج کو ہر حالت میں امراض سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ ہنی مین نے اس دفعہ کے لکھتے وقت یہ فرض کر لیا ہے کہ معالج ان تمام بیماریوں کی تصویر کو اپنے دماغ میں لیے ہوئے ہے نیز ان تے بہت سے ایسے مریض پہلے دیکھے ہیں جن کی وجہ سے بیماری کی تصویر اس کو صاف صاف نظر آ رہی ہے۔ اس طرح سے جب معالج اس طرف سے تیار ہو کر دوسری جانب دواؤں کے خواص کو اچھی طرح سے سمجھے ہوئے ہے۔ تو گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرض کی تصویر دواؤں میں یا دواؤں کی تصویر امراض کے اندر دیکھتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے تمام بنی نوع انسان کی بیماریاں بلا کسی تردد کے وہ درست کر سکتا ہے۔ قدرت نے طبقہ نباتات، جمادات، اور حیوانات میں ایسی دوائیں انسان کو دی ہیں جن کے خواص پر اچھی طرح نظر ڈالنے سے تمام بنی نوع انسان کی بیماریوں کی تصویر ملتی ہے۔

اوپر کی تشریح سے یہ بات تو واضح ہو گئی ہوگی کہ اب تک بیماریوں کے اسباب کا یقینی علم ہم کو نہیں ہے اور نہیں ہو بھی کیونکر سکتا ہے، کیونکہ ہم ان کو مادی طور سے دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ اصول ہے کہ مادی جسم غیر مادی چیزوں کا احساس نہیں کر سکتا۔ تاہم سمجھانے کے لیے میں مرضوں کو دو قسموں میں تقسیم کرتا ہوں، پہلی قسم میں تو وہ بیماریاں ہیں جن کو واقعی بیماریاں کہا جا سکتا ہے، اور دوسری قسم میں ان بیماریوں کو شامل کیا جا سکتا ہے، جن بیماریوں کا در حقیقت وجود تو نہیں ہوتا، مگر انسانی جسم کو ان سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ان موخر الذکر بیماریوں کی کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ بیرونی حالات سے پیدا ہوتی ہیں اور اگر بیرونی حالات کو رفع کر دیا جائے تو تکالیف بھی خود بخود رفع ہو جاتی ہیں، مثلاً مرطوب مکان میں رہنے سے، غم سے، ناکافی لباس سے۔ اگر تکالیف

پیدا ہو جائیں تو ان کی وجوہات کو درست کر دینے سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ لیکن مقدم الذکر بیماریاں فی الحقیقت حاد (نئی) بیماریاں کہی جا سکتی ہیں کیونکہ یہ بیماریاں کم و بیش اپنا وقت پورا کرتی ہیں۔ ان میں زمانہ حضانت (انخفائے مرض یعنی وقت جو بیماری کی چھوت لگنے سے بیماری کی صورت تک ہوتا ہے) بھی ہوتا ہے۔ کم اور زیادہ ہونے کا وقت بھی۔ مثال کے طور پر خسرہ، لال بخار، کالی کھانسی، حاد (نئی) بیماریاں ہیں۔ اور سورا، سفلس، اور سائیکوسس جس کی وضاحت آگے کی جائے گی پرانی بیماریاں ہیں۔ پرانی بیماریوں میں نئی بیماریوں کی طرح زمانہ حضانت ہوتا ہے، بڑھنے کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن نئی بیماریوں کی طرح ان کا کوئی وقت گھٹنے کا نہیں ہوتا جب وقت اور واقعات زیادہ موافق ہوتے ہیں۔ تو یہ عوارض (سورا، سائیکوسس، سفلس) پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے، کہ ان عوارض سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی، لیکن ناموافق حالات میں یہ ترقی پکڑ جاتے ہیں اور ہر دفعہ پہلے کی بہ نسبت ان میں تیزی زیادہ ہوتی ہے۔ دفعہ ہذا میں ہنی مین ہمیں بتاتے ہیں کہ پرانے عوارض ہی نئی بیماریوں کی جڑ ہوتے ہیں۔ یعنی اگر پرانے عوارض نہ ہوں تو نئے بھی نہیں ہو سکتے۔ یہ پرانے عوارض ہی ہیں جو نئی بیماریوں کو پیدا کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔ اور نئی بیماریاں پرانے عوارض میں جلتی ہوئی آگ میں تیل کا کام دیتی ہیں۔

ہمیں خسرہ، لال بخار، وغیرہ میں سوائے ان بیماریوں کے مریضوں کے اندر کچھ اور نظر نہیں آتا۔ بیماریوں کی ہستی گو کرۂ ہوائی میں موجود ہو لیکن ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ پس ایسے مریض جو ان اثرات کو جذب کر سکتے ہیں یا ایسی بیماریاں جن افراد میں پیدا ہو سکتی ہیں، اگر ایسے افراد ہی نہ ہوں تو ایسی بیماریاں بھی نہ دکھائی دیں، یا اگر روئے زمین پر ایسے بچے ہی نہ ہوں جن کی طبیعت میں خسرہ کا تاثر (خسرہ حاصل کرنے کا اثر) ہو تو روئے زمین پر خسرہ کا نام و نشان ہی نہ ہو۔ لیکن اگر پرانے عوارض نہ ہوتے، تو تاثر بھی نہ ہوتا۔ لفظ تاثر کی تشریح میں کسی آئندہ فصل میں کروں گا۔

سورا ہی تمام تاثر کی جڑ ہے اگر دنیا میں سورا نہ ہوتا تو باقی دو عوارض بھی نہ ملتے، لیکن سورا جو زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے، باقی عوارض اور بیماریوں کی جڑ بن گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آج کل کے ڈاکٹر ہنی مین کے لفظ سورا کو نہیں سمجھے، ان کا خیال ہے کہ لفظ "سورا" سے ہنی مین صاحب کا مطلب خارش، کھجلی یا اسی قسم کے ابھار وغیرہ سے ہے۔ ان کا خیال ہے، کہ کھجلی چونکہ ایک جلدی بیماری ہے اس لیے انسانی جسم کے اندر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ وہ ہر مرض کی تشخیص مادی جسم اور مادی آلات سے کرنا چاہتے ہیں اس لیے ان کو بیرونی نظر سے سورا صرف جلدی بیماری معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہنی مین کا لفظ سورا ان کے اپنے خیالات کے مطابق ایک مختلف عارضہ ہے جس کی تشریح آگے کی جائے گی، سورا سے ہنی مین کا مطلب صحت کا اس حد تک گر جانا ہے کہ اس کا مریض گرد و نواح کے حالات سے فوراً متاثر ہو سکے۔ جیسے مثال دی جا چکی ہے کہ جس طرح کسی حکومت کے مرکز میں خرابی آ جانے سے حکومت کی تمام سلطنت میں وہی خرابی فوراً پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اسی طرح سے سورا کو انسانی کے مرکز کا عارضہ سمجھنا چاہیئے۔

جو اندرونی طور پر برا ہوتا ہے یعنی اس کے جذبات برے ہوتے ہیں۔ تو ان برائیوں کے جذبات کا اثر

اس کے جسم پر آجاتا ہے۔ اور اسی لیے اس کے اعضاء میں توازن قائم نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر فرض کیجیے کہ ایک آدمی کسی ایسی غذا کھانے کی عادت ڈالتا ہے جو خوراک اس کی طبیعت کے موافق نہیں ہے۔ اور اسی خوراک پر اسی عقیدے سے کہ خوراک اس کی طبیعت کے موافق ہے، کچھ مدت گزر کرتا ہے، تو ایک وقت آئے گا جبکہ اس کا جسم بھی اس خوراک کو قبول کرنے لگے گا۔ یا جس انسان کے خیالات میں پاگل پن ہو تو ایک وقت آئے گا کہ جب یہی پاگل پن اس کے بیرونی جسم پر ظاہر ہوگا۔ کیونکہ ہر بیماری اندر سے باہر کو آیا کرتی ہے۔ یا اگر اندرونی طور پر انسان یعنی "نفس" میں پاگل پن ہوگا۔ تو اس کی شکل و عادات سے پاگل پن ٹپکے گا۔ یا یوں کہئے کہ جس قسم کا انسان خود ہوگا اسی قسم کے حالات اس کے مکان میں پائے جائیں گے یا بالکل صاف یوں کہنا چاہیے کہ بیرونی انسان اندرونی انسان کا عکس ہوتا ہے۔

ہر چیز اور ہر امر جو آنکھوں کے سامنے پیدا ہوتا ہے، وہ کسی سبب کا یا علت کا نمائندہ و معلول ہے اور دنیا میں ہر علت اندرونی ہی ہوتی ہے۔ اسباب انسان کے بیرونی جسم سے اندر نہیں گھسا کرتے، کیونکہ قدرت نے ایسے اسباب سے محفوظ کرنے کے لیے انسان کے جسم پر کئی غلاف چڑھا دیئے ہیں۔ اسباب غیر مادی ہونے کی وجہ سے آنکھ کو یا دنیا کی کسی بڑی سے بڑی خوردبین کو دکھائی نہیں دے سکتے، اور اس قدر لطیف ترین ہوتے ہیں، کہ غیر مادی شکل اختیار کر کے غیر مادی انسان پر اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اور ان کے اثر پذیر ہونے سے انسانی رگ و ریشہ اور اعضاء میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ایسی تبدیلی کو بیماری کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ اگر کوئی معالج ان تمام امور کو یعنی بیماری کیا ہے؟ دواؤں کی طاقت بڑھانا کیا ہے؟ یا انسان بذات خود کیا ہے؟ یا قدرت کا خاصہ کیا ہے؟ نہیں سمجھ سکتا تو وہ ہنی مین کے ان بنیادی اسباب کو جو پرانے عوارض کے ہیں دیکھ سکے گا۔

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے بود و باش کو اصول کے مطابق نہیں رکھ سکتا تو وہ بیرونی اثرات سے متاثر ہو کر بیماریوں کا تاثر حاصل کر لیتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے اگر انسان کے خیالات میں توازن نہیں ہوتا تو اس کے اطوار و طریقوں میں بھی توازن نہیں رہتا، اور اس کی عادات و اخلاق اور بود و باش کے طریقے بھی اس کے خیالات کے مطابق بگڑ جاتے ہیں۔ ہنی مین نے ہر جگہ اور ہر وقت اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ معالج کو مریض کی دماغی حالت پر زیادہ غور کرنا چاہیے، کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ خیالات کے مطابق انسان کی نقل و حرکت ہوا کرتی ہے۔ جو بعد میں جا کر بیماریوں کا موجب بنتی ہیں۔ جتنی زیادہ تبدیلی انسانی جسم پر ان خیالات کے مطابق ہوتی جائے گی اتنی ہی خیالات کی نمو میں کمی واقع ہوتی جائے گی، اور اسی واسطے اتنا ہی اس کا علاج مشکل ہوتا جائے گا۔

اس دفعہ کے آخری الفاظ جس میں ہنی مین نے مریض کے مزاج، اخلاق وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا اندرونی توازن بگڑ جانے کے بعد جب بیرونی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ دفعہ ہذا کا آخری جملہ بیرونی جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ معالج کو اندرونی اور بیرونی انسان کے متعلق سوچنا چاہیے، یعنی کہ کون سی وجوہات نفس پر اثر پذیر ہو کر بیرونی نتائج پیدا کرتی

ہیں۔ ان کے اس جملہ کا زیادہ تر مطلب پرانی بیماریوں سے ہے۔

موجودہ زمانہ میں بیماریوں کی تشخیص اور ان کا نام ان کی بیرونی شکل سے رکھا جاتا ہے، نہ کہ اندرونی اسباب سے۔ اس واسطے بیماریوں کے نام پر علاج کرنا معالج کے لیے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اصل مریض کا کہیں ذکر نہیں آتا۔ اگر اصل بیماری کا نتیجہ جگر پر ظاہر ہوتا ہے، تو جگر سے متعلق کئی نام پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر گردے یا دل پر ہے تو گردے یا دل کے ساتھ کئی بیماریاں جوڑ دی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر دق کو لیجیے۔ اگر دق پھیپھڑوں میں ہے تو میں کہوں گا کہ دق کی یہ نمود اندرونی طور پر نفس پر بہت مدت سے اپنا تسلط جما چکی تھی۔ لیکن اگر موجودہ ڈاکٹروں سے پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ ہمیں اس کی وجہ معلوم ہے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ نہیں بتا سکتے۔ وہ صرف سطحی حالات پیش کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے تپ دق کے مریض کی تکلیف بڑھتی ہے یا بڑھی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ دق کی وجہ جراثیم یا بکٹیریا ہیں۔ کیا میں عرض کر سکتا ہوں کہ اگر اوائل میں مریض کی طبیعت میں بکٹیریا حاصل کرنے کا تاثر نہ ہوتا، تو کس طرح سے وہ اس مرض سے متاثر ہو سکتا تھا؟ یہ بات یوں ہے کہ پھیپھڑوں میں ورم پہلے ہوتا ہے۔ اور بکٹیریا بعد میں پیدا ہوتے ہیں، آج تک کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ بکٹیریا یا ٹیوبرکل (پھیپھڑوں کا ورم) سے پہلے پیدا ہوا ہو۔ ہمیشہ ٹیوبرکل پہلے ہوتا ہے اور بکٹیریا بعد میں پیدا ہو کر بحیثیت بھنگی کے انسانی جسم میں کام کرتا ہے۔ ٹیوبرکل کی اصل وجہ سورا (پرانا عارضہ) ہے۔ یاد رہے کہ جراثیم کسی بیماری کی وجہ نہیں ہو سکتے، کیونکہ ہمیشہ بیماری کے بعد جراثیم دیکھنے میں آتے ہیں۔

ایلوپیتھک ڈاکٹر معلول کو علت بنا کر غلط تھیوری دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی یہ تھیوری کہ جراثیم سے بیماری پیدا ہوتی ہے گمراہ کن ہے۔ آپ لاکھ بار بکٹیریا کو تباہ کر دیجیے لیکن اس سے بیماری کو درست نہیں کر سکتے، کیونکہ جراثیم کے مر جانے کے بعد بھی تاثر بدستور قائم رہتا ہے۔ بیماری کے شکار صرف وہی ہوا کرتے ہیں جن کے اندر تاثر موجود ہوتا ہے۔

قدرت نے جراثیم کو بھی خالی از علت پیدا نہیں کیا۔ کائنات میں کوئی چیز خالی از حکمت نہیں ہے، قدرت کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ بکٹیریا پیدا کر کے انسانوں کی جانوں کو تباہ کیا جائے۔ اگر اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ بکٹیریا انسانی جانوں کو تباہ کرتا ہے، تو مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ خدا رحیم نہیں، بلکہ وہ صرف بے رحم اور ظالم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خداوند کریم کی طرف سے انسانی نسل کو تباہ کرنے کے لیے کوئی چیز بھی پیدا نہیں کی گئی بلکہ انسان کے ذاتی افعال ہی اس کی تباہی کا موجب ہوا کرتے ہیں۔

میں یہاں صرف کچھ اشارہ اس کی طرف کرنا چاہتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ آیا بکٹیریا یا جراثیم انسانی صحت کے لیے مفید ہیں یا نقصان دہ؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ مردہ گھر میں اگر ایک تازہ مردے پر پوسٹ مارٹم یعنی جراحی کی جا رہی ہے۔ تو اگر اس جراحی کے کسی اوزار سے جراح کو ذرا سی خراش یا زخم آ جائے، تو وہ زخم یا خراش بہت زہریلی ثابت ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ میت مردے کے جراثیم سے زخم یا خراش کے اندر ہوئی۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر بغور دیکھیں کہ ان کے اس قول میں کہاں تک سچائی ہے در حقیقت مرنے کے فوراً بعد مردہ جسم میں ایک زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس زہر کا نام ٹیومین (مردے کا زہر)

ہے۔ اس وقت کہیں بھی مردہ جسم کے اندر جراثیم کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ایسے مردہ کے زہر سے پیدا شدہ خراش یا زخم ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ مگر جب مردے کو زیادہ دیر رہنے دیا جائے تو اس کے اندر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جراثیم پیدا ہونے کے بعد جب پوسٹ مارٹم کرنے والا سرجن جراحی کے اوزار سے اپنے جسم پر کوئی زخم پیدا کر لیتا ہے، تو وہ زخم کبھی بھی مہلک نہیں ہوتا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جس قدر زیادہ جراثیم بڑھتے جائیں گے۔ اتنا ہی زہر کم ہوتا چلا جائے گا۔ تپ محرقہ کے دست آنتوں سے گذرتے ہی اگر ملاحظہ کئے جائیں تو ان میں جراثیم نہیں پائے جاتے، لیکن وہ اس حالت میں متعدی بیماریاں پھیلانے کے زیادہ قابل ہوا کرتے ہیں کچھ وقت تک ان دستوں کو رہنے دیجئے تو وہ گو جراثیم سے سیاہ ہو جائیں گے۔ مگر ان کے اندر متعدی پن (تعدی) باقی نہ رہے گا تو آپ کیا اس بات کا کوئی جواب ہے کہ کیوں جراثیم کے بڑھ جانے سے زہر کی مقدار میں کمی ہوگی!

آپ ٹیوبرکلر کے مواد کو شوگر آف ملک یا الکوحل میں ڈال کر طاقت بڑھانا شروع کیجئے، یہاں تک کہ بڑی سے بڑی خوردبین بھی کوئی جراثیم نہ دیکھ سکے، اب اسی طاقت کی تیار شدہ دوا کو کسی تندرست آدمی کو دے دیجئے، تو آپ کو اس تندرست آدمی میں وہ علامات ملیں گی جو ابتدا میں دق کے مریض میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دق جراثیم سے پیدا نہیں ہوتی، بلکہ اس کا سبب دوسرا ہے، قدرت نے جراثیم کو پیدا کر کے مریض پر رحمت کا کرشمہ دکھایا ہے۔ جراثیم زہر کو صاف کرتے ہیں نہ کہ زہر پیدا کرتے ہیں۔ جس قدر زیادہ جراثیم مریض میں پائے جائیں گے اس قدر زیادہ مدت تک وہ مریض زندہ رہے گا، اور اگر آپ کسی طریقہ سے جراثیم کو اس کے جسم سے نکال دیجئے تو مریض کی موت فوراً واقع ہو جائے گی۔

بیماری کے "بنیادی سبب" اور "ظاہرا سبب" کو سمجھنا نہایت ضروری مضمون ہے۔ اور ہم اس وقت تک اس مضمون کو نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ انسان کی اصل ساخت کی سمجھ ہم کو نہیں آتی۔ اور جوں جوں ہم بیماریوں کو اور مریضوں کو دیکھتے ہیں یہ اصول اور قوانین ہماری نظروں میں مستحکم ہوتے جاتے ہیں۔

فصل ششم

انفرادی علامات کی اہمیت

دفعہ نمبر ۶: محسوس نہ کی جانے والی اور سمجھ میں نہ آسکنے والی دلائل جن کی تصدیق تجربہ سے ہوئی ہو یا نہ ہو سکتی ہو گی، لغویت سے بری بے تعصب مشاہدہ کرنے والا چاہے اس کی قوت ادراک کس قدر بڑھی کیوں نہ ہو بخوبی واقف ہے۔ سوائے جسمانی اور دماغی بیماری کی حالت (حادثات، علامات) علامات کے جو بیرونی قوتی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ یعنی وہ مریض کی ابتدائی حالتِ صحت اور موجودہ حالت میں اگر انفرادی طور پر فرق معلوم کرتا ہے جس کو مریض خود محسوس کرتا ہے، اس کے لواحقین بتاتے ہیں اور وہ خود بھی مشاہدہ کرتا ہے

تو یہ تمام معلوم ہونے والی علامات بیماری کی ابتدا و انتہا کو ظاہر کرتی ہیں۔ یا یوں کہئے وہ سب مل کر بیماری کی سچی تصویر پیش کرتی ہیں۔

اس دفعہ کے حاشیہ میں ہنی مین ارشاد فرماتے ہیں: "پس میں نہیں سمجھ سکتا کہ کس طرح سے بیمار کے نزدیک کھڑے ہوئے معالج علامات پر غور کئے اور معالجہ میں ان علامات سے رہنمائی حاصل کئے بغیر نہ دکھائی دینے والے اندرونی اسباب کو معلوم کیا کرتے ہیں۔ جس پر وہ بظاہر نازاں ہوتے ہیں اور ایسے نہ دکھائی دینے والے اسباب کو ایسی ادویہ سے (جن کی ماہیت ان کو معلوم نہیں) درست کیا کرتے ہیں! اور اسی طریق علاج کو مستند طریقہ علاج بتلاتے ہیں! حالانکہ انہیں موجودہ علامات سے رہنمائی حاصل کر کے علاج کرنا چاہیئے تھا، اور انہیں بیماریوں کا اصل سبب پوشیدہ "اندرونی انسان" کے اندر ڈھونڈنا چاہیئے تھا۔

تو کیا بیماری میں جو علامات خود بخود ظاہر ہوتی ہیں وہ معالج کی نظروں میں بیماری کی اصل تصویر نہیں ہیں! کیونکہ معالج "روحانی انسان" کو جس کا نام قوت حیات رکھا جا سکتا ہے نہیں دیکھ سکتا، اور نہ ضروری ہے کہ وہ اس کو دیکھے، بلکہ اسے صرف بیماری کو نقصان دینے کے لیے بیماری کی ظاہری علامات دیکھنی چاہئیں۔ پھر کس طرح پرانے طریقہ علاج انسان کی چھپی ہوئی اندرونی طاقتوں کو جو بیماری کی اصل وجہ ہیں دیکھ سکتے ہیں؛ جبکہ وہ لوگ بیماری کی نمائندہ علامات کو جو ہمیں زبان حال سے بیماری کی اصل تصویر دکھا رہی ہیں نظر انداز کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ بیماری میں وہ ان علامات کے سوا اور کس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔

دفعہ نمبر ۷ - اور حاشیہ کو بغور مطالعہ کرنے سے ہنی مین کا مطلب بہت صاف معلوم ہوتا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مریض کی "علامات" ہی مریض کی بیماری کی تصویر کو پیش کرتی ہیں۔ اور ان ہی پر انحصار کر کے معالج کو نسخہ تجویز کرنا چاہیئے، ہنی مین کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اعضاء کی تبدیلی کو سامنے رکھ کر اور اس پر کوئی تشخیص پیش کر کے اعضاء کے لیے نسخہ تجویز کریں۔ اگر ایک شخص کے معدے میں تکلیف ہے تو معدہ کی تکلیف کوئی معنی نہیں رکھتی، تاوقتیکہ ہم مریض کے "نفس" کو جو بیماری کا سرچشمہ ہے درست نہ کریں۔ اسی طرح سے جگر کی تکلیف کے مریض کو بھی درست کرنا ہوگا، یہ کہہ دینا کہ معدہ کی تکلیف سے جگر میں یا جگر کی تکلیف سے معدے میں تحریک ہو کر تکلیف پیدا ہوئی ہے۔ غلط ہے۔ ایسے دلائل پیش کرنا پاگل پن ہے۔ کوئی مادی چیز دوسری چیز کو خود بخود پیدا نہیں کر سکتی، تاوقتیکہ اس کے اندر غیر مادی قوت کام نہ کر رہی ہو۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ انسانی قوت سے معدہ یا جگر میں تحریک ہو کر اس سے بیماری پیدا ہوئی تو بھی علت روحانی قوت ہے نہ کہ مادی اعضاء۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس ہندوستانی پبلک کے سامنے مضمون پیش کر رہا ہوں جو کسی وقت منبع روحانیت کہلاتی تھی۔ مغربی تہذیب اور مادہ پرستی نے زمانہ حال کی آنکھوں کو اس قدر چکا چوند کر دیا ہے۔ کہ ہم ہندوستانیوں کو بھی آج سوائے مادہ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اگر ناظرین اس امر پر جیسا کہ ہنی مین نے فرمایا ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر غور کریں تو ہنی مین کے اصول کو اور ان کی روحانیت کو بخوبی سمجھ جائیں، تعصب کی پٹی آنکھوں سے کھول کر اس لیے کہا گیا ہے کہ ہر ایک شخص کا کچھ نہ کچھ عقیدہ ہر بات میں ضرور ہوا کرتا ہے۔ چاہے اس کا مذہبی عقیدہ ہو، پولیٹیکل عقیدہ ہو، حکمت کا ہو، یا کسی اور کا۔ مگر جہاں ان کا عقیدہ کسی بات پر جم گیا تو اس کا کسی دلیل سے ہٹنا ناممکن سا ہو جاتا ہے۔

ہم اس وقت تک تعصب نہیں چھوڑ سکتے جب تک کہ ہم اپنا کسی اصول پر انحصار نہ کریں، چونکہ ہومیو پیتھی میں اصول اور قوانین کام کر رہے ہیں۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس لیے ہمیں اگر ہومیو پیتھی سے کچھ حاصل کرنا ہے تو تعصب اور عقائد کو بالائے طاق رکھ کر سچے دل سے ہومیو پیتھی کی پیروی لازم ہے لیکن اس بات پر پہنچنے کے لیے ہمیں عرصہ تک جدوجہد کرنا پڑے گی، اور ان اصولوں میں ہمیں سچائی اس وقت نظر آئے گی اور تلقین بھی اس وقت ہو گی جب ہم یہ معلوم کر لیں گے کہ ہومیو پیتھی طریقہ علاج سے کس قدر جلد اور مستقل طور پر مریضوں کو شفا دی جا سکتی ہے۔

میں نے اوپر اشارہ کیا ہے کہ کوئی عضو جسم کو یا کسی دوسرے اعضاء کو بیمار نہیں کر سکتا، کیونکہ "انسان" ان اعضاء اور جسم سے ایک علیحدہ چیز ہے اور جب ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ ہر ایک بیماری مرکز سے محیط کی طرف آتی ہے، یا ہر ایک تکلیف کا مقام "انسانی مرکز، یعنی نفس" ہوا کرتا ہے۔ اس وقت ہمیں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جگر یا معدے کو بیمار کرنے والی وجہ مرکز سے پیدا ہوئی ہے اسی لیے اس دفعہ میں ہم ان اعضاء یا رگ و ریشہ کی تبدیلی کے متعلق ذکر کرنے کے بجائے کیفیت انسانی میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہیں۔ گو ہم خواس خمسہ سے اعضاء اور رگ و ریشہ میں تبدیلیاں دیکھ اور محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم وہ بیماریوں کی اصل وجوہات ظاہر نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ تبدیلیاں کسی علت کی جو انسان کے اندر واقع ہوئی ہیں معلول ہیں۔ میرا مطلب کیفیت کی تبدیلی سے یہ ہے کہ فرض کیجیے ایک مریض اگر بیان کرتا ہے کہ "واقعات بہت جلد بھول جاتا ہے، اور اس میں یکسوئی قلب بھی نہیں ہے" اگر اب بغور اس مریض کے تمام جسم کا معائنہ کیا جائے تو مریض میں کوئی تکلیف بظاہر نہیں دکھائی دیتی مگر ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر جانتا ہے کہ دوا کی محض ایک دو خوراکوں سے مریض ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن اگر ہم یہ کہہ کر اس کو ٹال دیں کہ آپ کو کوئی بیماری نہیں ہے تو ایک وقت آئے گا، جب وہ ہم لوگوں کے پاس دوبارہ آئے گا، اس وقت چاہے اسی کیفیت کے بڑھ جانے سے اس کے جگر میں ورم آ گیا ہو، تلی بڑھ گئی ہو، یا دق ہو گئی ہو، غرضیکہ کچھ بھی بیماری ہو گئی ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ تبدیلی اس کے جسم پر ضرور نمایاں ہو گی۔

دوسرے طریقہ ہائے حکمت اس جسمانی تبدیلی کا علاج مختلف طریق سے کریں گے، اور ان کے علاج میں کبھی ایک تکلیف کم ہو گی تو دوسری زیادہ، کبھی دوسری کم تو پہلی زیادہ، مگر فی الحقیقت مریض کو اصل معنوں میں شفا نہ ہو گی، برخلاف اس کے اگر ہومیو پیتھک معالج ذرا سمجھدار واقع ہوا ہے۔ تو وہ اس کی جسمانی تبدیلیوں کو خاطر میں نہ لا کر اصل کیفیت کے لیے دوا دے گا جو آج سے کئی برس پہلے دیتا۔ اگر مریض کو پہلی دفعہ اس نے دیکھا ہوتا، اور یہی معمولی دوا اس کی نہ صرف اصل کیفیت کو بلکہ اس کی جسمانی تبدیلی کو بھی (اگر علاج کے قابل ہے) درست کر دے گی۔

چونکہ اعضاء کی تبدیلیاں کسی دوا کی علامت نہیں ہوا کرتیں، اس لیے معالج کو چاہیے کہ وہ ان علامات کا معائنہ کرے، اور ان پر غور کرے جو علامات ابتداء میں مریض کو محسوس ہوئی تھیں اور انہی ابتدائی علامات پر اس کو بھروسہ کرنا چاہیے، بلا لحاظ اس امر کے کہ اس وقت جسمانی تبدیلیاں کیا ہو چکی ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی طریقہ علاج کسی مرض کا نہیں ہو سکتا، بیماری اور یہ پکار پکار کر بتا رہی ہیں کہ ان سے کس قسم کی کیفیت مریضوں کے اندر پیدا ہو سکتی ہیں۔

اور اسی لیے یہ ادویہ کبھی تبدیل نہیں کی جا سکتیں۔ چاہے جسم میں کتنی ہی تبدیلی کیوں نہ واقع ہو جائے۔ اگر ہم ابتداء کو نہیں جان سکتے تو انتہا کا بھی علاج نہیں کر سکتے۔

حاشیہ میں جو کچھ ہنی مین نے فرمایا ہے۔ وہ بالکل صاف ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر چاہے کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو وہ مریض کی علامات پر غور کرنے کی تکلیف گوارہ نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے: "مجھے آپ کی علامات کی پرواہ نہیں مجھے اس امر سے بھی سروکار نہیں کہ آپ میں چڑچڑا پن ہے۔ یا حافظہ کی کمزوری۔ اگر آپ کو نیند نہیں آتی تو میں کوئی چیز سلانے کے لیے آپ کو نہیں دے سکتا ہوں، لیکن مجھے تو صرف آپ کے جگر ہی کو ٹھیک کرنا ہے جو آپ بیماری کی جڑ ہے اور اسی لیے میں صرف جگر ہی کے لیے نسخہ تجویز کروں گا۔ کتنا غلط خیال! کیا محض جگر کے ٹھیک کر دینے سے مریض کو شفا ہو جائے گی؟ محض خیال ہی خیال ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جسمانی تشخیص بذات خود نہایت ضروری امر ہے۔ جسمانی تشخیص سے معالج اعضاء کی تبدیلیاں معلوم کر سکتا ہے اور یہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ بیماری کس حد تک پہنچ چکی ہے یا بیماری کہیں لا علاج تو نہیں ہو گئی۔ ہماری مٹیریا میڈیکا یعنی خواص الادویہ بیماروں کی ایسی مکمل تصویر پیش کرتی ہے کہ ایک بار ان تصویروں کو ذہن نشین کر لینے کے بعد معالج کو کسی دوسری چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جہاں علامات ہی ایسی چیز ہیں جو معالج کے مشاہدے اور مریض کے علاج کے لیے ضرورت رفع کر سکتی ہیں، اور جہاں وہ علامات کیفیت کی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہیں، وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ موجودہ تبدیلی کی علامات کو تبدیلی کی علامات کے ساتھ ساتھ شامل کیا جائے۔ مثال کے طور پر اگر کسی علامت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کے پھیپھڑوں میں ورم آ گیا ہے تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ بیماری کے نتائج شروع ہو چکے ہیں۔ یہ باتیں ہومیو پیتھک دوا کی تلاش میں گو زیادہ مددگار نہیں ہوتیں تاہم معالج کو ان علامات اور ابتدائی علامت میں نسخہ تجویز کرنے کے لیے تفریق کرنی چاہیے۔

جب مریض کو اندرونی طور پر ہم ٹھیک کر دیتے ہیں تو اس کی قوت حیات باقی تبدیل شدہ نتائج کو قدرتی طور پر ٹھیک کر دیتی ہے۔ کیونکہ جہاں مرکزی حکومت درست ہو جاتی ہے تو سلطنت میں بھی خرابی دور ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن جہاں نتائج قدرتی طور پر درست نہ ہو سکیں۔ گو مریض "درست ہو چکا ہو تو وہ نتائج بیرونی علاج سے درست ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص کے گھٹنے پر سفید ورم ہے اور ہم نے علاج کر کے مریض کو تو ٹھیک کر دیا، مگر گھٹنا بے کار ہی رہا۔ اب اس بے کار چیز کو جسم کا حصہ بنائے رکھنا عقلمندی نہیں ہو سکتی۔ گھٹنے کو کاٹ کر اس کی جگہ لکڑی کا لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن جب گھٹنے میں تکلیف ہو تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بیماری گھٹنے میں ہے۔ کیونکہ گھٹنے میں تکلیف ہے، بلکہ اصل بیماری انسان میں ہے۔ اور اسی لیے انسان کو ٹھیک کرنا چاہیے۔

فصل ہفتم

مجموعی علامات کا درجہ

دفعہ نمبر ۷:- اب اگر ایسی بیماریوں میں، جن میں کوئی ظاہری وجہ بیماری کو تحریک دینے والی، یا بیماری کو قائم رکھنے والی ہو، دور کرنا ہو، ان میں ہم سوائے بیماری کی علامات کے اور کچھ نہیں دیکھ پاتے، اس امر کی طرف خیال رکھنا چاہیے کہ کوئی "عارضہ" ان کی نشوونما میں تو کام نہیں کر رہا ہے، نیز دفعہ نمبر ۵ کے مطابق بیرونی حالات کو بھی نظر میں رکھنا چاہیئے، یہ وہی علامات ہیں جو ٹھیک دوا کی طرف جس سے کہ مرض کو آرام دیا جا سکتا ہے۔ رہنمائی کرتی ہیں۔ اور اگر یہ علامات، بیماری کی اندرونی تصویر کا بیرونی عکس ہیں یعنی کہ قوت حیات کی تکلیف دہ علامات ہیں تو یہ علامات ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ جن سے مرض کی اصل دوا معلوم کی جا سکتی ہے، اور صرف یہی علامات ہی ہیں جن سے دوا ٹھیک انتخاب کی جا سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ مجموعی علامات، ایک ایسی چیز ہیں، جس کا معالج کو ہر بیماری میں نوٹ کر لینا چاہیئے، تاکہ وہ اپنے فن کے ذریعہ سے بیماری کو دور کر کے مریض کو ایک تندرست آدمی میں تبدیل کر سکے۔"

اس دفعہ کے حاشیہ میں ہنیمن فرماتے ہیں:- "اس کے بتانے کی مجھے ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک سمجھ دار معالج ظاہری وجوہات کو دور کر دیتا ہے جن کے دور ہونے سے عموماً ناسازی طبع آناً فاناً درست ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر پھولوں کی وجہ سے غشی یا ہسٹریا کے دورے ہیں، تو وہ پھولوں کو کمرے سے ہٹا دے گا، آنکھوں میں کسی غیر چیز کے پڑ جانے سے اگر ورم ہو گیا ہو تو وہ نکال دے گا۔ کسی زخمی عضو پر کسی ہوئی پٹی بندھی ہے جس سے مریض کی تکلیف بڑھ رہی ہے۔ تو اس پٹی کو ڈھیلی کر دے گا، یا اگر کسی نے بیلاڈونا کے پھل کھائے ہیں، تو بذریعہ قے ان کو نکلوا دے گا۔ اور اگر جسم کے کسی مخرج (مثلاً:- ناک، کان، حلق، پیشاب کی نالی، مبرز، شرمگاہ) میں کوئی چیز پڑ گئی ہے تو اس کو نکال دے گا، اور اگر نوزائیدہ بچے کی مبرز کا سوراخ کم ہے تو بذریعہ جراحی اس کو درست کر دے گا، وغیرہ وغیرہ۔

ہر زمانہ میں ایلوپیتھک ڈاکٹر یہ جانتے ہوئے کہ کس طرح سے مریض کو آرام پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس امر کے کوشاں رہے۔ کہ اگر ادویہ کے ذریعہ بیماری کی بہت سی علامتوں میں سے کسی ایک علامت کو دبا سکیں تو اس علامت کو رفع کر دیں۔ اس طریقہ کو اگرچہ بذریعہ علامت کہا جاتا ہے۔ تاہم یہ یک طرفہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں۔ اور اسی لیے دنیا بھر میں اس کی برائی کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں فائدہ کے بجائے نقصانات ہوتے ہیں۔ بیماری کی بہت سی علامتوں میں سے ایک علامت کا وجود ہی ہو سکتا ہے جیسے جسم کا ایک پیر کا یہ طریقہ بہت زیادہ ناقص ہے کیونکہ علاج بالضد سے صرف ایک علامت کا دور کر دینا اور وہ بھی محض عارضی آرام کے لیے، نہ صرف حماقت بلکہ مریض کی حالت کو اور بھی زیادہ خراب کر دیتا ہے۔

اس دفعہ میں ہنیمن نے جہاں بیماریوں کا نام لکھا ہے، وہاں "ناسازی طبع" بھی بیان فرمایا ہے بیماری کی تشریح پہلی فصلوں میں کافی طور پر کی جا چکی ہے۔ اب ناسازی طبع کے لفظ پر غور کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ واقعی بیماری کے معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ بیرونی وجوہات سے پیدا شدہ تکالیف کا نام انہوں نے "ناسازی طبع" رکھا۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ایسے مریض کے اندر سورا کا تاثر تو ہوتا ہے، لیکن وہ سورا سے متاثر نہ ہو کر صرف بیرونی واقعات و حالات سے ہی اثر پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بہت کھانا کھا کر اپنے معدے کے اندر خرابی پیدا کر لیتا ہے تو گویا "ناسازی طبع" ضرور ہے مگر بیماری نہیں، کیونکہ جب کھانا تحلیل ہو جائے گا چاہے وہ دوا کی ایک آدھ خوراک سے ہو یا وقت گذرنے سے قدرتی طور پر ہو، خرابی معدہ رفع ہو جائے گی اور اس کا اثر زیادہ دیر تک اس شخص پر نہ رہے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بیرونی اسباب سے جس وقت طبیعت ناساز ہو جاتی ہے تو اس "ناسازی طبع" کی تصویر ہو بہو بیماری کی تصویر کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ "ناسازی طبع" میں بیرونی حالات کو ٹھیک کر دینے سے طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے مگر اصل بیماری میں چونکہ وجوہات بیرونی ہونے کے بجائے غیر مادی ہوا کرتی ہیں اس لیے وہ ٹھیک نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر کاروبار کی پریشانیوں کو لیجیے۔ یہ پریشانیاں بذات خود کوئی مرض نہیں مگر ان سے دماغ پر اثر پڑتا ہے، اور دماغ کے خراب ہو جانے سے بیمار نتائج پیدا ہوا کرتے ہیں۔ گو ان سب امور کی وجہ اصل انسان کے اندر سورا ہے، مگر بیرونی وجوہات سورا کو متاثر کرنے کے بجائے صرف طبیعت ہی کو ناساز کر دیتے ہیں۔ اور اگر کسی انسان کے اندر سورا موجود نہ ہو گا تو اس کو یہ تکالیف بھی نہ ہوں گی، یعنی دماغی پریشانیاں بیرونی حالات سے بھی نہ ہوں گی۔ اس واسطے ہنیمن ایسے موقعہ پر مریضوں کو تفریح کی ہدایت فرماتے ہیں۔

ہنیمن نے حاشیہ میں کئی مثالیں دے کر واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً انہوں نے تیز خوشبو والے پھولوں کو وہاں سے ہٹانے کی ہدایت کی ہے۔ جہاں ان پھولوں کی خوشبو سے کسی مریضہ کو غشی، یا ہسٹیریا کا دورہ ہو سکتا ہو۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیوں بعض لڑکیوں یا آدمیوں کو پھولوں سے نفرت ہے، کیا پھولوں کی خوشبو کو جو قدرت کا بہترین عطیہ ہے برداشت نہیں کر سکتے، اس کا جواب میرے پاس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کے اندرونی سورا سے ان کی یہ حالت واقع ہوئی ہے۔ آپ ان کے سورا کو دور کر دیجیے، وہی آدمی پھولوں سے محبت کرنے لگیں گے۔ مجھے ایک مریض کی بابت اچھی طرح یاد ہے جو ہمیشہ گانا سننے سے بیمار ہو جایا کرتا تھا۔ تھوڑے دن کے باقاعدہ علاج سے وہ گانا سننے کا یہاں تک شوقین ہو گیا کہ کچھ مدت کے بعد اس نے خود ہی باقاعدہ گانا سیکھ لیا۔

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ دق کے مریضوں کو پہاڑوں پر گرمی کے موسم میں بھیج دیا جاتا ہے تو اس کا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ وہ پہاڑوں پر جا کر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی دق دور ہو جاتی ہے؟ نہیں! نہ تو وہ ٹھیک ہوتے ہیں۔ اور نہ ان کی دق دور ہوتی ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ گرمی سے ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ گرمی ان تکالیف کو بڑھانے کا بیرونی سبب ہوتی ہے، اس لیے

گو ہی ان کے اندر علاوہ مرض کے "ناسازی طبع" بھی پیدا کر دیتا ہے اور "بیماری" و "ناسازی طبع" دونوں مل کر مریض کے لیے ناقابل برداشت بن جاتے ہیں۔ بہاڑ پر جا کر ان لوگوں کی ظاہرا طبیعت ٹھیک معلوم ہوتی ہے مگر اندرونی بیماری بجنسہٖ رہتی ہے۔

ہنیمین نے حاشیہ پر بیلاڈونا کے پھل یا دوسرے قسم کے زہروں کے بارے میں جو کسی طرح انسانی جسم کے اندر پہنچ گئے ہوں قے کرانے کی ہدایت فرمائی ہے، بات بالکل ٹھیک ہے کہ ایسے وقت میں جہاں مریض کی جان پر بنی ہو۔ طبیب کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ ہر ممکن طریقہ سے بشرطیکہ وہ آسان بے ضرر اور جلد سمجھ میں آنے والے اصولوں پر مبنی ہو۔ مریض کو صحت دے۔ جتنی قسم کی سمیات ہیں۔ اگر وہ انسانی جسم کے اندر پہنچ جائیں تو ان کا بہترین طریقہ بذریعہ قے سمیات کو نکال دینا ہے۔ جب تک سمیات معدے کے اندر موجود ہیں کوئی دوا بھی اپنا اثر نہیں کر سکتی۔ اس حالت میں مریض کی مجموعی علامات ٹٹولنا اور اس کے موافق دوا ڈھونڈنا انتہائی حماقت ہوگی، ہاں جب زہر بذریعہ قے خارج ہو جائے۔ تو اس وقت طبیب کو چاہیئے کہ مریض کی مجموعی علامات پر غور و فکر کر کے دوا کا انتخاب کرے۔ بعض طبیب ایسے بھی ملتے ہیں جو ان لفظوں کی آڑ میں بلا ضرورت مریضوں کو قے کرانے کی فکر میں رہتے ہیں اور انہی لفظوں کی آڑ میں وہ خارجی دواؤں کا استعمال کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

ایلوپیتھی میں شروع سے آج تک یہ طریقہ چلا آ رہا ہے (شاید یونان اور ویدک میں بھی ہو) کہ وہ لوگ مرض کی تمام علامات میں سے کسی ایک علامت کو درست کرنا چاہتے ہیں اور عموماً درست بھی وہی علامات کیا کرتے ہیں جن کے وہ محض ڈاکٹر ہوتے ہیں، یہ طریقہ بھی غلط ہے کیونکہ تمام علامات مجموعی طور پر اندرونی انسان کا ایک عکس ہیں، اور جب تک ان علامات کو دور نہیں کیا جاتا، اس وقت تک مریض بھی صحت یاب نہیں ہو سکتا، فرض کیجیے کہ کیلومل کی ایک بڑی خوراک دے کر کچھ عرصہ کے لیے مریض کے قبض کو درست کیا جائے تو کیلومل کے اثر مقدم کے زائل ہونے کے بعد مریض اپنے آپ کو مریض محسوس نہ کرے گا؟ یا اگر بیمار کا ناسور فوراً کسی دوا سے بند کر دیا جائے تو ممکن ہے کہ ایک توانا و تندرست آدمی اس کے اثر ثانی کو یعنی ناسور بند ہونے کے اثر کو کچھ عرصہ تک محسوس نہ کر سکے مگر کچھ زمانہ کے بعد ایک وقت آئے گا جب مریض اپنے آپ کو بدتر محسوس کرے گا یہی مریض اگر دق کے مرض کا مریض ہوتا تو ناسور بند ہو جانے سے اس کی حالت میں ایک اشتعال پیدا ہو جاتا، جو اس کی موت کا باعث ہوتا، یا یہ کہئے کہ ناسور بھی قدرت کی طرف سے مریض کے لیے ایک رحمت ہے، کیونکہ قدرت کا منشا اس ناسور کی راہ مریض کے مرض کا زہر نکالنے کا ہوا کرتا ہے۔ جب تک کہ مریض بذات خود ٹھیک نہیں ہو جاتا اس کے ناسور کو یعنی اس کی ایک مفرد علامت کو دور کرنا صرف غیر از حکمت ہے بلکہ نادانستہ مریض کو موت کے حوالہ کرنا ہے۔

ہنیمین خارجی ادویات کے استعمال کی سختی کے ساتھ ممانعت کرتے ہیں، اور ان کا خیال ہے کہ بیرونی علاج سے بیرونی علامات کا دور کر دینا مریض کے لیے سخت نقصان دہ اور خطرناک ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ ایسی تکلیف اندرونی غیر معلوم اسباب سے پیدا ہوئی ہو، اور بیرونی اسباب سے اس کا براہ راست کوئی تعلق

نہ ہو۔ فرض کیجیے کہ ایک آدمی نہایت باقاعدہ طور پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہ شراب تمباکو چائے وغیرہ نہیں کھاتا پیتا۔ اور حفظان صحت کے کل قواعد کا پابند ہے۔ اگر پھر بھی وہ شخص بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بغیر تحریک یا اشتعال بیرونی اسباب کے بیمار ہوتا ہے۔ تو اس کی مجموعی علامات اس کی اندرونی بیماری کا عکس ہیں۔ یا دوا کے انتخاب کے لیے رہنمائی کرتی ہیں۔ ہنیمین بیماری کی علامات کی تصویر کو دیکھنا سکھاتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ تمام علامات جن کو مریض محسوس کرتا ہے، یا طبیب مشاہدہ کرتا ہے کسی دوا کی مکمل علامات ہونے کی وجہ سے مرض کی مکمل تصویر ہیں۔

اب گویا دفعہ ہٰذا سے ہومیوپیتھی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ کو ہم ہومیوپیتھک سائنس کہہ سکتے ہیں، اور دوسرے حصہ کو ہومیوپیتھک آرٹ (فن)

ہومیوپیتھک سائنس ایک علم ہے جو تشریح الاجسام علم التشخیص (یعنی بیماری کا علم اور اس کی کمی و بیشی) سکھاتا ہے۔ نیز معالج کو مریض کے شفا دینے کا علم بھی بتاتا ہے۔ ہومیوپیتھک سائنس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ ایک ابتدائی علم ہے جو ہومیوپیتھی کے قانون اور اصول بتا کر معالجین کو مریضوں کے معالجہ کا اہل بناتا ہے۔

فن ہومیوپیتھک میں معالج سائنس سے واقف ہو کر اپنے اوزاروں کو یعنی خواص الادویہ کو مریضوں پر استعمال کر کے ان کو شفا دیتا ہے۔

ہمیں امراض کا مطالعہ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم بیماریوں کی علامات کا مطالعہ کریں جو فی الحقیقت مریض کی اندرونی قوتوں کا عکس ہوتی ہیں، و نیز ہمیں بیماریوں کی علامات کا علم ادویہ کے خواص کے علم سے یعنی ادویہ کی آزمائشی علامات سے کرنا چاہیئے، اگر اس کو اور واضح کیا جائے تو میرا مطلب یہ ہے کہ میٹریا میڈیکا یا خواص الادویہ میں ہر ایک دوا کے خواص کو فرداً فرداً اعضاء کے بیان میں سلسلہ وار اور پھر مجملاً طور پر دیکھنا چاہیئے۔ اور ان کو ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ اگر اس طرح سے تمام خواص الادویہ کا مطالعہ کیا جائے تو بنی نوع انسان کے کل مرضوں پر ان ادویہ میں جو قدرت نے ہمیں طبقہ نباتات، حیوانات، جمادات میں سے دی ہیں۔ ملاحظہ و مشاہدہ کی جا سکتی ہیں، اور جو معالج خواص الادویہ کو نہایت غور و خوض سے مطالعہ کرتے ہیں وہی بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔

وہی معالج زیادہ کامیاب ہوا کرتا ہے۔ جو مریضوں کو روپیہ کے لیے نہیں بلکہ پریم محبت سے شفا دینا اپنا فرض اور دھرم سمجھتا ہے۔ اور جو محض طلب زر کی خاطر ہومیوپیتھک علاج کرتا ہے تو اس کو اس میں کامیابی ذرا مشکل سے ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ حکمت محض روحانیت پر مبنی ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں خود غرضی کی کوئی گنجائش نہیں۔

باب دوم

اُصولِ علاج

فصل اوّل

قوّتِ حیات

آرگنن دفعہ نمبر ۹ "انسان کی تندرستی کی حالت میں وہ روحانی قوت حیات جو مادی جسم کو زندگی بخش کر اسکو زندہ رکھتی ہے۔ اس جسم پر محدود حکمرانی کرتی ہے۔ اور زندہ جسم کے تمام حصص میں احساسات اور افعال کے اجزا کی غرض سے قابل تعریف توازن قائم رکھتی ہے۔ تاکہ ہمارا اندرونی ذی فہم نفس زندگی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے واسطے اس زندہ، تندرست ہتھیار (زندہ جسم) کو استعمال کر سکے"

اس دفعہ میں ہنیمن نے ایک ننھے مگر اہم ترین مضمون کو شروع کیا ہے۔ جس کو میں ہومیوپیتھی ہی کی نہیں بلکہ تمام دنیا کی جان کہہ سکتا ہوں، جس وقت ہنیمن زندہ تھے۔ اسی وقت مغربی فلسفہ اس قدر عمیق نہیں ہوا تھا۔ اور مغربی فلسفہ کو سوائے مادہ کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اور مادہ سے آگے وہ بڑھ سکتے تھے۔ آج کل بھی مغرب کے باشندے سوائے معدودے چند بالکل مادہ کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنی زندگی کا معیار ہی صرف دولت حاصل کرنا اور عیش و عشرت کرنا سمجھے ہوئے ہیں۔ مشرقی تہذیب بالکل ہی ان کے برخلاف ہے خصوصاً ہندوستان جو ہمیشہ سے گہوارۂ روحانیت رہا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کا فلسفۂ حیات چار دانگ عالم میں مشہور تھا ہندوستان کا ہر فرد دانشور اس فلسفہ پر غور کرتے ہوئے دکھائی دیتا تھا۔ گو آج کل بھی اس فلسفہ پر عام بحث ہوتا ہے۔ مگر اصل حقیقت کو آج کل ہندوستان میں بھی بہت کم آدمی سمجھتے ہیں۔

خیر! یہ ترجمہ معترضہ تھا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس وقت ہنیمن زندہ تھے اس وقت یورپ میں

فلسفہ حیات کا کوئی وجود نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے آرگنن کے پہلے ایڈیشن میں لفظ "قوت حیات" جو دفعہ ہذا میں ہے۔ لکھا تھا یہ ۲۲-۲۳ سال کے غور و خوض کرنے پر انہیں معلوم ہوا تھا یہ "قوت حیات ایک قوت ہے۔ جس سے انسانی مشینری قائم ہے۔"

اب قدرتی طور پر سوال ہوتا ہے۔ کہ "قوت حیات" آخر ہے کیا؟ ہنیمن دفعہ ہذا میں بتاتے ہیں کہ یہ "قوت مادی جسم کو زندگی بخش کر اس کو زندہ رکھتی، اور اس کے اعضا کو توازن میں رکھتی ہے۔" گویا اس کا مطلب ان کی نظر میں یہ ہے کہ "قوت حیات" ہی انسانی زندگی اور تندرستی کی سب کچھ ہے۔ اور اس قوت میں کمی واقع ہو جائے تو تندرستی نہیں رہ سکتی، اور اگر یہ قوت حیات نہ رہے تو انسانی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ میں اس پر فلسفیانہ نظر ڈالوں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا کی جس قدر کائنات ہم کو نظر آرہی ہے۔ اس سب میں باہمی توازن موجود ہے مثلاً چاند، سورج، ستارے، زمین وغیرہ پر اگر غور کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ کیسے قائم ہے؟ کیوں یہ ایک دوسرے سے ٹکرا نہیں جاتے! یا اپنی جگہ سے گر نہیں جاتے یا ایک دوسرے کی طرف کھنچ نہیں جاتے؟ جواب صاف ہے کہ چونکہ ہر ایک کے اندر اس کی ذاتی کشش موجود ہے۔ یعنی زمین میں کشش ثقل، سورج میں سورج کی کشش، اسی طرح سے ہر ایک کے اندر ذاتی کشش ہے۔ تو ہر ایک اپنی کشش کے ذریعہ سے دوسرے کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے اور اسی باہمی کشاکش سے ایک توازن قائم ہوا دکھائی دے رہا ہے اور اسی لیے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر قائم رہ کر اپنا اپنا کام کر رہا ہے۔ اور اپنی جگہ سے نہیں گرتے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ محض باہمی توازن سے قائم ہے۔

ٹھیک اسی طرح اگر خود زمین پر طبقہ نباتات اور معدنیات کو لیا جائے تو اس میں بھی باہمی توازن دکھائی دیتا ہے۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس مادی دنیا میں بھی ایک توازن موجود ہے۔ جس سے اس دنیا کا نظام قائم ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ توازن سے آگے کیا چیز ہے۔ جو اس توازن کو پیدا کر کے قائم کئے ہوئے ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے واسطے ہمیں یہ ضروری ہے کہ ہم مادہ پر غور کریں۔ آج کل یورپ کے فلسفوں کے مایۂ ناز ڈاکٹر سر ولیم کروکس بھی ہندو فلاسفروں کی طرح اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مادے کی تین قسمیں نہیں۔ یعنی منجمد، سیال، گیس ہی نہیں ہیں: بلکہ ایک چوتھی صورت بھی ہے جس کا نام انہوں نے "لطیف مادہ" یا لامع رکھا ہے۔ یعنی مادہ کی شکل ہم منجمد سے سیال اور سیال سے گیس اور گیس سے لامع بنا سکتے ہیں۔ مگر لامع جو مادہ کی ایک انتہائی لطیف حد ہے۔ اس کو دوبارہ مادہ کی حالت میں تبدیل نہیں کر سکتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ہم لوگ گیس سے سیال اور سیال سے منجمد بنا سکتے ہیں۔ مگر لامع ہماری پہنچ سے (ابھی تک!) باہر ہے۔ ہاں یہ سمجھ میں ضرور آتا ہے۔ کہ دنیا کی یعنی مادہ کی بنیاد لامع سے شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ ابتدا میں جس وقت دنیا پیدا ہوئی سوائے لامع کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ اور اسی لامع ہی سے دنیا ظہور میں آئی۔ فلسفہ یورپ بتاتا ہے۔ کہ یہی لطیف مادہ لامع ہے۔ جس میں ہر ایک چیز کے پیدا کرنے اور اس میں توازن قائم رکھنے کی طاقت موجود ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہی لطیف مادہ (لامع) ہی

محیط کل ہے۔ اور یہی لطیف مادہ (لامع) ہی تمام کائنات کو پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ہے مغربی فلسفہ۔

بالفرض اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مادہ چونکہ ہمیشہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اس لیے لامع کو جو مادہ کی ایک شکل ہے گھٹنا بڑھنا چاہیے۔ اب چونکہ لامع کم و بیش ہو جاتا ہے تو وہ محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ وہ محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس میں دنیا پیدا کرنے اور دنیا کو قائم رکھنے کی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ ایسی طاقت اس میں نہیں ہے، اس لیے وہ ذی فہم نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ وہ ذی فہم نہیں ہے۔ اس لیے اور بھی کوئی بالاتر نہیں ہے۔ جو لامع پر بھی نگرانی کرتی ہے۔ یہاں تک پہنچ کر موجودہ مغربی فلسفہ ختم ہو جاتا ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھتا۔

ہنیمن نے اس میں ترقی کی ہے۔ انہوں نے لفظ "ذی فہم" جہاں انسان کے لیے استعمال کیا ہے وہاں انہوں نے "قوت حیات" کو جو ذی فہم انسان کی بنیاد ہے۔ دبی زبان میں ذی فہم کہا ہے۔

بیشتر اس کے کہ یہ فلسفہ سمجھ میں آئے۔ ہمیں زینہ بزینہ اوپر چڑھنا چاہیے۔ یا زنجیر کی ایک کڑی دوسری سے ملانی چاہیے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ ایک زنجیر ہمارے پاس ہو تو ہم اس کی ماہیت اسی وقت معلوم کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ایک ایک کڑی کو فرداً فرداً سمجھ کر اس کا تعلق دوسری کڑی سے دیکھیں ورنہ زنجیر صرف ایک ہی کڑی میں ختم ہو جائے گی۔ اور جہاں ایک کڑی سمجھ میں آئی اور ختم ہو گئی تو دوسری کڑی اس میں نہ مل سکے گی، اور اس حالت میں زنجیر ہی نہیں رہ سکتی بلکہ اس کی ہستی محض ایک کڑی سے ہو جائے گی۔

اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ مادہ اور لطیف مادہ (لامع) نہ تو محیط کل ہو سکتا ہے۔ اور نہ لطیف مادہ (لامع) تمام کائنات کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے اس سے ہٹ کر کوئی اور بھی طاقت ہے جو لطیف مادہ (لامع) کو گیس میں، اور گیس کو سیال میں، اور سیال کو منجمد میں تبدیل کیا کرتی ہے۔ اور یہی طاقت اس کو توازن دے کر نظام عالم کو قائم رکھتی ہے۔

سورج، چاند، ستارے اپنے اپنے وقت پر کام کرتے اور اپنی چال کے مطابق چلتے ہیں۔ کل جاندار اپنے اپنے طریقہ سے رہتے سہتے ہیں۔ کل نباتات اپنے طریقہ پر پیدا ہوتے اور فنا ہوتے ہیں، تو کیا یہ توازن ایک بڑی طاقت کا کام نہیں ہے؟ یہ بڑی طاقت جو محیط کل ہے ذی فہم ہے۔ جس سے یہ دنیا پیدا ہوتی ہے۔ اور فنا ہوتی ہے۔ جس وقت سے نظام عالم قائم ہے چاہے وہ کچھ بھی ہو، اور کسی طرح کی ہو۔ اس طاقت کو تسلیم کرنا پڑے گا یہی طاقت ہے جس کو خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ طاقت کیسی ہے اور کیا ہے؟ اس کو بیان کرنا نہ تو میرا مضمون ہے اور نہ مجھ میں اس قدر لیاقت، ناظرین اپنے اپنے طریقہ سے اس طاقت کو سمجھنے کے واسطے غور کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ سچے دل سے اس پر غور کریں گے تو ایک وقت وہ آئے گا کہ وہ اس طاقت کے نور سے معمور ہو جائیں گے۔

ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نظام عالم کو توازن دینے کے لیے نظام عالم کے پیچھے ایک طاقت کام کر رہی ہے ٹھیک اسی طرح جسمانی نظام کو توازن میں رکھنے کے لیے بھی جہاں خدائی طاقت کام کر رہی ہے

وہاں منفرداً کوئی بھی طاقت ہونا چاہیے جو اپنے حلقہ حکومت کے اندر نظام کو قائم کر سکے۔ میں اس کو واضح کرنے کے لیے برٹش گورنمنٹ کی مثال ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں، تمام برٹش امپائر میں گو حکومت ملک معظم کی ہے، تاہم ہر ایک ملک کی حکومت کی باگ ڈور ان ایک علیحدہ علیحدہ نمائندہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو وائسرائے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے غیر مادی لامحدود طاقت کا ایک نمائندہ ہمارے نظام جسمانی کو درست رکھنے کے لیے ہمارے جسم کے اندر موجود ہے جس کو روح یا آتما کہا جا سکتا ہے روح یا آتما کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے زمانہ قدیم سے آج تک تمام دنیا کے فلاسفر سرگرداں و کوشاں رہے، اور مختلف پہلوؤں سے اس کو واضح کرنے کی کوشش کی۔ مگر مکمل طور پر واضح نہ کر سکے۔ بعض فلاسفر تو یہاں تک پہنچ گئے جنہوں نے یہ کہہ دیا کہ روح، یا آتما سوائے خدا کے دوسری کوئی طاقت نہیں ہو سکتی۔ بعض کا خیال ہوا کہ روح خدا سے بالکل مختلف ہستی ہے گو خدائی طاقت اس میں قائم ہے۔ غرضیکہ ہر خیال کے فلاسفر اس کے متعلق اپنی اپنی بولیاں بولتے رہے اور بولتے رہیں گے، اگر ان سب کی رائے کو یکجا کر کے بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح اگر بذات خود "خدا نہیں" تو "خدائی طاقت" سے بھی کم نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ خدا محیط کل ہونے کی وجہ سے قادر مطلق ہوا، اور روح کی طاقت صرف جسمانی حکومت پر خدائی طاقت کے زیر اثر کام کر رہی ہو۔ روح بھی یا دوسرے لفظوں میں روحانی طاقت بھی خدائی طاقت کا ایک ذرہ ہے۔ اور کوئی بھی انسان اس طاقت کو حاصل کئے بغیر، یا اس طاقت کا احساس کئے بغیر خدا کے نور سے منور نہیں ہو سکتا۔

اگر زندہ انسانی جسم کو بغور ملاحظہ کیا جائے تو زندہ انسانی جسم کے ایک ایک ذرہ میں ہمیں زندگی دکھائی دیتی ہے۔ اسی زندگی کی وجہ سے انسانی جسم میں نشوونما ہوا کرتی ہے۔ اور تمام اعضاء نظام عالم کی طرح اپنے اپنے وقت پر کام کرتے ہیں۔ اور ان میں توازن قائم رہ کر انسان کا جسم توانا و تندرست رہا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے جسم کے اندر انسان کو زندگی بخشنے والی اور انسان کی زندگی کو قائم رکھنے والی صرف "روح" یا آتما ہے، مگر اس کی قائم مقام بھی ایک قوت ہے جس قوت کو ہم قوت حیات کہتے ہیں۔ یہی قوت حیات جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، انسانی توازن کو قائم رکھ کر انسانی جسم پر حکومت کرتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ روح اور جسم کی کیفیت اتصال کا نام "قوت حیات" ہے۔

جب تک "قوت حیات" انسانی جسم میں طاقتور اور متوازن رہتی ہے، اس وقت انسانی جسم باقاعدہ بڑھتا رہتا ہے اور اپنا کام وقت معینہ پر قدرتی طور پر، اور حسب معمول ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جہاں قوت حیات ذرا ڈھیلی، یا کمزور ہو جاتی ہے، وہاں مخالف حالات انسانی جسم کو آ کر دبا لیتے ہیں۔ اور اس کا توازن قائم نہ رہ کر بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ "قوت حیات" جہاں ایک طرف انسانی جسم کو توانا رکھتی ہے، وہاں دوسری طرف اس کی کمزوری جسم کی تباہی کا موجب ہے۔

فصل دوم

بیماری

آرگنن دفعہ نمبر ۱۰ - بذات خود مادی جسم بے چونکہ قوت حیات نہیں ہوتی، اس لیے اس سے احساسات و افعال سرزد نہیں ہوتے، اور نہ وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس مادی جسم میں تمام احساسات اور زندگی کے افعال کا اجراء غیر مادی ہستی (قوت حیات) اسے جو مادی جسم کو بحالت صحت و علالت زندہ رکھتی ہے ظہور میں آتے ہیں۔"

اس دفعہ کے حاشیہ میں ہنی مین فرماتے ہیں کہ "جب جسم مردہ ہو جاتا ہے تو بیرونی مادی دنیا کی طاقتوں کا اثر اس پر شروع ہو جاتا ہے۔ جن سے جسم سڑنے لگتا ہے، اور اس کے عناصر اربعہ اپنے اپنے منبعوں میں مل جاتے ہیں۔"

آرگنن دفعہ نمبر ۱۱ -

"جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو فی الحقیقت یہ روحانی اور خود بخود کام کرنے والی "قوت حیات" جو جسم کے ہر ذرہ میں موجود ہے، زندگی کی مخالف طاقت یعنی بیماری سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ فقط قوت حیات ہی ہے جو اس حد تک ناساز (بگڑا) ہو جاتی ہے۔ کہ اس سے نفس کے اندر ناگوار احساسات پیدا ہو جاتے ہیں جس سے اعضاء و افعال میں بے قاعدگی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی کو ہم بیماری کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ چونکہ یہ (بیماری) بذاتِ خود نہ دکھائی دینے والی طاقت ہے اس لیے اس کو صرف اس کی علامات ہی سے معلوم کیا جا سکتا ہے، جب یہ نظام جسم پر اثر کر کے ان اعضاء کے احساسات و افعال میں بے قاعدگیاں پیدا کر دیتی ہے، جو اس (بیماری) کے زیر اثر آتے ہیں۔ اور جن کو اعضاء کی بے قاعدگیوں کو ہی معالج دیکھ سکتا ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ بیماری صرف اسکی علامات ہی سے پہچانی جا سکتی ہے، ورنہ یہ کسی دوسرے طریقہ سے معلوم ہی نہیں کی جا سکتی۔"

ہنی مین بتاتے ہیں کہ انسان کی قوت حیات ہی شروع میں ماؤف ہوا کرتی ہے اور اسی میں بے قاعدگیاں شروع ہوا کرتی ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جسم چونکہ مادی ہے اس لیے جسم میں بذات خود بڑھنے، زندہ رہنے اور مرنے کی کوئی قابلیت نہیں ہوتی جیسے کوئی بیج اگر زمین میں بویا جاتا ہے تو وہ بذاتِ خود پیدا نہیں ہو سکتا، بلکہ زمین کی قوتِ نمو اس کے پیدا کرنے کی موجب ہوتی ہے۔ اب اگر قوتِ نمو پر بھی غور کرتے جائیں، تو بہت جلد یہ سمجھ میں آجاتا ہے، کہ قوت نمو کے پس پشت کوئی دوسری زندہ طاقت ہے جو اپنے فعل کے سرانجام میں لگی ہوئی ہے، ورنہ زمین اور بیج ہر دو کا مادی ہونے کی وجہ سے کوئی فعل نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح سے انسانی جسم بھی مادی ہونے کی وجہ سے بذات خود بیماری کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ جیسے مرنے کے بعد جسم میں "نفس" اور "روح" نہیں رہتی، تو جسم بیرونی عناصر سے متاثر

ہو کر سڑنے لگتا ہے اسی طرح سے زندگی میں بھی مادی جسم بیماری حاصل کر کے بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ بیماری بھی مادی چیز ہے۔ تو کیا ایک مادی چیز جسم کے اندر گھس سکتی ہے؟ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے کہ قدرت نے انسان کو کئی پردوں میں بند کر دیا ہے۔ کوئی بیرونی چیز ان سب کو چیر کر اصل انسان یعنی نفس تک نہیں پہنچ سکتی، اور نہ نفس پر اس کے غیر مادی ہونے کی وجہ سے اثر کر سکتی ہے۔ اس لیے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ غیر مادی بیماری جو قوت حیات کی مخالف طاقت ہے شروع میں غیر مادی قوت حیات پر اثر پذیر ہوتی ہے۔ قوت حیات سے نفس متاثر ہوتا ہے جس سے انسان کے اندر غیر قدرتی احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ قوت حیات جسم کے ہر حصہ اور ہر ذرہ میں موجود ہے، یا یوں سمجھئے کہ قوت حیات اپنی سلطنت (جسم) کے اندر محیط کل ہے۔ اس واسطے اس کے اندر ناسازی (بے قاعدگیاں) پیدا ہو جانے سے جسم کے ہر ذرہ میں تبدیلی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ تبدیلی بڑھتے بڑھتے جسم میں ایک بڑی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جس کو ہم بیرونی مادی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ یا مرض کی تبدیلیوں کو اپنے حواس خمسہ سے محسوس کر سکتے ہیں۔

"قوت حیات" کس طرح ماؤف ہوتی ہے اس کی (قوت حیات) ناسازی سے کس طرح غیر قدرتی احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان احساسات سے کس طرح جسم میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ یہ سب باتیں قابل غور ہیں۔

پہلے یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ بیماری ایک غیر مادی چیز ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ وہ مادے کا جوہر یعنی لاسع ہے۔ جو کہ ہر ایک میں برابر موجود رہتا ہے۔ اور جس آدمی کے اندر تاثر زیادہ ہوا کرتا ہے اس کو ہر بیماری دباتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ جب کسی شخص کی قوت حیات میں کمزوری یا کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تو جس طرف سے یہ کمی واقع ہوتی ہے اسی طرف اور اسی قسم کی بیماری اس پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ قوت حیات میں کمی کس طرح واقع ہوتی ہے؟ اس کا جواب پہلے بھی کسی جگہ دیا جا چکا ہے۔ کہ ناموافق حالات سے جب کوئی پرانا عارضہ یعنی سورا، سائیکوسس، سفلس، عود کرتا ہے۔ تو اس آدمی کے اندر تاثر پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے قوت حیات میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور قوت حیات کے کم ہونے سے ہر بیماری اس آدمی کو متاثر کر دیتی ہے

اس امر کو سمجھنے کے لیے کہ ہر بیماری کس طرح قوت حیات پر اثر پذیر ہوتی ہے مقناطیس کی مثال لیجئے ایک مقناطیس دور پڑی ہوئی لوہے کی سوئی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ باوجود مقناطیس کے اندر کوئی ہک یا کوئی اور چیز نہیں ہوتی۔ مقناطیس سبب اثر کر کے لوہے کی سوئی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ حالانکہ اس اثر کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں دیکھ سکتی، جب یہ سوئی مقناطیس سے کچھ دیر تک لگی رہتی ہے تو اس میں بھی مقناطیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے، اور خود دوسری اسی قسم کی لوہے کی اشیاء کو اپنی طرف کھینچنے لگتی ہے دوسری مثال لیجئے فرض کیجئے کہ ایک بچہ چیچک کے عارضہ میں مبتلا ہے دوسرا بچہ جو چیچک کے مریض سے حالانکہ بہت دور کھیلتا ہوتا ہے۔ چیچک کے عارضہ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو کیا کوئی وجہ بتائی جا سکتی ہے۔ کہ کس طرح مقناطیس نے لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور کیوں ایک تندرست بچہ دور رہنے پر بھی چیچک کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا۔ ہم اس امر کی ایک ہی وجہ بتا سکتے ہیں کہ ہر دو میں خاص خاص قسم کی ایک قوت تھی، جس نے

اپنا اپنا اثر کیا، حالانکہ بیماری مادی آنکھوں کو وہ طاقت دکھائی نہ دے سکی۔ ٹھیک اسی طرح سے انسان پر جو بیماری یا زندگی کی مخالف طاقت اپنا اثر نہ معلوم ہو سکنے والے اور نہ دکھائی دینے والے طریقوں پر کیا کرتی ہے۔ اور جس وقت اس کا اثر کسی انسان پر ہوتا ہے تو چونکہ بیماری "قوت حیات" یا زندگی کی ایک مخالف طاقت ہے۔ اس لیے اس کا اثر انسانی نظام پر ہوتا ہے تو سب سے پہلے انسانی نظام میں لطیف ترین چیز یعنی "نفس" ماؤف ہو جاتا ہے۔ اور "نفس" کے ماؤف ہونے سے ہمارے اندر احساسات میں بے قاعدگیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

جس وقت انسان بالکل تندرست ہوا کرتا ہے اس وقت اس کے تمام نظام جسمانی میں مکمل آزادی ہوا کرتی ہے۔ یعنی ہر ایک عضو اپنا اپنا فعل بالکل آزادانہ کیا کرتا ہے۔ اور انسان کو ان کے افعال کا یا اعضاء کا بذات خود کوئی علم یا احساس نہیں ہوا کرتا۔ اور اگر کسی آدمی کو ان کا احساس شروع ہو جائے تو اس کا نظام درست نہیں رہ سکتا، مثلاً دل کی دھڑکن کا ہمیں بالکل احساس نہیں ہوتا۔ حالانکہ دل ہر وقت بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا فعل کیا کرتا ہے۔ اسی طرح سے چاہے ہم کام کر رہے ہوں یا بے کار ہوں، کسی عضو کے فعل کا ہمیں وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی تندرستی ہے اور یہی نظام جسم کی آزادی ہے۔ لیکن اگر انسان کو دھڑکن کا علم ہوتا ہے، یا معدے میں کچھ احساس ہوتا ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اعضاء اپنا کام قدرتی طور پر سرانجام نہیں دے رہے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ نظام جسم کی آزادی سلب ہو گئی ہے۔ آزادی کے سلب ہو جانے سے تندرستی رخصت ہو جاتی ہے، اور تندرستی کے نہ رہنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اسی لیے جب زندگی کی مخالف طاقت یعنی "بیماری" انسانی نظام پر اثر شروع کرتی ہے۔ تو سب سے پہلے اس کا اثر احساسات میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لیے جب کسی آدمی کے احساسات میں فرق پڑ جائے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے نظام میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اور یہی تبدیلی بیماری ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ بیماری کا جوہر کس طرح پر جسم میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے؟ اگر اس پر ذرا غور کیا جائے تو صاف طور پر سمجھ میں آ جائے گا کہ چونکہ "قوت حیات" انسان کے نظام میں محیط کل ہے اس واسطے جب یہ بیماری کے اثر سے متاثر ہوتی ہے، تو جسم کے ہر ذرے و ہر رگ و ریشہ میں بھی اثر ہو جاتا ہے، بیماری کے زیر اثر ہو کر اگر قوت حیات میں فرق پڑ جاتا ہے۔ تو قدرتی طور پر جسم کے ہر اعضاء میں فرق پڑے گا، اور جوں جوں بیماری اپنا تسلط قوت حیات پر کرتی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح انسانی نظام ماؤف ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک وقت آتا ہے۔ جبکہ جسمانی تبدیلی ان مادی آنکھوں سے حواس خمسہ سے، یا سائینٹفک آلات سے صاف معلوم ہونے لگتی ہے۔

اس کو اور واضح کرنے کے لیے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں بغیر علت کے معلول نہیں ہوا کرتا، اور کائنات عالم میں کوئی کام بھی بلا وجہ نہیں ہوا کرتا۔ جب بیماری قوت حیات پر اپنا اثر کرتی ہے، تو سب سے پہلے احساسات کی بے قاعدگی شروع ہو جاتی ہے، قدرت ہمیں صاف صاف سمجھا رہی ہے، کہ مریض میں بیماری شروع ہو گئی ہے اور اسی لیے مریض کا علاج کرنا چاہیئے۔ کیا یہ قابل افسوس بات نہیں ہے۔ کہ مریض کو اس وقت تک اس کے

حال پر چھوڑ دیا جائے جب تک بیماری سے جسمانی تبدیلی نہ واقع ہو جائے؟ کیا ہم معالجین دنیا کے ساتھ دغا نہیں کریں گے، اگر جسمانی تبدیلی تک انتظار کریں، تاکہ مرض کی تشخیص ہو سکے؟ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی ذی فہم اور صاحب ضمیر معالج اس وقت تک انتظار نہیں کر سکتا، مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہومیوپیتھی کے علاوہ اور دوسرا طریقہ حکمت ابھی تک غیر مادی فلسفہ تک نہیں پہنچا، ان طریقہائے حکمت کے پیرو نادانستہ اپنے آپ کو گناہگار بنا رہے ہیں، اور بنی نوع انسان کو آئے دن بیماریوں اور مصیبتوں کا شکار بنا رہے ہیں۔

ہر معالج کا اولین فرض ہے کہ وہ نظام جسمانی کو آزادی کی راہ پر چلائے۔ کیونکہ اسی آزادی کا نام تندرستی ہے۔ اگر کسی مریض کو بے حد درد ہو رہا ہے تو کیا افیم یا مارفیا کا انجکشن دینا یا اس کا پلا دینا مریض کو درد سے آزاد کر دے گا؟ کیا اس قسم کی دوا مریض کے اندر غنودگی پیدا کر کے اس کی قوت حس کو ناکارہ نہ بنا دے گی؟ اور کیا وہ اس طرح سے مریض کو ایک دوسرے مرض کا شکار نہ کر دے گی؟ کیا اس قسم کے دوسرے علاج مریض کو دیگر امراض میں مبتلا کر دیں گے؟ اگر کر دیں گے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ علاج قدرتی ہیں؟ اگر عقل سلیم ان کو قدرتی تسلیم نہیں کر سکتی تو ایسے طریقہائے علاج کے پیروان کو بنی نوع انسان کو مزید مصیبتوں اور بیماریوں کا شکار بنانے کا کیا حق ہے۔

ابتدا میں بیماری کا علم صرف مریض کو احساسات کی بے قاعدگی اور تبدیلی سے ہوا کرتا ہے کیونکہ اس وقت کوئی جسمانی علامت یا اعضاء میں خرابی نہیں ہوا کرتی۔ یہی حالت متعدی اور دیگر تمام امراض میں پائی جاتی ہے مثال کے طور پر تپ محرقہ کو لیجیئے تپ محرقہ کے زمانہ حضانت میں مریض اپنے آپ کو سست محسوس کرتا ہے کم و بیش اس کے اعضاء میں درد رہتا ہے۔ وہ کسی کام کو نہیں کرنا چاہتا، اسی طرح کی چند اور علامتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اگر اس وقت مریض کا علاج کر دیا جائے تو وہ تپ محرقہ سے بچ جاتا ہے۔ کئی ڈاکٹروں کا اور مصنف کا ذاتی تجربہ ہے کہ جب تک تپ محرقہ کو ایلوپیتھک ڈاکٹر تشخیص کریں، ہومیوپیتھک علاج سے بخار رک جاتا ہے اور مریض تندرست ہو کر اپنے کام پر لگ جاتا ہے جو طبیب مجموعی علامات پر غور کر کے مریض کے لیے دوا تجویز کرتا ہے وہ کبھی بھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور مریض بھی جلد از جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔

بعض مرتبہ مریض ہم لوگوں کے پاس بہت دیر میں پہنچا کرتے ہیں۔ جب بیماری آہستہ آہستہ اپنا تسلط جما کر ان کی قوت حیات کو بالکل مغلوب کر چکی ہوتی ہے، اور ان کے اندر جسمانی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں۔ ایسے وقت میں معالج کو علامات شروع سے لینا چاہئیں، کیونکہ جسمانی تبدیلیاں درحقیقت کوئی بیماری نہیں ہوا کرتیں بلکہ یہ تبدیلی بیماری کا ایک نتیجہ ہوتی ہے، جو معالج جسمانی تبدیلی کے نام پر دوا دیتے ہیں اور نسخہ تجویز کرتے ہیں وہ ہومیوپیتھک سائنس سے باوجود مسلسل سالہا سال کی پریکٹس کے بھی بے بہرہ ہیں۔ اور اگر ان کے ریکارڈ کو ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ناکامیابی کا منہ قدم قدم پر دیکھتے رہے ہیں۔

ہر ایک معالج کو چاہیئے کہ وہ شروع سے علامات معلوم کرے اور ان علامات کو جو دوسرے طریقہائے علاج سے پیدا ہوئی ہیں۔ نظر انداز نہ کرے۔ اگر ہم مریض کی قوت حیات کو درست کر سکیں گے تو مریض کی قوت حیات میں ایک نئی طاقت پیدا ہو جائے گی، جس سے وہ بیماری کو مغلوب کر کے نظام جسمانی کے اندر

ایک بار پھر توازن قائم کر کے نظام جسمانی کو آزادی بخشے گی۔

آج کل یہ دیکھتا ہوں کہ ہر ایک معالج یہ پوچھا کرتا ہے کہ فلاں مرض کی کیا دوا ہے اور فلاں کی کیا۔ میں اس کو عقلمندی کہوں، یا کیا؟ اس کو خدا جانتا ہے۔ مگر ذرا سوچنے کہ بیماری پہلے شروع ہوئی یا بیماری کی تشخیص؟ اگر بیماری پہلے شروع ہوئی تو ہر ایک مریض کو مختلف احساسات کیونکر نہ پیدا ہوئے ہوں گے! اور کیا سب کے سب مریضوں کی ایک ہی طبیعت ہو سکتی ہے؟ اگر ان کا جواب ہر ایک معالج اپنی عقل سلیم سے لے۔ تو وہ کبھی یہ جرأت نہیں کر سکتا، کہ بیماری کے نام پر دوا کو تلاش کرے۔

آج کل یہ سننے میں آ رہا ہے کہ تپ دق میں تجربات ہو رہے ہیں، اور ان تجربات پر کروڑوں روپیہ خرچ بھی کئے جا رہے ہیں۔ کوئی وقت آئے گا۔ جب اس کی دوا انسان کو معلوم ہو جائے گی۔ کیا یہ سب کچھ ایک بے معنی خیال نہیں ہے؟ اگر مریض کے احساسات کو جب شروع میں اس میں تبدیلی ہوئی تھی، درست کر دیا ہوتا، تو نہ تو اس میں تاثر ہوتا، اور نہ وہ تپ دق کا شکار بنتا، جب بیماری نے اس کی قوت حیات پر اپنا تسلط جما کر اس کے رگ و ریشہ کو کھا لیا، اور اس میں تبدیل پیدا کر کے اس کو موت کے دروازے پر پہنچا دیا۔ تو اب علاج کیا معنی رکھتا ہے؟ اگر اب بھی اس مریض کا علاج مجموعی علامات کے مطابق کیا جائے تو بہت حد تک اسے تندرست بنایا جا سکتا ہے۔

اس سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ معالج تشریح الجسم اور تشریح المرض کا مطالعہ نہ کرے بلکہ میرے نزدیک یہ ہر معالج کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ تاکہ وہ مریض کی آئندہ ہونے والی حالت کو سمجھ سکے۔ اور اس کی روک تھام شروع ہی سے کر سکے۔ مگر ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے واسطے سب سے زیادہ کار آمد اور مفید مطلب مجموعی علامات ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے وہ مریض کے لیے دوا تجویز کر سکتا ہے۔ مجموعی علامات کو حاصل کرنے کے واسطے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ تشریح الجسم سے اچھی طرح واقف ہو۔

فصل سوم

اَدویہ کا بَرقی اَثر

آرگنن دفعہ نمبر ۱۶ اور

ہماری قوت حیات (جو روحانی طاقت کی مانند ہے) کے تندرست نظام پر بیرونی ضرر رساں مخالف قوت کا جس کی وجہ سے زندگی کے توازن میں خرابی پیدا ہوتی ہے سوائے برقی (غیر مادی) طریقہ کے اور کسی طرح اثر نہیں ہو سکتا اور نہ ان تکلیف دہ خرابیوں (بیماریوں) کو معالج سوائے برقی (غیر مادی) اثر رکھنے والی ادویہ کے جو ہماری روحانی قوت حیات پر اثر کرتی ہیں۔ اور جب (قوت حیات) اسے ان ادویہ کا اثر اعصاب میں

قائم رہتا ہے جو نظام جسم میں ہر جگہ موجود ہیں دور کر سکتا ہے۔ پس یہ ان ادویہ کا قوت حیات پر برقی اثر ہے جس سے مریض صحت یاب ہوتا ہے۔ اور فی الحقیقت مریض تندرستی اور قوت حیات کا توازن دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ جب مریض کی صحت میں پیدا شدہ تبدیلیوں (مجموعی علامات) کو ہمارے حواس خمسہ معلوم کر سکتے ہیں۔ تو انہیں سے (مجموعی علامات) بیماری کی اصلیت (تصویر) کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جن کو بغور مشاہدہ کر کے ایک سمجھ دار معالج رہنمائی حاصل کرتا اور بیماری کو شفا دیتا ہے۔"

اس دفعہ میں ہنی مین نے یہ بتایا ہے کہ قوت حیات غیر مادی ہے۔ اور اگر قوت حیات درست رہے تو جسم تندرست رہ سکتا ہے۔ مگر جب قوت حیات پر غیر مادی بیماری کا اثر ہوتا ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اس بیماری کو ہم صرف مریض کی مجموعی علامات ہی کے ذریعہ سے جان سکتے ہیں۔ اور اس کی مجموعی علامات ہی سے اصل دوا کی تصویر کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور حقیقتاً وہی دوا مریض کو درست کر کے شفا دے سکتی ہے جس میں مریض کی مکمل تصویر پائی جائے، اگر یہ دوا مادی طریقہ پر دینے سے یعنی اصل دوا کو زیادہ مقدار میں دینے سے مفید نتائج حاصل نہیں ہوا کرتے، بلکہ اسے بھی غیر مادی حالت تک پہنچانا چاہیئے: تاکہ غیر مادی قوت حیات پر اثر کر کے بیماری سے نجات دے۔

"قوت حیات" پر بیماری کس طرح اثر کرتی ہے۔ ان کی تشریح گذشتہ صفحات میں کی جا چکی ہے۔

اب دو امور اس دفعہ میں ہمیں نئے ملتے ہیں۔ اول یہ کہ تندرست کون ہے؟ اس کے متعلق بتلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اول کوئی انسان دنیا میں مکمل تندرست نظر نہیں آتا، جس کے اندر سورا موجود نہ ہو یا کا اثر موجود نہ ہو بفرض محال اگر کوئی ایسا آدمی مل بھی جائے تو ہم دیکھیں گے کہ اگر اس کو بیرونی طور پر چوٹ پہنچا دی جائے یا کسی متعدی مرض کا اس پر حملہ ہو جائے تو اس کی صحت اور قوت حیات سورا نہ ہونے کی وجہ سے فوراً اپنے آپ ان سب کو صحت یاب کر دیتی ہے۔ اور اس کے نظام پر بالکل ہی ان تکالیف کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ برخلاف اس کے جن کے اندر سورا، سفلس، یا سائیکوسس چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان تکالیف کی وجہ سے فوراً سر اٹھاتے ہیں، اور اپنا فعل ساتھ ساتھ شروع کر کے نظام کے اندر خرابیاں پیش کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض زیادہ مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جب مریض تندرست ہو جاتا ہے، اور یہ عوارضات دب جاتے ہیں۔ تو بھی نظام میں مکمل تندرستی نہیں ہوا کرتی۔

امر دوم جو ہنی مین نے بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ادویہ میں غیر مادی برقی اثر پیدا ہو جانا چاہیئے جس سے قوت حیات متاثر ہو کر بیماری کو مغلوب کر سکے۔ اس کو سمجھنے کے واسطے شروع کے صفحات پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جیسے مقناطیس لوہے کی سوئی کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور وہ طاقت دکھائی نہیں دیتی۔ ٹھیک اسی طرح ادویہ بھی قوت حیات پر اپنا اثر نہ معلوم ہونے والے طریقہ سے کرتی ہیں۔ اور اس طرح سے قوت حیات میں از سر نو طاقت پیدا کر کے بیماری کو مغلوب کرنے میں قوت حیات کو بھی مدد دیتی ہیں۔

جس طرح بیماری مادی صورت میں اپنا اثر انسانی نظام پر نہیں کرتی۔ ٹھیک اسی طرح سے مادی ادویہ بھی اپنا اثر جسم پر نہیں کر سکتیں۔ اگر ان کا اثر کوئی ہوتا بھی ہے تو وہ محض عارضی اور سطحی ہوا کرتا ہے۔ وہ کسی حالت میں

بھی اپنا گہرا اثر نہیں کر سکتیں۔ سطحی اس لیے کہ چونکہ کسی مادی چیز کا اثر ہمارے غیر مادی نفس پر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے مادی حالت میں ادویہ کا اثر سوائے سطحی کے دوسرے طریقہ پر نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس وقت مریض کے اندر بیماری کی وجہ سے تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وقت ان تبدیلیوں کو ظاہرا طور پر رفع کرنے میں مادی ادویہ کسی حد تک کامیاب ہو جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی ان کا اثر عارضی ہوا کرتا ہے۔

ایک چیز کو دوسرے کے مطابق ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر دو اپنی صفات میں تقریباً ایک ہوں۔ اسی لیے ادویہ کو بھی قدرتی طور پر غیر مادی ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ غیر مادی بیماری کو مغلوب کر کے انسان کو تندرست بنا سکیں۔ مثال کے طور پر اگر ہم نیٹرم میور کو لیں جو معمولی نمک ہے، تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان مریضوں کو بھی جن کے لیے یہ مخصوص ہے مادی حالت میں کوئی اثر نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ روزانہ اپنے ہر کھانے میں استعمال کرتے رہتے ہیں مگر جب اس کو ہومیوپیتھک طریقہ سے مادیت کم کرتے کرتے اونچی طاقتوں میں پہنچا کر غیر مادی بنا دیا جاتا ہے تو اس کا اثر بھی مریضوں پر صاف معلوم ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ بلاتوں میں دن رات چونہ کھایا جاتا ہے۔ اور اس کا کچھ بھی اثر انسانوں پر نہیں ہوتا۔ مگر کلکیریا کی بڑی طاقت (غیر مادیت) میں اپنا کرشمہ دکھاتی ہے جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جب ان ادویہ کو حل کر کے اور یکے بعد دیگرے اس کی طاقت بڑھا کر مریض کی طاقت بیماری کے ساتھ ان ادویہ کا موازنہ کر کے دیتے ہیں۔ تو ان کا اثر نظام جسمانی کے اندر جادو کا سا ہوا کرتا ہے۔

اگر چیچک کا ایک کھرنڈ (چھلکا) نگل لیا جائے تو اس کا کوئی بھی اثر نظام انسانی کے اندر نہیں ہوتا۔ مگر چیچک سے نکلا جوہر مرض فوراً متعدی بن جاتا ہے اور جہاں جہاں یہ جوہر پہنچتا ہے، وہاں وہاں تاثر کے مطابق ان سب کو ماؤف کر دیتا ہے۔

جسمانی اعضاء "نفس" کی ایک کثیف ترین حالت ہے۔ جیسے "لامع" کی کثیف ترین حالت "منجمد" ہوا کرتی ان کثیف اعضاء کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں روزانہ مادی خوراک کی ضرورت پڑتی ہے، اور اگر ہماری مادی خوراک میں کچھ خرابیاں پیدا ہو جائیں تو قدرتی طور پر ہمارے اعضاء میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور ان خرابیوں کی وجہ سے نظام جسم کسی حد تک ماؤف ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ ان خرابیوں سے کسی بیماری کا جوہر ہماری قوت حیات پر اثر نہیں کرتا، اس لیے یہ تکالیف صرف مادی جسم پر ہی رہ کر مادی جسم سے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ ان تکالیف کو بلاشبہ ہم مادی ادویہ سے بھی درست کر سکتے ہیں، مگر جب کسی بیماری کا جوہر اندر سے شروع ہو کر باہر کی طرف آتا ہے، یا ان بیماریوں میں جن میں وقفہ، ضمانت موجود ہوتا ہے، مادی ادویہ سے مکمل طور پر درست نہیں کی جا سکتیں۔ اور اگر بفرض محال ان کا کوئی نتیجہ یعنی جسمانی تبدیلی باقی نہ بھی رہے تو بھی مریض کے اندر بہت مدت تک اس بیماری کا تاثر موجود رہنے کی وجہ سے قوت حیات میں کمزوری باقی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسری مزمن بیماریاں قوت حیات کو وقتاً فوقتاً دبایا کرتی ہیں۔ پس اصل بیماری کو جو "نفس" سے باہر کی طرف آتی ہے، صرف ان ہی دواؤں سے درست کیا جا سکتا ہے۔ جن دواؤں میں غیر مادی طاقت موجود ہو۔

فصل چہارم

مجموعی علامات کے دور کرنے ہی کا نام شفا ہے

آرگنن دفعہ نمبر ۱۷:۔

"جب کہ تمام ظاہری اور معلوم کی جا سکنے والی علامات کو جو قوت حیات کی اندرونی تبدیلی (بیماری) سے ظاہر ہوتی ہیں۔ دور کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ یعنی تمام بیماری ہی رفع ہو جاتی ہے۔ تو اندرونی تبدیلی یعنی قوت حیات کی خرابیوں اور بے قاعدگیوں کو درست کرنے کی خاطر مجموعی علامات ہی کو دور کرنا چاہیئے۔ جس سے نہ صرف بیماری کی مجموعی علامات بلکہ بیماری بذات خود بھی رفع ہو جائے گی، جب بیماری رفع ہو جاتی ہے تو تندرستی آجاتی ہے، اور یہی اس معالج کا اعلیٰ معیار ہے جو اپنے فرض کو سمجھتا ہے۔ اس کا (معالج کا) یہ کام نہیں کہ وہ علمی نعرے بلند کیا کرے، بلکہ (یہ فرض ہے) وہ مریض کو آرام پہنچائے۔"

اس دفعہ میں ہنی مین کا مطلب صاف ہے، ان کے خیال میں مجموعی علامات کو دور کر دینے سے ہی اصل مرض رفع کیا جا سکتا ہے۔ یا مجموعی علامات کو دور کر دینے سے بیماری کی وجہ (علت) دور ہو جاتی ہے۔ اور وجہ (علت) کے دور ہونے سے بیماری (معلول) دور ہو جاتی ہے۔ فرض کیجئے کہ آپ کہیں دھواں دیکھتے ہیں قدرتی طور پر یقین ہو جاتا ہے۔ کہ وہاں آگ لگی ہے۔ تو دھوئیں کو بند کرنے کی سب سے آسان ترکیب یہ ہے کہ دھوئیں (معلول) کی وجہ آگ (علت) ہی کو بجھا دیا جائے۔ کیونکہ جب آگ (علت) نہ رہے گی تو دھواں (معلول) بھی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح سے اگر مجموعی علامات جو اصل بیماری کی تصویر ہوا کرتی ہیں۔ دور کر دی جائیں۔ تو بیماری ہی نہیں رہ سکتی۔

ہو سکتا ہے کہ بیماری کی اصل وجوہات جسم میں کام کرتی معلوم نہ ہوں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ ان سب بیماریوں کی وجوہات شروع شروع میں ضرور تھیں جو اب آنکھوں کو جسمانی تبدیلیوں کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں، اور چونکہ وجوہات سے بیماریاں (جسمانی تبدیلیاں) پیدا ہوتی ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ چونکہ بیماریوں میں وجوہات کی جھلک ہوتی ہے۔ اس لیے ہر ذی عقل معالج اور انسان اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ مجموعی علامات کے دور کر دینے سے بیماری کی وجوہات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور قدرتاً وجوہات کے رفع ہونے سے بیماری بھی نہیں رہ سکتی اور بیماری نہ رہنے ہی کا نام شفا ہے، گویا مجموعی علامات کے دور ہو جانے سے شفا ہو جاتی ہے۔

اس کو اور زیادہ واضح کرنے کے واسطے ناظرین کی خدمت میں ایک مثال اور پیش کرتا ہوں۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ کسی شخص کو خواب میں نظر آتا ہے کہ وہ فلاں دن فلاں بیماری سے مر جائے گا۔ دوسرے ہی دن سے اس شخص میں اس بیماری کی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ٹھیک اسی دن وہ موت کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتا ہے

لیکن اگر کوئی ہوشیار معالج مل جائے اور اس کے خیالات کو یکدم تبدیل کر دے تو نہ صرف پیدا شدہ علامات رفع ہو جاتی ہیں، بلکہ موت بھی واقع نہیں ہوتی۔ جس طرح اس شخص کی مجموعی علامات کے دور ہو جانے سے کلیتہً شفا ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے مجموعی علامات کے رفع ہو جانے پر شفا ہو جاتی ہے۔

بیماری کے اسباب پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ غیر مادی ہوا کرتے ہیں۔ اسی لیے بیماری کے اسباب کو ہماری کثیف آنکھیں یا مادی آلات نہ تو دیکھ سکتے ہیں اور نہ محسوس کر سکتے ہیں۔ اس لیے صرف ان وجوہات سے جو علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان ہی کو دیکھ کر ہی ہم بیماری کو سمجھ سکتے ہیں۔

آج کل یہ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جس عضو میں تکلیف ہوتی ہے، اگر وہ جسم سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے تو اس کو بیماری کی وجہ سمجھ کر علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر مریض کہاں تک درست ہو جاتا ہے۔ ہمیں روزمرہ دکھائی دیتا ہے۔ اگر کسی آدمی کے دانت میں درد ہوتا ہے تو وہ اس کو نکلوا دیتا ہے۔ گو دانت نہ رہنے کی وجہ سے وہاں درد تو نہیں رہتا، مگر جھٹ کسی دوسرے دانت میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے اگر عورت کے خصیۃ الرحم میں تکلیف ہو اور اس کو نکلوا دیا جائے تو تکلیف فوراً دوسرے خصیۃ الرحم میں شروع ہو جاتی ہے۔ تو کیا ماؤف حصہ نکال دینے یا علیحدہ کر دینے سے مریض درست ہو جاتا ہے؟ اس کا جواب ہمیشہ نفی میں دکھائی دیتا ہے۔ اس لیے "وجہ" ماؤف شدہ حصہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جسمانی تبدیلی تو اصل بیماری (علت) کی معلول ہے۔

ایسی حالت میں یہ مناسب ہوا کرتا ہے کہ "مریض بذات خود" کا پہلے علاج کیا جائے۔ اس کے بعد اگر اسکا کوئی حصہ بے کار ثابت ہو تو اس کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور "مریض بذات خود" کا علاج صرف اس کی مجموعی علامات ہی سے ہو سکتا ہے، ورنہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے کیونکہ ہم بیماری کو کسی دوسرے طریقہ سے دیکھ نہیں سکتے، اور جب مجموعی علامات درست ہو جاتی ہیں تو جسمانی تبدیلیاں خود بخود درست ہو جاتی ہیں۔

ہم یہاں متنبہ کرتے ہیں کہ معالج کو کبھی بھی [illegible]ے نہ لگانا چاہیئے، یعنی ہر مرض اور ہر سبب کے لیے عربی، انگریزی، لاطینی اصطلاحات استعمال کر کے اپنی لیاقت نہ جتانا چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ نہایت حلیمی طبع سے مریضوں کو شفا دینی چاہیئے، اسی میں اس کی دینی اور دنیوی بھلائی ہے۔ اگر معالج میں مریضوں کو شفا دینے کی قابلیت نہ ہوئی، اور محض اصطلاحات سنا سنا کر لوگوں کو ہاں اپنی طرف کچھ وقت کے لیے کر بھی لیا تو کیا۔ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس سے شاکی ہو جائیں گے۔ اس لیے ہر ایک طبیب کا فرض ہے کہ اپنے علم میں کمال حاصل کر کے خلق خدا کا بھلا کرے۔

"مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

"مجموعی علامات" ایک وسیع لفظ ہے۔ جس طرح سے بیماریوں کا عکس دیکھنے کے واسطے ہمیں مجموعی علامات کی طرف غور کرنا پڑتا ہے، ٹھیک اسی طرح ادویہ کی تصویر دیکھنے کے واسطے بھی ان کی مجموعی علامات کو دیکھنا پڑتا ہے۔ ادویہ کی یہی مجموعی علامات ہیں، جن کو ہم اچھی طرح دیکھ کر اور غور کر کے انہی کے اندر بیماری کا عکس دیکھتے ہیں۔ اور موقع مناسب پر اپنے ہتھیاروں (ادویہ) کو استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی چھوٹی چھوٹی علامات کو بعض وقت ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاہم ہمیں علامات نسخہ کے لیے مل جاتی ہیں۔ ان سب کی تشریح اگلے باب میں

اچھی طرح کر دی گئی ہے۔

آرگنن دفعہ نمبر ۱۹۔

"چونکہ بیماری تندرست آدمی کی کیفیتِ صحت میں تبدیلی کے سوا کچھ نہیں۔ جو محض علامات کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے شفا بھی مریض کی کیفیت میں تبدیلی سے ہوا کرتی ہے۔ پس یہ ظاہر ہے کہ ادویہ بھی شفا نہ دے سکتیں، اگر ان میں انسانی کیفیت صحت، جس کا انحصار احساسات اور افعال (کے توازن) پر ہے۔ میں تبدیلی پیدا نہ کر سکتیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ان (ادویہ) میں قوتِ شفا صرف اسی لیے ہے کہ وہ انسانی کیفیت صحت میں تبدیلی پیدا کر سکتی ہیں۔"

قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ادویہ کو کس طرح سے دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ان کی تصویر بذریعہ مجموعی علامات کس طرح دیکھی جا سکتی ہے۔ کیا ہومیو پیتھی کے علاوہ دوسرے طریقہ ہائے علاج بھی ان تصویر کو دیکھتے ہیں؟ یا وہ بھی ادویہ کی ماہیت کو سمجھ کر ہی ان کو استعمال کرتے ہیں؟ اس کا جواب دینے کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ اگر ایک دوا کا استعمال نسخہ جات میں زیادہ ہو رہا ہے۔ تو کچھ ماہ بعد اسی دوا کو بالکل بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے بجائے دوسری دوا کا استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ان ادویہ کی آج ہماری زندگی میں یہ حالت ہے۔ تو خدا معلوم کس قدر ادویہ زمانہ قدیم سے آج تک تبدیل کی جا چکی ہوں گی اور آئندہ تبدیل ہوتی رہیں گی۔

جب میں اس مضمون کو لکھ رہا تھا میں نے اخبار میں "میڈیکل ریسرچ سوسائٹی" کا مضمون دیکھا، جس میں کونین پر مباحثہ تھا۔ مباحثہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ کونین ملیریا بخار کی ٹھیک دوا نہیں ہے۔ اب سوسائٹی مذکورہ نے ایلوپیتھک دنیا میں ایک دوسری دوا پیش کی ہے اور سفارش کی ہے کہ اس دوا کو تجربہ میں لا کر استعمال کیا جائے۔ گویا دو صدی کے بعد یہ بات ان لوگوں کو معلوم ہوئی۔ حالانکہ ہنیمن نے سوا سو برس پہلے یہ بتایا ہے کہ کونین ہر بخار کی دوا نہیں ہے۔

کئی دفعہ ادویہ کے بہت بڑے بڑے اشتہار دینے والوں سے میں نے پوچھا: کہ آپ کس طرح جانتے ہیں کہ یہ دوا آپ کی فائدہ کرے گی۔ تو وہ جھٹ سرٹیفکیٹ نکال کر دکھایا کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ چونکہ اس قدر انسانوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے اسی لیے یہ مفید ہے۔ جب میں پھر پوچھتا ہوں: "کیوں صاحب یہ سرد اور گرم ہر دو مزاج والوں کو مفید ہے۔" تو ظاہر ہے کہ اس کا جواب ان کے پاس سوائے آئیں بائیں شائیں کے اور کچھ نہیں ہے۔

برخلاف اس کے ہومیو پیتھی میں ہر ایک دوا کا تجربہ تندرست انسانوں (مردوں و عورتوں) پر کیا جاتا ہے اور اس میں ہر قسم کے مزاج والے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ان سے احساسات اور افعال یعنی اندرونی اور بیرونی علامات حاصل کر کے ان کو یکجا کیا جاتا ہے۔ اب سب کی علامتوں کو ملا کر (جیسا کہ پہلے کسی باب میں ذکر ہو چکا ہے) ان کی مجموعی علامات یعنی تصویر کو دیکھا جاتا ہے۔ جس قدر ہومیو پیتھی میں جو دوا زیادہ دیرینہ ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر اس کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال زیادہ قابل اعتماد ہو جاتا ہے۔ باقی طریقہ ہائے حکمت کی طرح

ہماری ادویہ تبدیل نہیں ہوا کرتیں، بلکہ ان پر اور سوایا رنگ چڑھتا جاتا ہے۔

آج مجھے بھی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان کو بھی موجودہ زمانہ کا رنگ چڑھ رہا ہے۔ وہ بھی دوسرے طریقہ ہائے علاج کی طرح سے اپنے علاج کو فیشن ایبل بنا رہے ہیں۔ وہ بھی بعض ادویہ کو بیماری کے نام پر تجویز کرتے ہیں، اور بلا سوچے سمجھے صبح و شام نسخے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ میں ان سے اپنے رہبر کامل ہنی مین کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے دستور العمل کو چھوڑ کر مریض کی مجموعی علامات پر نسخہ تجویز کریں۔ اور اپنی دوا کے اثر کا انتظار کریں۔ اگر وہ ایسا کرنے سے کسی وجہ سے لاچار ہیں، تو ان کو اس طریقہ علاج کو چھوڑ کر کوئی دوسرا فیشن ایبل طریقہ علاج اختیار کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہ خدا کے سامنے اس کے جواب دہ ہوں گے۔

آرگنن دفعہ نمبر ۲۰ :-

"انسانی کیفیت صحت میں تبدیلی پیدا کرنے والی اس روحانی ربرقی، قوت کو جو ادویہ کے اندر مخفی ہے محض دلائل سے معلوم نہیں کیا جاسکتا بلکہ ہم صرف اسی وقت اس کو جان اور پہچان سکتے ہیں۔ جب یہ تندرست انسان پر اپنا اثر ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔"

اس دفعہ میں جہاں ہنی مین نے ادویہ کی تندرست انسانوں پر آزمائش کے واسطے صلاح دی ہے وہاں ان ادویہ کی برقی قوت کا بھی ذکر کیا ہے۔ پہلے بھی کسی جگہ میں واضح کر چکا ہوں، کہ بیماری چونکہ غیر مادی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے واسطے ادویہ بھی غیر مادی ہونی چاہیئے۔ اور یہ غیر مادی بنانے کے واسطے ہنی مین نے ان کی طاقتیں تجویز فرمائیں۔ جن میں دوا کے مادی ذرات رفتہ رفتہ کم ہوتے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اندر طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ میں نے پہلے نیٹرم میور اور سلفر کی مثال دی ہے۔ اب لائیکو پوڈیم اپنی اصلی ر مادی) حالت میں کسی تندرست یا مریض پر اثر نہیں کرتا، چاہے اس کو کسی مقدار میں کھلا دیا جائے۔ مگر اسی کی ۲۰۰ طاقت جس میں دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی خورد بین بھی لائیکو پوڈیم کا ذرہ نہیں دیکھ سکتی۔ کسی تندرست آدمی کو تھوڑے دن کے لیے کھلانا شروع کیجئے۔ اس میں آپ لائیکو پوڈیم کے پورے علامات مشاہدہ کرنے لگیں گے۔ اسی طرح سے گائے کا دودھ ہم بہت بڑی مقدار میں روزانہ استعمال کیا کرتے ہیں۔ یہ دودھ ہمارے جسم کو نشوونما دیتا ہے اور کسی قسم کے بد نتائج پیدا نہیں کرتا۔ اگر اسی دودھ کی ہومیوپیتھک طریقہ سے طاقتیں بڑھا کر نمبر ۲۰۰ میں کچھ دن استعمال کریں تو لیک ڈیفلوریٹم کے آزمائش شدہ علامات ظاہر ہوں گی۔

یہ ماننا پڑے گا کہ ہومیوپیتھک طریقہ سے ادویہ کی طاقتیں بڑھا دینے سے ان میں جادو کا سا اثر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مادی ادویہ سے کہیں زیادہ نظام انسانی پر اپنا کرشمہ دکھاتی ہیں۔

ہنی مین کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوا کی تندرست انسانوں پر آزمائش ربذریعہ اصل یعنی بحالت مادی، طاقتوں میں) کر کے ان کی مجموعی علامات کو دیکھنا چاہیئے۔ اور جو دوا جو جو علامات تندرست انسان میں پیدا کرتی ہے اگر وہی علامات کسی مریض میں پائی جائیں تو وہی دوا اسی قسم کے مریض کو درست کر دیتی ہے۔ یہ اصول کیا ہے اور کس طرح سے ہنی مین نے اس اصول کو قدرت میں دیکھ کر استعمال کیا۔ یا یوں کہیئے کہ علاج بالمثل کیا ہے۔ اس کی وضاحت اگلی فصل میں کی جائے گی۔

فصل پنجم

قانون علاج بالمثل

علاج بالمثل کو اولاً حکیم بقراط نے دریافت کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کو کہاں تک استعمال کیا۔ یا کس قدر فائدہ اس سے اٹھایا یہ بتایا نہیں جاسکتا۔

گو ہنی مین کے سر علاج بالمثل کے دریافت کرنے کا سہرا نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے اپنی ساری عمر اس کے تجربات کرنے اور اس کو ترقی دینے میں صرف کی۔ چنانچہ ان کی دوسری تصنیفات کے علاوہ آرگنن ایک ایسی تصنیف ہے جس میں آج تک بھی کوئی لفظ کم و بیش نہیں ہو سکا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اس میں کوئی لفظ کم و بیش نہیں کیا جاسکے گا۔ یہ اس قدر مکمل اور پر از فلسفہ ہے کہ اس میں کمی و بیشی کی کوئی گنجائش ہی نظر نہیں آتی۔

آج طبی دنیا ہومیوپیتھی کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہے۔ جس قدر مہلک اور پرانے امراض طریقہ ہومیوپیتھی سے درست ہو رہے ہیں، وہ سب اس کے بنیادی اصول کی وجہ سے ہیں۔ "علاج بالمثل" کیا ہے؟ اور اس کی ادویات کس طرح سے اپنا اثر کرتی ہیں۔ یہ سب باتیں اس وقت تک ٹھیک طور پر سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک کہ ان کو مریضوں پر استعمال کر کے خود نہ دیکھا جائے۔ جوں جوں ایک معالج اس کے اصول پر ثابت قدم رہ کر اصول کے مطابق کام کرتا ہے، اسی قدر اس کو اس میں سچائی اور روشنی ملتی چلی جاتی ہے۔

اگر قدرت پر نظر ڈالیں تو ہمیں بیماریوں کے اندر چار قسم کے اصول کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اگر ان اصولوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو تقریباً دنیا کے تمام طریقہ علاج کسی نہ کسی اصول کے مطابق کام کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ ان سب پر فرداً فرداً غور کر کے یہ بتاؤں کہ درحقیقت کس اصول کی پیروی کرنے سے معالج زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

اول۔ اگر انسان کے نظام جسم میں دو مختلف قسم کے امراض ایک ہی وقت میں مل جائیں اور اگر پہلا مرض دوسرے نئے آنے والے مرض سے زیادہ طاقتور ہو، تو پہلا طاقتور مرض نئے لیکن نسبتاً کمزور مرض کی علامات جسم پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ یا دوسرے معنوں میں یوں سمجھیئے کہ ایک طاقتور مرض کے جسم میں رہتے ہوئے کوئی کمزور مرض نظام جسم پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک مزمن بیماری کے مریض میں معمولی قسم کی پیچش کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اکوتہ یا سکروی رگوشت خورہ) کے مریضوں پر طاعون حملہ آور نہیں ہو سکتا، یا دق کے مریضوں پر موسمی بخار اپنا اثر نہیں کر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ پرانی بیماریوں میں آج کل کا ایلوپیتھک علاج سالہا سال تک جاری رہنے کے باوجود اثر

پذیر نہیں ہو سکا۔ کیونکہ وہ تو مریض کی مجموعی علامات کے موافق ہے اور نہ اس قدر شدید (طاقتور) ہی ہے۔ اسکی مثالیں دینے کی میں کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر ایک شخص جانتا اور دیکھتا ہے۔

دوئم۔ اگر آنے والی بیماری چاہے پہلی بیماری سے مختلف ہو، مگر زیادہ طاقتور ہو تو پہلی بیماری دب جایا کرتی ہے جب تک کہ دوسری طاقتور بیماری اپنا کورس (میعاد) پورا نہیں کر لیتی، یا یوں سمجھئے کہ طاقتور بیماری، پہلی کمزور بیماری کو اس وقت تک دبائے رکھتی ہے۔ جب تک کہ وہ اپنا کورس پورا نہیں کر لیتی۔ مگر جب طاقتور بیماری ختم ہو جاتی ہے تو پہلی کمزور بیماری ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس کی مثالیں ہم کو کائنات عالم میں روزانہ ملتی ہیں۔

(ا) اگر کوئی بچہ مرگی میں مبتلا ہو تو اس کے سر پر داد ہو جانے سے مرگی کے دورے بند ہو جاتے ہیں۔ مگر جب داد درست ہو جاتا ہے، تو مرگی کے دورے پھر شروع ہو جاتے ہیں۔

(ب) سکروی کے شروع ہو جانے پر کھجلی مٹ جاتی ہے، مگر سکروی جب درست ہو جاتی ہے، تو کھجلی پھر نمودار ہو جایا کرتی ہے۔

(ج) اگر تپ دق کے مریض میں پاگل پن نمودار ہو جائے تو بحالت پاگل پن اس کے اندر دق کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ مگر پاگل پن کے درست ہوتے ہی تپ دق پہلے سے بھی بہت زور میں نمودار ہو جایا کرتی ہے

(د) اگر خسرہ اور چیچک ایک ہی وقت میں پھیلے ہوئے ہوں اور کسی بچہ پر دونوں کا اثر ہو جائے، تو خسرہ (گو اس کا زہر پہلے ہی کیوں نہ پہنچ چکا ہو) دب جاتا ہے چیچک کا کورس پورا ہو جانے کے بعد پھر خسرہ شروع ہوتا ہے۔

(ہ) لال بخار میں اگر دانے نمودار ہو چکے ہوں اور اس وقت چھوٹی چیچک حملہ آور ہو جائے۔ تو لال بخار کے دانے وہیں کے وہیں رک جاتے ہیں۔ جب تک کہ چھوٹی چیچک اپنا کورس پورا نہیں کر لیتی۔

اسی طرح کی بیشتر مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، جو روزمرہ ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہیں۔ گویا جب قدرت میں دو مختلف بیماریاں ایک ہی وقت میں شروع ہوتی ہیں، تو طاقتور بیماری، کمزور بیماری کو اس وقت تک سر نہیں اٹھانے دیتی جب تک طاقتور بیماری کا اثر نظام جسم میں قائم رہتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ (حادثاتی) بیماریاں آپس میں نہیں ملا کرتیں۔ اس لیے ان میں پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوا کرتیں۔

اس امر کو گذشتہ کئی صدیوں سے اطباء دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ مگر ان کو کبھی اس طرف خیال بھی پیدا نہیں ہوا۔ کہ اگر ایک طاقتور بیماری کمزور بیماری کو اگرچہ کچھ وقت کے لیے دبا دیتی ہے۔ تاہم یہ ایک دوسرے کو معدوم نہیں کر سکتیں۔ اگر اس بات کی طرف کسی معالج کی نظر چلی جاتی تو وہ بھی شاید ہنیمن کی طرح سے اس کی غور و فکر کرتا۔

آج کل جس قدر طریقہ ہائے علاج جاری ہیں، وہ سب اسی اصول پر کام کر رہے ہیں، ڈاکٹر، حکیم اور وید تمام امراض کا علاج اسی اصول کے مطابق کر رہے ہیں۔ یعنی وہ "مختلف ادویات ایک ایک نسخہ میں دیا کرتے ہیں جن کی ماہیت کا مکمل علم ان لوگوں کو نہیں ہوتا۔ اور ان ادویہ سے ایک قسم کا دوسرا مختلف مرض مریضوں میں پیدا کر کے اصل مرض کو دبا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کی اصلی علامات دب جانے پر بھی وہ اپنے نسخہ جات برابر جاری رکھنے کی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ تاکہ دبا ہوا مرض پھر نہ سر اٹھائے۔ کیا یہ قابل افسوس امر نہیں ہے۔ کہ ہزارہا

سال تک قدرت کے کاموں کو دیکھنے پر بھی ان کی توجہ اس طرف مبذول نہ ہو سکی۔ کس قدر زندگیاں اس طریق علاج پر قربان ہو چکی ہوں گی؛ اس کو صرف خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

مثال کے طور پر کھجلی کا علاج کرنے کے لیے عام طور پر مریضوں کو مسہل اور جلاب دیئے جاتے ہیں۔ لگاتار مسہل اور جلاب سے کھجلی سطح جسم سے غائب ہو کر دب جاتی ہے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ مریض کو آرام ہو گیا تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں، کہ ان کے اس مسہل اور جلاب سے مریضوں کے اندر کھجلی کے دب جانے سے اور شکایات پیدا نہ ہو جاتی ہوں گی۔ یا ان کے معدے خراب نہ ہو جاتے ہوں گے، یا ان ادویہ کا اثر نظام جسم کو خراب نہ کرتا ہو گا! اسی طرح جونکیں لگوانا، خون نکلوانا بھی جسم انسانی کے واسطے مضر نہ ہوگا! یہ بات صدیوں سے معالجین دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ ان کے طریقہ علاج کے بموجب مرض کو دبا دینے کا نام ہی شفا قرار دیا گیا ہے اسی قسم کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں جو روزمرہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ مگر طوالت کے خیال سے میں ناظرین کے غور و فکر کے لیے اس کو یہیں چھوڑتا ہوں۔

سوم۔ جب دو مختلف قسم کی بیماریاں ایک مریض کے اندر مل کر ایک پیچیدگی پیدا کر دیتی ہیں۔ (یہ کیفیت نئی بیماریوں میں بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے، مگر پرانی بیماریاں یکے بعد دیگرے مل جاتی ہیں۔ اور ہر ایک، ایک ہی وقت میں اپنے اپنے مخصوص حصص میں قائم ہو جاتی ہے)۔ اسی وقت اس پیچیدگی کو رفع کرنا مشکل ہوا کرتا ہے۔

مثال کے طور پر آتشک کو لیجئے، جب آتشک کسی کے نظام جسم میں واقع ہو جاتی ہے، تو چونکہ یہ مزمن بیماری ہے۔ اس لیے یہ بہت مدت تک قائم رہتی ہے اور اس کے درست ہونے کے لیے کافی مدت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اگر اسی بیماری کے ساتھ خارش بھی شروع ہو جائے تو مرض میں اور پیچیدگی بڑھ جایا کرتی ہے۔

جائے حیرت ہے کہ سوائے ہومیوپیتھی کے جس قدر طریقہ علاج آج عام طور پر مروج ہیں۔ سب کے سب بیماریوں کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے لاتعداد قسم کے امراض، نامناسب ادویہ سے پیدا ہو کر پہلی بیماری میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کے مرض میں اور زیادہ پیچیدگیاں شامل ہو جایا کرتی ہیں۔ آتشک کے مرض کو ہی لیجیے۔ ہر طریقہ علاج میں اس کی دوا پارہ ہے۔ چاہے وہ کسی طریقہ سے استعمال کیا جائے۔ کیلومل، مرکری، ہڑتال، شنگرف وغیرہ کی صورت میں کسی نہ کسی طریقہ سے ضرور دیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ اس میں اس کی مادی شکل قائم رہتی ہے، اس واسطے اس کا سطحی اثر ہوا کرتا ہے، اور چونکہ سطحی علاج مرض کو درست تو نہیں کر سکتا، البتہ دبا ضرور دیتا ہے۔ اسی لیے ہمیشہ اس کو بہت مدت تک استعمال کرایا جاتا ہے۔ جس سے مریض کے اندر نہ صرف آتشک ہی کا زہر رہتا ہے، بلکہ پارہ کی ایک نئی بیماری (پارے کی علامات) ہو جاتی ہے۔ جو مرض کو اور بھی پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ اور مریض ساری عمر کے لیے تکالیف میں مبتلا رہتا ہے۔

چہارم۔ لیکن جب دو ایک سی بیماریاں، ایک ہی جسم میں مل جاتی ہیں۔ تو نتیجہ بالکل ہی مختلف ہوا کرتا ہے یعنی جب ایک مرض میں دوسرا پہلے کا ایسا مگر طاقتور مرض مل جاتا ہے۔ تو قانون قدرت کے مطابق پہلے مرض کو شفاء ہو جاتی ہے، اور وہ ہمیشہ کے واسطے بالکل معدوم ہو جاتا ہے۔ دو ایک ہی طرح کی بیماریاں ضمن اول کی

طرح نہ تو ایک دوسرے میں مل کر پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہیں۔ بلکہ جب دو بیماریاں (جو ایک ہی قسم کی علامات پیدا کرتی ہیں۔ ایک ہی عضو پر اثر کرتی ہیں) ملتی ہیں۔ تو چونکہ ایک ان میں سے کمزور ہوتی ہے۔ اس لیے دوسری طاقتور پہلی کمزور بیماری کو ہمیشہ کے لیے معدوم کر دیتی ہے۔ جیسے صبح کی روشنی زیادہ طاقتور ہونے کی وجہ سے چراغ کی روشنی کو معدوم کر دیتی ہے۔

قدرت میں اس قسم کی مثالیں روزمرہ دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً

(الف) چیچک جو شدید ترین مرض ہے اس میں کئی علامات پائی جاتی ہیں۔ مگر جب چیچک کسی پر حملہ آور ہوتی ہے، تو مریض کے کئی ایک امراض جو پہلے اس کو ہوا کرتے ہیں، اور جن کی علامات چیچک کے مشابہ ہوا کرتی ہیں رفع کر دیتی ہے۔ چونکہ چیچک آشوب چشم پیدا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ اندھا پن بھی۔ اس لیے اکثر سخت قسم کا آشوب چشم چیچک کے ٹیکہ سے درست ہو جاتا ہے۔

(ب) ڈاکٹر کلین لکھتے ہیں کہ انہوں نے دو سال کا پرانا مونیا بند جو دانے دب جانے سے پیدا ہوا تھا چیچک کا ٹیکہ لگانے سے درست کیا۔

(ج) چیچک میں عام طور پر فوطے متورم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کئی دفعہ یہ دیکھا گیا کہ فوطوں کا مرض ورم چیچک کے حملہ آور ہونے سے ہمیشہ کے لیے دور ہو گیا۔

(د) اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے اور وہ ایک کونے میں بیٹھ کر رو رہی ہو، تو اس کا بہترین علاج اس کو تسلی یا دلاسہ دینا نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی دوسری عورت جو اسی قسم کے غم میں ڈوبی ہوئی ہو اس سے بات چیت کرتی ہے، تو وہ دونوں آپس میں مل کر رو لیا کرتی ہیں۔ اور کچھ وقت کے بعد دونوں کا غم غلط ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کی اکثر تمثیلات پیش کی جا سکتی ہیں کہ قدرت میں ہر مرض کا علاج طریقہ بالمثل سے ہوا کرتا ہے۔ ورنہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے جو زیادہ کارآمد ہو سکے۔ یعنی قدرت میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ غیر جنس کی کمیت (بیماری) سے چاہے وہ کسی قدر طاقتور کیوں نہ ہو، کسی بیماری کو شفا دے سکے۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں معالجین غیر جنس کی کمیت (دوا) سے بیماری کو شفا دے سکیں۔ جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ قدرت میں بھی "علاج بالمثل" کے سوا کوئی دوسرا طریق علاج نہیں ہے۔

گو قدرت کے علاج ہمیشہ خالی از خطر نہیں ہوتے۔ کیونکہ ہم جنس مرض پہلے مرض کو دور کیا کرتا ہے! اول تو خود ہم جنس دوسرا مرض اپنے آپ دور نہیں ہو جاتا، دوسرے اس کی قوت اس قدر شدید ہوتی ہے کہ عام طور پر مریض اس کو برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اسی لیے کئی دفعہ ایسے امراض خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب ہم قدرت کے قانون کے مطابق علاج بالمثل استعمال کرتے ہیں، یعنی ان ادویات کو جن کی علامات بالکل بیماری کی علامات کے موافق ہوا کرتی ہیں۔ مریض سے موازنہ کر کے دیتے ہیں۔ تو جہاں ایک طرف بیماری بہت جلد رفع ہو جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف مریض کے جسم میں کوئی اثر مابعد اس طاقتور بالمثل مصنوعی بیماری کا جو ادویہ کے اثر سے پیدا ہوئی ہے باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جب دوا کو کم ترین مقدار میں دیا جاتا ہے۔ تو اس

کا اثر غیر مادی ہونے کی وجہ سے گو فوراً ہوتا ہے۔ تاہم کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔

الغرض قانون علاج بالمثل کی چار بڑی بڑی شاخیں ہیں جن کو نہایت غور و خوض کے ساتھ پریکٹس سے قبل اور دوران میں دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اگر ان چار پہلوؤں میں سے کسی میں ذرا سی کمی یا جنبش واقع ہو جائے تو جس طرح تین ٹانگ کی کرسی پر بیٹھا نہیں جا سکتا، اسی طرح سے پریکٹس بھی نہیں کی جا سکتی۔ یا پریکٹس میں کامیابی مطلقاً نہیں ہوتی۔

۱۔ ادویات کو تندرست انسانوں پر آزمائش کر کے ان کے مجموعی علامات کو حاصل کرنا۔
۲۔ ان آزمائش شدہ ادویات کا انتخاب کر کے مریض کو بحالت تکلیف دینا۔
۳۔ ایک ہی وقت میں واحد دوا کا استعمال کرنا۔
۴۔ کم سے کم مقدار میں دوا دینا۔ اور اس کا صحیح وقت پر دوہرانا۔

میں نے مختصراً باقی طریقہائے علاج پر نظر ڈالی ہے۔ اور یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ سوائے ہومیوپیتھی کے باقی سب طریقہائے علاج محض دلائل پر مبنی ہیں، اور ان کے اندر ادویات کا استعمال بغیر کسی اصول کے ہو رہا ہے۔ لیکن طریقہ علاج بالمثل میں قدرتی اصول موجود ہیں۔ اور جہاں ایک بار کسی دوا کے خواص و ماہیت کو معلوم کر کے اس دوا کو استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں دوسری دفعہ اس دوا میں ترمیم و تنسیخ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس لیے ہومیوپیتھی مفصلہ ذیل امور میں باقی طریقہائے علاج سے امتیاز رکھتی ہے۔

(الف) یہ علاج قدرتی طریقہ ہے۔ اور اس میں علاج بالمثل کا اصول کام کر رہا ہے۔

(ب) اس طریقہ علاج میں انسانی زندگی و صحت کا بنیادی اصول "قوت حیات" مانا گیا ہے۔ جسمانی تبدیلیاں اس طریقہ علاج میں زیادہ معنی نہیں رکھتیں یعنی مریض کو شفا دینے کے لیے ہمیں اس کی "قوت حیات" کو طاقتور بنانا پڑتا ہے۔ اور "قوت حیات" طاقتور ہو کر بیماریوں کو نظام جسم سے خود بخود رفع کرتی ہے۔ اور اس طرح سے مریض مکمل طور پر شفا حاصل کرتا ہے۔ برخلاف اس کے دوسرے طریقہ ہائے علاج یا تو محض عارضی فائدہ بخشتے ہیں، یا مرض کو دبا دیتے ہیں۔

(ج) اس علاج میں ہمیشہ مفرد دوا کی ضرورت ہوا کرتی ہے، کیونکہ قانون قدرت کے مطابق ایک ہی وقت میں ایک ہی دوا بیمار کے بالمثل ہو سکتی ہے۔ دوسرا فائدہ واحد دوا دینے کا یہ بھی ہے کہ ہم یہ جان سکیں کہ آیا دوا نے اپنا ٹھیک فعل کیا ہے یا نہیں؟ اگر کئی ادویہ ایک ہی ساتھ ملا کر دے دی جائیں تو یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ کون سی دوا نے کس حد تک مریض کو درست کیا ہے۔

(د) کم سے کم مقدار میں دوا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ڈاکٹر آرن ڈٹ ڈسچل ٹز فرماتے ہیں کہ "ادویہ تھوڑی مقدار میں قوت بخشتی ہیں۔ معمولی مقدار مفلوج کرتی اور زیادہ مقدار میں مار ڈالتی ہیں"۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ دوا کی کم مقدار یعنی لطافت نظام جسمانی میں بہترین شفا بخشتی اور بڑی مقدار میں زہریلا اثر پیدا کر دیتی ہے۔

شروع شروع میں ہنی مین نے جب ادویہ کو رائج الوقت مقدار میں دینا شروع کیا تو اس

سے مرض بہت بڑھ جایا کرتا تھا۔ گو بعد میں مریض درست ہو جاتے تھے، مثال کے طور پر معدہ کی ملیٹی جھلی کے ورم میں جہاں آرسنک دوا ہے۔ اس کو اگر معمولی مقدار میں دے دیا جائے تو اس کا اثر جس قدر خطرناک ہو جائے گا اس کا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں۔ کچھ مدت کے بعد ۱۸۰۶ء میں ہنی مین نے پہلے پہل مقدار کو کم کر کے طاقت بڑھانے کے طریقہ کو دنیائے طب کے سامنے پیش کیا تھا۔ گو آج سوا سو برس سے اوپر ہو چکے، لیکن یہ ہمیشہ ٹھیک ہی ثابت ہوتا رہا۔ کہ اونچی طاقتیں جن میں مادی دوا کا نام و نشان بھی نہیں مل سکتا، برابر اپنا فعل نہایت عمدگی سے کرتی رہی ہیں۔ اسی ضمن میں سب سے بڑا سوال طاقت کا آتا ہے۔ اور چونکہ یہ ایک وسیع سوال ہے، جس پر کہ آج تک معالجین متفق نہیں ہو سکے، اس لیے اس کی بحث کسی آئندہ باب میں کی جائے گی۔

(ہ) خواص الادویہ یا مٹیریا میڈیکا، قانون علاج بالمثل کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی ادویہ کو تندرست انسانوں پر استعمال کر کے ان کے خواص و ماہیت کو بہترین طریق سے معلوم کر کے مٹیریا میڈیکا میں درج کرنا چاہیے اس لیے مٹیریا میڈیکا خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ کہ اس میں معمولی سے معمولی علامات بھی ملیں۔

(و) جو بیماری جسم پر ظاہر ہوتی ہے وہ محض جسمانی تبدیلی ہے، اصل بیماری نہیں ہے۔ اصل بیماری کو جانچنے کے لیے یہ لازم ہے کہ مریض کی "مجموعی علامات" لکھی جائیں تاکہ مریض کا اندرونی عکس مل سکے و "مجموعی علامات" کس طرح لی جاتی ہیں۔ اس کا بیان کسی آئندہ باب میں علیحدہ فصل میں کیا جائے گا۔

(ز) یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی دو انسان بحالت بیماری و تندرستی ایک سے نہیں ہوا کرتے۔ اس لیے دنیا میں کوئی دو بیماریاں بھی ایک سی نہیں ہوا کرتیں۔ نمونیہ کی مثال لینے سے ہمیں یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ نمونیہ میں ایکونائٹ، برائی اونیا، جلسی میم، فاسفورس، انٹم ٹارٹ وغیرہ ادویات کام آ سکتی ہیں۔ اس لیے ہر ایک بیماری کی اصل تصویر، اس کی مجموعی علامات کی تصویر سے موازنہ کر کے نسخہ لکھنا چاہیے۔ چونکہ یہ مضمون بھی بہت وسیع ہے اس لیے اس کا بیان بھی کسی آئندہ فصل میں کیا جائے گا۔

(ح) معالجہ میں کسی بیماری کو دبا دینا، مریض کے لیے ہمیشہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو سکے دبے ہوئے امراض کو بھی ابھار دینا چاہیے۔ کیونکہ جب تک دشمن سامنے ہے اس کے ساتھ تیر و تفنگ سے لڑا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے ایک دفعہ قلعہ بند ہو جانے کے بعد اس کا حل مشکل ہو جایا کرتا ہے۔

(ط) مزمن امراض ہمیشہ طبعی ہوا کرتے ہیں، اس لیے ان کے بارے میں نسخہ تجویز کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ چونکہ یہ بھی ایک وسیع مضمون ہے۔ اس لیے اس کا ذکر بھی اگلے باب میں کیا جائے گا۔

باب سوم

CHRONIC DISEASES

مزمن عوارضات

سورا، سفلس اور سائیکوسس

فصل اوّل

سورا

PSORA

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ اگر نسل انسانی میں سورا کا وجود نہ ہوتا تو دنیا میں نہ صرف باقی دو مزمن عوارضات سفلس، اور سائیکوسس ہی نہ ہوتے، بلکہ کوئی بیماری ہی نہ ہوتی۔ کیونکہ سورا کے نہ ہونے سے بیماریوں کو جذب کرنے کے لیے انسانی نسل میں تاثر ہی نہ ہوتا، یا یوں سمجھنا چاہیے کہ سورا ہی کے وجود سے دنیا میں مختلف بیماریوں کی نمود ہے۔

سورا کو سمجھنے کے لیے ہنی مین نے بارہ سال خرچ کیے۔ جب وہ پریکٹس کے شروع زمانہ میں Acute حاد اور Chronic مزمن بیماریوں کا علاج بذریعہ علاج بالمثل کیا کرتے تھے۔ تو انہوں نے مشاہدہ کیا کہ گو بیماریوں کی علامات کم یا مفقود ہو گئیں، مگر اصل بیماری وہیں کی وہیں موجود رہی یا مریض نے اپنے آپ کو بہتر محسوس نہ کیا مسلسل کئی سال تک اس امر کا مشاہدہ کرنے کے بعد قدرتی طور پر ان کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان بیماریوں

کی تہ میں ضرور کوئی دوسری چیز ہے جو بیماریوں کو ٹھیک نہیں ہونے دیتی۔ انہوں نے اس امر کی جانچ کے لیے سیکڑوں مریضوں کی مکمل و مفصل علامات مع ان کے خاندانی حالات کے تحریر کرنی شروع کیں، بارہ برس تک مسلسل ہزاروں مریضوں کے حالات تحریر کرنے کے بعد اور ان علامات کی ادویہ آزمائش شدہ وقت سے کمی و بیشی کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد ان تمام علامات کو یکجا جمع کیا اور ان کی مجموعی علامات Totaly of Symptoms کا عکس دیکھنے پر ان کو یہ معلوم ہوا کہ ہر مرض کے اندر ایک قسم کا وجود موجود ہے۔

ہو سکتا ہے کہ دنیا میں بیماریاں مختلف ہوں، اور ان کی کئی ایک اقسام بھی ہوں۔ مگر بیماری کا وجود ایک ہی قسم کا ہے اور ایک ہی طریقہ سے ہوا کرتا ہے۔ چونکہ قدرت کا قانون ایک ہے۔ اس لیے بیماریاں بھی ایک ہی طریقہ سے پیدا ہونی چاہئیں، جس طرح تمام انسان ایک ہی طرح سے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان کی صورت کبھی ایک طرح کی نہیں ہوا کرتی۔ ٹھیک اسی طرح سے بیماریوں کا آغاز ایک ہوتا ہے، مگر نمودیں مختلف۔ ناظرین اس کو زیادہ بہتر سمجھنے کے لیے اگر مٹی کی مثال کر لیں تو گو مٹی ایک ہی ہے، مگر اس کی صورتیں (نمودیں) دنیا میں مختلف دکھائی دیتی ہیں۔ کسی نمود کو ہم اگر گھڑا کہہ سکتے ہیں تو دوسری کو مکان اور تیسری پہاڑ وغیرہ وغیرہ۔ آمدم بر سر مطلب: ہنی مین نے جب ایک ہی آغاز کا مشاہدہ کیا تو اس آغاز کا نام انہوں نے "سورا" رکھا۔ لفظ سورا درحقیقت ہنی مین کی اختراع کردہ اصطلاح ہے۔ مگر ان کی زبان میں ہر مرض کی ابتدا "سورا" سے ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ بیماری کے آغاز کا نام ہی "سورا" ہے۔

"سورا" کا مضمون بہت وسیع ہے۔ اور اس کو سمجھنے کے لیے ایک طبیب کو سالہا سال کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اگر سورا کے معنی صرف خارش یا کھجلی کے لیے جائیں تو اصل مطلب بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ اور سورا کو سمجھنا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ کھجلی "سورا" کی ایک شکل ہے، اور یہ کئی اسباب سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اگر یہ درست ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سورا کا وجود ہی اس آدمی میں باقی نہیں رہتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سورا متواتر ہر انسان کے اندر موجود ہے۔ اور "قوت حیات" Vitality میں ذرا سی کمزوری آ جانے پر سر اٹھاتا ہے، یا دوسری بیماریوں کے لیے تاثر Susceptibility کا اثر پیدا کر دیتا ہے۔

"سورا" اپنا کام اندر ہی اندر نہایت احتیاط سے کیا کرتا ہے، اور اس قدر ترقی پذیر ہو جاتا ہے کہ انسانی جسم پر مزمن بیماریاں CHRONIC DISEASES از قسم مرگی، پاگل پن، اگزیما، زخم، نزلہ، کمزوری کیفیت، اور متعدی بیماریاں وغیرہ وغیرہ اور اسی قسم کے لاتعداد امراض کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اسی قدر نہیں بلکہ نسل در نسل مختلف قسم کی ادویہ کے زہریلے اثر سے اس میں پیچیدگیاں واقع ہو گئی ہیں، اور اب وقت آ گیا ہے کہ اس سے نسل انسانی کا خاتمہ ہو جائے۔

اگر دنیا کی آبادی پر غور سے نظر ڈالی جائے تو بخوبی سمجھ میں آتا ہے کہ کس طرح سے لاکھوں انسان جوانی سے قبل راہی عدم ہو جاتے ہیں، اور کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے والدین کی گود خالی کرتے جا رہے ہیں۔ اور کس طرح اوسط عمر انسانی روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اور اگر کچھ نسلوں تک یہی حالت چلی گئی تو انسانی نسلوں کا خدا حافظ ہے۔ اور اسے "سورا" کا کرشمہ سمجھنا چاہیے۔

کائنات قدرت پر نظر ڈال دیکھیے! کہ کس طرح نباتات اپنے اپنے وقت پر پھولتی اور پھلتی ہے اور باوجود باد

مخالف کے زبردست جھونکوں کے سرسبز رہتی ہے۔ حیوانات بھی بہت اطمینان سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کی زیادہ تعداد اپنی طبعی عمر کو پہنچتی ہے۔ مگر اشرف المخلوقات کی یہ حالت! کیا یہ قابل افسوس نہیں! کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ خدا کی کائنات میں، جو رحم و کرم کا سرچشمہ ہے یہ حالت ہو۔ اس حالت کو بنانے والا کون ہے۔ اس کی تشریح میں آگے کروں گا۔ مگر میں نہایت صدق دل سے انسانیت کے نام پر ہر معالج کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو دیکھیں، سمجھیں اور سوچیں کہ انسانی زندگیوں کی تباہی کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر کس طرح قدرت کی طرف سے عائد ہوئی ہے۔ اگر معالجین نے آج بھی نسل انسانی کی خبر نہ لی اور اس "سورا" کو دور کرنے کی کوشش نہ کی تو وہ ایسے گناہ کے مرتکب ہوں گے جس کا کفارہ شاید نہ ہو سکے۔

ڈاکٹر کینٹ نے "سورا" کی تاریخ ٹھیک انجیل کے مطابق دی ہے۔ وہ بتلاتے ہیں کہ جب دنیا میں پہلے پہل آدم اور حوا پیدا ہوئے تو وہ بالکل گناہ سے مبرا تھے، اور نہایت آرام سے زندگی کے دن بسر کیا کرتے تھے۔ مگر جوں جوں ان کی اولاد بڑھتی گئی ان میں ایسے بھی آدمی پیدا ہونے لگے جو خدا کے احکام سے منکر ہو گئے۔ چنانچہ "طوفان نوح" میں سیلاب آیا تو عموماً گناہگار اس سیلاب میں بہہ گئے، مگر ان کے گناہوں کا اثر آدم اور حوا کی اولاد یعنی انسانی نسل پر باقی رہا۔ ان کے گناہوں کے اثر سے کچھ انسان جذام Leprosy میں مبتلا ہو گئے۔ جذام چونکہ ایک متعدی مرض ہے اس لئے وہ اس وقت پھیلتا ہوا چلا گیا، مگر ڈاروِن کی تھیوری کے مطابق نسل در نسل جذام کی شدت کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ موجودہ زمانہ میں کھجلی یا خارش جذام کے ایک نمونہ کے طور پر باقی رہ گئی، کینٹ بتاتے ہیں کہ یہ کھجلی یا خارش ہی چونکہ نسل در نسل چلی آتی ہے اس لیے یہی "سورا" ہے۔

ہر ایک مصنف نے اپنے اپنے طریقہ پر اور اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق "سورا" کی تشریح کی ہے۔ مگر میرا موقف یہ ہے کہ ہنی مین کے اصل مطلب تک وہ بالکل نہیں پہنچے۔ لفظ سورا سے عام مصنفین نے خارش کا جو مطلب اخذ کیا ہے، انہوں نے صرف تصویر کے ایک پہلو کو دیکھا ہے۔ یا انہوں نے صرف اپنا پیچھا چھڑانے کے لیے خارش کا لفظ لکھ دیا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ ان کے اس بیان میں ایک حد تک سچائی ضرور ہے جس کی وضاحت میں کچھ وقت کے بعد کروں گا۔

چونکہ ہومیوپیتھی بذات خود ایک روحانی علم ہے۔ اور روحانیت کا فلسفہ زیادہ دقیق ہوتا ہے۔ اس لیے ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس مسئلہ پر خود ہی غور و فکر کریں۔ میں تو صرف چند اشارات ہی دوں گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ "سورا" آفرینش عالم سے برابر نسل در نسل چلا آیا ہے، اور ہر زمانہ میں یہ مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ "سورا" کس بلا کا نام ہے! پہلے بیان ہو چکا ہے، کہ ہر ایک بیماری غیر مادی ہوا کرتی ہے، اور وہ غیر مادی انسان سے شروع ہو کر کثیف جسم کی طرف آتی ہے، بیماری کے شروع ہونے پر اولاً احساسات میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔ چونکہ احساسات کا سرچشمہ نفس ہے۔ اس لیے بیماریاں نفس سے شروع ہوتی ہیں، یا یوں کہنا چاہیے کہ ابتداً نفس ہی ماؤف ہوتا ہے۔

ہم روز دیکھتے ہیں کہ انسان کے نفس میں پہلے خیال پیدا ہوتا ہے بعد میں یہی خیال ارادہ کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اور ارادہ سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ گویا اگر خیال ہی پیدا نہ ہوں تو انسان سے کوئی فعل سرزد ہی نہ ہو۔ یا اگر

انسان برے خیالات ہی نہ سوچے تو برے کام نہ کر سکے۔ اور اسی لیے گناہ نہ کرے۔ اگر یہی حالت سب بنی نوع انسان کی ہو جائے تو دنیا سے گناہ کا نام و نشان ہی مٹ جائے۔ نظام جسم میں خیال ہی ایک طاقت ہے جو انسان کے افعال کی ذمہ دار کہی جا سکتی ہے، یا جس پر انسان کی زندگی کا انحصار ہے۔

کائنات پر اگر نظر ڈالی جائے تو ہمیں کل عالم میں قوت خیال ہی کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ بعض بزرگ تو اس حد تک پہنچ گئے اور کہنے لگے ہیں کہ تمام کائنات خدا کے خیال کا ایک کرشمہ ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بیماری اور "سورا" کو سمجھنے کے لیے ہمیں قوت خیال کو پہلے سمجھنا چاہیئے۔

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ: "جیسے سوچو گے ویسے ہی بن جاؤ گے۔" اسی طرح پر ہر مذہب کے بزرگ بھی یہی بتلاتے ہیں۔ ہندوؤں کا یوگ، اسلام کی رہبانیت، مغربی تہذیب کا ہپناٹائیزم، اور مسمریزم، سب کا انحصار قوت خیال ہی پر ہے۔ فرض کیجیے کوئی شخص شراب خانے میں جاتا ہے، تو اس کے خیالات میں فوراً بدی سرایت کر جائیگی برخلاف اس کے پاک اور پر نور جگہوں میں جانے سے خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں یہ ہر شخص کا روزانہ مشاہدہ ہے مگر بہت کم آدمی ایسے ہیں۔ کہ جن کی توجہ کبھی اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے! بات یہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی پیدا شدہ چیز آج تک نہ ضائع ہوئی ہے اور نہ ضائع ہوگی۔ اس لیے انسان کے نفس سے نکلے ہوئے خیالات بھی کبھی ضائع نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ وہ ایک نہایت لطیف شکل و حالت میں کرۂ ہوائی میں موجود رہتے ہیں۔ اور چونکہ ان کو اپنی زندگی برقرار رکھنے کی خاطر خوراک حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اس لیے وہ اپنے ہم جنس خیالات کے متلاشی رہتے ہیں۔ اور جہاں جس کا ہم جنس ملتا ہے وہیں وہ جمع ہو کر اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب انسان کسی مقدس مقام پر پہنچتا ہے تو وہاں کے جمع شدہ نیک خیالات اس کے ارد گرد جمع ہو کر اپنی خوراک حاصل کرنے کی خاطر اس شخص کے دل ہی سے نیک خیالات پیدا کرتے ہیں، برخلاف اس کے بری جگہوں پر برے خیالات جمع رہتے ہیں۔ پس ہر ایک شخص کی سیرت و سرشت کے مطابق اس کے ارد گرد نیک یا بد خیالات کا اجتماع رہتا ہے۔ اور ان سے ہمیشہ نیک آدمی نیکی کی طرف اور بد بدی کی طرف مائل رہتا ہے۔ اور اسی لیے ان نیک یا بد خیالات سے متاثر ہو کر انسان نیک یا بد افعال کرتا ہے۔

شروع شروع جب انسان دنیا میں پیدا کیا گیا تو چونکہ قدرتی طور پر وہ چھوٹے بچہ کی طرح نہایت معصوم تھا اور دنیا میں بھی خیالات کا اس وقت کوئی اجتماع نہیں تھا۔ اس لیے اس میں کسی قسم کے برے خیالات پیدا نہ ہو سکے۔ اور اس لیے نہ برے افعال۔ مگر رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا۔ اور مختلف سیرت و سرشت کے آدمی ہوتے گئے۔ ان کی سیرت و سرشت کے مطابق نیک اور بد خیالات بھی دنیا میں پھیلتے گئے، اور انسان ان خیالات سے متاثر ہونے لگا۔

چونکہ برے خیالات، اور ان سے پیدا شدہ برے افعال، غیر قدرتی ہوتے ہیں۔ اس لیے برے خیالات کا اجتماع نفس کے لیے ہمیشہ ضرر رساں ہوتا ہے۔ اور اس لیے یہ اجتماع نفس کے لیے مخالف قوت کے طور پر ہوا کرتا ہے۔ اور چونکہ "مخالف قوت" نفس کے لیے بیماری ہے۔ اس لیے برے خیالات کا پیدا ہونا ہی بیماری ہے، پس ثابت ہوا کہ برے خیالات کا نتیجہ یعنی بیماری نسل در نسل انسان میں چلی آئی ہے۔ جس قدر جس شخص کے خیالات زیادہ برے ہوں گے، اسی قدر اس کے احساسات میں زیادہ تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ اور جس قدر احساسات میں تبدیلیاں

زیادہ واقع ہوں گی۔ اسی قدر بیماریوں کی نمو زیادہ ہوگی۔

انجیل میں ایک قصہ مذکور ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کس طرح خیالات کا اثر رحم کے اندر بچہ پر پڑا کرتا ہے۔ ایک بار حضرت یسوع مسیحؑ نے سمندر کے کنارے ایک رنگ برنگ کا کپڑا لگا دیا، جہاں ان کی بھیڑیں روزانہ پانی پیا کرتی تھیں۔ جب ان بھیڑوں کے بچے پیدا ہوئے تو سب کا رنگ اس رنگ برنگے کپڑے کے مانند تھا۔ ٹھیک اسی طرح سے والدین کی سیرت و سرشت کا اثر ان کے بچوں پر پڑا کرتا ہے، یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے کہ والدین کے خیالات کا اثر بچوں پر ہوتا ہے۔ اس لیے والدین کی بیماری بچوں میں عود کر آیا کرتی ہے۔ اگر مجھے معاف کیا جائے تو میں کہوں گا کہ علم خیال کے بموجب ہر ایک روح یا آتما اپنے اپنے خیال کے مطابق ٹھیک والدہ کے شکم میں جنم لیا کرتی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ خیالات کا اثر ابتداء سے آج تک نسل در نسل ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ برے خیالات کا نام زندگی کی مخالف قوت یا بیماری ہے اس لیے "سورا" سوائے برے خیالات کے کچھ نہیں۔ برے خیالات اور احساسات کا نام ہی "سورا" ہے۔

اگر حکمت کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے، تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ آفرینش عالم سے آج تک مختلف خیالات کے معالجین مختلف طریقوں سے امراض کے درست کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر ان کی کوشش کہاں تک کارگر ہوئی، اس کا جواب صرف تاریخ ہی دے سکتی ہے۔ جتنی تاریخ ہمیں ملتی ہے اس سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی تمام میڈیکل سائنس نے انسان کی ظاہری حالات کے مطابق یا جسمانی تبدیلیوں کو مدنظر رکھ کر علاج کیا۔ اور ظاہری علامات کو کھونے کی کوشش تو ضرور کی۔ مگر باطنی احساسات کی طرف ماسوائے معدودے چند بزرگوں کے، جن کو میڈیکل سائنس سے کوئی سروکار نہ تھا، رجوع نہ ہوئے اور ظاہری تکالیف کو جن ادویہ کی بڑی بڑی مقدار سے دور کرنے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ مرض بڑھتا گیا، جوں جوں دوا کی۔ یعنی باطنی علامات میں ادویہ کے اثر ثانی سے اور پیچیدگیاں واقع ہوتی چلی گئیں۔ اور آج کوئی بھی بشر اس "مہذب دنیا" میں ایسا نہیں ملتا، جس کے اندر اس قسم کی پیچیدگیاں حائل نہ ہو چکی ہوں۔

آج دنیا جس قدر مقویات کے پیچھے سرگرداں ہے۔ جس قدر سائنس ترقی کرتا جا رہا ہے۔ جس قدر حفظان صحت کے طریقے رائج ہو رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسی قدر بیماریوں کی تعداد میں، اور اسی لیے اموات کی تعداد میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ کچھ تو نسل در نسل سورا کے اثر نے انسانی نسل میں کافی تاثر پیدا کر دیا تھا، باقی ماندہ ان "مہذب" ادویات و مقویات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

اگر آج بھی ہم ان لوگوں کو دیکھیں جو غاروں کے اندر یا ان مقاموں پر جہاں تہذیب کا دیوتا "تشریف فرما" نہیں ہوا، تو لوگوں میں "سائنٹیفک" حفظان صحت کی پرواہ نہیں کی جاتی، دستر خوان پر اس قدر کھانے نہیں چنے جاتے سوڈا واٹر وغیرہ جن کے لیے نایاب ہے۔ تاہم ان لوگوں کی زندگیاں ہم "تہذیب یافتہ" آدمیوں کی زندگیوں سے کہیں زیادہ طویل۔ اور ان کی طاقت ہم سے کہیں زیادہ بہتر ہے، بیماری ان کے لیے عنقا کا حکم رکھتی ہے وہ قدرتی طور پر پیدا ہوتے ہیں، اور طبعی عمر گزارنے کے بعد قدرتی موت مرتے ہیں، لیکن جس قدر "تہذیب" دنیا میں زیادہ پھیلتی اور اپنا سکہ جماتی ہے، جس قدر حفظان صحت اور دیگر سائنٹیفک طریقے ایجاد ہوتے جاتے ہیں۔ جس قدر زیادہ دنیا کا رجحان مقویات کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر ایسے "تہذیب یافتہ" انسان قدرت کی گود سے ہٹ کر سائنس

کی گود میں پہنچتے جاتے ہیں، اور سائنس کی پیچیدگیوں سے اپنی زندگیوں کو پیچیدہ بنا کر مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہو کر غیر قدرتی موت کے پنجے میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ اگر انسان سورا سے یا بیماری کے تاثر سے بچنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس کو اپنی باطنی حالت درست کر کے اپنے خیالات کو درست کرنا چاہیے۔ اور قانون قدرت کے ٹھیک موافق اپنی زندگیاں سادہ بنا کر عمر گذارنا چاہیے۔

میں نے پہلے کسی باب میں یہ بتایا ہے کہ شفا ہمیشہ الٹے طریقہ سے شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی شفا اندر سے باہر کو آتی ہے یا اوپر سے نیچے کو ہوا کرتی ہے۔ یا مرکز سے محیط کی طرف علامات آتی ہیں، کوئی بھی دوا جو علامات کے مطابق ٹھیک ٹھیک مریض کو دی جاتی ہے۔ اس کا اثر ہمیشہ اندر سے باہر کی طرف یعنی باطن سے جسم کی طرف ہوا کرتا ہے۔ چونکہ نظام انسانی کا بالکل بیرونی حصہ جلد ہے۔ اس لیے ہر مرض عام طور پر آخر میں خارش کی شکل اختیار کر کے ختم ہوا کرتا ہے۔ اسی کے مشاہدہ سے محققین نے سورا کا ہٹ جانا محض اس وقت قرار دیا ہے جب ادویہ اندر سے باہر کی طرف اثر کرتی ہوئی بیماری کو جسم کے کثیف ترین حصہ (جلد) پر لا کر پھینک دیتی ہیں۔ انہوں نے اس خارش ہی کو سورا کے نام سے پکارا ہے۔ حالانکہ خارش بھی سورا کی ایک شکل ہے۔ جیسے مٹی کی ایک شکل گھڑا ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر کینٹ نے بھی جذام کے بعد خارش لکھا ہے۔ اور خارش کو انہوں نے اندرونی جذام بتایا ہے۔ چونکہ جذام کی ابتدا انہوں نے گناہوں سے کی ہے۔ اس لیے ان کے قول کے مطابق بھی "سورا" خارش نہیں ہے، بلکہ گناہ ہی "سورا" ہیں۔ چونکہ گناہ مادی ہوا کرتے ہیں، اس لیے میرے خیال میں گناہ "سورا" نہیں ہو سکتے بلکہ گناہوں کا سرچشمہ برے خیالات ہی کا نام "سورا" ہے۔ درحقیقت اسلام نے جس چیز کو شیطان کہا ہے وہی "سورا" ہے۔

فصل دوم

سفلس

SYPHILIS

سورا کے دوسرے درجہ پر جو مزمن CHRONIC بیماری دنیا میں نسل در نسل چل رہی ہے وہ ہے سفلس۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سورا کی طرح یہ مرض ہر فرد و بشر میں نہیں پایا جاتا، اور نہ سورا کی طرح سے یہ خود بخود انسانی نظام کے اندر نمودار ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی ابتداء انسان کے ذاتی فعل سے ہوا کرتی ہے۔ جائے حیرت ہے کہ ذی فہم انسان اس امر کو جانتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے بھی ایسی جگہوں پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں یہ کالا ناگ اس کو ڈس لیتا ہے۔ ہر مذہب کے بزرگوں نے آفرینش عالم سے اس بات پر زور دیا ہے کہ انسان کو مغلوب الشہوت نہ ہونا چاہیے۔ مگر اس کے باوجود بھی یہ بیماری اس قدر عام ہو گئی ہے۔ کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے

کہا جاتا ہے کہ جماع سے پہلے اور فوراً بعد تناسل کو خاص خاص چیزوں سے دھو دیا جائے تو اس کا اثر نہیں ہوا کرتا۔ لیکن مشاہدہ اس کے بالکل برخلاف ہے۔ جیسے ہی دو اعضائے تناسل آپس میں ملتے ہیں۔ اگر کسی ایک عضو میں اس بیماری کا زہر موجود ہے۔ تو دوسرے کو فوراً ماؤف کر دیتا ہے۔ اس کی تشریح میں نے اپنی کتاب امراض خبیثہ میں مکمل طور پر کر دی ہے۔ اس لیے اس کی یہاں ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

اس مرض کی ابتداء کے متعلق اہل یورپ اور ایشیا میں بہت اختلاف چلا آ رہا ہے۔ اہل یورپ تو اس کی ابتدا چین اور ہندوستان سے بتاتے ہیں۔ اور ایرانی و ہندوستانی لوگ اس کو یورپ سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ مرض امریکہ سے شروع ہوا ہے۔ محققین کا یہ خیال ہے۔ کہ ۱۴۹۲ء سے پہلے یہ مرض امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد کولمبس کے ملاحوں کے ذریعہ ممالک یورپ میں پہنچا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام یورپ میں پھیل گیا۔ بعض مصنفین کا یہ قول ہے کہ یہ مرض نہایت قدیم ہے۔ اور زمانہ سکندر رومی سے چلا آتا ہے۔ پرانی یونانی، ہندی، چینی اور مصری کتب میں چونکہ اس کا کوئی بیان نہیں ملتا، اس لیے یہ اغلب ہے کہ یہ مرض ہندوستان میں یورپ سے پہونچا ہو اور یہی وجہ ہے کہ طب میں اسے باد فرنگ و یورپ کا زہر کہا جاتا ہے۔

یہ مرض سوائے انسان اور "ایپ" بندر (بن مانس) کے جس کو وحشی انسان کہنا چاہیے، اور کسی جاندار میں نہیں ملتا۔ جس وقت یہ مرض انسان حاصل کرتا ہے۔ تو زمانہ حضانت ۳ سے ۴ا دن کے گذر جانے کے بعد یہ مرض عضو مخصوص پر ایک چھوٹے سے زخم کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اس کا علاج نہ کیا جائے تو سالہا سال تک صرف اسی زخم تک محدود رہتا ہے اور نظام جسم کے اندر سرایت نہیں کرتا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس مرض کو یہاں جسم پر نہیں چھوڑا جاتا۔ بلکہ بیرونی ادویہ سے یا اسی قسم کی اندرونی سمیات سے مرض کو جسم پر سے ہٹا کر جسم کے اندر پیوست کر دیا جاتا ہے اگر دنیا کو یہ سمجھ میں آ جاتا کہ مرض کو دبانے سے اس کے نتائج کیا ہوا کرتے ہیں تو بھی خیریت تھی۔ مگر مرض کو دبا کر اور ان اثرات کو جو بعد میں پیدا ہوتے ہیں، دیکھنے پر بھی سمجھا نہ جا سکا کہ مرض کا جسم پر قائم رہنا ہی بہتر ہے۔ مہربان قدرت تمام بیماریوں کے زہر کو جسم کے ایک عضو مخصوص پر یکجا کیے رہتی ہے۔ اور جب ہماری لاعلمی سے مرض کو دبا دیا جاتا ہے تو بھی قدرت ایک بار پھر معالج کو اور مریض کو موقع دیتی ہے۔ یعنی زخم ہٹ جانے پر ایک گلٹی سی پیدا ہو جاتی ہے جو گو زخم سے زیادہ دردبھری اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ تاہم اس کے رہتے ہوئے بھی اس مرض کا موذی اثر نظام جسمانی کے اندر نہیں پہونچا کرتا، مگر جب اس گلٹی کو بھی بیرونی ادویات یا اندرونی سمیات سے دبا دیا جاتا ہے، تو نظام جسم کے اندر مرض پہنچ جاتا ہے۔ اور اس سے لاتعداد تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔

جب مرض زخم کی صورت میں نمودار ہوتا ہے تو اس کا علاج کرنا نہایت ہی سہل ہوا کرتا ہے۔ مرکیوریس کی ایک آدھ خوراک (مرک ۶ سے ۱۲ تک) اس تمام آتشک کے مرض کو جڑ سے کھونے کے لیے کافی ہوا کرتی ہے، بشرطیکہ اس کے ساتھ سورا کا کوئی اثر نہ ہو، جو ایسی حالت میں عموماً نہیں ہوا کرتا۔ میرے

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سورا اس مرض میں موجود ہوتا ہے تاہم وہ دبا ہوا ہوتا ہے)

بحالت دوم یعنی جب گلٹی پیدا ہو جاتی ہے تو بھی اس کا علاج زیادہ وقت طلب نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں بھی متذکرہ صدر دوا کی چند خوراکیں بشرطیکہ ان کو اپنا کام کرنے کے لیے پورا وقت دیا جائے کافی ہوا کرتی ہیں۔ اور شاید ہی کسی دوسری دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔

لیکن جب مرض کو دست آور دوائیں دے کر سطح جسم سے ہٹا دیا جاتا ہے اور جب وہ نظام جسم کے اندر اپنا پورا تسلط کر لیتا ہے۔ تو ایسے علاج سے سورا بھی سر اٹھاتا ہے۔ اب دنیا کی مختلف بیماریاں ایسے مریض کو آ دباتی ہیں۔ بخار، اسہال، تکالیف، اعضا میں درد، پیٹ خرابی، وغیرہ وغیرہ اس کے نتائج ہوا کرتے ہیں۔ جس وقت سورا، اور سفلس دونوں مل جاتے ہیں تو اس وقت اس کا علاج نہایت پیچیدہ اور تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ کرنا چاہیئے کہ مریض کی مجموعی علامات کے مطابق دوا دی جانی چاہیئے تو گویا یکے بعد دیگرے ہر دو عوارضات کو رفع کرنا چاہیئے۔ یہ یاد رہے کہ جب مریض سفلس سے شفا پاتا ہے تو اس کے جسم پر کوئی بدنما داغ یا اس کے رنگ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی باقی نہیں رہا کرتی۔ اور اگر یہ باقی رہے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ مریض ابھی پورے طور پر شفایاب نہیں ہوا۔

آج کل نیو سالورسن اور سالورسن انجکشن کا بہت زیادہ رواج ہو گیا ہے۔ ایلوپیتھی کا دعویٰ ہے کہ ان انجکشنس کے بعد مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ اور کسی قسم کا کوئی بھی نشان مریض کے اندر باقی نہیں رہتا، تجربہ کے لیے وہ خون کا امتحان پیش کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں، کہ آتشک کا کوئی جراثیم بھی خون میں باقی نہیں رہتا۔ مگر بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان انجکشنس کے بعد مرض محض دبا رہتا ہے۔ اور اس کے دب جانے سے مرض سے پیدا شدہ جراثیم بھی دبے رہتے ہیں۔ مگر جہاں مریض میں ذرا بھی سورا سر اٹھاتا ہے اور دوسری کوئی تکلیف پیش آتی ہے تو سب سے پہلے سفلس سورا کے ساتھ ساتھ سر اٹھاتا ہے۔

آج بھی کس قدر بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے رنگ بالکل سیاہ اور اعضا کمزور ہوا کرتے ہیں۔ اگر ان بچوں کو بغور دیکھا جائے تو ان بچوں میں آتشک کی سمیت کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ گو ان کی مائیں اس موذی مرض کے اثر سے بچی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کو پدری اثر سے یہ مرض پہنچا ہے۔ ایسے بچوں کے علاج کے لیے انٹی سورک اور انٹی سفلیٹک دوائیں دینی چاہئیں اور اوائل عمر میں ہی اس علاج کو ختم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر اس مرض کا شکار نہ بنے رہیں۔

فصل سوم

"سائیکوسس"

SYCOSIS

سوزاک کی عام طور پر ایک ہی قسم سمجھی جاتی ہے مگر حقیقتاً سوزاک کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ایک قسم تو وہ ہے جس میں مرض گرم اشیاء کے کھانے سے، حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنے سے، گرم جگہوں میں زیادہ وقت تک رہنے اور اسی قسم کی دیگر وجوہات سے ہوتا ہے (۲) قسم دوم وہ ہے جو سوزاک زدہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنے سے پیدا ہوتا ہے یہ ہر دو قسم کے سوزاک حاد ACUTE ہوا کرتے ہیں، اگرچہ دونوں میں پیشاب میں سوزش اور پیپ وغیرہ آتی ہے۔ مگر کچھ ہفتوں یا مہینوں کے بعد بغیر کچھ اپنا اثر چھوڑے صاف ہو جاتے ہیں (۳) تیسری قسم کا سوزاک شروع سے آخر تک مزمن CHRONIC ہوتا ہے، گو اس کی پیدائش بھی متذکرہ طریقہ پر ہوتی ہے، مگر یہ کسی طرح سے بھی (اگر باقاعدہ علاج نہ کیا جائے) دفع نہیں ہوتا۔ ہر سہ قسم کے سوزاک متعدی ہوتے ہیں۔ اگر قسم اول و دوم کے علاج محض شدید ہی طریقوں سے کئے جائیں تو وہ دب سکتے ہیں۔ اور ان کے اثرات مابعد تکلیف دہ نہیں ہوا کرتے، لیکن جب قسم سوم کو دبا دیا جائے تو اس کے اثرات مابعد نہایت دیرینہ تکلیف دہ اور شدید ہوا کرتے ہیں۔ قسم سوم کو دبا دینے سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں انہیں کا نام سائیکوسس ہے۔ اور یہ سائیکوسس نہ صرف مریض ہی کی ذات پر اثر پذیر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا اثر اس کی اولاد اور لواحقین پر بھی پڑا کرتا ہے۔ اور یہ سوزاک کی حالت سے ہزاروں گنا زیادہ خطرناک اور شدید ہوتا ہے۔

حاد اور مزمن Acute & Chronic سوزاک میں وقفہ حضانت ۸ سے ۱۲ دن تک کا ہوتا ہے حاد اور مزمن دونوں کے مواد میں کوئی فرق نہیں ہوتا، دونوں ہی میں پیپ آیا کرتی ہے اگر حاد سوزاک کو ٹھیک کر لے کے لیے حاد ادویہ کافی ہوتی ہیں۔ مگر مزمن سوزاک کو ٹھیک کرنے کے لیے انٹی سائیکوٹک ادویات یعنی وہ ادویات جو مزمن سوزاک کو شفا بخش سکیں ہوا کرتی ہیں۔ ابتدا میں جب مواد آرہا ہو تو حاد اور مزمن سوزاک میں کوئی بھی تفریق نہیں کی جا سکتی۔ لیکن جب بیماری کئی ہفتوں کے بعد بھی نہیں رکتی تو اس وقت انٹی سائیکوٹک دوا کے انتخاب کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ تمام ادویہ جو سائیکوسس کی کیفیتیں بحالت تندرستی پیدا کر سکتی ہیں وہ انٹی سائیکوٹک کہلاتی ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ تمام ادویات جو سائیکوٹک کیفیت میں دینے سے بیماری کو الٹ کر دوبارہ سطح جسم پر لاتی ہیں۔ انٹی سائیکوٹک کہلاتی ہیں۔ برخلاف اس کے جو ادویہ جسم کے کسی مخصوص حصہ پر تھوڑے وقت کے لیے اپنا اثر کرتی ہیں نہ تو وہ مزمن ادویات ہو سکتی ہیں۔ اور اس لیے وہ انٹی سائیکوٹک بھی نہیں ہو سکتیں۔

مجھے حاد سوزاک کیفیتوں پر نظر ڈالنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس کے مزمن عارضہ کو لیتی

سائیکوسس کو دیکھنا ہے۔ جس کی ابتدا ٹھیک سوزاک کی طرح ہو کر سیلا در بہ ٹھیک پیشاب کی نالی سے مواد کا آنا ہوا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کے مریضوں کی تعداد بہ نسبت حاد سوزاک کے بہت کم ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مرض دن بدن ترقی پذیر ہے۔ اس لیے ہر ایک طبیب کا فرض ہے کہ اس پر غور کر کے اس کے مریضوں کو اس موذی مرض سے بچانے کی کوشش کرے۔ ہر روز اطبا کی نظر میں بہت سی مستورات اور بچے ایسے آتے ہوں گے جو سائیکوسس کے اثر سے ماؤف ہوتے ہیں۔

جس قدر گنوریا (سوزاک) کے مریض غیر از ہومیوپیتھک طریقہائے علاج سے شفایاب ہوتے ہیں، دراصل ان کو دبا دیا جاتا ہے اور وہ کبھی بھی اصلی معنوں میں شفایاب نہیں ہوتے، چنانچہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب مواد بند ہو گیا کے بعد ایسے مریضوں کی شادی ہوا کرتی ہے تو چند ہی ماہ میں ان کی بیویوں کی صحت بگڑ جایا کرتی ہے اور تمام قسم کی تکالیف جو رحم اور خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتی ہیں، پیدا ہو جاتی ہیں۔ بغیر ان کے شوہروں کے حالات دریافت کئے ہوئے اگر ان مستورات کا علاج کیا جاتا ہے۔ تو یہ کبھی بھی شفایاب نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کی صحت روز بروز گرتی جاتی ہے۔ لیکن جب ان کے شوہروں سے ان کے حالات دریافت کئے جاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان (شوہروں) کے سوزاک کا علاج خارجی ادویہ کی پچکاریوں سے یا کسی دوسرے ایسے ہی طریقہ سے ہو چکا ہے اور جب سے ان کا مواد بند ہوا ہے اسی وقت سے ان کی صحت بھی گر گئی بعض وقت اس قسم کا (خارجی علاج) اس قدر شدید ہوتا ہے۔ کہ مریض پر خود اس کا اثر بہت ہو جاتا ہے۔ اس مواد کے دب جانے یا رک جانے سے خون میں ایک قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے خون کے سرخ اجزا کم ہو کر بجس پیدا ہو جاتا ہے اور مریض خود ایک مردہ شکل کا انسان بن جاتا ہے۔

اگر خون میں اثر کرنے کے بجائے یہ زہر بلغمی جھلیوں میں اثر کرے تو اس سے مریض میں ایک قسم کا نزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ نزلہ اس قسم کا شدید ہوتا ہے۔ کہ معمولی ادویات سے ٹھیک نہیں ہو سکتا اگر ایسے نزلہ کو بغور دیکھا جائے تو کلکیریا کا سا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ ایسے مریضوں کو جہاں کلکیریا کارب کی ایک بڑی طاقت کی خوراک بھی دی تو ان کا نزلہ تو ٹھیک ہو گیا مگر سوزاکی مواد جو پہلے سے دبا ہوا تھا پھر ظاہر ہو گیا (کیونکہ کلکیریا کارب اینٹی سائیکوٹک دوا ہے) اور پھر ابھرے ہوئے سوزاک کا علاج کر دینے کے بعد نہ صرف سوزاک ہی بلکہ نزلاوی کیفیت بھی ہمیشہ کے لیے شفایاب ہو گئی۔

مریض کے کمزور ہونے کی وجہ سے جب سائیکوسس کے زہر کا اثر بلغمی جھلیوں پر نہیں ہوتا۔ تو پھر اس کا اثر گردوں پر، پھیپھڑوں پر ہوا کرتا ہے۔ یا مریض کو بائی کے درد شدید ترین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ اور ان امراض سے مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں۔ اس وقت گو بیماری کی نمود اور قسم کی ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت یہ ہوتا سائیکوسس ہی ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج اگر آخری حالت میں بھی بیماری کے نام سے کرنے کے بجائے ان کے گذشتہ حالات کے مطابق کیا جائے اور ان کے "سائیکوٹک" زہر کو رفع کر دیا تو یہ خطرناک تکالیف ایک حاد سوزاک کی شکل میں تبدیل ہو کر مریض کی زندگی کا باعث بنتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ سورا تمام نظام جسم پر اپنا اثر کرتا ہے۔ سفلس کا اثر ہمیشہ نرم ریشوں اور

ہڈیوں پر ہوا کرتا ہے۔ لیکن سائیکوسس تمام جسمانی نظام میں ہل چل کر کے صحت کو بگاڑ دیتا ہے۔

بعض وقت سائیکوسس کے اثر سے خصیے ورم کر آتے ہیں اور مبرز پر بھی (کنڈائی لوماٹا اور ناسور وغیرہ)۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ ایسے مریض کو دیکھیں تو اس کو بستر پر تڑپتے ہوئے۔ کروٹیں بدلتے ہوئے پائیں گا کیونکہ مریض ان دردوں سے ایک جگہ قائم نہیں رہ سکتا اور رات دن فرش پر اور چارپائی پر کروٹیں بدلا کرتا ہے اس کے بائی کے دردوں کے ساتھ ورم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ درد اعصاب میں ہوتا ہے۔ اور مریض کو صرف حرکت ہی سے آرام ملتا ہے عام طور پر میں نے دیکھا ہے۔ کہ معالجین ایسے مریضوں کو رسٹاکس دیکر صحت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر رسٹاکس ہمیشہ ناکامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ رسٹاکس میں سائیکوسس کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا اس موقع پر اگر کوئی اینٹی سائیکوٹک دوا دے دی جائے تو مریض کی بے چینی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر اینٹی سائیکوٹک دوا مریض کو نہ ملے تو یہ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ تکلیف جوڑ بندوں میں آ جاتی ہے۔ جوڑ موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور مریض چلنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ سالہا سال تک ایسے مریض ایلوپیتھی و دیگر طریقہائے حکمت کے زیر علاج رہتے۔ مگر ان معالجات کا کوئی بھی اثر ان بیچاروں پر نہ ہو سکا۔ یہ ذاتی تجربہ ہے۔ کہ ایسے مریضوں کو جب ایک ہی خوراک اینٹی سائیکوٹک دے دی جاتی ہے۔ تو نہ صرف ان کے درد رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ چلنے کے قابل بن جاتے ہیں بلکہ ان کے سوزاک کا دبا مواد پھر ظاہر ہو آتا ہے۔ جس سے مریض شاہراہ صحت پر گامزن ہو کر شفا پاتا ہے،

میرا ذاتی مشاہدہ ہے۔ کہ سائیکوٹک آدمیوں جن کے سوزاک کو پوٹاشیم پرمنگینٹ یا دیگر قسم کے خارجی ادویہ (پچکاریوں) سے دبا کر شفا کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ کی بیویاں اکثر بانجھ ہو جاتی ہیں۔ اول تو ان کے بچے پیدا ہی نہیں ہوا کرتے۔ اگر پیدا بھی ہو جائیں تو عام طور پر ہر بچہ سوکھے کے مرض کا شکار ہوا کرتا ہے۔ میں نے اکثر سوکھے کے علاج کے دوران میں والدین کو اینٹی سائیکوٹک دوائیں دے کر دیکھا ہے۔ کہ ان کا اثر نہ تو والدین پر ہوتا ہے۔ بلکہ والدہ کے دودھ میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو سوکھے کے مرض کو رفع کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ جس قدر بچے آج تپ دق کے عارضہ میں مبتلا نظر آتے ہیں ان کی تعداد کا ایک حصہ ایسے ہی والدین کی پیدائش ہے۔

سورا کا اثر ہمیشہ جلد پر بطور کھجلی کے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور سفلس، سورا آپس میں مخلوط ہو سکتے ہیں مگر سفلس اور سائیکوسس کا مخلوط ہونا شاذونادر ہی نظر آتا ہے۔ سورا کے اثر سے کھجلی ہو جاتی ہے مگر سائیکوسس کے اثر سے ہمیشہ جلد پر مختلف اعضاء پر گوبھی کے پھول کی طرح مسے ہو جاتے ہیں ان مسوں کو کتنی ہی دفعہ جڑ سے نکلوا دیجئے۔ مگر یہ بار بار پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض وقت ان میں غضب کا درد ہوا کرتا ہے برخلاف اپریشن کے اگر تھوجا کی ایک خوراک دے دی جائے تو چند ہفتوں میں تمام مسے اپنے آپ گر جاتے ہیں اور آئندہ ان کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔

میں نے سائیکوسس کے اثر اور اس سے پیدا شدہ تکالیف کو مختصراً (مفصل بیان ملاحظہ ہو میری کتاب "امراض خبیثہ" میں) بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں نہیں بتا سکتا۔ مگر میں ہر معالج سے یہ استدعا کروں گا کہ سورا سفلس اور سائیکوسس پر

مزمن عوارضات جن کا بیان پہلے بعد دیگرے میں نے اوپر کیا ہے۔ تمام بیماریوں کی جن کی دنیا میں نمود ہورہی ہے جڑ ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک بیماری کو چاہے وہ حاد ہو یا مزمن مریض کی مجموعی علامات سے دیکھنا چاہیئے اور اسی کے مطابق ان کا علاج کرنا چاہیئے، ورنہ یہ علاج بھی باقی طریقہائے علاج کی طرح ایک نامکمل اور ناقص علاج رہ جائے گا۔

اب تک میں نے ہومیو پیتھی کے فلسفہ پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالی ہے۔ جس کو محض علم ہی کہا جا سکتا ہے۔ آئندہ ابواب میں میں یہ بتانے کی کوشش کروں گا کہ کس طرح سے مریضوں کو شفا دی جا سکتی ہے اور اس علاج کو کیسے کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔

باب چہارم

طریقۂ علاج

فصل اوّل

مریض کا معائنہ اور اس کی مجموعی علامات کا لینا

HOW TO TAKE UP A CASE

ہومیو پیتھی کا ایک ماہر ترین ڈاکٹر لکھتا ہے کہ "اگر مریض کا معائنہ ٹھیک ٹھیک کیا جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض نصف حصہ شفایاب ہو چکا ہے"۔ ہومیو پیتھی میں یہ ضروری ہے کہ معالج معمولی نسخہ لکھنے کیلئے بھی بہترین حالات دریافت کرے جو دوسرے طریقہائے علاج میں ضروری نہیں ہوتے۔ ہومیو پیتھک معالج کو مریض کے جذبات دماغی کیفیت جسمانی حالت، مجلسی تعلقات، اور روحانیت وغیرہ پر غور کرنا چاہیئے اور مریض کے ان حالات کو دریافت و معلوم کرنے کیلئے کافی وقت صرف کرنا چاہیئے۔ کوئی نسخہ بھی چاہے وہ حاد مرض Acute Trouble کے لیے ہو یا مزمن CHRONIC کے لیے حالات متذکرہ صدر کی جانچ کے بغیر تجویز نہیں کرنا چاہیئے۔ فرض کر لیجیئے کہ ایک نیا مریض آپ کے مطلب میں آتا ہے تو آپ کو مفصلہ ذیل طریقوں کی پیروی کرنا چاہیئے۔

(۱) معالج کو ایک فوٹو گراف کی پلیٹ کی طرح صاف اور سادہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہو بہو مریض کی تصویر کا عکس معالج کے دماغ میں آسکے اسی واسطے معالج کو تمام خیالات و جذبات سے اپنے آئینہ دل کو صاف کر دینا چاہیئے اور پہلا سوال جو معالج مریض سے کرے وہ یوں ہونا چاہیئے "فرمایئے جناب! کیسے آنا ہوا"؟ اس کے بعد معالج کو بالکل چپ چاپ بیٹھ جانا چاہیئے۔

(۲) معالج کو چاہیئے کہ اپنے طریقہ پر مریض کو اپنے حالات بیان کرنے دے۔ اس کو ہرگز بھی درمیان میں خود کے اور نہ کسی قسم کے کوئی سوال دریافت کرے، ورنہ مریض تمام باتوں کو یا ان میں سے کسی ایک بات کو بھول جائیگا۔ اس لیے معالج کو کئی ایک ضروری باتیں معلوم ہونے سے رہ جائیں گی جو پوشیدہ نہ رہتیں، اگر قطع کلام نہ کیا جاتا۔

(۳) معالج کو چاہیئے کہ جیسے ہی مریض مطلب Clinic میں داخل ہو مریض کی طرف بغور دیکھے جس سے معالج مریض کی (و) شخصیت (ب) دماغی کیفیت مثلاً مریض کی شرمیلی نگاہیں، شکوک، ڈر، خوف اور غصہ وغیرہ (ج) جسمانی حالت مثلاً: بال چہرہ، مہرہ، سانس کی تنگی و تیزی وغیرہ۔ (د) مریض کے چال چلن مثلاً پوشاک صفائی، غرور، حلم وغیرہ صحیح حالت کا اندازہ اس کے احوال کہنے سے پہلے معلوم کر سکے مطلب اس طرح کا ہونا چاہیئے کہ جب مریض معالج کے سامنے بیٹھے تو دن کی روشنی مریض کے چہرہ پر پڑ سکے۔ نہ کہ اندھیرے میں رہے۔ اور ڈاکٹر روشنی میں۔

(۴) ڈاکٹر کو چاہیئے کہ مریض کے ضروری بیان کو مریض کے ہی الفاظ میں نوٹ کرتا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے مشاہدات بھی قلم بند کرتا ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ جس کاغذ پر معالج مریض کے حالات لکھے اس کاغذ میں کافی حاشیہ چھوڑ دے تاکہ اگر مریض کسی گذشتہ یعنی بتائی ہوئی حالت کو دوبارہ بیان کرنا شروع کرے تو حاشیہ پر اس کا بیان آسکے۔

(۵) جب مریض اپنا بیان ختم کر چکے تو معالج کو چاہیئے۔ کہ وہ مریض سے پوچھے "اور کچھ فرمایئے" اس کے بعد معالج چند لمحہ تک خاموش رہے۔ اسی اثنا میں مریض دوبارہ غور و فکر میں پڑ جایا کرتا ہے۔ اور بعض وقت نہایت مفید مطلب باتیں بتایا کرتا ہے۔ اور اگر مریض جیسا کہ عموماً ہندوستان میں دیکھا جا رہا ہے دو چار لفظ بول کر اپنی تکالیف کا خاتمہ کر دے تو معالج نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنی مطلب براری کی خاطر سوالات کرنے شروع کر دے۔ اور ایک ایک بات کو کئی کئی بار ہیر پھیر سے پوچھے: تاکہ مریض اپنے دل میں کوئی بات چھپا نہ سکے اور اگر مریض باتونی ہو تو معالج کو چاہیئے کہ ہوشیاری سے اس کو اپنے راستہ سے ہٹنے نہ دے۔

(۶) جب مریض اپنی رام کہانی، مکمل اور مفصل بیان کر چکے تو مریض کی مجموعی تصویر کے مطابق، ادویات کی کمی و بیشی، دیگر مخصوص علامات کے متعلق چند سوالات ڈاکٹر کو کرنے چاہیئے۔ اس طرح سے مطلب بھی حل ہو جاتا ہے۔ اور مریض بھی خوش ہو جایا کرتا ہے۔

(۷) اگر مریض بحالت درد یا تکلیف کے نہ ہو تو مریض کی مزید تسلی کے لیے مریض کو ۲۴ گھنٹے کا قارورہ لانے کی ہدایت کرنا چاہیئے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ایسی چیزوں کی ہومیو پیتھی میں بہت کم ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مگر چونکہ ایسا کرنے سے مریض از تسلی ہو جاتا ہے۔ اور مریض سمجھتا ہے۔ کہ ڈاکٹر اس کے ساتھ کافی ہمدردی کر رہا ہے۔ اس لیے یہ باتیں ضروری ہیں۔ مگر سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ وقت مل جانے سے

معالج مریض کے حالات کے مطابق دوا کا انتخاب اچھی طرح کرسکتا ہے ۔

(۸) معالج کو چاہیے کہ جس قدر ضروری امور مریض کے متعلق کاغذ پر لکھے ہیں ۔ ان سب کو فرداً فرداً مریض سے پھر دہرالے کیونکہ بعض وقت ایسی باتیں رہ جاتی ہیں ۔ جو دوا کے انتخاب کے لیے نہایت ضروری ہوا کرتی ہیں ۔ جب معالج کے خیال میں مریض سب کچھ بتا چکے تو ہر ایک کی کمی و زیادتی وقت وغیرہ کے متعلق مریض سے سوالات کرلے چاہئیں ۔ مثلاً اگر ایک امر یہ ہے ۔ کہ "شکم میں درد" تو اس کے متعلق یہ دریافت کرنا لازم ہے ۔ کہ آیا اس درد کے ساتھ کوئی کھانے یا بھوک رہنے کا تعلق ہے ؟ درد کہاں سے شروع ہو کر کدھر کو جاتا ہے ؟ درد کے ساتھ باقی کیفیتیں کیا ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ جب ہر ایک امر کو معالج دریافت کرچکے تو اپنے نوٹ کئے ہوئے امور پر غور کرے ۔ اور اچھی طرح دیکھ لے کہ کوئی بات "کمی و بیشی" "دماغی کیفیت" "مخصوص علامات" "مریض کی طبیعت" وغیرہ سے باقی نہیں رہ گئی ہے ۔

(۹) یہ خیال رہے کہ معالج مریض پر سیدھے سادے یا صاف لفظوں میں اس طرح سے سوال نہ کرے کہ جس سے مریض صرف "ہاں" یا "نہیں" جواب دے کر رہ جائے کیونکہ اس قسم کے سوالوں سے مریض کی غلط رہنمائی ہو جاتی ہے اور معالج اصل ، اور ٹھیک ٹھیک حالات سے محروم رہ جاتا ہے ۔ ڈاکٹر کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ حالات دریافت کرتے وقت وہ مریض سے ایسے سوالات نہ کرے جس سے مریض کو انہی سوالات کے الفاظ میں سے جواب دینے کا خیال پیدا ہو اگر معالج کے دل میں مریض کے قصہ کے عکس میں سے کوئی دوا خیال میں آجائے تو معالج کو چاہیئے کہ مریض سے اس دوا کی علامات بالکل الٹے طریقے سے دریافت کرے ۔ مثلاً پلساٹیلا میں پیاس نہیں ہوتی ہے ۔ تو اس کو یوں دریافت کرنا چاہیئے کہ "غالباً آپ کو پیاس تو بہت لگتی ہوگی" وغیرہ وغیرہ ۔

(۱۰) دماغی علامات اور مریض کی اپنی علامات ، یعنی مریض کی طبیعت کے متعلق آخر میں دریافت کرنی چاہیئے جب معالج کو یہ اچھی طرح یقین ہو جائے کہ مریض اس پر پورا اعتبار کرنے لگا ہے (اسباب کا خاص خیال رہے کہ یہ علامات بہت ہوشیاری سے لی جاتی ہیں ۔ اور ان علامات میں مریض کے جذبات غم و غصہ سے پیدا شدہ تکالیف نفرت و محبت کے نتائج ۔ عرصہ تک نفس کو روکنے یا کثرت مباشرت کے اثرات مابعد وغیرہ شامل ہوتے ہیں اور یہی علامات نسخہ تجویز کرنے کے لیے زیادہ مددگار ہوا کرتی ہیں ۔ اگر پالیسی سے مریض سے نہ پوچھا گیا تو عموماً انسانی خاصہ کے بموجب مریض چھپا جاتے ہیں) ۔

(۱) جب یہ تمام باتیں ختم ہو چکیں تو مریض کا جسمانی معائنہ کرنا چاہیئے : تاکہ معالج ان جسمانی تبدیلیوں کو جو مریض میں واقع ہو چکی ہیں دیکھ سکے ۔ یا سمجھ سکے ۔ اور اس کے بعد مریض کو ان اشیاء سے پرہیز کے متعلق ہدایت کرے (۱) جو ایسی تکلیف کو جس میں مریض مبتلا ہو بڑھاتی ہوں ، بڑھا سکتی ہوں ۔ (۲) ان چیزوں سے جو دوا کے اثر کو زائل کرتی ہوں اس کے عمل میں سدراہ ہوتی ہوں (۳) مریض کو یہ بھی بتا دینا چاہیئے کہ بیماری میں شفا کے حقیقی معنی کیا ہیں ؟ اور کس طرح مرض کو دبا دینے یا درد کو افیون وغیرہ جیسی اشیاء سے کم کر دینے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں) ۔

اب مریض کے اندرونی و بیرونی وطبی تصویر معالج کے سامنے اس کے مشاہدہ کے مطابق ، اور خود مریض کے لفظوں میں بصورت تحریر موجود ہے ۔ تو اس کو ٹھیک طور پر ترتیب دے کر معالج مریض کی مجموعی علامات بنائے اور ان مجموعی علامات سے دوا کا انتخاب کرکے مریض کو صحت یاب کرے ۔

مجموعی علامات کو حاصل کرنے کے لیے معالج کو مفصلہ ذیل طریقہ سے مریض کی بیان کردہ کہانی کو ترتیب دینا چاہیئے ۔
اول ، ہر ایک علامات کی کمی و بیشی مفصلہ ذیل طریقہ سے ترتیب دینی چاہیئے ۔

(۱) اسباب Causation

(۲) وقفہ حضانت آغاز مرض ، ونسیاتی کیفیت ، اس کی متعلقہ تکالیف ، میعاد ۔

(۳) نوعیت مرض ، جائے تکلیف ، درد یا احساسات وغیرہ ۔

(۴) اصل مرض کے ساتھ دیگر تکالیف یا اصل مرض کے کم ہو جانے سے دوسری تکالیف کی نمود

(۵) کمی یا بیشی ۔

(الف) وقت (کتنے بجے ؟ قبل یا بعد یا بعد دوپہر یا آدھی رات) ۔ (بت یعنی وقفہ موسم ، چاند کی کمی و بیشی ۔

(ب) مریض بذات خود پر گرمی ، سردی ، موسم ، موسم کی تبدیل ، آندھی ، پانی ، برسات ، و آسمانی کیفیتوں (مثلاً بادل کی گرج ، بجلی کی چمک ، آندھی وغیرہ ۔ وغیرہ مریض کی بذات خود کیفیت یا مرض کی کمی و بیشی (قبل دوران یا بعد ۔ آسمانی کیفیتوں کے) دھوپ ، ہوا ، کہر ، برف ، کھلی ہوا ، گرم یا سرد مکان میں دخول ۔ یا اخراج ، مجمع میں یا مجمع کے باہر ، بستر کی گرمی ، چولہے کا سینک ، کپڑے اتارنا ، یا پہننا ، اندھیرا روشنی ، وغیرہ وغیرہ ، کا اثر مندرجہ بالا کیفیتوں کا مرض یا تکلیف پر اثر ۔

(ج) غسل (گرم پانی سے ٹھنڈے پانی سے ، دریا یا سمندر میں) ، خارجی ٹھنڈی یا گرم سینک ، یا خشک اور تر ، ٹھنڈی یا گرم سینک ۔

(د) حرکت ، ۔ (حرکت آہستہ ، تیز ، چڑھائی ، اور نشیبی ، بستر میں کروٹ بدلنا جسمانی محنت ، آغاز حرکت ، تھوڑی دیر حرکت کرنے کے بعد ، حرکت کے دوران میں ، اور حرکت کے بعد ، گاڑی میں ۔ ریل میں ۔ موٹر میں ۔ یا گھوڑے کی سواری میں ۔ پیدل یا کشتی میں ۔

(ہ) وضع : نشست و برخاست (زانو پر زانو رکھ کر بیٹھی ہوئی حالت ، اٹھنے سے) ۔ جھکنا ۔ (جھکی ہوئی حالت سے اٹھنے سے ، جھکتے وقت جھکی ہوئی حالت میں) لیٹنا (درد والی جانب کے بل ۔ داہنی یا بائیں کروٹ شکم کے بل ، سر اونچا یا نیچا کرکے ، چت لیٹنے سے ، لیٹی ہوئی حالت سے اٹھنے سے لیٹی ہوئی حالت) پیچھے ، آگے ، یا کسی ایک طرف سر جھکانے سے آنکھیں بند کرنے یا کھول لینے سے ۔ کسی غیر معمولی صورت ، مثلاً گھٹنے سے لگا لینے سے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

(و) بیرونی اثرات۔ چھونے سے سخت یا نرم دباؤ سے۔ مالش سے، تنگی (کپڑے وغیرہ کی)، جھٹکے، گھوڑے پر چڑھنے، قدم رکھنے، روشنی، شور، گانا، بات چیت، خوشبوؤں، وغیرہ، وغیرہ۔

(ز) کھانا:۔ کھانے کے قبل۔ دوران میں۔ مابعد، گرم یا ٹھنڈی غذا۔ یا رقیق اشیاء وغیرہ۔ نگلنے (سخت رقیق، خالی)، تیزابی اشیاء یا غذائیں، مرغن اشیاء، نمک، نمکین غذا۔ نشاستہ۔ شکر، مٹھائیاں۔ سبز ترکاریاں، دودھ، انڈے، گوشت، مچھلی۔ پیاز۔ بیر شراب۔ شراب۔ شراب مصالحہ دار۔ برانڈی۔ قہوہ، چائے، تمباکو۔ گرم مصالحہ جات۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ح) پیاس:۔ پانی کی مقدار۔ کثرت۔ گرم۔ سرد۔ برف ملا۔ کھٹا۔ کڑوا۔ سوڈا واٹر، لیمونیڈ، بیر شراب۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ط) نیند:۔ نیند قبل۔ دوران میں۔ نیند آنے پر۔ بحالت پہلی نیند۔ یا بحالت گہری نیند یا نیند سے جاگنے پر یا تکلیف کی وجہ سے نیند سے جاگ پڑے۔

(ی) حیض:۔ (حیض کے قبل۔ دوران یا بعد۔ یا حیض کا ہونا)

(ک) پسینہ:۔ (گرم۔ سرد۔ پاؤں میں۔ کسی ایک حصہ میں۔ ڈھکے ہوئے یا ننگے حصص پر یا رکا ہوا وغیرہ)

(ل) دوسری رطوبتیں مثلاً سیلان خون۔ نزلہ۔ دست۔ قے۔ پیشاب۔ جریان احتلام۔ سیلان الرحم۔ وغیرہ وغیرہ۔ یا ان کا رک جانا۔

(م) جماع۔ بہت مدت تک پرہیز۔ جلق۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ن) جذبات غصہ۔ غم۔ ڈر۔ صدمہ۔ کسی خیالی حادثہ یا بات کا ڈر۔ یا یقین دلانا وغیرہ۔

(س) عجیب و شاذ و نادر ملنے والی اور مخصوص علامات۔

دوم۔ مریض کی جسمانی کیفیت و طبیعت:۔

(الف) مریض کی جسمانی بناوٹ۔ اس میں حرارت غریزی کی کمی و بیشی۔ ذکی الحسی اور قوت مدافعت میں کمی و بیشی بھی شامل ہے۔

(ب) جذبات سے تکالیف کا پیدا ہو جانا۔ (دیکھئے نیز دماغی کیفیت۔ مندرجہ ضمن سوم فصل ہذا)۔

(ج) جذبات سے رطوبات کا رک جانا۔ مثلاً حیض، پسینہ، سیلان الرحم، Leucorrhoea نزلہ۔ دست۔ وغیرہ۔

(د) مفصلہ ذیل بیماریوں کا دب جانا۔ مثلاً کھجلی۔ ملیریا۔ باؤ کے بخار، چیچک۔ سناک۔ آتشک۔ وغیرہ۔

(ہ) جسمانی تبدیلیاں مثلاً بواسیر کے مسے۔ ناسور۔ زخم۔ خنازیر Scrofula گومڑ Tumors دیگر قابل جراحی کیفیتیں وغیرہ Surgical Conditions

(و) سردی۔ نمی۔ گرمی۔ دھوپ وغیرہ کے اثر سے پیدا شدہ حالت۔

(ز) چوٹیں وغیرہ۔

(ح) پہلا حیض کب شروع ہوا۔ کیفیت (یعنی قبل از وقت یا دیر میں) موجودہ حیض کتنی دیر رہتا ہے۔ اس کا رنگ، بو۔ مقدار، چھیچھڑے۔ درد۔ (کمی و بیشی)۔ اس کی ملحقہ تکالیف حیض سے قبل دوران میں اور مابعد تکالیف مع کمی و بیشی (جسمانی و دماغی) سن یاس Change of Life (سن یاس کی تکالیف مع کمی بیشی)۔

(ط) دیگر رطوبات۔ مع اسباب، رنگ، بو، بناوٹ اور ان رطوبتوں سے تکالیف کی کمی و بیشی یا ان رطوبتوں کی کمی و بیشی سے تکالیف۔

(ی) نیند:۔ نیند سے آرام یا تکلیف، نیند کے آنے میں وقت۔ یا نیند کا غلبہ، عموماً نیند سے بیداری کا وقت۔ نیند میں باتیں کرنا۔ چونکنا۔ خواب۔ نیند سے آرام، یا نیند کے بعد کسل یا تکلیف کا پیدا ہونا۔ یا اس میں زیادتی۔

(ک) بے چینی۔ کمزوری۔ رعشہ۔ جاڑہ و لرزہ بخار۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ل) مریض بذات خود کی تکلیف یا آرام متعلقہ، نمبرہ ضمن نمبر ۲ سے نمبر س تک۔

(م) وہ علامات جو معالج خود مشاہدہ کرے مثلاً۔ مخارج کی سرخی۔ بالوں کی جسم پر زیادتی وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ن) مریض کی طبیعت۔ مثلاً گومڑ۔ خارش، مسے، مہاسے وغیرہ۔ مریض کی خاندانی بیماریاں، اور مریض کی جسمانی کمزوریاں۔

سوم۔ دماغی حالات۔ (الف) محبت، نفرت، جذبات (خودکشی کے۔ زندگی سے نفرت)، خواہش نفسانی، نفرت یا غیر معمولی رغبت، جماع سے۔ ڈر۔ لالچ۔ تمباکو پینا۔ شراب پینا، خواب دیکھنا۔ محفل میں جانے سے نفرت یا خواہش، خاندان میں، دوستوں میں مریض کا سلوک، حسد، کینہ۔ حملہ، شک، بہت باتیں بنانا۔ رونا ہنسنا، بے صبری وغیرہ۔

(ب) دماغی خرابیاں۔ مثلاً ہذیان۔ توہمات۔ دماغی پراگندگی وغیرہ۔ وغیرہ۔

(ج) دماغی کیفیت۔ مثلاً حافظہ۔ یکسوئی قلب۔ لکھنے پڑھنے میں غلطیاں وغیرہ وغیرہ

چہارم:۔ سر سے پاؤں تک ہر ایک عضو پر فرداً فرداً غور کرنا۔ اور ان کی علامات وغیرہ پر نظر رکھنا۔

پنجم۔ مریض کی گذشتہ سات سال صحت کی تاریخ۔

ششم۔ خاندانی ہسٹری۔

جب مندرجہ صدر طریقہ اور ترتیب سے مریض کی مجموعی علامات حاصل کر لی جائیں۔ تو پھر دوا کا انتخاب نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

فصل دوم

ادویہ کی آزمائش کا طریقہ، خواص الادویہ یعنی میٹریا میڈیکا کو سمجھنا اور یاد رکھنا

۱۸۱۰ء میں جب ہنی مین کی دختر نیک اختر بستر علالت پر پڑی تھیں اور ایلوپیتھک علاج اس کو کچھ نفع نہ پہنچا سکا تھا صرف ہنی مین ہی بلکہ اس زمانہ کے بڑے بڑے ڈاکٹر لڑکی کی زندگی سے امید منقطع کر چکے تھے۔ ہنی مین کو ایک رات میٹریا میڈیکا کا ترجمہ کرتے ہوئے یکایک یہ خیال پیدا ہوا۔ اور سوچنے لگے کہ کیوں سنکونا صرف معدودے چند بخاروں کو ٹھیک کر سکتا ہے اور باقیوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا انہوں نے دوسرے روز علی الصباح اچھی قسم کا سنکونا بازار سے حاصل کر کے کافی بڑی مقدار میں خود کھانا شروع کر دیا چند ہی روز میں ان کے اندر سنکونا کے اثر سے بخار پیدا ہو گیا جس کی علامات آپ کو سنکونا یا چائنا کے بیان میں ملیں گی، یہ ہومیوپیتھی کی پہلی جھلک تھی۔ اور اس کے بعد ہنی مین نے آرسنک، بیلاڈونا، اکونائٹ وغیرہ مختلف ادویہ کی آزمائش اپنے اوپر کی۔ اور انہوں نے یہ معلوم کیا کہ کس حد تک یہ ادویہ تندرست انسانی جسم پر اثر پذیر ہوتی ہیں اور اس لیے کس حد تک انسانی جسم میں سے بیماریوں کے اثر کو زائل کر سکتی ہیں اگرچہ ہنی مین اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ میٹریا میڈیکا (خواص الادویہ) کو سمجھنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا اثر خود محسوس کیا جائے۔ اور اس احساس کو نوٹ کیا جائے۔ سب ادویات کو معالج خود اپنے اوپر آزماتا ہے۔ تو اس کو کبھی وہ بھول نہیں سکتیں۔ اور اس لیے اپنے اوپر آزمائش کی ہوئی ادویات کو معالج نہایت اچھی طرح سے سمجھ کر مریضوں پر نہایت کامیابی کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے۔

ہنی مین کے زمانہ میں بہت کم ادویہ کی آزمائش کی گئی تھی۔ لیکن باوجود اس قدر کم ادویات کے بھی جس قدر کامیابی پریکٹس میں ان کو ہوئی وہ بعد ازاں صرف معدودے چند ڈاکٹروں ہی کو حاصل ہو سکی۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہر کوئی ادویہ کو بلا سوچے سمجھے مریضوں پر استعمال کرتے ہیں اور غلط ادویہ سے تکلیفات میں پیچیدگیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ اور اس لیے بعد میں اصل علامات کا ادویہ سے پیدا شدہ علامات سے تفریق کرنا مشکل ہو جایا کرتا ہے۔

امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ سوسائٹی کے مضامین جو وقتاً فوقتاً میڈیکل رسالہ جات میں شائع ہوا کرتے ہیں۔ پڑھنے کے قابل ہیں۔ جس دوا کی آزمائش کرنی ہوتی ہے۔ وہ دوا مدر ٹنکچر کی صورت میں کافی مقدار میں کئی تندرست مردوں اور عورتوں کو دی جاتی ہے۔ یا ہومیوپیتھک طاقتوں میں استعمال کراتے ہیں چند یوم کے بعد فرداً فرداً ہر ایک مرد و عورت کی فرداً فرداً علامات حاصل کی جاتی ہیں اور ان کا فرداً فرداً جسمانی معائنہ کر کے نوٹ کیا جاتا ہے۔ پھر سب علامات کو یکجا کر کے دوا کی مجموعی علامات اخذ کی جاتی ہیں۔ دماغی کیفیت اور سر سے پاؤں تک تمام اعضاء کی تمام علامات فرداً فرداً تحریر کر کے خواص الادویہ میں درج کی جاتی ہیں جو دوا بہت مدت تک بیماروں پر استعمال ہو کر تجربہ میں آجاتی ہے اس دوا پر مہر تصدیق ثبت ہو جاتی ہے۔ مگر اس دوا کے اثرات ہمیشہ وہی رہتے ہیں جو آزمائش کے وقت پیدا ہوتے ہیں دوسرے طریقہ ہائے حکمت کی طرح ان ادویات کو روزانہ تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوا کرتی۔

بعض ڈاکٹروں کا قول ہے۔ کہ ایک لاکھ طاقت سے ادویہ کی آزمائش کی جائے تو بہترین علامات اس سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ ابھی سوسائٹی ہذا نے ایک لاکھ طاقت سے لیکیسس کی آزمائش کی تو لیکیسس میں نا غورت نرم اور ہڈیوں کی دق کا علم ہوا۔ یہ ہر دو علامات ایسی ہیں جو ابھی تک کتابوں میں نہیں آئی تھیں۔ جوں جوں زمانہ گذرتا جائیگا اسی طرح آزمائش شدہ ادویات کی بہترین علامات ہمیں معلوم ہوتی جائیں گی۔

آج کل میں دیکھتا ہوں کہ نوجوان طالب علم عموماً اور خود کئی ایک ڈاکٹر ہر دوا کی دو ایک علامات یاد کر لیتے ہیں اور انہیں پر اکثر نسخے تجویز کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو اکثر اوقات ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے نہ وہ مریض کی ٹھیک طور پر مجموعی علامات ہی لیتے ہیں۔ اور نہ ادویات کے لطیف ترین فرق کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے اردو خواں احباب کچھ حد تک مجبور بھی ہیں۔ کیونکہ آج تک جس قدر کتب اردو زبان میں ہومیوپیتھی کی شائع ہوئی ہیں ان کے مصنفین نے صرف روپیہ کمانا ہی اپنا مقصد سمجھا۔ اگر یہ کتب گمراہ کن نہیں تو میرا دعویٰ ہے کہ ان میں پوری توضیح موجود نہیں ہے۔

میٹریا میڈیکا کو یاد رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ریپرٹری کی ہر علامات کے ساتھ ہر ایک دوا کا موازنہ کیا جائے تاکہ اس کی لطیف ترین تفریق سمجھ میں آسکے مجھے افسوس ہے۔ کہ اردو زبان میں اس وقت تک کوئی مکمل ریپرٹری نہیں ہے۔ (میں ایک ریپرٹری اقساط کی صورت میں شائع کر رہا ہوں۔ اگر قدرت کو منظور ہوگا تو جلد مکمل ہو جائے گی)

یاد کرنے کے لیے جو طریقہ میں نے مفصلہ ذیل چالیس دواؤں میں دیا ہے۔ وہ بہترین طریقہ ہے اور اگر ناظرین نے اس طریقہ سے دوا کو یاد کرنے اور سمجھنے کی کوشش کی تو ہر ایک دوا کی مکمل تصویر بہت جلد سمجھ میں آجائے گی مثال کے طور پر ایک مریض آپ کے پاس آتا ہے۔ جو سرد مزاج ہے۔ اور سردی سے کانپ رہا ہے۔ اگرچہ اس نے کمبل وغیرہ اوڑھ رکھے ہیں تاہم اس کی سردی دور نہیں ہوتی یعنی وہ اپنے آپ کو گرم نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس مریض کو سوزش پیدا کرنے والے درد بھی ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کو پیاس بھی ہو اور بلغمی جھیلوں میں ڈنک مارنے والے دردوں کے ساتھ استسقاء بھی ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے پیشاب میں کمی ہو چکی ہو اور اعضاء میں دوسری ایسی ہی علامات ہوں جن سے ایپس کی رہنمائی ہو سکے لیکن یہ بات کہ چونکہ مریض سرد مزاج ہے۔ اس لیے ایپس اس کی دوا نہیں ہو سکتی اب ہمارے خیالات سرفی نمبر ا یعنی " سرد مزاج اور سردی سے تکلیف " کی طرف قدرتی طور پر مبذول ہوں گے لیکن اس سرفی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ۷۰ دوائیں ہمارے پاس ایسی ہیں جو مریض کی ادویہ ہو سکتی ہیں۔

دوسرے مریض کی مثال لیجئے جس کو تکبن کے درد ہو رہے ہوں بہت سے معالجین کے خیالات تکبن کے درد کا نام سنتے ہی بیلاڈونا کی طرف مبذول ہو جائیں گے لیکن منجملہ ہم دواؤں کے ۱۴ دوائیں ایسی ہیں جن میں تکبن کے درد پائے جاتے ہیں۔ اور اکونائٹ، کلکیریا کارب، فاسفورس، پلساٹیلا، اور سیپیا میں درد ایسے نمایاں ہیں کہ بیلاڈونا جس کا استعمال حد سے زیادہ اور خواہ مخواہ کیا جاتا ہے)۔ سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ ہم مفصلہ ذیل ریپرٹری سے یہ معلوم کرتے ہیں کہ ان ۱۴ دواؤں میں سے کوئی ایک دوا مریض کی دوا ہو سکتی ہے۔ اگر مریض کے تکبن کے درد آدھی رات کے بعد بڑھ جاتے ہیں تو ہمارے [redacted] میں سے پانچ دوائیں باقی رہ جاتی ہیں یعنی برائی اونیا، کلکیریا کارب، فاسفورس، سلفر اور سلیشیا۔ اب پانچ میں سے کوئی ایک دوا مریض کی ہونی چاہیئے۔ پھر ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مریض سرد مزاج ہے تاہم

اس کے درد گرمی سے بڑھ جاتے ہیں اور مریض ٹھنڈی چیزیں پینا چاہتا ہے۔ تو فوراً ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ فاسفورس ہی مریض کی دوا ہے۔

اس قسم کی کئی تمثیلات ناظرین کے سامنے پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر عاقلاں را اشارہ کافی ست۔ ان چالیس دواؤں کے نام یہ ہیں:۔ اکوناٹ۔ آرنیکا۔ آرسنک۔ ایپس۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کلکیریا کارب، کاربوویج۔ کاسٹیکم۔ چائنا۔ کیموملا، کالوسنتھ۔ ڈیجی ٹیلیس، ڈروسرا۔ ڈلکا مارہ، جلسی میم۔ گریفائٹس۔ ہیپر۔ ہیوسمس۔ اگنیشیا۔ اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ لیکیسس، لائیکو۔ مرک۔ نیٹرم میور۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پاڈوفائلم، رسٹاکس، سلفر، سیپیا، سلیشیا۔ سٹافی سیگریا۔ تھوجا۔ ورٹیرم البم۔ اور زنکم۔

ان ادویہ کا عکس ٹھیک ٹھیک دیکھنے کے لیے میں نے بائیس سرخیاں قائم کی ہیں (۱) گرمی اور سردی (۲) ذہنی حالت، متعلقہ (۳) بے چینی (۴) ڈر (۵) چڑچڑاپن، بدمزاجی (۶) آنسو ڈبڈبائے رہنا، اور سانس کی کمی وغیرہ مثلاً (۱۰) بعد دوپہر (۱۱) آدھی رات کے بعد (۱۲) نیند کے بعد (۱۳) دبانے سے مخصوص علامات، متعلقہ (۱۴) پیاس، زیادتی (۱۵) کھانے سے (۱۶) پسینے سے (۱۷) دردوں کی نوعیت، مثلاً (۱۸) سوزش پیدا کرنے والے (۱۹) کاٹنے والے (۲۰) پھوڑے کے سے (۲۱) دھمکن والے (۲۲) اینٹھن والے اور پھاڑنے والے۔

میرا خیال ہے کہ ان ہی چالیس دواؤں اور ان ہی ۲۲ سرخیوں سے ہمارا روزانہ پریکٹس میں زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ اسی لیے میں نے ان کا ناظرین کی رہنمائی کے لیے انتخاب کیا ہے۔

سردی اور سردی سے تکلیف کا بڑھ جانا

یہ سرخی منجملہ چالیس ادویہ کے مفصلہ ذیل ۲۷ دواؤں سے تعلق رکھتی ہے۔ اکوناٹ، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، چائنا، کاربوویج، کاسٹیکم، کالوسنتھ، ڈلکا مارہ، گریفائٹس، ہیپر، اپیکاک، اگنیشیا، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک، نکس وامیکا، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، رسٹاکس، سیپیا، سلفر، سلیشیا،

اس سرخی کو استعمال کرتے وقت ہمیں یہ تفریق کرنی چاہیئے۔ کہ کس دوا میں تو حرارت غریزی کی کمی کی وجہ سے سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور کس دوا میں مختلف حالتوں میں سردی سے تکلیف بڑھتی یا گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ یہ دو مختلف باتیں ہیں ایک مریض جو گرمی کی خواہش کرتا ہو۔ مگر گرمی برداشت نہ کرسکتا ہو سرد مزاج ہے۔ لیکن اس کی انفرادی علامت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہ گرمی سے تکلیف پاتا ہو اور سردی سے اس کی تکلیف کم ہو جاتی ہو مثلاً فاسفورس میں مریض بہت زیادہ سرد مزاج ہوتا ہے۔ لیکن اس کے معدے کی علامات ہمیشہ ٹھنڈی چیزیں پینے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ جب کبھی وہ بیمار ہوتا ہے۔ تو ٹھنڈی چیزیں پینے کی خواہش کرتا ہے۔ جو معدے کے گرم ہونے پر فوراً قے ہو جاتی ہے۔ اس کے سر کی علامات بھی سردی سے بہتر ہو جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم اس کے برخلاف ایک گرم دوا ہے۔ گرمی برداشت نہیں ہو سکتی لیکن لائیکوپوڈیم کے معدے کی علامات گرم چیزیں کھانے اور گرم چیزیں پینے سے بہتر ہو جاتی ہیں۔ آرسنک گو ٹھنڈی ہے تاہم اس کی سر کی علامات کو سردی سے آرام ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اگر ہم انفرادی واقعات پر غور کریں۔ جن کے زیر اثر ہر ایک دوا پر سردی کا اثر ہوتا ہے۔ تو ہر ایک دوا میں مفصلہ ذیل انفرادی علامات معلوم ہوں گی۔

آرسنک:۔ مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ سردی سے اس کی تکلیف ہمیشہ بڑھ جاتی ہے۔ سینکنے سے اس کی تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔

کلکیریا کارب:۔ مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ کھلی ہوا سے نفرت۔ ٹھنڈی اور مرطوب ہوا سے ذکی الحس اس کے درد نہایت ہلکے ہوا کے جھونکے سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

چائنا:۔ مریض کو جاڑے کے وقت سردی جسم کے اندرونی حصص میں بھی محسوس ہوتی ہے۔

کاسٹیکم:۔ جاڑے وقت گرمی تکلیف کو کم نہیں کرسکتی کھانسی، دست، اور بائی کے درد سردی سے بڑھ جاتے ہیں اور فالج سردی سے پیدا ہوتا ہے۔

ڈلکا مارہ:۔ اس کی تکلیفات سرد مرطوب موسم اور مرطوب جگہوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ نزلہ، کھانسی اور اعصابی درد سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔

گریفائٹس:۔ مریض حد سے زیادہ سرد مزاج ہوتا ہے۔ نزلہ، ہڈیوں میں اور معدے میں درد سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔ مگر جلدی تکلیفات گرمی سے بڑھتی ہیں۔

ہیپر:۔ اس کا مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ معمولی سا ہوا کا جھونکا بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ ٹھنڈی ہوا سے اور ٹھنڈی چیزیں پینے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ کسی حصہ پر سردی لگ جانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

لائیکوپوڈیم:۔ گرم مزاج دوا ہے۔ لیکن معدے کی تکلیفات، کھانسی، حلق۔ اور سر کی تکلیفات سردی سے بڑھ جاتی ہیں۔

نائٹرک ایسڈ:۔ اس کا مریض نہ صرف سرد مزاج ہوتا ہے۔ بلکہ جسم بھی عموماً ٹھنڈا رہتا ہے خصوصاً پاؤں کے تلوے ٹھنڈے رہتے ہیں اور ذرا سی سردی لگ جانے سے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ نزلہ وغیرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن کھانسی کو سردی سے آرام ہوتا ہے۔

نکس وامیکا:۔ تمام جسم پر عموماً ٹھنڈک رہتی ہے۔ نہ تو کھلی ہوا مریض برداشت کرسکتا ہے اور نہ کپڑے اتارنا۔ کھانسی اور درد سر سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔

فاسفورس:۔ یہ دوا بہت ٹھنڈی ہے۔ جسم پر سردی، سر میں سردی، معدہ، ہاتھ اور پاؤں میں سردی، اعصابی درد، بائی کے درد، کھانسی، اور دست سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن معدے اور سر کی علامات سردی سے کم ہوتی ہیں۔

فاسفورک ایسڈ:۔ ہوا کے جھونکے برداشت نہیں ہوسکتے۔ شکم اور چہرے کی جانب ٹھنڈی ہوا

کرتی ہے۔

رسٹاکس :- اندرونی سردی۔ سردی سے، مرطوب، کھلی ہوا، ہوا کے جھونکے، ٹھنڈا پانی پینے، اور مشرقی ہوا سے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔

سلیسیا :- سردی، جسمانی سردی، ٹھنڈا موسم، ٹھنڈا پانی اور سردی سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔

اگر مندرجہ بالا علامات سے آپ کے مریض کی علامات مطابقت نہ کریں، تو مفصلہ ذیل پر غور کیجئے۔

اکونائٹ :- کی تکلیف سردی سے، خشک سرد ہواؤں سے ٹھنڈی ہواؤں گھوڑے گاڑی وغیرہ کی سواری سے بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً نزلہ، آشوب چشم، درد دانت کروپ کھانسی اور بائی کے درد پیدا ہوتے ہیں، اور بڑھتے ہیں۔

بیلاڈونا :- بیلاڈونا میں گرم جگہوں سے سرد مقام پر جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے، اور تیز ہوا کے جھونکوں سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

برائی اونیا :- کی تکلیفات جہاں سردی سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہاں موسم گرما میں ٹھنڈی اشیاء کے پینے سے بھی تکلیفات پیدا ہوتی، اور بڑھ جاتی ہیں۔

کاربوویج :- ٹھنڈک برداشت نہیں ہو سکتی۔ ناک، گھٹنے، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

کاسٹیکم :- تمام جسم میں سردی ہوتی ہے۔ ٹھنڈے موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ نیز معدے کی تکلیفات، نزلہ، ورم معدہ، اور بائی کے درد سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔ سردی لگنے سے چہرے پر پھاڑنے والے اور ڈنک لگنے کے سے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایپیکاک :- گرمی اور سردی دونوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ٹھنڈی اشیاء کے پینے سے درد شکم بڑھ جاتا ہے۔ اور جاڑے میں بھی تکلیفات بڑھتی ہیں۔

اگنیشیا :- میں سردی نمایاں ہوتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈبونے سے درد بڑھتے ہیں۔ ناک، پاؤں اور گھٹنے تک ٹانگیں سرد ہوتی ہیں۔

لیکیسس :- تمام جسم پر ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اعضاء اور بازو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ حلق کی تکلیفات ہوا کے جھونکے سے بڑھ جاتی ہیں۔

مرک :- ٹھنڈک برداشت نہیں ہو سکتی۔ سردی کے لیے حد سے زیادہ ذکی الحسی ہوتی ہے۔ کان، نیچے، اور ٹانگیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

نیٹرم میور :- قلب کے مقام میں برف کی مانند سردی۔ پاؤں، جوڑوں، پیٹھ اور معدے کی سردی یعنی ٹھنڈک۔

سیپیا :- تمام جسم پر سردی یعنی ٹھنڈک۔ ٹھنڈی مرطوب ہوا سے ذکی الحس کھانسی گھمبل کے والے درد، دانت اور بائی کے درد سردی سے بڑھتے ہیں۔

سلفر :- کی تکلیفات سردی میں اور تیز ہوا کے چلنے والے موسم سے بڑھتی ہیں۔ نیز مرطوب ٹھنڈے موسم میں بھی تکلیفات بڑھتی ہیں۔ حلق کی علامات اور اسہال سردی سے بڑھ جاتے ہیں۔

گرمی یا گرمی سے تکلیف کا بڑھ جانا

یہ بات مفصلہ ذیل ادویات میں پائی جاتی ہے :- ایپس، انٹم ٹارٹ، برائی اونیا، ڈلکا مارہ، ڈروسرا، گریفائٹس، ایپیکاک، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، فاسفورس، پلساٹیلا، سیکیل، سلفر، سیپیا، تھوجا، اور زنکم۔

ان کی مخصوص علامات یہ ہیں :-

ایپس :- گرم مزاجی، گرم مکان میں تکلیف کا بڑھنا، گرمی سے درد سر اور جاڑے کا بڑھنا۔

پلساٹیلا :- بہت گرم مزاج ہوتا ہے، اور اندرونی گرمی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ گرم مکان میں، اور گرم غذا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چولہے کی گرمی سے اور دوسری ہر قسم کی گرمی سے ہر تکلیف عموماً بڑھ جاتی ہے۔

سیکیل :- گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تمام کپڑے اتار ڈالتا ہے۔ اندرونی درد گرمی سے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ معدہ کی ٹھنڈک کو گرمی اور زیادہ بڑھا دیتی ہے۔

انٹم ٹارٹ :- سر کی علامات گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔ کھانسی گرم پانی پینے سے بڑھتی ہے بستر میں گرم ہو جانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ گرمی سے غنودگی پیدا ہوتی ہے۔

برائی اونیا :- سر، چہرہ اور جاڑے کی علامات گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔ گرم ہوا سے اور گرم مکان میں کھانسی بڑھتی ہے۔

ڈروسرا :- اگرچہ مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ مگر کھانسی گرمی سے بڑھتی ہے۔ زخم اور لمبی ہڈیوں میں درد بھی گرمی سے بڑھ جاتے ہیں۔

ڈلکا مارہ :- کھانسی، پتی اچھلنا، اور چھینکنا گرمی سے بڑھتے ہیں۔

گریفائٹس :- خشک گرمی سے، شام کے وقت اور رات کو تکلیف بڑھتی ہے۔ کمبل پر لیٹے کی گرمی سے، اور درد دانت گرمی سے بڑھتا ہے۔

اپیکاک :۔ گرمی سے جاڑا بڑھ جاتا ہے۔ گرم مرطوب اور جنوبی ہوا سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔
لیکیسس :۔ موسم بہار کی گرمی سے دست، نیز بستر کی گرمی سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔ اور دست بھی بڑھ جاتے ہیں۔
لائیکو پوڈیم :۔ میں کھلی ہوا کی خواہش ہوتی ہے۔ گرمی سے درد اور کھجلی کے دانوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ گرم مکان، کھانسی اور درد سر کو بڑھاتا ہے۔ گرم خوراک سے گو نفرت ہوتی ہے۔ تاہم گرم گرم کھانے سے بہت سی معدے اور شکم کی تکلیفات میں کمی ہوتی ہے۔ گرم اشیاء کے پینے سے حلق کا درد کم ہوتا ہے۔ ٹھنڈی غذا کی خواہش تو ہوتی ہے۔ مگر اس سے اسہال اور کھانسی بڑھ جاتے ہیں۔
مرک :۔ بیرونی درد بستر کی گرمی سے بڑھتے ہیں۔ گرمی سے حد درجہ کی ذکی الحسی ہوتی ہے۔ درد سر، گلسوئے، درد دانت بالوں کے درد اور خارش، کھجلی، گرمی سے بڑھ جاتے ہیں۔
نیٹرم میور :۔ دھوپ سے، موسم گرما میں تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانسی اور درد سر بڑھ جاتے ہیں، درد دانت گرم غذا سے بڑھتا ہے۔
فاسفورس :۔ اگرچہ مریض سرد مزاج ہوتا ہے۔ مگر کمر کے نزدیک گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ گرم پانی سے درد دانت پیدا ہوتا ہے۔ گرم غذا سے اسہال ہوتے ہیں گرم اشیاء کے پینے سے کھانسی ہوتی ہے۔ معدے کی علامات گرمی سے بڑھتی ہیں گرمی سے ہاتھ، چہرے اور بازو سُرخ ہو جاتے ہیں اور خارش بڑھ جاتی ہے۔
سیپیا :۔ کی تکلیفات گرم مکان میں، گرم آب و ہوا میں اور گرم کپڑے اوڑھنے سے بڑھتی ہیں آشوب چشم اور درد سر، نیز سانس کی تنگی گرمی سے بڑھ جاتی ہے۔
سلفر :۔ بہت گرم ہے مریض کپڑے اتار پھینکتا ہے۔ گرم مکان میں، بستر کی گرمی سے سورج کی گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ درد سر پاؤں میں سوزش اور خارش، خصوصاً گرمی سے بڑھ جاتے ہیں۔
وریٹرم :۔ گرم مکان میں کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ بستر کی گرمی سے اعصابی درد بڑھتا ہے دست گرم موسم میں بڑھتے ہیں۔
زنکم :۔ کی تکلیفات گرم ہو جانے سے اور سردی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے بالوں کے درد گرم ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور درد سر گرم مکان میں بڑھ جاتا ہے۔

بے چینی

مفصلہ ذیل ۳۲ ادویہ میں دماغی یا جسمانی بے چینی پائی جاتی ہے۔

اکونائٹ، آرسنک، اپس، انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، چائنا، کلکیریا کارب، کاربوویج، کاسٹیکم، کیموملا، کالوسنتھ، ڈلکامارہ، ڈیجی ٹیلس، ہیوسمس، اپیکاک، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، لیکیسس، مرک، نکس وامیکا، نیٹرم کیور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، سیکیل، سیپیا، سلیشیا، تھوجا، وریٹرم البم، سٹافی سیگیریا۔
ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی:۔
اکونائٹ :۔ مسلسل پہلو بدلتے رہنا، بے صبر اور بے چین رات کے وقت گرد و میں آرام نہیں ہوتا۔ لیکن چلنا پڑتا ہے اور حرکت کرنی پڑتی ہے۔ ہر ایک کام بہت عجلت سے کیا جاتا ہے۔
آرسنک :۔ دماغی اور جسمانی بے چینی۔ ایک بستر سے دوسرے بستر پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جاتا ہے۔
بیلاڈونا :۔ درد شکم کی حالت میں کاٹنا اور ملنا درد کی حالت میں بھاگ جانا چاہتا ہے۔
کلکیریا کارب :۔ دماغی بے چینی اور فکر، چڑچڑا، ضدی اور بے چین ہوتا ہے۔
ڈیجی ٹیلس :۔ اعصابی کمزوری کے ساتھ بے چینی ہوتی ہے۔
ہیوسمس :۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہلو اور کروٹ بدلتا ہے۔
لائیکوپوڈیم :۔ درد سے ذکی الحس ہونے کی وجہ سے بے چینی یہ کیفیت بحالت درد ہوتی ہے
مرک :۔ دماغی بے چینی۔ تفکرات اور اطمینان کی خواہش ہر ایک کام جلد بازی سے کرتا ہے مسلسل مقام بدلتا ہے۔ بے آرامی بے چینی رات کر اٹھ بیٹھے سے صبح تک
پلساٹیلا :۔ دماغی بے چینی کی وجہ سے رات کو اٹھ بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہے۔ ایک جگہ پر نہیں رہ سکتا گو حرکت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔
رسٹاکس :۔ ایک جگہ پر آرام سے نہیں رہ سکتا حرکت کرنے پر مجبور ہوتا ہے حالانکہ حرکت سے اُسے ضرر پہنچتا ہے۔ دماغی بے چینی۔
سیکیل :۔ تشنجی اینٹھن جسم کی بے فائدہ حرکات کے ساتھ بازوؤں میں مسلسل حرکت سر کو ایک طرف سے دوسری طرف جھٹکتا ہے۔
سیپیا :۔ تمام اعضاء میں تپکن کی وجہ سے چپ چاپ یا آرام میں نہیں رہ سکتا۔
سلیشیا :۔ تھوڑے شور سے بھی چونکتا ہے۔ اندرونی بے چینی اور تحریک زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بے آرامی۔ رعشہ۔
سٹافی سیگیریا :۔ بے چینی، حرکت کرنے کی خواہش میں کمی کے ساتھ، حرکت کرنے سے ضرر پہنچتا ہے۔
سلفر :۔ نظام عصبی میں بے آرامی اور تحریک مسلسل پاؤں کو ہلانا۔
زنکم :۔ پاؤں کا مسلسل ہلنا۔ ان کو مسلسل ہلانا ہی پڑتا ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ میں بے چینی دوسرے درجے پر پائی جاتی ہے۔

ایپس :- بہت مصروف رہتا ہے۔ کوئی کام ٹھیک طور پر انجام نہیں دے سکتا کاموں کو اکثر بدلتا رہتا ہے۔ دماغی اور جسمانی بے آرامی۔

انٹم ٹارٹ :- بے چینی۔ ادھر اُدھر کروٹیں بدلنا۔ بازو پھینکنا۔

کاربوویج :- رات کے وقت بے چینی۔ یا شام کو ۴ بجے سے ۸ بجے تک بے چینی دماغی بے چینی

کاسٹیکم :- جسمانی۔ بے چینی زیادہ تر شام کے وقت۔ دوڑنا چاہتا ہے۔ ادھر اُدھر چلنے کے لیے مجبور ہوتا ہے۔

کیمو ملا :- بچہ کو جب تک گود میں لیے رہو چپ رہتا ہے۔ اٹھانے پر لاتیں مارتا ہے کراہنا۔ بے چینی۔ بستر میں کروٹیں بدلنا۔ بہت بے چینی۔ فکر اور بے صبری کے ساتھ نیند میں جھٹکے اور اینٹھن۔

چائنا :- بستر سے کودنے پر مجبور ہوتا ہے۔

کارسنتھ :- دستوں کے ساتھ بے چینی گر ذرا سی حرکت کرنی پڑتی ہے کسی پہلو بھی آرام نہیں ملتا۔ درد سر چلنے کے لیے مجبور کرتا ہے۔

ڈلکامارہ :- بہت بے چینی۔ بے صبری عموماً بے آرامی۔

اگنیشیا :- لکھتے وقت ہاتھوں کا کانپنا۔ پہلو بدلنے سے اکثر دردوں میں افاقہ ہوتا ہے مختلف حصص کے عضلات میں جھٹکے اور تشنج۔

اپیکاک :- بخاروں میں بے آرامی۔

لیکیسس :- پیٹھ اور اعضاء میں دردوں کے ساتھ اکثر پہلو بدلنا پڑتا ہے۔

نیٹرم میور :- جاڑے کے ساتھ بے آرامی مسلسل اعضاء کو ہلانا پڑتا ہے۔ جلد بازی۔

نائٹرک ایسڈ :- شام کے وقت اعضاء کی بے چینی۔ جسم کے اوپر والے آدھے حصہ میں اینٹھن۔

نکس وامیکا :- حد سے زیادہ تحریک۔ فرداً فرداً پٹھوں میں تشنجی اینٹھن جسم کا داہنی طرف مڑنا پھر پیچھے کی طرف ٹانگوں کا اچانک جھٹکے سے جسم کے ساتھ لگ جانا اور ان کو پھیلانا۔

فاسفورک ایسڈ :- سینہ کی تنگی میں، گھٹنوں کے، پیر تڑ کے جوڑ کے ہاں کے اور ہڈیوں کے درد میں چلنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔

تھوجا :- فکرات سے رات کے وقت کروٹیں بدلنا۔ دماغی بے چینی۔

ویریٹرم البم :- ادھر اُدھر مجبوراً چلنا پڑتا ہے۔ دماغی بے چینی مسلسل اینٹھن اور جاہلانہ حرکت اپنے آپ کپڑے نہیں پہن سکتا

چڑچڑاپن

مفصلہ ذیل ۳۴ دواؤں میں چڑچڑاپن پایا جاتا ہے۔

اکونائٹ، آرنیکا، آرسنک، ایپس، انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیمو ملا، کلکیریا کارب، چائنا، کلکربوویج، کاسٹیکم، کارسنتھ، ڈلکامارہ، ڈیجی ٹیلس، جلسی میم، ہیپر، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک، نکس وامیکا، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، سیپیا، سلیشیا، اسٹافی سیگریا۔ تھوجا۔ ویریٹرم۔ زنکم مٹ۔

ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔

اکونائٹ :- درد ناقابل برداشت، یہاں تک کہ پاگل بنا دیتے ہیں۔ غصہ سے پیدا شدہ تکلیفات،

ایپس :- مریض کو خوش کرنا مشکل ہے۔ چڑچڑا غصہ اور تاسف سے پیدا شدہ تکلیفات۔

آرسنک :- چڑچڑا۔ لڑاکا۔ بدمزاج۔

بیلاڈونا :- لڑاکا۔ تشدد آمیز۔ کاٹے، مارے اور چیخے۔

برائی اونیا :- رونا۔ غصہ۔ چڑچڑا۔ اکیلے رہنے کی خواہش۔

کلکیریا کارب :- دن کے وقت چڑچڑا۔ ضدی، کینہ ور، جلد غصہ میں آنے والا۔

کاربوویج :- چڑچڑا اور بدمزاج۔ غصہ میں اگر مارتا ہے۔ لاتیں مارتا ہے۔ اور کاٹتا ہے

کاسٹیکم :- چڑچڑا۔ تنگ مزاج۔ لڑاکا بدمزاج۔

کیمو ملا :- ہمیشہ مزاج بگڑا رہتا ہے۔ چڑچڑا۔ لڑاکا۔ غصہ ور۔

لائیکوپوڈیم :- جگانے پر چڑچڑا، بدمزاج معمولی سی تردید کو برداشت نہیں کر سکتا ضدی۔ اپنی رائے کو برتر سمجھنے والا مریضہ حیض سے قبل بدمزاج ہوتی ہے۔

نکس وامیکا :- اُداس۔ لڑاکا۔ ذکی الحس۔ ملامت کرنے والا۔ بدمزاج۔ اتنا پاگل ہو جاتا ہے کہ چیختا ہے۔ غصہ سے معدہ کی تکلیفات جلد ڈر جاتا ہے

نیٹرم میور :- صبح کے وقت بدمزاجی۔ گر بات چیت کی جائے تو چڑچڑا معلوم ہوتا ہے معمولی سی بات پر غصہ میں آتا ہے۔ غصہ سے یا اندرونی ناخوشی سے پیدا شدہ تکلیفات۔

نائٹرک ایسڈ :- ضدی۔ جھگڑتے وقت کانپتا۔ غصہ میں آکر بددعائیں دینا، یا گالیاں بکنا معمولی سی باتوں پر سراسیمہ، غمگین اور ضدی۔

فاسفورس :- جلد غصہ میں آتا ہے۔ دماغی اور جسمانی چڑچڑاپن معمول سے ناخوشگوار

خیال سے ہی کمزور ہو جانا۔

پلساٹیلا بدمزاج جلد غصہ میں آنا۔ خیالات کا ایک دم بدلتے رہنا مزاج جلد بدلا کرے۔

رسٹاکس :۔ بے صبر۔ ہر معمول بات پر پریشانی۔ بدمزاج۔

سیپیا :۔ ملامت کرنے کی ہر وقت خواہش اور ملامت سے پریشانی کاروبار کے متعلق بدمزاجی، چڑچڑاپن ولاپروائی۔ اعصابی تحریک۔

سلیسیا :۔ سرزور۔ ضدی۔ تشدد آمیز۔

سلفر :۔ ضدی توڑنے اور تباہ کرنے والا۔ جلد غصہ میں آنے والا۔

تھوجا :۔ معمولی سی باتوں پر جلد غصہ میں آتا ہے۔ ضدی اور لڑاکا۔

زنکم :۔ شام کے وقت چڑچڑا۔ بدمزاج ڈرا ہوا۔ چڑچڑا۔ ذرا چھیڑے جانے پر چلاتا ہے۔

مفصلہ ذیل ادویات میں اگرچہ چڑچڑاپن ہے۔ مگر اس علامت کے لیے عموماً استعمال نہیں ہوتیں :۔

انٹم ٹارٹ :۔ غصہ کے بعد تکلیفات بڑھتی ہیں۔ غصہ کی حالت میں رونا اور چلانا۔

آرنیکا :۔ حد سے زیادہ ذکی الحس غصہ سے تکلیفات۔

چائنا :۔ چپ رہنے والا۔ پیار کرنے سے اور میٹھی میٹھی باتیں کرنے سے مریض بدمزاج ہو جاتا ہے۔ ضدی اور نافرمان بردار۔

کالوسنتھ :۔ غصہ میں چیزوں کا پھینکنا۔ غصہ سے اسہال اور قے اور ملکہ سیعض کارک جانا۔

ڈلکا مارہ :۔ جلد غصہ میں آتا ہے۔ اور لڑاکا ہوتا ہے۔

ڈرگی ٹیلس :۔ تاریک پہلو کا دیکھنا۔ اور پریشانی۔

جلسی میم :۔ غمگین اور اکیلا رہنا۔

لیکیسس :۔ کینہ ور۔ دوسروں کو تنگ کرنے میں خوشی۔ مکار۔

مرک :۔ تردید کرنے والوں کو مار ڈالنے کی خواہش۔ خاموش۔

سٹافی سیگیریا :۔ ملامت سے یا اندرونی ناخوشی سے تکلیفات۔ بچہ جن چیزوں کے لیے روتا ہے اگر اسے مل جائیں تو اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔

ویریٹرم البم :۔ رات بھر بددعائیں دینا۔ اور کتوں کی طرح سے رونا۔ غصہ کے دورے قسمیں کھانے کے ساتھ۔

ڈر

اکونائٹ، آرنیکا، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاسٹیکم، کاربوویج، ڈی جی ٹیلس، جلسی میم

گریفائٹیس، ہیپر، ہیوسمس، اگنیشیا، لائیکو پوڈیم، مرک، نیٹرم میور، نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا، سلفر ویریٹرم۔

ان ۲۲ دواؤں میں مفصلہ ذیل علامات ملتی ہیں :۔

اکونائٹ :۔ ڈر سے تکلیفات۔ مجمع سے ڈر۔ بھوتوں کا، موت کا۔ اندھیرے کا، گرنے کا ڈر، سڑک عبور کرنے سے ڈر۔

بیلاڈونا :۔ ڈر کی زیادتی دن کے وقت۔ بھوتوں کا۔ پانی کا ڈر۔ ڈر سے چھپنا۔

ڈی جی ٹیلس :۔ مسلسل موت کے ڈر سے ستایا جاتا۔ مستقبل کا ڈر۔

گریفائٹیس :۔ صبح کے وقت بہت ڈر ہوتا ہے۔

اگنیشیا :۔ یہ ہر چھوٹی بات سے خوف۔ چوروں کا ڈر۔

لائیکو پوڈیم :۔ بزدل ہوتا ہے۔ معمولی سے شور و غل سے بھی ڈر جاتا ہے۔

فاسفورس :۔ موت کا ڈر ہوتا ہے۔ بادل گرجنے میں ڈر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکان کے ہر کونے سے خوفناک شکلیں مریض کو گھور رہی ہیں۔

مفصلہ ذیل دوائیں بھی مفید ہو سکتی ہیں :۔

آرنیکا :۔ ٹکر کھا جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ چھوئے جانے سے بھی ڈرتا ہے۔ نیز موت کا بھی ڈر ہوتا ہے۔

آرسنک :۔ فکر بے چینی اور کمزوری کے ساتھ بہت ڈر ہوتا ہے۔ موت کا ڈر۔ اور خوف اکیلے چھوڑ دیئے جانے کا ڈر۔

کلکیریا کارب :۔ خیالی واقعات کے وقوع میں آنے کا ڈر۔ شفا سے مایوسی۔ پاگل ہو جانے کا خوف۔ موت کا۔ تپ دق۔ اکیلے رہنے کا ڈر۔ (شام کے وقت)

کاربوویج :۔ بہت جلد ڈرتا ہے۔ رات کے وقت بھوتوں کا ڈر۔

کاسٹیکم :۔ اکیلا بستر میں جانے سے ڈر۔ خوفناک خیالات کا اجتماع۔ دماغ میں کسی ناگوار حادثہ کے وقوع میں آنے کا اندیشہ۔ موت کا ڈر۔

جلسی میم :۔ حوصلہ کی کمی۔ موت کا ڈر۔ غصہ سے پیدا شدہ اثرات بد۔

ہیپر :۔ ڈر کی وجہ سے سونا نہیں چاہتا۔

ہیوسمس :۔ ڈر سے پیدا شدہ تکلیفات کے لیے بہت بڑی دوا ہے۔ مریض کو اکیلے رہنے کا چوٹ کھانے کا۔ اور زہر دیئے جانے کا ڈر۔

مرک :۔ مریضہ کو اندیشہ رہتا ہے۔ کہ کہیں وہ اپنے آپ ہی کو قتل نہ کر ڈالے۔ اکیلا نہیں رہنا چاہتی اس بات کا ڈر کہ پاگل ہو جائے گی۔

نیٹرم میور :۔ اس بات کا ڈر کہ پیٹ کے اندر کا بچہ کوئی دیکھ لے گا۔ اس بات کا ڈر کہ

کچھ واقعہ ہونے والا ہے۔ اس بات کا ڈر کہ قوت خیال زائل ہو جائے گی۔ ڈر سے دہشت

نکس وامیکا:- خودکشی کرنے کی رغبت لیکن موت سے ڈر۔ جلد ڈر جانا۔ اسی حالت کے متعلق فکر۔ ڈراؤنے توہمات۔

پلساٹیلا:- ڈر سے اسہال۔ عوام الناس کا ڈر۔

سلفر:- اس امر کا ڈر کہ روپیہ پیسہ ضائع ہو جانے سے وہ تباہ ہو جائے گا۔

وریٹرم البم:- اس بات کا ڈر کہ دم نکل جائے گا۔ ڈر کے بعد جسم کا ٹھنڈا ہو جانا غش کھا جانا اور از خود پاخانہ نکل جانا۔ جلد ڈر جانا۔

آنکھیں ڈبڈبائے رہنا (آنسو آجانا)

وہ مریض جن کی آنکھوں میں پانی (آنسو) بھر آتا ہے۔ اس کیلئے مفصلہ ذیل ۲۰ دوائیں ہیں:-
اکونائٹ۔ ایپس، انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاربوویج، کاسٹیکم، ڈیجی ٹیلس گریفائٹس، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، سیپیا، وریٹرم،
ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی:-

ایپس:- حوصلہ کی پستی۔ ناامید۔ بے صبر،

کلکیریا کارب:- بہت جلد چڑ جانا، زندگی سے مایوسی،

کاسٹیکم:- ناامید ہونا ہر ایک چیز کے تاریک پہلو کو دیکھنا۔ دن میں رونا، ہچکیوں سے رو بچے معمولی سی باتوں پر چیخ پڑتے ہیں۔

گریفائٹس:- رونے کی رغبت، معمولی واقعات پر رونا، راگ رنگ سے رونے کی خواہش،

اگنیشیا:- اندرونی غم کے بعد دیر سے ہنسنا اور رونا، اکیلا بیٹھتا ہے اور روتا ہے۔

لائیکوپوڈیم:- دن بھر رونا، شکریہ ادا کیے جانے پر بھی رونا۔ معمولی سی بات کو زیادہ محسوس کرنا۔ غمگین رہنا۔

نیٹرم میور:- غمگین رہنا۔ بلاوجہ رونا۔ بلائے جانے پر بلاوجہ رونا۔ مستقبل کے متعلق فکر کرنا

فاسفورس:- باقاعدہ صبح صادق اور ستارہ شام (مغرب) کے وقت غم گینی معمولی سے ناخوشگوار خیال ہی سے کمزور ہو جانا، خوشی اور آنکھوں میں آنسو بھر لانا یکے بعد دیگرے۔

پلساٹیلا:- خوشی یا غمگینی سے چلانا۔ ملامت اور جذبات سے چلانا۔ بلاسبب اپنی علامات اور تکالیف بتاتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔

رسٹاکس:- رونا کمزوری کے ساتھ جس کی زیادتی شام کو ہو۔ خلوت کی خواہش۔ رونا شروع

تو کرتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ کیوں!

سیپیا:- ساز سن کر رونا۔ اکثر رونے کے دوروں کے ساتھ اداسی۔ کھلی ہوا میں چلنے پر زیادتی

سلفر:- دن میں بھلانے پر چیخنا۔ کیونکہ مریض اپنے مرض کے متعلق مایوس ہوتا ہے۔

وریٹرم البم:- خیالی اور وہمی مصیبتوں پر رونا چلانا۔ بددعائیں دینا اور کتے کی طرح رونا۔

دوسرے درجہ میں مفصلہ ذیل ادویہ آتی ہیں:-

اکونائٹ:- رنجیدگی اور ہنسی یکے بعد دیگرے۔

انٹم ٹارٹ:- غصہ سے رونا۔ چھوئے جانے سے چیخنا۔ کھانسی کی حالت میں رونا ہچکیاں لے کر رونا۔

بیلاڈونا:- کتے کی طرح رونا۔ ملامت سے اور ناامیدی کی وجہ سے چیخنا۔

کاربوویج:- کہ مریض کو وہم ہو جاتا ہے۔ کہ اس نے گناہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ روتا ہے

ڈیجی ٹیلس:- آہ سرد بھرنا، اور رونا، راگ رنگ سے زیادتی پست ہمتی کے ساتھ آنکھیں ڈبڈبائے (آنسو بھرے) رکھنا۔

ہیپر:- بہت پست ہمت اور غمگین ہوتا ہے۔ گھنٹوں رویا کرتا ہے۔

لیٹنے سے تکلیف کا بڑھنا

لیٹنے سے تکلیف کا بڑھنا مفصلہ ذیل ۱۷ دواؤں میں پایا جاتا ہے:-
اکونائٹ، آرسنک، ایپس، انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، کیموملا، ڈلکامارہ، ڈروسرا، ہیوسس لیکیسس، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا:-
ان کی علامات یہ ہوں گی:-

آرسنک:- مریض کو لیٹنا پڑتا ہے۔ گو درد بڑھ جاتے ہیں۔ سانس میں تکلیف بڑھ جاتی ہے

ایپس:- بائیں کروٹ لیٹنے سے تکلیف میں زیادتی۔ سینہ کی علامات، سانس کی تکالیف اور کھانسی بائیں جانب لیٹنے سے بڑھ جاتی ہے۔

کیموملا:- لیٹنے سے آنکھوں کے سامنے چمکدار ستارے، متلی، چکر، اعصابی درد، رانوں میں درد، اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ چت لیٹنے سے تکالیف بڑھتی ہیں۔

ڈلکامارہ:- لیٹنے سے درد سر کھانسی اور بائی کے درد بڑھتے ہیں۔

ڈروسرا:- بستر میں لیٹنے سے مریض گھبراتا رہتا ہے تکلیف والی کروٹ لیٹنے سے تکلیف

بڑھتی ہے۔ کھانسی بڑھ جاتی ہے۔

ہیوسمس:۔ کا مریض چت لیٹتا ہے لیکن لیٹنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔

لائیکوپوڈیم:۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے لیکن دائیں کروٹ لیٹنے سے سانس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ داہنی کروٹ لیٹنے سے شکم کی تکالیف بڑھتی ہیں۔

فاسفورس:۔ چت لیٹنے سے نمونیہ کی تکلیف میں کمی ہوتی ہے، داہنی طرف لیٹنے سے اسہال میں، سینہ میں، سوئیاں چبھنے جیسے درد میں۔ اور نمونیہ کے بعد آرام محسوس ہوتا ہے۔ بائیں طرف لیٹنے سے دل کی تکالیف کھانسی بائی کے درد اور اسہال بڑھ جاتے ہیں۔

پلساٹیلا:۔ درد کی حالت میں چت لیٹنے سے درد بڑھتا ہے اور بائیں طرف یا جدھر درد نہ ہو لیٹنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ چت لیٹنے سے پیشاب کی حاجت میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

رسٹاکس:۔ لیٹنے سے کھانسی چکر پیٹھ کا درد، بائی کا درد اور کپکپی پیدا ہو جاتی یا بڑھ جاتی ہے۔

اگر متذکرہ صدر ادویات میں علامات پورے پورے طور پر نہ ملیں تو مفصلہ ذیل ادویہ کا مطالعہ کیجئے:۔

اکونائٹ:۔ بحالت بخار لیٹا نہیں جا سکتا، لیٹنے سے اختلاج کی زیادتی۔ داہنی کروٹ سونے سے سینہ کی علامات اور کھانسی بڑھ جاتی ہیں۔ جس کروٹ مریض لیٹتا ہے اسی طرف کے رخسار پر پسینہ آ جاتا ہے۔

انٹم ٹارٹ:۔ ماؤف کروٹ لیٹنے سے زیادتی۔ درد کان بڑھ جاتا ہے سوائے داہنی کروٹ کے ہر پہلو پر سونے سے قے آتی ہے۔

بیلاڈونا:۔ داہنی طرف لیٹنے سے کھانسی اور درد سر بڑھ جاتے ہیں لیٹنے سے درد جگر بڑھ جاتا ہے۔

کیکس:۔ لیٹنے سے پھیپھڑوں میں، بائیں بازو میں، ریڑھ کی ہڈی میں درد ہوتا ہے اور دم گھٹتا ہے یہ تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ لیٹی ہوئی حالت میں از خود پیشاب نکل جاتا ہے۔

نکس وامیکا:۔ چت لیٹنے سے کھانسی اور سینہ میں درد بڑھ جاتے ہیں، داہنی طرف لیٹا نہیں جا سکتا، لیٹنے سے دم گھٹنا، چھینکیں اور درد سر بڑھتا ہے۔

فاسفورک ایسڈ:۔ بستر میں لیٹنے سے چکر اور سینہ میں سرسراہٹ بڑھ جاتی ہے یا پیدا ہو جاتی ہے۔

سیپیا:۔ چت لیٹنے سے، درد سر، اور بائیں کروٹ لیٹنے سے کھانسی بڑھتی ہے۔

حرکت سے تکلیف کا بڑھ جانا

مفصلہ ذیل ۲۰ دواؤں میں حرکت سے تکالیف کا بڑھ جانا پایا جاتا ہے۔

آرنیکا، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، کاربوویج، کاوسٹکم، ڈیجی ٹیلس، جلسی میم، ہیپر اسلفر، کیکس، مرک

نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورس، سلفر، سلیسیا، ویربٹرم البم، زنکم،

بیلاڈونا:۔ معمولی سے جھٹکے سے بھی تکلیف میں زیادتی، حرکت سے نفرت درد شکم کا پیچھے کی طرف جھکنے سے بڑھ جانا۔ اپنی جگہ سے اٹھنے پر ٹھوکر کھانا حرکت کرنے سے درد سر، چکر، چہرے میں درد اسہال حیض اور خون کا سیلان اور کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آگے کی طرف جھکنا برداشت نہیں ہو سکتا۔

برائی اونیا:۔ معمولی حرکت سے بھی ہر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ چلنے سے زینہ چڑھنے سے اٹھنے سے جھکنے سے، غلط قدم اٹھانے وغیرہ وغیرہ سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

کاوسٹکم:۔ سر پھیرنے، جھکنے، چلنے سے تکالیف بڑھتی ہیں، بائی کے درد شکم اور آنکھوں میں درد حرکت کرنے سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرک:۔ ریڑھ میں درد گھٹنوں میں۔ جوڑوں میں درد۔ دھڑکن۔ سوئیاں چبھنے کے سے درد اور زخم حرکت کرنے سے بڑھ جاتے ہیں۔

نکس وامیکا:۔ زینہ چڑھنے سے کھانسی بڑھتی ہے بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے پر درد اور داہنے گردے کا درد بڑھتا ہے۔ بستر میں کروٹ بدلنے اور چلنے سے دماغ اور شکم کی تکالیف بڑھتی ہیں چلتے ہوئے ٹھوکریں کھاتا ہے۔

سلفر:۔ درد سر کانوں میں آوازیں رانوں میں درد حرکت سے بڑھتے ہیں۔ چلنے سے سر کی تکالیف عرق النساء ٹانگوں میں درد۔ تلوؤں کی جلن بڑھتی ہے۔ ہر قدم پر تلوؤں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ جھکنے سے سر کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض اپنی جگہ پر سے اٹھنے سے اور زینہ چڑھنے سے خود کو ناقابل خیال کرتا ہے۔

سلیسیا:۔ معمولی حرکت سے بھی ہر تکلیف بڑھتی ہے۔ جھکنے سے، اٹھنے سے اور چلنے سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

مفصلہ ذیل ادویات میں باقی علامات ملیں گی۔

ایپس:۔ حرکت سے درد سر، جاڑا، اکڑان، درجع المفاصل بڑھتے ہیں، جھکنے سے، چلنے سے اور ہاتھوں کو ذرا سی حرکت سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

آرسنک:۔ حرکت سے درد سر، خصیۃ الرحم کے درد، سینہ کی اکڑان بڑھ جاتی ہے بستر میں اٹھنے سے درد سر بڑھتا ہے۔ چلنے سے اور زینہ چڑھنے سے مریض ناقابل خیال کرتا ہے۔

آرنیکا:۔ حرکت سے درد سر، جاڑا، سینہ اور معدے کی علامات، اکڑان اور درد بڑھ جاتا ہے۔

کاربوویج:۔ ذرا سی حرکت کرنے سے بھی سانس میں تکلیف ہوتی ہے بستر میں کروٹ بدلنے سے اور چلنے سے مریض بدتر محسوس کرتا ہے۔

ڈی جی ٹیلس :۔ حرکت کرنے سے درد ہوتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کی خواہش بڑھتی ہے چلنے سے سانس میں دقت اور دم کشی ہوتی ہے حرکت سے دھڑکن ہوتی ہے اور جسم پر نیلا پن آتا ہے بازو اوپر اٹھانے سے کھانسی بڑھتی ہے مریض حرکت نہیں کرتا اس کو اندیشہ رہتا ہے۔ کہ حرکت سے دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔

جلسی میم :۔ مریض ہمیشہ لگاتار حرکت کرتا رہتا ہے کیونکہ ایسا نہ کرنے سے اس کو ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے کہ دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔ حرکت کرنے سے درد سر، پپوٹوں کا درد اور ٹانگوں کا درد بڑھتا ہے۔

ہیپر :۔ زینہ چڑھنے اور اترنے سے پیٹھ اور اعضاء میں درد بڑھتا ہے۔ سر جھکانے اور ہلانے سے درد بڑھتا ہے۔

اپیکاک :۔ معمولی سی حرکت متلی۔ آنتوں میں مروڑ، پسینہ۔ کندھوں کے درمیان اینٹھن آنتوں میں کٹن اور حلق میں سکڑن پیدا کرتی ہے۔ یا حرکت سے یہ سب تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

لیکیسس :۔ میں ہر قسم کی حرکت سے نفرت ہوتی ہے۔ چلنے سے چکر آتا ہے۔ دم پھولتا ہے نیز درد سینہ کے درد اور دم گھٹنے کے دورے بڑھ جاتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ :۔ میں چلنے سے چکر، مبرز میں درد، شرم گاہ میں سوئیاں چبھنے کی تکلیف اور اچانک سانس کا رک جانا پایا جاتا ہے۔ زینہ چڑھنے سے سانس پھولتی اور دھڑکن بڑھتی ہے حرکت کرنے سے درد سر، جاڑا اور شکم میں درد بڑھتے ہیں۔

فاسفورس :۔ میں جب مریض چلتا ہے تو درد سر، دم پھولنا، شکم میں کمزوری، عام کمزوری ایڑیوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔ یا بڑھ جاتا ہے۔ چلتے وقت لڑکھڑاتا ہے یا ٹھوکر کھاتا ہے، چکر، درد دل دھڑکن کھانسی پاخانہ کا از خود نکل جانا۔ یہ سب کچھ حرکت سے بڑھ جاتے ہیں۔

ویریٹرم البم :۔ ذرا سی حرکت سے متلی اور قے بڑھتی ہے۔ اٹھنے سے کھانسی بڑھتی ہے۔ حرکت کرنے سے درد سر، معدے میں کاٹنے والے درد کمزوری اور دم پھولنا بڑھ جاتا ہے۔

زنکم :۔ معمولی سی حرکت سے بیٹھے سے پنڈلیوں اور پاؤں میں کاٹنے والا درد پیدا ہوتا ہے۔ چلنے سے چکر، درد سر، ریاحی درد شکم، مبرز میں جلن، پیشاب کا خود بخود نکل جانا، گھٹنوں اور ایڑیوں میں درد بڑھ جاتا ہے۔ نیز متلی، چکر، اور سینہ کی تکالیف اور اعصابی درد بڑھ جاتے ہیں۔

سہ پہر کے دوران تکلیف کا بڑھ جانا

۱۸ دواؤں میں یہ علامات پائی جاتی ہیں :۔

ایپس، بیلاڈونا، برائی اونیا، کالوسنتھ، ڈلکامارہ، ڈیجی ٹیلس، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا، سلیشیا، تھوجا، زنکم مٹ۔

علامات مفصلہ ذیل ہوں گی :۔

بیلاڈونا :۔ ۳ بجے بعد دوپہر آدھی رات تک تکلیف میں اضافہ۔

لائیکوپوڈیم :۔ ۳ یا چار بجے بعد دوپہر اور ۴ بجے بعد دوپہر سے ۸ بجے رات تک تکلیف میں اضافہ۔

پلساٹیلا :۔ ۳ بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک عام طور پر مریض شام کے وقت بدتر محسوس کرتا ہے۔

رسٹاکس :۔ ۲ بجے بعد دوپہر بخار زیادہ ہو جاتا ہے۔ ملیریا نوبتی بخار ۷ بجے شام کو نمودار ہوتا ہے۔

سیپیا :۔ ۲ بجے بعد دوپہر سے ۸ بجے رات تک تکلیف بڑھتی ہے یعنی بخار، چکر اور درد

سلیشیا :۔ شام کے وقت اور رات کو عموماً تکلیف بڑھتی ہے۔ بخار۔ پیاس ۲ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے بعد دوپہر تک زیادہ ہوتی ہے۔

تھوجا :۔ جاڑا، ۵½ بجے شام۔ آؤں کے دست ۶ بجے شام۔ سر پر درد ان شام کے وقت زیادہ۔

زنکم :۔ جاڑا، ۴ بجے، سے ۸ بجے رات تک۔ درد دل ۲ بجے شام سے ۴ بجے شام تک چمک آنکھوں میں جلن، چھینکیں، پیاس، کمزوری، موت کے خیالات تکلیف کمل ہوا کو برداشت نہ کر سکنا۔ یہ سب کچھ سہ پہر کے وقت ہوتا ہے۔

باقی ادویات میں مفصلہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

ایپس :۔ جاڑا، ۳ بجے سے ۴ بجے شام تک۔

برائی اونیا :۔ درد سر، پیشاب کی کثرت ۶ سے ۷ بجے شام تک عرق النسا، اور کئی ایک دوسری تکالیف کی زیادتی سہ پہر کے وقت۔

کالوسنتھ :۔ کی تکلیف ۴ بجے شام سے ۹ بجے رات تک بڑھتی ہیں۔

ڈیجی ٹیلس :۔ کی تکلیف ۴ بجے شام سے ۶ بجے شام تک بڑھتی ہیں۔

ڈلکامارہ :۔ کے مریض کی تکالیف عموماً شام کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ درد سر شام کے وقت کھلی ہوا میں چلنے سے بڑھتا ہے۔ ریڑھ کا پن مریض میں بعد دوپہر پایا جاتا ہے۔

اگنیشیا :۔ درد سر سہ پہر سے شام تک آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں، ۴ بجے شام کے وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

مرک :۔ ۵ بجے سے ۶ بجے شام تک جاڑا محسوس ہوتا ہے۔ سہ پہر میں خصیوں میں سردی محسوس ہوتی ہے۔

نیٹرم میور :۔ بخار جاڑا اور بعد دوپہر پیر ٹھنڈے ہو جائیں۔
نائٹرک ایسڈ :۔ میں کھانسی، جاڑا، چکر، اور ریاح کا اجتماع سہ پہر میں زیادہ ہوتا ہے۔
فاسفورس :۔ شام کو ۳ بجے سے ۶ بجے تک تکالیف بڑھتی ہے۔

آدھی رات کے بعد تکالیف کا بڑھنا

مفصلہ ذیل ۱۳ دواؤں پر علامت پائی جاتی ہے۔
آرسنک، برائی اونیا، کلکیریا کارب، ڈروسرا، جلسی میم، مرک، نکس وامیکا، فاسفورس، پاڈوفائلم، رسٹاکس، سلفر، سلیشیا، تھوجا،
ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔
آرسنک :۔ نصف شب کے بعد ایک سے دو بجے تک، پریشانی، بے چینی، دست بخار اور سردی۔
ڈروسرا :۔ متلی، کھانسی بخار اور کاٹنے والے درد بڑھ جاتے ہیں۔
نکس وامیکا :۔ ۳ سے ۴ بجے آخری شب میں تکلیف بڑھتی ہے۔ کھانسی۔ درد گردہ اور پسینہ
فاسفورس :۔ میں پسینہ، نزلہ اور کھانسی بڑھتی ہے۔
پاڈوفائلم :۔ ۲ بجے پچھلی رات شکم میں درد کے ساتھ دست ہوتے ہیں آنتوں میں اینٹھن ۵ بجے صبح سے ۹ بجے صبح تک۔
رسٹاکس :۔ عام طور پر نصف شب کے بعد بڑھتی ہیں۔ بے چینی۔ اینٹھن۔ اور خارش۔
سلیشیا :۔ تکالیف عام طور پر نصف شب کے بعد بڑھتی ہیں۔ جاڑا ایک بجے پچھلی رات کے بعد سے صبح ۱ بجے تک ۲ بجے نصف شب کے بعد جاگنا۔ ۶ بجے صبح پسینہ۔ ۶ بجے سے ۸ بجے تک دست۔
تھوجا :۔ ۲ سے ۴ بجے پچھلی رات جاڑا، درد سر بائی کے درد اور سر میں درد ہوتا ہے۔
مفصلہ ذیل ادویات میں بہت کم درجہ کی تکلیف آدھی رات کے بعد بڑھتی ہے۔
برائی اونیا :۔ ۳ بجے صبح سے ۶ بجے صبح تک۔
کلکیریا کارب :۔ ۱ بجے سے ۲ بجے صبح تک ۳ بجے صبح کے بعد مریض سو نہیں سکتا۔
جلسی میم :۔ نصف شب کے بعد خواب، پیشاب کا نکلنا،
مرک :۔ پیاس، تھوک کی زیادتی سل کے ساتھ۔ بخار پیاس کی شدت کے ساتھ۔
سلفر :۔ ۴ بجے سے ۵ بجے صبح تک تکلیف کا بڑھنا، ۶ بجے سے ۷ بجے صبح جاگنے کے بعد پسینہ کھانسی ۲ بجے پچھلی رات تک۔

نیند کے بعد تکلیف کا بڑھ جانا

مفصلہ ذیل ۱۴ دواؤں میں نیند کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔
اکونائٹ، آرنیکا، ایپس، کاربوویج، کاسٹیکم، ہیپر، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر،
لیکیسس :۔ تکلیف عموماً نیند کے بعد بڑھ جاتی ہے۔ اور نیند کی حالت ہی میں تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ یا تکلیف کی حالت ہی میں مریض سوتا ہے۔
سلفر :۔ نیند کے بعد چونکنا اور چیخنا۔ ڈر کر جاگنا۔ نیند کے بعد دست۔
مفصلہ ذیل دوائیں دوسرے درجہ میں ہیں۔
اکونائٹ :۔ بحالت نیند بخار ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ کابوس سے چونکنا
ایپس :۔ تکلیف ہی میں مریض سوتا ہے جاگنے کے بعد تھکا ہوا ہوتا ہے۔ نیند سے اچانک بہت پریشانی کے ساتھ چونکتا ہے۔
آرنیکا :۔ نیند کے بعد داہنی طرف مفلوج۔ طویل نیند کے بعد تکلیف کا بڑھنا۔ نیند سے آرام کا نہ ملنا۔
آرسنک :۔ نیند سے چونکنا، اور نیند کے بعد تھکاوٹ۔
کاربوویج :۔ پاؤں اور ٹانگوں کا ٹھنڈا پن نیند کے بعد محسوس ہوتا ہے۔
کاسٹیکم :۔ جاگنے پر تکلیف۔ اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ نیند کے بعد ایڑیوں میں اینٹھن۔
ہیپر :۔ نیند کی حالت میں ڈر۔ نیند کے بعد دم گھٹنا
لائیکوپوڈیم :۔ نیند کے بعد بھوک بے آرامی، چڑچڑاپن، لاتیں مارنا اور ڈر اور ملامت کرنا۔
فاسفورک ایسڈ :۔ نیند کے بعد بخار بھوک، غم گینی، اور غم گینی کے خیالات
فاسفورس :۔ تفکر۔ بے چین،
پلساٹیلا :۔ نیند کے بعد بدہضمی، سستی، بے چینی،
رسٹاکس :۔ پریشانی کمزوری، بے آرامی، کانپنا، اور ایسا محسوس ہونا کہ نیند ہی نہیں آئی۔

دبانے سے تکلیف کا بڑھ جانا

یہ علامت مفصلہ ذیل ۱۲ دواؤں میں پائی جاتی ہے۔
آرسنک، ایپس، کاربوویج، ہیپر، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا،

سلیسیا، سٹافی سیگریا۔
علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔
ایپس :۔ معمولی سے چھونے کو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ اور نہ چادر اوڑھ سکتا ہے۔ ہر حال میں درد محسوس ہوتا ہے۔ بچہ ہاتھ لگانے ہی سے اکڑ جاتا ہے۔
ہیپر :۔ چھونے نہیں دیتا۔ کھوپڑی، آنکھیں، گردہ کا مقام، گردن کے پٹھے، گردن ان سب کی تکالیف دبانے سے بڑھ جاتی ہیں۔
لیکیسس :۔ ہلکا سا ہاتھ لگانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ دبانے سے سیاہ و نیلے نشان پڑ جاتے ہیں، حنجرہ پر دبانے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے، حلق اور شکم کو چھوا نہیں جاسکتا۔ (بعض وقت زور سے دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہے، حالانکہ معمولی چھونا بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا)۔
لائیکوپوڈیم :۔ تمام نرم حصص دباؤ برداشت نہیں کرسکتے۔ تنگ کپڑے اور کپڑوں کا بوجھ تکلیف کو بڑھا دیتا ہے۔ جگر پر دباؤ یا وزن برداشت نہیں کیا جاسکتا)
سلیسیا :۔ پسلیوں کے نیچے دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ کھوپڑی اور معدے پر دبانے سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں جس کروٹ کے بل سوتا ہے، وہی حصے سن ہوجاتے ہیں۔ چھونے سے دردِ سر، دانت کا درد، آنکھوں و جگر کی تکلیف، شرمگاہ اور کنپٹیوں کا درد بڑھ جاتا ہے۔
سٹافی سیگریا :۔ کھوپڑی، خصیۃ الرحم کا اعصابی درد، نیز زخم دبانے سے بڑھ جاتے ہیں۔ سر کا درد، دانت کا درد، زخم کا درد، اور گھٹنے کے جوڑ میں درد، دبانے سے بڑھ جاتے ہیں۔
مفصلہ ذیل دوائیں دوسرے درجہ میں آتی ہیں۔
آرسنک :۔ میں کھوپڑی، معدے اور شکم کی علامات دبانے سے بڑھتی ہیں
کاربوویج :۔ شکم، جگر اور گردی کی تکالیف بڑھتی ہیں۔
مرک :۔ سر، دانت، مسوڑھے، معدے، جگر، مثانہ، ریڑھ کی تکالیف زخم اور ہڈیوں کے درد بڑھ جاتے ہیں۔
نیٹرم میور :۔ کے مریض کو کپڑے ڈھیلے کرنے پڑتے ہیں، بالوں کو ہاتھ لگانے سے بال گر جاتے ہیں، ناک، جبڑا، دانت، شکم اور ریڑھ کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔
نائٹرک ایسڈ :۔ مسوڑھوں میں چھونے سے خون بہتا ہے۔ بچل کے دانے، آشوبِ چشم، درد دانت، شکم، مبرز کی تکالیف اور زخم کو چھونے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔
نکس وامیکا :۔ تنگ کپڑے سے جگر پر درد بڑھتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے اینٹھن پیدا ہوتی ہے۔ معدہ، جگر، کھوپڑی اور شکم کی تکالیف دبانے سے بڑھتی ہیں

دبانے سے آرام

دبانے سے آرام کی علامات مفصلہ ذیل دس ادویہ کے اندر پائی جاتی ہیں۔
ایمپس، برائی اونیا، چائنا، کالوسنتھ، ڈروسرا، ڈلکامارہ، گریفائیٹس، پلساٹیلا، رسٹاکس،
دبانے سے آرام کی علامات یہ ہوں گی۔
برائی اونیا :۔ دبانے سے عام طور پر آرام
چائنا :۔ کھینچنے والا درد سر اور سینہ والی سامنے کی ہڈی کے درمیان میں دبانے والے درد کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ جگر کے مقام میں بھاری پن کو جسم آگے کی طرف جھکانے سے آرام ہوتا ہے
کالوسنتھ :۔ کی تکلیف کو سخت اور مضبوط دباؤ سے آرام ہوتا ہے
ڈروسرا :۔ کا مریض کھانستے اور چھینکتے وقت سینہ کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔ چہرے میں معدہ میں، درد، اور سینہ میں سوئیاں چبھنے کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔
پلساٹیلا :۔ میں زور سے مالش کرنے میں آرام ہوتا ہے۔ درد سر بائیں سینہ میں درد، بازو میں درد، شریانوں میں ٹیکن، کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔
سلیسیا :۔ میں جہاں بہت سی تکالیف چھونے اور دبانے سے بڑھ جاتی ہیں، درد سر کو زور سے دبانے یا کس کر باندھنے سے آرام ہوتا ہے۔
مفصلہ ذیل ادویات میں دوسرے درجہ کی علامات پائی جاتی ہیں۔
ایپس :۔ میں درد سر کو دبانے سے آرام ہوتا ہے جب کہ تمام دوسری علامات بڑھ جاتی ہیں۔
ڈلکامارہ :۔ میں سینہ کے درد اور پیٹھ میں سوئیاں چبھنے کو آرام ہوتا ہے
گریفائیٹس :۔ میں درد شکم کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ اگرچہ جگر اور شکم کی تکالیف دبانے اور تنگ کپڑے کے دباؤ سے بڑھتی ہیں۔
رسٹاکس :۔ سے عرق النسا میں مالش سے آرام ہوتا ہے پیٹھ میں درد دابنے پر تو بائیں آنت میں اور ٹانگوں کے درد کو بھی دبانے سے آرام ہوتا ہے۔

پیاس

مفصلہ ذیل ۱۲ دواؤں میں پیاس پہلے اور دوسرے درجہ میں پائی جاتی ہے۔
اکونائٹ :۔ آرنیکا، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیموملا، چائنا، ڈیجی ٹیلس

ہیپر سلفر، لیکیسس، مرک، نکس وامیکا، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پاڈوفائلم، رسٹاکس، سلفر، سلیشیا ورٹیرم،

یہ علامت بہت سی بیماریوں اور بہت سی دواؤں میں پائی جاتی ہے۔ اگر پیاس کی کوئی وجہ نہ ہو تو یہ ایک ضروری علامت بن جاتی ہے۔ لیکن اگر بخار تیز ہو یا مریض گرمی میں کام کر رہا ہو یا ذیابیطس جیسی بیماری ہو تو پیاس ایک معمولی علامت ہے۔ ایسی بیماری میں پیاس کی علامات کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔
پیاس کے لیے علامات حسب ذیل ہوں گی۔

اگونائٹ :۔ یہ نہ بجھنے والی پیاس ہوتی ہے۔ مریض کی خواہش تیز اشیاء کے پینے کی ہوتی ہے۔ مثلاً شراب، برانڈی بیر وغیرہ

آرسنک :۔ یہ مریض ٹھنڈا پانی چاہتا ہے۔ لیکن تھوڑا تھوڑا اور بار بار دوران پسینہ نہ بجھنے والی پیاس ہوتی ہے: مریض کی خواہش قہوہ۔ دودھ شراب، بیئر اور برانڈی پینے کی طرف ہوتی ہے۔

برائی اونیا :۔ میں بہت سخت پیاس اندرونی گرمی کے ساتھ ہوتی ہے جیسے وقفہ پر کافی مقدار پانی کی مریض پینا چاہتا ہے۔ گرم اشیاء کے پینے سے آرام ہوتا ہے۔

کلکیریا کارب میں پیاس ہوتی ہے۔ مگر پانی پینے سے آرام نہیں ہوتا رات میں زیادتی ہوتی ہے مریض ٹھنڈی چیزیں اور تیز اشیاء پینے کی خواہش کرتا ہے۔

کیموملا :۔ میں ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتی ہے۔ قہوہ پینے کے بعد کمزوری اور تسلی پائی جاتی ہے گرم پانی سے دانت کے درد کو آرام ہوتا ہے۔ مریض تیز اشیاء پینا چاہتا ہے۔

چائنا :۔ میں جاڑے سے پہلے و بعد اور پسینہ کے دوران پیاس ہوتی ہے۔ مریض تھوڑا پانی پیتا ہے مگر بار بار پیتا ہے۔

ڈیجی ٹیلس :۔ میں مسلسل پیاس ہونٹوں کی خشکی کے ساتھ ہوتی ہے۔ کھٹی اور کڑوی چیز بھی مریض پینا چاہتا ہے۔

مرک :۔ زبان پر تری لیکن ٹھنڈے پانی کی پیاس شدید ہوتی ہے۔

نیٹرم میور :۔ میں مسلسل پیاس ہوتی ہے مگر پانی پینے کی خواہش نہیں ہوتی یہ حالت شام کے وقت زیادہ ہوتی ہے مریض کھٹی کڑوی اشیاء اور دودھ پینا چاہتا ہے۔ قہوہ سے نفرت ہوتی ہے۔

فاسفورس :۔ بہت ٹھنڈا پانی پینا چاہتا ہے اور اس سے معدہ کی تکالیف کم ہو جاتی ہیں۔ مگر جیسے ہی معدہ کے اندر پانی گرم ہو جاتا ہے تے ہو جاتی ہے اس میں اُبلے ہوئے دودھ قہوہ چاء سے نفرت ہوتی ہے۔

رسٹاکس :۔ میں رات کے وقت حلق میں خشکی ہوتی ہے اور مریض صرف ٹھنڈا پانی ہی پینا

چاہتا ہے۔

سلیشیا :۔ میں بھوک بالکل نہیں ہوتی۔ مگر پیاس کی زیادتی ہوتی ہے اور ٹھنڈی اشیاء پینے کی خواہش ہوتی ہے۔

سلفر :۔ مریض پیتا زیادہ ہے۔ مگر کھاتا نہیں ہے۔ بیئر وغیرہ کڑوی اشیاء پینے کی خواہش ہوتی ہے۔

مفصلہ ذیل دوائیں بھی بڑی ضروری ہو جاتی ہیں۔ اگر ان میں عجیب۔ یہ پائی جائے۔

آرنیکا :۔ میں بغیر بخار کے ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتی ہے۔ مریض مسلسل سر کر پینا چاہتا ہے۔

بیلاڈونا :۔ میں بہت پیاس ہوتی ہے۔ لیکن پانی پینے سے دم گھٹتا ہے۔ سوڈا اور لیمونیڈ پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہے۔

ہیوسمس :۔ میں پانی کا ڈر ہوتا ہے۔ پیاس نہ بجھنے والی ہوتی ہے لیکن پانی پیا نہیں جا سکتا

لیکیسس :۔ مسلسل پیاس لیکن پینے سے ڈرتا ہے۔ اور پینے سے نفرت ہوتی ہے۔

نکس وامیکا :۔ جاڑے کے دوران میں پیاس۔ صبح کے وقت پیاس بیئر اور برانڈی کی خواہش۔

نائٹرک ایسڈ :۔ صبح کے وقت شدید پیاس۔

پاڈوفائلم :۔ ٹھنڈے پانی کی بہت مقدار میں پیاس۔ کھٹی چیزوں کی خواہش۔

کھانے سے اور کھانے کے بعد تکلیف کا بڑھ جانا

یہ علامت ۲۲ دواؤں میں پائی جاتی ہے

آرسنک :۔ انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیموملا، کلکیریا کارب، چائنا، کاربوویج، کاسٹیکم، کالوسنتھ، گریفائٹس، ہیوسمس، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، نکس وام، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، پاڈوفائلم، رسٹاکس، سلفر، سیپیا، سلیشیا، تھوجا، زنکم۔

ان کی علامات حسب ذیل ہوں گی۔

آرسنک :۔ مریض خالی پیٹ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے، ذائقہ کڑوا، متلی، بے درد کے دست اور جاڑا کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔

برائی اونیا :۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد بہت سی تکالیف ظاہر ہوتی ہیں کھانے کے بعد معدے میں وزن اور بوجھ، مچھلی کھانے کے بعد، شوربا کھانے کے بعد باسی پنیر کھانے کے بعد، گوبھی آلو تازی سبز ترکاریاں کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ اور وزن بڑھتا ہے کھانے کے بعد کالی کھانسی بڑھ جاتی ہے۔

کلکیریا کارب :۔ کھانے کے بعد متلی اور معدہ میں بوجھ، تیز کھانے سے درد دانت کھانسی دل کی علامات دست اور بخار بڑھ جاتا ہے۔ یا پیدا ہوتا ہے۔

کاسٹیکم :۔ روٹی، مرغن اشیاء، اور تازہ گوشت کھانے سے تکلیف پیدا ہوتی یا بڑھتی ہیں۔

کالوسنتھ :۔ ہیں ذرا سی غذا کھانے یا پینے کے بعد دست ہوتے ہیں۔ آلو کھانے سے درد شکم ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد ریاح اور اینٹھن کے درد ہوتے ہیں کھانے یا پینے کے بعد دردوں کی شدت ہو جاتی ہے۔

لیکیسس :۔ کھانے کے بعد جگر سستی غنودگی، دم پھولنا، تمتماہٹ، معدہ میں بھاری پن اور دست شروع ہوتے ہیں۔ یا بڑھ جاتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم :۔ چند نوالوں کے بعد پیٹ بھر جاتا ہے اور غنودگی معدے اور جگر میں بوجھ ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد قے ہوتی یا تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ پیاز، پھلی اور رائی کی روٹی سے پیدا شدہ بد نتائج کے لیے مفید ہے۔

نکس وامیکا :۔ کھانے کے بعد ہمیشہ نیند آتی ہے۔ کھانے کے بعد کپڑے ڈھیلے کرنے پڑتے ہیں غم گینی کھٹا ذائقہ، بوجھ اور تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ کھانسی بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

نیٹرم میور :۔ کا مریض معدہ خالی ہونے کے وقت بہتر محسوس کرتا ہے۔ کھاتے وقت چہرہ پر پسینہ ہوتا ہے۔ متلی دھڑکن اور تیزابیت کھانے کے بعد بڑھتی ہے

فاسفورس :۔ میں درد کھاتے وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب تک مریض کھانا بند نہیں کرتا درد نہیں بند ہوتا ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی غذا کی بے حد خواہش ہوتی ہے متلی اخراج ریاح اور معدے میں اپھار کھانے کے بعد ہوتا ہے۔

پلساٹیلا :۔ مرغن غذا، گھی، تیل یا بڑا اور سور کا گوشت کھانے کے بعد اگر تکالیف پیدا ہوں تو بہت مفید ہے۔

سلفر :۔ کا مریض پیتا بہت ہے اور کھاتا کم ہے۔ تھوڑا کھانے کے بعد بھی تکالیف بڑھ جاتی ہیں دودھ ناموافق ہوتا ہے۔

سیپیا :۔ کھانے کے بعد فوراً علامات بڑھ جاتی ہیں، روٹی دودھ مرغن غذا اور تیزابوں سے تکلیف بڑھتی ہے۔

سیلیشیا :۔ شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد پیٹھ ٹھنڈی یا پیٹھ پر سردی ہوتی ہے اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے ہوتے ہیں کھٹی ڈکاریں ہوتی ہیں، اور معدے میں اپھار کھانے کے بعد منہ سے پانی آتا ہے۔ اور پانی کی قے بہت مقدار میں ہوتی ہے بچہ کو ماں کے دودھ سے نفرت ہوتی ہے۔ اور دودھ پینے کے بعد فوراً قے ہو

جاتی ہے۔

زنکم :۔ میٹھا کھانے سے سینہ میں جلن ہوتی ہے۔ شراب اور دودھ سے تکالیف بڑھتی ہیں مفصلہ ذیل ادویہ میں دوسرے درجہ پر مفصلہ ذیل علامتیں ملتی ہیں۔

انٹم ٹارٹ :۔ کھانے کے بعد پیٹ کے اپھار میں کچھ کمی ہو جاتی ہے لیکن کھٹی اشیاء کے کھانے سے دمہ کا دورہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بیلاڈونا :۔ میں کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ اور ذائقہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

کیموملا :۔ میں کھانے کے وقت اور کھانے کے بعد چہرے پر گرمی اور پسینہ ہوتا ہے کھانے کے بعد جگر، متلی ہوتی ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔

چائنا :۔ کھانے کے بعد غنودگی اور بے آرامی ہوتی ہے۔ اور بعد میں درد سر اور معدہ میں اپھار۔

کاربوویج :۔ مریض کھانا نہیں کھاتا کیونکہ اس سے درد پیدا ہو جاتا ہے۔ درد سر منہ میں تیزابیت بھاری پن، اپھار، گرم ڈکار، معدہ میں جلن، کھانے کے بعد ہوا کرتی ہیں۔ اور یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ کھانے کے بعد شکم پھٹ جائے گا۔ لیکن مرغن غذا اور پھل موافق نہیں آتی۔

ہیوسمس :۔ میں ہچکی کے دورے اور شکم میں گڑگڑاہٹ کھانے کے بعد ہوتی ہے۔

گریفائٹس :۔ میں میٹھی چیزوں سے متلی اور نفرت ہوتی ہے۔ گرم چیزیں موافق نہیں آتیں۔

نائٹرک ایسڈ :۔ میں ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ معدہ میں بوجھ کمزوری گرمی اور تیزابیت کھانے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ مرغن غذا سے متلی اور تیزابیت پیدا ہوتی ہے۔

فاسفورک ایسڈ :۔ کھانے کے بعد معدے میں دباؤ اور کڑوی ڈکاریں آتی ہیں۔ کھٹی غذا سے دست پیدا ہو جاتے ہیں۔

پاڈوفائلم :۔ میں کھانے کے بعد بھی کھانے کی دوبارہ نہ رکنے کی خواہش ہوتی ہے۔ کھانے کے ایک گھنٹہ کے بعد متلی اور قے ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد کھٹی گرم، ڈکاریں اور دست ہوتے ہیں۔

رسٹاکس :۔ میں نیند کا غلبہ، معدے میں اپھار، اور چکر کھانے کے بعد ہوتے ہیں۔

تھوجا :۔ بتر، مرغن اشیاء مٹھائیاں، تمباکو، چائے، شراب، اور پیاز سے پیدا شدہ بد نتائج کے لیے مفید ہے۔

ہر مریض میں درد کی نوعیت چونکہ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اس لیے الگ الگ سرخیاں دردوں کے متعلق دے کر دکھانے کی کوشش کی ہے۔

سوزش پیدا کرنے والے درد

یہ علامت ۲۸ دواؤں میں ملتی ہے۔

اکونائٹ، آرنیکا، آرسنک، ایپس، بیلاڈونا، برائی اونیا، چائنا، کاربوویج، کاسٹیکم، کالوسنتھ، ڈلکامارہ، ڈروسرا، گریفائٹس، اکنیشیا، کیلیس، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، سیپیا، سلیشیا، زنکم۔

ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔

اکونائٹ :۔ جہاں اندرونی جلن ہوتی ہے۔ وہاں ہونٹوں پر اور زبان پر بھی جلن پائی جاتی ہے

آرسنک :۔ میں جلن پیدا کرنے والے درد ہوتے ہیں جن کو گرمی سے آرام ہوتا ہے نیز بالوں میں سر میں، آنکھوں میں، ناک میں، زخموں میں، بلغمی جھلیوں میں، جگر میں، خصیۃ الرحم میں، پیٹھ میں، ریڑھ کی ہڈی میں اور جوڑوں میں جلن ہوتی ہے۔

بیلاڈونا :۔ میں آنکھوں میں، ناک میں، معدے میں، حلق میں، سینہ میں، اور خصیۃ الرحم میں سوزش ہوتی ہے

برائی اونیا :۔ سر، آنکھیں پسلیاں، جگر، شکم، پاخانہ، پیشاب اور سینہ سب کے سب جلتے ہیں۔

گریفائیٹس :۔ میں پرانی خراش اور زخم ہوتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے۔ کھوپڑی پر، آنکھوں پر زبان پر معدہ میں، بائیں پسلیوں کے نیچے شکم میں، شرمگاہ میں، پاؤں کے تلوؤں میں، ہاتھوں میں جلن ہوتی ہے۔

مرک :۔ میں ڈنک لگنے کے سے اور جلن دار درد ہوتے ہیں جن کو گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ اندرونی جلن کھجلانے کے بعد جلن،

نیٹرم میور :۔ میں جلن دار درد ہوتے ہیں جن کی دھوپ یا چولھے کی گرمی سے زیادتی ہوتی ہے اور ان دردوں کو ٹھنڈا پانی لگانے سے اور کھلی ہوا سے آرام ہوتا ہے اس دوا میں کھوپڑی پر، آنکھوں میں، کانوں میں، ناک میں، حلق میں، معدے میں، پیشاب کی نالی میں، شرمگاہ میں، ہاتھوں میں اور پاؤں میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ :۔ میں عام طور پر جلن، ڈنک مارنے کے سے درد اور چبھنے والے درد ہوتے ہیں۔

نکس وامیکا :۔ میں اندرونی جلن ہوتی ہے، سر میں، حلق میں، معدے میں، شکم میں، مبرز میں، پیٹھ میں، مثانہ میں اور سینہ میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔

فاسفورس :۔ میں، سر میں، دماغ میں، سینہ میں اور سینہ کی سامنے والی ہڈی کے نیچے خاص طور پر جلن والے درد ہوتے ہیں۔

فاسفورک ایسڈ :۔ میں جسم کے نچلے آدھے حصہ میں جلن دار دردوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور عموماً جگر، حلق میں اور سینہ میں خصوصاً جلن ہوتی ہے۔

رسٹاکس :۔ میں جلنے والے، ڈنک لگنے والے، اور کھینچنے والے اور زیادہ تر بائیں جانب ہوتے ہیں۔

سلفر :۔ میں جلن عموماً پائی جاتی ہے۔ اور جلتی ہوئی گرمی بھی تمام جسم کی جلد میں، اور ان حصوں میں جن پر مریض لیٹا ہوتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ کھوپڑی پر، پیشانی میں ہتھیلیوں میں آنکھ کے پپوٹوں میں نتھنوں میں، چہرے میں، حلق میں، ماکوتہ میں جبڑے میں تالو میں زبان میں معدے میں، شکم میں پیشاب کی نالی میں، مبرز میں بواسیر کے مسوں میں کندھوں کے درمیان، ہاتھوں میں انگلیوں کی پوروں اور نوکوں میں گھٹنے میں، بازو میں، (خصوصاً رات کے وقت) تلوؤں میں، گٹوں میں اور ہاتھ پاؤں کے انگوٹھوں میں جلن ہوتی ہے۔

سیپیا :۔ میں اندرونی جلن ہوتی ہے جس کو کھلی ہوا میں آرام ہوتا ہے۔ پاؤں اور ہتھیلیاں جلتی ہیں، ہاتھ گرم اور پاؤں ٹھنڈے، یا پاؤں گرم ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

سلیشیا :۔ میں عموماً جلن اور ڈنک لگنے کے سے درد ہوتے ہیں پاؤں کے تلوؤں میں اور زخموں میں جلن ہوتی ہے

زنکم :۔ پیٹھ میں تمام ریڑھ کی لمبائی میں، بائیں بازو میں، داہنی کلائی میں، ہاتھ میں، بائیں چوتڑ میں، تلوؤں میں، جلد میں، اور زخموں میں جلنے والے درد ہوتے ہیں۔

اگر جلن دار درد متذکرہ دواؤں میں مریض کی علامات کے مطابق نہ پائے جائیں تو مفصلہ ذیل ادویہ ملاحظہ فرمایئے۔

آرنیکا :۔ میں دماغ میں، آنکھوں میں، ہونٹوں میں، حلق میں، معدے میں، سینہ میں، دل میں، اور پاؤں میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔

ایپس :۔ میں عموماً جلن دار اور ڈنک لگنے کے سے درد پائے جاتے ہیں۔

چائنا :۔ میں ایک ہاتھ برف کی مانند ٹھنڈا ہوتا ہے، جب کہ دوسرا ہاتھ جلتا ہے جلد میں اور زخموں میں جلن ہوتی ہے۔

کاربوویج :۔ میں اتنی جلن ہوتی ہے جیسے جسم کے اندر کوئلے دہک رہے ہوں مگر پیاس نہیں ہوتی ٹھنڈک سے آرام ہوتا ہے۔

کاسٹیکم :۔ درد عموماً جلنے والے ہوتے ہیں، تھوڑے حصہ میں ایسی جلن ہوتی ہے۔ گویا کہ آگ کا انگارہ رکھا ہے۔

کالوسنتھ :۔ میں پیشانی کی داہنی طرف، آنکھوں کے پپوٹوں میں، چہرہ میں، زبان میں پیچش میں، مبرز میں پیشاب کی نالی میں (پاخانہ کے وقت) داہنے خصیۃ الرحم میں اور عرق النساء میں جلن ہوتی ہے۔

ڈلکامارہ :۔ پیشانی میں، معدے کے اوپری حصہ میں، مبرز میں، مقعد میں، پاؤں میں، مسوڑھوں میں، اور پیٹھ میں جلن ہوتی ہے۔

اگنیشیا :۔ میں ایک کان اور رخسار کے طرف جلنے والی سرخی ہوتی ہے۔ شرمگاہ اور پاؤں میں جلنے والی گرمی ہوتی ہے۔ اور سر آنکھوں معدہ، پیشاب کی نالی میں اور اڑپولیا میں جلن اور جلندار درد ہوتے ہیں۔

لیکیسس :۔ میں جلنے والے ڈنک لگنے والے درد، سر کی چوٹی میں، آنکھوں میں، منہ میں، مبرز میں خصیۃ الرحم میں، کلائیوں میں، معدے میں، چوتڑ میں، پاؤں میں، حلق میں ہاتھوں میں اور تلوؤں میں۔

لائیکوپوڈیم :۔ میں ایک پاؤں میں جلتی ہوئی گرمی ہوتی ہے، جب کہ دوسرا پاؤں ٹھنڈا ہوتا ہے زبان پر جلنے والے چھالے ہوتے ہیں، بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور تیسری انگلی میں جلن ہوتی ہے۔ معدہ میں، مبرز میں، ٹانگوں اور ٹخنوں میں اور زخموں میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔

کاٹنے والے درد

کاٹنے والے درد مفصلہ ذیل ۲۱ دواؤں میں پائے جاتے ہیں۔

آرنیکا، بیلاڈونا، کلکیریا کارب، چائنا، ڈروسرا، ہیوسمس، لائیکو، مرک نکس وامیکا، نیٹرم میور، پلساٹیلا، سلفر، سلیشیا، سٹافی سیگریا، وریٹرم، زنکم۔

علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔

بیلاڈونا :۔ کاٹنے والے درد سر میں، داہنے خصیہ میں، چہرے میں، معدے میں، شکم میں اور عضلات میں۔

کلکیریا کارب :۔ کاٹنے والے درد اندر سے باہر کی طرف سینہ میں معدہ پیٹھ اور جگر میں

کالوسنتھ :۔ آنتوں میں چاقو سے کاٹنے کا سا درد۔ پیشانی میں۔ بائیں کنپٹی میں آنکھوں میں کانوں میں معدے میں، شکم میں، کاٹنے والے درد۔

ڈروسرا :۔ کاٹنے والا درد عموماً داہنی طرف ٹانگوں کی پنڈلیوں میں درد۔

ہیوسمس :۔ شکم میں، پیٹھ میں، جوڑوں میں کاٹنے والا درد۔

لائیکوپوڈیم :۔ مثانہ میں، مبرز میں، شکم میں، جگر میں، سینہ میں کھوپڑی میں اور عضو مخصوص میں کاٹنے والا درد۔

مرک :۔ میں معمولی کاٹنے والا، دبانے والا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ معدے سے آلات تناسل تک کاٹنے والا درد آنکھوں میں شکم میں اور آنتوں میں درد۔

نکس وامیکا :۔ میں (ھمکن کا (گولی لگنے کا سا) اور کاٹنے والا درد ناف کے مقام پر ہوتا ہے۔

نیٹرم میور :۔ سر میں شکم میں پیشاب کی نالی میں سینہ میں اور پیٹھ میں درد۔

پلساٹیلا :۔ آنتوں میں، حلق میں، شکم میں، اعضاء میں، جگر میں، سینہ میں، پیٹھ میں اور پھوڑوں میں کاٹنے والے درد۔

سلیشیا :۔ اعصاب میں داہنے پھیپھڑوں میں، خصیوں میں، پستانوں میں کندھوں میں گھٹنوں میں۔ معدے میں، مبرز میں، اور ناف کے مقام میں کاٹنے والا درد

سلفر :۔ کاٹنے والے اور جلنے والے درد پپوٹوں میں اور پیشاب کی نالی میں، شکم میں، گلٹیوں میں، کمر میں، سینہ میں، قلب کے مقام پر اور پاؤں کے انگوٹھے میں کاٹنے والے درد۔

وریٹرم البم :۔ کاٹنے والے، مروڑنے والے درد اور درد قولنج بائیں سینہ میں درد۔

زنکم :۔ دوران حیض کمر میں درد۔ ناف کے مقام میں، داہنی آنکھ میں کان میں، ناک میں، مقعد میں، مبرز میں، گردہ میں اور پیشاب کی نالی میں درد۔

مفصلہ ذیل ادویہ میں بھی کاٹنے والے درد پائے جاتے ہیں۔

آرجنیکا :۔ گردوں میں چاقو سے کاٹنے کے سے درد دانتوں میں، معدہ کے اوپر والے حصہ میں اور جگر میں درد۔

چائنا :۔ کاٹنے والے درد جو شکم میں تمام اطراف میں گولی کی طرح چلتے ہیں۔ یہ درد ریاح کے اخراج سے پہلے ہوتے ہیں تلی کے مقام میں کاٹنے والا درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تلی سخت ہو گئی ہے۔

سٹافی سیگریا :۔ ان ضروریات کے لیے جو تیز ہتھیاروں کے کٹ جانے سے پیدا ہوئی ہوں مفید ہے دانتوں اور شکم میں کاٹنے والے درد عمل جراحی کے بعد ٹانگوں میں درد

پھوڑے کے سے درد

یہ علامت ۱۳ دواؤں میں پائی جاتی ہے

آرنیکا، بیلاڈونا، چائنا، ڈروسرا، ہیپر، نکس وامیکا، نیٹرم میور، فاسفورس، رسٹاکس، سلفر

سلیشیا، زنکم۔

ان کی حسب ذیل علامات ہیں۔

آرنیکا :۔ چوٹوں اور موچوں کے اثرات مابعد۔ سر میں چوٹ یا پھوڑے کا سا درد، دماغ حلق اور معدے میں پھوڑے یا چوٹ کے سے درد ہوتے ہیں۔

بیلاڈونا :۔ میں پھوڑے کا سا اور خراش (چھلی ہوئی جگہ یا بعض وقت زخم کا سا) درد ہوتا ہے اور اس قسم کے درد آنکھوں کے پپوٹوں میں، حلق سے کانوں میں شکم اور پیٹھ میں پائے جاتے ہیں۔

چائنا :۔ میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے جس کو معمولی طور پر چھونے سے تکلیف ہوتی ہے مگر زور سے دبانے سے آرام ہوتا ہے جوڑوں میں ہڈیوں میں اس قسم کا درد ہوتا ہے جیسے کہ موچ آگئی ہو۔

ڈروسرا :۔ کنپٹیوں میں، داہنی کنپٹی کی جلد میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ حنجرہ میں، پیٹھ میں، اور تختہ میں چوٹ کا سا درد۔

ہیپر :۔ پیشاب کی نالی میں، آلات تناسل میں، فوطوں کی تھیلی میں، رانوں اور فوطوں کے درمیان جگہ میں، سینہ میں، اور اعضاء میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے رانوں کے اندرونی طرف پٹھوں میں خراش کا سا درد ہوتا ہے۔

نکس وامیکا :۔ تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد شکم کو ہاتھ نہ لگایا جاسکے، جگر میں، معدہ میں شکم میں پیڑو میں، شانے کے جوڑ میں پھوڑے کا سا درد دماغ میں کمر میں رحم کے منہ میں شکم کے نچلے حصہ میں پیٹھ میں اور اعضاء میں، تھکن اور چوٹ کا سا درد۔

نیٹرم میور :۔ ناک کی بائیں جانب نتھنوں میں، بازو کے اوپر والے حصہ میں، سینہ میں، پاؤں کے جوڑ میں، جگر میں، شرمگاہ میں، حنجرے میں ہوا کی نالیوں میں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پھوڑے کا سا درد۔

فاسفورس :۔ ہڈیوں میں چوٹ کا سا درد، ناک میں منہ میں، سینہ میں پھیپھڑوں میں حنجرے میں اور ہوا کی نالیوں میں پھوڑے کا سا درد۔

رسٹاکس :۔ میں پھوڑے کا سا درد۔ اکڑان اور سختی ہوتی ہے۔ سر میں نتھنوں میں، زبان میں شکم میں، ناف میں شکم کے اعضاء میں پیٹھ شرمگاہ میں، سینہ میں اور کمر کے بائیں طرف پھوڑے کا سا درد اور اکڑان، سر میں، حلق میں، اور اعضاء میں چوٹ کا سا درد۔

سلفر :۔ بائیں آنکھ میں، تمام شکم میں، پھوڑے کا سا درد شکم میں، پیٹھ میں، دمچی میں بائیں کندھے میں، بائیں جوڑ میں، رانوں میں عرق النساء میں، اور ٹانگوں میں چوٹ

کا سا درد۔

سلیشیا :۔ میں آنکھوں کے ڈھیلے اکڑ جاتے ہیں، اور پھوڑے کا سا درد کرتے ہیں اندرونی پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں سینہ میں پھیپھڑوں میں اور سر میں پھوڑے کا سا درد۔

زنکم :۔ میں چندیا میں کھوپڑی میں، بالوں میں، اوپر والے ہونٹ کی داہنی طرف، ناک میں، دانتوں میں، زبان میں سینہ کے اوپری حصہ میں اور سینہ کے بائیں طرف پسلیوں کے نیچے، مقعد میں، عبرز میں، بائیں گردے میں پیشاب کی نالی میں پھوڑے کا درد سینہ کے عضلات اس طرح محسوس ہوتے ہیں، جیسے کوٹ پیٹ دیئے گئے ہیں سینہ میں، رانوں کے باہر کی طرف کے عضلات میں اور خارش کے دانوں میں پھوڑے کا سا درد۔

تپکن کے درد

تپکن کے درد مفصلہ ذیل ہم ادواؤں میں پائے جاتے ہیں۔

اکونائٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیموملا کلکیریا کارب، اگنیشیا، مائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پلساٹیلا رسٹاکس، سلفر، سیپیا، سلیشیا، سٹافی سیگریا۔

ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔

اکونائٹ :۔ میں کنپٹیوں اور سر کی بائیں جانب تپکن ہوتی ہے۔

کلکیریا کارب :۔ زخموں میں تپکن چندیا اور پیشانی میں تپکن کے درد جن کی حرکت سے تکلیف بڑھے۔

فاسفورس :۔ پیشانی، کنپٹیوں، دانتوں، دل، پیٹھ، اور گردن میں تپکن۔

پلساٹیلا :۔ دماغ، سر، پیشانی، دانت کان اور تلوؤں میں تپکن۔

سیپیا :۔ میں کنپٹیوں میں تپکن، کنپٹیوں میں پیشانی میں، دماغ میں اور دانتوں میں تپکن ہوتی ہے۔

دوسرے درجہ میں تپکن کے درد مفصلہ ذیل ادویہ میں ملتے ہیں۔

بیلاڈونا :۔ کنپٹیوں میں، دماغ میں، معدہ میں خصیۃ الرحم میں اور پستانوں میں تپکن یہ دوا تپکن کے دردوں میں عام طور پر دی جاتی ہے۔ مگر تپکن کے درد اس میں اسی قدر نہیں ہوتے جتنی جتنی یہ دوا استعمال ہوتی ہے۔

برائی اونیا :۔ تمام جسم میں تپکن۔ چاندیں درد۔

کیموملا :۔ آدھے دماغ میں اور حلق کے پچھلے حصہ میں تپکن۔

اگنیشیا :۔ پیشانی کے داہنے حصہ میں کنپٹیوں میں اور گدی میں تپکن۔
نائٹرک ایسڈ :۔ سر کے بائیں جانب، کانوں میں، گردن میں، کمر میں، دانتوں میں، اور معدہ میں تپکن و تپکن کے درد۔
رسٹاکس :۔ معدے میں، کنپٹیوں میں، جبڑوں اور دانتوں سے کنپٹیوں میں بائیں کندھے میں، اور پیشانی میں تپکن۔
سلیشیا :۔ پیشانی میں اور سر کے اوپری حصہ میں، آنکھوں میں دانتوں میں اعضاء میں تپکن کے درد کمر کے مقام میں۔ پیشانی اور چاند میں تپکن جاڑے کے ساتھ۔
سٹانی سیگیریا :۔ کنپٹیوں میں اور دانت سے آنکھوں میں تپکن۔
سلفر :۔ گدی کے بائیں جانب، ہاتھ میں، دانتوں میں، مسوڑھوں میں مبرز میں اور مقعد میں تپکن۔

اینٹھن کے درد

اینٹھن کے درد مفصلہ ذیل ونس ادویہ میں پائے جاتے ہیں۔
بیلاڈونا، کلکیریا کارب، ڈی جی ٹیلس، نیٹرم میور، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، سلفر، سٹانی سیگیریا، زنکم۔
علامات مفصلہ ذیل ہوں گی۔
فاسفورک ایسڈ :۔ جوڑوں میں، بازوؤں کے اوپری حصہ میں، کلائیوں میں، سینہ میں معدے میں، شکم اور شکم میں اینٹھن اور اینٹھن کے سے درد۔
پلساٹیلا :۔ معدے میں، سینہ میں، داہنی ٹانگ سے گھٹنے اور گلٹری میں، ٹانگوں میں شکم میں، اور مقعد کے اوپر والے حصہ میں اینٹھن کے سے درد۔
بیلاڈونا :۔ میں جبڑوں میں اینٹھن، شکم اور معدے میں اینٹھن کے درد میں کوٹا لگیں آدمی سکوڑ کر سونے سے آرام ہوتا ہے بکن پیچھے کی طرف جھکنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ رحم اور عضلات میں بھی اینٹھن پائی جاتی ہے۔
کلکیریا کارب :۔ ہاتھوں میں، کلائیوں میں، پاؤں میں، اور ٹانگوں میں اینٹھن شکم میں اور معدہ میں اینٹھن کے درد دھڑکن کے ساتھ۔
ڈی جی ٹیلس :۔ سینہ میں، شکم میں، اور مثانہ میں، اینٹھن ہوتی ہے۔
نیٹرم میور :۔ حیض کے وقت شکم میں اینٹھن کے درد۔ اینٹھن کے درد دردِ زہ کی طرح نیز پاخانہ کے بعد بڑھ جاتے ہیں۔ اور ریاح کے اخراج سے کم ہوتے ہیں بازوؤں میں۔ ہاتھوں میں

انگلیوں میں، انگوٹھوں میں، ٹانگوں اور پنڈلیوں میں درد۔
فاسفورس :۔ جنبوں میں، معدے میں، مبرز میں، پنڈلیوں میں کندھوں کے درمیان اور سر کے بائیں جانب درد۔
سٹانی سیگیریا :۔ شکم میں داہنے گھٹنے کے جوڑ میں اور انگلیوں کے پہلے جوڑوں میں اینٹھن کے درد۔
سلفر :۔ میں معدے میں اور سینہ میں اینٹھن کے درد۔ جوڑوں کے جوڑوں میں درمیانی انگلی میں ٹانگوں میں، رانوں میں، پنڈلیوں میں، تلوؤں میں اور پاؤں کے انگوٹھوں میں اینٹھن۔
زنکم :۔ میں اینٹھن والے درد جگر کے مقام میں، معدہ کے اوپری حصہ میں، شکم کے اطراف میں اور ناف کے مقام پر ہوتے ہیں، حلق میں، مثانہ میں، سینہ میں، معدہ میں، قلب اور پھیپھڑوں میں ٹانگوں میں پنڈلیوں میں، بائیں پاؤں میں اور عضلات میں اینٹھن۔

پھاڑنے والے درد

مفصلہ ذیل دواؤں میں پائے جاتے ہیں۔
بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاسٹیکم، اگنیشیا، نکس وامیکا، نائٹرک ایسڈ، سپیا، سلیشیا،
علامات درج ذیل ہیں۔
بیلاڈونا :۔ آدھے سر کے درد میں، داہنی کنپٹی میں، ناک کے اوپر، گدی میں دماغ میں کنپٹیوں کی طرف۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں۔ داہنی آنکھ کے اوپر، سینہ میں، معدہ میں، شکم میں اور پسلیوں کے نیچے پھاڑنے والے درد۔
برائی اونیا :۔ پیشانی میں۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں، حلق میں، معدہ میں داہنی پسلیوں کے نیچے۔ بائیں آنکھ کے اوپر اور سر میں اندر سے باہر کی طرف پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں
کلکیریا کارب :۔ میں پھاڑنے والے درد سر اور معدہ میں پھاڑنے کا سا احساس ہوتا ہے۔
اگنیشیا :۔ ناک کی جڑ کے اوپر تل میں۔ معدہ میں اور مبرز میں پھاڑنے والا درد۔
کاسٹیکم :۔ پیشانی میں پھاڑنے والے درد۔ نیز کمر میں۔ دمچی میں، معدہ میں اور کانوں میں۔
نکس وامیکا :۔ پیشانی میں اور چاند میں، آنکھوں میں، معدے میں، جگر میں سینہ کی طرف اور سر میں مثانہ میں، مقعد میں اور معدہ میں پھاڑنے والا درد۔
نائٹرک ایسڈ :۔ دماغ کے درمیان میں، پیشانی میں، آنکھوں میں، حلق میں، معدے میں مبرز میں،

اور کمر میں پھاڑنے والے درد۔

سیپیا:- پیشانی میں جگر میں معدے میں اور سینہ میں پھاڑنے والا درد۔ خون کے اجتماع سے پھٹنے کا احساس جس کی زیادتی رات کے وقت ہوتی ہے۔

سلیسیا:- پیشانی اور گدی میں پھاڑنے والا درد۔ جن کو دبانے سے آرام ہوتا ہے آنکھوں میں معدہ اور سینہ میں پھاڑنے والا درد۔

فصل سوم

"قوتِ ادویہ"

ہنی مین کے زمانہ سے آج تک مختلف ملکوں میں مختلف معالجین نے مختلف طاقتیں فرداً فرداً استعمال کرکے بہترین نتائج حاصل کئے ہیں۔ اور پچھلی ڈیڑھ صدی سے متواتر ہومیوپیتھک طاقتوں پر بحث ہوتی چلی آئی ہے۔ مگر تاحال تمام ڈاکٹر طاقت کے مسئلہ پر متفق نہیں ہو سکے اور خیال ہے کہ شاید آئندہ دو سو سال تک اور بھی متفق نہ ہو سکیں جس قدر انگلستان کے ڈاکٹر ہیں وہ سب نیچی طاقتوں کو پسند کرتے ہیں اور بہت کم ایسے ہیں۔ جو ۲۰۰ سے اوپر برتتے ہوں، امریکہ اور جرمنی میں ڈاکٹروں کے دو گروہ موجود ہیں۔ ایک گروہ تو چھوٹی طاقتوں کا دلدادہ نظر آتا ہے۔ جہاں دوسرا گروہ چھوٹی طاقتوں کو استعمال کرنا گناہ سمجھتا ہے یہی حال فرانس ہالینڈ وغیرہ کا ہے۔

ہندوستان کے ہومیوپیتھک معالجین پر اگر نظر ڈال جائے تو یہاں بھی اگر ایک ڈاکٹر اونچی طاقتوں کا دلدادہ ہے تو دوسرا اسی قدر نیچی طاقتوں کا۔ غرضکہ جو جس کی سمجھ میں آتا ہے وہی استعمال کرتا ہے میں نے سالہا سال تک چھوٹی اور بڑی طاقتوں کا پہلوا استعمال کرکے دیکھا۔ اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جو ادویہ امراض میں جو ادویات ایک ہزار سے ایک لاکھ تک کام کرتی ہیں ان کے مقابلہ میں چھوٹی طاقتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ میرے خیال میں بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ مریض کے قوائے مس سے توازن کرکے اور بیماری کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر طاقتوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ میرا یقین نہیں بلکہ عقیدہ ہے کہ اگر انتخاب دوا ٹھیک ہے۔ تو وہ ہر طاقت میں اپنا اثر اور فعل کرتی ہے، جو دوا جس قدر زیادہ بالمثل ہوگی اس قدر زیادہ اونچی طاقتوں میں بہتر فعل کرے گی۔ مگر یاد رہے کہ چند ادویات ایسی بھی ہیں جو مدت تک مریا چھوٹی طاقتوں سے اوپر فعل نہیں کرتیں۔ ان کی بڑی طاقتوں میں استعمال کرنا ناکامیابی کو دعوت دینا ہے۔ میں نے خواص الادویہ میں ایسی سب دواؤں کا ذکر طاقت کی سرخی کے ماتحت اچھی طرح سے کر دیا ہے۔ ناظرین وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

فلسفہ پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوا کا صرف ٹھیک انتخاب ہی مریض اور مرض کے لیے بالمثل نہیں

ہو سکتا جب تک طاقت کا انتخاب بھی مرض یا مریض کی حالت کے ساتھ مماثلت نہ رکھے۔ فلاسفی ہمیں سکھاتی ہے، کہ مرض کا کورس اور مرض کے نتائج ہی اصل مرض نہیں ہیں بلکہ مرض کا سبب مادی علامات سے کہیں زیادہ گہرا ہے مرض کا سبب دور کرنے کے لیے معالج کو ہمیشہ اسباب کے موافق طاقت کا استعمال کرنا چاہیئے یعنی دماغی خرابیوں اور بیماریوں سے جب انسان کے خیالات میں فرق آجائے تو اس کے لیے دس ہزار یا اوپر کی طاقتیں بہتر ہوا کرتی ہیں۔ ایسی حالتوں میں نیچی طاقتیں مرض کو دور کرنا تو ایک طرف رہا۔ مریض کو اور بھی زیادہ پریشان کر دیتی ہیں، یہ یاد رہے۔ کہ دماغی علامات جتنی زیادہ نمایاں ہوں۔ دوا کی طاقت بھی اتنی ہی زیادہ اونچی ہونی چاہیے۔ لیکن مادی کیفیتوں کے لیے (مثلاً اعضاء میں نمایاں تبدیلی وغیرہ) چھوٹی یا درمیانی طاقتوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ عام طور پر ان امراض میں جن میں علامات زیادہ تر دماغی ظاہر ہوں اونچی طاقتوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جسمانی کیفیتوں کے لیے چھوٹی طاقتوں کا۔ پرانے اور حاد امراض میں تھوڑا سا فرق ہوا کرتا ہے مثال کے طور پر، یعنی وبائی خناق اور نمونیہ یعنی ذات الریہ کو لیجئے چونکہ ان ہر دو امراض کا کورس بہت تیز ہوتا ہے اس لیے اونچی طاقتوں کا استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے (مزمن ادویہ کی علامات جب حاد بیماریوں میں ظاہر ہوں تو ان ادویہ کو زیادہ اونچی طاقتوں میں نہ استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب مزمن ادویہ حاد امراض میں آتی ہیں تو ان کا بہت اونچی طاقتوں میں استعمال خطرناک ہوا کرتا ہے) بعض حاد کیفیتیں جو مزمن تکالیف سے پیدا شدہ ہوتی ہیں۔ مثلاً دمہ وغیرہ تو ایسی حالتوں کو درمیانی اور چھوٹی طاقتوں سے شفا دینی چاہیئے۔ کیونکہ اونچی طاقتیں بعض وقت قوت حیات کو اس قدر ابھار دیتی ہیں کہ مریض کے لیے خود اسی کی قوت حیات خطرناک بن جاتی ہے۔

مزمن بیماریوں میں بہترین طریقہ ہے۔ کہ علاج قدرے نیچی طاقت سے شروع کیا جائے۔ بشرطیکہ دوا کی خاصیت بیماری کا کورس اور عارضہ کی گہرائی کی وجہ سے یہ طاقت خطرناک نہ ہو۔ مزمن بیماری کو ۳۰ یا دو سو کی طاقت سے شروع کرنے میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہمارے ہاتھ میں درجہ بدرجہ اونچی طاقتیں باقی رہ جاتی ہیں ڈاکٹر کنیٹ کے طریقہ کے مطابق ایک طاقت کا اثر زائل ہونے کے بعد دوسری اگلی اونچی طاقت دینی چاہیئے جب اس کا اثر معدوم ہو جائے۔ تو اگلی اونچی طاقت دینی چاہیئے جب اس دوا کی نہایت اونچی طاقت پہنچ جائے اور اس وقت بھی مریض کی علامات سے وہی دوا منتخب ہو تو پھر دو سو سے شروع کرنا چاہیئے۔

خطرناک حالات میں جب مریض زندگی اور موت کی کشمکش میں پڑا ہو۔ اور مرض حاد ہو تو اونچی طاقتیں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جب امراض پرانے ہوں اور ان کے آخری درجہ میں مریض تکلیف سے کراہ رہا ہو تو بہت اونچی طاقتیں مریض کے چراغ زندگانی کو گل کر دیتی ہیں اور ایسی حالت میں مریض پرسکون موت مر سکتا ہے۔

پرانے مگر لاعلاج امراض میں جہاں قوت حیات کافی اچھی ہو اور مرض آخری حد تک نہ پہنچا ہو

تو نیچی یا درمیانی طاقتیں استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اگر گہرا اثر کرنے والی ادویہ سے چاہے وہ کتنی ہی بالشت کیوں نہ ہوں پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور محض ان ہی ادویہ کا استعمال کرنا چاہیئے جو مریض کی تکالیف کو سکون دے سکیں۔ ایسے حالات میں سنگونیریا، ریومکس، پلساٹیلا وغیرہ دئیے جاتے ہیں۔

جہاں پرانے امراض کا علاج کیا جا رہا ہو اور دوران علاج کوئی حاد بیماری شروع ہو جائے (اگر مزمن بیماریوں میں دوا کا انتخاب ٹھیک ٹھیک ہوا ہے۔ تو مریض حاد بیماریوں کا شکار بہت کم ہوا کرتے ہیں اور سوائے اس کے کہ بد ترین ناموافق حالات کے سر تیں اٹھا تا خصوصاً جب کہ عام صحت جسمانی ٹھیک مزمن دوا سے بڑھ چکی ہو)۔ تو پہلے معالج کے سامنے یہ سوال پیش آیا کرتا ہے۔ کہ آیا یہ حاد تکلیف مزمن معالجہ میں مزمن دوا کا فعل تو نہیں ہے۔ اگر طاقت کے غلط استعمال سے یا مریض کی ذکی الحس سے ایسی تکلیف رونما ہو تو کوئی بھی دوا سوائے "پلاسی بو" (خالی شکر کی گولیاں) کے نہ دینی چاہیئے۔

لیکن اگر یہ تکلیف ناقابل برداشت ہو تو کوئی حاد دوا اس تکلیف کی علامات کے مطابق نمبر ۳۰ یا نمبر دو سو میں دینی چاہیئے۔ جو عام طور پر مزمن دوا کے فعل میں مخل نہیں ہوتی۔ اور اگر دوا کے یا طاقت کے غلط انتخاب سے کوئی بہت سخت حاد مرض نمودار ہو جائے تو ایسی حالت میں حاد دوا اس حاد کیفیت کے لیے منتخب کرنی چاہیے اور ایسی دوا کی اونچی طاقت دے کر مریض کی تکلیف کو رفع کر دینی چاہیے۔ ایسی صورت میں مریض کی تکلیف رفع ہو جانے کے بعد از سر نو مریض کی علامات کے مطابق دوبارہ دوا کا انتخاب کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ نئے انتخاب میں جہاں پہلے مزمن علامات لی گئی ہوں وہاں حال کی پیدا شدہ تکالیف کو بھی نظر میں رکھنا چاہیئے۔

بعض تکالیف میں جہاں جسمانی تبدیلیاں زیادہ ظاہر ہو چکی ہوں وہاں مدر ٹنکچر، نمبر ۶ یا نمبر ۱۲ طاقت کی ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ایسے حالات میں دوا کی فقط ایک خوراک دیکر اس کے نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیئے یاد رہے کہ تپ دق میں فاسفورس یا سلیشیا جیسی ادویہ نچی طاقت میں یا بار بار دینے سے مریض کے نظام کو تہ و بالا کر دیتی ہیں۔

میں نے طاقتوں کے استعمال کے لیے مختصراً خاکہ کھینچا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم لوگ امراض کو دور کرنے کے لیے اونچی طاقتوں کا زیادہ تر استعمال کریں اس میں کوئی شک نہیں کہ طاقتوں کا سوال ابھی تک حل نہیں ہوا ڈاکٹر ہیوج کے پیرو چھوٹی طاقتوں کا استعمال کرتے ہیں جب کہ ڈاکٹر کینٹ کے پیرو بہت اونچی طاقتوں کا مگر ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں سوائے ان چند حالات کے جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اونچی طاقتوں کا استعمال کرنا ہی بہتر ہے۔

بعض آدمی بہت ذکی الحس ہوتے ہیں (یہ لوگ عام طور پر وہ ہوا کرتے ہیں جن کو غلط ہومیوپیتھک ادویہ کا استعمال کرایا جا چکا ہو) ان کو کوئی بھی دوا دے دینے سے دوا کی علامات ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے آدمیوں کے لیے درمیانی طاقتیں نہایت کم مقدار میں بہتر ہوتی ہیں بعض ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں۔ کہ جنہوں نے دوسرے طریقہ ہائے حکمت کی بہت سی ادویات کا استعمال کیا ہو۔

ان کی طاقت منکسہ یعنی مادہ قبولیت بہت کمزور ہو چکی ہوتی ہے ایسے آدمیوں کے لیے دوا کی نہایت بڑی طاقت استعمال کرنا چاہیئے۔ یا کم طاقت میں دوا کو بار بار دینا چاہیئے تیسرا گروہ ان مریضوں کا ہوتا ہے جن کی قوتِ حیات بہت جلد مغلوب کی جا سکتی ہے یا جن کی قوتِ حیات کو بہت جلد ابھارا جا سکتا ہے ایسے مریض کو دوا کا دہرانا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔

موٹے تازے مریضوں کو جب حاد تکالیف میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی بڑی طاقتوں میں ادویہ دے کر بار بار دہرانا چاہیے تاکہ ان کے اندر قوتِ مدافعت پیدا ہو جائے۔ بچوں کو خصوصاً اونچی طاقتیں دینی چاہئیں اور بوڑھے آدمیوں کو درمیانی طاقتیں دینی چاہئیں۔

جہاں مریضوں کو کسی مادی دوا سے بھر دیا گیا ہو تو ایسی حالت میں اس دوا کی بہت بڑی طاقت استعمال نہیں کرانی چاہیئے۔ بلکہ اس دوا کی Antidote یعنی اثر زائل کرنے والی دوا بہت بڑی طاقت میں دینی چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کو کیو مل (پارہ) زیادہ مقدار میں کھلایا گیا ہو اور پارہ کی علامات بھی اس میں موجود کیوں نہ ہوں۔ تاہم مرک اونچی طاقت میں نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ اس کے اثر کو زائل کرنے والی دوا مثلاً ہیپر اونچی طاقت میں دینا چاہیئے۔ رسٹاکس میں ہمیں بالکل الٹی بات نظر آتی ہے۔ یعنی اگر کوئی مریض رسٹاکس کے زہریلے اثر سے تکلیف میں ہو تو رسٹاکس سی۔ ایم دے کر اس کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے۔

بعض ادویہ ایسی ہیں جو کسی دوا کے زہریلے اثر یا بعد کو روکنے میں کافی دسترس رکھتی ہیں۔ مثلاً نیٹرم میور کونین یا سلور نائٹریٹ کے بعد بہترین کام کرتا ہے۔ یاد رہے کہ بہت چھوٹی طاقتیں مثلاً ۳× یا ۶× وغیرہ ایک نوجوان معالج کے ہاتھ میں بڑی خطرناک طاقتیں ہیں۔ نوجوان معالج ان طاقتوں کو بار بار دہرا کر مریض کے اندر ان کے ادویہ کی علامات پیدا کر دیا کرتا ہے اور ان پیدا شدہ مگر غلط علامات کا علاج کرتے کرتے مرض کی علامات کو غلط ملط کر کے مریض کی بیماری میں پیچیدگی پیدا کر دیا کرتا ہے۔

خطرناک مزمن بیماریوں میں بعض بہت گہرا اثر کرنے والی ادویہ کی طاقتوں کے انتخاب میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ مثال کے طور پر گٹھیا Gout میں کالی کارب تپ دق میں سلفر سلیشیا، ٹیوبر کیولینم، فاسفورس دمہ میں سورینم۔ اور بہت سی تکالیف میں آرسنک اور لیکیسس۔ ان ادویہ کی طاقتیں استعمال کرتے ہوئے بڑے بڑے تجربہ کار معالج گھبرا جاتے ہیں میرے خیال میں ان ادویہ کو دو سو سے اوپر بہت سنبھل کر دینا چاہیئے نمبر ۳۰ میں بھی یہ دوائیں اتنی ہی خطرناک ہیں جتنی کہ اونچی طاقتوں میں۔

ڈاکٹر کینٹ اپنی مشہور کتاب لیسر رائٹنگ نامی مطبوعہ ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۲۰۷ پر ادویہ کی طاقتوں کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔ وہ معالج جن کو مختلف طاقتوں کے استعمال کا علم ہے۔ ان معالجین سے بدرجہا بہتر ہیں جنہوں نے کل زمانہ پریکٹس میں صرف ایک ہی طاقت کا استعمال کیا ہو۔

تیس برس تک بغور مشاہدہ کرنے اور مختلف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ طاقتوں کے استعمال کے لیے ناظرین کے سامنے اصول رکھوں۔

ہر ایک معالج کو چاہیے کہ وہ اپنے پاس ہر دوا نمبر ۳۰ نمبر ۲۰۰، ایک ہزار، دس ہزار، پچاس ہزار، سی ایم، ڈی ایم، اور ایم ایم۔ طاقت میں رکھے۔ اور یہ طاقتیں ہ کے حساب سے تیار شدہ ہوں۔

ذکی الحس عورتوں اور بچوں کے لیے نمبر ۳۰ سے دس ہزار تک طاقتیں نہایت مفید ہوا کرتی ہیں اور اس قسم کے مریضوں کے لیے ان طاقتوں میں قوت شفا زیادہ پائی جاتی ہے۔

ایسے مریضوں میں جو زیادہ ذکی الحس نہ ہوں تیس دس ہزار سے سی ایم تک۔ معمولی اور مزمن امراض میں مفید ثابت ہوا کرتی ہیں۔

حاد امراض میں ہمیشہ ایک ہزار سے دس ہزار تک نہایت مفید ہوتی ہیں۔

ذکی الحس عورتوں اور بچوں کے لیے یہ بہتر ہے کہ ابتدا میں ان کو نمبر ۳۰ یا دو سو نمبر کی دوا دی جائے اور اسی طاقت کے ماتحت جب ان کی عام صحت بہتر ہو جائے تو پھر ایک ہزار اسی طریقہ پر دینا چاہیے اور اس کے بعد دس ہزار وغیرہ۔

ایسے مریضوں کے لیے جو مزمن بیماروں میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی زیادہ ذکی الحس نہ ہوں دس ہزار زیادہ مفید ہے یہی طاقت اس وقت تک جاری رکھنی چاہیے۔ جب تک کہ مریض کی جسمانی صحت بہتر ہوتی جا رہی ہے اس کے بعد پچاس ہزار بھی اس طریقہ سے استعمال کرنی چاہیے پھر سی ایم، ڈی ایم، ایم ایم وغیرہ جب اس سلسلہ سے ادویہ دی جائیں گی تو ادویہ اور مریض کا تناسل قائم رکھا جائے گا یہ یاد رہے کہ جب دوا بالکل بالمثل ہوتی ہے تو وہ یکے بعد دیگرے اونچی طاقتوں میں مریض کو شفا بخشتی ہے لیکن جب دوا مکمل طور پر بالمثل نہیں ہوتی۔ تو وہ صرف ایک یا دو طاقتوں تک اپنا عمل جاری رکھتی ہے اس کے بعد علامات تبدیل ہو جاتی ہیں اور کسی دوسری دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہت سے مزمن مریضوں کو کئی ادویہ کی کئی طاقتیں درکار ہوا کرتی ہیں۔ مگر بہترین انتخاب وہ ہے جہاں صرف ایک ہی دوا کی مختلف طاقتوں سے مریض شفا پا جائے۔ ایسی حالت میں جب مریض کو اونچی طاقت کی دوا دی جاتی ہے۔ تو مریض اپنے اندر ایک نئی قسم کی طاقت محسوس کرتا ہے مگر غلط دوا کے انتخاب سے مریض کی یہ حالت نہیں ہوا کرتی۔

اگر خود ہنی مین کے شاگرد رشید بونی ہسن کی زندگی پر نظر ڈالی جائے اور ان کے طریقہ پریکٹس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بونی ہسن نے کئی ٹیپ مرقہ نمونیہ۔ ہیضہ، درد شکم وغیرہ حاد اور خطرناک امراض میں دو سو اور ہزار طاقتوں کو بہ نسبت چھوٹی طاقتوں کے کہیں زیادہ مفید سمجھا اور پایا۔ بونی ہسن اپنے لیسر رائیٹنگ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں۔ میری کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ میں ہمیشہ حاد و مزمن امراض میں ادویہ کی اونچی طاقتوں کا استعمال کرتا رہا ہوں اور جوں جوں میں نے اونچی طاقتوں کا استعمال کیا ہے اسی قدر ادویہ کے اثر اور فعل کو چھوٹی طاقتوں کی بہ نسبت بہتر پایا ہے۔

فصل چہارم

بیماریوں میں ہومیوپیتھک ادویہ کا فعل

آرگنن دفعہ نمبر ۱۵۰ کے آخری جملہ میں ہنی مین فرماتے ہیں کہ جو مرض زیادہ دیر کا نہیں ہوتا معمولاً اس کو ٹھیک منتخب شدہ دوا کی پہلی ہی خوراک سے بغیر کسی تکلیف بڑھنے کے شفا ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہیے کہ حاد امراض میں ٹھیک دوا دینے کے بعد مرض میں کبھی بھی زیادتی نہیں ہوا کرتی تاوقتیکہ مرض اس قدر نہ بڑھ چکا ہو کہ مریض موت کی آخری گھڑیاں گن رہا ہو یا مرض بہت سخت ہو چکا ہو اور بہت دن تک۔ رہنے سے خون میں سمیت پیدا ہو چکی یا رگ و ریشہ میں کافی تبدیلی ہو چکی ہو۔

جب متذکرہ صدر حالات موجود ہوں تو ٹھیک ہومیوپیتھک ادویہ دینے کے بعد تکلیف از قسم ہیضہ قے دست وغیرہ بڑھ جاتے ہیں۔ یا پیدا ہو جاتے ہیں ایسے حالات مریض کی زندگی اور صحت کے لیے از بس ضروری ہوا کرتے ہیں حاد امراض میں اگر مریض کو چند دن کے لیے ہی بغیر دوا کے چھوڑ دیا جائے۔ یا غلط دوا کا استعمال کرایا جائے خواہ وہ غلط علاج کسی طریقہ حکمت سے متعلق کیوں نہ ہو تو بیماری اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے برخلاف اس کے مزمن بیماریوں کو اس درجہ تک پہنچنے کے لیے کئی سال یا کئی مہینے لگتے ہیں۔ اگر بیماریوں سے رگ و ریشہ میں تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہوں۔ تو دوا سے تکلیف اسی قدر زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جس کا ہم کبھی خیال بھی نہیں کر سکتے اور بعض وقت اس زیادتی کو ہم ادویہ سے دور ہی نہیں کر سکتے۔ اور ایسی زیادتی ہمیشہ لاعلاج ہوتی ہے مثال کے طور پر اگر گردے یا جگر کسی بیماری کی وجہ سے تباہ اور ضائع ہو چکے ہوں۔ یا پھیپھڑے جب دق سے بالکل سڑ چکے ہوں تو ہومیوپیتھک ادویہ سے جو تکلیف بڑھا کرتی ہے وہ ہمیشہ لاعلاج ہوتی ہے اس کے متعلق میں پچھلی فصل میں اشارہ کر چکا ہوں اور اس کی تشریح میں کسی اگلی فصل میں پورے طور پر کروں گا کہ لاعلاج مرض میں معالجین کو مریضوں کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

معالج کو ہمیشہ یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ مرض مزمن ہے یا حاد یعنی نیا ہے یا پرانا۔ اگر رگ و ریشہ میں تبدیلیاں نہیں پیدا ہوئیں اور جسمانی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں تو ہومیوپیتھک منتخب شدہ دوا کی پہلی ہی خوراک مریض کو شفا دے دیا کرتی ہے اور مریض کی کسی قسم کی تکلیف نہیں بڑھا کرتی لیکن اگر نظام جسم میں سمیت موجود ہے تو وہی دوا بعض وقت قے اور دست۔ یا قے یا دست پیدا کرے گی۔ یہ علامات دوا سے پیدا ہوتی ہیں یہ قوت حیات کی قوت مدافعت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ قوت حیات کو جب ٹھیک منتخب شدہ دوا سے قدرتی مدد ملتی ہے تو قوت حیات اپنے مکان یعنی جسم انسانی کو خس و خاشاک یعنی سمیت سے بذریعہ قے یا دست صاف کر دیا کرتی ہے۔

دوسرے طریقہ ہائے حکمت کے پیرو ذرا ہومیوپیتھک ادویہ کے اثر کو بغور ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ کس طرح ہماری ادویہ قدرتی طریقہ پر اپنا فعل کرتی ہیں۔ اگر قے اور دستوں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ خود بخود قوتِ حیات سے کرا دیتی ہیں اور اسی طرح سے قوتِ حیات نظامِ جسم کو سیدھے راستہ پر لے آتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر ادویہ کے ذریعہ دست یا قے کرائی جائے تو یہ دست اور قے قوتِ حیات کا فعل نہ ہوگا بلکہ محض ادویہ کا اثر مقدم چونکہ قوت کو ہمیشہ مغلوب کیا کرتا ہے اس لیے اس سے قوتِ حیات اور بھی مغلوب ہو کر بیماری بڑھنے کا باعث ہوگی۔ ٹھیک یہی حالت ہمیں مزمن بیماریوں میں بھی نظر آتی ہے اگر مزمن بیماریوں سے رگ وریشہ میں تبدیلیاں نہ واقع ہو چکی ہوں تو ادویہ کے فعل سے مریض کو سوائے علامات میں تھوڑی سی کمی و بیشی کے کوئی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ البتہ جب کسی مرض کو دبا دیا گیا ہو تو اس حالت میں وہ پرانے امراض پھر ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔

اگر فالج کے مریضوں کو آپ ٹھیک دوا دیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ مفلوج حصص میں ایک قسم کی سرسراہٹ یا چیونٹیاں رینگنے کا احساس پیدا ہو جائے گا۔ اور اس احساس سے مریض بعض اوقات راتوں نہ سو سکے گا اس بات سے معالج کو ہرگز گھبرا کر دوا نہ بدلنی چاہیے، کیونکہ یہ اعصاب کی قوت منعکسہ کی نمائش ہوا کرتی ہے یعنی اعصاب کے اندر ایک نئی زندگی اور حرکت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اگر غلطی سے یا مریض کے لواحقین کی یا مریض کی ضد سے اس سرسراہٹ کو یا چیونٹیوں کے رینگنے کے احساس کو دبا دیا گیا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اعصاب کو پھر مردہ بنا دیا گیا مثال کے طور پر ایک بچہ کو لیجیے جو بہت دیر تک بے ہوشی میں پڑا رہا ہو اگر اس بچہ کو ٹھیک دوا پہنچا دی جائے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ بچہ کے دماغ سے ایک حرکت پیدا ہوگی جس سے اس کی کھوپڑی میں، انگلیوں میں، اور پاؤں میں، حد سے زیادہ سرسراہٹ پیدا ہو جائے گی۔ بچہ کروٹیں بدلے گا۔ اینٹھن کی حرکات ہوں گی، روئے گا چلائے گا اور پریشان کرے گا۔ ایسے وقت میں اگر معالج نے والدین کی آہ وزاری سے بچہ کے تڑپنے سے رحم کھا کر (؟) کوئی دوا دے دی تو بچہ کا خون جو دوا کے اثر سے حرکت میں آ چکا ہے۔ وہیں کا وہیں بند ہو جائے گا اور بچہ کو دنیا کی کوئی طاقت بچا نہ سکے گی اگر کوئی معالج ان باتوں کو نہ سمجھ سکے تو اس کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہومیوپیتھک ادویہ کا استعمال کرے یہ باتیں ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے سوا کسی دوسرے طریقہ میں نہیں نظر آتیں اس لیے ہر معالج کو اس قدر ہوشیار ہونا چاہیے کہ وہ مریض کی قوتِ حیات اور دوا ہر دو کے اثر منعکسہ کو دیکھ سکے اور ان دونوں میں تفریق کر سکے۔

بعض وقت ایک مدتِ مدید کی بیماری بغیر تکلیف بڑھ جانے کے یا مریض کو بغیر تکلیف میں ڈالے رفع نہیں ہو سکتی جتنی زیادہ گہری بیماری ہوگی اتنا ہی زیادہ قوتِ حیات کا اثر منعکسہ زیادہ پریشان کن اور دردناک ہوگا مثال کے طور پر آپ ایسے مریض کو دوا دیجئے جس کا نظام تپ دق کی طرف بھاگا جا رہا ہو اگر دوا ٹھیک ہے تو اس دوا سے وہ سب علامات پیدا ہو جائیں گی جو علامات آج سے کئی برس بعد پیدا ہوتیں اگر مریض کو یہ دوا نہ دی جاتی۔

ایسے وقت میں معالج کو گھبرانا نہ چاہیے کیونکہ ان علامات کا جسم پر ظاہر ہونا دوا دینے کے بعد ضروری تھا۔ یہ علامات وہ ہیں جو مریض کے نظام جسم میں غیر مادی حیثیت سے دبی ہوئی تھیں اور اگر یہ علامات غیر مادی طور پر مریض کے نظام میں چھپی نہ ہوتیں تو کیسے دوا کے فعل سے وہ ظاہر ہو سکتی تھیں۔ برگد کے ایک تخمے سے بیج میں غیر مادی طور پر تمام برگد کا درخت چھپا ہوتا ہے۔ ورنہ اس بیج سے پیدا شدہ درخت نشوونما کے بعد آئندہ سالوں میں وہ برگد کی شکل اختیار نہ کر سکتا۔ یاد رکھئے کہ یہ دوا سے پیدا شدہ مرض ہے اور اس سے پیدا شدہ مرض (علامات) سے ہی مریض کی بہتری ہے۔ یعنی نظام جسم سے وہ سمیت جو آئندہ سالوں میں نشوونما پا کر ظاہر ہوتی، ٹھیک منتخب شدہ دوا کی ایک ٹھوکر سے جسم مریض پہ ظاہر ہو کر ختم ہو گئی۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ دق کی اکثر مریضوں میں دوا سے تکالیف زیادہ بڑھ جایا کرتی ہیں اور بعض وقت ان کمزور طبیعت والے مریضوں پر بھی ان کا اثر زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جن کے رخسار تنگ، آنکھیں اندر گھسی ہوئی ہوتی ہیں۔

حاد امراض میں دوا دینے کے چند ہی منٹ بعد ذرا سی زیادتی علامات میں معلوم ہو جاتی ہے اب اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوا اپنا فعل کر رہی ہے حالت میں دوا کی دوسری خوراک ہرگز بھی نہ دینی چاہیے ہیں اس کے متعلق کوئی کلیہ قاعدہ نہیں بتا سکتا، کہ دوا کو کس وقت دہرانا چاہیے۔ مگر جوں جوں معالج پریکٹس میں مشاہدہ کرے گا اس کی سمجھ میں آتا جائے گا۔ مثلاً تپ محرقہ کے مریضوں کو عام طور پر دوا چند گھنٹوں کے بعد دینی چاہیے چونکہ یہ مرض بہت آہستہ آہستہ نشوونما پاتا ہے اس لیے اس کی مدافعت بھی یعنی قوتِ حیات کا اثر منعکس بھی بہت دیر کے بعد پیدا ہوتا ہے لیکن جب کئی دن تک دوا لگاتار استعمال کرانے کے بعد اثر ثانی پیدا ہو جائے تو دوا کو فوراً بند کر دینا چاہیے خیال رہے کہ یہ بات عموماً طاقتور مریضوں میں نہیں دیکھی جاتی ہے۔ کمزور مریضوں میں دیکھی جاتی ہے کمزور مریضوں میں دوا کا لگاتار جاری رکھنا خالی از خطر نہیں ہوا کرتا۔ میری اس تحریر سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ دوا علامات کی تبدیلی پر بشرطیکہ وہ مرض کی علامات ہوں نہ دی جائے، برخلاف اس کے نوبتی بخار میں دوا کا اثر چند ہی گھنٹوں میں محسوس کیا جاتا ہے اس حالت میں دوا کو اس وقت تک نہ دیا جانا چاہیے جب تک کہ پہلی خوراک کا فعل موجود ہے۔

مریض جتنا زیادہ کمزور ہو اتنی ہی زیادہ کم خوراک دینی چاہیے۔ مثلاً اگر Delirium ہذیان کا علاج کیا جا رہا ہے اور ہذیان میں فائدہ ہو کر مریض کے جسم پر پسینہ آنا شروع ہو جائے اور اس پسینہ کے آنے سے مریض کچھ کمزوری کا یا غنودگی محسوس کرنے لگے، تو ایسی حالت میں دوا ہرگز نہ دینی چاہیے۔ خناق Diphtheria کے مریضوں میں بعض وقت دوا کا دوبارہ دینا مریض کی زندگی کا باعث ہوتا ہے۔ اور بعض وقت موت کا۔ ان سب حالات کے سمجھنے کے لیے ہر ایک معالج کو فرداً فرداً ذاتی طور پر غور کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ کسی دن اس اصول کے متعلق بھی کوئی کلیہ قاعدہ دریافت ہو جائے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس وقت تک یہ ہر ایک معالج کے ذاتی تجربہ پر منحصر ہے۔

بہت خطرناک حالتوں میں جب دوا کا فعل شروع ہو جائے تو دوا کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ لیکن جب دوا کا فعل معدوم ہوتا ہوا نظر آئے تو دوسری خوراک ہر حالت میں دے دینی چاہیئے۔

حاد امراض میں اگر مریض طاقتور ہو تو ذرا سی تکلیف کا بڑھ جانا ضروری ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ تکلیف بڑھ جانے پر بھی مریض اپنے کو بہتر محسوس کرتا ہے اور جب دوا ذرا سی تکلیف بھی نہ بڑھائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دوا مریض کے بالکل ٹھیک بالمثل نہیں ہے۔ ایسی حالت میں صرف ایک خوراک دوا ہی فائدہ نہ کرے گی، بلکہ کئی خوراکیں دوا کی دہرانا پڑیں گی۔ مگر بہتر طریقہ یہ ہے اور معالج کی ہوشیاری بھی اس میں ہے کہ حاد امراض میں مریض پہلی ہی خوراک سے ٹھیک ہو جائے۔

میں نے پہلی فصل میں یہ بتایا ہے۔ کہ حاد امراض میں سب سے بہترین طاقت اونچی طاقتیں ہوا کرتی ہیں بلکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اونچی طاقتوں میں حاد امراض کے اندر تکلیف نہیں بڑھتی اور اگر اصول کے مطابق بڑھا بھی کرتی ہے۔ تو مریض اس کو محسوس نہیں کر سکتا۔ حاد امراض میں چھوٹی طاقتیں بعض وقت زیادہ خطرناک ہوا کرتی ہیں مثال کے طور پر اگر کسی کے دماغی پردوں میں ورم آ جائے اور بیلاڈونا اس کے لیے دوا ہو تو بیلاڈونا نمبر ۳ یا ۶ دینے سے مریض کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ اور اگر ان طاقتوں کو دہرایا جاتا رہا تو مریض بیلاڈونا کے اثر مقدم سے اس دنیائے فانی سے کوچ کر جائے گا بار بار دیکھا گیا ہے کہ دوا کے ناجائز طور پر بار بار دینے سے مریض کی تکالیف حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور مریض کو ناجائز تکلیف محض معالج کی غلطی سے اٹھانی پڑی۔

فصل پنجم

پہلے نسخہ کے بعد معالج کے مشاہدات

نسخہ تجویز کرنے کے بعد معالج کو چاہیئے کہ مریض میں مشاہدات کرے۔ کیونکہ مریض کی صحت کا دارومدار معالج کے مشاہدات پر زیادہ تر ہوا کرتا ہے ان مشاہدات سے معالج یہ دریافت کر سکتا ہے کہ آیا دوا کا فعل مریض پر ہو رہا ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر ہو رہا ہے تو دوا کا فعل مریض کو کس طرف لے جا رہا ہے۔ اگر معالج کے مشاہدات غلط ہوں گے تو مریض کو وہ غلط ادویہ دے کر مریض کے اندر پیچیدگیاں پیدا کرنے کا موجب ہوگا افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر معالجین اس بات کو نظر انداز کیا کرتے ہیں، اور جب ان سے اس کے متعلق سوالات کیے جاتے ہیں۔ تو وہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے۔

فرض کریئے کہ مریض کو ٹھیک ٹھیک نسخہ دیا گیا ہے اور دوا نے اپنا فعل بھی شروع کر دیا ہے۔ دوا کے اس ٹھیک فعل سے مریض کی علامات میں تبدیلیاں ہونی ضروری ہوتی ہیں اور ان تبدیلیوں

کی علامات بہ شکل ظاہر ہوا کرتی ہیں جس طرح گھڑی کی سوئیوں کو دیکھ کر ہم گھڑی کے صحیح یا غلط چلنے کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے علامات کی تبدیلی کی رفتار کو دیکھ کر ہم مریض کی سمت تندرستی کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کر سکتے ہیں اگر مریض کی علامات میں ٹھیک تبدیلی واقع نہیں ہو رہی ہے۔ تو ہوشیار معالج فوراً سمجھ جاتا ہے۔ کہ دوا ٹھیک فعل نہیں کر رہی ہے۔ اور وہ نسخہ تبدیل کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ معالج جو ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ یا علامات بہتر یا بدتر کو سمجھ نہیں سکتے وہ دوائیں جلد جلد تبدیل کرتے ہیں۔ اور پہلی دوا کے پورے اثر یا فعل کا انتظار کرنا نہیں جانتے جس سے مریض کی تندرستی پر خراب اثر واقع ہوتا ہے۔

جب دوا اپنا فعل شروع کر دیتی ہے تو مریض کی علامات میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جن سے یا تو مریض کے اندر بہتری ہوتی ہے یا مرض میں زیادتی یہ دو قسم کی ہوا کرتی ہے قسم اول میں زیادتی مرض ہوتی ہے جس سے مریض بدتر ہوتا جاتا ہے۔ دوم میں علامات میں زیادتی ہوتی ہے جس سے مریض بہتر ہوتا جاتا ہے۔ مرض میں زیادتی کے معنی یہ ہیں کہ مریض کمزور ہوتا جائے علامات زیادہ نمایاں اور سخت ہوتی جائیں لیکن اصلی ہومیوپیتھک زیادتی (تماثلی شدت) یہ ہوتی ہے کہ گو مریض کی علامات میں بیشی ہو جائے تاہم مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرے۔

معالج کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کمی اور زیادتی کو اور علامات میں اضافہ کو اور ان تمام دوسری باتوں کو جو وقتاً فوقتاً مریض کے اندر پیدا ہو سکتی ہیں مشاہدہ کر کے سمجھ سکے۔ پہلی بات جو معالج کو نظر میں رکھنی چاہیے وہ یہ ہے صحت میں مریض ترقی کر رہا ہے یا تنزل؟ ان سب علامات کو سمجھ سکنے سے ہی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مریض کہتا ہے کہ "میں بدتر ہو رہا ہوں" لیکن علامات کے اظہار سے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ مریض صحت کی طرف گامزن ہے۔ یاد رکھیے مریض کی رائے سے علامات کا ظہور زیادہ وزنی ہوا کرتا ہے ایسی حالت میں مریض کو سمجھایا جا سکتا ہے اور ذرا سی تسلی سے مریض بہتر علامات سے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے علامات ہی سے ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ مریض کی حالت بدترین ہے یا بہترین ہوتی جا رہی ہے جب علامات باہر سے اندر کی طرف یا نیچے سے اوپر کی طرف رجوع کر رہی ہوں تو حالت بدتر سمجھنا چاہیئے۔ برخلاف اس کے اگر حالت اندر سے باہر کی طرف یا اوپر سے نیچے کی طرف آ رہی ہوں تو حالت بہتر سمجھنا چاہیے۔

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ لاعلاج امراض میں جب کہ ادویہ صرف سکنی طور پر اپنا فعل کر کے مریض کی تکالیف کی تسکین کا باعث ہوتی ہیں گو ایسے وقت مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے لیکن معالج جانتا ہے کہ اصل بیماری اندر ہی اندر گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے۔

فرض کریئے کہ ایک مریض آپ کے مطب میں آتا ہے جس کو بہت مدت سے کھانسی ہو ظاہرا طور پر وہ کئی سال کا بیمار معلوم ہوتا ہے۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ انٹی سورک دوا ہی اس کے لیے مفید ہے مریض کا جسمانی معائنہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سینہ میں کچھ دق کی علامات موجود ہیں مریض کمزور ہے۔

اور مریض آہستہ آہستہ لاغر ہو رہا ہے آپ اس کو کوئی اینٹی سورک دوا دے دیتے ہیں چند دنوں کے بعد اس کی علامات بڑھ جاتی ہیں۔ یعنی اس کی کھانسی بڑھ جاتی ہے رات کے پسینے شروع ہو جاتے ہیں۔ مریض زیادہ کمزور ہو جاتا ہے یہی حالت یکے بعد دیگرے ہفتوں سے مریض کی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک مریض میں اٹھنے کی ہمت باقی نہیں رہتی۔ یہ معالج کا پہلا مشاہدہ ہوگا جس میں کہ مریض میں مرض کی زیادتی ہو جاتی ہے اور مریض دن بدن گرتا جاتا ہے۔ معالج اس کو سمجھتا ہے کہ اس نے غلطی کی۔ اس کو اینٹی سورک دوا نہ دینی چاہیے تھی کیونکہ یہ لاعلاج مرض تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے کیا ایسے مریضوں کو ہمیں دوا نہ دینی چاہیے۔ اور اگر معالج کو ان باتوں کا علم نہیں ہے تو وہ معالج نہیں بلکہ ایک قاتل ہے۔

لاعلاج اور ایسے امراض میں جن کے متعلق معالج کو شک ہو دوا نمبر ۳۰ یا ۲۰۰ سے اوپر طاقت میں نہ دینی چاہیے۔ اور دیکھنا چاہیے کہ آیا زیادتی بہت زیادہ طویل تو نہیں ہو رہی ہے سینہ میں بھی کئی ایک نشانات ہیں کہ سینہ کے اعضاء میں تبدیلی کا شبہ ہو سکتا ہے۔ ایسے حالات میں اوّلاً معالج کو اینٹی سورک دوا کے بجائے عارضی اور سطحی ادویہ مثلاً پلساٹیلا، ریوکس وغیرہ چھوٹی طاقتوں میں دینا چاہیے۔ چند ہی روز میں مریض کی قوت حیات اور قوت مدافعت کا پتہ چل جاتا ہے اور پھر معالج کے لیے یہ اندازہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ مریض کس حد تک دوا کو برداشت کر سکتا ہے۔

جب مریض کی حالت اتنی خراب نہ ہو چکی ہو جتنی کہ میں نے اوپر بیان کی ہے تو اس حالت میں اگر آپ اونچی طاقت کی دوا دے دیں تو آپ کا دوسرا مشاہدہ ہوگا کیونکہ ایسی حالت میں اگرچہ زیادتی بہت دنوں تک رہے گی اور سخت ترین ہوگی تاہم اثر منعکس بہتر ہوگا یعنی مریض کو آرام ہوتا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی حالت میں شروع میں مریض کمزور ہوتا رہے گا لیکن اس کی ترقی یقینی گو آہستہ ہوگی۔ اور اگر تین چار مہینے کے بعد اس کو دوسری دوا دی جائے گی تو بھی اس کی زیادتی اتنی ہی تیز ہوگی۔ اگر خدانخواستہ اس مریض کی حالت ذرا اور گری ہو جاتی تو شاید دوا اثر نہ کرتی۔ معالج کو چاہیے کہ ایسے مشتبہ مریضوں میں سنبھل کر قدم اٹھائے۔ اور اگر ایسی کوئی اینٹی سورک دوا دے تو کم طاقت میں اور اس کے اثر کو زائل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے۔ اگر علامات کا رخ کسی دوسری طرف پھرنے لگے۔ تو دوسرا مشاہدہ یہ ہوا کرتا ہے کہ تکلیف بہت مدت کے لیے گو بڑھ جائے لیکن آخر میں صحت ہو جائے گو ترقی بہت آہستہ آہستہ ہوتی رہے۔

تیسرا مشاہدہ ہومیوپیتھک دوا دینے کے بعد یہ ہوا کرتا ہے کہ زیادتی بہت تیز کم وقفہ رہنے والی ہوتی ہے۔ اور مریض بہت جلد ترقی کرتا ہے۔ جب معالج دیکھتا ہے کہ علامات بہت تیزی کے ساتھ بڑھ جاتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مریض کا جسمانی نظام بہت قوی ہے اور یہ کہ ابھی کوئی قابل ذکر تبدیلی کسی عضو میں نہیں پیدا ہوئی۔ اور اگر کوئی تبدیلی جسم میں واقع ہوئی ہے تو وہ محض سطحی ہے یعنی جسم پر پھنسیوں کا نکل آنا۔ مسوڑھوں پر ورم آجانا وغیرہ وغیرہ ان سے مریض کی زندگی پر کوئی اثر نہیں ہوا

کرتا۔ یہ جسمانی تبدیلیاں جگر، گردوں، قلب اور دماغی تبدیلیوں کی طرح زیادہ گہری و خطرناک نہیں ہوتیں۔ یاد رکھئے کہ انسانی جسم میں چند اعضاء ایسے ہیں جن کے ماؤف ہو جانے سے انسانی زندگی کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ وہ اعضاء حسب ذیل ہیں۔ دماغ، پھیپھڑے، قلب، جگر اور گردے۔

چوتھا مشاہدہ وہ ہوا کرتا ہے جب کہ مریض صحت بغیر کسی زیادتی کے ہو جاتی ہے۔

پانچواں مشاہدہ یہ کہ تکلیف پہلے رفع ہو جاتی ہے اور زیادتی بعد میں مشاہدہ میں آتی ہے۔ یہ حالت مریض کے لیے عموماً اچھی نہیں ہوا کرتی۔ اس حالت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دوا نے صرف تھوڑی یا اس نے مریض کو محض عارضی تسکین دی یا مریض لاعلاج تھا۔ اور دوا نے معمولی سا فعل کیا۔ ان میں سے کوئی بات ضرور صحیح ہوگی۔ ایسی حالت میں مریض کا دوبارہ معائنہ کرنا چاہیے اور دوا کا بھی جس وقت یہ معلوم ہو گا کہ دوا کا انتخاب ہی غلط تھا گو دوا بہت سی علامات کے بالکل مشابہ تھی۔ لیکن قطعی طور پر یہ مریض کے موافق حال نہ تھی اور بعض دفعہ مریض کا دوبارہ معائنہ کرنے سے یہ معلوم ہوگا کہ مریض ہی لاعلاج تھا اس لیے دوا نے اپنا فعل نہیں کیا اگر دوا کے اثر کے بعد مریض کی بالکل پہلی جیسی حالت ہو جائے۔ تو زیادہ گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر علامات تبدیل ہو جائیں تو معالج کو یک زبردست تبدیلی کا انتظار کرنا چاہیے فرض کر لیجئے کہ کسی مریض کو سلفر سی ایم کی ایک خوراک دی گئی ہے۔ تین ہفتے تک وہ بہتر محسوس کرتا رہا ہے مگر چونکہ چوتھے ہفتہ میں اس کی صحت پھر خراب ہونے لگی ہے تو یا مریض نے دوا کے فعل میں خلل اندازی کی ہے مثلاً میٹنگ کافور وغیرہ کھا لیا ہے یا اگر اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تو معالج کا چھٹا مشاہدہ ہونا چاہیے۔ یعنی علامات میں کمی کا بہت تھوڑے وقت تک رہنا تو اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ مریض کے اندر کوئی نہ کوئی ایسا خلل ہے جو دوا کے فعل کو روک رہا ہے ایسی حالت میں مریض کا معائنہ دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر معالج غور سے علامات کو دیکھے گا تو اس رکاوٹ کو ضرور دور کرے گا۔

اگر یہی علامات کسی حاد مرض میں پائی جائیں تو اس کے صرف دو ہی معنی ہو سکتے ہیں کہ یا تو دوا کا انتخاب ہی غلط ہے یا مریض کے اندر آناً فاناً اعضا میں تبدیلیاں ہو کر مریض کو موت کی طرف کھینچ رہی ہیں۔ اگر ایک شخص کے دماغ میں ورم ہو گیا ہے اور بیلاڈونا اس کی ٹھیک دوا ہے۔ پہلی خوراک دینے سے اگرچہ چند منٹوں میں مریض کی تکلیف کم ہو جائے اور یہ کمی صرف ایک گھنٹہ تک قائم رہے تو دوسری دفعہ بیلاڈونا دینے پر مریض صرف آدھ گھنٹے تک بہتر رہے تو سمجھنا چاہیے کہ مریض تقریباً لاعلاج ہو چکا ہے۔

ساتواں مشاہدہ یہ ہوا کرتا ہے کہ کچھ وقت کے لیے گو علامات میں بہت فوری کمی ہو جاتی ہے لیکن مریض کو اس کمی سے بذات خود کوئی نفع نہیں ہوتا۔ کئی ایک مریض زمانہ پریکٹس میں آپ کو ایسے ملیں گے جو ایک حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ان کو صرف ادویہ ایک حد تک سکون دے سکتی ہیں۔ مگر مکمل صحت نہیں دے سکتیں۔ ایسے مریض وہ ہوتے ہیں جن میں اعضاء کی تبدیلی واقع ہو چکی ہوتی ہے

مثلاً ایک گردہ کا سڑ جانا یا بذریعہ انجکشن ایک پھیپھڑے کا بند کر دیا جانا وغیرہ وغیرہ۔

مشاہدہ نمبر ۸۔ ایسے مریض جن پر ہر دوا کا فوری اثر ہو جایا کرتا ہے۔ یہ عام طور پر ہر ایک چیز کے لیے ذکی الحس ہوتے ہیں ہسٹریکل ہوا کرتے ہیں ایسے مریض بھی تقریباً لاعلاج ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان کو کسی دوا کی کتنی ہی ادنیٰ خوراک کیوں نہ دے دیں۔ تو اس دوا کی علامات ان پر ظاہر ہو جایا کرتی ہیں۔ اور جب تک ان مریضوں میں اس دوا کا اثر باقی رہتا ہے ان پر اس وقت تک کسی دوسری دوا کا اثر نہیں ہو سکتا۔ گویا کہ وہ دوا ایک قسم کی بیماری پیدا کر دیتی ہیں جس میں وقفہ حضانت وغیرہ کچھ دکھائی دیتا ہے ایسے مریض ہومیوپیتھک ادویہ کی آزمائش کے لیے بہت مفید ہوا کرتے ہیں جتنی دفعہ ان کو ادویہ دی جاتی ہیں۔ اتنی ہی دفعہ وہ ادویہ کی علامات کا عکس پیش کرتے ہیں اگر ایسے مریض معالج کو مل جائیں تو ان کا علاج بڑی طاقتوں سے نہ کرے ۳۰ اور ۲۰۰ سے کرنا چاہیے اور ان کی مزمن بیماریوں کا علاج بھی ۳۰ اور ۲۰۰ سے ہوا کرتا ہے۔

مشاہدہ نمبر ۹۔ جب دوا کے بعد نئی علامات نمودار ہو جائیں۔ تو یہ علامات دراصل نئی نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ یکے بعد دیگرے وہ علامات ہوا کرتی ہیں جو پہلے کسی وقت مریض میں رہ چکی ہوں لیکن مریض ان کو بیان نہ کر سکتا ہو۔ یا مریض کو اس کے متعلق کچھ یاد نہ ہو جب یہ علامات یکے بعد دیگرے ظاہر ہو ہو کر ختم ہو جائیں گی تو مریض کی صحت بالکل درست ہو جائے گی۔

مشاہدہ نمبر ۱۰۔ جب پرانی علامات نمودار ہوں۔ یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ دوا نظام میں اثر کر رہی ہے اور جب تک یہ پرانی علامات نمودار ہو رہی ہوں تو دوا کو دھرانا نہ چاہیے، اور اگر پرانی علامات ظاہر ہو کر رک جائیں تو دوسری خوراک دے دینی چاہیے۔

مشاہدہ نمبر ۱۱۔ جب علامات غلط راستہ پر جا رہی ہوں مثال کے طور پر اگر گھٹنوں یا پاؤں کے بائی کے درد کے لیے نسخہ لکھا جائے اور درد یک دم غائب ہو کر مریض کے اندر بے چینی پیدا کرے یا گھٹنے یا پاؤں سے ہٹ کر ریڑھ کی ہڈی میں پہنچ جائے تو فوراً دوا کے اثر کو زائل کر دینا چاہیے ورنہ اس سے اعضاء میں تبدیلیاں پیدا ہو کر مریض کی موت کا باعث بنیں گی۔ اگر علامات محیط سے مرکز کی طرف جاتی ہیں، یعنی بیرونی اعضاء سے اندرونی اعضا کی طرف راغب ہوتی ہیں یا نیچے سے اوپر کی طرف راغب ہوتی ہیں یا نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہیں تو مریض کی حالت خطرناک ہوا کرتی ہے اگر مرکز سے محیط کی طرف علامات نمودار ہوں مثلاً قلب، پھیپھڑا۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی سے ہٹ کر ہاتھ، پاؤں یا جلد پر ظاہر ہو جائیں تو تکالیف کا رجحان مریض کو بذات خود بہتر کرتا ہوا آئے گا اور علامات کا یہ رجحان مریض کے لیے مبارک ہوا کرتا ہے۔

فصل ششم

"دوا کو کب دھرانا چاہیے"

عام غلطی جو ہومیوپیتھک معالجین کرتے ہیں وہ ہے۔ بلا وجہ دوا کی خوراک کو دھرانا جس سے بجائے کامیابی کے ناکامیابی ہوتی ہے، بہترین اصول یہ ہے کہ زیادہ وقت تک دوا کے اثر کا انتظار کیا جائے بشرطیکہ مرض خطرناک نہ ہو۔

جہاں تک دوا کا تعلق ہے سب ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ دوا ہمیشہ ایک ہی دینا چاہیے مگر اس بات کا ابھی تک کوئی کلیہ قاعدہ نہیں ہے کہ آیا دوا کی ایک خوراک دے کر مریض کو چھوڑ دینا چاہیے یا دوا کی کئی خوراکیں ایک ہی وقت میں تھوڑے تھوڑے وقفہ پر دھرانی چاہئیں۔ بعض ڈاکٹر اس خیال کے حامی ہیں کہ ادنیٰ طاقت کی ایک خوراک کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے تھوڑے تھوڑے وقفہ پر یعنی ۴-۸-۱۲ گھنٹے کے بعد دینا چاہیے۔ ان کا قول ہے کہ بیماری پہلی ایک آدھ خوراک کا کوئی اثر قبول نہیں کرتی اور نہ اس کا کوئی اثر نظام جسم میں ہونے دیتی ہے۔ مثلاً بخار یا تپ محرقہ میں شروع میں چند خوراکوں کا تھوڑے وقفہ کے بعد دینا ضروری ہوا کرتا ہے لیکن یہ بات سب نے تسلیم کی ہے کہ جب دوا کا اثر شروع ہو جائے تو دوا کو اس وقت تک بند کر دینا چاہیے جب تک مریض ترقی کرتا جائے۔ یا مریض کی صحت بہتر ہوتی جائے کوئی بھی عقل مند مالی زمین میں ایک بار بیج بونے کے بعد دوسری دفعہ پھر اسی زمین پر بیج نہیں بویا کرتا۔

بعض دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب ایک طاقت جسم کے اندر اپنا اثر کر رہی ہو تو دوسری ذرا بڑی طاقت قوتِ حیات کو اور زیادہ متحرک کر کے بیماری کے دفعیہ میں مدد کرتی ہے۔ حال ہی میں ایڈنبرگ کے ڈاکٹر گارڈن نے دوا دینے کا طریقہ یہ مقرر کیا ہے کہ وہ ایک دوا کی پہلی خوراک نیچی کی طاقت میں دیتے ہیں اور آدھ گھنٹے کے بعد اسی دوا کی اوپر والی طاقت استعمال کراتے ہیں۔ مثلاً اگر فاسفورس دوا ہے تو سوتے وقت نمبر ۲۰۰ استعمال کراتے ہیں اور صبح اٹھتے پر نمبر ایک ہزار۔ یہ اصول بھی معالجین نے ابھی مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا ہے لیکن گارڈن کا قول ہے کہ اس طرح دوا کی دو چھوٹی اور بڑی طاقتوں کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے بعض ڈاکٹر سوتے وقت اگر بڑی طاقت مثلاً ایک ہزار استعمال کراتے ہیں تو صبح کے وقت نمبر ۲۰۰۔ یہ طریقہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ اور اس طریقہ کا گارڈن والے طریقہ سے کہیں کم رواج ہوتے دیکھا گیا ہے۔

ایک اور طریقہ Plus Doses (پلس ڈوزز) کا ہے اس میں ایک خوراک دوا پر تین نشان لگا دیئے جاتے ہیں۔ اور مریض کو یہ ہدایت کر دی جاتی ہے کہ ایک خوراک دوا کی بوتل کر جتنی شیشی خالی ہو

جائے پانی بھرلے اور اس کو اچھی طرح ہلانے کے بعد وقت پر وہی خوراک پیئے۔ اور اس خوراک پینے کے بعد پھر پانی بھرلے اور اس طرح سے پانی ملا کر پیتا رہے۔ اس "پلس ڈوزز" طریقہ میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ طاقت تھوڑی تھوڑی ہر خوراک میں بڑھتی رہتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوا کو کب دہرانا چاہیے؟ میں نے اوپر بھی ذکر کیا ہے کہ دوا کو اس وقت تک دہرانا نہ چاہیے جب تک کہ مریض کو فائدہ محسوس ہوتا رہے۔ جب صحت میں ترقی ہونا بند ہو جائے۔ تو اس کی وہی طاقت یا اس سے اگلی طاقت دینی چاہیے اگر پہلی خوراک میں دوا ٹھیک بالمثل نہیں ہے۔ تو دوسری دوا کی ضرورت ہوسکتی ہے لیکن دوا دینے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جانچ کر لی جائے کہ دوا کے فعل میں جذبات یا حفظان صحت کی خرابی وغیرہ سے رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی؟ مزمن امراض کی حالت میں اس بات کی جانچ کرنے کے لیے تین چار دن سے دو تین ہفتہ یا زیادہ تک (جیسی صورت ہو) بلا دوا کے انتظار کرنا چاہیے۔ کیونکہ بعض وقت دوا کا فعل اندر ہی اندر ہوتا رہتا ہے جس کو مریض حواس خمسہ یا احساسات کے ذریعہ محسوس نہیں کرسکتا۔

دو نسخوں کے درمیان کس قدر وقفہ دینا چاہیے اس کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ لیکن چند منٹ سے لے کر ایک یا کئی برس تک دوا کا فعل قائم رہ سکتا ہے۔ اور اگر دوا کا فعل ڈاکٹر ہیرنگ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ تو معالج کو پلاسیبو کے سوا مریض کو کچھ بھی نہ دینا چاہیے۔ (ڈاکٹر ہیرنگ کے قانون کے متعلق میں کئی بار پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ جب علامات مرکز سے محیط کی طرف یا اندر سے باہر کی طرف یا اوپر سے نیچے کی طرف یا غیر مادی سے مادی جسم کی طرف آتی ہیں۔ تو دوا کا فعل نہایت تسلی بخش ہوا کرتا ہے اور مریض کو پوری شفا ہو رہی ہے۔ بس یاد رہے کہ بہترین معالج وہی ہے جو دوا دہرانے میں پتھر کی طرح سخت ہو کیوں کہ اس وقت تک دوا ہرگز نہ دی جائے۔ جب تک کہ پہلی دوا کا فعل جاری ہے)

پلاسیبو دینے میں ایک بات خاص طور پر خیال رہے۔ کہ پلاسیبو شکر کی گولیوں کی صورت میں شوگر آف ملک کی صورت میں، ٹیبلیٹ، سفید یا رنگین کی صورت میں ہو اور جس شکل میں بلاسیبو پہلے دیا گیا ہو۔ اسی شکل میں پھر مریض کو دینا چاہیے کیونکہ دوا کی پہلی خوراک سے مریض کو فائدہ ہو گیا اور آپ نے اس حالت میں نیلے رنگ کی ٹکیاں پلاسیبو کی صورت میں مریض کو دی تھیں۔ تو مریض دوبارہ وہی ٹکیاں مانگے گا۔ اور اگر آپ نے دوسری شکل میں پلاسیبو دے دیا اور کسی وقت علامات کی زیادتی ہو گئی تو مریض آپ پر شک کرنے لگے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ رجسٹر میں پلاسیبو کی شکل بھی لکھ دی جائے۔

پیشتر اس کے کہ اس بیان کو ختم کروں میں چاہتا ہوں کہ اس بات پر ایک سرسری نظر ڈالوں کہ دوسرے نسخہ کے تجویز کرنے میں کیا کیا دقتیں اور تکالیف پیش آسکتی ہیں، اور ان کو کس طرح سے دور کیا جا سکتا ہے۔

دوسرے نسخہ میں دوا یا تو پہلی ہی دہرائی جاتی ہے یا پہلی دوا کے اثر کو زائل کرنا پڑتا ہے یا پہلی

دوا کی معاون دوا سے مریض کو شفا دینے میں مدد کی جا سکتی ہے میں نے خواص الادویہ میں اس امر کا ٹھیک ٹھیک خیال رکھا ہے کہ ہر ایک دوا کا تعلق دوسری ادویہ سے دے دیا جائے۔ نیز ریلیشن شپ آف ہومیوپیتھک ریمیڈیز میں اس کا مکمل بیان معاونت اشد وغیرہ ملے گا۔ ناظرین اس کو ملاحظہ کریں لیکن یہ باتیں جب ہی ٹھیک ٹھیک طور پر سمجھ میں آسکتی ہیں اگر معالج ہر ایک مریض کی علامات کا ریکارڈ رکھے۔ اور ہر دفعہ مریض کی گزشتہ علامات سے موجودہ علامات کا موازنہ کرے۔

اگر پہلے نسخہ میں معالج اچھی منتخب شدہ دوا دیتا ہے اور اس کو جلد دہرا دیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہو جائیں گے کہ معالج علامات کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ علامات جو پہلی دوا سے ظاہر ہوتی تھیں نہیں ظاہر ہو سکیں اس واسطے معالج کو پہلی دوا کے فعل کا کافی وقت تک انتظار کرنا چاہیے۔

اگر پہلا نسخہ ٹھیک کام نہ کرے یا اس کو پورا موقع فعل کا نہ دیا جائے تو دوسری دفعہ کے نسخہ کے لیے ہم مشاہدات نہیں کر سکتے۔ دوسرے نسخہ میں مشاہدات کا ہونا اور علامات کا تبدیل ہونا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے۔ دوسری دفعہ مشاہدات ہمیں اسی وقت ملتے ہیں جب پہلے نسخہ کے اثرات بند ہو جائیں اور مریض میں تبدیلیاں واقع ہو جائیں یاد رکھیے کہ جب تک علامات ظاہر اور معدوم ہوتی رہتی ہیں کسی صورت میں بھی صحیح علامات کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور علامات کے بغیر کوئی بھی معالج ہومیوپیتھک پریکٹس نہیں کر سکتا۔ اس لیے بھی یہ معالج کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس وقت تک دوا نہ دہرائے جب کہ مریض کی اصلی علامات جسم پر ظاہر نہ ہوں تو یہ اچھا ہے۔ یعنی اگر مریض کو موجودہ تکالیف کچھ وقت تک نہ رہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دوا نے کچھ مدت تک مریض کو اپنے قابو میں رکھا جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ دوا مریض کے موافق حال تھی ایسی حالت میں دوا کی وہی طاقت جو پہلے دی گئی تھی دینی چاہیے۔ اور اسی طرح اسی طاقت کو دہراتے رہنا چاہیے۔ جب تک کہ اس سے مریض کی صحت میں ترقی ہوتی رہے۔

دوسرا نسخہ اس وقت دیا جاتا ہے جب کہ پرانی علامات کے علاوہ بالکل نئی علامات ظاہر ہو آئیں ممکن ہے کہ یہ علامات دوا کی علامات میں سے ہوں ایسی حالت میں خواص الادویہ کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ یا مریض سے اچھی طرح سے دریافت کرنا چاہیے کہ کہیں یہ علامات کسی وقت پہلے تو موجود نہ تھیں۔ اور اگر یہ علامات بالکل نئی ہوں جن کا تعلق نہ تو دوا سے ہو اور نہ ہی مریض سے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ نسخہ غلط تھا۔ کیونکہ بیماری کا رخ دوسری طرف بدل گیا۔ ان نئی علامات کا پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دوا کے اثر کو فوراً زائل کر دیا جائے۔ اب نئی پیدا شدہ اور پرانی علامات (جن پر پہلے نسخہ تجویز کیا گیا تھا) کو ملا کر اور ان سے مطابقت کر کے دوا دینی چاہیے۔ اسی طرح سے ایسی حالت میں دوسرا تیسرا چوتھا وغیرہ نسخہ تجویز کرنا چاہیے تاوقتیکہ دوا مریض کی تکالیف پر حاوی نہ ہو جائے۔

اگر کسی مقام پر مریض کی ترقی آکر رک جائے تو عام طور پر نئے نسخے تبدیل کرنے کی ضرورت

نہیں ہوا کرتی ایسی حالت میں گو علامات بدلتی رہتی ہیں، نئی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں لیکن آخر کار وہ سب کی سب اپنے آپ رفع ہو جاتی ہیں۔ اور شروع کی علامات میں سے چند باقی رہتی ہیں۔ ایسی موقع پر پہلی دوا کا فعل ختم ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس حالت میں معالج کو پہلا نسخہ یکدم نہ دہرانا چاہیے، بلکہ انتظار کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ دوا نظام کے اندر اپنا اثر کر رہی ہو اور مریض کو اس کا احساس نہ ہوا ہو۔

دوسری بات دوسرے نسخہ میں دوا کی تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی دوا کی کن حالات میں ہونی چاہیے؟ اس کا ذکر تو میں اوپر کر چکا ہوں اور باقی ماندہ کی تشریح یوں کی جا سکتی ہے کہ اگر ایک مریض کو ایک دوا چھوٹی بڑی طاقتوں میں فائدہ کر رہی ہے تو اس سے نئی نئی علامات پیدا ہو کر معدوم ہوتی جائیں گی۔ ممکن ہے کہ ان علامات کو مریض یاد نہ رکھ سکے۔ مگر عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ عموماً ایسی علامات کے شکار مریض پہلے رہ چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جب دوا کی کوئی طاقت بھی اپنا فعل نہ کرے اور مریض میں کچھ خرابی باقی رہ گئی ہو تو باقی ماندہ خرابی کو دور کرنے کے لیے نئی دوا کی ضرورت ہوا کرتی ہے جس کا انتخاب اس وقت کی موجودہ علامات سے کیا جا سکتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ پہلی علامات کو جس کی بنا پر پہلا نسخہ تجویز کیا گیا تھا نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

تیسری حالت میں جب نسخہ تبدیل کیا جاتا ہے تو معاون دوا دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ فرض کر لیجیے کہ کسی بچہ کو بار بار زکام ہو رہا ہے اور جب کبھی بچہ کو ذرا سی ہوا کا جھونکا لگتا ہے زکام ہو جاتا ہے ہر دفعہ آپ بیلاڈونا دے کر مریض کی حالت کو درست کیا کرتے ہیں مگر تھوڑے دن کے بعد بچہ پھر زکام کا شکار ہو جاتا ہے، اس وقت آپ کا یہ فرض ہے کہ بیلاڈونا کا معاون مگر مزمن دوا کلکیریا بچہ کو دے کر بچہ کی زکام کی عادت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں یا برخلاف اس کے اگر کسی بچہ کو کلکیریا دیا جا چکا ہے۔ اور کلکیریا کے زیر اثر بچہ کو زکام کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ چکی ہو تو ایسی حالت میں بیلاڈونا کا دینا مفید ہوا کرتا ہے۔

اسی قسم کی اور بھی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جہاں معاون ادویہ ایک دوسرے کے بعد بہت عمدہ فعل کیا کرتی ہیں۔ اور اس طرح مریض کی تندرستی کا باعث بنتی ہیں۔ اس قسم کی معاون ادویہ ہماری میٹیریا میڈیکا میں بھری پڑی ہیں۔ اور میں نے ہر ایک دوا کے تعلق میں ان کا بہترین ذکر کر دیا ہے سلفر کلکیریا لائیکوپوڈیم۔ ایک دوسرے کے بعد نہایت اچھی طرح کام کرتی ہیں۔ جس کو سلفر شروع کرتی ہے اس کو بتدریج لائیکوپوڈیم ختم کر دیتی ہے۔ اور قدرتی طور پر ان ادویہ کی علامات ٹھیک وقت پر ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً سیپیا اور نکس وامیکا۔ اگر کسی صفراوی مزاج آدمی کو بخار ہو جائے تو زیادہ تر نکس وامیکا دوا ہوا کرتی ہے۔ مگر جب نکس وامیکا اپنا فعل ختم کر چکی ہے تو سیپیا کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں سیپیا باقی ماندہ تکلیف کو رفع کر کے صحت کو مکمل کر دیا کرتا ہے۔ یا اگر کسی مریض کو سیپیا دیا گیا ہو۔ اور اس میں سیپیا کے فعل ہی میں بخار آ جائے تو زیادہ تر نکس وامیکا یا کوئی دوسرا معاون

کام کیا کرتا ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ متضاد ادویہ ہرگز نہ دی جائیں۔ اس سے مریض کی حالت بہت خراب ہو جایا کرتی ہے اور علامات بالکل غلط ملط ہو جاتی ہیں۔

دوسرا نسخہ تجویز کرنے سے پہلے یہ ضروری ہوا کرتا ہے کہ علامات پر دوبارہ غور کیا جائے کیونکہ بعض وقت علاج کا کورس ہی بالکل تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ فرض کیجیے کہ ایک مریض آپ کے پاس آتا ہے جس کی حالت بالکل سورک ہے، اور غالباً آپ اس کا علاج سلفر سے کرتے ہیں۔ اور اس کی تمام ظاہری شکایت رفع ہو جاتی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد وہ پھر آتا ہے اور اس وقت اس کے حلق میں زخم موجود ہیں۔ آپ ان زخموں کی کیفیت کو دیکھ کر آپ سمجھتے ہیں کہ آتشک ہے۔ اور مریض سے سوال کرنے پر آپ کو آتشک کا علم ہو جاتا ہے، تو اس حالت میں آپ کو مریض کی کیفیت حال کے مطابق سفلس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ جب تک سورا کے دب جانے سے سفلس ظاہر ہو گیا۔ یہی حال سائیکوسس کا ہوا کرتا ہے۔

مندرجہ صدر امور کو مدنظر رکھ کر میں سمجھتا ہوں کہ ہر معالج کا یہ فرض اولین ہوگا کہ نسخہ اپنی طرف سے بہترین مشاہدہ کے بعد تجویز کرے۔ اور کبھی بھی دوسرا نسخہ تجویز کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لے۔

فصل ہفتم

لاعلاج امراض میں معالج کا فرض

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج ایک مکمل سائنس ہے۔ مگر ابھی تک ہم لوگوں کو اس کی سچائی کا صرف ایک ہی حد تک علم ہوا ہے۔ ڈیڑھ صدی میں ہم لوگوں نے اس کی صداقت کو ایک بڑی حد تک تلاش کر لیا ہے۔ تاہم سب مرضوں پر ہم حاوی نہیں ہوئے۔ لیکن ایک وقت آئے گا جب ہم ان سب پر بھی حاوی ہو جائیں گے سوئزرلینڈ کی مشہور گھڑیوں کے کارخانوں کو موجودہ ترقی تک پہنچنے کے لیے کس قدر زمانہ طے کرنا پڑا یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ وہاں کے کاریگر بچپن ہی سے کارخانوں میں کام کر کے مکمل کاریگر بنتے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ اوائل عمر ہی سے گھڑیوں کے ماحول میں ان کی پرورش ہوا کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے جب پریکٹس کرتے کرتے ہم اس کے اصولوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے تو ہمارے دل و دماغ زیادہ روشن ہو جائیں گے۔

ہنی مین کے زمانہ میں تقریباً تمام امراض کے لیے ادویہ معلوم ہو چکی تھیں۔ چنانچہ آج ان کی تعداد اس زمانہ کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہے ہمیں ابھی تک اصولوں کا مکمل علم نہیں ہوا۔ اس لیے ہم لاعلاج امراض میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مگر میرا عقیدہ ہے کہ اس کے لیے ہمیں بہت زمانہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس

زمانہ میں بھی ہومیو پیتھک سائنس نے کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا مشاہدہ ناظرین خود کر سکتے ہیں۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ جب مریض باقی طریقہائے علاج سے لاعلاج قرار دیئے جا کر ہمارے پاس آتے ہیں تو ان کی زیادہ تعداد ہمارے طریقہ علاج سے مستفیض ہوا کرتی ہے اور شفا حاصل کر لیا کرتی ہے۔ اور باقی ماندہ چند مریض اس طریقہ علاج سے اپنے آپ کو پہلے کی بہ نسبت بہت بہتر محسوس کیا کرتے ہیں۔ اور ان کی موت بڑے آرام سے اور بغیر کسی تکلیف کے ہوتی ہے۔

لاعلاج مریضوں میں علامات صرف ایک ہی رُخ ہوا کرتی ہیں۔ یعنی اگر تکلیف آنکھ میں ہے۔ اور اس تکلیف کے واسطے یوفریشیا دوا ہے۔ تو یوفریشیا مریض کے معدے کی تکالیف کے یا شامل نہیں ہوا کرتا۔ اور اگر اس دوا کا انتخاب کیا جائے جو معدہ کی علامات پر حاوی ہو۔ تو اس میں مریض کی دوسری علامات نہیں ملا کرتیں۔ جب ہم کسی تکلیف کا علاج کرتے ہیں تو وہ تکلیف گو کسی حد تک رفع ہو جاتی ہے مگر دوسری جانب دبی تکلیف دوسری شکل میں بڑھ جایا کرتی ہے۔ یہ کیفیتیں ہم اکثر تپ دق۔ آتشک Cancer وغیرہ لاعلاج امراض میں دیکھتے ہیں۔

باقی طریقہائے علاج ایسی تکالیف کو رفع کرنے کے واسطے مقویات منشیات وغیرہ کا استعمال کراتے ہیں۔ جو کسی حالت میں بھی مریض کے موافق حال نہیں ہوا کرتیں بلکہ مریض کے اندر زیادہ تر زہریلی دوا ابھرتی جایا کرتی ہیں۔ اور لمحہ بہ لمحہ یا دن بہ دن مریض اپنے آپ کو بدتر محسوس کیا کرتا ہے۔

جب ایسے مریض ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں آئیں۔ یعنی وہ مریض جن کی علامات یک رخی ہوں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ جو مریض لاعلاج ہوتے ہیں۔ ان کی علامات کا سطحی طور پر علاج کرنا چاہیے۔ جو مریض کی زیادہ تکلیف اور دکھ کا موجب بن رہی ہوں ایسے مریضوں کو کبھی بھی زیادہ گہری مزمن اور اینٹی سورک ادویہ کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ ان کو صرف پلساٹیلا۔ ریوٹکس یا اسی قسم کی دوسری سطحی ادویہ جو ان تکالیف کو سکون دے سکیں دینی چاہیے۔ یہ ادویات مقویات اور منشیات سے زیادہ کام کیا کرتی ہیں۔ اور ان سے مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں اس باب کو ختم کروں، میں ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حتی الامکان میں نے فلسفہ ہومیو پیتھی پر سرسری نظر ڈالی ہے۔ اگر ناظرین اس پر غور فرمائیں گے تو بڑی حد تک وہ اصولوں کو سمجھ لیں گے۔ ہومیو پیتھی میں اگر اصولوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو قدم قدم پر ناکامیاں ہوا کرتی ہیں۔ اور دوا کے استعمال سے قبل ان اصولوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر اصول پر کاربند ہوئے معالج مریضوں کو فائدہ کے بجائے نادانستہ نقصان پہنچائیں گے۔ اور جس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

باب پنجم

"حفظانِ صحت کے چند اصول"

حفظانِ صحت حکمت کی ایک شاخ ہے جس کے اصولوں کی پیروی کر کے بڑی حد تک انسان بیماریوں سے بچ سکتا ہے یا کم از کم تندرستی کی حالت میں صحت قائم رکھ سکتا ہے۔ جسم بلا رکاوٹ نشوونما پاتا رہتا ہے نظام جسمانی میں خرابی نہیں پیدا ہوتی۔ قوت حیات کی طاقت قائم رہتی ہے۔ اور زیادہ عمر تک انسان زندہ رہتا ہے۔

حفظانِ صحت کے اصولوں کی پیروی سے بہت حد تک بیماریوں کو روکا جا سکتا ہے۔ یا اگر کوئی بیماری حملہ آور ہو بھی جائے تو وہ بڑھا نہیں کرتی۔ اس کی پیروی سے ہی انسان کے جسم و دماغ بہت حد تک درست رہتے ہیں۔

حفظانِ صحت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول حصہ میں اس کا تعلق زیادہ تر غیر مادی انسان سے ہے۔ اور یہ حصہ حفظانِ صحت کا افضل ترین ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ موجودہ تہذیب نے اس حصہ سے لاپرواہی برتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ باوجود بہترین سائنٹیفک طریقہ ہائے استعمال کے بھی انسانی صحت میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اور نہ اموات میں کمی۔ بلکہ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کی صحت عموماً دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ تعداد اموات بڑھ رہی ہے اور اوسط عمر کم ہو رہی ہے۔

حفظانِ صحت کے حصہ اول کا تعلق غیر مادی انسان سے ہے میں نے پہلے ابواب میں اس امر کی توضیح کی ہے کہ بیماری اندرونی غیر مادی انسانی (نفس) میں شروع ہوتی ہے۔ یا نفس کے اندر جذبات اور خیالات وغیرہ کی تبدیلی سے احساس میں فرق پڑتا ہے اور اسی سے جسمانی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جس کو ہم بیماری کے نام سے منسوب کیا کرتے ہیں۔ تو کیا یہ جائے حیرت نہیں ہے کہ انسان ایسے علم سے بے پرواہ ہو جائے جو انسانی تکالیف خاتمہ کا موجب بن سکے۔ مگر یہاں تو ہر ایک چیز کو مادی آلات سے ہی دیکھا جا رہا ہے۔ اور لطیف اسباب کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پارکس لکھتے ہیں کہ "اگر ہمارا علم درست ہو اور ہمارے افعال بالکل ٹھیک ہوں تو ہم دیکھیں کہ انسان کے تمام قوئی باطنی و ظاہری بالکل یکساں اور متوازن ہو جائیں جس سے انسان کی شکل اور سیرت بالکل اپنے پروردگار کی سی بن جائے مندرجہ اقتباس ممکن ہے کہ کسی عقیدہ اور مذہب کے برخلاف ہو مگر اس میں سچائی جھلکتی ہے۔ ڈاکٹر جی ادسن رقمطراز ہیں یہ حفظانِ صحت کے مادی طریقے چونکہ انسان کو نیک بنانے میں ناکامیاب رہے ہیں۔ اس واسطے موت کی تعداد میں ان طریقوں سے کمی ہونا ناممکن ہے۔ اور اسی لیے نہ تو ان سے قومی مفاد ہو سکتا ہے اور نہ قومی بہبودی۔"

حفظانِ صحت کے اس حصہ پر میں قوتِ حیات دسورا کے بیان میں کافی وضاحت کر چکا ہوں اس لیے ناظرین ان ہی فصلوں کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ صرف آخر میں یہی استدعا ہے کہ اگر دنیا میں انسان بیماریوں سے تکالیف سے بچنا چاہتا ہے تو اس کا مقدم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے خیالات کو صاف کرکے خیالات کے سرچشمہ نفس کو پاکیزہ بنائے۔ نفس کے پاکیزہ اور مصفا ہو جانے سے انسان کی روحانی طاقت بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور روحانی طاقت بڑھنے سے بیماریاں اور تکالیف نزدیک نہیں آیا کرتیں۔ جیسے چراغ کے ہوتے اندھیرا نہیں رہ سکتا۔ برخلاف اس کے نفس کے ناپاک ہونے سے خیالات بد پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے برے احساسات اور برے احساسات سے بیماریاں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

من موٹا من پاتلا من پانی من لائے :: من کی جیسے اوپجے تیسے ہی ہو جائے

خوراک

ہومیوپیتھک طریقہ میں خوراک چنداں وقعت نہیں رکھتی۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ ادویہ ہر قسم کی خوراک کھانے پر بھی اپنا فعل مکمل دکھایا کرتی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی رکاوٹ یا نقص واقع نہیں ہوا کرتا۔ عام طور پر آج کل یہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ کہ قدامت پسند ہندوستانی ہومیوپیتھک معالجین اس بات کی تلقین کیا کرتے ہیں کہ تمباکو پان خوشبودار تیل۔ صابون۔ گرم مصالحے۔ لونگ الائچی وغیرہ وغیرہ کے استعمال کرنے سے ادویہ کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ کیا میں ان اصحاب سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ محض ان کا خیال ہی خیال ہے۔ یا کبھی ان کی آزمائش بھی کی ہے۔ کیا ایک غیر مادی چیز (ہومیوپیتھک ادویہ کی طاقتیں ہمیشہ غیر مادی ہوا کرتی ہیں) پر مادی چیز کا اثر ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں تو غیر مادی ہومیوپیتھک ادویہ پر مادی خوراک کا کیا اثر ہوگا اگر ان کا جواب ہے کہ غیر مادی پر مادی کا اثر ہو سکتا ہے۔ تو کیا میں ان صاحبان سے پوچھ سکتا ہوں کہ غذا پر بھی ضرور مادی اشیاء کا اثر ہوتا ہوگا اگر ہوتا ہوگا تو غذا کو بھی مادی سائنس کی رو سے مغلوب کرے گی۔ ناظرین میں نے خود کئی دفعہ لکھنؤ کے معززین کو سی، ایم کی دو چھوٹی گولیاں پان میں رکھ کر کھلائی ہیں، اور ان کا اثر ہوا ہے اور کئی ماہ تک جاری رہا ہے۔ میں نے خود کئی مرتبہ اپنے کھانے کے ساتھ دوا ترکاریوں میں ڈال کر کھائی ہے اور ان سے اثر ہوا ہے۔ جانوروں پر بھی ان کی آزمائش دودھ۔ پانی گوشت گھاس وغیرہ میں کی گئی ہے اور بہترین نتائج اس سے حاصل کیے ہیں۔ ناظرین یہ خوب ذہن نشین کر لیں کہ ہومیوپیتھک ادویہ اتنی کمزور نہیں ہیں کہ وہ حقے اور سگریٹ کے دھوئیں سے اڑ جائیں، یا ان پر معمولی خوراک کا اثر ہو جائے۔ اگر وہ اتنی ہی کمزور ہیں تو ہمیں ان کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دینا چاہیے۔ یاد رکھیے کہ ادویہ اس وقت فیل ہوا کرتی ہیں، جب ان کا یا ان کی طاقت کا انتخاب غلط ہو۔ اگر انتخاب درست ہو تو ان کا اثر ہر حالت میں اور ہر جگہ ہوا کرتا ہے۔

ہاں ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ ادویہ کے ساتھ ان اشیاء کا استعمال نہ کرنا چاہیے جو یا تو

متضاد ہوں یا جن سے دوا کا اثر زائل ہوتا ہو۔ مثال کے طور پر اگر کسی مریض کو ہیپر دیا گیا ہو تو اس کو ترش چیزیں کھٹے تیزاب مثلاً لیموں یا املی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اشیاء ہیپر کے اثر کو زائل کرتی ہیں۔ اسی طرح سے کافور ہینگ اور قہوہ وغیرہ ہر شکل میں تقریباً سب ہومیوپیتھک ادویہ کے اثر کو زائل کرتا ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں کہہ رہا تھا کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں خوراک کچھ وقعت نہیں رکھتی مگر یہ ضروری ہے کہ مریض ان اشیاء سے پرہیز کرے جن کے استعمال سے اس کی تکلیف بڑھ جایا کرتی ہے یا جن کا استعمال ان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتا۔ فرض کر لیجیے کہ ایک شخص کا آپ علاج کرتے ہیں۔ جس کو پیٹ میں اپھارہ یعنی ریاح کی شکایت ہے۔ اگر وہ دودھ پیتا ہے تو ریاح بڑھ جاتے ہیں۔ ایسے مریض کا دودھ بند کرا دینا چاہیے۔ جب تک کہ ان کی طبیعت کو ہومیوپیتھک ادویہ سے بالکل بدل نہ دیا جائے۔

ہاں مختلف امراض میں مختلف قسم کی خوراک سے بعض وقت پرہیز اور بعض وقت ان کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ ہر معالج کا فرض ہے کہ مریض و مرض کو دیکھ کر خوراک کو تجویز کرے۔ اس کے کوئی کلیہ قاعدہ نہیں مقرر کیا جا سکتا۔ تاہم میں چند الفاظ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

بحالت تندرستی:۔ جسمانی کام کرنے والے آدمی کے واسطے اناج زیادہ مقدار میں ہونا چاہیے اور غذا میں کم مقدار میں ترکاریاں۔ گوشت پھل وغیرہ کا اگر ممکن ہو استعمال ساتھ رکھنا چاہیے۔

دماغی کام کرنے والوں کو دودھ کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے (بشرطیکہ تکلیف پیدا نہ کرتا ہو)۔ اناج کم مقدار میں کھایا جائے۔ اور مچھلی۔ انڈا۔ گوشت۔ ترکاریاں اور پھل وغیرہ زیادہ۔

ہر تندرست آدمی ہفتہ میں ایک بار ۲۴ گھنٹہ کا برت یعنی روزہ رکھے۔ اس سے معدہ کو آرام ملتا ہے۔ اور معدہ پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔

یاد رہے کہ جو آدمی محض ترکاریاں اور اناج پر رہتے ہیں اور سادہ زندگی بسر کرتے ہیں ان کے معدے جلد خراب نہیں ہوا کرتے۔ اور اسی لیے ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ جہاں جو اناج یا سبزی جس موسم پیدا ہوتی ہو ضرور استعمال کرنی چاہیے، بشرطیکہ اس سے استعمال کنندہ کو کوئی خاص تکلیف یا نقصان واقع نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ قدرت نے آب و ہوا کے مطابق وہ چیز اس جگہ کے رہنے والے انسانوں کے لیے کسی حکمت سے پیدا کی ہے۔ نیز ایک ہی وقت میں کئی قسم کے کھانے بھی نہ کھانے چاہئیں۔ اس سے قوت ہاضمہ میں بہت فرق پڑ جایا کرتا ہے۔

منشیات از قسم شراب۔ افیون وغیرہ سے جہاں تک ممکن ہو سکے بچنا چاہیے نیز چائے اور قہوہ سے جہاں تک ممکن ہو پرہیز کیا جائے۔ ان اشیاء کے بجائے گرم سادہ پانی زیادہ مفید ہو سکتا ہے اسی طرح سے زیادہ مقدار میں اچار، چٹنیاں، کھٹائی اور زیادہ تیز گرم مصالحے بھی نظام جسم کے اندر ہیجان پیدا

کرتے ہیں۔

ہر کھانے میں کم ازکم پانچ گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیے۔ اور اس درمیانی وقفہ میں کوئی چیز بھی نہ کھائی جائے۔

بچوں کو پہلے آٹھ ماہ تک ماں یا دایہ کا دودھ پلانا چاہیے۔ یا اگر ہر دو ممکن نہ ہوسکیں تو گائے کا دودھ پانی ملا کر پلانا چاہیے۔ پانی کی مقدار بچہ کی جسمانی حالت کے مطابق اور موافق ہونی چاہیے۔ اگر بچہ کمزور ہے تو پانی کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے، اور اگر طاقت ور ہے تو پانی کی مقدار کم ہونی چاہیے اور یہ دودھ انسانی حرارت غریزی کے برابر گرم پلانا چاہیے۔ بعض وقت دبلے پتلے بچوں کے لیے بکری کا دودھ زیادہ مفید ہوتا ہے اگر یہ بھی مفید نہ سمجھا جائے تو دودھ کا سفوف کا استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ جب بچہ آٹھ ماہ کا ہوجائے تو ماں کے دودھ کی مقدار کم کرکے گائے کا دودھ دینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ جب بچہ ایک سال کا ہوجائے تو ماں کا دودھ میرے خیال میں چھوڑ دینا چاہیے اور دودھ نیز ہلکی زود ہضم خوراک پر بچہ کو رکھنا چاہیے دوسرے سال جب بچہ کے دانت مکمل طور پر نکل آئیں تو بچہ کو معمولی غذا پر لے آنا چاہیے۔

اگر جسم کے اندر چربی بڑھ جائے اور آدمی زیادہ موٹا ہوجائے۔ تو تمام قسم کے مرغن کھانے۔ تیل۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی، ربڑی، دہی۔ چربی والے گوشت۔ بطخ۔ مرغ کا گوشت۔ مرغابی کا گوشت۔ ان مچھلیوں کا گوشت جن میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔ شیرینی، شکر، کیک۔ چاول، گیہوں، ساگودانہ، آلو، مٹر وغیرہ اسی قسم کی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایسے آدمیوں کو زیادہ تر میوے اور ترکاریوں پر گذر اوقات کرنا چاہیے اور اگر تازے پھل اور ترکاریاں کافی نہ ہوں (؟) تو تھوڑی خشک روٹی ۲۴ گھنٹے میں ایک بار چنداں نقصان دہ نہ ہوگی۔ اسی طرح سے بہت جلد موٹاپا اور چربی دور ہوجایا کرتی ہے اور تندرستی بہتر ہوجاتی ہے۔

بحالت لاغری۔ کمزوری۔ یا جب مریض کو تپ دق کا اندیشہ ہوجائے یا فی الحقیقت تپ دق کے مریض کے لیے مفصلہ ذیل خوراک زیادہ مناسب ہوتی ہے۔ مچھلی کے تیل کا ایک چھوٹا چمچہ ہر دفعہ غذا کے بعد دینا چاہیے۔ اگر یہ برداشت نہ ہوسکے تو بکرے کے گوشت کی یخنی مفید ہوا کرتی ہے۔ یا اگر یخنی بھی نہ برداشت ہوسکے یا بدمزہ معلوم ہو تو آدھ پاؤ اچھے گوشت کا قیمہ لے کر ایک سیر تازے دودھ میں ڈال دینا چاہیے اور اس کو ایک دوسرے پانی کے برتن میں بند کرکے رکھنا چاہیے تین گھنٹہ تک مدہم آنچ میں رکھنے سے نہایت عمدہ یخنی تیار ہوجائے گی۔ (یہ طریقہ COOKEE کا ہے اس میں ہر چیز بھاپ پر پکائی جاتی ہے اور اس لیے قدرتی اجزاء ہر چیز کے اسی میں رہتے ہیں) یہ یخنی ہر ایک آدمی بلا کسی تکلیف کے پی سکتا ہے اور ہضم کرسکتا ہے۔ گھی، دودھ، مکھن، بالائی۔ دہی، گوشت، انڈا، مچھلی، گیہوں، چاول، تازے پھل۔ اور ترکاریاں۔ آلو، شکر وغیرہ مقوی غذائیں دینی چاہئیں۔

بحالت بخار۔ اگر بخار معمولی قسم کے ہوں مثلاً ملیریا۔ حرارت معمولی، معمولی خسرہ۔ معمولی لال بخار وغیرہ۔ تو ان بخاروں میں عام طور پر Barley Water (آش جو ایک چھٹانک، پانی دو سیر کو پکایا جائے۔

جب پانی ایک سیر باقی رہ جائے تو بارلے واٹر تیار ہوجاتا ہے) دینا چاہیے۔ دو چار دن میں جب بخار اترتا ہے تو معدہ بھی غذا برداشت کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ یاد رہے کہ ان بخاروں میں قدرت کے اصول کے مطابق بھوک بھی نہیں لگتی۔ مگر جب بخار لمبے اور سخت قسم کے ہوں تو مریض کی طاقت کو قائم رکھنے کے لیے دودھ کا استعمال کرانا چاہیے۔ اور اگر خالص دودھ ہضم نہ کرسکے تو اس میں مریض کی طاقت کے موجب پانی ملا دینا چاہیے دودھ ہمیشہ ابال کر ہی کم کر دینا چاہیے۔ ان حالتوں میں بارلے واٹر کا بھی استعمال ساتھ ہی ساتھ جاری رکھا جاسکتا ہے۔ مریض کو ہر تین چار گھنٹے کے بعد تھوڑا تھوڑا دینا چاہیے ان حالات میں یہی سب سے بہتر غذا ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالتوں میں روٹی وغیرہ یا دوسری ٹھوس جیسی ثقیل غذاؤں کا دینا خالی از خطر نہیں ہوا کرتا۔

بحالت خرابی معدہ۔ بادی اشیاء سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ان سے ہمیشہ ریاح پیدا ہوتے ہیں۔ اور پیٹ و معدہ میں اپھارہ ہوجایا کرتا ہے۔ ان میوہ جات سے جو مریض کو موافق نہ آتے ہوں پرہیز کرنا چاہیے۔ غذا جہاں تک ممکن ہوسکے سادہ دینا چاہیے۔ ترکاریوں کا استعمال بہت زیادہ کیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔ خرابی معدہ میں ہمیشہ چوکر ملے ہوئے آٹے کی روٹی بہتر ہوتی ہے اور اگر ممکن ہو تو خمیری روٹی کھائی جائے یا اگر روٹی برداشت نہ ہوسکے تو چوکر ملے ہوئے آٹے کو رومال میں باندھ کر کھولتے ہوئے پانی میں دو تین منٹ تک رکھ دیا جائے۔ پھر اس کو کھول کر گوندھا جائے۔ اور اس کی روٹی بنا کر مریض کو استعمال کرائی جائے۔ تو یہ روٹی بہت جلد بلا کسی تکلیف کے ہضم ہوجاتی ہے۔

بحالت زخم معدہ اگر دودھ ہضم ہوسکے تو کسی شکل میں بھی دیا جائے اور زیادہ تر مریض کو اسی پر رکھا جائے۔ اور اگر دودھ ہضم نہ ہوسکے تو اسی قسم کی کوئی دوسری رقیق غذا استعمال کرانی چاہیے مثلاً دودھ کا سفوف Malted Milk اراروٹ وغیرہ۔

بحالت پیچش۔ چاول، دہی، کھچڑی دینی چاہیے۔ کسی حالت میں بھی دودھ مناسب نہیں ہوا کرتا میں ہمیشہ مریض کو اسپغول کی بھوسی ۳ سے ۶ ماشہ تک شربت یا دودھ کے ساتھ دیا کرتا ہوں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے مریض کو بہت جلد نفع ہوجاتا ہے۔ بیل کا مربہ بھی بہت مفید ثابت ہوا کرتا ہے۔

بحالت دست۔ کبھی مریض کو انگور یا منقے نہیں دینا چاہیے۔ ترکاریوں اور پھلوں سے بھی حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔ لیکن اگر یہ دست دق الامعاء کی وجہ سے ہوں تو تپ دق والے مریضوں کی سی غذا دینی چاہیے۔

بحالت گنٹھیا۔ گوشت اور شراب سے قطعی پرہیز کرانا چاہیے۔ اور اگر مریض شراب کا عادی ہو اور شراب ترک نہ کرسکتا ہو تو بحالت مجبوری پورٹ وائن (انگوری شراب) بہت کم مقدار میں زیادہ نقصان نہیں کیا کرتی۔ چائے کا استعمال بھی اس مرض میں خالی از خطر نہیں ہوتا۔

بحالت ورمِ گردہ مکھن دودھ بہت مفید ہوتا ہے۔ یا بالکل ترکاریاں، کسی حالت میں بھی گوشت کا استعمال جائز نہیں ہو سکتا۔ اگر غذا دودھ ہو تو آٹھ دس گرین پوٹاشیم سائٹریٹ آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر اس کو دن میں دو تین مرتبہ پینا چاہیے تاکہ پیشاب کھل کر ہوتا رہے اور اگر مریض نحیف ہوتا جا رہا ہو تو مریض کو بلا لحاظ مرض اور بیماری کے کافی غذا دینی چاہیے۔

بحالت ذیابیطس، سبز ترکاریاں، پھل، بالائی، دودھ، دہی، مکھن، گھی، گوشت، انڈے کا استعمال بکثرت کرنا چاہیے۔ چائے بھی پی جا سکتی ہے۔ شکر کسی حالت میں بھی استعمال نہیں ہونی چاہیے۔ شکر کے بجائے شہد، گلیسرین، سکرین اور منیت کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تمام غذائیں جن میں مصنوعی یا قدرتی طور پر شکر ہوتی ہے۔ یا نشاستہ یعنی سٹارچ ہوتا ہے۔ استعمال نہ کرنا چاہیے۔ تھوڑی تھوڑی برف چوسنا۔ یا برف کے پانی سے حلق تر کر کے کلی کرنا مفید ہے کیونکہ اس سے بہت حد تک پیاس بجھ جاتی ہے۔ زیادہ پانی پینا ہمیشہ خرابی کا باعث ہوا کرتا ہے۔

بحالت پتھری یا جب پتھری پیدا کرنے کی طبیعت واقع ہوئی ہو۔ دودھ اور بادی اشیاء سے تمام قسم کے مرغن کھانوں سے، چائے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سادی غذا از قسم روٹی و سبز ترکاریاں کھانی چاہئیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے ہر قسم کی دال سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ گوشت عموماً نقصان دہ ہوا کرتا ہے۔ اگر بغیر گوشت کے گذارہ نہ ہو تو سرخ گوشت نہ کھانا چاہیے۔

کلتھی کی دال جو عام طور پر شملہ اور کشمیر کی پہاڑیوں میں پیدا ہوتی ہے، پتھری کے تحلیل کرنے میں اور اس کی آئندہ پیدائش کو روکنے کے لیے نہ صرف بہترین غذا ہے بلکہ بہترین دوا بھی ہے۔

بحالت آتشک و سوزاک، تمباکو، شراب، سرخ مرچ، اچار، تیل کی اشیاء سے بہت سخت پرہیز کرنا چاہیے۔

میں نے غذا کا مختصر سا خاکہ تندرستی اور مختلف تکالیف کے لیے کھینچ دیا ہے، ناظرین موقع و محل دیکھ کر خوراک تجویز کر سکتے ہیں اور مندرجہ بالا سطور سے مفاد حاصل کر سکتے ہیں۔

پانی

انسانی جسم کو قائم رکھنے کے لیے ہوا سے دوسرے درجہ پر ضروری چیز پانی ہے۔ ہر ایک انسان کو اپنی طبیعت کے موافق سادہ قدرتی پانی پینا چاہیے۔ کوئی بھی غذا بغیر پانی کے انسان کے معدہ میں تحلیل ہو کر اپنی جگہ پر نہیں پہنچ سکتی۔ اس لیے قدرت کاملہ نے ہر ایک چیز کے اندر جو انسانی و حیوانی خوراک ہو سکتی ہے نمی پیدا کر دی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم مادی سائنس کے محتاج ہو کر اپنی خوراک میں بعض تبدیلیاں کر دیں اور آج کل کے "وٹامن" کے نام پر معدوں میں پتھر بھر لیں۔ یاد رکھئے کہ بغیر پانی کے انسان کا جسم ایک منٹ کے لیے بھی نہیں رہ سکتا۔ اگر ذرا بھی خشکی پیدا ہو جاتی ہے

تو منہ سے لے کر مبرز اور پاخانہ تک ہر ایک چیز خشک ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ دور نہ جائیے انسان کے اپنے جسم کو لیجیے، تو معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی ایک بڑی مقدار انسان کے جسم کے اندر موجود ہے۔ اگر کسی آدمی کا وزن ایک من ۲۷ سیر ہو تو اس میں صرف پانی کا وزن ایک من ۶ سیر ہوگا۔ اسی سے ناظرین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انسانی جسم اور صحت کا دار و مدار محض پانی پر ہے۔ بلکہ یوں کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ نظامِ عالم کا دار و مدار محض پانی پر ہے۔ ہر چیز پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پانی ہی میں ختم ہوتی ہے۔ چاہے وہ کسی صورت میں ہو۔ مجھے ہنسی آتی ہے ان ڈاکٹروں اور طبیبوں پر جو عموماً مریضوں کے لیے پانی بند کر دیا کرتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ انسانی خواہش میں قدرت کی بولتی ہوئی زبان موجود ہے۔ اور جس وقت مریض پانی مانگتا ہے تو اس کے اندر پانی کی ضرورت ہوتی ہے مگر چند بیماریاں ایسی بھی ضرور ہیں جب پانی کسی دوسری شکل میں مثلاً دودھ، شوربا، بارلے واٹر، پانی سرد یا گرم وغیرہ دیا جاتا ہے بلکہ پانی بذاتِ خود تو کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے صوبہ متحدہ میں دیکھا ہے کہ پہلے چھ ماہ تک بچوں کو پانی نہیں دیا جاتا۔ آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ کس اصول کے ماتحت کیا جاتا ہے۔

اس قدر مفید ترین ہونے کے باوجود جس قدر موجودہ سائنس نے اس پانی کی مٹی پلید کی ہے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کہیں کھاری و میٹھے پانی کی بوتلیں، اور کہیں منرل واٹرس، غرضیکہ لامحدود طریقوں سے لامحدود صورتوں میں پانی کو پیش کر کے انسان کی فرحت اور تندرستی پر ناجائز بوجھ ڈالا ہے۔ دنیا میں بہترین چیز فائقہ، اور جسمانی نظام کے لیے قدرتی صاف سادہ پانی ہے۔ جو کسی حالت میں بھی تکلیف یا نقصان پیدا نہیں کر سکتا۔

بہترین پانی صرف دو طریقوں سے مل سکتا ہے۔ ایک تو قدرتی بارش یا قدرتی برف سے اور دوسرا گہرے کنوؤں سے۔ ان کے سوا باقی جس قدر بھی ذرائع ہیں ان سب کا پانی صاف ستھرا، اور بے ضرر نہیں ہوا کرتا۔ سمندروں، دریاؤں، تالابوں، اور واٹر ورکس کے پانی میں ہمیشہ گندگیاں موجود ہوتی ہیں جہاں تک انسان ان حاصل شدہ پانی سے بچ سکے، اتنا ہی بہتر ہے۔

اگر ہر دو متذکرہ طریقوں سے پانی نہ مل سکے تو پانی کو مصنوعی طور پر صاف کرنا چاہیے۔ پانی کو ریت کوئلہ سے فلٹر کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے کہ خالی ابال دینے سے پانی کے اندر کے ضرر رساں اجزا رفع نہیں ہو سکتے۔

ہوا

سر ایزک نیوٹن نے عمر بھر میں صرف ایک ہی دفعہ تقریر کی۔ اور وہ بھی پارلیمنٹ میں۔ ان کی تقریر اگرچہ چند لفظوں میں ختم ہوئی جو یہ تھے: "اتنے بڑے مجمع میں دیوان کی کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے جائیں"، گو یہ الفاظ ظاہراً معمولی معلوم ہوں گے مگر اس کے اندر ایک فلسفہ بھرا ہوا ہے

ہمیشہ تازہ ہوا کی کافی مقدار نہ صرف زندگی اور صحت قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ بلکہ انسان کی خوشی و سلامتی اور جذبات کا انحصار بھی اسی پر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ گندی ہوا میں انسان کی موت یکا یک نہ واقع ہو مگر انسان کے قویٰ آہستہ آہستہ کمزور ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے اثر کا تجربہ اکثر بیماروں میں بخوبی مشاہدہ ہوتا ہے۔

گندی ہوا کا انسان پر اثر

ہوا کی گندگی کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) ہوا میں زہریلی قسم کی گیسوں کا ملنا۔

(۲) ہوا میں کیمیاوی اجزاء کا مل جانا۔

انسانی رہائشوں کے نزدیک یا شہروں میں عموماً ہوا کے اندر کاربن، غبار، دھواں، ریت، اور دیگر گندگی کے اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ اور کھیتوں کی ہوا میں نباتات کے اجزاء ہوتے ہیں۔ جانوروں کی رہائش کے نزدیک مردہ رگ و ریشہ کے اجزاء ہوا کے اندر پائے جاتے ہیں۔ یہ سب اجزاء ہوا میں مل کر ہوا کو گندہ بنا دیتے ہیں۔

تنفس سے بھی ہوا میں سے حصہ آکسیجن کا ضائع ہو جاتا ہے جس کے بدلے میں کاربانک ایسڈ گیس مل جاتی ہے۔ کاربانک ایسڈ گیس ایک زہریلی گیس ہے۔ جو انسانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ یہ حالت ایک ہی دفعہ سانس لینے میں اگر ہو سکتی ہے تو ان مکانوں کا کیا حشر ہوتا ہوگا جن میں روشندان، اور کھڑکیاں نہیں ہوتیں یا جو نہایت گہرے مقاموں پر واقع ہوتے ہیں۔ ان جگہوں میں بار بار سانس لینے سے آکسیجن کی کمی ہو کر کاربانک ایسڈ گیس کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور یہ جگہیں اسی لیے انسانی زندگی کے لیے انتہائی ضرر رساں ہوتی ہیں۔

خالص کاربانک ایسڈ گیس میں انسان کچھ وقت تک زندہ رہ بھی سکتا ہے مگر سانس سے نکلی ہوئی کاربانک ایسڈ گیس میں نہ تو انسانی زندگی قائم رہ سکتی ہے اور نہ آگ ہی روشن کی جا سکتی ہے۔

ہر ایک مکان جس میں انسان رہے نہایت کشادہ ہونا چاہیے۔ اور اس کے اندر کافی کھڑکیاں اور روشندان ہوں تاکہ تازہ ہوا کی آمد و رفت اچھی طرح سے ہو سکے۔ سونے کے کمرے، کھانے کے کمرے نہایت مصفیٰ اور ہوادار ہونے چاہئیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو ہر گھر میں کافی پودے اور نباتات ہونے چاہئیں۔ کیونکہ نباتات کی خوراک کاربانک ایسڈ گیس ہے اور نباتات ہوا سے کاربانک ایسڈ گیس جذب کر کے خالص آکسیجن انسانوں کے لیے اپنے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

تمام درسگاہیں، مجالس عامہ وغیرہ نہایت صاف، کشادہ اور ہوادار ہونی چاہئیں۔

دھوپ

اگر دنیا میں کوئی بہترین چیز دافع ممات ہو سکتی ہے تو وہ دھوپ ہے۔ دھوپ ہی دنیا میں ہر ایک چیز

کے نشوونما کا باعث ہوا کرتی ہے۔ وہی لوگ زیادہ تندرست و توانا ہوتے ہیں جو دھوپ میں اپنی زندگی کا کافی وقت گزارا کرتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں جن پر دھوپ کی شعاعیں سیدھی پڑتی رہیں۔ دور کیوں جایئے۔ نباتات کو لیجیے جس قدر پودے سائے کے اندر پیدا ہوتے ہیں ان کی شکل و شباہت میں دھوپ میں رہنے والے پودوں کی بہ نسبت زمین و آسمان کا فرق ہے۔ طاعون، ہیضہ، چیچک وغیرہ متعدی امراض کا شکار زیادہ تر وہی لوگ ہوتے ہیں جو تنگ گلیوں اور اندھیرے مکانوں میں رہتے ہیں اور جن کو مدتوں سورج بھگوان کے درشن نہیں ہوتے۔ تپ دق کے جتنے مریض دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان سب کی ابتدائی زندگیوں پر اگر غور کیا جائے تو زیادہ تر ایسی تعداد ملے گی جن کو کافی مقدار میں دھوپ مہیا نہ ہو سکی۔

انسان کا مذاق بھی نہایت عجیب و غریب ہے کہ سورج کی بے قیمت مگر مفید ترین شعاعوں سے فائدہ حاصل کرنے کے بجائے الٹرا وائیلٹ ریز، بجلی کے غسل اور بجلی کے دوسرے طریقے جو قیمت میں بہت زیادہ اور فائدہ میں بہت کم ہیں۔ وغیرہ کے پیچھے سرگرداں ہے۔ کیا یہ انسان کا پاگل پن نہیں ہے؟ کہ قدرت کی دی ہوئی نعمتوں کو ٹھکرا کر مصنوعی اشیاء کی طرف راغب ہو جائے۔ مجھے کئی ایک گھرانے ایسے معلوم ہیں جن کے گھروں کی مستورات کو سورج دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ وہ پردہ ہی کی وجہ سے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتیں۔ اگر زچگی کے وقت ان کی موت ہو جائے۔ یا عموماً وہ بیماریوں کی شکار رہیں۔ تو مجھے کوئی تعجب نہیں۔

لباس

مصنوعی طور پر لباس کے تین فائدے انسان کے لیے ہو سکتے ہیں:- (۱) انسان کی حرارت غریزی قائم رہے (۲) انسان کے جسم پر خاک اور کیڑے مکوڑوں وغیرہ کا اثر نہ ہو سکے (۳) انسان خوبصورت معلوم ہو۔

ہندوستان میں عام طور پر میدانوں میں زیادہ سردی نہیں پڑتی۔ اس لیے زیادہ گرم کپڑوں کی اس ملک میں سوائے معدودے چند جگہوں کے ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کپڑوں کا بذات خود حرارت غریزی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مگر بیرونی سردی اور گرمی کو روکنے کے لیے کپڑے نہایت ضروری ہیں۔

کپڑوں میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان کا رنگ اور ان کی بناوٹ بیرونی گرمی یا سردی کو جذب نہ کر سکے۔ رات کو عموماً کپڑے اتار دینے چاہئیں۔ تاکہ جسم کو ایک تو قدرتی ہوا لگ سکے۔ اور دوسرے جسم کپڑوں کا اس قدر عادی نہ ہو جائے کہ ذرا سے لباس کی تبدیلی سے انسان بیمار ہو جائے۔ اگر کپڑوں سے انسان بیماری حاصل کر سکے تو ایسے لباس کو دور ہی سے سلام کرنا اچھا ہے۔

کپڑے تنگ نہ پہننے چاہئیں۔ کیونکہ ایسے لباس سے ناجائز طور پر جسم کے اوپر بار پڑتا ہے اور صحت میں خرابی واقع ہوتی ہے۔

جسم کے ساتھ والا کپڑا گرمی کے موسم میں اگر دن میں دو بار نہیں تو ایک بار ضرور ہی صاف کر دینا چاہیے اور سردی کے موسم میں تیسرے دن بدل دینا چاہیے۔ تاکہ جسم سے نکلی ہوئی رطوبتیں اور میل پھر جسم کے ساتھ لگا نہ رہے۔

آج کل انگلینڈ اور یورپ کے اور دوسرے ممالک میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہو گیا ہے جو مادرزاد ننگا رہتا ہے۔ ان کا مقولہ ہے کہ سورج کی روشنی چونکہ ان کے جسم کے اوپر ہر وقت پڑا کرتی ہے۔ اس لیے مادرزاد ننگا رہنا صحت کے لیے بہترین چیز ہے۔

ان کی اس بات میں کچھ سچائی ضرور ہے۔ کیونکہ افریقہ کے وحشی اور ہندوستان کے ننگے فقیر بہ لحاظ صحت ہم لوگوں سے کہیں بہتر ہیں۔ ان کے خیالات نفسانی بھی بڑی حد تک قابو میں رہتے ہیں۔ مگر ننگا رہنا چاہیے یا نہیں؟ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میری ذاتی تہذیب مجھے ننگا رہنے کی تلقین نہیں کرتی۔

غسل

ہر فرد و بشر کو روزانہ کم از کم ایک غسل کرنا چاہیے۔ اس سے جسم کے تمام مسام کھل جاتے ہیں۔ اور ان مساموں سے نکلا ہوا میل صاف ہو جاتا ہے۔ نیز غسل صحت کے لیے ایک نہایت ہی عجیب چیز ہے جس قوم نے قومیت یا مذہب کے خیال سے روزانہ غسل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ قوم صحت اور طاقت کے لحاظ سے بہت بہتر ہوا کرتی ہے تاریخ میں قدیم رومن قوم کا ذکر آتا ہے اور بتلایا جاتا ہے۔ کہ ان کی طاقت جسمانی اور دماغی کا راز محض ٹھنڈے پانی کے غسل میں مضمر تھا غسل کرنے سے خون کا دورہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور چھوٹی سے چھوٹی نالی میں بھی خون پہنچ جایا کرتا ہے۔

ہر تندرست آدمی کو چاہیے کہ وہ روز سویرے ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے انسان بڑی حد تک نزلہ، قبض وغیرہ کا شکار نہیں ہوا کرتا ہے اور خون کا دوران اس قدر تیز ہو جاتا ہے کہ سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے غسل کے بعد انسان اپنے آپ کو گرم محسوس کرتا ہے۔ اس کا ثبوت نمونیہ کے مریضوں میں دیکھنے میں آتا ہے جب نمونیہ کے مریض کسی حالت سے بھی اچھے نہ ہو رہے ہوں تو ان کے سینہ پر برف سے بھری تھیلیاں رکھنے سے ان کی حالت سدھر جاتی ہے اور دوا اچھی طرح کام کرنے لگتی ہے۔

کمزور بچوں، بوڑھوں اور بیمار آدمیوں کے لیے نیم گرم پانی سے یا گرم پانی سے غسل کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے دریاؤں اور سمندروں کا غسل انسانی صحت کے لیے بشرطیکہ وہ موافق حال ہو زیادہ مفید

ہوتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ تندرست آدمی کے لیے گرم غسل محض ایک عیاشی ہے۔ گرم پانی سے غسل انسان کو کمزور بنا دیتا ہے اور قوی عقلیہ کو کم کرتا ہے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ٹھنڈے پانی کا غسل بہت حد تک نامردوں کو مرد بنا دیتا ہے غسل اگر ممکن ہو سکے تو بالکل برہنہ ہو کر کرنا چاہیے۔ تمام جسم پر ترتیب سے آہستہ آہستہ رگڑ کر پانی چاہیے تاکہ پانی کا اثر اندرونی حصص تک پہنچ سکے۔

ورزش

کون شخص نہیں جانتا کہ کھلی ہوا میں ورزش کرنا یا کھلی ہوا میں سیر کرنا انسان کے لیے مفید ہے۔ قدرت قدم قدم پر ہمیں ورزش کرنے کا سبق دے رہی ہے۔ جانوروں پر اگر غور کیا جائے تو وہ بھی ایک جگہ کھڑے نہیں رہ سکتے، اچھلتے کودتے، ادھر ادھر موقع و محل دوڑتے ہیں اسی طرح سے بہت سے معصوم بچے بھی پالنے میں پڑے ہوئے اپنے ہاتھ پاؤں مارا کرتے ہیں۔ بغیر ورزش کے انسان کو غذا بھی ہضم نہیں ہو سکتی۔

ان انسانوں کے لیے جو بیٹھ کر کام کرنے کے عادی ہیں، یا جن کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا ہے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تازہ ہوا میں ورزش کریں۔

ورزش کی کئی قسمیں ہیں۔ اور آئے دن مختلف رہبر اور منتظم نارمح پبلک کے سامنے سلف طریقہ ورزش پیش کیا کرتے ہیں۔ ڈنڈ پیلنا، آہستہ آہستہ گہری سانس لینا، کودنا، دوڑنا، پانی میں تیرنا وغیرہ سینکڑوں قسم کی ورزشیں ہیں۔ میں ان کی وضاحت کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں ناظرین کی خدمت میں التماس ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا جس آدمی کا کام بیٹھنے کا ہو یا دماغی ہو اتنا ہی زیادہ ان کو کھلی ہوا میں ورزش کرنا چاہیے۔ کمزور اور بیمار آدمیوں کے لیے صبح سویرے کی سیر کافی ہو سکتی ہے۔

Arbutus- Andrachne
اربیوٹس انڈراکین

NATURAL ORDER : Ericacese
SYNONYMS : Straw Berry; Treet of Levant.
PARTS USED : Young Shoots.

یہ اس اکوتر کے لیے مفید دوا ہے۔ جس کے ساتھ بائی کے درد اور گٹھیا کی علامات موجود ہوں جوڑوں کا ورم خصوصاً بڑے جوڑوں کا۔ پیشاب زیادہ صاف۔ کمر کا درد۔ علامات جلد سے جوڑوں میں منتقل ہوتی ہیں مثانہ کی تکالیف۔

تعلق اربیوٹن ARBUTIN (یہ دوا ایلوپیتھی میں پیشاب لانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے) لیڈم پلاٹ ادنیا، کالمیا۔ طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

Artemisia-Abrotanum

آرٹیمیشیا ابراٹینم

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Lady's Love; Abrotanum
PARTS USED : Leaves and stems.

دیکھیے ابراٹینم

Artemisia-Absinthinum

آرٹیمیشیا ابسنتھینم

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Common Worm Wood; Absinthinum
PARTS USED : Entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

دیکھیے ابسنتھیم

Artemisia-Contra Judaica

آرٹیمیشیا کنٹرا جوڈیکا

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Cina; Worm seed
PARTS USED : The flowers
TINCTURE : Drug Strength 1/10

دیکھیے سینا

Artemisia-Vulgaris

آرٹیمیشیا ولگرس

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Mugwort. Worm-wood; Beifuss.
PARTS USED : Tincture from roots.

یہ دوا تشنجی بیماریوں خصوصاً مرگی کے لیے مخصوص ہے۔ اگر مریض دورہ سے قبل چڑچڑا ہو یا مریض کو غصہ آجاتا ہے۔ یا اگر مرگی کا دورہ، ڈر، خفقہ، تحریک، حلق (مشت زنی) جماع یا سر پر چوٹ لگنے سے ہو۔ یا مرگی کے دورہ کے دوران یا قبل بدبودار پسینہ (ایک خاص قسم کا جس میں مردہ سڑنے کی سی بو آتی ہے) یا لسن کے طرح کی بو پسینہ میں ہو۔ یا مرگی کے کئی دورے یکے بعد دیگرے جلد جلد ہوتے ہوں۔ اور پھر کچھ وقت کا وقفہ پڑ جاتا ہو تو اس قسم کے مرگی کے دوروں کے لیے یہ دوا مخصوص طور پر مفید ہے۔ نیز نیند میں اٹھ کر چلنا۔ تشنج۔ کوریا۔ رعشہ لگنے میں تکلیف بھوک ہوتے ہوئے بھی کسی چیز کا نگلا نہ جا سکنا۔ جسم کی داہنی جانب کا تشنج، اور بائیں جانب کا فالج۔ احتلام۔ بحالت نیند رات کو اٹھ کر کام کرنا اور صبح یاد نہ رہنا حیض بے قاعدہ اور دوران حیض میں پیٹ کے تشنجی درد۔ یا بوقت حیض مرگی کے دورے۔ سبز مس جلد میں سوء مجموعی خشکی کے ساتھ۔ مرگی کی جھجک۔ مرگی کے دورے بغیر تجعلہ (نسمہ) کے

علامات

دماغ۔ دورہ کے بعد غنودگی۔ نیند میں اٹھ کر چلنا۔ پوری کرنے کی خواہش۔ ڈر کے نتائج جسمانی محنت سے اعضاء کا سخت ہو جانا۔ یعنی اکڑ جانا۔

سر۔ سر میں تیز گولی کا سا درد۔ تشنج سے سر کا پیچھے کی طرف کھینچ جانا۔ سر کا پیچھے کی طرف یا دائیں یا بائیں اطراف کو کھینچ جانا۔ دماغ میں اجتماع خون۔

آنکھ۔ رنگین روشنی چکر پیدا کرتی ہے (مثلاً شیشہ میں سے اگر سرخ یا سبز روشنی آ رہی ہو) مگر سفید روشنی سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ دورہ سے پہلے آنکھوں کا اوپر کی طرف چڑھ جانا۔ نگاہ سے زیادہ کام لینے سے آنکھوں میں درد اور بینائی میں دھندلے پن کی زیادتی ہو۔

چہرہ۔ چہرہ کی اینٹھن۔ منہ بائیں طرف کھنچتا ہو۔ چہرے سے بڑھاپے کا جھلکنا۔ منہ کا چلنا۔ اور دانتوں کا پسینا۔ منہ پر جھاگ۔ انگوٹھے مٹھیوں میں گھسے ہوئے۔ آنکھیں آدھی کھلی اور اوپر کی طرف کھچی ہوئیں۔

منہ۔ دورہ میں زبان کا کاٹنا۔ آواز سمجھ میں نہ آسکے۔ تلفظ خراب ہو جائے۔ مریض بڑی مشکل سے ایک ایک لفظ زبان سے بول سکے۔

حلق۔ نگلنے میں دقت۔ خوراک منہ سے ہی نکل جاتی ہے۔

معدہ۔ بھوک ہوتی ہے مگر خوراک حلق سے نیچے نہیں اترتی۔ متلی اور قے۔ معدے میں اینٹھن۔

شکم۔ شکم میں شدید اینٹھن۔

پاخانہ اور مبرز۔ سبزی مائل دست۔ پاخانہ اور پیشاب ہوتے وقت اینٹھن کیڑے۔

مثانہ۔ پیشاب کی مقدار میں زیادتی۔ پیشاب کا رنگ زردی مائل۔ بچہ کے پیشاب کا بالکل بند ہو جانا۔

آلات تناسل مردانہ۔ رات کو منی کا اخراج۔ دورے کے ساتھ منی از خود نکل جائے۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا۔ رحم کی شدید تشنجی سکڑن حیض کے دوران تشنج حیض بے قاعدہ یا کم۔ مرگی کے دورے کے ساتھ۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے خون میں کمی اور جلد پر خشکی۔ حمل کی حالت میں رحم کی شدید سکڑن۔ اسقاط حمل کی شروعات، وضع حمل کے بعد خون نفاس کا بند ہو جانا۔ بچہ کو دودھ پلانے کے وقت مرگی کا دورہ۔

آلات تنفس۔ تشنج کے ساتھ سانس میں کھڑکھڑاہٹ۔ سانس کا ایک دم رک جانا۔ یک لمبی سانس لینے سے مرگی کے دورہ کا ختم ہو جانا۔

ہاتھ اور پاؤں۔ زیادہ چلنے یا لمبی بیماری کے بعد پاؤں کی کمزوری۔

مخصوص خواص۔ دانت نکلتے وقت بچوں کے اور دودھ پلانے والی مستورات کے تشنج کے دورے

ناچنے یا دوسری جسمانی محنت کرنے سے جسم گرم ہوجانے کے بعد، ذرا جسم کا ٹھنڈے ہونے پر مرگی کے دورے جین کی خرابی سے مرگی کے دورے۔ رات کو مرگی کے دورے۔ اور بحالت دورہ دانتوں کے بھنچ جانے سے زبان کا کٹ جانا۔ دوران مرگی بدبودار پسینے۔ دورہ کے بعد گہری نیند۔ نیند کی حالت میں اٹھ کر چلنا۔ دماغ یا ریڑھ میں خون کا چڑھ آنا۔ سر کی جھلیوں میں پانی بھرنا۔ بحالت نیند اٹھ کر کام کرنا جس کی یاد صبح کو نہیں ہوتی۔

بخار - مقدار میں زیادہ پسینہ جس میں سے لہسن کی سی بو آئے۔

طاقت - نمبر ا سے نمبر ۳ تک اگر دوا شراب میں ملا کر دی جائے تو بہتر اثر کرتی ہے۔

تعلق - مقابلہ کرو۔

ابراٹینم، ابسنتھیم (ابسنتھیم اور آرٹیمیشیا ولگرس کا تعلق نہایت قریبی ہے) سنا، کیموملا، آرنیکا، بلی فولیم۔

معاون - سٹرامونیم، بیلاڈونا، ادرم

معاون - جو آرٹیمیشیا ولگرس کے بعد اچھی طرح کام کرتے ہیں۔ اکونائٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، ہیلی بورس، آیوڈیم، سنا۔

معاون - آرٹیمیشیا ولگرس کے قبل کام کرنے والے: کاسٹیکم

مطابقت - سائی کوٹا (سر وغیرہ میں جھٹکے) سنا (آنکھوں میں) اپس، ہیلی بورس، بیوفو (دورے کے قبل چڑچڑاپن)۔ کاسٹیکم، کیموملا، روٹا، بیکیس اور برائی اونیا (جبڑے میں جانے کی سی حرکت)۔

Arsenicnm Album

آرسنک البم

CHEMICAL SYMBOL : As_2O_3; M.W. 197.92

SYNONYMS : White Arecsenic; Arsenious Acid, Arsenic Trioxide

TRITURATION : 2x and higher

SOLUTION : Drug Strength 1/100

(سفید سنکھیا)

سنکھیا زمانہ قدیم سے خودکشی کے لیے یا دوسروں کو زہر سے ہلاک کرنے کے لیے کم و بیش استعمال ہوتی رہی ہے جب اس دوا سے زہریلا اثر پیدا کیا جاتا ہے تو مفصلہ ذیل تین صورتیں عام طور پر دیکھنے میں آتی ہیں۔ اول صورت میں ہاضمہ کی نالی اور بعض اوقات جسم کی بلغمی جھلیاں بھی اس سے متحرک ہوتی ہیں۔ جس کے ساتھ حد سے زیادہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ گو نظام عصبی پر چنداں اثر نہیں ہوتا ایسی حالت میں یہ عجیب بات دیکھی جاتی ہے کہ سنکھیا کا اثر ہاضمہ کی نالی کے کسی حصہ پر بھی نہیں ہوتا۔ نہ تو قے ہی ہوتی ہے اور نہ معدے میں درد۔ لیکن مریض کی طاقت ایک دم سلب ہو جاتی ہے۔ اور بار بار مریض غش کھا جاتا ہے جس سے کہ مریض کو موت پانچ چھ گھنٹے میں آدباتی ہے۔ تیسری صورت میں مریض عام طور

پر کم از کم چھ دن تک زندہ رہتا ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ دنوں تک اور بعض دفعہ لمبی بیماری کے بعد بچ بھی جاتا ہے۔ اس حالت میں ہاضمہ کی نالی کا ورم اگرچہ دوسرے سے چوتھے دن تک رہتا ہے مگر بعد ازاں بلغمی جھلیوں میں ورم پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر مریض میں اعصابی تکالیف از قسم مرگی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح مریض کی بیماری لمبی ہو کر مریض کی زندگی کا موجب بنتی ہے۔

اگر انہی تینوں قسم کے مریضوں کو بہ نظر غور دیکھا جائے تو ہمیں آرسنک کی علامات صاف صاف نظر آتی ہیں۔ بعض پہاڑی علاقوں میں سنکھیا کی تھوڑی مقدار گھوڑوں کو دی جاتی ہے۔ یہ سنکھیا کھانے والے گھوڑے بہت جلد پہاڑوں پر چڑھ سکتے ہیں۔ اور زیادہ بوجھ لے جا سکتے ہیں اور موٹے تازے ہو جاتے ہیں اگر بہ نظر غور دیکھا جاوے تو یہ بات بالکل اصول کے مطابق اور ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ گھوڑے کی دماغی حالت سنکھیا کی دماغی حالت کے بالکل قریب قریب ہے گھوڑا ایک ایسا جانور ہے جو کبھی ایک حالت میں نہیں رہ سکتا۔ ہر وقت پہلو بدلتا رہتا ہے اس میں ڈر بھی پایا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آرسنک گھاس اور سبزی کھانیوالے جانداروں کی ایک خاص دوا ہے۔ جب کہ نکس وامیکا گوشت کھانے والوں کی۔

بعض پہاڑی علاقوں میں مرد اور عورتیں بھی سنکھیا کھانے کے عادی ہیں۔ جب ایک دفعہ کسی ڈاکٹر نے ایک سنکھیا کھانے والے پہاڑی سے اس کے متعلق سوال کیا تو پہاڑی نے جواب دیا کہ "سنکھیا پٹھوں کو طاقت دیتی ہے روکھی سوکھی اور موٹی جھوٹی روٹیوں اور سبز ترکاریوں کے ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے اور ہمیں خوش رکھتی ہے گوشت کھانے والوں کو اس کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم بغیر سنکھیا زندہ نہیں رہ سکتے"۔

یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ سنکھیا ان پہاڑی لوگوں پر کس قدر زہریلا اثر کرتی ہے یا ان کو کس قدر فائدہ پہنچاتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ سنکھیا کھانے والے پہاڑی لوگوں کا جسم اور جلد نہایت نفیس اور عمدہ ہوتی ہے اور بال نہایت خوبصورت ہوتے ہیں (سنکھیا کھانے والے گھوڑوں کی کھال بھی نہایت نفیس ہوا کرتی ہے) انسانوں میں اگر جلد کھر کھری ہو اور اس پر چھلکے ہوں اور جلد پر خارش ہو تو سنکھیا ایک بہترین دوا ہے۔

ہنی مین آرسنک کی بابت یوں لکھتے ہیں: "رات کے وقت دکھ اور معدہ کے دورے۔ مریض کو بستر چھوڑنا پڑتا ہے۔ جلد میں جلن، زخموں میں سوزش پیدا کرنے والا درد ناشتہ کے بعد والا، یا نوبتی بخار جسم پر خارش کے دانے آنکھوں اور ہونٹوں میں ورم ہر دفعہ کھانے کے بعد قے اور معدہ میں جلن تلووں میں اور پیروں کے انگوٹھوں میں آبلے اور سوزش پیدا کرنے والے زخم"۔

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ ان بیماریوں میں (جہاں آرسنک فائدہ کرتا ہے) ہر جگہ جلن پائی جاتی ہے یہ اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ کسی اور دوا میں نہیں پائی جاتی۔ مگر سب سے عجیب بات اس جلن میں یہ ہے کہ اس جلن کو گرمی سے آرام ملتا ہے چاہے وہ سینکنے سے ہو یا مبتلا شدہ حصہ کو آگ کے نزدیک

کر دینے سے یا گرم پانی پینے سے یا گرم پانی لگنے سے۔ مگر یاد رہے کہ درد سر ہمیشہ ٹھنڈک سے کم ہوتے ہیں۔ اور گرم جگہ سے یا گرمی سے بڑھ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ ودّ مریض کو غور سے دیکھو اگر مریض چاہتا ہے کہ اس کو گرم کپڑے سے ڈھک کر رکھا جائے اگر اس کو سردی بہت جلد اثر کرتی ہے اور گرمی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ نیز حد سے زیادہ کمزوری تھی۔ پریشانی مردہ کی سی بدبو وغیرہ موجود ہو۔ تو دنیا میں کوئی دوا بغیر آرسنک کے اس کو نہیں بچا سکتی۔

آرسنک کی ایک بڑی بھاری علامت بے چینی ہے۔ غنودگی کی حالت میں بھی بے چینی اور کراہنا پایا جاتا ہے مریض بے چین رہتے ہیں۔ ان کے اندر موت کا ڈر ہوتا ہے اور ان کے دماغ میں پریشان کن خیالات بھرے ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ ان سب باتوں کی وجہ سے ایک مقام پر نہیں رہ سکتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ پہلو بدلا کرتے ہیں اس بے چینی اور گھبراہٹ کو دیکھ کر قدرتی طور پر اعصابی تکالیف کی تصویر نظروں کے سامنے آتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ دوا اعصابی تکالیف خصوصاً رعشہ (کوریا) میں مفید ہے۔ نیند کی حالت میں مریض چونک پڑتا ہے۔ اور اس کے جسم میں جھٹکے پائے جاتے ہیں۔ مریض حد سے زیادہ چڑچڑا غصہ میں بھرا ہوا، یہاں تک کہ بالکل جھنجھلایا ہوا ہوتا ہے۔ ناامید اور ناگفتہ بہ مصیبت کا شکار رہتا ہے۔

سمی تکالیف، محرقہ کی سی حالتیں سخت قسم کے ورم جن سے ماؤف حصے ضائع ہو جاتے ہیں سوزش پیدا کرنے والے اور بھالے لگنے کے سے درد اور جلن جس کو گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ حلق کی جلن گرم اشیا کھانے یا پینے سے کم ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے ٹھنڈی خوراک اور ٹھنڈا پانی معدے میں تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے آرسنک برف کھانے یا برف کا پانی پینے سے پیدا شدہ تکالیف کے لیے ایک بہترین دوا ہے۔

آرسنک ہاضمہ کی پوری نالی پر اثر کرتا ہے ہونٹ خشک ہو جاتے اور پھٹ جاتے ہیں۔ اور پپڑی جم جاتی ہے مریض کو ہر وقت زبان پھیر کر اپنے ہونٹوں کو تر کرنا پڑتا ہے منہ میں زخم اور آبلے پڑ جاتے ہیں۔ یا منہ آجاتا ہے۔ یا منہ میں منزل ہونے والے زخم ہو جاتے ہیں۔ معدے میں اس قدر تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ تھوڑی سی غذا یا پانی بھی معدے میں خرابی پیدا کر دیتا ہے جس سے قے یا دست یا دونوں شروع ہو جاتے ہیں شکم کے درد اس قدر شدید اور سخت ہوتے ہیں کہ مریض اس سے بے تاب ہو کر ادھر ادھر سسم کر تڑپتا مروڑتا رہتا ہے۔ بواسیر کے مسے حد سے زیادہ درد کرتے ہیں۔ اور ان میں گرم جلتی ہوئی سوئیاں چبھنے کا احساس ہوا کرتا ہے یہ یاد رہے کہ بواسیر میں گرم پانی سے آبدست لینے سے آرام ہوتا ہے (بخلاف ایلو) آرسنک کی کمزوری بھی قابل غور ہے اس کمزوری میں مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت حرکت کیا کرے۔ یا اس کو حرکت کرائی جائے۔ مریض تھوڑی سی محنت سے نڈھال ہو جاتا ہے۔ جب تک مریض بستر پر رہتا ہے۔ اس کو کمزوری نہیں محسوس ہوتی

مگر ذرا سی حرکت کرتے پر وہ اپنے آپ کو نہایت کمزور پاتا ہے۔ مریض کی بیماری سے کہیں زیادہ مریض کی کمزوری ہوتی ہے۔ پہاڑوں پر چڑھنے سے تھکن دم پھولنا اور بے خوابی پیاس کی زیادتی مگر پانی کا نہ پی سکنا۔ کھانسی کے پہلے اور پیچھے دم کشی کا سا درد (فاسفورس) نئے زکام میں آرسنک بڑی مفید چیز ہے زکام پتلا اور بہنے والا ہوتا ہے اوپر کا ہونٹ اس سے لال ہو جاتا ہے جلن مرک اور ایلم سیپا سے کہیں زیادہ ہوتی ہے آرسنک کا زکام تازی ہوا میں بڑھ جاتا ہے۔ اور گرمی میں گھٹ جاتا ہے (تازی ہوا میں کم ہوتا ہے اور گرمی میں بڑھتا ہے۔ ایلم سیپا) آرسنک زیادہ تر جسم کے دائیں حصہ کی دوا ہے۔ اعصابی درد زیادہ تر داہنی جانب ہوتے ہیں۔ داہنا پھیپھڑا بائیں کی بہ نسبت زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور اسی طرح شکم کا دایاں نصف حصہ جس میں ورم زائدہ قابل ذکر ہے داہنے پھیپھڑے کے اوپری حصہ میں شدید تیز اور تیر لگنے کے سے درد پائے جاتے ہیں۔ یہ درد داہنے پھیپھڑے کے اوپری ⅓ حصہ میں پھیلتے ہیں۔

استسقاء کی حالتوں میں بھی آرسنک بہت مفید ہے اگر سینہ میں پانی آ جائے تو یہ دوا حکمی اثر رکھتی ہے اس مرض میں مریض لیٹ نہیں سکتا۔ سانس لینے کے لیے اس کو بیٹھنا پڑتا ہے بے چینی زیادہ ہوتی ہے اور یہ تمام باتیں رات کو ایک بجے کے قریب زیادہ تر پائی جاتی ہیں۔

پھولنے کی قوت دوا کی ایک خاص علامت ہے جو استسقاء کی حد تک پہنچ سکتی ہے۔ تمام بلغمی جھلیاں اس سے متحرک ہوتی ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہوتی ہے خارش کے دانے جن پر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ باجرے کے رنگ کے سے چھوٹے چھوٹے دانے جو سر سے پیشانی تک نکلتے ہیں۔

آرسنک سرطانوں میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس حالت میں ادنیٰ اور اعلیٰ دونوں قسم کی طاقتوں میں مفید ہوتا ہے۔ آرسنک کا اثر خون پر بھی ہوتا ہے۔ خون کی کمی خون میں سمیت وغیرہ اس سے درست ہوتی ہیں آرسنک کا مریض صفائی پسند ہوتا ہے۔ (سلفر کا مریض میلا رہتا ہے۔ گندگی اور صفائی میں سلفر کے مریض کو کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا)۔

وریدیں پھول کر بڑھ جاتی ہیں۔ اور ان میں آگ کی سی جلن ہوتی ہے رحم سے سیلان خون پھیپھڑوں سے خون کا آنا۔ یا خون نکلوا لینے یا دیگر کسی طریقہ سے خون کے ضائع ہو جانے سے پیدا شدہ عمومی بیز یمیں۔ اور خون میں سمیت آرسنک کے حلقہ اثر میں آتی ہیں۔

آرسنک نوبتی ادویہ میں خاص درجہ رکھتی ہے۔ اس کی تکالیف ہر روز، ہر تیسرے یا چوتھے دن ہر پندرھویں دن۔ ہر چھ ہفتہ کے بعد ہر سال ظاہر ہوا کرتی ہے۔ ایک سے تین بجے بعد دوپہر یا نصف شب کے بعد تکالیف کا بڑھنا اس کا مخصوص نشان ہے۔ سمندر کے کنارے رہنے والوں کی تکالیف (نیٹرم میور) سمندر میں نہانے سے پیدا شدہ کھجلی۔ زیادہ تر رس بھرے پھلوں کے کھانے سے پیدا شدہ تکالیف۔

شراب کے کثرت سے استعمال سے، گندی زہریلی گیسوں سے پیدا شدہ تکالیف کے لیے زہریلے

جانوروں کے ڈنکوں کے لیے۔ مردوں کو چیرتے پھاڑتے وقت پیدا ہونے والے زخموں کے لیے اور تمباکو کھانے سے پیدا شدہ تکالیف کے لیے ازحد مفید ہے۔ سڑی ہوئی غذاؤں اور سڑے ہوئے گوشت کے استعمال سے پیدا شدہ تکالیف۔

آرسنک کی رطوبتوں میں تیزابیت پائی جاتی ہے۔ وہ جس جگہ سے گذرتی ہیں وہاں چھیلن، سرخی اور جلن پیدا کرتی ہیں۔ رطوبتیں بے حد متعفن ہوتی ہیں غذا کے جزو بدن نہ ہونے سے مسلسل وزن کا کم ہوتا جانا۔

علامات

دماغ۔ خشکی رات کے وقت بہت بے چینی کے ساتھ (اکونائٹ، رسٹاکس) کروٹیں بدلنا، غمگین غضبناک متفکر۔ (اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، نکس موسکاٹا، نیٹرم میور، پلساٹیلا، رسٹاکس) تکلیف اور مایوسی، ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام حاصل کرنے کے لیے مریض گھومتا ہے۔ (اوپم)۔ لالچی اپنی ضروریات سے زیادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ کھاتا اور پیتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ چیختا ہے بلکا شور بھی برداشت نہیں کرسکتا پریشانی رات کے ۲ بجے۔ گرمی کا احساس یا تملی تین بجے رات کو، اور شام کے وقت لیٹنے کے بعد۔ ہوش و حواس کا کھونا۔ خیالات دماغ کے گرد جمع ہوجاتے ہیں۔ خیالات کو نہ تو یکسو کرسکتا ہے۔ اور نہ ان پر غور کرسکتا ہے زیادہ پریشانی اور بے چینی تین بجے رات کو (اکونائٹ، کیمفر، رسٹاکس) جس کی وجہ سے مریض بستر سے نکل جاتا ہے۔ موت کا خوف (اکونائٹ سی می سی فوگا، اگنس کاسٹس، نائٹرک، ایسڈ، میکل) اچانک موت کا خوف جب اکیلا ہوتا ہے یا سونے کے لیے بستر میں داخل ہوتا ہے۔ خودکشی کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ بدمزاج بے صبر، دوسروں کی برائیاں کرنے والا۔ وہمی، جلد غصہ میں آنے والا (برائی اونیا کیموملا ہیپر، دائمیکا) بہت ڈر اور پریشانی دن کو اور رات کو بھوت نظر آتے ہیں۔ (اکونائٹ، پلساٹیلا) خیال کرتا ہے کہ کوئی بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے پریشان ہوتا ہے۔ افسوس کرتا ہے۔ اکیلے رہنے سے ڈرتا ہے کیونکہ اس کو بھوتوں اور چوروں کا ڈر معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ حافظہ کی کمزوری خودکشی کا مصمم ارادہ کرے۔ ڈرے کہ اسے کسی کو قتل کرنا پڑے گا کھٹملوں یا دیگر کیڑوں کے توہم۔ ان کی مٹھیاں بھر بھر کر پھینکے۔ اکیلے رہنے سے ڈرتا کہ وہ اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

سر۔ چکر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ گر جائے گا۔ شام کے وقت چکر۔ سر کا چکر جس سے اس کی حالت پاگلوں کی سی ہوجاتی ہے۔ سر میں بھاری پن۔ کانوں میں جھنجھناہٹ۔ اس چکر کو کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ لیکن کمرہ میں داخل ہونے پر پھر شروع ہوجاتا ہے۔ چکر جو ملیریا بخار سے متعلقہ ہو۔ سننے میں ذکی الحسی کے ساتھ یا حل کے دوران۔ چکر دمہ کے مریضوں میں کھانسی کے دوروں کے دوران ہوش و حواس کے جاتے رہنے کے ساتھ۔ درد سر تپکن والے، پاگل بنا دینے والے، جلن

پیدا کرنے والے، ٹھیک وقفہ پر ہونے والے سر میں پراگندگی اور پریشانی، شدید درد سر جو روشنی سے شور و غل سے (بیلاڈونا) بڑھ جائیں۔ چکر کے ساتھ خصوصاً بائیں طرف، اس امر کا احساس کہ دماغ ہلتا ہے۔ اور کھوپڑی کے ساتھ حرکت کرتے وقت ٹکراتا ہے۔ (ہیومس، گونائن، رسٹاکس، سلفر، سلفیورک ایسڈ) پیشانی کے داہنی جانب کھینچنے اور دبانے والے درد۔ ناک کے اوپر اور پیشانی میں چوٹ کھانے کا سا درد، جس کو مالش سے عارضی طور پر آرام ہوتا ہے۔ ناک کی جڑ کے اوپر حرکت کرتے وقت تپکن۔ داہنی کنپٹی میں اور چاند پر درد۔ سر کے بائیں جانب اعصابی درد۔ آدھے سر کا درد۔ گردن میں درد سر میں اور چہرہ میں خصوصاً بائیں طرف سخت درد۔ بالوں کا گرنا (گریفائیٹس، ہیپر، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، سیپیا، سلفر) کھوپڑی کا پر ہاتھ لگانا بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ سر میں پرانے دانے خشک کے دانوں کے مانند یا تروانے جو پیپ سے بھر جاتے ہیں۔ مریض کی عام کیفیت کے برعکس مریض کو ٹھنڈک سے اور ٹھنڈی چیزیں لگانے سے آرام ہوتا ہے۔ نوکیلی جلن دار درد بے حد بے چینی کے ساتھ اور ٹھنڈی جلد کے ساتھ ہتھوڑے لگنے کے سے درد سر یا دماغ پر دباؤ جیسے بھاری بوجھ سے ہو۔ جس کی زیادتی بستر میں اٹھنے پر یا حرکت سے ہو۔ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے عارضی سکون ہو۔ لیکن کھلی ہوا میں چلنے سے درد جاتا ہے سر میں زہرباد کی سی درد جلن اور ورم بے حد کمزوری اور ٹھنڈی جلد کے ساتھ۔ جس کی زیادتی رات کے وقت ہو۔

آنکھ۔ سرخ، خون بھری، گھورتی ہوئیں۔ باہر کی طرف نکلی ہوئیں پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ پتلیاں سکڑی ہوئی آنکھوں سے پانی بہنا اور آنکھوں میں خارش۔ آنکھوں کے سفید ڈھیلوں میں نیلے داغ۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں گرمی، جلن، اور درد، آنکھوں اور پپوٹوں کی سوجن، سخت سوزشی درد کے ساتھ (ایپومنا) آنکھوں سے پانی نکلنا اور روشنی کا برداشت نہ ہوسکنا۔ آنکھوں میں ریت کا احساس (کاسٹیکم، سلفر، اگنیشیا، نیٹرم میور، فائی ٹولاکا) شام کے وقت۔ آنکھوں کی اوپری جھلی کچے گوشت کی طرح معلوم ہے۔ آدھی رات کے بعد آنکھوں میں تپکن اور درد۔ تپکن اور درد کے ساتھ سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ آنکھوں کے پپوٹوں کا پھولنا۔ اور اکثر آنکھوں کا مکمل طور پر بند ہوجانا (ایپس، کالی کارب، رسٹاکس) آنکھوں کا بالکل روشنی نہ برداشت کرسکنا (اکونائٹ بیلاڈونا، سلفر) اوپر کے پپوٹوں کے کناروں میں جلن آنکھوں کے پپوٹوں میں خشکی تیز آنسوؤں کا بہنا، جس کے لگنے سے آنکھوں کے پپوٹے اور رخسار پھوڑے کے مانند درد کرتے ہیں۔ (یوفریشیا، مرک کار) چھوٹے بچوں کا آشوب چشم۔ آنکھوں کی تکالیف کو گرم پانی یا گرمی سے آرام ہوتا ہے موٹے سرخ، ان پر زخم، کھرنڈ اور ردے تپل کے زخم۔ آنکھوں کے عصبی درد جن میں جلن ہو۔ آنکھوں کے سامنے تارے اڑیں، بینائی کمزور سفید ڈھیلے زرد پڑ جائیں پپوٹوں کا چپک جانا۔ داہنے ڈھیلے میں درد خصوصاً حرکت کے دوران۔

کان۔ بائیں کان کی نال میں سوئیاں چبھنے کا سا درد (کالی بائیکرام) رات کے وقت اندر سے باہر کی طرف کان کا درد۔ کانوں میں گرج (بیلاڈونا، کلکیریا کارب، گریفائٹس، کالی کارب)

درد کے ہر دورے کے ساتھ کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں سننے میں دقت۔ انسانی آواز نہ سن سکے (فاسفورس) آواز سے غیر معمولی ذکی الحس۔ داہنے کان سے زرد رنگ کی رطوبت ناک میں خشکی کے ساتھ مردے کی سی بو۔ مقدار میں زیادہ اور خارش پیدا کرنے والی رطوبت کا اخراج سیلان کان تپلا، نیز سوزش پیدا کرنے والا اور بدبودار۔

ناک:- ناک پر ورم اور تپلا پانی ناک سے ٹپکتا ہے نتھنوں سے تیز پانی کے مانند تپلی اور سوزش پیدا کرنے والی رطوبت (ایلینتھس، امونیا کارب، آرم، ایلم سیپا، یوفریشیا، لائیکوپوڈیم)، زکام بہنے والا اور خشک ایک ساتھ بہنے والے زکاموں میں چھینکوں کی کثرت (ایکونائٹ، جلیسیمیم)۔ اس زکام میں آواز خراب ہو جاتی ہے اور بے خوابی ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں کمی (پلساٹیلا) تیز گرم موسم میں کمی ناک کی جڑ ماہ کے اوپر والی ہڈی میں درد۔ ملغمی جھلی میں پھوڑے کا سا درد۔ ناک میں جلن اور خشکی ناک کی جڑ پر تکلیف وہ بندش کا احساس زنجیر سونگھنے کی قوت اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ خوراک کی خوشبو بھی برداشت نہیں ہو سکتی چھینکیں جن سے آرام نہ ہو۔ ناک پر چھوٹے چھوٹے واتے سلی پھوڑے۔ ناک کے سامنے بدبو کا احساس۔ ناک کے سامنے یکے بعد دیگرے گندھک اور تارکول کی سی بو۔ غذا کا سونگھنا اور دیکھنا برداشت نہ کر سکے۔ سفر کے دورے کے بعد یا قے کے بعد نکسیر۔ پانی کی سی تپلی اور سوزش پیدا کرنے والی رطوبت جس سے نتھنوں میں جلن، ٹیس اور پھوڑے کا سا درد پیدا ہو۔

چہرہ - چہرے پر مردنی۔ چہرہ پیلا زرد۔ مدت کے بیماروں کا سا۔ چہرہ متورم کھنچا ہوا (اینٹم کروڈ) ٹھنڈے پسینہ میں تر۔ چہرہ مردوں کا سا (کیمفر، ویریٹرم البم)۔ چہرہ بگڑا ہوا۔ چہرے سے جان کنی کی سی حالت ٹپکتی ہے (کیمفر، پلیم، ویریٹرم البم) چہرے کے پٹھوں کا تشنج۔ ہونٹ سیسہ کے رنگ کے سے نیلے، متورم، سیاہ۔ پھٹے ہوئے یا زخمی داہنے جبڑے کے ساتھ ساتھ بھالے لگنے کا سا درد۔ اوپر والے ہونٹ کے ایک طرف اینٹھن اور سوئیوں کا چبھنا جس میں سوتے وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ چہرے میں استسقائی ورم (ایپس) چہرے اور ہونٹوں کا آکلہ، سوزش پیدا کرنے والے درد کے ساتھ چہرہ میں پھاڑنے والے، سوئیاں چبھنے کے سے اور سوزش والے درد رخساروں میں سرخی۔ چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو۔ چہرے پر کیل اور چھوٹے چھوٹے دانے جن سے سوزش پیدا کرنے والی رطوبت بہے اور جلن ہو۔ زیادتی رات کے وقت ٹھنڈی ہوا میں اور کسی گرمی سے ہو۔ پیتے وقت گلاس یا چمچ کو کاٹے۔ اوپری ہونٹ کے ایک جانب پھڑکن یا جھٹکے خصوصاً جب نیند آ رہی ہو۔

منہ - دانتوں کا پپینا (ہیلی بورس، ہیومس، پاڈوفائلم)۔ دانت لمبے محسوس ہوتے ہیں ہلتے ہیں (مرک، نائٹرک ایسڈ، رسٹاکس) نہ تو دانت دباؤ سہہ سکتے ہیں اور نہ ٹھنڈا پانی مسوڑھے متورم۔ ان سے خون بہتا ہے چھونے سے دکھتے ہیں۔ رات کے وقت جھٹکے دینے والے دانت کے درد جو کنپٹیوں تک جائیں اور جس میں کہ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے اور سینکنے سے ہو۔ چند دانتوں میں درد جیسے وہ ڈھیلے ہیں اور گر جائیں گے درد چبانے سے نہیں بڑھتا۔ درد دانت جس کو چولہے کی گرمی سے

آرام ہو۔ دانتوں میں اعصابی درد جس کی زیادتی رات کے بعد ہو اور کسی سینک سے ہو۔ ہونٹوں میں پھوڑے کا درد، اور منہ میں زخم۔ زبان کی اطراف پر میل مگر زبان کے درمیان اور نوک پر سرخی (فائٹولاکا۔ رسٹاکس) زبان سفیدی مائل، سرخ چیک دار، صاف خشک (بیلاڈونا، رسٹاکس) اور بھوری (بپٹیشیا۔ رسٹاکس) یا نیلگوں سفید۔ زبان پر شدید جلن۔ ورم فاسد زبان کی جڑ میں ورم اندرونی و بیرونی منہ میں خشکی پیاس کی زیادتی کے ساتھ (برائی اونیا، رسٹاکس) منہ اور زبان میں درد کرنے والے آبلے پانی جلد جلد پیتا ہے مگر ہر دفعہ تھوڑا پیتا ہے (ہیومس، چائنا، ویریٹرم آرس) منہ میں جلن اور غذا کی نالی میں جلن (ایکونائٹ، کینتھرس، کیپسیکم) پیاس کی زیادتی مگر پانی پینے سے پیاس نہیں بجھتی۔ پیاس کی شدت مگر پانی پینے کی خواہش نہیں ہوتی۔ مسلسل ٹھنڈے پانی کی پیاس مگر نہایت تھوڑی مقدار میں معدہ میں نہیں رکتی فوراً قے ہو جاتی ہے۔ کھانے کے بعد منہ کا ذائقہ کڑوا (برائی اونیا، چائنا، کولوسنتھ، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر) ذائقہ میٹھا، متعفن، تھوک کی زیادتی، تھوک خون آمیز جھاگ دار، دھات کا سا ذائقہ، جلن دار پانی کا منہ کو چڑھ آنا۔ طاقت گویائی کا جاتے رہنا۔

حلق - حلق میں زخم۔ ڈفتھیریا (دبائی خناق) کا ورم زبان کی جڑ کے نزدیک اندرونی و بیرونی ورم۔ خشکی اور درد، گھٹن اور جلن کے ساتھ خشکی اور جلن۔ حلق میں اور غذا کی نالی میں (ایکونائٹ، بیلاڈونا، کینتھرس، کیپسیکم) نگلنے میں تکلیف اور درد گلے میں سکڑن کا احساس (بیلاڈونا، ہیومس) نرخرے اور غذا کی نالی کا فالج نگلنے کے وقت حلق خوراک بجائے غذا کی نالی میں جانے کے حنجرے میں چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے فوراً قے ہو جاتی ہے۔ غذا کی نالی میں جلن، ڈفتھیریا کی جھلی خشک اور اس میں جھریاں پڑی ہوئی ہیں۔

معدہ - بھوک کا نہ ہونا (الیومنا) خوراک اچھی نہیں لگتی (ایکونائٹ، اینٹم ٹارٹ) کھانے کے بعد ہچکی، اس وقت جب کہ بخار کو آنا چاہیے تھا ڈکاریں آتے آتے رک جاتی ہیں۔ منہ سے پانی آنا۔ زیادہ دیر تک رہنے والی متلی، پریشانی، اندرونی کپکپی اور کمزوری کے ساتھ۔ صبح ۱۱ بجے اور شام کو تین بجے تمام جسم میں گرمی اور لرزہ جس سے مریض لیٹ جانے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے۔ شدید ابکائیاں شدید اور نہ رکنے والی قے جو کھانے سے اور پینے سے ہوتی ہے (نکس وامیکا، پلساٹیلا، ویریٹرم البم) پھل، ملائی کی برف وغیرہ کھانے سے معدہ میں خرابی۔ تمام غذا کا معدے میں پہنچتے ہی قے ہو جانا، غیر منہضم غذا کی قے (ایکونائٹ، فاسفورس، ویریٹرم البم) نیلے رنگ کی رطوبت، آنوں یا سبز صفرا یا خون اور آنوں کی قے۔ رات کے وقت اٹھنے پر قے معدہ میں بے حد پریشانی۔ معدے میں اور معدے کے اوپر کے حصہ میں شدید جلن دار درد۔ (اینٹم کروڈ، ایپس، بیلاڈونا، کالچیکم، کینتھرس، آرس، فاسفورس، ویریٹرم البم) پیاس بے چینی اور ابکائیوں کے ساتھ۔ شام کے وقت بیٹھے ہونے پر معدے میں کھینچنے والے درد جو بائیں پسلیوں تک جاتے ہیں۔ زخم معدہ میں اندرونی سردی۔ بولنے پر، سانس لینے پر یا حرکت کرنے پر معدہ میں درد (برائی اونیا) ہاضمہ کی کمزوری۔ کسی قسم کی شراب برداشت نہیں ہوتی،

معدے میں اینٹھن (اکونائٹ، انٹم کروڈ) معدے میں کھانے کے بعد پتھر کا سا بوجھ (برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا) معدے میں دبانے سے درد (انٹم کروڈ، برائی اونیا، بیلاڈونا، لائیکوپوڈیم) کھانے اور پینے کے بعد متلی، ابکائیاں اور قے تیزابی اشیاء، برانڈی، قہوہ اور دودھ کی خواہش، بھوک کا جاتے رہنا، پیاس کی زیادتی کے ساتھ جلن دار پیاس، پینے کی خواہش کے بغیر آلات ہضم کی تکالیف جو برف، بالائی کی برف، برف والے پانی، سرکہ، کھٹے گوشت، تمباکو کھانے، شراب پینے، پنیر اور پھلوں (زیادہ رس والے مثلاً تربوز وغیرہ) سے پیدا ہوتی ہیں۔ معدہ آنتوں میں شدید پھاڑنے والے اور سوراخ کرنے والے تشنجی درد معدے میں درد جس کو شکر آمیز دودھ پینے سے آرام ہو۔ فم معدہ میں درد جس سے تنفس میں رکاوٹ ہو۔

شکم ۔ شکم میں ابھار اور درد (ایپو سائنم، مرک) شدید جلنے والے درد، ناقابلِ برداشت تکلیف کے ساتھ (اکونائٹ کینتھرس) جن کو پاخانے کے بعد آرام ہوتا ہے۔ شکم میں کاٹنے والے درد (اکونائٹ، کالوسنتھ) جگر کے مقام پر دبانے سے درد بڑھتا ہے۔ تلی کا بڑھ جانا۔ ناف کے گرد درد جس سے مریض کو آگے کی طرف جھکنا پڑتا ہے نیز اس کو چھونے سے یا سیدھا ہونے سے یا چت لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پیڑو میں کاٹنے والا درد، صبح کے وقت دستوں کے قبل درمیان میں اور اس کے بعد شکم میں کترنے والے اور جلن دار درد جن کو کوئلوں سے سینکنے سے افاقہ ہو۔ تلی اور جگر بڑھے ہوئے اور ان میں درد جلند ھر گھریوں کے غدود متورم۔

پاخانہ اور مبرز ۔ اینٹھن اور درد کے ساتھ کانچ کا نکلنا۔ پاخانے کے بعد مبرز میں جلن، اور تمام اعضاء میں کمزوری اور کپکپی۔ پاخانہ کی بے سود حاجت مروڑ، مبرز میں سوزش پیدا کرنے والے اور دبانے والے درد (کینتھرس، آئرس، مرک، سلفر) کانچ کا باہر نکلنا۔ بواسیر کے مسوں میں جلن اور درد، پاخانہ مقدار میں زیادہ تیز سوزش پیدا کرنے والا ہوتا ہے کہ مبرز میں جلن اور زخم ہو جاتے ہیں (مرک اور سلفر) از خود پاخانہ کا نکل جانا (آرنیکا) اور پیشاب کا از خود نکل جانا (ہیوسمس) پاخانہ سیاہ (اکونائٹ) سوزش پیدا کرنے والا تیز (مرک کار، پٹیلنڈرا، سلفر) بدبودار آنوں تیلی اور سیاہ سبز (اودم، میوریٹک ایسڈ، نائٹرک، مرک پلساٹیلا، سلفر) سیاہ خون ملا پانی سا، اور بغیر درد کے کالے رنگ کا، بدبودار (بپٹیشیا) سیاہی مائل، مٹیالا، مغزلوی بھیچی کی طرح مروڑ پیدا کرنے والا۔ دستوں کے ساتھ ساتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہونا، قے، نڈھال ہونا، آدھی رات کے بعد اور صبح اٹھنے کے بعد دستوں کی زیادتی۔ پھل ترکاریاں اور ٹھنڈی چیزیں کھانے کے بعد دست آنتوں سے خون سیاہ بدبودار قبض (برائی اونیا، کلکیریا کارب، نکس وامیکا، اوپیم، سلفر) شکم میں درد کے ساتھ۔ کھانے یا پینے کے بعد، کثرت استعمال کے بعد یا سڑے ہوئے گوشت کے استعمال کے بعد دست، بواسیر کے مسوں میں آگ کی سی جلن جن کے سینکنے سے اور گرم پانی سے آبدست لینے سے سکون ہو۔

مثانہ ۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن (کنابس سٹائیوا، کینتھرس) از خود پیشاب

نکل جانا (بیلاڈونا، ہیوسمس) پیشاب میں کمی پیشاب کا مشکل سے ہونا، اور پیشاب کرتے وقت جلن (اکونائٹ، کینتھرس) پیشاب کی مقدار میں زیادتی، پیشاب کا رک جانا یا بند ہو جانا (اکونائٹ، ہیوسمس، سٹرامونیم) مثانہ کا فالج۔ پیشاب میں خون آنا (کینتھرس، کالچیکم، ہیمامیلس، فاسفورس) پیشاب میں البومن اور یورک ایسڈ۔ پیشاب کرنے کے بعد شکم میں کمزوری کا احساس۔ گردوں میں ورم اور درد ذیابیطس۔

آلات تناسل مردانہ ۔ آلات تناسل میں ورم اور زخم، خشفہ نیلا، سرخ، متورم اور پھٹا ہوا فوطوں کی تھیلی میں استسقائی ورم۔ آلات تناسل میں ایسے حد ورم جو بڑھ کر قریب قریب ورم فاسد کا درجہ اختیار کر لے۔ دستوں کے دوران انزال۔

آلات تناسل زنانہ ۔ سیلان رحم زیادہ زرد اور گاڑھا (ہائیڈراسٹس، کالی بائکرام) اور جس جگہ پر لگے اس میں زخم ڈالنے والا (کالی کارب) حیض کے بجائے تیلی سفید رطوبت کا آنا۔ خصیۃ الرحم میں ورم حیض قبل از وقت مقدار میں زیادہ (امبرا گریسیا، امونیم کارب، کلکیریا کارب، نکس وام) کمزوری پیدا کرنے والا (ایبومنا، کاربو انیلس کوکوس) خون سیاہ حیض میں کمی مسلسل اور کمزور کرنے والے حیض کے خون کی زیادتی، شکم سے اندام نہانی تک بھالے لگنے کے سے درد خصیۃ الرحم میں جلن دار اور کھینچنے والے درد۔ خصیۃ الرحم کے مقام پر جلنے والے اور سوئیاں چبھنے والے درد جو بعض وقت ران تک آ جاتے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے ران میں لنگڑا پن محسوس ہوتا ہے۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی جس کے ساتھ از خود آنتوں کا اخراج ہو۔ رحم کے مقام میں جلندار بھالے لگنے کے سے اور ٹیکن والے درد پستانوں میں جلن دار درد جن میں کمی حرکت سے ہو۔

آلات تنفس ۔ آواز کمزور، کانپنے والی، ناہموار، بیٹھی ہوئی کھانسی، حنجرے میں دھوئیں یا گندھک کے دھوئیں کا احساس (چائنا، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم) یا حنجرے میں مسلسل خراش سے (امونیم کارب، بیلاڈونا، کلکیریا کارب، ڈروسرا، اگنیشیا، رسٹاکس، روبکس، سنگونیریا) اس کھانسی میں پانی پینے سے زیادتی ہوتی ہے (فاسفورس) کھانسی دورے والی، دم کشی کی۔ (آئیوڈیم، اپیکاک) گہری اور خشک، آخری شب میں بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی میں خون آمیز بلغم، کھانسی کی وجہ سے رات کے وقت دم گھٹتا ہے، اٹھ کر بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ (اکونائٹ، انٹم ٹارٹ، ہیوکس) یہ کھانسی لیٹ جانے سے یا ٹھنڈی ہوا میں جانے سے بڑھتی ہے شام کے وقت لیٹنے کے بعد فوراً سانس میں تکلیف اور ہوا کی نالیوں میں اور سیٹی کی سی آوازیں۔ سانس کی تنگی، آندھی پانی میں، یا مرطوب ہوا یا جلد چلنے سے، چڑھنے سے، گرم اور تنگ کپڑے پہننے سے، یا موسم کی تبدیلی سے بڑھتی ہے کھانسی کے ساتھ سانس میں گڑگڑاہٹ اور جھاگدار بلغم انڈے کی پھینٹی ہوئی سفیدی کی طرح سانس کی تکلیف سے مریض پریشان ہوتا ہے۔ سانس میں تنگی نصف شب میں مریض کو بستر سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔

دمہ ۔ ہوا کی نالیاں سکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہیں (اگنیشیا) تیز چلنے پر یا اونچائی پر چڑھنے سے

تنفس میں تنگی (اکونائٹ، امونیم کارب، کلکیریا کارب، کالی نائٹرک، مرک) سینہ میں تنگی جس سے بے چینی اور پریشانی ہو جاتی ہے، سانس کی تکلیف، چہرہ نیلا، کھانستے وقت سینہ میں سوئیاں چبھیں سینہ میں بہت لیسدار بلغم (انٹم ٹارٹ، کالی بائیکرام) سینہ میں جلن، سینہ پر زرد چھٹے، خون کی کمی، تمام جسم پر خصوصاً کندھوں کے درمیان درد کے ساتھ جلتی ہوئی گرمی، شرابیوں کا بیمار کے ہوئے حیض والی مستورات کا خون تھوکنا، سینہ کے نزلہ میں دم کا گھٹنا اور بچوں کا تکلیف کی وجہ سے کروٹیں بدلنا، پھیپھڑوں میں ورم خاص تیز تیز سوزش پیدا کرنے والے بلغم کے ساتھ۔ سامنے والی سینہ کی ہڈی میں دباؤ اور سوئیاں چبھنے کے سے درد مریض لیٹنے کے ناقابل ہو کیونکہ اسے لیٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔ دم گھٹنے والا نزلہ، داہنے پھیپھڑے کے اوپری حصہ میں تیر لگنے کے سے درد۔ سینہ میں سکڑن جیسے کسی پٹی سے بندھا ہوا ہے۔ بے حد پریشانی اور بے چینی کے ساتھ خصوصاً شام کے وقت یا جب کوئی چڑھائی چڑھ رہا ہو سینہ میں جلن۔

قلب و نبض۔ رات کے وقت دل کی شدید دھڑکن جس کو آنکھ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے بے حد پریشانی کے ساتھ (اکونائٹ، سپائی جیلیا، ویریٹرم البم) اور پاخانہ کے بعد حد سے زیادہ کمزوری کے ساتھ جس کی وجہ سے مریض کو لیٹ جانا پڑتا ہے۔ دل کی تیز رفتار بے قاعدہ نبض کی رفتار بڑھی ہوئی۔ نبض تیز رفتار اور چھوٹی یا تیز رفتار کمزور اور بے قاعدہ (اکونائٹ، انٹم ٹارٹ) نبض کمزور اور محسوس نہ ہو سکنے والی (اکونائٹ)۔ درد قلب دل کے اوپر ایک دم سکڑن، انتہائی شدید درد، پریشانی اور تنفس میں دقت وغیرہ۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن اکڑی ہوئی اور سخت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس میں چوٹ یا موچ آگئی ہے ریڑھ کے ستون میں نشستگاہ کی ہڈی سے لے کر اوپر تک اکڑن اور سختی۔ کمر میں چوٹ لگنے کا سا درد (آرنیکا، برائی اونیا) کمر میں سخت کمزوری، گردن کی بائیں جانب اعصابی درد۔ کندھوں کی ہڈیوں کے درمیان کمر سے کندھوں تک کھینچنے والے درد جس کی وجہ سے لیٹ جانا پڑے کمر میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد۔

اعضاء۔ اعضاء کی حد سے زیادہ کمزوری اور ان میں قوت کا نہ ہونا مریض کو لیٹ جانا پڑتا ہے اعضاء میں تشنج کپکپی، اعضاء کا کانپنا اور اعضاء میں تھکن۔ تشنج کے دورے۔ سکڑن، فالج بازوؤں میں اور اعضاء میں چیرنے والا درد جو مبتلا شدہ حصہ کے بل سونے سے بڑھ جاتا ہے اور ماؤف حصہ کو حرکت سے درد میں کمی ہوتی ہے۔

بازو۔ انگلیوں کی نوکوں سے لے کر کندھوں تک جھٹکے کھینچنے والا یا چیرنے والا درد۔ ہاتھ اور کلائی سیاہ اور نیلی جس کروٹ کے بل رات کو مریض سوتا ہے اس طرف کے بازو میں درد۔ انگلیوں کی نوکوں پر جلنے والے زخم، ہاتھ میں کپکپی، انگلیوں میں سرسراہٹ۔ داہنے کندھے کے جوڑ اور کندھے میں پھاڑنے اور جھٹکے والے درد۔

ٹانگیں۔ زینہ پر چڑھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹانگیں ٹوٹ جائیں گی، ٹانگوں میں تکلیف

رات کو آرام سے نہیں لیٹا جا سکتا۔ پاؤں کو ہر وقت ہلانا پڑتا ہے۔ یا آرام حاصل کرنے کی خاطر چلنا پڑتا ہے۔ (رسٹاکس) گھٹنوں اور پاؤں کی خصوصاً سختی، ٹانگوں اور پیروں کا سن ہو جانا، سرسراہٹ کے ساتھ پیر میں موچ آنے کا سا درد (رسٹاکس)، تمام ٹانگ کی ہڈی کی جھلی میں پاؤں کے بڑے انگوٹھے تک درد عرق النسا رفالج، داہنے پاؤں میں شدید چیرنے والا اور کھینچنے والا پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے ٹانگوں میں کھینچنے والا درد۔ پنڈلیوں میں اینٹھن (سلفر، کلکیریا کارب، کیمفر، نکس وامیکا، بلیبا) پاؤں میں استسقائی ورم (ایپس، مانیک ایسڈ کاربیکل) تلوؤں کی پوروں میں چلتے وقت پھوڑوں کا سا درد۔ انگوٹھوں میں اور تلوؤں میں درد چلتے وقت گھٹنے میں کڑکن، جوڑ ران، گھٹری اور بائیں پیر میں شدید گولی لگنے کے سے اور پھاڑنے والے درد۔ گھٹنوں میں ورم اور درد گھٹنوں اور پاؤں میں اکڑن یکے بعد دیگرے پھاڑنے والے دردوں کے ساتھ گھٹنے کے جوڑ میں درد جیسے کوٹا پیٹا گیا ہے۔ ایڑیوں میں چبھن۔

مخصوص خواص۔ حد سے زیادہ لاغری اور کمزوری (فیرم) مرگی کے دورے (بیلاڈونا، کلکیریا) جلد خشک کھانا۔ حد سے زیادہ بے چینی اور پریشانی (اکونائٹ) یکایک طاقت کا سلب ہو جانا (اکونائٹ، کیمفر، سیکل، ویریٹرم البم) بچے درد سے یا دوسری وجوہات سے۔ حد سے زیادہ کمزوری اور نڈھال ہونا (برائی اونیا، فاسفورس سیکل) یہاں تک کہ چلنا بھی مشکل ہوتا ہے (فیرم) درد کے دردوں کے ساتھ عموماً دیگر معمولی تکالیف بھی ہوا کرتی ہیں ہر درد نوبتی، درد سوزش پیدا کرنے والے (کاربو ویجی ٹیبلس، فاسفورس، خصوصاً اندرونی اعضاء جلد میں اور زخموں کے جسمانی محنت کے بعد پہاڑوں پر چڑھنے سے اعصابی کمزوری۔ محرقہ کی سی حالتیں احساسات حد سے زیادہ بڑھے ہوئے۔

جلد:۔ سفید چھیپی۔ جلد پر سیاہ رنگ کے دانے۔ باجرے کے سے دانے جسم پر خشکی کے چھٹے چیچک کے سے آبلے خارش کے تر دانے۔ سر سے پیر تک جلد کے رنگ میں تبدیلی۔ جلد کے اندر چیونٹیاں رینگنے کا احساس اور اس کے اردگرد سوجن۔ زخم میں جلن اور درد (کاربو ویج) باجرے کی طرح کے دانے جن میں پیڑی جم جاتی ہے (نائٹرک ایسڈ) زخموں میں سمیت اور زخموں پر دانے۔ جلن زہریلے پھوڑے۔ سرطان (کاربنکل) جلد پر نیلے چھٹے بے حد درد بھرے سیاہ ابھار، آکلہ کا زخم بے حد جلن دار دردوں کے ساتھ، گھٹنوں کے خلا میں کھجلی۔

نیند:۔ نیند سے اکثر چونک پڑنا (اگیریکس، امونیا کارب، بیلاڈونا، برائی اونیا، ہیوسمس، سلفر، سٹرامونیم) نیند میں بے چینی بے آرامی اور کراہنا (لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا) خواب، غم، ڈر، پریشانی طوفان، آگ کالے پانی، اندھیرے، موت، جن اور بھوتوں کے۔ نیند کے بعد احساس جیسے وہ کافی نہیں سویا پریشانی کی نیند بارہ بجے رات کے وقت دردوں سے جاگ جانا۔

بخار ۔ رزہ بغیر پیاس کے ۔ کمی ہوا میں رات کا کھانا کھانے کے بعد، اور پانی پینے کے بعد زیادتی ہیبریا بخار یانوبتی بخار روزانہ آنے والے بخار، ہر تیسرے دن آنے والے بخار کبھی دن تک ایک ہی وقت پر بخار کا آنا ۔ مسلسل بخار ۔ تپ محرقہ میں یکے بعد دیگرے بے چینی اور غنودگی، جسم ٹھنڈا ہوتے کے بعد دیگرے جلد پر خشکی اور ٹھنڈے پسینے ۔ جاڑا ۔ اور بخار ملے ہوتے یا اندرونی جاڑا بیرونی بخار سرخ رخسار کے ساتھ (آرنیکا) جاڑے کے دوران ناخن اور ہونٹ نیلے ۔ اندرونی جلن تھک بخار ۔ بخار (اکونائٹ، برائی اونیا) نصف رات کے بعد بہت پریشانی کے ساتھ اور کپڑے اتار دینے کی خواہش کے ساتھ تے کی حالت میں پیاس بخار معدہ اور دل کے مقام سے شروع ہو کر تمام جسم پر گرمی بخار ۔ رات کے وقت بغیر پیاس یا پسینہ کے بخار رات کے وقت بے چینی کے ساتھ اعضاء میں تھکن کے ساتھ جس سے نیند نہیں آتی، اور پیاس کی زیادتی ہوتی ہے ۔ بخار دستوں کے ساتھ یا تلی کے بڑھ جانے سے ہر شام کو جاڑا اور بخار ۔ اس امر کا احساس کہ شریانوں میں خون کھول رہا ہے ۔ اس امر کا احساس کہ خون وریدوں میں جلد جلد دورہ کر رہا ہے اور بہت گرم ہے ۔ ایسی حالت میں نبض چھوٹی اور تیز ہوتی ہے ۔ پسینہ ٹھنڈا چپچپا (کیموملا، ڈیجی ٹیلس، کالی نائٹریٹ، مرک، سیکیل) یا کھٹا بدبودار (آرنیکا، مرک) یا زیادہ پسینہ کی حالت میں نہ بجھنے والی پیاس، نیند میں پسینہ ۔ پسینہ بستر میں غشی پیدا کرتا ہے ۔ پسینہ رات کے وقت ٹانگوں میں خصوصاً گھٹنے پر ۔

کمی اور زیادتی ۔ اس دوا کی علامات رات کو ایک سے دو بجے تک بڑھ جاتی ہیں ۔ گرمی سے آرام ہوتا ہے ۔ آرسنک میں بھی مریض نکس وامیکا، سورنیم، ہیپر سلیسیا، گنیشیا میور، دوسری ادویہ کی طرح گرمی پسند کرتا ہے ۔ اور یہی فرق آرسنک کا سلفر، انٹی موتیم کروڈیم، آئیوڈیم، ایپس، اور پلسا ٹیلا کے درمیان ہے ۔ آرسنک کا مریض آگ کو پسند کرتا ہے ۔ اور گرم کپڑے میں لپٹا رہنا چاہتا ہے ۔ سر نیچا کرنے سے اور مبتلا حصہ کے بل لیٹے رہنے سے تکلیف بڑھتی ہے ۔ اور سر اونچا کر کے بیٹھنے سے آرام ملتا ہے آدھی رات کے وقت اور خصوصاً ۲ بجے صبح کے بعد تکالیف بڑھتی ہیں ۔ سردی اور مرطوبیت سے بھی تکالیف بڑھتی ہیں ۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک ۔ بہت اونچی طاقتیں بعض وقت بہت مفید ثابت ہوتی ہیں ۔

تعلق ۔ سنکھیا سے اگر زہر چڑھ گیا ہو تو اس کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے ۔ مفصلہ ذیل طریقوں سے دودھ انڈے کی سفیدی، قے کرانے سے، پیٹ کے چاہ صفائی سے، یا سلفیٹ آف زنک سے یا سلفیٹ آف کاپر سے کرائی جائے ۔ کسٹر آئل اس کے لیے بہترین دست آور دوا ہے ۔ برانڈی شراب وغیرہ ان حالتوں میں دیا جانا چاہیے ۔ جب سنکھیا کے زہر سے مریض پر بالکل مردنی چھا چکی ہو تو سویٹ سپرٹ آف نائٹریٹ کافی پانی میں ملا کر دینا چاہیے ۔

اگر ہومیوپیتھک طاقتوں کے اثر کو زائل کرنا ہو تو کیمفر، چائنا، چائنم سلف (فیرم)، گریفائیٹس، ہیپر، آئیوڈیم، اپیکاک، نکس وامیکا، سمبوکس، ٹوبیکم، ویریٹرم، علامات کے مطابق دینا چاہیے ۔

آرسنک اثر زائل کر دیتا ہے ۔ کاربوویج، چائنا، فیرم، گریفائیٹس، ہیپر، آئیوڈیم، اپیکاک، مرک، نکس وامیکا، فاسفورس، سمبوکس، ٹوبیکم ۔ اور ویریٹرم کا ۔

اکونائٹ، اگیریکس، آرنیکا، بیلاڈونا، کیموملا، چائنا، اپیکاک، لیکیسس، ویریٹرم وغیرہ کے بعد آرسنک اچھا کام کرتا ہے ۔ اگر جلد کی بیماری میں آرسنک زیادہ مقدار میں (ایلوپیتھی میں) استعمال کیا گیا ہو تو ہیپر سلفر بہترین کام کرتا ہے ۔

آرسنک کے بعد ارینیا ڈیڈیما، نکس وامیکا، آئیوڈیم، سلفر اچھی طرح کام کرتے ہیں ۔

معاون ۔ ایلم سٹا بیوا، کاربوویج ۔ فاسفورس ۔

تعلق بمقابلہ کرو ۔ اکونائٹ، ایپوسائنم، ارجنٹم نائٹریکم، بیلاڈونا، بسمتھ، کلکیریا، کینابس انڈیکا، کاربوویج، چائنا، فاسفورس، پلسا ٹیلا، رسٹاکس، سلیشیا، ٹوبیکم، ویریٹرم سے آرسنک کئی ایک باتوں میں ملتا جلتا ہے ۔

آرسنک کی بے چینی گنیشیا کارب سے مشابہ نہیں ہے ۔ آرسنک کا مریض ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں اور ایک بستر سے دوسرے بستر پر پھرتا رہتا ہے بلکہ گنیشیا کارب کے مریض کو بستر سے نکل کر فرش پر آرام حاصل کرنے کی خاطر گھومنا پڑتا ہے ۔

موت کے خوف میں بھی آرسنک، اکونائٹ سے نہیں ملتا، کیونکہ آرسنک کے مریض کو ایک قسم کی پریشانی ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ دوا کرنا بے سود ہے چونکہ اس کو ضرور ہی مر جانا ہے ۔ یہ علامت اکٹس کاسٹس سے زیادہ ملتی جلتی ہے ۔

برائی اونیا کا مریض پانی زیادہ مقدار میں پیتا ہے بلکہ پانی کے پینے کا وقفہ زیادہ لمبا ہوتا ہے جب کہ آرسنک کا مریض جلد جلد پانی پیتا ہے مگر پانی کم مقدار میں پیتا ہے ۔

آرسنک کی تکالیف مفصلہ ذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہیں ۔

پانی میں بھیگنے یا کھڑے رہنے سے جاڑہ، برف کھانے سے ۔ کم غذا کھانے سے پانی والے میوہ جات مثلاً تربوز، خربوزہ وغیرہ کھانے سے ۔ شراب پینے سے ۔ تمباکو کے اثرات مابعد سے ۔ کونین کی زیادتی سے ۔ دریا یا سمندر میں نہانے سے یا سمندر کے سفر سے ۔ پہاڑوں سے ۔ شہوت کے غلبے، غصہ کے غلبہ سے ۔ غم سے ۔ ڈر سے ۔

Arsenic Iodatum

آرسنک آئیوڈیٹم

CHEMICAL SYMBOL : AsI_3; 455.72
SYNONYMS : Arsenious Iodine;
Iodide of arsenic; Teriodide of arsenic.
TRITURATION 2x and higher.

سُرخ سنکھیا

اس دوا کو شروع میں ڈاکٹر تھائی ول نے تپ دق کے مریضوں پر استعمال کیا تھا۔ اس دوا کی ابھی پورے طور پر آزمائش نہیں کی گئی۔ صرف اس دوا کو مریضوں ہی پر استعمال کر کے دیکھا گیا ہے۔ اور آج تک مریضوں ہی پر استعمال ہو رہا ہے۔ اس دوا کی علامات زیادہ تر آرسنک البم اور آئیوڈیم سے ملتی جلتی ہیں، اس دوا کی علامات ٹھنڈی ہوا میں اور جسمانی یا دماغی محنت سے بڑھتی ہیں۔ اور گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ اس دوا کا مریض بہت کمزور اور نڈھال ہوا کرتا ہے۔

یہ دوا اثر کرنے میں بہت وسیع ہے۔ اور طاقت ور بھی زیادہ ہے پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں کے مزمن ورم جن میں سے سبزی مائل زرد پیپ کی طرح بلغم مقدار میں زیادہ نکلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تنفس ہلکا ہو تو یہ دوا زیادہ مفید ہے ڈاکٹر کینٹ نے آرسنک آئیوڈیٹم کا تجربہ اپنے اوپر کیا۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ گاڑھی زرد شہد کی سی رطوبت اس دوا کی خاص علامت ہے۔

ڈاکٹر ہیل اس دوا کی خصوصی علامتیں یوں بیان کرتے ہیں۔ تمام رطوبتیں عجیب قسم کی تیز اور سوزش پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ نزلہ میں۔ کان بہنے میں، سیلان رحم میں رطوبتیں تیز بدبودار ہوتی ہیں۔ اور جب دست آتے ہیں تو مبرز میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ رطوبتیں جن بلغمی جھلی سے یا جس حصہ پر سے گزرتی ہیں۔ اس میں چھیلن پیدا کر دیتی ہے ہیں۔ ان میں بے حد تعفن ہوتی ہے۔ اور وہ پانی کی سی پتلی ہوتی ہیں۔ جن بلغمی جھلیوں پر سے گزرتی ہیں۔ ان میں سرخی ورم کھجلی اور جلن پیدا کر دیتی ہیں۔

ناک کے اندرونی ریشے متورم ہو جاتے ہیں۔ ناک کی اندرونی نالی پھول کر سخت ہو جاتی ہے اور بہرا پن ہو جاتا ہے۔ اور کینسر۔ پستانوں کی کینسر میں جب زخم پیدا ہو چکے ہوں۔ انفلوانزہ، بخار کاہی (ہے فیور) اور ناک کے مزمن نزلوں میں و نیز ناک کی نالی کے درمیانی حصہ کے نزلہ میں مفید ہے۔

اس دوا کا استعمال گومڑ اور جلد کے نیچے ہونے والے سرطانوں میں مفید پایا گیا ہے۔ دل کی کمزوری میں جب اس کمزوری کے ساتھ ساتھ پھیپھڑے کی تکلیف بھی ہوں اس دوا کا استعمال کامیاب ہوا ہے۔

جلدی بیماری میں خصوصاً خارش و خشک والے کھرنڈ والی خارش اور خارش میں جلن وغیرہ کے لیے یہ دوا اکسیر اثر رکھتی ہے۔ داڑھی کا اکوتہ جس میں پانی کی سی رطوبت رستی ہو اور جو نہانے کے بعد بڑھتی ہے۔

معدے پر بھی آرسنک آئیوڈائد کا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ جب اس دوا کو چھوٹی طاقتوں میں دینا ہو تو کھانا کھانے کے بعد دینا چاہیے۔ کیونکہ خالی معدے پر دینے سے اس سے متلی اور قے پیدا ہو جاتی ہے۔ یا کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد شکم میں درد ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر ملن ہینڈ بک آف تھیراپیوٹک میٹیریا میڈیکا میں لکھتے ہیں "پھیپھڑوں کے دق میں جب پھیپھڑوں کے اندر زخم

پڑ گئے ہوں، تپ دق میں پرانے نمونیہ ذات الریہ میں، جب پیپ والا بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہو رہا ہو، دل کی تکلیف میں، رات کے پسینہ وغیرہ میں پرانے نمونیہ میں جب کہ پھیپھڑوں میں زخم پڑ گئے ہوں یا جب پھیپھڑوں سے خون آنا شروع ہو گیا ہو۔ یا پھیپھڑے میں زخم بننا شروع ہو گیا ہو۔ مختصر یہ کہ پھیپھڑوں کی ان بیماریوں میں چاہے وہ نئی ہوں یا پرانی یہ دوا مفید ہے اس کے علاوہ مختلف قسم کے پھیپھڑوں کے دق میں یہ دوا مفید ہے۔ خصوصی علامات اس دوا کی یہ ہیں کہ حد سے زیادہ کمزوری۔ رات کے پسینے چاہے پھیپھڑوں میں زخم پڑ چکا ہو۔ یا پیدا ہو رہا ہو۔ اور مریض کو پرانی بیماری ہو۔ یہ یقین ہے کہ ہمیں آئیوڈائڈ آف آرسنک ایسی دوا مل گئی ہے۔ جو تپ دق کے بالکل مطابق ہے اور ایسے تپ دق جن میں، یہ دوا مفید ہوتی ہے، اس کی علامات حد سے زیادہ کمزوری، تیز اور بے قاعدہ نبض بار بار آنے والے بخار پسینے کا خشک ہونا، اور دست وغیرہ ہیں۔ دل کی کمزوری کے بھی اکثر مریض اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ اور یہ آرسنک البم کی طرح بلاشبہ دل کی تکلیف میں مفید ہے۔ بدقسمتی سے ایسی سخت بیماریوں کا علاج کرنے میں دوسری دوائیوں کا استعمال بھی ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ اس لیے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ آرسنک آئیوڈائڈ ہی نے فائدہ کیا ہے"

علامات

دماغ :۔ مریض پڑھنے کے بالکل ناقابل۔ مزاج میں چڑچڑاپن۔

سر :۔ چکرکپی کے احساس کے ساتھ خصوصاً بوڑھوں میں درد سر جاگنے پر تمام دن رہتا ہے۔ بلکہ درد بجلی کی سی حرکت سے ہلنے سے۔ پڑھنے سے۔ سر میں اندر سے باہر کی طرف دباؤ۔ پیشانی کا درد جس سے سر میں بھاری پن اور گردن کے بائیں جانب اکڑن جس کی تکلیف سرہلانے سے بڑھ جاتی ہے۔ ناک کی جڑ میں پاگل بنا دینے والا درد۔ درد کی وجہ سے تمام سر بھاری اور بڑا محسوس ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر کھرنڈ والے کھجلی کے دانے اور ان کی وجہ سے تمام کھوپڑی میں ورم۔

آنکھ :۔ آنکھیں کمزور اور ان میں جلن کا سا درد۔ رطوبت کی زیادتی۔ خنازیری آشوب چشم۔

کان :۔ پیشانی اور کانوں میں بہت تیز درد (خصوصاً بائیں کان میں) جس کو ٹھنڈی ہوا میں چلنے سے یا ٹھنڈی ہوا میں گاڑی پر سفر کرنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ کان کی اندرونی نالی میں ورم متعفن اور چھیلن پیدا کرنے والی رطوبت کے ساتھ۔ کان کے ڈھول کا موٹا ہو جانا۔

ناک :۔ پرانے زکام۔ رطوبت لیس دار، زرد شہد کی طرح اور تیز سوزش پیدا کرنے والی، پتلی، پانی کی سی، تحریک پیدا کرنے والی اور چھیلن پیدا کرنے والی رطوبت نتھنوں سے اور نتھنوں کے پچھلے حصے سے چھینکیں، بخار کاہی (ہے فیور) ناک میں مسلسل سرسراہٹ جس کی وجہ سے چھینکنے کی خواہش ہو۔ ناک میں زخم، ناک کی بلغمی جھلی چھلی ہوئی اور اس میں پھوڑے کا سا درد چھینکوں سے تکالیف بڑھیں۔

چہرہ :۔ مرجھایا ہوا مردوں کی طرح جامنی یا نیلا رنگ۔

دانت :۔ اوپر والی ڈاڑھوں میں رک رک کر ہونے والا درد۔

حلق :۔ حلق میں خشکی۔ حلق سے گاڑھا بلغم اور منجمد خون کی کھنکھار، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریسے اٹک رہے

اس بلغم اور رطوبت کے نکلنے سے درد میں آرام ہوتا ہے۔ زخرے میں جلن۔ غدود متورم سانس متعفن دِتھیریا نرخرے کا مزمن ورم۔

معدہ :۔ پریشان کن سی اودتے۔ معدے میں درد اور ناقابل برداشت جلن جس میں بیٹھ کر اٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ڈکار سے آرام ہوتا ہے۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد ورد دم معدہ میں درد۔ بے حد پیاس جوں ہی پانی پیا جائے قے ہو جائے۔

شکم :۔ ریاح سے شکم کا ابھار۔ ریاح لگاتار خارج ہوتے رہیں۔ کاٹنے والے درد جس سے مریض کو آگے کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔

پاخانہ اور مبرز :۔ مبرز میں لگاتار درد ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ مبرز کی نالی کھل گئی ہے۔ اور پیچش کی طرح ہر وقت زور لگانا پڑتا ہے۔ تیز سوزش پیدا کرنے والے دست۔ دست یا پیچش۔ پاخانے رات کو بالکل ہی نہیں ہوتے۔ مگر صبح اٹھنے پر شروع ہو جاتے ہیں۔

مثانہ :۔ پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی۔

آلات تناسل زنانہ :۔ پستانوں میں گلٹیاں جن میں درد ہوتا ہے۔ اور ذرا سا چھونے سے زیادہ درد کرتی ہیں سر پستان اندر کی طرف مڑے ہوئے۔

آلات تنفس :۔ کھانسی جس میں نتھنے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ناک بند ہو جاتی ہے۔ دمہ کا احساس بستر میں سانس لینے کی خاطر اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ صبح اور شام بلغم (جو وزن میں بھاری ہوتا ہے) کھانسی کی کثرت اور لیس دار بلغم کی زیادتی۔ سبزی مائل زرد رنگ کا پیپ ملا بلغم۔ پھیپھڑے سے خون کا آنا (پھیپھڑوں میں پرانی گلٹیوں سے)، مزمن کھانسی جس میں بلغم مشکل سے نکلتا ہے۔ اور سانس میں تنگی ہوتی ہے۔ وہ نمونیہ (ذات الریہ) جو صحت یاب نہیں ہوتے۔ انفلوانزہ کے بعد برانکو نمونیہ پھیپھڑوں کی دق۔ ہلکی بار بار ہونے والی کھانسی نتھنوں میں خشکی اور بند ہونے کے احساس کے ساتھ۔ خشک کھانسی جس میں بہت وقت سے تھوڑا بلغم نکلے۔

قلب و نبض :۔ بے قاعدہ قلب کی کمزوری۔ دل کی بیماری خصوصاً پھیپھڑوں کی تکلیف کے ساتھ۔

گردن اور پیٹھ :۔ پیٹھ میں درد خصوصاً گدی میں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے مار دیا ہے۔ کمر میں شدید جلن جیسے کپڑوں میں آگ لگا دی گئی ہے۔

اعضاء :۔ لکھتے وقت کلائی کی ہڈی میں درد۔ عجیب قسم کی سردی بائیں ران میں جس کے بعد بائیں پاؤں میں وزن چیونٹیاں چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ اور بعد میں ٹانگ کے اندر تک یہ سنسناہٹ چلی جاتی ہے۔

بخار :۔ بار بار ہونے والے بخار اور پسینے۔ رات کو مقدار میں زیادہ پسینہ جس سے مریض تر بتر ہو جاتا ہے مریض بے حد جاڑا محسوس کرے اور سردی کی برداشت کی طاقت اس میں نہ ہے۔

جلد :۔ جسم کے مختلف حصوں خصوصاً پیٹھ پر مسلسل خارش۔ پرانی جلدی تکالیف اکوتہ وغیرہ۔ خشک جلد اور اس میں خارش ہو۔ جلد کے بڑے بڑے چٹے اکھڑیں اور چھلی ہوئی جگہ میں سے رطوبت رسے، داڑھی کا اکوتہ جس میں خارش ہو۔ اور پانی بہے اور جس کی زیادتی دھونے سے ہو جیسل۔

طاقت :۔ نمبر ۲x سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔

تیز رطوبتوں میں۔ نائٹرک ایسڈ، ایلنتھس، اودم، آرسنک ایم، آرسنک ٹیلکیم۔

سلفر (تپ دق میں)، وکونیم (پستان کی گلٹیوں میں) کے بعد مفید ہے۔

اس کا اثر برائی اونیا سے زائل ہوتا ہے

معاون :۔ فاسفورس۔

آرسنک برومیٹم
Arsenicum Bromatum

یہ دوا انٹی سورک اور انٹی سفلٹک ثابت ہوئی ہے۔ کھجلی کے دانے۔ آتشک کے گومڑ غدودوں کا سوجنا اور سخت ہو جانا۔ سرطان۔ فالج۔ پرانے ملیریا بخار اور ذیابیطس وغیرہ کی شکایات اس دوا سے دور کی جا سکتی ہیں۔

علامات

چہرہ :۔ موسم بہار میں چہرہ پر کیلوں کی زیادتی۔ چہرے پر سرخ رنگ کے کیل، ناک پر نیلگوں دانوں کے ساتھ

طاقت :۔ مدر ٹنکچر دو سے چار بوند تک دن میں ایک بار۔ ذیابیطس میں تین قطرہ دن میں تین بار آدھے گلاس پانی میں۔

آرسنک برومیٹم کے فعل کو اور واضح کرنے کے واسطے ڈاکٹر کیلمنز کے مضمون مترجمہ ڈاکٹر ڈیسنتمل کا اقتباس دیا جاتا ہے اور امید ہے کہ ناظرین کے لیے یہ اقتباس دلچسپ اور کارآمد ثابت ہوگا۔

دو سے چار بوند روزانہ آرسنک برومیٹم کی خوراک بشرطیکہ وہ پانی کے بھرے ہوئے گلاس میں پی جاوے تو بہترین انٹی سورک ہے کھجلی کے دانے اور آتشک کے دانے یا چیچک کے دانوں کو یہ دوا سکھا دیتی ہے۔ اور صاف کر دیتی ہے۔ اور جسم کو نہ صرف ان بیماریوں کی تکالیف سے دور کرتی ہے بلکہ جسم کے اندر ایک نئی زندگی کی روح پھونک دیتی ہے۔ جب بڑھے ہوئے غدود یا سخت غدود باوجود بہترین علاج کے ٹھیک نہ ہوں۔ تو اس دوا کے لگاتار زیادہ دن تک استعمال سے صرف ہو جاتے ہیں میں نے اس دوا کو سالہا سال تک جاری رکھا ہے لیکن کوئی بھی خرابی اس دوا کے لگاتار استعمال سے میں نے مشاہدہ نہیں کی۔

آنکھ میں جب اس دوا کا لگاتار استعمال کیا تو آنکھ کی بیماری زیادہ نہیں بڑھی اگرچہ آنکھ کے مرض کو کسی طور پر یہ دوا اچھا بھی نہیں کر سکتی۔ ریڑھ کے فالج میں میں نے اس کو بہترین پایا۔ نیز معدہ کی تکالیف میں اور قبض کی شکایات میں بھی اس سے بہترین نتائج حاصل کیے۔ ملیریا بخاروں میں جہاں جائنم سلف بالکل ناکامیاب

ہو گیا تو میں نے آرسنک برومیم چار چار بوند گلاس بھر پانی میں دو مرتبہ دن میں مریضوں کو دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ دوا کی مقدار کم کرتا گیا۔ چار ہفتوں میں نہایت بدترین ملیریا بخار کے مریض بھی اس دوا سے صحت پا گئے۔ اس سے طاقت آگئی۔ تلی وغیرہ درست ہو گئی۔ قبض کی شکایات بھی جاتی رہیں۔ ملیریا بخار سے پیدا شدہ عصبی درد جو ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے کونین کے نسخوں سے ترک نہ سکے اس دوا سے بہت جلد قابو میں آگئے۔

بگڑی ہوئی صحت میں جب اس دوا کی ایک بوند روزانہ کالی پانی میں ملا کر دی گئی اور بہت مدت تک جاری رکھی گئی تو صحت بالکل ٹھیک ہو گئی یہ دوا جسم کے اندر بہت جلد جذب ہو جاتی ہے۔ اور اس لیے اس دوا سے کسی قسم کے بُرے نتائج نہیں نکل سکتے۔ مگر یاد رہے کہ اس دوا کو پانی کی زیادہ مقدار میں دینا چاہیے۔

آرسینکم سٹی بی ایٹم

Arsenicum Stibiatum

CHEMICAL SYMBOL : (SB_2O_2)
As O_2—3H2 O

SYNONYMS : Antimonium Arseniate
Arseniate of Antimony

TRITUATION ' 2x and higher

دیکھیے

انٹی مونیم آرسینکم

آرسینکم سلفیوریٹم فلیوم

Arsenicum Sulphuratum Flavum

(زرد سنکھیا)

CHEMICAL SYMBOL : AS2 S3; 246.13

SYNONYMS : Arsenious Sulphid (yellow).
Arsenic trisulphide

TRITURATION : 2x and higher.

یہ دوا نہایت گہرا اثر کرنے والی دوائیوں میں سے ہے۔ اور اس کا استعمال سورا اور سفلس اور ان مریضوں کے لیے ہے۔ جن کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے۔ نیز پرانے ملیریا کے مریضوں میں اور کونین کے زیادہ استعمال کے بعد کام کرتی ہے۔ یا جب کھجلی کے دانے یا دوسری قسم کے زہریلے دانے بذریعہ خارجی علاج کے دبا دیئے گئے ہوں جس سے مریض میں شدید کمزوری آگئی ہو۔ اور کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو۔ اس دوا کو دینا چاہیے۔

آرسنک سلفیوریٹم کی علامات صبح کے وقت بعد دوپہر۔ شام کو رات کو (خصوصاً) آدھی رات کے پہلے اور آدھی رات کے بعد بڑھتی ہیں۔ کبھی مریض کو کھلی ہوا سے نفرت ہوتی ہے۔ اور کبھی کھلی ہوا میں وہ رہنا چاہتا ہے۔ ہوا کا جھونکا مریض برداشت نہیں کر سکتا۔ کھلی ہوا کچھ علامتیں بڑھا دیتی ہے۔ اور کچھ کم کر دیتی ہے، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد (خصوصاً) علامات بڑھتی ہیں۔

پھوڑوں کا نکلنا۔ خون کی کمی۔ جسمانی پریشانی۔ زینہ پر چڑھنے سے دم گھٹنا۔ کمزوری جسم کے حصہ سکڑے

ہوئے محسوس ہونا۔ نہانے سے زکام اور دوسری تکالیف کا ہو جانا۔ تشنجی دورے۔ پیٹ میں ابھار۔ بدبودار صفراوی دست قے۔

یہ دوا ناک کے سل پھوڑے، سرطان اور نہ مندمل ہونے والے زخموں میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ چاہے تکلیف کسی قدر ہی کیوں نہ بڑھی ہوئی ہو۔ آرسنک اور سلفر ہر دو کی طرح جلن دار اور جلن کے احساسات سوئیاں چبھنے کے سے درد، پھاڑنے والے اور بائی کے درد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائیں۔ چلے جاتے ہیں۔ لنگڑا پن، لڑکھڑاہٹ اور کپکپی بھی اس میں ہوتی ہے۔ تشنجی دورے، درد شکم قے اور دست پریشان کن، تشنجی اینٹھن، عام کمزوری، جلد کا اکھڑنا، خصوصاً اعضائے تناسل کے قریب اور بچوں کے کانوں کے پیچھے جلد میں خارش، اور جلد پھٹی ہوئی اور خشک، یرقان، سینہ میں اندر سے باہر کی طرف سوئیوں کا سا چبھنا نیز پیشانی کے داہنی جانب بھی تنفس میں دقت۔ جذام۔ برص، لنگڑی کا درد، اور گھٹنے کے قریب درد ہاتھ پاؤں اور شکم کے استسقاء جسم میں نمایاں لاغری۔ پاخانہ کے بعد خصوصاً نڈھال ہو جانا، مریض کی ٹھنڈی چیزیں پینے سے۔ کمی چیزیں کھانے سے ٹھنڈی خوراک و مرغن غذا و میوہ جات کھانے اور دودھ پینے سے تکالیف بڑھ جاتی ہے۔ تمام جسم میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ جلیوں سے خون بہتا ہے۔ جسم بھاری محسوس ہوتا ہے۔

بعض وقت مریض حد سے زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور بعض وقت حد سے زیادہ گرمی متورم جگہ اور زخموں کے کناروں پر سخت گلٹیاں پڑ جاتی ہیں۔ مریض کو ہر وقت لیٹے رہنے کی خواہش ہوتی ہے مریض کو لیٹنے سے، لیٹے رہنے سے، چت لیٹنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر بستر پر لیٹ کر رہنے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے۔

حیض میں تمام تکالیف بڑھ جاتی ہے۔

اس دوا کے درد کاٹنے والے، جلنے والے، اندرونی اور بیرونی دبلنے والے، سوئیاں چبھنے کے سے پھاڑنے والے ہوتے ہیں، پسینے سے آرام نہیں ہوتا، پسینہ رک جانے سے تکالیف ہوتی ہیں۔ تمام جسم پر پچکن نبض تیز بے قاعدہ، ضربات چھوڑ دینے والی، چھوٹی اور کمزور ہوا کرتی ہے۔ دوڑنے سے اور تیز چلنے سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔ مریض درد کو برداشت نہیں کر سکتا، علامتیں عام طور پر جسم کے داہنے حصہ میں ہوا کرتی ہیں

علامات

دماغ :۔ بے پروائیت کا اثر مریض پر بہت جلد ہوتا ہے۔ سوالوں کا جواب دینے سے مریض گھبراتا ہے جواب دیتے وقت اس کا دماغ بہت آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔ صبح کے وقت، شام کو رات کو بستر میں پریشانی معمولی واقعات سے بھی زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ موت کی خواہش کرتا ہے۔ رات کے وقت اس کے دماغ میں خوف ہوتا ہے۔ خوف ہمیشہ ہجوم کا، شیطان کا، جن کا بھوت کا، لوگوں کا، اکیلے ہونے کا یا

ہو گیا تو یں نے آرسنک برومیئم چار چار بوند گلاس بھر پانی میں دو مرتبہ دن میں مریضوں کو دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ دوا کی مقدار کم کرتا گیا۔ چار ہفتوں میں نہایت بدترین ملیریا بخار کے مریض بھی اس دوا سے صحت پا گئے۔ اس سے طاقت آگئی۔ تلی وغیرہ درست ہو گئی۔ قبض کی شکایات بھی جاتی رہیں۔ ملیریا بخار سے پیدا شدہ عصبی درد جو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے کونین کے نسخوں سے نہ رک سکے اس دوا سے بہت جلد قابو میں آگئے۔

بگڑی ہوئی صحت میں جب اس دوا کی ایک بوند روزانہ کانی پانی میں ملا کر دی گئی اور بہت مدت تک جاری رکھی گئی تو صحت بالکل ٹھیک ہو گئی یہ دوا جسم کے اندر بہت جلد جذب ہو جاتی ہے۔ اور اس لیے اس دوا سے کسی قسم کے بُرے نتائج نہیں نکل سکتے۔ مگر یاد رہے کہ اس دوا کو پانی کی زیادہ مقدار میں دینا چاہیے۔"

Arsenicum Stibiatum

آرسینکم سٹی بی ایٹم

CHEMICAL SYMBOL : (SB_2O_2) $As\ O_2-3H2\ O$

SYNONYMS : Antimonium Arseniate
Arseniate of Antimony

TRITUATION ' 2x and higher

دیکھیے : اینٹی مونیم آرسینکم

Arsenicum Sulphuratum Flavum

آرسینکم سلفیوریٹم فلیوم

CHEMICAL SYMBOL : AS2 S3; 246.13

SYNONYMS : Arsenious Sulphid (yellow).
Arsenic trisulphide

TRITURATION : 2x and higher.

(زرد سنکھیا)

یہ دوا نہایت گہرا اثر کرنے والی دوائیوں میں سے ہے۔ اور اس کا استعمال سودا اور سفلس اور ان مریضوں کے لیے ہے جن کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے۔ نیز پرانے ملیریا کے مریضوں میں اور کونین کے زیادہ استعمال کے بعد کام کرتی ہے۔ یا جب کھجلی کے دانے یا دوسری قسم کے زہریلے دانے بذریعہ خارجی علاج کے دبا دیئے گئے ہوں جس سے مریض میں شدید کمزوری آگئی ہو۔ اور کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو۔ اس دوا کو دینا چاہیے۔

آرسنک سلفیوریٹم کی علامات صبح کے وقت بعد دوپہر۔ شام کو رات کو (خصوصاً) آدھی رات کے پہلے اور آدھی رات کے بعد بڑھتی ہیں۔ کبھی مریض کو کھلی ہوا سے نفرت ہوتی ہے۔ اور کبھی کھلی ہوا میں رہنا چاہتا ہے۔ ہوا کا جھونکا مریض برداشت نہیں کر سکتا۔ کھلی ہوا کچھ علامتیں بڑھا دیتی ہے۔ اور کچھ کم کر دیتی ہے، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد (خصوصاً) علامات بڑھتی ہیں۔

پھوڑوں کا نکلنا۔ خون کی کمی۔ جسمانی پریشانی۔ زینہ پر چڑھنے سے دم گھٹنا۔ کمزوری جسم کے حصہ سکڑے

ہوئے محسوس ہونا۔ نہانے سے زکام اور دوسری تکالیف کا ہو جانا۔ تشنجی دورے، پیٹ میں اپھارہ، بدبودار صفراوی دست آتے۔

یہ دوا ناک کے سل پھوڑے، سرطان اور نہ مندمل ہونے والے زخموں میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ چاہے تکلیف کسی قدر ہی کیوں نہ بڑھی ہوئی ہو۔ آرسنک اور سلفر ہر دوا کی طرح جلن دار اور جلن کے احساسات سوئیاں چبھنے کے سے درد، پھاڑنے والے اور بائی کے درد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائیں۔ پلٹتے جاتے ہیں۔ لنگڑا پن، لڑکھڑاہٹ اور کپکپی بھی اس میں ہوتی ہے۔ تشنجی دورے، درد شکم، قے اور دست پریشان کن، تشنجی اینٹھن، عام کمزوری، جلد کا اکھڑنا، خصوصاً اعضائے تناسل کے قریب اور بچوں کے کانوں کے پیچھے جلد میں خارش، اور جلد پھٹی ہوئی اور خشک، یرقان، سینہ میں اندر سے باہر کی طرف سوئیوں کا سا چبھنا نیز پیشانی کے داہنی جانب بھی تنفس میں دقت۔ جذام۔ برص، لنگوٹی کا دند، اور گھٹنے کے قریب درد۔

ہاتھ پاؤں اور شکم کے استسقا۔ جسم میں نمایاں لاغری۔ پاخانہ کے بعد خصوصاً نڈھال ہو جانا، مریض کی ٹھنڈی چیزیں پینے سے۔ کمی چیزیں کھانے سے ٹھنڈی خوراک و مرغن غذا و میوہ جات کھانے سے اور دودھ پینے سے تکالیف بڑھ جاتی ہے۔ تمام جسم میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ جلیوں سے خون بہتا ہے۔ جسم بھاری محسوس ہوتا ہے۔

بعض وقت مریض حد سے زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور بعض وقت حد سے زیادہ گرمی متورم جگہ اور زخموں کے کناروں پر سخت گلٹیاں پڑ جاتی ہیں۔ مریض کو ہر وقت لیٹے رہنے کی خواہش ہوتی ہے مریض کو لیٹنے سے، لیٹے رہنے سے، چت لیٹنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر بستر پر لیٹ کر سونے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے۔

حیض میں تمام تکالیف بڑھ جاتی ہے۔

اس دوا کے درد کاٹنے والے، جلنے والے، اندرونی اور بیرونی دبلنے والے، سوئیاں چبھنے کے سے پھاڑنے والے ہوتے ہیں، پسینہ سے آرام نہیں ہوتا، پسینہ رک جانے سے تکالیف ہوتی ہیں۔ تمام جسم پر تھکن نبض تیز بے قاعدہ، ضربات چھوڑ دینے والی، چھوٹی اور کمزور ہوا کرتی ہے۔ دوڑنے سے اور تیز چلنے سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔ مریض درد کو برداشت نہیں کر سکتا، علامتیں عام طور پر جسم کے داہنے حصہ میں ہوا کرتی ہیں

علامات

دماغ :۔ بے پروا غصہ کا اثر مریض پر بہت جلد ہوتا ہے۔ سوالوں کا جواب دینے سے مریض گھبراتا ہے جواب دیتے وقت اس کا دماغ بہت آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔ صبح کے وقت، شام کو رات کو بستر میں پریشانی معمولی واقعات سے بھی زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ موت کی خواہش کرتا ہے۔ رات کے وقت اس کے دماغ میں خوف ہوتا ہے۔ خوف ہمیشہ ہجوم کا، شیطان کا، جن کا بھوت کا، لوگوں کا، اکیلے ہونے کا ہوا

کرتا ہے۔ نیند سے جلدی چونک پڑتا ہے۔ (یہ دوا پاگل پن میں اور نشہ بازوں کے لیے مفید ہے) جاڑے میں صبح کے وقت جاگنے پر مریض حد سے زیادہ چڑچڑا ہوتا ہے، زندگی سے نفرت کرتا ہے، کبھی ہنستا ہے اور کبھی کف تاسف ملتا ہے۔ کھانے کے بعد دماغی محنت بالکل ناممکن ہوتی ہے۔ حد درجہ کا شکی مزاج اپنے عزیز و اقربا پر بھی اعتبار نہیں کرتا۔ حد سے زیادہ بزدل۔ دماغی کمزوری۔

سر:۔ سر چکرانا شام کو، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر اوپر نیچے ناچ رہا ہے۔ داہنی طرف گرنے کا اندیشہ چکر دردِ سر کے ساتھ۔ دردِ سر کے وقت سر ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ پیشانی میں کھنچاوٹ، کھوپڑی پر خارش کے تر دانے اور چھٹے (یہ دوا سر کے اکوتہ میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے) سر پر چیچک کے سے دانے زہرباد کی طرح متورم چھٹے سر میں خصوصاً پیشانی میں گرمی۔ دردِ سر صبح جاگنے پر بعد دوپہر پانچ بجے صبح، چار بجے شام اور رات کو۔ دردِ سر کی ٹھنڈی ہوا میں، کھانسی سے، کھانے کے بعد، ورزش کرنے سے تیز روشنی میں، سر ہلانے سے گاڑی میں بیٹھنے سے، گرم کمرے میں، نیند کے بعد، منشی اشیاء کے استعمال سے، جھکنے سے، اور کھلی ہوا میں چلنے سے زیادتی، دردِ سر دوران حیض، ہر دو ہفتہ میں، نیز جاڑے میں ہوتا ہے دردِ سر شدت کا ہوتا ہے۔ اور سر میں ٹپکن ہوتی ہے۔ شدید درد دماغ میں اور داہنے کان میں۔ پیشانی کے داہنی جانب درد جس کو نیند کے بعد آرام ملتا ہے۔ اکثر مریض ہلکے درد سے جاگ اٹھتا ہے، گدی سے سر کے دونوں اطراف تک سات بجے صبح سے گیارہ بجے قبل دوپہر تک درد ہوتا ہے۔ چاند پر درد۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ اور کنپٹیوں پر کھلانے سے پسینہ، سر میں جھٹکے، پیشانی کے داہنے حصہ میں اندر سے باہر کی طرف سوئیاں چبھنا۔

آنکھ:۔ صبح کے وقت پپوٹے چپک جاتے ہیں۔ آنکھوں سے تیز خون ملی اور زرد رطوبت۔ آنکھوں میں خشکی آنکھوں کا بھاری پن۔ آنکھوں کے گرد دانے۔ پپوٹوں میں زخم، آنکھوں میں رو ہے، آنکھوں میں پرانے رو ہے آنکھوں میں پانی بہنا۔ آنکھیں آدھی کھلی ہوئیں۔ پپوٹوں کے کھولنے میں دقت، آنکھوں میں حرکت کرنے سے پڑھتے وقت درد، پڑھتے وقت شام کو آنکھوں میں جلن، آنکھوں کے کناروں میں جلن۔ آنکھوں کے باہر نکلتے ہونے کا احساس۔ سورج کی روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا، پپوٹوں پر ورم، آنکھوں کے سامنے رنگ برنگ کے ستارے۔ چیزوں کا زرد دکھائی دینا آنکھوں کے سامنے دھند، بینائی میں کمزوری۔

کان:۔ کانوں سے بدبودار رطوبت۔ کان میں اور کان کے اردگرد دانے چیونٹیاں رینگنا۔ گرمی، کانوں کا بھرا محسوس ہونا۔ کانوں میں آوازیں۔ شام کو درد۔ کانوں کے پیچھے درد۔ کانوں کا بند محسوس ہونا قوت سامعہ میں کمی۔

ناک:۔ ناک ٹھنڈی ناک کی رطوبت خون کی ملی۔ جلتی ہوئی، تیز، سبز بدبودار، گاڑھی، سفید، اور زرد، ناک میں خشکی نکسیر گاڑھی رطوبت سے ناک کا بند ہو جانا۔ ناک سے بدبو۔ ناک کے اندر جلن سونگھنے کی طاقت پہلے بڑھی ہوئی بعد میں کم چھینکوں کی کثرت، ناک متورم، نتھنوں کے اوپری حصہ میں زخم۔

منہ:۔ ہونٹ پھٹے ہوئے چہرہ ٹھنڈا اور چہرہ پر خون کی کمی۔ چہرہ زرد اور آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے۔ چہرے کا حد سے زیادہ سرخ ہونا۔ ہونٹوں کی خشکی۔ چہرے پر دانے۔ خارش کے تر دانے۔ کیل چیچک کے سے دانے، اکوتہ چہرے سے وحشت اور تکلیف ٹپکتی ہے۔ چہرے کے دردوں میں جلن ہوتی ہے۔ چہرے پر ٹھنڈا پسینہ۔ چہرے کا تشنج، ہونٹوں کے زخم، ہونٹوں کا کینسر یعنی آکلہ۔

منہ:۔ زبان اور منہ میں زخم (منہ کا آنا) مسوڑھوں میں سے خون، زبان پھٹی ہوئی، زبان سرخ، یا زبان پر میلا سفید یا زرد میل، منہ اور زبان پر خشکی، زبان پر ورم۔ منہ میں جھاگ دار تھوک۔ منہ سے بدبو تھوک کی زیادتی، مسوڑھوں کا گلنا، بول چال میں تکلیف۔ ذائقہ برا خون کا سا۔ بدبودار، نمکین، کھٹا یا میٹھا۔

حلق:۔ حلق کی تنگی۔ داہنا غدود متورم۔ حلق میں سرخی اور خشکی۔ حلق اور غدودوں کا ورم، حلق میں شام کے وقت درد۔ نرخرے میں زخم، حلق میں بلغم اگر آتشک کی وجہ سے حلق میں زخم پڑ گئے ہوں اور یہ زخم حلق کو کھاتے جا رہے ہوں تو یہ دوا اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

معدہ:۔ بھوک کی زیادتی مگر تھوڑی خوراک سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ شام کے کھانے کے وقت بھوک نہیں ہوتی مرغن غذا اور گوشت سے نفرت، معدے میں سردی کا احساس، مریض کو قہوہ، شراب، چائے، پھل، کھٹی اشیاء، میٹھی اشیاء، گرم اشیاء کی خواہش رہتی ہے۔ دودھ سے معدہ خراب ہوتا ہے، ڈکار تیز، کڑوی، خالی غذا کی بدبودار اور کھٹی۔ کلیجہ جلن کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ کھانا کھانے کے بعد ہچکی، متلی، ٹھنڈا پانی پینے سے کھانے کے بعد بحالت دردِ سر، اور پاخانہ پھرتے وقت۔ کھانے کے بعد درد، ٹھنڈا پانی پینے کے بعد جلن، کھانسی کے وقت ابکائیاں۔ معدے میں پتھر کا احساس، سخت پیاس، جاڑہ کے بعد پیاس، بحالت بخار سخت پیاس نہ بجھنے والی پیاس۔ قے رات کے وقت، کھانسی کے وقت پانی پینے اور کھانا کھانے کے بعد، دردِ سر کی حالت میں دودھ کے بعد قے میں صفراوی رطوبت، سیاہ رطوبت، خون، غذا کی کھٹی اور پانی کی طرح کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔

شکم:۔ پاخانہ کے بعد شکم میں پریشانی۔ شکم اور رانوں پر نیلے داغ، بحالت جاڑہ شکم ٹھنڈا کھانے کے بعد اپھارہ بڑھی ہوئی تلی، شکم میں ریاح اور اپھارہ، شکم بھاری اور جگر سخت، رات کے وقت درد کھانسنے کے بعد، کھانے کے بعد دوران حیض، چلتے وقت شکم میں درد، اس درد کو گرمی سے اور سینکنے سے آرام ہوتا ہے۔ پاخانہ کے پہلے درد جس کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ پیٹ میں سخت ٹپکن، پاخانہ کے پہلے شکم میں گڑگڑاہٹ، اس دوا سے ملیریا بخار کے بعد بڑھی ہوئی تلی کو اور ناف کے زخموں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

پاخانہ اور مبرز:۔ کبھی قبض اور کبھی دست۔ پاخانہ سخت اور سدے دار۔ دست صبح اور اٹھنے کے بعد آٹھ بجے صبح، قبل دوپہر رات کو، نصف شب کے بعد۔ دست کھانا کھانے کے بعد، پانی پینے کے بعد، پھل کھانے کے بعد اور حیض کے دوران، عام طور پر دستوں میں درد ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات درد نہیں بھی ہوتا ہے پیچش میں خون ملی آؤں ہوتی ہے اور دست کم ہوتے ہیں۔

مبرز میں جلن اور زخم، ریاح بدبودار زیادہ مقدار میں۔

بواسیر رات کے وقت چلنے میں تکلیف دیتی ہے۔ مسے مبرز سے باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مبرز میں خارش جلن، مبرز میں پاخانہ کے دوران اور بعد درد اور جلن، کانچ کا نکلنا۔

مثانہ : ۔ مثانہ میں ورم۔ مثانہ میں درد۔ مثانہ کا فالج، پیشاب کا رکنا۔ رات کے وقت پیشاب کی مسلسل بے سود حاجت۔ حاجت یکایک ہوتی ہے۔ اور مریض کو دوڑنا پڑتا ہے۔

پیشاب بوند بوند آتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ رات کے وقت از خود ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کے بعد بھی حاجت باقی رہتی ہے۔

گردہ میں ورم، پیشاب کی رکاوٹ، پیشاب کی نالی میں پیشاب کرتے وقت جلن۔ پیشاب میں البومن پیشاب میں خون، پیشاب زیادہ یا کم بدبودار، پیشاب کا وزن تناسب کم ہو جائے۔

سوزاک میں شدید درد، مواد کی زیادتی، مواد زرد پیشاب کی نالی میں مسلسل رات دن درد۔

آلات تناسل مردانہ : ۔ حشفہ اور فوطوں میں سوئیاں چبھنا، جریان، حشفہ پر زخم۔

آلات تناسل زنانہ : ۔ شرمگاہ پر خارش۔ سیلان الرحم تیز۔ خون ملا۔ جلتا ہوا زیادہ مقدار میں زرد گاڑھا۔ سیلان الرحم حیض کے بعد۔

حیض زیادہ مقدار میں۔ خون سیاہ، اور بوقت حیض شرمگاہ میں خارش۔

آلات تنفس : ۔ زکام پتلی رطوبت، حنجرے میں خارش جس سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ حنجرے میں خشکی جس سے دم گھٹتا ہے۔ حنجرے میں جلن اور پھوڑے کا سا درد آواز کا بیٹھ جانا اور آواز کا بالکل نہ رہنا، رات کے وقت دمہ۔ شام کے وقت اور رات بھر سانس میں کمی کھانے کے بعد زینہ پر چڑھنے سے، ذرا سی محنت سے، اور لیٹے ہوئے دم پھولنا، سانس میں گھڑ گھڑاہٹ اور سیٹی بجنے کی سی آواز۔

کھانسی صبح، دوپہر شام کو اور رات کو، ٹھنڈی کھلی ہوا میں، سردی لگ جانے پر، کھانے کے بعد اور لیٹ جانے پر۔ حنجرے میں سرسراہٹ کی وجہ سے خشک کھانسی، تر کھانسی، کھانسی کے دورے، اور دم گھٹنے والی کھانسی، کالی کھانسی۔

بلغم خون ملا۔ زیادہ، جھاگ دار۔ بدبودار، گاڑھا، پتلا زرد۔

سینہ میں پریشانی۔ یہ دوا مزمن کھانسی اور پھیپھڑوں کی نالیوں کے نزلہ کے واسطے بہت مفید ہے۔

سینہ ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ اور سینہ میں سکڑن کا احساس ہوتا ہے۔ حجاب القلب اور پھیپھڑوں کی جھلی کا ورم پھیپھڑوں سے خون، پھیپھڑوں کا ورم، زینہ پر چڑھنے سے، کھانسنے سے، کھانے کے بعد اور چلتے وقت سینہ میں تکلیف سینہ میں کھانسنے سے حرکت سے اور سانس لینے سے درد، سینہ میں جلن، دل میں کاٹنے والا درد جو سانس لینے سے زیادہ ہوتا ہے۔ شدید دھڑکن رات کے وقت جسمانی محنت کے بعد تپ دق کے تمام درجوں میں یہ نہایت مفید دوا ہے اگر تپ دق لاعلاج ہو چکا ہو تو یہ دوا عام طور پر مریض کی تکالیف کو کم کر دیتی ہے۔

پیٹھ اور گردن : ۔ پیٹھ پر مسلسل ٹھنڈک، پیٹھ پر مختلف قسم کے کھجلی کے دانے، پیٹھ میں شام کو، رات جاڑہ اور بخار میں حیض کے وقت درد، کندھوں کے درمیان درد۔ کمر میں درد دمچی کی ہڈی سے مبرز تک درد کمر میں کمزوری۔

ہاتھ اور پاؤں : ۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔ جاڑے کے وقت انگلیوں اور ناخنوں کا نیلا پڑنا، کھجلی کے دانے تر دانے اور چیچک کے سے دانے۔ اعضاء میں کھجلی جس کو کھجلانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کے انگوٹھوں میں ایک بجے بعد دوپہر خارش ٹانگوں میں جھٹکے۔ اعضاء میں درد۔ بائی کا درد، رات کے وقت بائی کا درد، آدھی رات کے بعد جاڑے میں، ٹھنڈے موسم میں جن کو گرمی اور گرم بستر میں آرام ہوتا ہے۔

جوڑوں اور ہڈیوں میں درد۔ ہاتھوں اور پاؤں کی جلن، اعضاء میں چوٹ لگنے کا سا درد، رانوں میں، ٹانگوں میں اور پیروں میں چیرنے والا درد۔ اعضاء کا فالج، ہاتھوں پر ٹھنڈا پسینہ، پاؤں پر ٹھنڈا اور بدبودار پسینہ اعضاء میں بے چینی۔ گھٹنوں میں سختی اور اکڑن ٹانگوں پر زخم، اعضاء کی کمزوری۔

نیند : ۔ گہری نیند، خواب، شہوت انگیز، پریشان کن، موت کے، مردوں کے، ڈراونے، مصیبت کے، نیند دیر میں آتی ہے۔ بے چینی کی نیند۔ شام کے وقت اور بعد دوپہر نیند کا نہ آنا۔ بے خوابی نصف شب سے پہلے اور نصف شب کے بعد، اور تین بجے، صبح کے وقت جاگنے کے بعد پھر نیند نہیں آتی۔

بخار : ۔ جاڑہ صبح جاگنے پر، قبل دوپہر، دوپہر کے وقت، بعد دوپہر، شام کے وقت، رات کو، آدھی رات کو جاڑہ کھلی ہوا میں، ٹھنڈی ہوا میں۔ ٹھنڈی ہوا میں چلنے سے جاڑہ میں پسینہ، اندرونی اور بیرونی سردی جاڑہ روزانہ۔ ایک دن چھوڑ کر، دو دن چھوڑ کر اور تین دن چھوڑ کر، بعد دوپہر اور شام کے وقت لرزہ۔ جاڑہ کو بیرونی گرمی سے آرام نہیں ملتا۔ لیکن مریض بیرونی گرمی پسند کرتا ہے۔ جاڑے کے خاص وقت، ایک بجے نصف شب کے بعد، دس بجے قبل دوپہر، ایک بجے، دو بجے، چار بجے بعد دوپہر، پانچ بجے سہ پہر۔ سات بجے شام، آٹھ بجے رات اور آدھی رات ہیں۔

بخار۔ صبح، قبل دوپہر، شام کو، رات کے وقت بخار سردی کے ساتھ، بخار اور سردی ملی ہوئی، مسلسل بخار جو رات کے وقت بڑھتا ہے یہ دوا تپ دق میں بہت کام کرتی ہے۔ ملیریا بخاروں میں بہت کام دیتی ہے۔

پسینہ، صبح اور رات کے وقت ذرا سی تحریک سے فکر سے، بستر کی گرمی سے۔ کھانسی سے۔ کھانے کے بعد حرکت کرنے سے، سونے کے دوران اور جاگنے کے بعد پسینہ، پسینہ ٹھنڈا چپچپا، کمزوری پیدا کرنے والا، بدبودار کھٹا، رات کے وقت پسینہ کی زیادتی، مریض کو پسینہ سے آرام نہیں ہوتا، اگر پسینہ سے مریض کا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو مریض کی تکالیف اور بڑھ جاتی ہے۔

جلد : ۔ کھجلانے کے بعد جلد کی جلن۔ جلد پر دھبے، دھبے نیلے، زرد، سرخ، سفید۔

خارش کے دانے، آبلے۔ پھوڑے۔ آکلہ جن میں جلن ہوتی ہے۔ بدبودار اکوتہ۔ آبلے چیچک کے سے دانے یا جسے کی شکل کے کھجلی کے دانے۔ پتی۔

تمام قسم کی خارش اور خارش کے دانوں کو کھجلانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ جلد کی زہر باد کی طرح سوجن۔

زخم۔ زخموں سے خون۔ آکلہ، زخم جن پر کھرنڈ جم جاتا ہے۔ سرخ ڈنک مارنے والے زخم، زخموں سے

تیز سوزش پیدا کرنے والا زرد مواد نکلتا ہے۔
طاقت :۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک۔
کمی اور زیادتی :۔ ہر سویرا اور شام کے وقت زیادتی ہوتی ہے۔ بھاپ سے، گرم پانی سے لیٹے جلنے سے آرام ملتا ہے۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو۔
سلفر، کلکیریا کارب (بچوں کا دیر میں چلنا۔ سیکھنا)۔

Arsenicum Sulphuratum Rubrum

آرسنکم سلفیوریٹم ریوبرم

CHEMICAL SYMBOL : $As_2 S_2$; 214.06
SYNONYMS : Arsenicum Disullid (Red)
TRITURATION: 2x and higher

یہ دوا ڈاکٹر نیڈر بارڈ نے اوّل اوّل ہومیوپیتھی میں استعمال کی تھی۔ اور آج تک یہ دوا محض تجربہ کی ہی بنا پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ اس دوا سے ڈاکٹر میکلافلن کو جلدی بیماریوں میں خصوصاً اکوتہ کیل بھبل وغیرہ میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ وہ اس دوا کو ۲x میں استعمال کرتے رہے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ "جو مریض آرسنک البم کو برداشت نہیں کر سکتے، ان کے لیے آرسنک سلفیورٹیم ریوبرم بہت مفید ہوا کرتا ہے"۔

یہ دوا انفلوانزہ اور اس کے اثرات مابعد خصوصاً عرق النسار میں مفید ہے۔ جلنے والے درد، پیٹ میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ کوئلے جل رہے ہیں ٹھنڈا پانی پینے سے یہ جلن اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔ بیرونی حدت ہڈیوں کے درد۔ تمام علامات حدت کے وقت بڑھتی ہیں۔ جاگنے پر درد سر شروع جاتا ہے۔ آگ کے سامنے رہ کر بھی مریض سردی محسوس کرتا ہے۔ بے چینی کی نیند۔ پریشان کن خواب۔ تشنج کے دورے، مختلف حصص کی خارش۔ مختلف حصص کا سن ہو جانا۔ انفلوانزہ شدید نزلاوی علامات، بے حد کمزوری اور تیز بخار کے ساتھ۔

علامات

دماغ :۔ بدمزاج اور مریض زیادہ ہمت سے کام کرتا ہے۔
سر :۔ مسلسل شدید درد پیشانی کے داہنی طرف، تیز داہنے کان میں جھٹکنے اور ورزش کرنے سے درد میں زیادتی ٹھنڈی چیزوں کے لگانے سے درد میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ علی الصبح مریض عموماً درد سر کے ساتھ جاگتا ہے۔ پیشانی میں آنکھوں پر ہلکا درد جو سر کر چاند تک جاتا ہے۔ چہرہ کی داہنی طرف ناک جبڑا، اور کنپٹی

میں اعصابی درد۔ درد سر کی پشت سے شروع ہو کر سر کے گرداگرد دونوں طرف آتا ہے۔
منہ و حلق :۔ منہ اور حلق کی اندرونی جھلی متورم، داہنے حصہ حلق کا غدود متورم حلق میں ناقابل برداشت خارش جس سے خشک چھوٹی کھانسی ہوتی ہے۔
معدہ :۔ معدہ میں کوئلہ جلنے کی سی آگ کی جلن جو ٹھنڈا پانی پینے سے اور بڑھتی ہے۔ معدے پر کسی قسم کا بوجھ بھی برداشت نہیں ہوتا، ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد شکم کے بائیں جانب تیز کاٹنے والا درد معدے میں بوجھ اور کترن۔
پاخانہ اور مبرز :۔ زرد لئی کے سے دست صبح سویرے اُٹھنے پر، اور رات کو سونے کے قبل، مقعد میں مسلسل مروڑ۔
آلات تنفس :۔ حلق میں گاڑھے بلغم کے اجتماع سے آواز کا بیٹھ جانا۔ صبح پانچ بجے جاگنے پر پانچویں اور چھٹی پسلی کی کریوں میں درد، جس میں ذرا سی حرکت سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ درد سینہ میں اندر کی طرف اور اوپر کی طرف گہرا جاتا ہے۔ مریض کو سانس حتی الامکان روک روک کر لینا پڑتا ہے۔
قلب :۔ دل کے اوپری حصہ میں کبھی کبھی درد جس سے سانس میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔
پیٹھ اور گردن :۔ صبح سویرے اُٹھنے پر دمچی کی ہڈی سے مبرز تک بھاری پن، دمچی کی ہڈی میں پھوڑے کا سا درد۔

مبرز میں ہر دفعہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت درد۔
بائی کا درد، داہنے کندھے سے تمام بازو میں معلوم ہوتا ہے کہ درد ہڈی میں ہے۔ داہنے جوڑ میں درد اور ٹانگ میں لنگڑا پن۔ بائیں پنڈلی کی ہڈی میں سخت درد۔
طاقت :۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو۔
آرسنک سلفیورٹیم فلیوم۔ کیپسیکم۔

Arsenicum Metallicum

آرسنیکم میٹیلیکم

آرسنیکم میٹیلیکم کی علامات اگر پوری نہیں تو عام طور پر آرسنک البم سے ملتی جلتی ہیں۔ مفصلہ ذیل علامات آرسنک میٹیلیکم میں نہایت مخصوص ہیں۔

تکالیف ہر چودھویں دن پیدا ہوتی ہیں۔ زکام ہر اکیسویں دن۔ درد ایک حصہ جسم سے دوسرے حصہ جسم کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یا ایک حصہ جسم کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے حصہ جسم میں شروع ہو جاتا ہے۔ تکالیف ایک دم شروع ہوتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ رفع ہوتی ہیں، یا آہستہ آہستہ شروع ہو کر یک دم

رفع ہو جاتی ہیں، دماغ سن ہوتے، ہاتھ اور انگلیوں میں ورم اور بڑھے ہونے کا احساس، کاٹنے والے جلنے والے، ڈنگ مارنے والے درد۔ جسم کے بہت سے حصوں میں کھجلی۔ جلد چھوٹے چھوٹے چٹوں کی شکل میں چھل جاتی ہے۔ چوتڑ میں درد، گرم پانی سے نہانے سے بڑھ جاتا ہے، بائیں کروٹ لیٹنے سے دل کی تکالیف میں آرام ہوتا ہے۔ نہانے سے مبرز کی خارش میں کمی ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے سے چہرہ کی کھجلی کو آرام ملتا ہے۔ تکالیف صبح جاگنے پر بڑھتی ہیں۔ مزید تکالیف کو سوچنے سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ بہت سی علامات داہنی طرف ہوتی ہیں۔

بہت مدت سے دبی ہوئی آتشک کو آرسنک ٹیلیکم ابھار دیتا ہے۔ کمزوری۔

علامات

دماغ:۔ جو کچھ پڑھتا ہے وہ بھول جاتا ہے۔ پڑھتے وقت کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ زہر دیئے جانے کا خوف پست ہمتی اکیلے رہنے کی خواہش۔ تصورات سے پریشان ہو جاتے، اور ڈر کر چیخے۔

سر:۔ صبح کے وقت پیشانی میں بھاری پن۔ رات کے وقت جاگنے پر بھاری پن، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ بڑا ہو گیا ہے اور پھٹ جائے گا۔ بائیں طرف درد جو متلی کے ساتھ کان اور آنکھ میں پہنچ جاتا ہے لکھتے، سوچتے اور ہنستے وقت درد سر ہوتا ہے۔ سر کے بالوں کا گرنا، بائیں آدھے سر کے درد آنکھوں کے اوپر کان میں۔ درد سر جس کی زیادتی جھکنے سے اور لیٹ جانے سے ہو۔ پیشانی میں استسقائی پھلاوٹ۔

آنکھ:۔ آنکھوں میں زرد سرخی۔ اوپر والے پپوٹے زخمی اور متورم۔ ناخونہ۔ آنکھیں کمزور دن کی اور گیس کی روشنی بری معلوم ہو۔

ناک:۔ صبح کے وقت زکام اور آواز کا بیٹھنا، آنکھیں سرخ اور آنکھوں سے تیز پانی کا بہنا، ناک متورم، سر بھاری، اور بڑا محسوس ہوتا ہے چھینکیں اور سانس کی رکاوٹ ہر دوسرے یوم، ہر دو ہفتہ کے بعد۔

چہرہ:۔ پیشانی کا، چہرہ کا ورم۔ خارش۔ جلن اور ڈنگ مارنے کا سا درد جس کی رات کے وقت زیادتی اور ٹھنڈے پانی سے کمی ہوتی ہے۔

منہ:۔ زبان سفید۔ زبان پر دانتوں کے نشان بن جاتے ہیں۔ منہ آنا اور منہ میں زخم۔

حلق:۔ متورم اور حلق میں کئی چھوٹے چھوٹے زخم۔ حلق کی شدید سوجن نگلنے میں تکلیف داہنی طرف شدت۔ زکام کے بعد حلق میں ورم۔

معدہ اور شکم:۔ برانڈی سے تکلیف۔ شراب پینے کی یا تو بہت خواہش ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی، جگر میں پھوڑے کا سا درد، جگر سے ہوتا ہوا کندھوں اور ریڑھ کی ہڈی کی طرف جاتا ہے۔ شام کے وقت تلی سے گلہریوں تک درد۔ پستانوں کا درد تلی تک جاتا ہے۔ شکم میں نفخ، صبح کے وقت جاگنے پر پیٹ میں کاٹنے والا درد جس کے بعد پانی کی طرح پتلے دست ہوتے ہیں۔ اور درد کو آرام ہو جاتا ہے

داہنی گلہری میں سوجن۔ ٹانگ پھیلانے سے درد ہوتا ہے۔

پاخانہ اور مبرز:۔ دست پتلے پانی کے سے لے ہوئے۔ دستوں سے درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن بے حد کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے مریض بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہے۔ قبض بواسیر۔ حد سے زیادہ درد، کبھی تھوڑا خون آتا ہے۔ مبرز میں خارش جس میں ذرا سے کھجلانے سے زیادتی ہوتی ہے۔ یہ خارش فوطوں اور سیون تک جاتی ہے۔ اور اس کو گرم پانی سے آب دست لینے سے آرام ہوتا ہے۔

مثانہ:۔ شام کے وقت پیشاب گرم، پیشاب کے اندر سرخی، ریت کی طرح کا رسوب۔

آلات تناسل مردانہ:۔ گلہریوں میں درد، صبح کے وقت داہنی میں اور شام کو بائیں میں، داہنی گلہری میں آتشک کی گلٹی جس میں ٹانگ پھیلانے سے درد ہوتا ہے۔ کم چلنے سے آرام ہوتا ہے۔ بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ حشفہ پر خارش گھونگھٹ متورم۔ آتشک کی بدبے حد جلن کے ساتھ آلات تناسل پر بدبودار پسینہ۔ فوطوں کی تھیلی پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ:۔ حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں کم۔ رحم اور شرمگاہ میں گرمی، نیز چھونے سے جلن۔ حیض کے دوران رحم اور اندام نہانی میں درد۔

سینہ:۔ پستانوں میں سوئیاں چبھیں جو چوتڑ اور تلی تک جائیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ تمام رات سینہ پر بھاری وزن رکھا ہے۔

قلب:۔ دل میں کاٹنے والا درد (چار بجے بعد دوپہر) صرف بائیں کروٹ ہی لیٹا جا سکتا ہے۔ صبح کے وقت نبض تیز (سلفر)۔

اعضاء:۔ ہاتھ اور انگلیاں متورم محسوس ہوتی ہیں۔ ہاتھ اور انگلیوں میں سختی اور درد۔ مٹھی نہیں بند ہو سکتی۔ انگلیوں کے جوڑوں کا پھٹنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں جلن۔ یا ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔ داہنے چوتڑ کے جوڑ سے ران تک درد جس میں حرکت کرنے صبح کے وقت نہانے اور داہنی طرف لیٹنے سے زیادتی ہوتی ہے چلتے رہنے سے اور شام کے وقت آرام، ہوتا ہے داہنے گھٹنے کے جوڑ میں خشکی کا احساس۔

جلد:۔ جلد کی مختلف جگہوں پر تھوڑی تھوڑی جگہ سے چھل جانا۔ چہرے پر اور شکم پر دانے۔ چہرے پر پھوڑے آتشک کے نشان دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

نیند:۔ نیند معلوم ہوتی ہے مگر آتی نہیں (بیلاڈونا) دریا یا سمندر میں خطرے کے خواب۔

طاقت:۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔

آیوڈیم، مرک نیٹرم کارب دنغلس۔ یعنی آتشک میں) رسٹاکس (کمر چوتڑ میں درد) سلفر (نبض) اور آرسنک البم۔

ناخونہ میں کمس اور سپائی جیلیا سے اگر فائدہ نہ ہو تو آرسنک ٹیلیکم استعمال کرنا چاہیے۔

اس دوا کا اثر بیلاڈونا (حلق کے درد) نیٹرم کارب (آتشک کے نشانات) سے زائل ہوتا ہے۔

Arsenicum Hydrogenisatum

آرسنیکم ہائیڈروجنی سیٹم

CHEMICAL SYMBOL : As H_3 : 77.98
Colourless, inflammable gas.
Specific gravity 2.7 as compared with air.

اس دوا کی علامات یکایک پیدا ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ اگرچہ اس کی علامات آرسنک البم سے ملتی جلتی ہیں، تاہم ان دونوں میں کچھ فرق ہے۔

خون کی کمی، پریشانی مایوسی، خون کا پیشاب، بلغمی جھلیوں سے خون، پیشاب کا رکنا اور اس کے بعد حشفہ پر چیچک کے سے دانے اور گول گول زخم جسم کا ٹھنڈا ہو جانا کمزوری۔ یکایک کمزوری۔ اور سلی جلد کا سیاہ مٹیالے رنگ کا ہونا۔

علامات

سر :۔ سر میں احساس جیسے سر پر بھاری بوجھ رکھا ہے۔ زینہ چڑھنے پر شدید چکر گرم کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔

چہرہ :۔ چہرے سے بوڑھاپا پایا جاتا ہے اور تکلیف برستی ہے آنکھیں کھنچی ہوئی اور ان کے گرد سیاہ حلقے۔

ناک :۔ شدید چھینکیں۔ ناک ٹھنڈی۔

منہ :۔ زبان پر گہرا بے قاعدہ زخم۔ زبان میں گانٹھ دار ورم۔ منہ گرم اور خشک، خفیف پیاس۔

معدہ :۔ بھوک کا نہ رہنا اور تکلیف دہ ہچکی فم معدہ میں بے حد ذکی الحسی کے ساتھ۔

شکم :۔ شکم پر بیرونی جلن، پاؤں ٹھنڈے، قبض جس کے ساتھ شکم میں بھاری پن اور اکڑن کا احساس ہوتا ہے۔

مبرز :۔ مبرز میں نیچے سے اوپر تک اکثر منتقل ہونے والے درد۔

مثانہ :۔ گردوں میں دباؤ جو کندھے کی ہڈیوں تک جاتا ہے۔ بعض وقت پیلے رنگ کے پیشاب کا زیادہ مقدار میں آنا۔ خون کا پیشاب۔

آلات تناسل مردانہ :۔ حشفہ اور عضو مخصوص کے اگلے پردے پر چیچک کے سے دانے جن سے بعد میں گول سطحی زخم ہو جاتے ہیں۔

آلات تناسل زنانہ :۔ حیض کا ایک دم بند ہو جانا۔ تین دن تک اندرونی سردی کے ساتھ جس کے بعد ہاتھوں اور پاؤں میں چیرنے والے درد رہتے ہیں۔ سر میں پریشانی۔ کانوں میں گھنٹے بجنے کی آوازیں سرخ دیت، زبان خشک، سرخ اور پھٹی ہوئی۔ رات کے وقت کھانسی اور کھانسی سے ابکائیاں۔

آلات تنفس :۔ سانس میں امونیا کی سی بو، سینہ میں سکڑن۔

پیٹھ :۔ داہنے کندھے کی ہڈی میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز چبھ رہی ہو۔

مخصوص خواص :۔ اعضاء کا ٹھنڈا ہونا بے حد کمزوری۔ ٹھنڈے مرطوب موسم سے زیادتی، نیز اسی موسم کی تبدیلی سے سردی اور جاڑہ۔

جلد :۔ جلد مٹیالے سیاہ رنگ کی۔ ہاتھوں سے کلائی تک اور پاؤں سے گھٹنے تک اور ناک کے مقام کا مردہ ہو جانا نبض کے بند ہو جانے کے ساتھ مردہ حصوں پر بال سفید ہو جاتے ہیں۔

بخار :۔ جسم کے مختلف حصوں میں خصوصاً گردوں کے مقام پر جلن اور بخار

کمی اور زیادتی :۔ اس دوا کی علامات سردی اور مرطوب ہوا سے اور موسم کی تبدیلی سے بڑھتی ہیں۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔ آرسنک البم۔

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے۔ سانس کی تکلیفات میں۔ امونیم ایسٹیٹ سے بخار، بکس وامیکا۔

طاقت :۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

Orchitinum

آرکائی ٹینم

Testicular Extract
Spermin; Asarcode.
Trituration.

(خصیہ کی رطوبت)

ڈاکٹر براؤن سی کوارڈ نے اس دوا کو شروع شروع میں اعصابی کمزوری اور بوڑھوں کو جوان بنانے کے واسطے استعمال کر کے یہ دنیا پر روشن کیا کہ کس طرح سے غدودوں کی رطوبتیں جہاں اندرونی طور پر اپنا فعل جسم میں کرتی رہتی ہیں۔ وہاں ان کو بطور دوا کے استعمال کرنا کس قدر مفید ہوتا ہے۔ شکر ہے کہ ان کے اس اصول کو دنیا نے نہ صرف تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ آج جسمانی غدودوں کی رطوبتوں کے استعمال کی شہرت چاروانگ عالم میں پھیل چکی ہے۔ ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی میں ان کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور خلق خدا کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔

ارکائی ٹینم کا استعمال بشکل سفوف کن یا کس کی تکلیفات میں بہترین ثابت ہوا ہے۔ اور ایلوپیتھی میں اس کا استعمال کمزوری۔ قوت باہ کی کمی اور بڑھاپے میں جوانی کی سی طاقت پیدا کرنے کے واسطے کیا جا رہا ہے۔ ہومیوپیتھی میں اعصابی کمزوری اور قوت باہ کی کمی میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

مصنف امید کرتا ہے کہ ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر صاحبان اس نئی مگر بے مثل دوا سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

طاقت :۔ مصنف کے ہاتھوں یہ دوا نمبر ۲x سے نمبر ۶x تک مفید ثابت ہوئی ہے۔

مقابلہ کرو۔ اوفورنیم۔

Arum Italicum

آرم اٹلی کم

NATURAL ORDER : Araceae
SYNONYMS : Miller
PARTS USED : The roots.

اس دوا کی علامات یہ ہیں ۔

دردِ سر زیادہ تر گدی میں جس کی زیادتی مرطوب موسم میں ہوتی ہے ۔ تھوڑی سی دماغی محنت پر بھی دماغ میں ہلکا درد ۔ ناف میں درد کے ساتھ دست ۔ پاخانہ ہوتے وقت مبرز میں جلن اور درد ۔ سامنے والی سینہ کی ہڈی کے پیچھے جلن ۔ انگلیوں میں جلن جس کی زیادتی دبانے سے ہوتی ہے ۔ جلد پر باجرے کی طرح کے دانے جس سے جلد کا رنگ خراب ہوتا ہے ۔ انگلیوں کی نوکوں پر ہزاروں سوئیاں لگنے کا احساس ۔ دردِ شکم ، برانڈی ، قہوہ ، شراب سے زیادہ ہوتا ہے ۔ کبھی چھ بجے شام کو زیادہ ہوتی ہے ۔ ۹ بجے رات کو حلق بیٹھتا ہے ۔ رات کو پسینہ زیادہ آتا ہے خصوصاً سینہ پر صبح کے وقت نیند کا غلبہ ۔

تعلق : ۔ مقابلہ کرو ۔

دیتھوزا ، پکرک ایسڈ ، اناکارڈیم ۔

طاقت : ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک

Arum Triphyllum

آرم ٹرائیفلم

NATURAL ORDER : Arceae
SYNONYMS : Indian turrip
PARTS USED : The fresh root
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(ہندوستانی شلجم)

اس دوا کی تیزی اور تحریک کو جسم اور دماغ میں عام طور پر سب جانتے ہیں ۔ مگر ناک اور حلق میں یہ دوا حد درجہ کی تیزی اور درد پیدا کرتی ہے ۔ لال بخار میں یہ ایک خاص دوا ہے ۔ لال بخار میں جہاں یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے ۔ وہاں پیشاب زیادہ اور پانی جیسا ہوتا ہے ۔ ہونٹوں کی منہ کی اور ناک وغیرہ کی جلد چھل جاتی ہے اور خون بہنے لگتا ہے ۔ اس چھیلن میں حد درجہ کی خارش ہوتی ہے ۔ اور مریض اپنے ناخن سے اس چھلی ہوئی جگہ کو اور زیادہ نوچتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ اس میں سے لگاتار خون رستا رہتا ہے ۔ انگلیوں کی نوک کو نوچنا اور ناک میں انگلی ڈال کر کریدنا اس دوا کی ایک دوسری مخصوص علامت ہے ۔ جہاں یہ علامت دکھائی دے بلا لحاظ اس بات کے بیماری کا نام کیا ہے ۔ یہ دوا اس کو بہت حد تک درست کر دے گی ۔

زبان پھٹی ہوئی یا زبان میں سے خون ۔ پیشاب میں کمی یا پیشاب کا بالکل بند ہو جانا ۔ مریض کا بالکل

بے ہوش ہو جانا اور بستر پر لیٹ جانا ۔ دماغی تکلیف میں مریض اپنے سر کو تکیہ میں گھسیڑتا ہے ۔

ڈاکٹر لپی لکھتے ہیں کہ یہ دوا کو چھوٹی طاقتوں میں نہ دینا چاہیے ۔ اور نہ جلد جلد دہرانا چاہیے

ڈاکٹر کنیٹ بتاتے ہیں کہ اس دوا میں تمام رطوبتیں تیز سوزش پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور خرخرے کے منہ پر تیزی درد اور سوزش پیدا کر دیتی ہیں ۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ یہ لکچر دینے والوں ۔ گانے والوں یا چیخ کر سودا بیچنے والوں نیلام کرنے والوں کی آواز اگر سردی لگنے سے یکایک بگڑ جائے تو یہ دوا بڑی مؤثر ہوتی ہے ۔ ان کی میں پہلے آواز بیٹھی ہوئی ہوتی ہے ۔ مگر بولنا شروع کرنے پر فوراً کھل جاتی ہے ۔ اس دوا کا اثر زیادہ تر جسم کے بائیں حصہ پر ہوتا ہے ۔

اس کے دردِ سر کو گرم قہوہ پینے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔ نیز یہ دوا ان سر کے دردوں کو ٹھیک کر دیتی ہے ۔ جو زیادہ گرم کپڑے پہننے سے ہوا ہو ۔

علامات

دماغ : ۔ بے ہوشی میں ناک کریدنا ۔ (سرسام) ایک ہی مقام سے ہونٹ کو نوچنا ۔ بے چینی یا چڑچڑا پن بے ہوش بے پروائی غیر توجہی جلد بھول جائے ۔

سر : ۔ شدید درد سر سخت درد سر داہنی طرف یا دونوں اطراف میں دباؤ جس کی گرم قہوہ پینے سے تکلیف بڑھتی ہے ۔ اور ناشتہ یا رات کا کھانا کھانے کے بعد کم ہوتی ہے ۔ دردِ سر زیادہ گرم کپڑے پہننے کے بعد یا گرم ہو جانے کے بعد درد ۔ سر میں چکر اور بھاری پن داہنی جانب پیشانی اور کنپٹی میں چبھن ، بائیں آنکھ کے اوپر سوئیاں جیسی ۔ بائیں آنکھ اور گدی میں یکایک گولی لگنے کے سے درد کنپٹیوں میں چبھن یا تیز لگنے کے سے درد ۔ کھوپڑی چھونے سے ذکی الحس ہو خصوصاً چاند ۔

آنکھ : ۔ روشنی سے نفرت ۔ بائیں اوپر والے پپوٹے کا پھڑکنا ۔ آنسو کے غدودوں سے پانی ، بینائی ، دھندلی جیسے آنکھوں کے سامنے پردا ہے ۔ دردِ سر کے ساتھ اوپر کے پپوٹوں میں بھاری پن ، پپوٹوں کے کناروں میں ورم ، تمام دن آنکھوں سے پانی خصوصاً بیرونی کویوں سے ۔

کان : ۔ داہنے کان میں جلن ، بائیں میں چبھن ۔ بائیں گھسوئے میں چھونے پر پھوڑے کا سا درد ۔

ناک : ۔ بعد دوپہر پتلا زکام سرخی اور چہرے پر گرمی کے ساتھ ۔ بائیں نتھنے سے مسلسل رطوبت صبح کے وقت زکام جس میں رطوبت سخت ہوتی ہے ۔ اور رطوبت پر لہو کے نشان ہوتے ہیں ۔ دن میں رطوبت گاڑھی اور ساتھ ہی ناک میں بندش جو صبح کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے ۔ ناک سے جلتی ہوئی رطوبت لعد تیز سوزش پیدا کرنے والی رطوبت کا اخراج جس سے نتھنے اور اوپر والے ہونٹ چھل جاتے ہیں ۔ دائلنفس ، امونیا کارب ، آرسنک ، ایلم سیپا ، مرک) لال بخار میں ناک کا بند ہو جانا اور سانس منہ کے ذریعہ لینے پر مجبور ہو (لوڈم) نتھنے زخمی اور چھلے ہوئے (ائم کروڈ ، گریفائٹس ، نائٹرک ایسڈ) ناک لگاتار کریدنا اور نوچنا (دسنا ، سلینم) نتھنوں میں پھوڑے کا سا درد اور چبھن خصوصاً بائیں میں ۔ اشیا پہچانتے وقت ناک

کے راستہ باہر نکل جائیں۔

چہرہ :۔ ناک ہونٹ ۔ رو پھٹا ہوا جیسے کہ سرد ہوا میں زیادہ دیر تک رہنے کے بعد ہو جاتا ہے (ائتم کروڈ گریفائٹس) بعد ازاں چہرہ اور سر پر زیادہ گرمی چلے زکام کے ساتھ۔ ہونٹوں کا نوچنا یہاں تک کہ ان سے خون نکل آتا ہے۔ منہ کے کنارے زخمی پھٹے ہوئے۔ اور ان میں سے لہو بہتا ہے (ائتم کروڈ گریفائٹس ،انیکو، نائٹرک ایسڈ) نگلتے وقت بائیں جبڑے میں موچ کا سا درد۔ صبح کے وقت چہرے میں چھلے ہوئے ہونے کا احساس۔

منہ :۔ زبان پھٹی ہوئی۔ زبان میں درد اور جلن۔ زبان کی جڑ اور تالو میں چبھن کا سا احساس، گالوں کے اندر زخم کا سا درد۔ زخم اور گالوں کے اندرونی طرف سے خون نکلنا، تھوک کی زیادتی، تھوک تیز منہ کی خشکی۔ منہ کے اندر جلن اور زخم، جب بچہ کو کوئی چیز کھانے پینے کے واسطے دی جاتی ہے تو نہیں کھاتا بلکہ روتا ہے۔ مقدار میں زیادہ تھوک۔ تھوک تیزابی، شام کے وقت نچلے جبڑے کے بائیں جانب کے کھوکھلے دانت میں درد۔ یکایک زبان کا متورم ہو جانا۔ زبان سے سڑی ہوئی بو۔

حلق :۔ نچلے جبڑے سے نچلے تھوک کے غدودوں کا ورم (اورم ،برائیٹا کارب) خصوصاً بائیں جانب چھینکوں کے ساتھ حلق میں سکڑن نگلنے پر تالو میں ورم کا احساس۔ حلق اور تالو میں خشکی۔ جلن دار درد اور زخم۔ حلق میں درد کی وجہ سے کھانے اور پینے سے انکار کر دے۔

معدہ :۔ بھوک نہیں ہوتی۔ کھانے یا ناشتہ کے بعد درد سر کو آرام ہو جاتا۔ معدے میں اینٹھن۔

شکم :۔ ناشتہ کے بعد شکم میں خالی پن کا احساس جیسے قے کے بعد ہوتا ہے۔ سیدھا کھڑے ہونے پر کسی کروٹ لیٹنے پر یا لمبی سانس کھینچنے پر ،ناف اور چوتڑوں کے درمیانی جگہ میں سخت درد۔ اس جگہ پر ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا، آنتوں میں گڑگڑاہٹ کاٹنے والے درد اور ریاح۔

پاخانہ اور مبرز :۔ تپ محرقہ کی طرح دست۔ نیلے پانی کے سے پتلے دست۔ پاخانہ آجانے کے بعد مبرز کے اندر اوپر کی طرف جلن اور درد۔ پاخانہ کی درد بھری حاجت شکم میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ شام کے وقت مروڑ مقعد میں جلن پاخانے پتلے، سیاہی مائل بھورے۔ زرم زرد اور بے درد کے رات کے وقت نیند کے دوران۔

مثانہ :۔ نمدد پیشاب کا زیادہ اخراج۔ لال بخار میں پیشاب کی کمی یا پیشاب کا رک جانا۔ پیشاب صاف پانی کی مانند اور اس میں سینگ جلنے کی سی بو اور پیشاب میں رسوب۔ پیشاب کی بہت کمی، بعض وقت تمام دن پیشاب نہیں ہوتا۔

آلات تناسل مردانہ :۔ داہنے خصیہ میں درد بعض وقت شکم تک یہ درد آتا ہے۔ ایک دم یہ درد اٹھتا ہے۔ اور یکدم بند ہوتا ہے۔ عضو کے سرے پر درد۔

آلات تناسل زنانہ :۔ ہر دو خصیۃ الرحم میں یا کسی ایک میں کاٹنے والے درد۔ حیض کا خون سیاہ دو ماہ کے لیے حیض کا رک جانا۔ بائیں پستان میں گانٹھیں جن میں درد ہو۔

آلات تنفس : بولنے سے یا گانے سے آواز کا بیٹھ جانا (کھڑ دینے والوں کے حلق میں درد) (ارجنٹم نائٹریٹ فاسفورس) آواز کا بیٹھ جانا۔ ہوا کی نالی میں بلغم کا اجتماع لیسدار بلغم کا نکلنا (کالی بائکرام) آواز ہر وقت بدلتی رہے اور آواز پر کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ پھیپھڑوں میں پھوڑے کا سا درد محسوس ہوتا ہے (ایلینیتھس، فاسفورس) کھانسی سے حلق میں درد ہوتا ہے۔ اور مریض کو پریشانی ہوتی ہے۔ حلق میں کھرکھراہٹ جس کی زیادتی بولنے سے قبل ہوتی ہے۔ لیکن بولنے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ حنجرے میں مسلسل درد۔ سر اور سینہ کے بھرے اور بلغم سے بھرے ہوئے محسوس ہوتے ہیں کھانستے وقت پھیپھڑوں میں جلن دار درد ہوا کی نالی میں بلغم کی سرسراہٹ سے کھانسی جس کی زیادتی رات کے وقت لیٹ جانے سے ہو اور مریض سو نہ سکے داہنے پھیپھڑے میں اور کندھے کی ہڈی کے نیچے سوئیاں چبھیں۔

پیٹھ اور گردن :۔ گردن اکڑ جاتی ہے اور اس کے ساتھ سر میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ گردن میں درد دمچی کی ہڈی میں درد۔

ہاتھ اور پاؤں :۔ اعضاء میں بھاری پن زیادہ تر ٹانگوں میں۔ ہاتھ اکڑے ہوئے اور متورم سُن ہو جانے پر داہنی ٹانگ میں اینٹھن تلوؤں میں ڈنک لگنے کے سے سوئیاں چبھنے کے سے یا کوٹنے پیٹنے جلنے کے سے درد۔

مخصوص خواص :۔ جسم کے کئی حصص میں جلن مثلاً، کان، ہونٹھ، زبان تالو، حلق، مبرز، پھیپھڑے اور بازو میں

جلد :۔ حمی نقاطی یعنی وہ بائی بخار جس میں جسم پر دانے نکل آتے ہیں (مثلاً لال بخار یا خسرہ وغیرہ) جس میں بہت کھجلی ہوتی ہے اور بعد ازاں جلد چھل جاتی ہے۔ (ایپس بیلاڈونا رسٹاکس سٹرامونیم) اس دوا کی سب سے پہلی علامت ان بخاروں میں یہ ہوتی ہے کہ ہونٹوں، گالوں کے اندر ناک کان کے پیچھے یا کسی دوسری ایسی ہی جگہ پر جلد سرخ ہو جاتی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زخم پڑ رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گول، سرخ اور سخت دانے تمام جسم پر۔

نیند :۔ جلد کی خارش یا منہ کے درد سے بے خوابی۔

بخار :۔ جسم پر خشکی و بخار۔ محرقہ بخار جس میں مریض ہونٹوں اور ناک کو یہاں تک نوچتا ہے۔ کہ ان سے خون نکل کر بہنے لگتا ہے۔ اور مریض اپنے گرد و نواح کے حالات سے بالکل بے خبر غنودگی میں پڑا رہتا ہے۔

طاقت :۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ بعض وقت نمبر ۲۰۰ یا اس سے اوپر کی طاقتیں بھی بہت کام دیتی ہیں۔

تعلق :۔ اس دوا کا اثر لیکٹک ایسڈ پلساٹیلا دودھ سے زائل ہو جاتا ہے۔

مقابلہ کرو :۔

دوسرے آرم اور کیلیڈیم، ایلنتھس (لال بخار، کمزوری، غنودگی کی نیند)۔ رسا (ناک کریدنا) امونیا کارب (لال بخار میں ناک سے تیز رطوبت، داہنا گلسوا امونیا کارب میں زیادہ متورم ہوتا ہے۔ اور غنودگی بھی زیادہ ہوتی ہے) امونیا میور (لال بخار) ارجنٹم نائٹریٹ (لال بخار۔ زبان کے بائیں جانب درد کرنے والے لال نشان اور چھالے)۔ آرسنک، کینتھرس، کیپسیکم، کسٹوریم (ناک کی رطوبت تیز اور پانی کی طرح پتلی مگر ناک کی جڑ میں شدید درد) کاسٹیکم، ایلم سیپا، کروکس (زبان کی بلندیاں یعنی زبان پر کے قدرتی دانے بہت

اوپنے مگر زبان سفید، ہیپر، ہائڈروسیانک ایسڈ، آئیوڈیم، کالی آئیوڈیم، لیکیس، لائیکوپوڈیم، مرک، مزریم، میوریٹک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، فائی ٹولاکا، سنگونیریا، سلیشیا، سلفر،
یہ دوا ہیپر، نائٹرک ایسڈ، کاسٹیکم، سینگا کے بعد زیادہ مفید ہے۔
کیلیڈیم کے ساتھ اس دوا کو استعمال نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ کیلیڈیم اس کی متضاد ہے۔

Arum Dracontium

آرم ڈروکونٹم

NATURAL ORDER: Araceae
SYNONYMS : Green Dragon
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10

اس دوا کی مخصوص علامتیں یہ ہیں۔
حلق میں زخم کا سا درد۔ خشکی و میس، کھنکھارنا، حلق کو کھنکھار کر اور کھانس کر، صاف کرنے کی لگاتار خواہش سحر کے وقت جاگنے پر گلے کا بیٹھ جانا، گاڑھے بلغم کا نکلنا، بلغم گاڑھا، بھاری زردی مائل، سفید پیپ ملا، باہر سانس نکالنے پر سینہ میں بلغم کا کھڑکھڑانا، کھانسی، بارہ بجے سے دو بجے آدھی رات کے بعد حنجرے میں درد۔ سردی سے دمہ کا دورہ۔ بار بار مقدار میں زیادہ پیشاب کا ہونا، خواہش نفسانی کا کم ہو جانا، بالکل نہ رہنا۔ عضو ڈھیلا پڑ جائے، یا مَنی کی نالی میں باریک گولی لگنے کے سے درد، فوطوں کی پرانی خارش۔ خارش کے خشک اور تر دانے، تکلیفات ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتی ہیں اور ایک جانب سے دوسری جانب کو خصوصاً دائیں سے بائیں کو نگلنے سے حلق کی تکلیفات بڑھتی ہیں نرخرے کا ورم حلق میں پھوڑے کے سے درد، چھیلن اور ذکی الحسی کے ساتھ۔

علامات

دماغ :۔ بے حد کمزوری اور پست ہمتی رات کے وقت دمہ کے ساتھ۔
سر :۔ بھاری محسوس ہوتا ہے۔ گدی میں اور سر کے داہنی طرف ہلکا درد۔ رات کے وقت دمہ اور دوسرے روز صبح سر اور سینہ تک بھاری پن۔
آنکھ :۔ بائیں آنکھ کے اوپر درد۔ آنکھوں میں سرخی۔ پپوٹوں میں خشکی و اکڑن۔ پپوٹے کچھ چپک جاتے ہیں۔ اور درد کرتے ہیں۔
کان :۔ داہنے کان میں اٹھنے کے صبح درد جو اکثر تھوڑی دیر رہتا ہے۔ مگر کان کے درمیانی حصہ میں ذرا سا درد اور کان میں بھاری پن باقی رہ جاتا ہے۔ دوسرے دن درد بائیں کان میں ہوتا ہے۔ کسی ایک کان میں گرمی اور بھاری پن۔ نگلنے سے پھر شروع ہو جاتا ہے۔ داہنے کان کے پیچھے درد، داہنے کان میں گولی لگنے کا سا درد جو بعض اوقات شدید ہو جاتا ہے۔

ناک :۔ چھینکیں۔ ناک پر خارش کے دانے۔
چہرہ :۔ داہنے رخسار کی ہڈی میں ہلکا درد۔ چہرہ اور ہاتھوں کا تمتمانا۔
منہ :۔ پہلے روز زبان پر زخم۔ دوسرے دن منہ اور حلق میں درد۔ صبح کے وقت منہ کا بُرا ذائقہ۔ زبان پر بدبودار اور بدذائقہ میل۔ منہ کا ذائقہ بُرا۔
حلق :۔ نگلنے سے حلق میں درد۔ نگلنے سے کسی ایک کان میں گرمی اور درد عارضی طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔ بلغم کی زیادتی کی وجہ سے بار بار نگلنے کی خواہش۔ حلق میں معمولی سی بے چینی اور کھانسنے کی رغبت، حلق کی خشکی جس کی زیادتی کی وجہ ہوتی ہے۔ حلق میں خشکی، درد بھاری پن جس میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا، مگر اس کا احساس برا معلوم ہوتا ہے اور ہر وقت خیال اسی احساس کی طرف لگا رہتا ہے۔ حلق صاف کرنے کے لیے ہر وقت نگلنے یا کھانسنے کی حاجت۔ دمہ کے شروع ہوتے ہی حلق کا درد بند ہو جاتا ہے۔
معدہ :۔ معدہ کا اینٹھنا۔
شکم :۔ ریاح کے جمع ہو جانے سے انتوں میں درد۔ شکم میں گڑگڑاہٹ۔
پاخانہ اور مبرز :۔ معدہ اور انتوں سے ریاح کا اخراج۔ پاخانہ ملین بہت ریاح کے اخراج کے ساتھ۔
مثانہ :۔ پیشاب کرنے کی نہ رکنے والی خواہش۔ اس حالت میں پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے، رنگ پیشاب کا بہت گہرا ہوتا ہے۔ اور پیشاب کی نالی میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ بار بار زیادہ پیشاب کا ہونا۔
آلات تناسل مردانہ :۔ خواہش نفسانی کا کم ہو جانا یا بالکل نہ رہنا، عضو مخصوص کمزور۔ فوطوں کی پرانی خارش یا مَنی کی نالی میں باریک گولی لگنے کا سا درد۔
آلات تنفس :۔ صبح جاگنے پر حلق کا بیٹھ جانا۔ گاڑھے بلغم کا تھوکنا۔ پورے زور سے سانس باہر نکالنے سے سینہ میں بلغم کا کھڑکھڑانا۔ حنجرے میں بلغم کی زیادتی اور کھانس کر نکالنے کی خواہش۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حنجرہ رک گیا ہے آدھی رات کے وقت سانس کی تنگی جو جلد رفع ہو جاتی ہے۔ گر حنجرے اور ہوا کی نالی میں کھڑکھڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت سردی لگنے سے شدید دمہ کے دورے۔ کھانسی مگر حلق میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نزلہ ہو گیا ہے، کھانسی کے ساتھ بلغم کی کھڑکھڑاہٹ جس کی زیادتی رات کے وقت سونے پر ہوتی ہے۔ بلغم گاڑھا، بھاری، زردی مائل سفید یا پیپ ملا۔ کروپ کھانسی۔ ہوا کی نالیوں کا ورم اور دم گھٹنے کا اندیشہ۔
قلب :۔ دھڑکن اس زور سے ہوتی ہے کہ سینہ کی دیواریں بھی ہل جاتی ہیں۔ دھڑکن سے حجاب القلب اور بائیں بازو میں میٹھا سا درد چہرے اور ہاتھوں کا تمتمانا۔ نبض سخت ذرا ذرا جھٹکے کے ساتھ۔ بھری ہوئی تیز اور بے قاعدہ۔
پیٹھ اور گردن :۔ پیٹھ خصوصاً کندھوں کے درمیان اور کمر میں درد اور کمر میں بے حد کمزوری۔
اعصاب :۔ ہاتھ اور پاؤں میں سرسراہٹ یا باریک سی سوئیاں چبھنا۔ یہ احساس داہنے پاؤں میں شروع ہو کر بعد میں داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں میں لگاتار جاری رہتا ہے۔ انگلیوں میں سرسراہٹ اور ڈنک مارنے

کا سا ہلکا درد خصوصاً ٹہنے یا تھڑ میں جو بعد میں زیادہ سرخ اور زیادہ گرم اور سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ داہنی ران میں درد۔ تلوؤں میں جلن۔

جلد :۔ پتی اور دوسرے قسم کے دانے۔

طاقت :۔ نمبر ۲ سے نمبر ۶ تک۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔

کیلیڈیم (جلدی تکلیفات میں) اور آرم ٹرائفلم، حنجرے کے ورم میں۔ یہ دوا کالچیکم اور رانم ٹارٹ کے بعد مفید ثابت ہوتی ہے۔

Arum Dracunculus

آرم ڈریکن کولس

NATURAL ORDER: Araceae
SYNONYMS : Green Dragon
PARTS USED : The roots
TINCTURE: Drug Strength 1/10

اس دوا کی اچھی طرح آزمائش نہیں ہوئی لیکن یہ دوا پتی اچھلنا اور کانٹے لگنے کے سے دردوں میں مفید ہے

Arum Maculatum

آرم میکولیٹم

NATURAL ORDER: Araceae
SYNONYMS : Common Arum; Cuckoo pint.
PARTS USED: Roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

آرم میکولیٹم کی مخصوص علامات حسب ذیل ہیں۔ بلغمی جھلیوں کے ورم اور زخم۔ ناک اور آنکھوں کی شدید گرمی اور درد۔ ناک کے بائیں جانب درد۔ ناک میں بدگوشت۔ بلغمی جھلیوں سے خون۔ زبان پر ورم، اس میں کانٹے لگنے ڈنک مارنے کے سے اور جلن دار درد۔ زبان چھلی ہوتی۔ منہ اور حنجرہ میں جلن دار اور ڈنک لگنے کے سے درد جیسے سینکڑوں سوئیاں چبھ گئی ہیں۔ حلق میں سرسراہٹ اور جلن، حنجرہ کے بائیں جانب ورم کا احساس۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ معدے میں جلنے والے اور سکڑنے والے درد۔ میز میں کیڑے، اور کاپنج کا نکلنا بھی اس دوا سے درست ہوا ہے۔ شکم سے سینہ کو آنے والے بوجھ کا احساس گرم سانس کے ساتھ جو بعد میں حلق تک آئے۔

علامات

منہ :۔ سوڑھوں سے خون جلد آتا ہے۔ زبان پر اس قدر ورم کہ نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حلق :۔ حلق میں درد نگلنے میں تکلیف، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غذا کی نالی تنگ ہو گئی ہے۔ مسلسل نگلنے کی

خواہش ہوا کرتی ہے۔ پانی پینے کے بعد یہ احساس رہتا ہے کہ کوئی چیز حلق میں پھنسی ہے۔ آواز کا بیٹھ جانا حنجرے پر دباؤ۔ حلق میں سرسراہٹ جس سے کھانسی کی حاجت ہوتی ہے۔

شکم :۔ ناشتہ کرنے کے بعد شکم خالی محسوس ہوتا ہے اور شکم میں سکڑن محسوس ہوتی ہے۔ سیدھا کھڑے ہونے پر، ایک کروٹ لیٹنے پر لمبی سانس لینے پر، ناف اور چوتڑوں کے درمیانی حصہ میں درد۔ اس درد والی جگہ پر ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے۔

مثانہ :۔ صاف پانی کی طرح پیشاب۔ بینگ جلنے کی سی پیشاب میں بو، پیشاب کے نیچے نیلا لاسوب بیٹھ جاتا ہے۔

آلات تناسل زنانہ :۔ حیض کی زیادتی۔

آلات تنفس :۔ آلات تنفس میں بلغم۔ شدید کھانسی جس میں بلغم نہیں نکلتا۔ بہت کھانسی کے بعد بلغم جس میں زرد دھاریاں ہوتی ہیں۔

مخصوص خواص :۔ سخت تشنج۔ جسمانی سستی اور کمزوری۔ کھانا کھانے کے بعد سونے کی بے حد خواہش نیند میں معمول سے زیادہ چہرے پر سرخی۔

طاقت :۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۱۲ تک۔

تعلق :۔ اس دوا کا اثر میٹھا تیل، دودھ، مکھن سے زائل ہوتا ہے۔
مقابلہ کرو۔ آرم ٹرائفلم۔

Armoracea Sativa

آرموریسیا سٹائیوا

NATURAL ORDER: Cruciferae Cruolferae
SYNONYMS : Cochlerae Armoracea
Horse-radish.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

آرموریسیا سٹائیوا زمانہ قدیم سے گوشت خورہ (ایک قسم کی بیماری جس میں سوڑھوں میں زخم اور داغ پڑ جاتے ہیں اور ایک ایسا زہر پیدا ہو جاتا ہے جس سے جسم بالکل کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور یہ بیماری تازہ سبزیوں کے نہ کھانے سے یا ان کی کمی سے پیدا ہوتی ہے) کے لیے مفید سمجھی گئی ہے۔ ہومیوپیتھی میں بھی یہ دوا گوشت خورہ کے لیے مفید ہے۔ خصوصاً اس گوشت خورہ کے لیے جو نمک کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ بلغمی جھلیاں بھی اس دوا سے متاثر ہوتی ہیں۔ آنتوں کے دست۔ سوزاک، سیلان الرحم۔ بلغمی دمہ کشی اور بلغمی دق کے واسطے یہ مفید ہے۔

اس دوا میں دانتوں کی عجیب علامتیں پائی گئی ہیں نیز شکم میں شدید درد بھی تجربہ میں آئے ہیں پیٹ سے پیٹھ کی طرف اور وہاں سے کمر میں جا کر رکنے والے درد "پیٹ میں درد کمر کے درد کے ساتھ (اس دوا کی ایک نہایت مخصوص علامت معلوم ہوتی ہے) منتقل ہونے والے پرانے بائی کے درد۔ پیشانی کی ہڈی اور تھوک کے غدود اس سے خصوصاً ماؤف ہوتے ہیں۔ پھیلاوٹ کا احساس تالو میں ڈھیلے پن اور کھرکھرے پن

کا احساس۔ آواز کا بیٹھنا۔

اس کی تکلیفات پاؤں کے پسینہ کے رک جانے سے، اعصابی تحریک سے اور سردی سے پیدا ہوتی ہیں۔

علامات

دماغ:۔ شام کے وقت سوچنے میں تکلیف پیش آتی ہے۔ مریض کسی بات پر قائم نہیں رہ سکتا یعنی ارادہ کا کمزور پریشانی۔

سر:۔ درد سر کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف۔ آنکھیں کھولنے سے زیادتی، گرپڑنے یا حرکت کرنے سے نہیں بڑھتا شدید درد سر متلی کے ساتھ جس کی بیٹھنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ سر میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے۔ دبانے والا اور سوراخ کرنے والا درد جیسے پیشانی کی ہڈی گر پڑے گی۔ قوت سامعہ میں خرابی۔

آنکھ:۔ چند منٹ کے لیے بینائی کا رک جانا۔ آنکھوں سے پانی۔ پتلی پر داغ، آنکھوں کا ورم۔ گوہانجیانی کا آشوب چشم۔ آنکھوں میں چوٹوں کی وجہ سے ورم۔ خنازیری آشوب چشم۔ موتیابند۔

چہرہ:۔ چاہیے صبح منہ کے بائیں کونے کا تشنج۔ اوپر کے ہونٹ میں درد۔

دانت:۔ دانتوں میں عجیب قسم کا احساس ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دانت نرم ہوگئے ہیں، چھک گئے ہیں اور چبانے سے ملتے ہیں۔ زیادہ نمک کھانے والوں کا گوشت خورہ۔ دانتوں میں ناسور۔

منہ:۔ زبان کا فالج زبان پر کٹنے کا احساس۔ زبان پر سفیدی۔ منہ سے بدبو۔

حلق:۔ حلق میں خشکی۔ چھیلی۔ گاڑھے۔ لیسدار بلغم کی کھنکار۔

معدہ:۔ غذا کے لیے حد سے زیادہ غیر قدرتی خواہش جس کے ساتھ بغیر درد کے دست ہوتے ہیں۔ لہسن کی بو کی ڈکار۔ معدے کے مقام سے درد شروع ہو کر کمر کے دونوں جانب پہنچتا ہے۔ معدے میں تشنجی درد جس میں آگے جھکنے سے کمی ہوتی ہے درد شکم بیٹھ میں درد کے ساتھ ناف کے گرد اینٹھن۔

شکم:۔ صبح کے وقت ریاح کی زیادتی۔ فکر سے درد شروع ہو کر گرا اور رانوں میں پہنچتا ہے۔

پاخانہ اور مبرز:۔ دستوں کی زیادتی جن میں کوئی درد وغیرہ نہیں ہوتا اور اس کے ساتھ غیر قدرتی طور پر خوراک کی حد سے زیادہ خواہش۔ تمام رات صبح تک پیٹ میں مروڑ۔ سوائے تھوڑے سے خون کے اور کچھ خارج نہیں ہوتا۔ آنوں کے دست مبرز سے از خود آنوں کا اخراج، مبرز پر خارش اور جلن بے حد اعصابی تحریک کے بعد دست۔

مثانہ:۔ گردے کے مقام میں بے چینی۔ پیشاب کرنے کی حاجت بڑھی ہوئی اور پیشاب کی زیادتی سوزاک کے پہلے درجہ میں پیشاب کی تکلیف۔ جلن، درد اور پیشاب کی نالی میں ورم، پیشاب کا رک جانا پتھری پیشاب میں البیومن کا آنا۔

آلات تناسل مردانہ:۔ پیشاب کرتے وقت، پیشاب کے پہلے اور پیشاب کے بعد عضو کے منہ پر جلن، اور

کٹن، سوزاک، نامردی۔

آلات تناسل زنانہ:۔ پیشاب کرتے وقت، سیاہ تاردار خون کا اندام نہانی سے نکلنا۔ نیز رات کو بھی حیض ہر دس یا پندرہ دن کے بعد سبز بس کی وجہ سے حیض کا رک جانا۔ سیلان الرحم اور رحم کا ورم۔ سن یاس کے بعد معدے میں بہت مدت تک تشنج کا رہنا۔

آلات تنفس:۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ سانس کی تکلیف اور خون کے تھوکنے کے ساتھ یہ دوا بلغم نکالتی ہے اور کھانسی کو آرام دیتی ہے اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتی ہے۔ بلغمی دمہ اور دق۔ پھیپھڑوں میں استسقائی ورم۔ ہاتھ لگانے سے سینہ میں درد۔ حنجرے میں تکلیف کی وجہ سے کھانسی خشک اور بار بار ہونے والی۔ انفلوانزہ کے بعد خشک یا کھانسی جس کی زیادتی لیٹ جانے سے ہو۔

اعضاء:۔ اعضاء میں تشنج۔ صبح کے وقت تمام جوڑوں میں درد جس کی آرام سے لیٹنے سے زیادتی ہوتی ہے حرکت کرنے سے، اٹھنے سے، اس میں کمی ہوتی ہے۔ پاؤں کے پسینہ کا رک جانا۔ پیٹھ میں درد جیسے ریاح کے اجتماع سے ہو۔

نیند:۔ نیند بہت عمدہ۔ نیند کے بعد مریض اپنے کو زیادہ بہتر اور زیادہ صاف محسوس کرتا ہے۔

کمی اور زیادتی:۔ اس دوا کی علامات چھونے سے اور معمولی دباؤ سے بڑھ جاتی ہیں، آگے کی طرف جھکنے سے کم ہوتی ہیں۔ شام کے وقت اور رات کو بھی بڑھتی ہیں۔

طاقت:۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔

کینتھرس، کیپیکم، رسٹاکس، ارجنٹم نائٹریکم: (اعصابی تحریک سے دست)۔

Arnica Montana

آرنیکا مانٹ

NATURAL ORDER: Compositae:
SYNONYMS: Leopard's Bone; Celtic nard. Mountain Tobacco.
PARTS USED : The entire plant with roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ پہاڑوں پر پیدا ہوتی ہے۔ اور قدرت نے اس دوا کے اندر پہاڑوں پر رہنے والوں کے لیے ایک برکت رکھی ہے۔ پہاڑوں پر چوٹیں کھا جانا اور گر جانا ایک معمولی سی بات ہے۔ اسی لیے قدرت نے انسانوں اور حیوانوں کے لیے اس کا علاج وہیں پیدا کر دیا ہے۔

جرمنی میں آج سے پانچ سو برس پہلے اس دوا کو گھریلو طور پر چوٹوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا وہاں اس کا نام "فال کرنٹ" ہے۔ جس کے لغوی معنے چوٹوں کے علاج کے ہیں۔

ہومیوپیتھی نے اس دوا کو دریافت نہیں کیا مگر یہ ضرور ہے کہ ہومیوپیتھی نے اس دوا کو موجودہ زمانہ کی سائنس

سے ملنے نہیں دیا۔

اس دوا کا زیادہ تر استعمال عضلات کی نئی یا پرانی چوٹوں کے لیے ہوتا ہے۔ چوٹوں کے بعد اگر جانے سے اگر کوئی بھی تکلیف ہو یا پیدا ہو چکی ہو یا پیدا ہو کر بڑھ چکی ہو۔ مثلاً جسم کے مختلف حصص میں گومڑ یا گلٹیاں، پستانوں میں گلٹیاں، اعصابی خرابیاں از قسم رعشہ وغیرہ وغیرہ مفید ہے۔

آرنیکا مانٹ ان چوٹوں میں جن کی وجہ سے چوٹ کھائی ہوئی جگہ سرخ یا نیلی ہو جائے، نیز حرام مغز یا دماغ کی چوٹوں میں بھی مفید ہے۔ ہڈیوں کے ٹوٹنے سے جو ورم آجاتا ہے یا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر جو گومڑ اور گلٹی بن جاتی ہے اس کے لیے بھی اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ چوٹ کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ میں سے خون کا نکلنا، اینٹھن، پٹھوں کا درد پٹھوں کے پس جانے سے یا زیادہ جسمانی محنت سے پٹھوں میں درد یا جسمانی تکان سے قلب کا بڑھ جانا اور دھڑکن غرضیکہ چوٹ کی وجہ سے یا جسمانی تکان سے جو تکلیفات اور بیماریاں پیدا ہوئی ہوں ان سب کی دوا آرنیکا مانٹ ہے۔

آرنیکا مانٹ میں شروع سے آخر تک چوٹ کا سا درد اور تھکن پائی جاتی ہے۔ جہاں یہ احساس موجود ہو آرنیکا مانٹ اس جگہ چاہے بیماری کا نام کچھ ہی کیوں نہ ہو مفید ثابت ہوگا۔

ڈاکٹر فسٹ لکھتے ہیں کہ آرنیکا خصوصاً بلغمی مزاج والے موٹے تازے آدمیوں کے لیے مفید ہے۔ جن کے دماغی پردوں میں ورم ہو جاتا ہے، مگر ان آدمیوں پر جو یقیناً کمزور ہو چکے ہوں، جن کا خون خراب ہو چکا ہو اور عضلات نرم ہو گئے ہوں بہت کم اثر کرتا ہے۔

یہ دوا ان آدمیوں کے لیے مفید ہے جو چوٹوں کے اثر کو فوراً محسوس کرتے ہیں یا جن کو چوٹوں کے اثر کے نتائج دیر تک تکلیف دیتے رہتے ہوں یا جو ریل گاڑی میں سفر کرنے یا سمندری سفر سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریض ہمیشہ یہ شکایت کیا کرتے ہیں کہ ان کا بستر بہت سخت ہے۔ چاہے ان کے بستر کے گدیلوں کو کتنا ہی نرم کیوں نہ بنا دیا جائے۔

کھانسی میں یہ دوا اس وقت مفید ہوتی ہے۔ جب بچہ کھانسی سے پہلے یا کھانسی کے دوران خصوصاً کالی کھانسی میں روئے اور چلائے۔ نیز مزمن برانکائٹس BRONCHITIS (ہوا کی نالیوں کا ورم) میں جب مریضوں کو سینہ میں چوٹ کے سے درد کا احساس ہوتا ہو۔ یا جن کے سینے معمولی سی محنت یا چلنے کو برداشت نہ کر سکتے ہوئے درد کرنے لگتے ہیں۔

زخموں میں خون کا سیلان بھی اس دوا کے دائرہ اثر میں آتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خون کی چھوٹی نالیوں کے پھٹ جانے یا تحلیل ہو جانے میں یہ بہت مفید ہے سے۔ کھانسی اور دست میں اگر بلغم یا دستوں کے ساتھ خون کی دھاریاں موجود ہوں تو یہ دوا بعض دفعہ اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

کالی کھانسی میں خصوصاً یہ علامت پائی جاتی ہے۔ کہ بچہ کھانسی کے پہلے روتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں کھانستے کھانستے خون اتر آتا ہے۔ ایک عجیب بات جو مصنف کو معلوم ہوئی ہے وہ ناک کا ٹھنڈا ہو جاتا ہے جہاں کہیں یہ علامت دیکھی جاتی ہے آرنیکا زیادہ تر دوا ہوا کرتی ہے۔ اندرونی عضلات یا جلد کے نیچے چوٹ لگ جانے کی

وجہ سے خون کی نالیوں سے سیلان خون ہوتا ہے۔

تپ محرقہ میں اس میں بپٹیشیا کی طرح سے سانس میں اور سینہ میں تعفن ہوتی ہے۔ اور آرنیکا میں پیشاب و پاخانہ لگاتار ہوتا رہتا ہے۔ اس زمرہ میں ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ "محرقہ کے مریض میں غنودگی پیشاب اور پاخانہ کے از خود نکل جانے کے ساتھ ہوتی ہے۔ منہ اور سانس سے تعفن۔ سوال کا جواب پورا کرنے سے پہلے سو جانا صرف سر اور چہرے کا گرم ہونا اور باقی جسم کا ٹھنڈا ہونا۔"

ڈاکٹر پی، پی ولز لکھتے ہیں کہ "یکایک کسی تکلیف کا پیدا ہو جانا" اس دوا کا ایک خاص فعل ہے، انہوں نے ایک بچہ کا ڈبل نمونیا اس دوا سے محض اسی علامت پر درست کیا کہ اس کے سینہ کے دونوں جانب یکایک درد پیدا ہو گیا، اور جس سے مریض کے لیے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔

وضع حمل کے بعد یہ دوا ایسی اکسیر ہے۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ اگر وضع حمل کے بعد فوراً آرنیکا مانٹ نمبر ۳ کی چند خوراکیں دے دی جاویں تو نہ زچہ کو درد مابعد رہتے ہیں اور نہ نفاس کی خرابیاں پیش آتی ہیں بلکہ آنول بھی فوراً نکل جاتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر فرنگٹن لکھتے ہیں کہ وضع حمل کے بعد اس دوا کے دینے سے رحم بہت جلد سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی جھلی کا ٹکڑا رحم کے اندر رہ گیا ہو تو اس کو بھی یہ دوا نکال دیتی ہے۔

اپریشن کے بعد یہ دوا اکسیر ہے۔ کیونکہ اس دوا سے اپریشن کے اثرات مابعد پیدا نہیں ہوتے اور ایسی حالت میں یہ دوا انٹی سپٹک ANTISEPTIC کا کام کرتی ہے۔ اگر آنکھوں کی پتلیوں سے خون جاری ہو جائے تو یہ دوا خون کو بند کر دے گی۔ اور اس میں سے منجمد خون اگر کچھ ہو تو نکال کر بینائی کو قائم رکھے گی۔

جسم کے کسی حصہ سے اگر بال اڑ جائیں اور گنجا پن آجائے تو آرنیکا کا تیل کچھ مدت تک استعمال کرنے سے یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ چوٹوں پر آرنیکا مانٹ کا خارجی استعمال نہایت مفید ہے۔ آرنیکا مانٹ مدر ٹنکچر خارجی طور پر چوٹوں پر لگانے سے درد آناً فاناً دفع ہو جاتا ہے۔ مگر خیال رہے کہ پھٹی ہوئی جگہ پر آرنیکا مانٹ کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اس کے بجائے کیلنڈولا کا استعمال بہتر ہے۔

سکتہ جس میں چہرہ سرخ اور بھرا ہوا ہوتا ہے۔ قلبی استسقاء تنفس میں دقت کے ساتھ۔ غم یا اچانک مالی نقصان کی خبر سے صدمہ۔ اعضاء اور جسم میں درد جیسے کوٹے پیٹے گئے ہیں۔ جوڑوں میں درد جیسے موچ کھا گئے ہیں۔ جلد پر چوٹوں کی وجہ سے سیاہ اور نیلے نشان۔ عضلات جوڑ بندوں کے بائی کے درد خصوصاً پٹھا اور کندھوں کے تہا کرے نقرت انفلوانزہ۔ چوٹوں سے پیدا شدہ ہائڈروسیل یا فوطوں میں خون کا اجتماع۔ کثرت جماع سے پیدا شدہ تکالیف (مستورات میں شرمگاہ میں ورم اور مردوں میں نامردی)۔

علامات

دماغ:۔ بیہوشی (کیمفر، بیلاڈونا، اوپیم)، بات چیت کرنے سے مریض جواب ٹھیک دیتا ہے، لیکن پھر

بیہوشی اور غنودگی فوراً ہو جاتی ہے (ایپیٹشیا، ہیوسس) غنودگی کے ساتھ از خود پاخانہ کا نکل جانا۔ تپ محرقہ ہر چیز کی طرف سے بے پروا (فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، مایوس۔ درد مسلسل کام کرنے کی ناقابلیت۔ مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے۔ ایک بھی لفظ اونچی آواز سے نہیں بولتا، غنودگی میں بڑبڑاتا ہے یا بالکل بیہوشی میں رہتا ہے (ایسی بیہوشی اور غنودگی عام طور پر تپ محرقہ اور موسمی بخاروں میں پائی جاتی ہے)۔ حافظہ کی کمزوری (اناکارڈیم، لیکیس، نکس موسکاٹا) جو لفظ بولنا چاہتا ہے بھول جاتا ہے۔ (بپٹیا کاربو) اس بات کا اس کو ہمیشہ خدشہ رہتا ہے کہ کوئی آدمی اس کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ سامنے آنے والوں سے ٹکر نہ کھا جائے۔ پریشانی کے شدید حملے۔ درد دل، مایوسانہ پریشانی (آرم، نکس وام، پلس) کسی آدمی کے قریب آنے یا چھوئے جانے سے ڈرنے۔ بے حد اعصابی درد برداشت نہ کر سکے۔ تمام جسم بے حد ذکی الحس۔ شدید تکلیف کی حالت میں بھی مریض کہے کہ وہ ٹھیک ہے۔ اکیلا رہنا چاہے۔ دماغی محنت، جھٹکے یا چوٹ سے پیدا شدہ تکالیف بستر کے کپڑوں کو نوچے۔ ایک لفظ بھی بولنا نہ چاہے۔ سوالوں کا جواب نہ دینا چاہے ہمدردی پسند نہ کرے۔

سر :۔ چکر، متلی کے ساتھ۔ یہ چکر بیٹھنے سے اور سر کو جھکانے سے کم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن سر کو سیدھا کرنے سے یا ہلانے سے مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ خود بھی سر کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ (ایپومنا، بلاڈونا، برائی اونیا، کونیم، نکس وامیکا) آنکھیں بند کرنے سے چکر۔ سر میں پریشانی خصوصاً داہنی ابرو کے اوپر دباؤ کے ساتھ دبانے والا درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر اندر سے باہر کی طرف پھیل رہا ہے، درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چاقو سر کے اندر گھونپا جا رہا ہے، بعد میں سر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ صبح جاگنے پر درد سر اور پھر کھلی ہوا میں چلنے سے چکر۔ پیشانی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خون پیشانی میں رک گیا ہے۔ آنکھوں کے اوپر سے کنپٹیوں کی طرف جانے والا درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پیشانی کے ریشے تشنجی طور پر سکڑ گئے ہیں اُن کے نزدیک دماغ ایک ڈھیلے کی طرح گھومتا محسوس ہوتا ہے۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کنپٹیوں میں میخ ٹھونک دی گئی ہو (اناکارڈیم، اگیریکس، کافیا، اگنیشیا)۔ سر پر چوٹ یا صدمہ کے اثرات۔ بائیں کنپٹیوں میں سوئیاں چبھیں، بائیں کنپٹی میں نوبتی چبھن۔ پیشانی میں دبانے والا درد جب چل رہا ہو، زینہ چڑھ رہا ہو، یا پڑھ رہا ہو، ایک آنکھ کے اوپر درد پیشانی میں دباؤ اور سبزی مائل قے کے ساتھ۔ دماغ کے وسط میں بھاری پن۔ سکتہ، ہوش و حواس کا جاتے رہنا، پاخانے اور پیشاب کے از خود نکل جانے کے ساتھ بائیں جانب کا فالج، نبض بھری ہوئی اور سخت، تنفس میں خراٹے بڑبڑانے والا ہذیان۔ چوٹوں کے بعد دماغ کے پردوں میں ورم، گردن کے سرے پر ناقابل برداشت احساس جیسے برف رکھی ہو۔ سر کی چوٹی پر جلندار یا گرم جگہ۔

آنکھ :۔ آنکھیں اندر کھنچی ہوئی۔ داہنی پتلی کے اندرونی آدھے حصہ میں چکی لینے کا سا درد۔ پتلیاں پھیلی ہوئی یا سکڑی ہوئی، اوپر والے پپوٹوں کے کنارے درد کرتے ہیں، اگر پپوٹوں کو حرکت دی جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خشک ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کی سوجن چوٹ کے بعد آنکھوں کی پتلیوں سے خون کا بہنا، ان سے منجمد خون نکلتا ہے۔ چوٹ سے، آنکھوں کے عضلات کے فالج سے، پتلی سے سیلان خون

کی وجہ سے ازدواج البصر، نظر جما کر کام کرنے کے بعد آنکھوں میں تھکاوٹ کا احساس۔ اور پھوڑے کا سا درد۔ متحرک تصویریں دیکھنے یا آنکھوں سے زیادہ کام لینے کے بعد تھکاوٹ کا احساس، آنکھوں کے سامنے ستارے اڑیں جس کی زیادتی پڑھتے یا لکھتے وقت ہو۔ آنکھوں کا شدید عصبی درد جس کے ساتھ سر گرم ہو اور جسم ٹھنڈا۔

کان :۔ کانوں میں چوٹ لگنے کا سا درد۔ کانوں کے اندر اور پیچھے سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ کانوں میں خشکی، چوٹ کی وجہ سے اونچا سنائی دینا۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی آواز۔ کان سے خون کا سیلان، خون کے چڑھ کرنے کی وجہ سے کانوں میں آوازیں۔

ناک :۔ ناک میں اوپر سے نیچے کی طرف چوٹ کا سا درد۔ ناک کا بار بار صاف کرنا، اور رطوبت میں خون کے نشان۔ نکسیر میں خون کا رنگ سیاہ۔ خون پتلا اور نکسیر ناک پر چوٹ لگنے کے بعد ہوتی ہے یا کالی کھانسی یا تپ محرقہ میں ہوتی ہے، ناک کی نوک ٹھنڈی۔ ناک متورم۔ شدید چھینکیں زیادہ بوجھ اٹھانے کے بعد دوسرے دن۔

چہرہ :۔ چہرہ کھنچا ہوا۔ ہونٹ چھلے اور پھٹے ہوئے۔ داہنے رخسار پر سرخ ورم جس میں چبکن کی طرح درد ہوتا ہے۔ ہونٹ سوجے ہوئے اور سر بہ نسبت جسم کے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ ایک رخسار میں سرخی اور جلن (اکونائٹ، کیمولا) تپ محرقہ میں نچلے ہونٹ کا کانپنا۔ چہرے میں شام کے وقت خشکی بغیر پیاس کے صبح کے وقت جبڑے کے داہنے جوڑ میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد۔ زیادہ تر حرکت سے۔ نچلا جبڑا لٹک جائے۔

منہ :۔ منہ سے بدبو (اورم، ہیپر، آئیوڈیم، کریازوٹ، مرک، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا)، سانس متعفن منہ میں خشکی پیاس کی زیادتی کے ساتھ (آرسنک، برائی اونیا) زبان کی جڑ میں اور غذا کی نالی میں کاٹنے والا درد جلن اور چھیلن۔ آپریشن کے بعد یا دانت نکلوانے یا دانت بھروانے کے بعد دانت میں درد۔ اوپری جبڑے کے داہنی طرف کے تمام دانتوں میں کاٹنے والے، پھاڑنے والے اور تیز درد جو کان کو جائیں۔ جن کی زیادتی بیرونی گرمی سے یا تازی ہوا میں سانس لینے سے ہو چبکن والا درد دانت، دانت میں احساس جیسے اپنے گڑھے سے باہر کھنچا جا رہا ہے۔ درد دانت کی حالت میں مسوڑھوں میں چبکن اور سرسراہٹ، ان بچوں کے جن کے دانت نکل رہے ہوں مسوڑھے متورم اور ان میں پھوڑے کا سا درد۔ زبان پر سفیدی (انٹم کروڈ برائی اونیا، مرک، نکس وامیکا)۔ ذائقہ کڑوا اور برا (ہیپر) بدبودار اور پھیکا (پلساٹیلا) سڑے ہوئے انڈوں کی طرح (اگیریکس، انٹم ٹارٹ، کیمومیلا، سورنیم، سیپیا، پلساٹیلا)، رات کے وقت خالی ڈکار۔ متلی عام جسمانی کمزوری کے ساتھ نیز گلے میں جلن اور کھرچن کے ساتھ۔ چوٹوں کے بعد منجمد خون کی قے۔ منہ خشک بے حد پیاس کے ساتھ۔ ٹائیفائڈ کی حالت میں سڑاند کی سی بو۔ سانس متعفن، حلق کے پچھلے حصہ میں ڈنگ لگنے کے سے درد نگلنے کے دوران میں۔

معدہ :۔ غذا کا اچھا نہ معلوم ہونا۔ گوشت سے نفرت (ایپومنا، گریفائٹس، پٹیلا، پلساٹیلا)، ڈکاریں

کڑوی اور سڑے ہوئے انڈوں کی طرح (اگیریکس، انٹم ٹارٹ، کیموملا، سوریتم، سیپیا، پٹیلا) رات کے وقت خالی ڈکاریں، پیاس بغیر بیرونی گرمی کے۔ متلی حلق میں جلن اور کھرچن کے ساتھ چوٹوں کے بعد منجمد خون کی قے۔ معدے میں تشنجی سکڑاؤ، جس سے درد پیدا ہوتا ہے لیکن زیادہ تر معدے کی پچھلی جھلی میں جو ریڑھ کی طرف کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کے نیچے درد اتر جائے گا معدہ میں تشنجی مروڑ۔ سرکہ یا کھٹی چیزوں شراب کی خواہش ہو، کھانے کے بعد فم معدہ میں بوجھ جیسے غذا ٹھس پڑی ہو۔ معدے میں ریاحی نفخ۔ معدے میں بھاری پن۔

شکم :۔ شکم میں تکلیف دہ نفخ (چائنا)، قبض ہونے پر بھی پاخانہ کی بار بار حاجت۔ بدبودار ریاح (اسکولس ایلو، برائی اونیا کاربو ویج، گریفائٹس) جن میں سڑے ہوئے انڈوں کی سی بو (سلفر) ہو خصوصاً بائیں پسلیوں کے نیچے سوئیاں چبھنے کا سا درد، کھڑے ہونے پر ہوتا ہے، جس سے سانس میں رکاوٹ معلوم ہوتی ہے کھانستے وقت شکم میں سوئیاں چبھنا، اور کاٹنے کا سا درد۔ شکم میں ایک طرف سے دوسری طرف بھالے چبھنے کا سا درد پیچش کا سا درد۔ متلی اور غنودگی کے ساتھ پیڑو کے بائیں طرف چیرنے والا اور رک رک کر ہونے والا درد۔ جگر کے مقام میں سوئیاں چبھنے کا سا درد اور دباؤ۔ تلی کے مقام میں سوئیاں چبھیں اور دبانے پر پھوڑے کا سا درد۔ تقطیر البول کے ساتھ درد شکم۔ ناف کے گرد درد جب حرکت کر رہا ہو۔

پاخانہ اور مبرز :۔ ازخود پاخانہ (کاربو ویج، آرسنک) رات کے وقت (ہیوسمس)، سوتے میں۔ دست تیلے رنگ کے خمیر کی طرح۔ غیر منہضم پاخانے (انٹم کروڈم، چائنا، پاڈوفائلم) خون یا آنوں کے مقدار میں زیادہ پتلے، لئی کی طرح گندی بو والے (پاڈوفائلم) جن سے پہلے مروڑ ہوتا ہے۔ مگر پاخانہ کے بعد آرام ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے آنوں ملے دست۔ رات کے وقت دست جن کے ساتھ آنتوں میں کاٹنے والا درد ہوتا ہے۔ جلد جلد دست۔ ہر دست کے بعد مریض لیٹ جانے کی خواہش کرتا ہے پیچش مثانہ کی گردن میں مروڑ اور پیشاب کی بے سود حاجت کے ساتھ۔ فم معدہ پر چوٹ کے بعد سخت ترین قبض۔

مثانہ :۔ پیشاب سیاہ مقدار میں کم (اکونائٹ) پیشاب میں اینٹ کے رنگ کی ریت کا رسوب (لائیکو پوڈیم، چائنا، نیٹرم میور، فاسفورس) پیشاب گہرے مٹیالے رنگ کا۔ چوٹ سے خون کا پیشاب مثانہ میں اینٹھن ازخود پیشاب کے قطرے اس اینٹھن کے ساتھ گر جاتے ہیں اور پیشاب کی بے سود حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب کا ازخود نکل جانا (آرسنک، بیلاڈونا، ہیوسمس) رات کے وقت نیند کی حالت میں (کاسٹیکم، کیوپرم، پلساٹیلا)۔ پیشاب کرتے وقت زیادہ دیر تک پیشاب آنے کے لیے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ سخت جسمانی محنت کی وجہ سے پیشاب کا رک جانا۔ پیشاب رکا ہوا مثانہ میں بوجھ اور درد۔ گردوں میں درد جیسے ان میں بھونکے جا رہے ہیں۔ جاڑا جس کے بعد گردے کے درد ہوں متلی اور قے جس سے سکون نہ ہو۔ پیشاب کی تکالیف پیچش کے ساتھ۔ بچے مثانہ میں درد کی وجہ سے چیخیں اور چلائیں۔

آلات تناسل مردانہ :۔ چوٹوں کے بعد عضو مخصوص اور فوطے متورم اور نیلگوں سرخ۔ منی کی نالیوں میں درد بھرا ورم، نگر میں سوئیاں چبھیں فوطوں کا زہر باد جو مقعد تک جائے۔ چوٹ سے پیدا شدہ ہائیڈروسیل۔

آلات تناسل زنانہ :۔ جماع کے بعد سیلان خون حیض موافق انداز وقت۔ رحم میں زخم خون بہنے کی رغبت ساتھ لب ہائے فرج میں درد بھرا ورم۔ چوٹ سے پیدا شدہ رحم کی گراوٹ چوٹوں یا صدموں سے اسقاط حمل کا خدشہ وضع حمل کے درد شدید لیکن موثر نہ ہوں، درد کمزور یا رک جائیں اور مریضہ بار بار کروٹ بدلنا چاہے وضع حمل کے بعد اعضاء میں پھوڑے کا درد وضع حمل کے بعد کے درد شدید جو دودھ پلاتے وقت پھر پیدا ہو جائیں وضع حمل کے بعد پیشاب کا قطرہ قطرہ گرنا سر پستان میں پھوڑے کا درد۔ چوٹوں کی وجہ سے پستان میں ورم زہر باد کا سا ورم۔

آلات تنفس :۔ بچوں کو زور سے رونے اور سسکیاں لینے کے بعد کھانسی۔ حنجرے کے اوپر کے حصہ کی خراش کی وجہ سے کھانسی ہوا کی نالی کے حصہ میں سرسراہٹ کی وجہ سے خشک کھانسی۔ کھانسی ہر روز صبح اٹھنے پر مسلسل اور تمام جسم کو ہلا دینے والی۔ خون ملا بلغم (برائی اونیا، فاسفورس)۔ سانس میں رکاوٹ۔ سانس میں کمی۔ سانس تیز۔ سینہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ بائیں جانب خشک کھانسی سوئیاں چبھنے والے درد کو بڑھا دیتی ہیں۔ اور سینہ کو تنگ کر دیتی ہیں، بائیں سینہ کے درمیانی حصہ میں سوئیاں چبھنے کے سے شدید درد (برائی اونیا، کالی کارب) چوٹ کا سا درد (ایپس، چائنا، سلیشیا) یا سینہ کی کریوں میں یا پسلیوں میں موچ کا سا درد۔ درد حرکت سے۔ سانس لینے سے۔ اور کھانسنے سے بڑھتا ہے۔ سینہ میں جلن کا سا درد۔ سینہ میں سوئیاں چبھیں جن کی زیادتی حرکت سے ہو اور کسی بیرونی دباؤ سے۔ آواز کے زیادہ استعمال سے آواز بیٹھ جائے بچے جب غصہ میں آئیں اپنا دم کھو بیٹھیں۔ دمہ۔ ادھر ادھر کی حرکت کی خواہش کے ساتھ آدھی رات کے قبل بے خوابی ایسی دکھائی دے جیسے دم نکل رہا ہے۔ قلب پر چربی چڑھ جانے کے ساتھ لوزتین میں جھڑ اور ہوا کی نالی میں مسلسل ناقابل ضبط سرسراہٹ جس سے دن اور رات کھانسی پیدا ہو۔ رات کے وقت نیند کے دوران کھانسی کے دورے جن سے مریض کی آنکھ نہ کھلے۔ کھانسی جس سے آنکھوں میں خون آ جائے، نکسیر بہے اور خون ملی جھاگ دار یا خون کے ٹکڑوں کی بلغم نکلے۔ پلورسی میں مسلسل وضع بدلنی پڑے، بستر سخت محسوس ہو۔

قلب اور نبض :۔ دل کے مقام میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ شکنجہ میں کس دیا ہے (کیکٹس، لیلیم ٹگ) یا جیسے صدمہ پہنچا ہے۔ تیز دوڑنے سے دل میں درد۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی کے نیچے درد، پریشانی اور مردنی۔ نبض بے قاعدہ۔ دم پھولنا۔ دل میں درد، حرکت کرنے پر۔ سانس اندر لینے یا باہر نکالنے پر سینہ کے ریشے اور کریوں میں چوٹ کا سا درد۔ دل کے مقام میں سوئیاں چبھنے کا سا درد (برائی اونیا، کیکٹس، کالی کارب، سپائی جیلیا) جو قلب میں بائیں سے دائیں جانب کو جائیں، نبض کمزور بے قاعدہ (ایپو سائنم، ڈیجی ٹیلس)، قریب قریب ہر محنت کے بعد دھڑکن جو آرام کے دوران ختم ہو جائے، قلب پر چربی کا چڑھ

گردن اور پیٹھ :۔ ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد جیسے بہت دیر تک جھک کر کھڑے ہونے کے بعد اٹھنے

سے ہوتا ہے (چائنا، ڈلکا مارہ، پلساٹیلا)، صبح کے وقت اٹھنے پر ریڑھ میں بہت درد جیسے پیٹھ پر چوٹ لگی ہو (آرسنک، بربرس ولگ، رسٹاکس سلفر) ریڑھ کی ہڈی کے درمیان میں بیٹھنے پر درد، یہ محسوس ہوتا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی جسم کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ گردن کی نچلے گریوں میں سر جھکانے پر درد نیز ریڑھ کی نچلے گریوں میں درد۔ کندھوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے نزدیک دبانے والا درد، ہر دفعہ اندر سانس کھینچنے پر پیٹھ کے داہنی طرف نچلی پسلیوں سے لے کر تک سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

اعضاء :۔ تمام اعضاء میں بھاری پن۔ چلتے وقت تمام جوڑوں میں فالج کا سا درد، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جوڑوں پر چوٹ آئی ہے۔ حرکت کرنے کے وقت یا آرام کرتے وقت تمام اعضاء میں چوٹ کا سا درد۔

گاڑی کے جھٹکوں سے جلدی چلنے سے۔ پاؤں سے قدم رکھنے سے اعضاء میں چوٹ کا سا درد، اعضاء میں بھاری پن۔ اعضاء میں چیٹھن، پھوڑے کے سے درد کن ہونے، ورم یا سرسراہٹ کے ساتھ گٹھیا، مریض کسی کا نزدیک آنا یا چھوا جانا برداشت نہ کر سکے۔

بازو :۔ بازوؤں میں تھکاوٹ جیسے چوٹ سے ہو (سمی یکی فوگا) بازوؤں کی سامنے والی سطح میں چوٹ کا سا درد۔ اس امر کا احساس کہ بازو اور کلائی میں موچ آگئی ہے۔ انگوٹھوں میں شدید درد۔ کندھے کے جوڑ سے لے کر چھوٹی انگلی کے جوڑ تک تمام بازوؤں میں شدید اینٹھن۔ ہاتھ کے ہلانے سے داہنی کلائی میں معمولی سی کوکن اور ہڈی اتر جانے کا سا احساس۔ داہنے ہاتھ کی پشت پر تیز درد۔ داہنے بازو کی کلائی کی بیرونی ہڈی میں درد بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں تشنج، بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں درد۔ داہنے انگوٹھے میں کھنچاوٹ۔

ٹانگیں :۔ ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنے سے بائیں چوتڑ کے جوڑ میں درد۔ چوتڑوں میں موچ کا سا درد، رانوں میں چلتے وقت چوٹ لگنے کا سا درد۔ داہنی پنڈلی میں چوٹ کا سا درد۔ اور ٹانگ میں سستی اور کمزوری، پیروں کے جوڑوں میں موچ کا سا درد، شام کے وقت پیروں میں گٹھیا کا سا درد پیروں کے انگوٹھے میں موچ کا سا درد محسوس ہوتا ہے۔ بائیں پنڈلی کی ہڈی پر تھوڑی سی جگہ میں جلن۔ بائیں پنڈلی اور پیروں میں درد۔ گھٹنوں کے جوڑ یکایک خم کھا جائیں جب کھڑا ہو پیرکن اور بے حس ٹخنوں میں کمزوری پیروں میں گرم زہرباد کا سا ورم اور درد۔

مخصوص خواص :۔ مختلف حصص میں سوئیاں چبھنا، چوٹ والی جگہ میں چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس یا ہلکا درد۔ چوٹ کے لگنے کے سے درد کے ساتھ کمزوری (بپٹیشیا) تمام جسم میں سستی اور کمزوری، جس کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جا سکتا، تھکن اور چوٹ کا سا درد (رینکولس بلبس) پھوڑے کا سا درد (ہپریکم، روٹا) حد سے زیادہ کمزوری (چائنا) جس کی وجہ سے لیٹ جانا پڑتا ہے۔ گو بستر سخت محسوس ہوتا ہے (بپٹیشیا) تمام جسم خصوصاً جلد اور جوڑوں میں حد سے زیادہ درد۔ جسم کے بیرونی حصوں میں پھاڑنے کے سے اور چوٹ کے درد (اکونائٹ)،

جلد :۔ سرخ، گرم اور استسقائی پھلاوٹ (رسٹاکس، ایپس)، جلد اور ریشوں پر ورم دبانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ زہرباد کا سا ورم۔ گرم سخت چمک دار ورم جیسے کیڑوں کے ڈنکوں سے ہو (انتھراکسینم، ایپس)

(لیڈم) یکے بعد دیگرے پھوڑے۔ پھوڑوں میں سخت درد۔

نیند :۔ نیند کا غلبہ، غنودگی (نکس موسکاٹا) شام کے وقت اکثر جمائیاں آنا۔ بے خوابی کے ساتھ نیند کا غلبہ (اوپیم، چائنا) خواب ڈراؤنے، پریشان کن (اورم، پلساٹیلا، سلفر) قبروں پر بجلی گرنے کے وغیرہ وغیرہ۔ سوالوں کا جواب دیتے دیتے جواب کو ختم کرنے سے پہلے سو جائے۔ دو سے تین بجے تک صبح بخار، بے چینی اور مسلسل لوٹتے پلٹنے کی خواہش سے نہ سو سکے

بخار :۔ صبح بستر میں سردی، جاڑا بخار، ایک رخسار کا زیادہ گرم ہونا۔ تمام جسم میں اور سر میں لرزہ کی حالت میں سر میں گرمی اور سرخی اور چہرے پر گرمی (آرسنک)، ہاتھ ٹھنڈے۔ جوڑوں میں، پیٹھ میں اور بازوؤں میں چوٹ کا سا درد۔ بستر میں خشک بخار شدید پیاس، کپڑا اوڑھنے سے بھی سردی معلوم ہوتی ہے۔ بستر میں حرکت کرنے پر سردی محسوس ہوتی ہے۔ صرف سر یا صرف چہرہ پر حرارت اور باقی جسم ٹھنڈا اندرونی گرمی۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے (آرسنک) پسینہ کھٹا یا بدبودار (آرسنک) رات کے وقت، معدے پر چوٹ کے بعد دق کا بخار اور لاغری۔ ملیریا بخاروں میں دو بخاروں کے درمیانی وقفہ میں دردِ سر، چہرہ زرد، ذائقہ کڑوا اور گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ ٹائیفائیڈ اور چوٹوں سے پیدا شدہ بخار۔

کمی اور زیادتی :۔ اس دوا کی علامتیں ذرا چھونے سے، حرکت کرنے سے، آرام کرنے سے، اور سردی سے بڑھ جاتی ہیں۔ لیٹنے سے یا سر کو نیچے کرنے سے تکلیف میں کمی ہو جاتی ہے، مگر بائیں طرف لیٹنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔

ابراٹینم، ایسنتھیم، کیلنڈولا، کیموملا، سنا، نیفالیم۔

معاون :۔ اکونائٹ، امونیم کارب، کروٹن ٹگ، آرسنک، بپٹیشیا (تپ محرقہ کی حالت میں بپٹیشیا کا مریض اپنے آپ کو بیمار خیال کرتا ہے، مگر آرنیکا میں مریض اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا بلکہ بیماری کے خیال کی مریض تردید کرتا ہے)، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیموملا، چائنا، یوفریشیا، کیلنڈولا، ہیپر، ہائپریکم، ایمے میلس، اپیکاک، لیڈم، مرک، پلساٹیلا، رینن کولس سکلریٹس، روڈوڈینڈرون، روٹا، سانی گیریا، سلیشیا، سمفائٹم، سلفر، سلفیورک ایسڈ، ورٹیرم،

یہ دوا یعنی آرنیکا، اکونائٹ، اپیکاک، ورٹیرم، اور ایپس کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے، اور اس دوا کے بعد آرسنک، اکونائٹ، برائی اونیا، اپیکاک، رسٹاکس اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

یہ دوا یعنی آرنیکا، کتوں کے خرگوشوں کے یا دوسرے دیوانے جانوروں کے کاٹنے کے بعد مضر ہوتی ہے۔

یہ دوا امونیا کارب، چائنا، سائی کوٹا، فیرم، اگنیشیا، اپیکاک، اور سینیگا کے اثر کو زائل کرتی ہے۔ اور اس کے اثرات مفصلہ ذیل دواؤں سے زائل ہوتے ہیں۔ کیمفر، اپیکاک، کافیا، اکونائٹ

آرنیکا، چائنا، اگنیشیا۔

متضاد:۔ آرنیکا کے بعد شراب پینا بداثرات پیدا کرتا ہے۔

طاقت: ہزار نمبر ۳۰ تک، اونچی طاقتیں یعنی نمبر ۲۰۰ سے ایک لاکھ تک بہت کام کرتی ہیں۔

آکسیجنیم

Oxygenium

CHEMICAL SYMBOL : 0 – 16.
Dilution in distilled water charged with gas.

آکسیجن گیس

ڈاکٹر سوان نے آکسیجنیم نمبر ۲۰۰ سے شروع میں آزمائش کی تھی۔ ڈاکٹر ولیمز نے ادویہ کی آزمائش کے متعلق جو مضمون تحریر کیا تھا، تحریر کیا ہے اور ڈاکٹر کلارک نے آکسائیڈول کی آزمائش کی، یہ دوا شکل میں ہائیڈروجن پرآکسائیڈ سے ملتی جلتی ہے۔ مگر ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کی طرح سے اس دوا سے جھاگ نہیں اٹھتا، اور نہ ذائقہ میں ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کی طرح بدمزہ ہے۔

آکسائیڈول کو جب پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو پھر ذائقہ میں بدمزہ نہیں رہتی۔ اور اس کے آدھ اونس پانی میں ملا کر دن میں تین بار پینے سے قبض رفع ہو جاتا ہے، اور دست آجاتے ہیں۔ مگر پھر قبض ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں "میں نے بذات خود اس کا استعمال کیا۔ زکام کی تمام علامتیں اس سے پیدا ہو گئیں، میں نے اس دوا کے لوشن کو بطور اینٹی سیپٹک (زہر مارنے والے لوشن) کے بہترین پایا۔ نیز سردی میں گھومنے کے بعد اگر حلق میں درد پیدا ہو جائے یا آواز بیٹھ جائے، تو اس دوا کی کلی کرنے سے حلق میں خراش اور آواز درست ہو جاتی ہے۔ اور زکام یا سردی کا کوئی اثر سینہ کی طرف نہیں بڑھتا"

سوزاک کی بیماریوں میں اس دوا کا لوشن پیشاب کے زہر نکالنے کے لیے اندرونی و خارجی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لوشن کے ساتھ ہومیوپیتھک دوائیں دی جا سکتی ہیں، ہومیوپیتھک ادویہ کے اثر میں یہ دوا خلل اندازی نہیں کرتی۔

اس کے موجد کا دعویٰ ہے کہ آکزیما اور سرطان میں اس دوا کا اثر مخصوص ہے، مصنف نے آکزیما میں اس دوا کو استعمال کیا اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں عارضی فائدہ تو ہوا مگر مستقل فائدہ مصنف حاصل نہ کر سکا۔

ہومیوپیتھک فزیشن جلد نمبر ۱ صفحہ ۔ ۲۴ پر ڈاکٹر سوان موجد دوا نے چند مریضوں کے متعلق بیان کیا ہے جس کا اقتباس ناظرین کی دلچسپی اور رہنمائی کے لیے بہتر ہوگا۔

۱ :۔ مجرہ کے اوپر خشکی سے کھانسی اور حلق میں مسلسل سرسراہٹ، سخت ہلا دینے والی کھانسی جس سے معدہ تک پھوڑے کا سا درد ہوتا تھا۔ ہر کھانسی کے ساتھ بلغم گاڑھا، لیسدار، بدمزہ آتا تھا آکسیجنیم نمبر ۱۰۰۰ ایک

خوراک کے استعمال سے شکایت دور ہو گئی۔

۲ :۔ ایک مریض کے پیشاب میں بہت زیادہ مقدار میں یورک ایسڈ آتا تھا۔ یورک ایسڈ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ یاقوت کی ریت ہے۔ آکسیجنیم ایک ملا کھ نے شکایت رفع کر دی۔

۳ :۔ کھانسی ہلکی سرسراہٹ سے آتی تھی، اور کھانسنے سے سینہ میں پھوڑے کا سا درد ہوتا تھا، یہ کھانسی پچھلی رات میں دو سے تین بجے تک بڑھتی تھی اور چت لیٹنے سے اس کھانسی میں آرام ہوتا تھا۔ آکسیجنیم ایک لاکھ نے شفا دی۔

۴ :۔ ایک مریض کے منہ میں آکو تھا، اندرونی آکسیجنیم دس ہزار ایک خوراک خارجی طور پر آکسیجنیم ایک بڑا چمچہ پانی آدھ چمچہ دن میں دو بار کلی، اس سے مریض صحت یاب ہو گیا۔

آج کل عام طور پر یہ طریقہ حکمت میں رائج ہو گیا ہے۔ جب مریض گھٹن کھا جائے، یا زہر چڑھ جائے تو مریض کو آکسیجن کے ذریعہ مصنوعی سانس دی جاتی ہے۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ یہ طریقہ دن بدن زیادہ کامیاب ہو رہا ہے، مصنف کی دلی خواہش ہے کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان بھی اس طریقے سے اپنے مریضوں کو فائدہ پہنچائیں، کیونکہ بعض وقت محض دواؤں پر بھروسہ کرنا اور خارجی طریقوں کو استعمال نہ کرنا مریض کی جان کے ساتھ کھیلنا ہے۔ ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۹ پر ڈاکٹر کرٹوز لکھتے ہیں "کہ اوزون کے سنگھانے سے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو کس قدر مدد ملتی ہے وہ مفصلہ ذیل بیان سے بخوبی واضح ہو جائے گا، ایک مریضہ بعمر ۱۸ سال لمبی دبلی پتلی، حد سے زیادہ پیلی، سبز بخش کی ماری ہوئی دو سال تک بیمار رہی۔ دوا لوہے نے اسکو فائدہ بخشا اور نہ ہومیوپیتھی ہی اس کی تکلیفات کو کم کر سکی۔ اس کی علامات یہ تھیں۔ کمزوری، سانس کا پھولنا معمولی محنت سے دھڑکن، محنت کے بعد خصوصاً زینہ پر چڑھنے سے شدید دردِ سر، ریڑھ کی ہڈی میں خصوصاً کمر میں درد، ٹانگوں میں بائی کے درد، حرکت کی خواہش مگر کمزوری کی وجہ سے حرکت نہیں کر سکتی۔ سیدھی کھڑی نہیں ہو سکتی، کمرے میں چلنے سے کبڑی نظر آتی ہے، بھوک ندارد، حیض بہت دیر میں اور کبھی کبھی ہوتا ہے۔ قو اس میں خون کی کمی، اور خون پانی کا سا پتلا تھا، تمام علامات مرطوب موسم میں یا آندھی پانی میں بڑھتی ہیں، پلسٹیلا نے بہت تھوڑا فائدہ پہنچایا، رسٹاکس دیا گیا۔ اس سے تکلیفات حد سے زیادہ بڑھ گئیں۔ مریضہ صرف رسٹاکس کی مریضہ تھی، میں نے سوچا کہ اوزون کے فعل سے شاید خون کے لال اجزاء پر کافی اثر ہو جائے ہفتہ میں تین بار ہر بار دس منٹ تک میں نے اوزون سونگھانا شروع کیا اور ساتھ ہی رسٹاکس بھی دیا بہت جلد مریضہ ٹھیک ہونی شروع ہو گئی اور مستقل طور پر وہ شفایاب ہو گئی۔"

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۵۶۷ پر ایک ذیابیطس کے مریض کا ذکر ہوا ہے۔ جس کو آکسیجنیم نے بالکل شفا بخشی آکسیجنیم مدر ٹنکچر کئی قطرے فی خوراک کے حساب سے دیئے گئے تھے، ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۳۷ صفحہ ۴۶ پر کالی کھانسی کے کئی مریضوں کے متعلق ذکر آیا ہے جن کی کالی کھانسی محض اوزون کے سونگھانے سے رفع ہو گئی۔

نارتھ امریکہ جنرل آف ہومیوپیتھی جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۲۹ پر ڈاکٹر ہیلے فیر نے لکھا ہے "میں نے ایک افیون

کے مہلک مریض کو جس نے مارفیا ایسی ٹیٹ ۳۰ گرین خودکشی کرنے کے لیے کھایا تھا۔ اس وقت بچایا جب تمام علاج بے کار ہو چکے تھے۔ بیس دس گھنٹہ تک مسلسل مریض کو آکسیجن سونگھایا گیا۔

کمر میں درد پیڑو کے عضلات میں اور سیون میں تھکاوٹ کا احساس۔

علامات

سر:۔ پیشانی پر ہلکا درد سر خصوصاً بائیں آنکھ کے اوپر، بائیں کنپٹی میں درد جو چھونے سے ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔ کھوپڑی کے اوپر مسلسل پسینہ۔

آنکھ:۔ پپوٹوں اور چہرے کی جلد میں سرسراہٹ

ناک:۔ ناک میں سوکھی ہوئی رطوبت جس سے ہر وقت ناک کریدنا پڑتی ہے۔ صبح کے وقت سفیدی مائل زرد لیسدار رطوبت کا اخراج، کھانسی کے ساتھ چھینکیں۔

چہرہ:۔ چہرے کی جلد میں سرسراہٹ۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد۔

منہ:۔ منہ اور گالوں میں زخم۔

حلق:۔ حلق میں تحریک۔

شکم:۔ بہت زیادہ ریاح۔ پاخانہ کے وقت بہت زیادہ ریاح کا اخراج۔ مبرز میں ریاح کا اجتماع جس سے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ مگر مریض ریاح خارج کرنے سے ڈرتا ہے۔ مبادا کہ پاخانہ ساتھ نکل جائے

آلات تناسل مردانہ:۔ فوطوں کے دائیں طرف باریک دانے، جن میں ڈنک کا سا درد ہوتا ہے اور جو صرف ایک روز تک رہتے ہیں۔

آلات تنفس:۔ شدید کھانسی اور چھینکیں۔ جس کے بعد حلق میں اور ہوا کی نالیوں میں زخم کا سا درد ہوتا ہے تنفس میں تحریک جیسے وبائی زلہ سے صحت یاب ہوتے وقت ہوتا ہے۔ آواز بیٹھنا۔ سخت ہلا دینے والی کھانسی، جو رات کے وقت سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے کی سرسراہٹ سے پیدا ہوتی ہے یہ کھانسی ہر کروٹ لینے پر بڑھتی ہے۔ مگر چت لیٹنے پر کم ہو جاتی ہے۔ اس کھانسی کے ساتھ لیسدار بلغم کثرت سے نکلتا ہے۔ خشک کھانسی ۲ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک۔

سینہ:۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی کے نیچے سرسراہٹ، سینہ میں دم گھٹنے کا احساس، اور اسی لیے آہستہ آہستہ سانس لینے کی ضرورت پڑتی ہے

پیٹھ:۔ تمام کمر میں خصوصاً پیڑو میں درد، اور تھکن کا احساس۔

ہاتھ اور پاؤں:۔ ٹانگوں اور رانوں میں تھکن۔ داہنے چوتڑ میں مبرز کے نزدیک خارش کے دانے جو بہت درد کرتے ہیں اور بعد میں آبلوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

طاقت:۔ مدرٹنکچر سے ایک لاکھ تک۔

تعلق:۔ افیون، مارفیا، سٹرکنیا کے زہر کو زائل کرتی ہے۔

مقابلہ کرو:۔ کالی بائیکرام، کالی کلور، کلورم۔ الکٹرک سٹی۔

Oxydendron Arboreum

آکسائی ڈنڈرن

NATURAL ORDER : Ericaceae
SYNONYMS : Sour wood
Sorreltree, Elk tree
PARTS USED : Leaves
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

آکسائی ڈنڈرن یا انڈرومیڈا آربوریا، ابھی نامکمل دوا ہے۔ کیونکہ اس کی آزمائش پورے طور پر نہیں ہوئی مگر استسقاء میں جہاں اپوسائنم وغیرہ دوائیں ناکامیاب ہو جاتی ہیں تو یہ دوا چند روز کے اندر مریض کو صحت یاب کر دیتی ہے اس دوا کے استسقاء میں پیشاب کم ہو جاتا ہے۔ یا بالکل بند ہو جاتا ہے عضو مخصوص کے غدود بڑھ جاتے ہیں، اور مثانہ کے منہ پر ایک خاص قسم کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض کی سانس میں بھی استسقاء کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے، غدی مذی کا بڑھ جانا۔ مثانہ میں پتھری۔

طاقت:۔ مدرٹنکچر۔

Oxytropis Lamberti

آگزائی ٹروپس لمبرٹی

NATURAL ORDER : Leguminosae.
SYNONYMS : Rattle wood
PARTS USED : The plant without root.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ہومیوپیتھک ریکارڈر جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۴۶ پر ڈاکٹر جنزی لکھتے ہیں یہ گزشتہ جنوری میں میری توجہ اس پودے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جب برف پڑتی ہے، تو یہی ایک پودا ہے جو ہرا رہتا ہے۔ میں پہاڑی علاقہ میں سفر کر رہا تھا۔ میں نے برف سے اوپر ہر کہیں دیکھے جن کو مویشی چر رہے تھے۔ میں ان پودوں کی طرف بڑھا تو ڈر گئے۔ اگرچہ وہ بھاگنا چاہتے تھے مگر وہ ایک قدم بھی نہ ہل سکے۔ انہوں نے میری طرف پیٹھ کر دی اور چپ چاپ وہیں کے وہیں کھڑے رہے۔ مجھے ان کی حرکت دیکھ کر فوراً آگزائی ٹروپس کا خیال آگیا۔ کیونکہ اس پودے سے ریڑھ کی ہڈی پر ورم آجاتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس کو کھانے والا مفلوج ہو جاتا ہے۔ مجھے تعجب تھا کہ جب اس پودے میں یہ خاصیت ہے۔ تو کیوں جانور اس کو کھاتے ہیں۔ مگر جواب صاف تھا۔ جب برف گرنے کی وجہ سے کوئی دوسری ہری گھاس نہیں ملتی، مویشیوں کو وہاں تک کھینچ لانے والا سوائے ہری چیز کے لالچ کیا ہو سکتا ہے "

اس کی کچھ مدت کے بعد ڈاکٹر میری گیچ نے اس دوا کی آزمائش کی، ان کی آزمائش میں دل و دماغ کی کئی ایک علامات ظاہر ہوئیں۔ حافظہ کی کمزوری ناامیدی اس امر کا احساس کہ دماغ ہی نہیں رہا۔

سر میں بھاری پن اور کھڑے ہوتے وقت لڑکھڑانا۔ تکلیف کے سوچنے سے تکلیف کا بڑھنا۔

جنسٹری اور ریج کی آزمائش میں علاوہ مندرجہ بالا علامات کے یہ بھی مشاہدہ کیا گیا۔ آنکھوں میں نمایاں درد اور بینائی کی خرابی۔ ریڑھ کی بے حسی اور اعضاء کے اوپر برابر نہ رہنا خصیوں اور خصیۃ الرحم میں درد نامردگی۔

اوپر کی آزمائشوں سے یہ بات صاف عیاں ہے۔ کہ آگزائی ڈروپس کا اثر نظام عصبی پر ہوتا ہے اس میں کانپنا اور خالی پن کا احساس پایا جاتا ہے۔ مریض پیچھے کی طرف چلتا ہے۔ اور ریڑھ میں ورم کی وجہ سے فالج ہوتا ہے اس کے درد بہت جلد آتے ہیں۔ اور بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں، چال میں لڑکھڑاہٹ ہوتی ہے۔ درد یں دائیں سے بائیں جانب عموماً جاتی ہیں۔ تنفس میں وقت کے ساتھ جاتا ہوتا ہے۔

علامات

دماغ :۔ اکیلا رہنے کی خواہش۔ کام کرنے اور بولنے کی رغبت کا نہ ہونا۔ تکلیف کو سوچنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ (آگزیلک ایسڈ)۔ دماغی کمزوری۔ چکر (گریپنے ٹم)۔ سوچ نہ سکے اور خیالات کو یکسو نہ کر سکے۔ روزانہ کے استعمال والے الفاظ اور ناموں کو بھول جائے۔ احساس جیسے وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے گا۔

سر :۔ سر بھاری۔ سر میں گرمی کا احساس، نشہ کا احساس، بینائی کے نہ رہنے کے ساتھ، رخسار کی ہڈیوں میں درد۔ منہ اور ناک کی خشکی، سر میں بے حد دباؤ کا احساس خصوصاً آنکھوں کے ڈھیلوں کی حرکت پر سر میں دباؤ جس میں کمی نیند کے بعد ہو۔ بہنے والا زکام، رطوبت بعض اوقات خون ملی۔

آنکھ :۔ بینائی کی رکاوٹ، پتلیاں سکڑی ہوئیں جن پر روشنی کا اثر نہیں ہوتا۔ آنکھ کے اعصاب اور عضلات کا فالج۔

معدہ :۔ ڈکار، درد قولنج کے ساتھ فم معدے میں ذکی الحسی۔ رات کو بستر میں لیٹ جانے کے بعد شکم میں بھراؤ کا احساس جس کی وجہ سے سانس چھوٹی ہو جائے۔

مبرز :۔ مبرز کے ڈھیلے ہو جانے کا احساس۔ پاخانہ مبرز میں سے لعاب کے ڈھیر کی طرح سے گر پڑتا ہے مبرز میں رینگن کا احساس جیسے چھوٹے کیڑے ہیں۔ آنتوں میں داہنی سے بائیں جانب تیز درد جس کے بعد پاخانہ کی شدید حاجت ہو۔

پیشاب :۔ پیشاب کے خیال سے پیشاب کی خواہش، پیشاب کی زیادتی، گردوں میں درد (بربیرس ولگ)

آلات تناسل مردانہ :۔ نہ تو خواہش ہوتی ہے اور نہ جماع کرنے کی طاقت خصیوں میں اور منی کی نالی میں نوکدار درد جو رانوں تک آتا ہے۔ جشغہ میں اکثر تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے درد۔

ہاتھ اور پاؤں :۔ بازو کے لمبے عصب میں درد، ریڑھ میں بے حسی معلوم ہوتی ہے (یعنی سُن معلوم ہوتی ہے)۔ لڑکھڑانا۔ اپنے اعضاء پر قابو نہ رہنا گھٹنے کے جوڑ بند کا بالکل ڈھیلا ہو جانا، درد بہت جلد شروع

ہوتے ہیں کا اور بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ مگر اعضاء بدستور سخت اور اکڑے ہوئے رہتے ہیں۔ اور ان میں پھوڑے کا سا درد رہتا ہے۔ جسم یا اعضاء کی حرکات کو قابو میں رکھنے کی طاقت سلب ہو جانا۔

نیند :۔ نیند بے آرامی کی، خواب لڑائی جھگڑے کے۔ جاگنے پر غمگین اور تھکا ہوا محسوس کرنے۔ نیند آتے ہی عضلات میں جھٹکوں کی وجہ سے جاگ جاتے ہیں۔ گرڈوں، کھٹملوں اور پانی میں تیرنے کے خواب۔

کمی اور زیادتی :۔ تکلیفات سوچنے سے زیادہ ہوتی ہیں اور کھانے کے فوراً بعد تکلیف بڑھتی ہے درد والے پہلو کی طرف لیٹنے سے درد کو آرام ہوتا ہے۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد مریض اپنے کو بہتر محسوس کرتا ہے۔ دس بجے صبح کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے جاتا۔ درد چلنے پھرنے سے کم ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوائیں۔ نیند کے بعد، پاخانہ کے بعد مریض کو آرام ملتا ہے۔ تھوڑی سی محنت سے بھی خشک کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ درد دائیں سے بائیں کو جاتے ہیں۔

طاقت :۔ نمبر ۳ سے ۲۰۰ تک۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔

سوچنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ آگزیلک ایسڈ (کیمفر میں سوچنے سے تکلیف کم ہوتی ہے)۔

منی کی نالی اور خصیوں میں درد۔ آگزیلک ایسڈ۔

درد دائیں سے بائیں کو جاتے ہیں۔ لائیکوپوڈیم (بائیں طرف سے دائیں کو رسٹاکس)، چلنے سے آرام ہوتا ہے، رسٹاکس۔

Oxalicum Acidum

آگزیلکم ایسڈم

CHEMICAL SYMBOL : $H_2 C_2 O_2 (H_2 O)_2$
SYNONYMS : Hydrogen Oxalate 126.05
TRITURATION : 1x and higher.
TINCTURE : Drug Strength 1/10 in strong alcohol.

اگر آگزیلک ایسڈ کی ایک ہی فقرہ میں تعریف کرنا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ "درد اور تکلیفات خیال کرنے سے یا سوچنے ہی سے بڑھتی ہیں" نہ صرف درد اور تکلیفات سوچنے اور خیال کرنے سے بڑھ جاتی ہیں، بلکہ سوچنے اور خیال کرنے سے مریض تکلیفات کو پیدا بھی کر لیتا ہے۔ اگر مریض کو پیشاب کا خیال آجائے تو اُسے فوراً پیشاب کے لیے دوڑنا پڑے گا۔

اوپیم میں مریض درد اور تکلیف کا احساس نہیں کر سکتا۔ یا اگر کم و بیش وہ کرتا ہے تو اس کو بتلانا نہیں چاہتا، ٹھیک اوپیم کے برعکس آگزیلک ایسڈ کو سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ آگزیلک ایسڈ کے درد اس قدر تیز اور شدید ہوتے ہیں۔ کہ مریض کے لیے ان کا برداشت کرنا ناممکن سا ہو جاتا ہے۔ یا مریض اس قدر نروس (یعنی ذکی الحس) ہوتا ہے۔ کہ اس کو درد ناقابل برداشت معلوم ہوتے ہیں۔

جب آگزیلک ایسڈ زہریلی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ تو تمام مخارج میں ایک قسم کا تیز سوزش پیدا کرنے

والا پھوڑے کا سا درد پیدا کر دیتا ہے۔ نیز کمر میں، سینہ میں، معدے میں اور شکم میں درد پیدا کر کے ان سب کی بلغمی جھلیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ خون کی قے اور خون کے دست آتے ہیں۔ اور ان سے پیدا شدہ کمزوری سے مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مگر آخر دم تک مریض کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں۔ چاہے بینائی کی حس نہ باقی رہے۔ جسم میں ٹھنڈک اور بے حسی جلد پر داغ، ناخنوں میں نیلگوں رنگ اس دوا کے اثر کے تمام وقت میں ہوتا ہے۔ اور یہی علامات ہیں جن سے ہومیو پیتھی کے طریقہ استعمال میں رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ کمر میں درد علاوہ ٹانگوں کی طاقت کا سلب ہو جانا۔ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس دوا کا اثر ریڑھ کے ستون اور اس کے پردوں میں نمایاں ہوتا ہے یہ علامات ان مریضوں میں بخوبی مشاہدہ کی جاسکتی ہیں۔ جن کو اس دوا سے زہر ہو گیا ہو۔ جانوروں میں جب اس دوا کا زہر چڑھ جاتا ہے تو سب سے پہلے ان کے اعضاء اکڑ جاتے ہیں۔ اور سخت ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر فرنگٹن نے اگزیلک ایسڈ کی علامات متعلقہ ریڑھ یوں بیان فرمائی ہیں "کمر چوڑ ٹانگیں بمکروہ بیٹھ میں بے حسی، اعضاء کا سُن ہو جانا۔ اعضاء نیلے اور ٹھنڈے، کمزور اور سُن، زینہ پر چڑھنے سے زیادتی، اعضاء اکڑے ہوئے اور سخت سانس رکنے کے دورے جیسے ورم دماغ میں ہوتے ہیں چھوٹی چھوٹی جگہوں میں درد۔ ان کے متعلق سوچنے سے زیادتی اتادگی گدی میں ہلکے درد کے ساتھ"۔

نارتھ امریکہ جنرل آف ہومیو پیتھی جلد نمبر ا صفحہ ۹۷ پر ڈاکٹر ڈبلو، ایم تبلر فالج کی ایک مریضہ کے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مریضہ جو چار بچوں کی ماں تھی۔ اس کو ایک سال سے ادھرنگ تھا پہلے بائیں ٹانگ پھر داہنی ٹانگ میں تھا۔ اگزیلک ایسڈ نمبر ۳ نے بہت فائدہ بخشا پہلے ہفتوں میں حرکت دینے والے اعصاب درست ہو گئے۔ اور پھر اعصاب حس۔ گرمی اور سردی کا احساس ہونے لگا۔ اور مثانہ و مبرز پر بھی مریضہ کو قابو حاصل ہو گیا"۔

عضلات ارادی کی طرح عضلات غیر ارادی پر بھی اس دوا کا اثر نمایاں ہوا کرتا ہے۔ ناف کے نیچے کی طرف، پریشانی اور تکلیف کے احساس (جس کو سوچنے سے زیادتی ہے) کے بعد پاخانہ کی بے سود حاجت، جس کی زیادتی قہوہ پینے سے ہوتی ہے، الکر سے معدے کے درد میں زیادتی ہوتی ہے۔ شراب سے درد سر پیدا ہوتا ہے۔ پاخانہ کے دوران غشی اور قے بائیں طرف کے بائی کے درد۔

ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ اگزیلک ایسڈ بائیں طرف کی دوا ہے۔ اس میں بائی کے درد زیادہ تر بائیں جانب پائے جاتے ہیں۔ بائیں پھیپھڑے کے نیچے کے حصہ میں تیز درد، یہ ایک ایسی مخصوص علامت ہے۔ کہ جہاں اس قسم کے درد مشاہدہ کیے جائیں بلا لحاظ اس امر کے کہ بیماری کیا ہے۔ اور اس کا نام کیا ہے۔ اگزیلک ایسڈ کو یقینی طور پر استعمال کر کے فائدہ حاصل کرنا چاہیے"۔

بائیں پھیپھڑے میں درد اس قدر تیز اور بھالے لگنے کے سے ہوتے ہیں۔ اور اتنے اچانک ہوتے ہیں۔ کہ چند لمحوں کے لیے مریض کا دم گھٹ جاتا ہے۔ یہ درد کمر کی طرف جا کر کندھوں کے بیچ میں پہنچ جاتے ہیں۔ درد قلب میں اگر سینہ کے درد بھی موجود ہوں تو اگزیلک ایسڈ درد قلب کی بہترین دوا ہے۔

اگزیلک ایسڈ گردوں کی ان تکلیفات میں جہاں پیشاب میں اگزیلیٹ آتے ہوں یا دوا کی مخصوص علامات مثلاً، درد کمر، سُن ہو جانا وغیرہ وغیرہ موجود ہوں بہترین دوا ہے۔

ڈاکٹر کوپر نے اس دوا کے خارجی استعمال سے بچوں کے پیدائشی نشانات مٹانے میں بہت نام حاصل کیا ہے۔ نیز انہوں نے چہرہ پر کے داد کو بھی اس دوا کے لوشن (پانچ گرین دو اونس پانی میں) کے استعمال سے ٹھیک کئے ہیں۔

اس دوا کے عجیب احساسات یہ ہیں۔

چھوٹی چھوٹی جگہوں میں جھٹکے کے سے درد۔ چھوٹی سوئیوں کے چبھنے کی طرح جو صرف چند لمحہ ہی رہتے ہیں۔ یہ احساس کہ تمام خون دماغ سے نکل چکا ہے۔ یہ احساس کہ خون سر کی طرف دورہ کر رہا ہے۔ اور سر سے باہر نکلا جا رہا ہے۔ ہر ایک کان کے پیچھے پیچ لگے ہونے کا احساس۔ پیڑو کے بندھے ہونے کا احساس کر ٹوٹی ہونے کا احساس۔ کلائی میں موچ کا احساس، ہاتھوں کے مردہ ہونے کا احساس۔ ڈاڑھی منڈواتے وقت یہ احساس کہ جلد چھل چکی ہے۔

علامات

دماغ: خیالات کو یکسو کرنے کی طاقت میں کمی۔ خوش مزاج۔ سیالات وافعال کی زیادہ تیزی۔ دردوں کی طرف خیال کرنے سے درد دوبارہ شروع ہو جاتے ہیں۔

سر: چکر لیٹ جانے پر سر تیرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جب نشست سے اٹھ رہا ہے۔ سر میں خالی پن کا احساس۔ اس امر کا احساس کہ تمام خون دماغ سے نکل گیا ہے۔ پیشانی اور چاند پر بھاری پن اور ہلکا درد سر کا کسا ہوا محسوس ہونا جیسے کہ دونوں کانوں کے پیچھے پیچ لگے ہیں۔ درد سر جس کی زیادتی شراب پینے پر لیٹ جانے پر ہو اور کمی پاخانہ کے بعد ہو۔ پاخانہ سے قبل اور دوران درد سر۔

آنکھ: پڑھتے وقت الفاظ ناچیں چکر اور پسینہ کے ساتھ بینائی زائل ہو جائے۔ آنکھوں کے دونوں حلقوں میں درد زیادہ تر بائیں میں۔

ناک: چھینکنا۔ پتلا زکام۔ ناک کی داہنی جانب کا سرخ چمک دار ورم۔ یہ ورم ناک کی نوک سے شروع ہوتا ہے۔ (بیلاڈونا) ناک پر خارش کے دانے۔

چہرہ: چہرہ پیلا اور نیلا، چہرہ پر گرمی کا احساس۔ چہرے پر بھرے ہوئے ہونے کا احساس، چہرہ زیادہ سرخ، چہرہ ٹھنڈے پسینے سے شرابور (ٹوبیکم ویریٹرم البم) پریشانی اور درد سر اور پسینہ کے ساتھ جب کھڑکی سے باہر دیکھ رہا ہو نچلے جبڑے کے زاویہ کے نزدیک کھینچنے والے درد اکڑن کے ساتھ پہلے اور زیادہ دیر تک بائیں جانب اور پھر دائیں جانب۔

منہ: مسوڑھوں سے خون نکلنا، اور چھوٹی چھوٹی جگہوں میں درد۔ مسوڑھوں پر چھوٹے چھوٹے زخم پوشیدہ ڈاڑھ میں درد زبان متورم درد کرنے والی، سرخ، خشک، جلن دار۔ زبان متورم اور موٹی۔ زبان پر سفید میل

منہ میں کھٹا ذائقہ (کلکیریا کارب، میگنیشیا کارب، نکس وامیکا) بھوک کی زیادتی (آئیوڈم، مرک، نائٹرک ایسڈ

حلق:۔ حلق اور معدہ میں جلن حلق میں پھوڑے کا سا درد اور چھیلن۔ گاڑھے بلغم کا اجتماع۔ نگلنے میں تکلیف اور درد حلق میں خشکی صبح کے وقت دستوں کے ساتھ۔

معدہ:۔ بھوک زیادہ یا بھوک کا نہ ہونا ذائقہ کے جاتے رہنے کے ساتھ۔ پیاس چکر بھوک کے نہ ہونے متلی اور درد شکم کے ساتھ۔ کلیجہ کا جلنا جس کی شام کو زیادتی ہوتی ہے۔ خالی یا کھٹی ڈکاریں بے مزہ ہوا کی۔ ہر بار کھانے کے بعد ہچکی کی کثرت (میگنیشیا میورس، متلی اور قے کی کثرت، معدے میں خالی پن کا احساس جس سے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ معدے میں شدید دبانے والے درد۔ فم معدہ میں جلن (آرسنک البم، کوسٹیکم، مرک کار) معدے کی قوت حس بڑھی ہوئی ذرا سا چھونے سے بھی درد ہوتا ہے۔ میٹھا یا شکر کھانے سے معدے کے درد بڑھتے ہیں اور شراب سے درد درست

شکم:۔ جگر میں سوئیاں چبھنا۔ جس کو لمبی سانس سے آرام ہوتا ہے۔ شکم کے بائیں جانب مسلسل چوٹ کا سا درد، اور سوئیوں کا چبھنا، ناف کے گرد درد (کالوسنتھ) ریاح کے اخراج میں تکلیف۔ جلن اور پیٹ میں درد۔ شکم میں چھوٹی چھوٹی جگہوں میں جلن۔

پاخانہ اور مبرز:۔ مسلسل از خود نکلنے والے پاخانے۔ پاخانے سیاہ۔ میلے، مقدار میں زیادہ۔ خون اور آنوں ملے۔ ہر دفعہ قہوہ پینے کے بعد دست۔ لیٹنے سے دوبارہ دست شروع ہو جاتے ہیں۔ مبرز میں مروڑ۔ دباؤ اور درد تپش۔

مثانہ:۔ گردوں کے مقام میں درد۔ پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں، پیشاب پانی کی طرح شفاف بھوسے کے رنگ کا جس میں آگزیلیٹ ملے ہوں۔ پیشاب کی نالی میں جلن جیسے تیزاب بھرا ہو۔ پیشاب کرتے وقت حشفہ میں درد پیشاب کرنے کے خیال پر حاجت محسوس ہو۔

آلات تناسل مردانہ:۔ خواہش نفسانی کا حد سے زیادہ بڑھنا۔ رات کے وقت مباشرت کے خواب سے انزال خصیوں میں بھاری پن اور چوٹ کا سا درد۔ منی کی نالی میں گولی کا سا درد (کلیمٹس، سپنجیا)، لیٹ جانے پر غیر کی وجہ سے استادگیاں جن کے بعد سیلان اور منی کی نالی میں درد ہو۔

آلات تنفس:۔ باتیں کرتے وقت آواز کا بیٹھنا اور حنجرے میں بلغم کا احساس زیادہ محنت پر مسلسل خشک کھانسی سانس میں تکلیف حنجرے میں سکڑن کے درد اور سیٹی بجنے کی سی آوازوں کے ساتھ یہ تنگی داہنی طرف زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ (درد قلب) تشنجی سانس۔ چھوٹے تیز سانس کے دورے بائیں پھیپھڑے اور دل میں تیز گولی لگنے کے سے درد جو شکم تک پہنچتے ہیں (درد قلب) سینہ میں پھوڑے کے سے دکھنے درد۔ قلبی خرابیوں کی وجہ سے اعصابی طور پر تنفس کا رک جانا۔ بائیں پھیپھڑے میں درد آلات نطق کا فالج بائیں پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں تیز درد جو نیچے معدے کو جانے حنجرے میں سرسراہٹ سے کھانسی جب کھلی ہوا میں چل رہا ہو۔ شدید محنت پر خشک کھانسی بائیں پھیپھڑے میں بائی کے درد جن میں کمی لیٹ جانے سے ہو۔ سینے کے درمیان میں درد جو وہاں سے پیٹھ کو جائے۔

قلب اور نبض:۔ دل کے گرد گولی کے سے درد دل میں مسلسل پھڑکن کی طرح دھڑکن نبض تیز سست نہ محسوس ہونے والی، سردی چپچپے پسینہ وغیرہ کے ساتھ (ڈیجیٹیلس، ویریٹرم البم) رات کے وقت بستر پر لیٹ جانے کے فوراً بعد آدھ گھنٹے کے لیے دھڑکن۔

گردن اور پیٹھ:۔ شانے کی ہڈی کے نیچے دونوں کندھوں کے درمیان کمر تک پھیلنے والا اور چوٹ کے سے درد کا احساس بائیں شانے کی ہڈی کی نوک کے نیچے اکڑن کے ساتھ سینہ سے شانوں کی ہڈیوں تک سوئیاں چبھنے کے سے درد کمر میں تیز درد جو آہستہ آہستہ رانوں میں پہنچتا ہے۔ تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے، اور مریض آرام حاصل کرنے کے لیے پہلو بدلتا ہے۔ کمر اور چوتڑوں میں ٹانگوں تک پھیلنے والی کمزوری کمر اس قدر کمزور معلوم ہوتی ہے۔ کہ جسم کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ ریڑھ کے ستون میں ورم کی وجہ سے فالج جس میں اعضاء اکڑ جائیں اور تنفس میں وقت کے دورے ہوں۔

اعضاء:۔ اعضاء کے سن ہو جانے کا عجیب احساس۔ گٹھیا کے درد جن کی پسینے سے زیادتی ہوتی ہے۔

ہاتھ اور پاؤں:۔ کندھوں سے انگلیوں کی نوکوں تک سن ہو جانا۔ بازوؤں میں تیز بھالے گھسنے کے سے درد (درد قلب) داہنی کلائی میں موچ کا سا درد، پھیلانا چاہتا ہے۔ کوئی چیز پکڑی نہیں جا سکتی ہاتھ بھاری مردوں کی طرح ٹھنڈے معلوم ہوتے ہیں۔ انگلیاں اور ناخن نیلے۔ انگلیوں میں اینٹھن انگلیوں کے جوڑوں میں درد۔

ٹانگوں کا نیلا پن، ٹانگیں ٹھنڈی اور تقریباً ٹانگوں میں طاقت کا نہ ہونا، رانوں میں سرسراہٹ یا کانٹے چبھنا اور رانوں کا سن ہونا۔ ٹانگوں میں سختی اور لنگڑا پن، ٹانگوں کا سن ہو جانا۔ اور تھکن جس سے زینہ پر نہیں چڑھا جا سکتا بائیں گھٹنے کے بیرونی جوڑ بند میں سکڑن اور درد

مخصوص خواص:۔ عجیب قسم کی بے حسی جو فالج کی حد تک پہنچتی ہے۔ علامات دورے کی صورت میں دوبارہ ہوتی ہیں کچھ گھنٹوں کے لیے یا ایک دن کے لیے وقفہ ہو جاتا ہے۔ چھوٹی سی جگہوں میں درد جھٹکے کے سے درد چھوٹی سوئیوں کے چبھنے کی طرح تھوڑی جگہ میں محدود اور چند لمحوں کے لیے ہوتے ہیں۔

جلد:۔ ڈاڑھی منڈواتے وقت جلد کا چھلا ہوا محسوس ہونا۔ جلد پر گول گول چٹے۔ جلد پسینہ آئے۔

نیند:۔ دن کے وقت جمائیاں لینا اور نیند کا غلبہ۔ رات کے وقت دھڑکن کے ساتھ نیند کا اچاٹ ہونا۔

بخار:۔ جاڑا چھینکوں کے ساتھ لرزہ پیدا کرنے والا جاڑا چہرے کی سرخی کے ساتھ۔ ریڑھ کی ہڈی پر رینگنے والا جاڑا۔ ہر محنت سے بخار، جسم کا تمتمانا، پسینہ کے ساتھ۔ ٹھنڈا چپچپا پسینہ۔

کمی اور زیادتی:۔ علامات چھونے سے بڑھتی ہیں، ذرا سے چھونے سے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ حجامت کرانے سے جلد میں چھیلن ہوتی ہے۔ کھانے سے پیٹ کے درد میں آرام ہوتا ہے۔ شوربا پینے سے معدہ کے کترنے والے درد میں کمی ہوتی ہے۔ مگر مٹھاس، قہوہ اور شراب سے درد بڑھ جاتا ہے۔ کھانے کے بعد ناف میں درد شکم میں گڑگڑاہٹ، پاخانہ کی حاجت، کمزوری حرکت اور محنت تکلیف بڑھاتی ہے۔ آرام سے درد شکم بڑھتا ہے۔ لیٹ جانے سے سر میں چکر دھڑکن استادگی درد شکم نیز دست دوبارہ

شروع ہو جاتے ہیں۔ لیٹ جانے سے دردِ سر بڑھتا ہے۔ مگر بائیں پھیپھڑے کے درد میں آرام ہوتا ہے پہلو بدلنے سے کمر کے درد کو آرام ہوتا ہے۔ معمولی سی حرکت سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ شام کے وقت رات کو اور صبح سویرے علامات بڑھتی ہیں۔ کھلی ہوا میں چلنے سے بخرے میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔ پاخانہ کے بعد دردِ سر اور کمر کے درد میں آرام ہوتا ہے۔

طاقت:۔ نیچر سے نمبر ۳۰ تک۔ اوپر کی طاقتیں بھی بہت مفید ہوتی ہیں۔

تعلق:۔ اس دوا کا اثر کلکیریا کارب میگنیشیا کارب سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو:۔

بچوں کے دستوں میں۔ آرسنک، اپیکاک، ورٹیرم البم۔

پیٹ کے درد میں۔ کولچیکم۔

معدہ کی تکلیفات میں۔ کریازوٹ۔

ریڑھ کی تکلیفات میں۔ پکرک ایسڈ (پکرک ایسڈ میں بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔ اگزیلک ایسڈ میں بے حسی، نیلاپن اور چھوٹی جگہوں میں درد کی زیادتی ہوتی ہے)۔ ارجنٹم میٹیلیکم، فاسفورک ایسڈ۔

خصیوں کی سختی میں۔ پلساٹیلا۔

شراب سے سر کے درد میں۔ زنکم۔

پاخانہ کی کمی کی شکایت میں غش کھانا:۔ کروٹن ٹگ۔ ڈلکامارہ۔ سارساپریلا سلفر، پاخانے کم نہیں ہوتے (اپس نکس موسکاٹا، پلساٹیلا۔ سپائی جیلیا۔ ورٹیرم)۔

بائیں پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں درد:۔ سلفر۔

مٹھاس سے تکلیف کی زیادتی:۔ ارجنٹم نائٹریکم۔

کمر کا درد:۔ ورپولائیمنم، انٹم ٹارٹ۔

مجامعت سے تکلیف:۔ کاربوانیملس، انٹم کروڈم۔

تکلیفات کو سوچنے سے تکلیفات کی زیادتی:۔ اگنائی شیا لیپس لبرجی اور پیریمتھاشیکم (تکلیفات کو سوچنے سے کمی:۔ کیمفر)۔

Alnus Rubra

آل نس

NATURAL ORDER : Betulaceae

SYNONYMS : Tag Alder; Alnus Serrulata

PARTS USED : The bark and young shoot:

TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا جلدی بیماریوں میں، غدودوں کے بڑھ جانے میں، اور اس بدہضمی میں جو ہاضمہ کی رطوبت کی کمی سے ہو اور غذا جزوِ بدن نہ ہوتی ہو مفید ہے۔ یہ دوا معدہ کی خرابیوں کو دور کرکے خوراک کو جزوِ بدن

بناتی ہے اور بڑھے ہوئے غدودوں کو گھٹا دیتی ہے۔ منہ اور گلے کے اندر کی زخمی جھلی کو بھی ٹھیک کرتی ہے نیز انگلیوں پر زخموں کے کھرنڈوں کو اور ان سے اُٹھنے والی بدبو کو صاف کر دیتی ہے۔

ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں کہ سیلان الرحم اتنا تیز ہو کر رحم کے منہ کو کاٹتا یا کھاتا جا رہا ہو تو کوئی دوا اس دوا کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی نیز حیض کی کمی میں اگر اس کے ساتھ کرسے ہیڑ وتک سوزش کے درد موجود ہوں تو یہ دوا مفید ہے۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں کہ اکوتہ میں، خارش میں بڑھے ہوئے غدودوں میں داد میں یہ دوا بہت مفید ہے۔

طاقت:۔ مدرٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔

ہیپرسلفر، ٹیلینیا، فائی ٹولاکا۔ کالی آئیوڈ، مرک، پاڈوفائلم۔

Iris Tenax

آئرس ٹینکس

NATURAL ORDER : Iridaceae.

SYNONYMS : Iris miror.

PARTS USED : Lower or bulbous stems

TINCTURE : The entire plant.

اس دوا کا ذکر میڈیکل ایڈوائس جلد ۷، صفحہ ۲۲۵ و ہومیوپیتھک ورلڈ جلد ۵ صفحہ ۴۲۶ اور ہومیوپیتھک ریکارڈر جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۲۱ پر ہوا ہے۔

ڈاکٹر ڈگ اس دوا کی مخصوص علامات یوں بتلاتے ہیں۔ (۱) منہ میں تری کا نہ ہونا۔ یعنی خشکی ہر بات کا تاریک پہلو دیکھنا۔ دماغی طاقت گری ہوئی ایسا گھر پر رہنے کی حد سے زیادہ خواہش، یا عزیز و اقربا کے واسطے اُداسی (۲) آنکھوں میں جلن بغیر آنکھوں میں پانی آنے کے (۴) ایک ہی دانت میں درد خصوصاً اوپر کی دوسری ڈاڑھ میں (۵) کھوپڑی میں خارش اور جلن بغیر خارش کے دانوں کے (۶) جاڑا دو بجے بعد دوپہر (۷) بڑی آنت میں درد کرنے والی ایک چھوٹی سی جگہ۔

اس دوا میں بھی جو آئرس ورسی کولر کی طرح صفراوی قے، جلن کا احساس، اور پست ہمتی پائی جاتی ہے۔ بڑی آنت کے سرے پر درد اور شدید جاڑا دن کے دو بجے اس دوا کی عجیب علامات ہیں انہیں علامات سے رہنمائی حاصل کرکے ڈاکٹر ڈگ نے دو مریضوں کو شفا بخشی (۱) ایک مریض سکول میں استانی تھی اس کے کئی سال سے داہنی آنکھ پر درد ہوتا تھا جو سر کے داہنے حصہ میں پہنچا کرتا تھا۔ جب دردِ سر شدت کا ہو جاتا، تو اس کو سبز صفراوی قے ہوتی تھی۔ اور جب کبھی اس کو قے نہ ہوتی تو شدید متلی ہوا کرتی تھی۔ اور دو تین بجے بعد دوپہر سخت جاڑا آتا تھا یہ درد رات کے وقت نیند کی حالت میں رفع ہو جاتا تھا آئرس ٹینکس ۲۰۰ میں جمعہ کو صبح سے ہر چھ گھنٹے میں دیا گیا جس سے مریضہ بالکل صحت یاب ہو گئی، آئرس ورسی کولر، ایلو، اکٹیا ریسی موسا اور کائی بالترام دیا جا چکا تھا۔ مگر ان دواؤں سے مریضہ کو کوئی آرام نہ مل سکا تھا۔ آئرس ٹینکس کے دینے پر مریضہ نے سوال کیا۔ کہ کیا مارفیا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس دوا سے درد یکدم رفع ہو گیا ہے۔

دوسرا مریض ایک اور آدمی تھا۔ وہ تیس میل پہاڑوں میں چلا۔ اور بحالت پسینہ اس نے ٹھنڈا دودھ پی لیا۔ دودھ پینے کے چار گھنٹہ بعد اس کے بڑی آنت کے سرے پر سخت درد ہوا۔ اور اس درد سے بری طرح سے اس کا جی متلایا۔ آخر اس کو سیاہی مائل سبز رنگ کی قے ہوئی مگر اس سے بھی اس کو کچھ آرام نہ ملا۔ ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ انہوں نے اگر تشخیص کی کہ آنتوں اور معدے میں رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ اور یہ کہ مریض چار یوم کے اندر مر جائے گا۔ تین ہفتہ تک مریض کی یہی حالت رہی۔ آخر وہ ڈاکٹر ڈگ کے پاس آیا۔ مریض کے بڑی آنت پر دبانے سے شدید تکلی ہو گئی اور مریض نے سیاہ رنگ کی صفراوی قے کی آئرس مینکس x ۵ ہر تین گھنٹہ میں دیا گیا۔ دو ہفتہ میں مریض بالکل صحت یاب ہو کر اپنے کاروبار میں لگ گیا۔

ڈاکٹر ڈگ نے خاص طور پر مشاہدہ کیا کہ کھڑے ہونے پر اور صبح کے وقت جاگنے پر معدہ بیٹھنے کا احساس ہوا کرتا ہے۔

علامات

دماغ :- اداسی۔ پست ہمتی۔ گھر کی، عزیز و اقربا کی اداسی اس امر کا عجیب احساس کہ مریض کے عزیز و اقربا مر گئے۔ مریض کا اسی وہم میں کئی گھنٹوں تک رونا، مگر دوسرے دن اس کا بحال ہونا، دوپہر کے وقت تمام طاقت کے سلب ہو جانے کا احساس۔

سر :- درد سر دا ہنی آنکھ سے شروع ہو کر سر کے داہنے حصہ میں پھیلتا ہے۔ اور دوران درد صفراوی، سبز قے کا ہونا۔ اگر قے نہیں ہوتی تو سخت شدت کی رہتی ہے۔ اور درد اور تین بجے بعد دوپہر کے شدت کا جاڑا محسوس ہوتا ہے۔ صبح پانچ بجے جاگنے پر کنپٹیوں میں درد جس کو تکیہ ٹھنڈے حصہ پر سر رکھنے سے آرام ہوتا ہے۔ صبح جاگنے پر کھوپڑی میں جلن اور خارش۔

آنکھ :- دونوں آنکھوں میں خارش، کنپٹیوں میں درد کے ساتھ۔ دونوں آنکھوں میں خارش اور جلن مگر پانی کا نہ آنا۔

منہ :- بائیں طرف کی اوپر والی دوسری داڑھ میں درد اور اس کے لمبے ہونے کا احساس، نہ تو اس درد کو ٹھنڈا پانی، اور نہ گرم چیز فائدہ پہنچاتی ہے۔ منہ اور حلق میں آگ لگنے کی سی جلن جس کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر آدھی رات کے بعد میٹھے تیل سے کافور سے اور ٹھنڈی ہوا منہ میں لینے سے آرام ہوتا ہے اس جلن کی وجہ سے ہمیشہ نگلتے رہنے پر مجبور ہوا کرتا ہے۔ منہ میں خشکی۔

حلق :- حلق میں آگ لگی ہونے کی سی جلن۔ ٹھنڈے پانی سے آرام نہیں ہوتا۔ حلق میں مرچ کی سی جلن، جس کو ٹھنڈی ہوا لینے سے آرام ہوتا ہے۔

معدہ :- صبح بیداری کے بعد کھڑا ہونے پر معدہ کے بیٹھنے کا احساس جس سے سبز، زرد صفراوی قے ہوتی ہے۔ مگر یہ قے کڑوی نہیں ہوا کرتی، اس کو چائے پینے سے آرام ہوتا ہے۔ فم معدہ میں جان کنی کا احساس۔ بہت سبز صفراوی قے۔

شکم :- شکم میں داہنی طرف بائیں طرف سے زیادہ درد۔ بڑی آنت کے سرے پر سخت درد۔ بڑی آنت کے سرے پر دبانے پر معدے میں شدید متلی۔ بڑی آنت کے سرے پر ایک مقام میں جو ایک روپیے کے برابر ہوتا ہے۔ شدت کا درد۔ مریض کو زخم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ درد بڑھنے پر دونوں کنپٹیوں میں درد کا بڑھنا اور سبز صفراوی قے۔ گرم چیز سے سینکنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ اور آدھی رات کے وقت پینے سے نیلا پاخانہ ہوتا ہے۔ ورم زائدہ۔

پاخانہ :- آدھی رات کو بہت پاخانہ کا ہونا۔ قبض۔

مثانہ :- پیشاب مٹیالا۔

مخصوص خواص :- صبح باوجود دردوں کے کم ہو جانے کے کمزوری کی وجہ سے اٹھ نہ سکنا۔ دو بجے بعد دوپہر جاڑا۔

نیند :- اداسی کی وجہ سے نیند نہ آئے اور مزید غمگین ہوتا جائے۔

بخار :- شدت کا جاڑا، دو بجے بعد دوپہر یا اس کے بعد بخار کے بعد معمولی پسینہ۔

طاقت :- نمبر ۱۲x سے ۳۰ تک۔

کمی اور زیادتی :- تکیہ کا ٹھنڈا ہونا کنپٹیوں کے درد کو آرام دیتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کھینچنے سے منہ اور حلق کی جلن میں کمی ہوتی ہے۔ سینکنے سے آنتوں کے درد میں آرام ہوتا ہے۔ میٹھا تیل، کافور، منہ اور حلق کی جلن کو آرام دیتے ہیں۔ بہت سی علامات صبح جاگنے پر زیادہ ہوتی ہیں۔ جاڑا دو بجے دن کو ہوتا ہے۔ چائے سے قے کو آرام ہوتا ہے۔

تعلق :- مقابلہ کرو۔

بڑی آنت پر اثر کرتی ہیں :- آرنیکا، آرنک، بلیسیا، لیکیسس۔
درد سر، جلسی میم، آئرس ورس، کالی بائی کرام، اگنیشیا۔
جلن کو ٹھنڈک سے آرام نہ ہونا :- کیپسیکم۔
گھر کی اداسی :- کیپسیکم، فاسفورک ایسڈ۔

Iris Germanica

آئرس جرمنیکا

NATURAL ORDER : Iridaceae.
SYNONYMS : Blue Garden Iris.
PARTS USED : Rhizome.

اس دوا کی جڑ استسقار میں استعمال کی جاتی ہے اور اس سے بہت شدت کے دست آتے ہیں۔ اور اس کا رس یعنی عرق جلد پر سے چھائیاں مٹانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

طاقت :- مدر ٹنکچر۔

Iris Florentina

آئرس فلورن ٹینا

NATURAL ORDER : Iridaceae
SYNONYMS : White Flag, Orris roots;
PARTS USED : Rhizome.

صبح اٹھنے پر دردِ سر اور چکر۔ داہنی طرف کا بالکل مفلوج ہو جانا۔ ہذیان، تشنجی دورے اور فالج۔

دماغ :۔ ہذیان تشنج۔
سر :۔ صبح جاگنے پر دردِ سر اور چکر۔
حلق :۔ حلق میں گرمی اور درد۔
معدہ :۔ قے کی رغبت۔
پاخانہ :۔ دست۔
مثانہ :۔ پیشاب میں تکلیف۔
گردن :۔ گردن پر سرخی۔
مخصوص علامات :۔ تشنجی دورے، داہنی طرف کا مکمل فالج، نیز ایک قسم کی نیند کا غلبہ۔ نیند میں بے آرامی۔
طاقت :۔ نمبر ۲ سے نمبر ۶ تک۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو۔
ورٹیرم البم، سباڈیلا، آئرس ورسی کولر۔

Iris Foetidissima

آئرس فوٹی ڈی سیما

NATURAL ORDER : Iridaceae
PARTS USED : The roots.

یہ دوا دردِ سر اور آنت اترنے کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں عجیب بات یہ ہے، کہ حلق سے معدے تک سوزش ہوا کرتی ہے۔ جو ٹھنڈا پانی یا کسی دوسری چیز کے پینے سے کم نہیں ہوتی۔ نیز سر میں بھی کئی قسم کے درد ہوا کرتے ہیں۔

علامات

دماغ :۔ لکھنے اور بولنے میں غلطیاں کرنا، مثلاً لفظ داہنے کے لیے بایاں استعمال کرنا، اور بائیں کے لیے داہنا۔
سر :۔ سر کے ہلکے ہونے کا احساس۔ بائیں طرف ٹھوکر کھانا۔ کھوپڑی پر سخت وزن۔ جب معدے

میں سوزش کا درد ہوتا ہے۔ صبح کے وقت دماغی کام نہ کر سکنا۔ چاند سے آنکھوں تک پہنچنے والا درد۔
منہ :۔ منہ اور حلق میں جلن کا احساس جو معدہ تک جاتا ہے، مگر ٹھنڈا پانی پینے وغیرہ سے اس سوزش میں کمی نہیں ہوتی۔
معدہ :۔ معدے میں جلن، داہنی گلٹی میں درد جیسے آنت اتر آئی ہو۔
طاقت :۔ نمبر ۱۲ سے نمبر ۳۰ تک۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو۔
آرم اور دیگر آئرس۔

Iris Versicolor

آئرس ورسی کولر

NATURAL ORDER : Iridaceae
SYNONYMS : Blue Flag; Flag lily; Liver lily.
PARTS USED : The roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا اثر نظامِ غدودی و معدہ اور آنتوں کی بلغمی جھلیوں پر زیادہ تر نمایاں ہوا کرتا ہے۔ اس دوا سے ان میں حد سے زیادہ تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے رطوبتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور رطوبتوں کے اندر سوزش پیدا کرنے والی تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جگر سے اس دوا کے اثر سے صفرا کا سیلان بڑھ جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس دوا کا اثر لبلبہ پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جلد میں بھی یہ تحریک پیدا کرتی ہے۔ جس سے دانے، چھپاکی، چیچک کے سے آبلے وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا فعل اس دوا کا معدے اور جگر کی خرابی سے پیدا شدہ دردِ سر ہے جس میں عموماً قے ہوا کرتی ہے۔

ہومیوپیتھک طریقِ علاج میں یہ دوا معدہ اور جگر کی خرابیوں میں خصوصاً اس وقت استعمال کی جاتی ہے، جب ان خرابیوں کی وجہ سے دردِ سر قے اور متلی کے ساتھ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر کے ان دردوں میں جن کے ساتھ صفراوی قے اور متلی کی شدت ہوا کرتی ہے۔ یہ دوا باقی سب دواؤں سے سبقت لے جاتی ہے۔ نیز اعصابی اور صفراوی دردِ سر جو ایک آنکھ کے اوپر سے شروع ہوا کرتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ آنکھوں میں دھندلا پن، قے، متلی وغیرہ ہوا کرتی ہے مفید ہے۔ بعض وقت سر کے درد کے ساتھ قبض ہوتا ہے۔ اور بعض وقت تھوک کی زیادتی۔ معدہ کی خرابی اور صفرا کی زیادتی سے متلی اور قے یا دورانِ حمل قے، صفراوی دست، صفراوی دردِ شکم۔ جگر کی خرابی صفراوی قے کے ساتھ۔ جگر میں پھوڑے کا سا درد، اور یرقان، دردِ سر میں مفید ہے۔ بائیں طرف کا عرق النسا جس میں حرکت کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ نیز اکوتہ، داد، چنبل۔ سر پر خارش کے تر دانے اس سے ٹھیک کیے جا سکتے ہیں۔

یہ دوا شروع شروع میں فلاڈلفیا کے ڈاکٹر کچن نے دریافت کی تھی۔ ڈاکٹر کوپر اس دوا کے متعلق لکھتے ہیں وہ

ہر ایک چیز معدے میں سرکہ کے مانند کھٹی ہو جاتی ہے اور بائی کے بخار میں پسینہ کی بو بھی سرکہ کی طرح کھٹی ہوا کرتی ہے۔" بعض وقت قے کھٹی ہونے کے بجائے کڑوی اور میٹھی بھی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مِش ایک مریضہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں جس کو اکثر قے ہوا کرتی تھی قے شدہ رطوبت میں اس قدر لیس ہوتا تھا کہ زمین سے منہ تک تار بندھ جایا کرتا تھا۔ پھر قے شدہ رطوبت قہوہ کی طرح سیاہ ہو جاتی تھی، ہر دفعہ غذا کے بعد قے ہو جاتی تھی۔ اس لیے وہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اس کے منہ میں تھوک کی زیادتی ہو گئی تھی، تھوک میں بڑے بڑے لمبے تار ہوتے تھے۔ مریضہ کا خیال تھا کہ اس کے معدے میں زخم ہو چکا ہے، وہ زندگی کی امید منقطع کر چکی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے وصیت بھی لکھ دی تھی۔ کالی بائکلم دیا گیا، مگر اس سے کوئی نتیجہ نہ ہوا، آخر کار آرس ورسی کولر نے مریضہ کو بہت جلد اور مستقل طور پہ صحت بخشی۔

ڈاکٹر ہگن کا مشاہدہ ہے کہ آرس ورسی کولر سے ہر قسم کی قے کو آرام ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ایک مریض کے متعلق یوں لکھا ہے "ایک لڑکی بعمر نو سال کو قے کے دورے ہر ہفتہ، ڈیڑھ ہفتہ، ایک مہینہ یا چار مہینے میں ہوا کرتے تھے اور تین دن تک رہتے تھے پہلے غیر منہضم غذا، پھر کھٹی رطوبت بعد میں سبز اور زرد صفرا نکلا کرتا تھا۔ اور اس کے ساتھ سر میں بہت گرمی ہوتی تھی۔ کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔ اور قے کرنے کی وجہ سے گرم پسینہ نکلتا تھا۔ آرس ورس کی ایک ہی خوراک سے قے وغیرہ رک گئی، حالانکہ پہلے کئی دوائیں بے کار ثابت ہو چکی تھیں۔"

آرس ورسی کولر کا اثر گہرا اعصابی تنوں پر ہونے کی وجہ صفراوی دردِ سر کے واسطے بہترین دوا ہے اور سر کے ان دردوں میں یہاں اس کا مقابلہ کالی بائکرام سے کیا جا سکتا ہے۔ آدھے سر کا درد آنکھوں میں دھندلا پن ہو جانے سے شروع ہوتا ہے۔

اور یہ دوا آنکھوں کے حلقے اور دانتوں کے اعصاب میں زیادہ شدت سے محسوس کیا جا سکتا ہے اور اس آدھے سر کے درد کے ساتھ کھٹی یا کڑوی قے ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ایل ایل ہلٹ میڈیکل ایڈوانس جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۵۲۹ پر ایک مریضہ کا حال بیان کرتے ہیں۔ "مجھے درد شروع ہونے سے قبل معلوم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بارہ یا چوبیس گھنٹے پہلے سے نیند کا غلبہ ہو جایا کرتا ہے، میں ہر وقت اور ہر جگہ سو سکتی ہوں۔ میری بینائی دھندلی ہو جاتی ہے۔ مگر اس وقت درد کا کہیں نام و نشان نہیں ہوتا، اس کے بارہ یا چوبیس گھنٹے کے بعد قے شروع ہو جاتی ہے مگر قے عموماً تین سے چار بجے صبح تک شروع ہوتی ہے قے کی یہ حالت بارہ گھنٹہ تک رہتی ہے۔ جس کے بعد شدت کا دردِ سر شروع ہوتا ہے۔ یا معدہ اور شکم میں شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ اگر دردِ سر ہوتا ہے تو معدہ اور شکم میں درد نہیں ہوتا۔ اور اگر معدہ اور شکم میں ہوتا ہے تو سر میں نہیں ہوتا، تین دن گزرنے کے بعد میں بیٹھنے کے قابل ہو جاتی ہوں۔" درد شروع ہونے سے پہلے آرس ورسی کولر ۳x دیا گیا جس سے دورہ بند ہو گیا۔ اور بعد میں مریضہ بالکل صحت یاب ہو گئی۔

میڈیکل ورلڈ جلد نمبر ۱۳ صفحہ ایک پر ڈاکٹر کونٹنٹ آرس ورسی کولر پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ داہنی طرف کے دردِ سر بہت شدت کے ہوتے ہیں۔ اور درد کے شروع ہونے سے پہلے بینائی میں دھندلا پن ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر لینل کا مشاہدہ ہے۔ کہ میٹھا یا مٹھائی کھانے سے پیدا شدہ دردِ سر میں یہ مفید ہے۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۴۳ صفحہ ۸۷ ۳ پر ڈاکٹر برٹوش لکھتے ہیں "یہ دوا ذیابیطس میں بڑی مفید ہے۔ جب کہ ذیابیطس میں پیشاب اور شکر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ داہنی طرف آنکھ کے گڑھے کے اوپر درد اور لبلبہ میں بھی درد ہو۔"

موسم خزاں اور موسم بہار میں بار بار ہونے والے دردِ سر، دردِ قولنج، اسہال اور پیچش میں مفید ہے۔ نیز آرس کے دردِ سر، درد قولنج وا سہال رات کو دو یا تین بجے عام طور پہ ہوا کرتے ہیں۔

لبلبہ کی تکلیف سے پیدا شدہ ذیابیطس۔ آرس کی تحریک پیدا کرنے والے، چھیل دینے والے، اور سوجن پیدا کرنے والے اثرات جلدی تکالیف میں ملتے ہیں۔ اس دوا سے داہنی جانب کے گلے کے دانے کھوپڑی کا اکوتہ اور چنبل وغیرہ درست ہوتے ہیں۔ دست اور پیچش ہر بہار اور خزاں میں ہوتی ہے۔ دو یا تین بجے صبح دست اور درد شکم بہت سے کیسوں میں آلات ہضم کی علامات آرس کے انتخاب میں مدد دیتی ہیں۔ دستوں کی طرح قبض بھی نمایاں ہے۔

علامات

دماغ:۔ غمگین۔ پست حوصلہ۔ جلد پریشان ہونے والا (پلساٹیلا) بیماری آنے کا ڈر۔ دماغی تھکن کند مطالعہ پر توجہ قائم نہ کر سکے۔

سر:۔ پیشانی کے داہنے جانب ہلکا یا تپکن کا سا یا گولی لگنے کا سا درد متلی کے ساتھ جس کی تکلیف شام کے وقت آرام کرنے سے ٹھنڈی ہوا سے، یا کھانسی سے بڑھ جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ حرکت کرنے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ پیشانی کا ہلکا یا بھاری درد متلی کے ساتھ (دورِ فیرم وائٹر)۔ آنکھوں میں بھاری پن اور بائیں آنکھ کے اوپر درد کے ساتھ پیشانی اور رخسار کے اوپر درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کی چوٹی نکل جائے گی۔ کنپٹیوں میں گولی کا سا درد، زیادہ تر داہنی طرف کھوپڑی میں سکڑن کے ساتھ کھوپڑی میں چمکنے سے آبلے (گریفائٹس، سلفر)۔ دماغی محنت سے دردِ سر۔ ہر آٹھویں دن متلی اور قے حد سے زیادہ دردِ سر جو بینائی میں دھندلے پن سے شروع ہو۔

آنکھ:۔ آنکھوں کے اوپری پردے میں سرخی جیسے سردی لگنے سے ہو۔ آنکھوں میں اعصابی درد۔ اندرونی کویے میں جلن، آنکھوں میں آنسو آنے کے ساتھ۔

ناک:۔ مسلسل چھینکیں (ڈاکو نائٹ، جلسی میم، سنگونیریا) نزلے کے ساتھ کنپٹیوں کے درمیان شدید درد اور سرسراہٹ والی کھانسی۔

چہرہ :۔ اعصابی درد جس میں آنکھ کے گڑھوں کے اوپری اور نچلے درد بھی شامل ہوتے ہیں (چائنا، سپائی جیلیا) نیز دانتوں کے اعصاب، یہ درد ہمیشہ ہر صبح ناشتہ کے بعد شروع ہوا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پاگل بنا دینے والا دردِ سر بھی ہوتا ہے۔ چہرہ ناک کے گرد، ہونٹوں پر اور رخسار پر چیچک کے سے ٹیلے۔ جن سے زرد گاڑھا مواد نکلتا ہے۔ (گریفائٹس) آنکھیں کھنچی ہوئی اور ان کے گرد سیاہ حلقے۔

منہ :۔ منہ اور زبان میں یہ احساس ہوتا ہے جیسے جھلس گئے ہیں۔ (ایسکولس، اپس، خانی سونیگما پلاٹینا، پلساٹیلا، سیپیا) رخسار کی جھلی جھیلوں میں زخم (نائٹرک ایسڈ)۔ تھوک کا زیادہ مقدار میں آنا۔ (چائنا، آئیوڈیم، کالی آئیوڈائڈ مرک، نائٹرک ایسڈ) تھوک تار کی طرح، باتیں کرتے وقت منہ سے نکلتا ہے، منہ اور تالو میں جلن جیسے آگ لگی ہے (منتھیرا) کے بعد تھوک کی زیادتی گلسوؤں میں ورم کے ساتھ تھوک کا ذائقہ چکنا یا پھیکا۔ حلق میں حدت اور تمیس۔ گھیگھا ۔

معدہ :۔ بھوک کا نہ ہونا (آرسنک، چائنا، نیٹرم میور) بے مزہ ریاح کی ڈکار، اکثر خالی ڈکار، متلی اور قے بے حد کھٹی رطوبت کی، قے غذا کی، صفرا کی، (نکس وامیکا، پاڈو فائلم، گریٹیلی اولا) ناشتہ سے قبل اور ٹھنڈی چیز پینے کے بعد معدہ میں درد۔ کھٹی رطوبت کی قے جو حلق کو چھیل دے دردِ سر کے ساتھ کھٹی قے۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد غذا کی قے۔ فم معدہ میں ہر چند منٹ کے بعد تو نجی درد، بچوں کو کھٹی دودھ کی قے۔ (ایتھوزا) فم معدہ میں بے حد جلن، اور پریشانی (ایسکولس، آرسنک کینتھرس، کاسفورس، ورٹیرم البم)۔

شکم :۔ آنتوں میں تیز مروڑنے والے درد (برائی اونیا، مرک، چیلیڈونیم، ہائڈراسٹس)۔ شکم میں درد جس کو ریاح کے اخراج سے آرام ہوتا ہے۔ (کالوسنتھ) درد قولنج جس سے مریض کو آرام کے لیے آگے کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ (ڈایو کاسٹیکم، کالوسنتھ) جگر کے مقام میں کٹن۔ لبلبہ (PANCREAS) میں ورم اور جلن۔

پاخانہ اور مبرز :۔ پاخانہ پتلا پانی کی طرح، ملین، زرد، گڑگڑاہٹ کے ساتھ۔ بغیر درد کے لئی کا سا، بغیر درد کے پاخانہ میں خون اور آنوں مروڑ کے ساتھ، بار بار پتلے پاخانے، مبرز میں جلن کے ساتھ۔ پاخانہ میں بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ مقعد میں بغیر سوزش کے (آرسنک، کینتھرس) آگ سی لگی ہو، خصوصاً پاخانہ کے بعد، مبرز میں صبح کے وقت پھوڑے کا سا درد اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کانٹے چبھ رہے ہیں۔ مقعد میں پریشانی جیسے باہر نکلی ہوئی ہے۔ قبض ۔

ہاتھ اور پاؤں :۔ داہنے کندھے میں تیز درد، حرکت سے، خصوصاً بازو اٹھانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے، ہاتھ کی ہڈیوں میں تیز گولی کا سا درد۔ عرق النسا میں لنگڑا پن، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بائیں چوتڑ کو کسی نے شکنجہ میں ڈال کر کس دیا ہے۔ بائیں چوتڑ میں درد۔ منتقل ہونے والے درد۔ سوزاکی بائی کے درد۔

جلد :۔ چہرہ اور کھوپڑی پر خصوصاً چیچک کے سے آبلے (کروٹن ٹگ، اکیا نوٹ، گریفائٹس)

ٹپکنے والے ہاضمہ کی تکلیف کے ساتھ۔ اکوتہ جس میں رات کے وقت خارش ہو (ڈبل۔ چھوٹے چھوٹے دانے جن کو کھجلانے کے بعد سیاہ نشان بن جائیں، رات کے وقت بے حد خارش۔

بخار :۔ جاڑے کے بعد بخار، جس میں ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں۔ تمام جسم پر خصوصاً کلہریوں میں پسینہ

طاقت :۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک، اس سے اوپر کی طاقتوں سے بھی بہت فائدہ ہوا ہے۔

کمی اور زیادتی :۔ علامات فوراً ظاہر ہوتی ہیں۔ درد سر آرام کرنے سے بڑھتا ہے۔ معمولی حرکت سے گھٹتا ہے۔ لیکن شدید حرکت سے بڑھتا ہے۔ درد قولنج کو آگے کی طرف جھکنے سے آرام ہوتا ہے۔ حرکت سے شکم میں درد اور عرق النسا بڑھتا ہے۔ دانت کا درد گرم کمرے میں بڑھتا ہے۔ لیکن سر کا درد کھلی ہوا میں کم ہوتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا درد سر اور متلی کو بڑھا دیتی ہے۔

تعلق :۔ نکس وامیکا سے اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ اور آئرس ورسی کولر اثر زائل کرتا ہے۔ مرک، نکس وام اور خانی ٹولاکا،

مقابلہ کرو :۔

ایپکاک (متلی اور قے دوران حمل، معدے کے اوپر درد اور تھوک کی زیادتی کے ساتھ آئرس میں تھوک گاڑھا تار دار ہوتا ہے۔ لیکن ایپکاک میں تھوک پتلا ہوتا ہے، مریض کو ہر وقت نگلنا پڑتا ہے۔

سنگونیریا (نوبتی درد سر قے کے ساتھ)۔

کالی بائی کرام (قے کے ساتھ دردِ سر جو آنکھوں کے سامنے دھند سے شروع ہوتا ہے۔ کالی بائی کرام میں دھند درد سے پہلے ہوتا ہے، اور جیسے ہی درد شروع ہوتا ہے یہ دھند جاتا رہتا ہے۔ اور اس میں بھی گاڑھا تار دار تھوک اور قے ہوا کرتی ہے۔ عرق النسا)۔

ورٹیرم (اسہال اور موسم گرما کی تکالیف۔ ورٹیرم میں سردی ٹھنڈا پن اور ٹھنڈا پسینہ ہوتا ہے۔ لیکن آئرس میں ورم کی علامات اور مبرز کے گرد جلن اور درد ہوتا ہے)۔

پلساٹیلا (رات کے اسہال۔ پلساٹیلا میں زیادہ تر دست قبل نصف شب ہوتے ہیں۔ لیکن آئرس میں ۲-۳ بجے پچھلی رات میں)۔

چائنا (موسم گرما کے دست) سیپیا (قے کے ساتھ دردِ سر)۔ ایپی فیگس (درد سر اور تار دار تھوک) انثم کروڈ، انثم ٹارٹ، آرسنک، کوچیکم، یوپے ٹوریم پرف، جگلن سائی نیریا، اور لپٹنڈرا۔

حلق کی سوزش میں۔ کیپسیکم میں ٹھنڈے پانی سے تکلیف بڑھتی ہے، لیکن آئرس ورسی کولر میں ٹھنڈا پانی پینے سے عارضی طور پر تکلیف کم ہوتی ہے)۔

Iodoformum

آئیڈوفارم

CHEMICAL SYMBOL : CHI_3
Trituration or Solution.

(آئیڈوفارم)

آئیڈوفارم ایلوپیتھی میں زیادہ تر زخموں کے واسطے خارجی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سے مریضوں کو ایلوپیتھی میں آئیڈوفارم کے استعمال سے زہریلا اثر پہنچا ہے۔ ان کے مہلک نتائج سے علامات حاصل کی گئی ہیں۔

آئیڈوفارم کی علامات زیادہ تر "سائیکلوپیڈیا آف ڈرگ پیتھوجینسی" میں ملتی ہیں جس میں سے ایک مریض کی حالت یوں بیان کرتا ہے۔

ایک لڑکے (عمر دس سال) کا ہاتھ کٹ گیا۔ اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر جس قدر ٹانکے لگائے گئے وہ بدقسمتی سے زیادہ اچھے نہ تھے۔ اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر آئیڈوفارم کی موٹی سی تہہ رکھ دی گئی، دوسرے روز رات کو وہ بہت بے چین رہا اور بار بار سسکیاں لیا کیا۔ تیسرے دن اس کو نیند کا غلبہ معلوم ہوتا تھا۔ پٹی نئی لگا دی گئی۔ اور اس دن اس کو کئی دفعہ صفراوی قے ہوئی۔ یہ تمام علامات چند روز تک بڑھتی گئیں، بچہ کو قبض ہو گیا۔ اور اس کے سر میں زیادہ تکلیف معلوم ہوتی تھی۔ رات کو بے چینی بڑھ جایا کرتی تھی، نیند نہیں آتی تھی۔ بار بار سسکیاں لیتا تھا۔ اور سرسام کے مریض کی طرح چیخ مارا کرتا تھا۔ دن کے وقت غنودگی ہوا کرتی تھی، پتلیاں سکڑ گئیں، اور ان میں روشنی کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اپنے عزیز و اقربا کو وہ پہچان نہیں سکتا تھا۔ آخر رات کو بے چینی کے بجائے مکمل بے ہوشی شروع ہو گئی۔ نبض تیز ہو گئی، چھٹے روز پٹی تبدیل کی گئی۔ ساتویں روز تکالیف کم ہونے لگیں اور نویں روز بالکل رفع ہو گئیں۔

بنی تین منتھلی جلد نمبر ۳۱ صفحہ ۹۹، پر ڈاکٹر مارٹن نے دو مریضوں کی بابت جو دماغی پردوں کے ورم یعنی ٹیوبرکولر مینجائٹس میں مبتلا تھے، ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ انہوں نے آئیوڈوفارم ۲x کے چار گرین ایک بڑے گلاس بھر پانی میں حل کر دیئے اور ہر دو گھنٹے کے بعد ایک چمچہ دینے کی ہدایت کی دونوں ہی مریض ٹھیک ہو گئے۔ منجملہ ان دو مریضوں کے ایک مریض جو دو مہینے کا بچہ تھا۔ جس میں مفصلہ ذیل علامات پائی گئی تھیں بے حد نیند کا غلبہ۔ منہ ہر وقت اس کا چلتا رہتا تھا جیسے کوئی چیز چبا رہا ہو یا دودھ پی رہا ہو۔ سر ہر دم تکیہ کے اوپر ادھر ادھر گھومتا تھا۔ بارہ دن تک یہی حالت رہی، اس کے بعد تشنج شروع ہوا چہرہ کھنچ گیا۔ آنکھوں میں بھینگاپن آ گیا اور سر پیچھے کی طرف کھنچ کر گردن اکڑ گئی، ایک بازو اور ایک ٹانگ خود بخود حرکت کرتی تھی عزیز و اقارب کا خیال تھا۔ کہ رات بھر میں مر جائے گا۔ مگر آئیڈوفارم ۲x سے وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔

مصنف نے دو ٹیوبرکولر مینجائٹس کے مریضوں کا علاج کیا۔ منجملہ ان دونوں میں ایک کی علامات تقریباً

مندرجہ صدر تھیں۔ بیلاڈونا، ہیلی بورس وغیرہ نے کوئی کام نہ کیا۔ آخر آئیڈوفارم ۲x دیا مگر چند گھنٹہ تک کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مصنف نے مریض کے سر کو منڈوا دیا۔ اور آئیوڈوفارم ڈیڑھ ڈرام ویسلین ایک اونس میں ملا کر مرہم بنوا دیا اور اس تمام مرہم کو مریض کے سر پر ملوا دیا۔ آہستہ آہستہ مالش کر کے تمام اس کے سر میں جذب کر دیا گیا۔ اسی قسم کی مالش دن میں دو بار ہوا کرتی تھی۔ تین روز کے اندر مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔

ڈاکٹر ولیم نے بھی نیویارک ٹائمز میں اس علاج کے متعلق بہت تعریف کی ہے۔ آئیڈوفارم میں غنودگی ایک مخصوص نشان ہے۔ اور اس کے زہر چڑھنے سے یا تو علامات فوراً بہت تیزی کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہیں یا کچھ عرصے کے بعد اگر ظاہر ہوتی ہیں تو ان میں بہت تیزی ہوا کرتی ہے۔

ڈاکٹر نرودس کا مشاہدہ ہے کہ علامات بہت آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ آئیڈوفارم سے کمزوری۔ وزن میں کمی لاغری، بھوک کا نہ لگنا، کبھی کبھی قے کا ہونا، دماغی کمزوری کا احساس، معمولی بخار نبض کی تیزی، غنودگی، مکمل بیہوشی اور دماغی پردوں کا ورم مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۲۵ صفحہ ۲۹۲ پر ایک سپاہی کے متعلق تذکرہ ہے سپاہی کو خارجی طور پر بازو میں آئیڈوفارم لگایا گیا۔ لال بخار کے سے دانے نکل آئے۔ ڈاکٹروں نے لال بخار تشخیص کیا۔ مگر ان کو کسی وجہ سے اپنی تشخیص پر شک ہوا، تو ڈاکٹروں نے چاندی کا ایک سکہ اس کے منہ میں دے دیا تھوڑی دیر کے بعد جب سکہ کو نکالا گیا تو سکہ میں سے لہسن کی بو آتی تھی۔ ان کو یقین ہو گیا کہ یہ لال بخار کے سے دانے، آئیڈوفارم کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ مریض کے منہ کا مزہ بھی لہسن کا سا ہو گیا۔

آئیڈوفارم کے مریض کے منہ میں اگر چاندی کا ٹکڑا رکھ دیا جائے تو کچھ دیر کے بعد لہسن کی سی بو اس میں سے آنے لگتی ہے۔ (مصنف)

بچوں کے مزمن دست۔

علامات

دماغ:۔ دماغی تحریک۔ دماغی تحریک سے نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ تحریک۔ پریشانی۔ توہمات، مالیخولیا، فرضی شکلوں کا دکھائی دینا۔ نیند میں چیخ مارنا، نیند میں اٹھ کر چل دینا مگر دو ہی قدم کے بعد پھر جانا، ہر ایک چیز کو دو دیکھنا موت کا خوف اور ملک الموت کا نظر آنا، اسی لیے اپنے بستر کے نزدیک بیٹھے ہوئے آدمی کو چمٹ کر رونا اور چیخنا بے چینی۔ کسی پہچان نہ سکنا، غنودگی اور بعد میں مکمل بے ہوشی۔

سر:۔ پراگندگی متلی کے ساتھ۔ ایسا احساس کہ گذشتہ روز بہت نشہ پیا ہے۔ تمام رات درد سر بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے چکر۔ یکایک چکر۔ سر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ اٹھنے کی کوشش پر سر میں بھاری پن اور چاند پر درد۔ سیڑھی سے اترنے پر پیشانی میں درد، جس کی دھمکی داہنے کان تک جاتی ہے۔ اعصابی درد جس کی جھکنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے کنپٹیوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد داہنی کنپٹیوں کے اعصاب میں عصبی درد جو کان کی پشت تک جاتا ہے۔ گدی میں خارش۔ ورم الدماغ۔

اشعور کیولر سینیانس)۔ سر میں بھاری پن کا احساس جیسے وہ تکیہ سے نہیں اُٹھایا جاسکتا۔

آنکھ :۔ آنکھیں خونی سرخ ۔ آنکھوں میں جلن ۔ صبح کے وقت داہنی آنکھ میں چوٹ کا سا درد۔ روشنی برداشت نہ ہوسکنا، اسُٹھنے پر چیزیں سرخ معلوم ہوتی ہیں ۔ آنکھوں کے سامنے دھند، ایک چیز کو دو دیکھنا (کورنیا یعنی پتلی کے زخم کے واسطے جس میں سے زیادہ مقدار میں پیپ بہتا ہو۔ آیئڈوفارم اکسیر دوا ہے) ۔ پتلیاں پھیل ہوئیں۔ غیر متوازن طور پر سکڑی ہوئیں اور اس میں روشنی کا کوئی اثر نہ ہو۔ ازدواج البصر۔

کان :۔ داہنے کان میں چھبن کا احساس ۔ کانوں میں خشکی کا احساس ۔ بائیں کان میں اعصابی درد۔ قوت سامعہ میں کمی۔

ناک :۔ ناک میں خشکی۔ ناک کا مسلسل بند رہنا۔ مسلسل آیئوڈین کے دھوئیں کی بو کا احساس ۔ ناک میں بو کا احساس۔

چہرہ :۔ رخسار کی ہڈی میں درد جس میں حرکت کرنے سے اور آگے کی طرف جھکنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ چہرے کے عضلات میں تشنج۔ ہونٹ اور حلق خشک ہونٹوں میں خشکی اور ڈنگ لگنے کا سا احساس۔

منہ :۔ اوپر والے دانتوں میں تیز درد۔ خراب شدہ اور ٹھیک و درست دانتوں میں زیادہ تر داہنی طرف کے اوپر والے دانتوں میں درد جو ایک دم شروع ہوتا ہے۔ اور ایک دم غائب ہوتا ہے۔ بعد دوپہر دانتوں کا درد جو یکایک دانتوں سے کنپٹیوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ دانت بڑے اور لمبے محسوس ہوتے ہیں ۔ ذائقہ دھات کا سا۔

حلق :۔ حلق کے داہنی طرف سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ حلق میں خشکی کڑوے ذائقہ کے ساتھ حلق میں خشکی کی وجہ سے نگلنے میں دقت ۔

معدہ :۔ کبھی کبھی متلی۔

شکم :۔ شکم میں گڑگڑاہٹ ۔ شکم کشتی نما ۔ ریاحی درد ۔ شکم میں کاٹنے کا سا درد۔ شکم میں گرمی اور پاخانہ کی حاجت داہنی طرف گھری کے مقام میں تیز درد اور پاخانہ کی حاجت۔ پرانے اسہال (اسہالوں میں سل کا شک ہوا کرتا ہے) شکم میں ابھار۔ شکم کے غدودوں کا بڑھنا۔ چھوٹے بچوں کے دست (کالراان فنٹم)، دیرینہ اسہال۔ دست سبزی مائل، پانی کے سے پتلے، غیر ہضم شدہ، بدمزاجی کے ساتھ دست کی حاجت، پاخانہ میں دیرلں احساس کے ساتھ جیسے مقعد اور پر سبز زمیں کھنچ گئی ہے۔

آلات تنفس :۔ آواز میں خرابی ۔ آواز کا بیٹھنا۔ حلق کی خشکی کی وجہ سے کھانسی، بستر میں لیٹنے کے بعد حلق میں بلغم کی وجہ سے کھانسی اور سانس میں بلغم بولنے کی آواز سانس میں بے قاعدگی۔ گہری سانس کے ساتھ دم پھولنا۔

سینہ :۔ داہنے پھیپھڑے کے اوپر کے حصہ میں پھوڑے کا سا درد۔ سینہ میں بوجھ کا احساس۔ بائیں پستان میں درد۔ اس امر کا احساس کہ دل کے نیچے کے حصہ کو کسی نے مضبوط ہاتھ سے پکڑ لیا ہے۔ پھیپھڑوں میں بھاری پن کا احساس جیسے زیادہ سردی لگ جانے سے ہوا کرتا ہے، سینہ میں بوجھ کا احساس جس کی وجہ سے سانس آسانی سے نہیں لی جاسکتی۔ تنفس دمہ کی طرح پھیپھڑوں سے خون آنا۔

قلب اور نبض :۔ قلب میں بعض وقت چبھن۔ نبض کی رفتار دھیمی ہوئی۔ نبض کی رفتار ۱۵۰ سے ۱۸۰ فی منٹ۔

ہاتھ اور پاؤں :۔ بائیں کندھے اور بازو میں درد۔ داہنے بازو میں بائی کا درد ۔ بائیں بازو میں موچ آجانے یا پھوڑے کا سا درد۔ بائیں ہاتھ میں شدید عصبی درد۔

ٹانگوں میں کمزوری۔ آنکھیں بند کرکے چلنا ناممکن ہوتا ہے۔ زینہ پر چڑھنے سے گھٹنوں میں کمزوری۔ بائیں گھٹنے میں اعصابی درد۔ کھلی ہوا میں چلنے سے بائیں ٹخنہ میں کاٹنے کا سا درد ۔ چلنے سے بائیں پاؤں میں درد بائیں بازو اور ٹانگ میں کوٹے بیٹھے جانے کا سا احساس ۔ جوں جوں درد بڑھتا ہے عضلات میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔

مخصوص خواص :۔ یکایک چکر اور ٹانگوں میں کمزوری۔ جسم کی مسلسل تشنجی حرکت ۔ چہرے کے عضلات کا تشنج۔ گہری سانس لینا کے بعد دیگرے سانس میں رکاوٹ کے ساتھ۔ آنکھ بند کرکے نہ تو کھڑا ہی ہوا جاسکتا ہے اور نہ چلا ہی جاسکتا ہے مسلسل تھکاوٹ اور پریشانی بہت جلد کمزوری کا بڑھ جانا اور موت واقع ہو جانا تمام جسم کی نالیوں کو مفلوج ہو جانا۔ پھر جسم کی تشنجی حرکات ۔ اگر مریض سرسام یا ورم الدماغ میں مبتلا ہو تو وہ نیند میں چیخ مارتا ہے۔ ٹانگیں کھینچ کر اپنے پیٹ سے لگالیتا ہے۔ سر تکیہ پر گھومتا رہتا ہے۔ اور آنکھوں میں بھینگا پن آجاتا ہے ۔

جلد :۔ شدید خارش تمام جسم پر، لال دانے، لال بخار کے سے تمام جسم پر (سنگونیریاسے ٹھیک ہوئے) بلیک دانے جابجا کے سے۔ اور خارش کے تر بار یک دانے ، چہرہ گردن ، ہاتھوں اور کلائیوں پر جن کے ارد گرد ورم اور سرخی ہوتی ہے۔

نیند :۔ نیند کا غلبہ۔ اچاٹ ہونے والی نیند اور اس کے بعد مکمل بے ہوشی ۔ بے خوابی: نیند کی کوشش پر جسم میں تشنج اور جھٹکے ۔ بے چینی کی نیند اور خواب ۔ دو بجے رات کے بعد بے چینی ۔ غفلت کی نیند، رات کے ڈیڑھ بجے تک بعد میں یکایک نیند کا اچاٹ ہونا اور ساڑھے چار بجے صبح تک بے خوابی پھر غنودگی۔ خواب ڈراؤنے ۔

بخار :۔ گرم موسم کا برداشت نہ کرسکنا۔ بعض وقت بخار ۱۰۴ اور ۱۰۵ ڈگری تک پہنچا کرتا ہے۔ حرکت کرنے سے پسینہ۔ سر پر پسینہ۔ رات کے وقت بخار کپڑا اوڑھنا نہ چاہے۔

طاقت :۔ نمبر ۲x ۔ یا ۲x ۔

کہا جاتا ہے کہ آیئڈوفارم ۲x کے تین گرین زبان کی جڑ پر رکھ دینے سے دمہ کا دورہ رک جاتا ہے۔

کمی اور زیادتی :۔ علامات رات کے وقت ، حرکت سے، گرمی سے، چھونے سے موٹر کی سواری سے بڑھ جاتی ہیں اور کپڑے اتار دینے سے کم ہو جاتی ہیں ۔

تعلق :۔ اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے :۔ ہیپر سلفر، سنگونیریا (جلدی تکالیف سے) ۔

مقابلہ کرو :۔ آئیوڈیم، کالی آئیوڈائڈ، مرک ۔

Iodium

CHEMICAL SYMBOL : I; 126.92
SYNONYMS : Iodine; Jodium.
A non-metallic-element.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

آئیوڈیم

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ آئیوڈیم کی تمام تکلیف میں چاہے وہ نئی ہوں یا پرانی، ایک خاص قسم کی پریشانی جسم

اور دماغ میں پائی جاتی ہے، یہ پریشانی ایک لہر کی مانند تمام جسم کے اندر دوڑتی ہے۔ اور یہ اس وقت تک دوڑا کرتی ہے جب تک کہ مریض حرکت نہ کرے یا اپنے پہلو کو نہ بدلے۔ جوں جوں مریض اس پریشانی کو دبانے کی کوشش کرتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ وہ چپ چاپ بیٹھ کر اپنے دماغ پر قابو پانا چاہتا ہے، اسی طرح اس کی پریشانی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لیکن باوجود اس پریشانی کے بڑھنے کے اگر مریض پھر بھی اپنے دماغ پر قدرت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس کے اندر ایک قسم کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس جذبے سے وہ مغلوب ہو کر چیزوں کو توڑنے، اپنے آپ کو ہلاک کرنے خودکشی کرنے یا تشدد پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ جذبہ ٹھیک کالی آئیوڈائڈ کی طرح ہوتا ہے لیکن کالی آئیوڈائڈ کا مریض بغیر تھکن کے زیادہ دور چل سکتا ہے، مگر آئیوڈیم کا مریض تھوڑی سی محنت سے بھی اتنا تھک جاتا ہے کہ وہ پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے آئیوڈیم کے مریض کے دل پر ایک ڈر ہوتا ہے کہ کوئی بڑی بھاری مصیبت آ رہی ہے۔ اور یہ ڈر زیادہ تر پاگل پن، پرانے ملیریا بخار یا دق الامعاء میں دیکھا جا سکتا ہے۔ سختی اس دوا کی جز ہے۔ مثلاً جگر کا، تلی کا، خصیوں کا، غدود جاذبہ کا، گردن کے غدودوں کا یا تمام جسمانی غدودوں کا، ماسوا پستانوں کے غدودوں کے۔ یہ ایک عجیب بات دیکھی جاتی ہے، کہ تمام غدود بڑھ جاتے ہیں، اور سخت ہو جاتے ہیں، لیکن پستانوں کے غدود مرجھا جاتے ہیں۔ اور بذات خود سوکھ کر لٹک گئے ہیں۔

ایک اور بھی عجیب بات اس دوا میں دیکھنے میں آتی ہے۔ وہ یہ کہ جب تمام جسم سوکھ رہا ہو غدود بڑھا کرتے ہیں۔ پس جہاں کہیں اعضا اور جسم کا سوکھنا دکھلائی دے، اور اس کے ساتھ ساتھ ہی زیادہ غدود بڑھ جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ مریض کو آئیوڈیم کی ضرورت ہے، یہ بات ہمیں سوکھے کی بیماری میں نظر آتی ہے۔ کیونکہ تمام جسم اور عضلات سوکھ جاتے ہیں کھال لٹکنے لگتی ہے، لیکن بغلوں کے نیچے گلٹیوں میں اور پیٹ میں غدود بڑھے ہوئے اور سخت نظر آتے ہیں یہی حالت ہم ان ملیریا کے بگڑے ہوئے مریضوں میں پاتے ہیں۔ جو ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے ہاتھوں کونین اور آرسنک زیادہ مقدار میں کھا چکے ہیں۔ اور جن کو سردی ابھی تک محسوس ہوتی ہے۔ چہرہ اور جسم کا اوپر کا حصہ مرجھا جاتا ہے۔ جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ اور جسم پر زردی چھا جاتی ہے۔ اسہال ہوتے ہیں۔ جگر اور تلی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں، اور غدود جاذبہ پیٹ کے اندر انگلیوں سے محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لیے بھی آئیوڈیم کے سوا کوئی اور دوا نہیں ہو سکتی۔

دماغی علامات بھی مریض کی عجیب و غریب ہوتی ہیں۔ مریض جلد باز ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر قتل کرنے کا جذبہ ہوا کرتا ہے۔ یہ علامات آرسنک اور ہیپر سے ملتی جلتی ہے۔ آرسنک اور ہیپر کے مریض ہمیشہ سرد مزاج ہوتے ہیں۔ مگر آئیوڈیم کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے۔ ان تینوں دواؤں میں جذبہ قتل اور تشدد کا بغیر کسی وجہ کے ہوا کرتا ہے۔ جب تینوں ادویہ کے مریضوں سے اس جذبہ کی وجہ دریافت کی جائے تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے ہیپر کا مریض اگر حجام ہے تو استرے سے اپنے گاہک کا گلا حجامت کرتے وقت کاٹنا چاہتا ہے۔ نکس وامیکا کا مریض اپنے بچہ کو آگ میں پھینکنا چاہتا ہے۔ یا اگر عورت ہے تو اپنے خاوند کو جس کے ساتھ وہ حد سے زیادہ محبت کرتی ہے۔ قتل کرنا چاہتی ہے۔ یہ جذبات ایسے ہیں جو شروع شروع میں محض خیالی صورت میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کو دوا ٹھیک طریقہ پر نہ پہنچے تو واقعی وہ اپنے آپ کو ضبط نہ کر کے پاگل بن جاتے ہیں نیٹرم سلف میں بھی مریض خودکشی پر آمادہ ہوا کرتا ہے۔

آئیوڈیم میں تشدد اور قتل کا جذبہ بغیر کسی وجہ کے ہوا کرتا ہے، یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ مغلوب الغضب ہو کر لوگ تشدد کرنے پر اتر آتے ہیں۔ مگر آئیوڈیم کا مریض مغلوب الغضب بھی نہیں ہوتا۔"

ایک عجیب بات جو آئیوڈیم کے مریض کے اندر ملے گی وہ یہ ہے کہ مریض ہر وقت کھانا ہی کھانا چاہتا ہے۔ اور لطف یہ کہ جس قدر زیادہ کھاتا ہے اسی قدر سوکھتا جاتا ہے۔ تاہم اس کی جملہ تکالیف کھاتے رہنے کے وقت میں کم ہو جاتی ہیں۔

آئیوڈیم کا نہایت نمایاں اثر جذب کرنا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی میں ہر چوٹ اور ہر قسم کے ورم پر آئیوڈیم کا خارجی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو اس کا اثر اور بھی بڑھ جاتا ہے یعنی عضلات چربی ریشے اور غدود سوکھ جاتے ہیں اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ جب نئے گومڑ پیدا ہو رہے ہوں تو آئیوڈیم کا چھوٹی طاقتوں میں دینا اکسیر ہے۔ شدید بائی کے دردوں کے بعد اگر جوڑوں میں بدنمائی یا ورم باقی رہ جائے تو یہ مفید ہے نیز خنازیر، آتشک کی گلٹیاں، گومڑ، اور گھیگھا کے لیے بہت مفید ہے۔

اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ کہ آئیوڈیم کا مریض حد سے زیادہ بھوکا ہوتا ہے۔ اور ہر دم وہ کھانے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ مگر بعض وقت یہ بھی دیکھا گیا کہ مریض کو بالکل بھوک نہیں لگتی، اس کا جسم سوکھا ہوتا ہے۔ آئیوڈیم خصوصاً ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کے بال سیاہ رنگ گندمی یا سیاہی مائل کچھ زردی لیے ہوتے ہو۔ یہ شدید دماغ کے پانی آنے میں اور پھیپھڑے کی جھلی میں ورم آنے میں مفید ہے۔ تمام قسم کی تپتی بیماریاں بائی کے دردوں میں۔ دل کی تکالیف میں خصیوں خصیۃ الرحم اور رحم کے بڑھ جانے اور سخت ہونے میں مفید ہے۔

ڈاکٹر المین لکھتے ہیں "یہ دوا بوڑھے آدمیوں کے چکر اور نہ ٹھیک ہونے والے سر کے دردوں کے لیے اکسیر ہے" کنٹھ کے غدودوں اور پیٹ کے غدودوں کے لیے مفید ہے۔ سفید دست، یا دہی کے پانی کی طرح کے دست اس دوا سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ کیونکہ دست پیٹ کے غدودوں میں تکلیف کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔

ذات الریہ میں اور دق الریہ میں یہ دوا بہت کام کی چیز ہے۔ اس کے لیے مخصوص علامات یہ ہوتی ہیں، سانس میں دقت۔ کھانسی کے ساتھ خون ملا بلغم، تمام سینہ میں سرسراہٹ، کمزوری اور لاغری، اور سب علامات گرم مکان میں بڑھ جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ گرمی سے علامات کی زیادتی آئیوڈیم کی ایک خاص علامت ہے۔

ہڈیوں کے بڑھنے کے تمام نقائص میں اور ہڈیوں کے ٹیڑھے ہو جانے میں اور بچوں کی تکالیف میں کلکیریا فاس کے بعد آئیوڈیم رحمت ایزدی ہے۔

جلد جلد بڑھنے والے دبلے پتلے نوجوانوں کی سل میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔

قلب پر اس کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ معمولی وجہ سے دھڑکن، دل کا بڑھ جانا اور اس امر کا احساس کہ دل کو مروڑا جا رہا ہے۔ دل کی علامات کے ساتھ ساتھ مریض کے اندر ایک قسم کی کمزوری کا احساس ہوتا ہے اور مریض اس احساس کی وجہ سے چلنے اور سانس لینے سے بھی مجبور ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایس ای ایکے

لکھتے ہیں کہ پیٹ میں سے کیڑے نکالنے کے لیے جہاں سنٹو نائن فیل ہو جاتی ہے آئیوڈیم اکسیر دوا ہے:
وہ لکھتے ہیں کہ ایک حصہ آئیوڈیم ھائڈ نکچر اور تین حصہ پانی اچھی طرح سے حل کر کے اور اس مکسچر کے تین قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد دیتے سے کیڑے آسانی سے نکل جاتے ہیں۔ کدو دانے (ٹیپ ورم) نکالنے کے لیے کالی آئیوڈم ۳۵ گرین، آئیوڈیم ۳ گرین۔ پانی ایک اونس۔ فی خوراک دس قطرے، کدو دانے اس طرح سے مر کر نکل جاتے ہیں۔

یہ دوا انحنازیری مزاج کے آدمیوں کے لیے، زینہ پر چڑھنے سے کمزوری اور سانس پھولنے کے لیے صبح سے شام تک خالی ڈکاروں کے لیے جس میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ غذا کا ہر ایک ذرہ ریاح میں تبدیل ہو گیا ہے، اس کے لیے نیز تیز سوزش پیدا کرنے والے، حیض کے دوران میں زیادتی سے آنے والے اور کپڑے پر داغ دینے والے سیلان الرحم کے لیے اور قبض کے لیے جو ٹھنڈا دودھ پینے سے دور ہو مفید ہے۔

اعصابیت، بے چینی، جھٹکے اور اندرونی حصص میں کانپنے کے احساس۔ زینہ چڑھنے پر غشی۔ عام کمزوری، بھوک کا جاتے رہنا، کنپٹیوں میں درد اور سینہ کے بائیں حصہ میں درد جیسے کچھ پھٹ جائے گا۔ قلب کا بڑھ جانا۔

خیال رہے کہ گھیگا کی حالت میں آئیوڈیم کی مادی خوراکیں اکثر اوقات گھیگا کو تحلیل کر دیتی ہیں۔ لیکن اس کے دوسرے اثر سے چہرہ کا فالج اور مرگی پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض میں بے حد تحریک اور بے چینی ہوتی ہے اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہتا ہے۔ مریض کو ڈر ہوتا ہے کہ ہر چھوٹا سا واقعہ جو پیش آیا ہے، نہایت خطرناک ثابت ہوگا۔ اس پریشانی میں وہ ہر ایک کو یہاں تک کہ اپنے ڈاکٹر کو بھی لعنت ملامت کرتا ہے۔ آئیوڈیم سے اعصاب اور دماغ نیز دیگر ریشے سکڑ جاتے ہیں۔ بائی کے دردوں اور کلبی تکالیف میں اس کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ خیصیے۔ خصیۃ الرحم، اور رحم یا چوتڑ بڑھ کر سخت ہو جاتے ہیں یا سکڑ جاتے ہیں۔

علامات

دماغ:۔ غم گینی (نیٹرم میور، پلساٹیلا) بے حد اعصابی تحریک (چائنا، کافیا) چپ بیٹھنے سے پریشانی، تشدد کرنے کا فوری جذبہ۔ جلد بھول جانے والا۔ کسی طرح سے اپنے آپ کو مصروف رکھنا۔ لوگوں کا ڈر۔ خودکشی کی خواہش (ہیپر سلف، آرسنک) دوڑنے کا نہ رکنے والا جذبہ) اس امر کا احساس کہ نہ چلنے سے وہ گر جائے گا۔ خیالی گناہوں کے خیال سے دل میں بجلی کی طرح دھڑکن۔ قتل کرنے کا پاگلوں کی طرح جذبہ۔ بے بو جھی۔ معاشرت کے یا مفارقت کے پیدا شدہ بدنتائج (اگنیشیا) مسلسل اس امر کا احساس جیسے کہ کچھ بھول گیا ہے۔ کسی کے خصوصاً ڈاکٹر کے نزدیک آنے سے ڈر۔ احساس جیسے پاگل ہو رہا ہے۔

سر:۔ چکر:۔ سر میں اور تمام جسم میں تپکن (پلساٹیلا، سیپیا) دل میں کپکپی اور کمزوری۔ کسی جگہ سے یا بستر سے

فوراً اٹھنے کے بعد (برائی اونیا) یا ممنت کے بعد بیٹھنے سے یا لیٹنے سے چکر صرف بائیں جانب۔ سر میں پراگندگی کام کرنے سے نفرت کے ساتھ۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کے گرد پٹی بندھی ہے (جلسی میم، مرک پلساٹیلا، سپائی جیلیا، سلفر) ناک کی جڑ کے اوپر تھوڑی سی جگہ میں درد۔ آنکھوں کے اوپر شام کے وقت درد جس کی شور و غل سے اور لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پیشانی کے بائیں جانب تیز درد گیارہ بجے صبح سے پہلے گدی میں درد جس کو آرام کرنے سے آرام ہوتا ہے اور جسم کی حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور شام کے ۴ بجے یہ درد پراگندگی دماغ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ چکر جھکنے سے، اور گرم مکان میں زیادہ ہوتا ہے۔ بوڑھے آدمیوں کا وہمی درد (فاسفورس) درد سر کی بائیں جانب اور چوٹی میں، بعض اوقات بلندیوں میں خالی احساس کے ساتھ درد سر جس کی زیادتی گرم ہوا میں زیادہ دیر تک گاڑی کی سواری سے، تیز چلنے سے ہو۔ ہر حرکت پر سر میں تپکن ہو۔

آنکھ۔ آنکھ کی سفیدی کی نیلی اور زردی مائل (چائنا، کیمفر، چیلیڈونیم، ایلیم) آنکھوں کے ڈھیلوں کا باہر نکلا ہوا معلوم ہونا سردی لگنے سے آنکھوں میں ورم۔ آنکھوں میں زخم کی طرح درد۔ پپوٹوں کا استسقائی ورم، آنکھوں سے زیادتی پانی آنا پتلیوں کا پھیلنا۔ آنکھوں کے ڈھیلوں کی مسلسل حرکت۔ تیز رنگوں میں بینائی کے توہم آنکھوں کے سامنے پردے کا احساس۔ آنکھوں میں میس۔ داہنی آنکھ کے گرد مسلسل پھاڑنے والا درد جو پیچھے کی طرف اندر داخل کرنے سے ہوتا ہوا جبڑے کے جوڑ میں جائے۔ پپوٹوں کا کانپنا۔

کان۔ سننے میں دقت، کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں۔ شور کا برداشت نہ ہو سکنا۔ غدودوں کے بڑھنے کی وجہ سے بہرا پن۔ درمیانی کان میں یوسٹی۔

ناک:۔ خشک زکام۔ شام کے وقت زیادتی اور کھلی ہوا میں زکام جاری ہو جاتا ہے۔ بہنے والا زکام بہت چھینکوں کے ساتھ۔ یکایک آنکھوں سے پانی کا نکلنا اور آنکھوں میں درد پھر شدید کھانسی اور حلق، اور سانس میں دقت اور کھڑکھڑاہٹ۔ نیز اس امر کا احساس کہ منجرہ سکڑ گیا ہے۔ ناک سے زرد رنگ کی رطوبت کا زیادہ آنا (پلساٹیلا)۔ یکایک شدید وبائی نزلہ۔ ناک کی جڑ میں درد۔ ناک کا بند ہو جانا۔ زخم۔ قوت شامہ کا جاتے رہنا، ناک میں مزمن بدبودار رطوبت کا سیلان۔ ناک متورم اور اس میں درد۔

چہرہ۔ زرد، زردی مائل (ارجنٹم نائٹریکم، ہیپر سلفر، سلفر، سیپیا) یا سبزی مائل۔ گھبرایا ہوا چہرہ۔ ہونٹوں پر نیلا پن نچلے جبڑے سے غدودوں کا متورم ہونا اور ورم (برایا کارب، کوکولس، سلیشیا)۔ چہرے کے عضلات میں تشنجی اینٹھن۔ موٹے تازے بچوں میں چہرہ ٹھنڈا

منہ۔ مسوڑھوں سے خون کا آنا (کاربو وج، مرک، نائٹرک ایسڈ) مسوڑھوں کا زخم ہو جانا۔ صبح سویرے دانتوں پر زرد جلدی اتر جانے والا میل۔ درد دانت، مسوڑھوں میں ورم اور ان سے خون بہنے کے ساتھ۔ مسوڑھوں پر چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جائیں۔ منہ کا آنا (بورکس، ہیل بورس، مرک) منہ سے تعفن (آرنیکا) تھوک کی زیادتی (مرک) پارہ کے استعمال کے بعد تھوک کی زیادتی (چائنا، نائٹرک ایسڈ) زبان پر موٹا میل۔ ذائقہ نمکین یا کھٹا، زبان کی نوک پر میٹھا صاف۔ صبح جاگنے پر منہ بلغم سے بھرا ہوا، جس میں سڑا ہوا ذائقہ ہو، جو منہ کو دھو کر صاف کرنے سے بھی ٹھیک نہ ہو۔

حلق۔ حلق میں سکڑن، جس سے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے (بیلاڈونا، ہیوسس، سٹرامونیم) حلق میں زخم گردن کے غدودوں کے بڑھنے کے ساتھ۔ غذا کی نالی کا ورم اور زخم۔ گھیگھا۔ کوا متورم۔

معدہ۔ بے حد بھوک۔ مریض کو سیری نہیں ہوتی۔ (برائی اونیا) بھوک کا نہ رہنا کھانے کے بعد متلی اور قے پیاس ثقیل غذا کے بعد۔ کلیجہ جلے، بھوک جس سے بے حد پریشانی ہو۔ ہر چند گھنٹے کے بعد کھانا پڑے اگر وہ نہ کھائے تو پریشانی ہو بہت کھاتے پیتے بھی کمزور ہوتا جائے فاقہ سے سینہ میں درد پیدا ہوتا ہے ہچکی۔ شدید قے۔ جو کھانے کے بعد پھر پیدا ہوتے، صفراوی شدید درد شکم کے ساتھ، دودھ کی قے معدہ میں ذکی الحسی اور چبھن۔ معدہ میں سوئیاں چبھیں اور ڈھیلے پن کا احساس۔ معدہ پر کپڑوں کو ڈھیلا کرنا پڑے۔ معدہ میں تشنجی درد جو کھانے کے بعد پھر عود کر آئے۔

شکم۔ معدہ اور ناف کے درمیانی مقام میں درد۔ جگر میں ورم، درد، اور سختی، داہنی طرف دباؤ، چھونے سے درد۔ بائیں طرف سختی اور دبانے پر درد شکم میں ورم۔ درد، اور اپھار (انٹم کروڈم، گریفائٹس، ہیپر سلفر) ریاح کی زیادتی (کاربوویج، لائیکو) گلٹی کے غدودوں پر ورم (کلکیریا کارب، کلیمیٹس، مرک) شکم کے غدودوں کا بڑھنا۔ شکم کے غدودوں کی تکلیفات گلٹی کا بڑھنا اور تلی کا درد۔ یرقان۔

پاخانہ اور مبرز۔ شام کے وقت مبرز میں سوزش (سلفر) کبھی دست اور کبھی قبض (انٹم کروڈ، سی سی لوکا، نکس وامیکا) دست پتلے، جھاگدار، سفید آنوں کے ساتھ، ملیں دستوں کا بار بار ہونا۔ ہر دفعہ پاخانہ کے ساتھ خون۔ قبض بے سود حاجت کے ساتھ۔ قبض ٹھنڈا دودھ پینے سے رفع ہوتا ہے۔ دست ہمیشہ صبح کے وقت۔ پاخانہ سخت گانٹھ دار اور سیاہ۔

مثانہ۔ زیادہ اور بار بار پیشاب (امپس، ارجنٹم نائٹریکم، ارجنٹم میٹیلکم، ایلم سیپا) پیشاب کا از خود نکل جانا۔ پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں گرا، سیاہ زردی مائل سبز (ایوبوسٹا) تیز اور پیشاب کی سطح پر چکناہٹ۔ بوڑھے آدمیوں میں پیشاب روکنے کی نااہلیت۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیوں کا ورم، اور سخت ہو جانا (اکونائٹ، ارجنٹم نائٹریکم، کونیم) فوطوں میں پانی بھرنا۔ سکڑے ہوئے خصیوں کے ساتھ قوت باہ میں کمی۔ منی کی نالیوں میں نیچے دبانے والے احساسات، حقہ مذی میں ورم اور سختی۔ خصیوں میں بلے درد کا ورم پسینہ کے ساتھ۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم اور خصیۃ الرحم پر ورم اور سختی (کونیم) داہنے خصیۃ الرحم سے رحم تک بچر جکنے ہونے کا سا درد۔ پستان سوکھ جاتے ہیں اور چمڑے کی طرح لٹکتے ہیں۔ ہر دفعہ پاخانہ کے ساتھ رحم سے خون کا اجرا۔ خصیۃ الرحم میں ورم (امپس، بیلاڈونا، لکیسس) داہنے خصیۃ الرحم کے مقام میں پچر کا سا درد۔ تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ اعضاء میں خارش پیدا کرنے والا، اور کپڑے پر داغ ڈال دینے والا سیلان الرحم حیض کی زیادتی حیض کے وقت پر ہو۔ پستانوں کی جلد میں چھوٹی چھوٹی سخت گانٹھیں۔ خصیۃ الرحم میں استسقائی تکلیفات جن کے ساتھ نیچے آلات تناسل کی طرف دبانے والے درد ہوں۔ زچگی کے زمانہ میں آئیوڈیم کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو اونچی طاقتوں میں استعمال کریں۔

آلات تنفس۔ آواز کا بیٹھنا (اکونائٹ، ہیپر سلفر، فاسفورس) حنجرے میں درد کے ساتھ کھانسی کی حاجت حنجرے میں اور زبان کے نیچے غدودوں میں اکثر درد اور سوئیاں کا چبھنا۔ حنجرے میں درد۔ جس کی زیادتی کھانسی سے ہوتی ہے۔ ہوا کی نالی میں درد خناق سانس میں تکلیف خصوصاً اندر سانس لینے پر۔ بلغمی خناق (برومیم، کالی بائکرام) سانس میں آرے کی سی آواز۔ خشک کتے کے بھونکنے والی کھانسی۔ (اسپنجیا) بچہ کھانستے وقت اپنا گلا ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ (اکونائٹ) حلق کی گرمی اور حلق میں ورم، خشک کھانسی کے ساتھ سینہ میں جلن اور سوئیاں چبھنا۔ بلغم کی زیادہ مقدار کے ساتھ کھانسی، اکثر بلغم کے ساتھ خون ہوتا ہے۔ سینہ میں کمزوری کا احساس (رشانم) سینہ میں سکڑن۔ تیز چیرنے والا درد پھیپھڑے میں ورم اور پھیپھڑے سے خون بحالت نمونیہ پھیپھڑوں کا ٹھوس ہو جانا خصوصاً داہنے پھیپھڑوں کا اوپر والا حصہ۔ سینہ کے گرد تنگی۔ پھیپھڑوں کے پھیلنے میں تکلیف، اندرونی گرمی، بیرونی سردی، بحالت نمونیہ بخار کا تیز رہنا اور باوجود پھیپھڑوں کے ورم کے درد کا نہ ہونا، نیز گرمی سے تکلیف کا بڑھنا اور ٹھنڈی ہوا کی خواہش۔ زکام سر سے حلق اور ہوا کی نالیوں میں جاتا ہے۔ آئیوڈیم کی کھانسی مکان کے اندر گرمی میں مرطوب موسم میں اور چت لیٹنے سے بڑھتی ہے تمام سینہ پر سرسراہٹ۔ خنازیری بچوں میں کروپ کھانسی جن کے بال اور آنکھیں سیاہ ہوں تنفس میں دقت ہو۔ کھانسی جس کے ساتھ مقدار میں زیادہ بلغم نکلے، جس میں خون کی دھاریاں ہوں۔

قلب اور نبض۔ معمولی سی محنت سے بھی شدید دھڑکن۔ دل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ کسی نے لوہے کے شکنجہ میں رکھ کر مروڑ دیا ہے، نیز مسلسل بھاری، اور دبانے والا دل کے مقام میں درد (کیکٹس، لیلیم، ٹگمنہ) تیز سوراخ کرنے والا، اور منتقل ہونے والے درد کے ساتھ۔ سخت قلبی پریشانی جس سے مریض پہلو کے بدلنے پر مجبور ہوتا ہے (اکونائٹ، آرسنک، رسٹاکس) نبض تیز چھوٹی کمزور، اور اچھلنے والی، بے قاعدہ اور بعض وقت نبض اور دل حرکات چھوڑ جاتے ہیں۔

گردن۔ گھیگھا زیادہ نمایاں شکل میں اور سخت۔ گردن کے غدودوں کا متورم اور سخت ہونا (برنیا کارب، کلکیریا کارب، کریانوٹ)

اعضاء۔ جوڑ متورم اور ان میں درد۔ رات کے وقت ہڈیوں میں درد۔ سفید ورم۔ سوزاک سے بائی کا درد گردن اور بازوؤں میں بائی کا درد۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔ تیز سوزش کرنے والا پاؤں میں پسینہ، شریانوں میں چٹکیں۔ بائی کے درد جوڑوں میں رات کے وقت درد اور سکڑن کا احساس، وجع المفاصل کی مزمن تکلیفات جوڑوں میں رات کے وقت شدید درد کے ساتھ، لیکن ورم نہ ہو۔ انگلیاں سو جائیں۔ پاؤں پر استسقائی ورم شدید کھجلانے والی پتی عموماً گھٹنے کے گرد اور خصوصاً بائیں گھٹنے کی بیرونی جانب۔

مخصوص خواص۔ سوکھنا (نیٹرم میور، فاسفورس) سوکھے کی بیماری پستانوں کے غدودوں، خصیوں اور غدودوں کا بڑھ جانا اور سخت ہو جانا۔ حد سے زیادہ کمزوری کا در لاحق (آرسنک، برائی اونیا، فیرم، فاسفورس) عضلات میں تشنج (اگریکس، سائیکوٹا، اگنیشیا، سٹرامونیم) غدودوں کا متورم اور سخت ہونا (برائیٹا کارب، کلکیریا فاس، گریفائٹس، نیٹرم کارب) رات کو زیادہ پسینے آ جانا، فاسفورس

فاسفورک ایسڈ، سلیسیا، مزمن وجع المفاصل کی تکلیفات۔ گٹھیا، رات کے وقت جوڑوں میں شدید درد۔ لیکن ورم نہیں ہوتا، طاقت کا جلد جلد سلب ہوتے جانا، تمام جسم پر استسقاء کے ورم سے۔ بخار میں بے چینی، پیاس۔ درد سر چکن کے ساتھ اور چہرے کی حدت سے زیادہ سرخی (اسنگوئیریا) منہ آنا (مرک نائٹرک ایسڈ، کالی بائکرام، بورکس)۔

جلد۔ میل، زرد، چکنی، تر (ایزیم، مرک)، کھر کھری اور خشک، جھریاں پڑی ہوئی۔ جلد کے اندر گانٹھیں، قلب کی تکلیفات کی وجہ سے استسقار جلد میں مندمل شدہ زخموں کے نشانوں میں خارش ہو اور وہ پھر ہرے ہو جائیں یا ان پر دانے نکل آئیں۔

بخار۔ تمام بدن پر تمتماہٹ کے دورے۔ بخار میں بے چینی اور چہرے پر سرخی۔ پسینہ کی زیادتی۔ اندرونی بخار جلد کے ٹھنڈے ہونے کے ساتھ۔ صبح کے قریب کمزور کر دینے والے کھٹی بو والے پسینے بے حد پیاس کے ساتھ۔

نوٹ یہ دوا خصوصاً بچوں کے لیے اور خنازیری آدمیوں یا بوڑھے آدمیوں کے لیے زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔

کمی اور زیادتی۔ تمام قسم کی محنت سے گرمی سے، گرم کپڑے پہننے سے، کپڑا اوڑھنے سے، گرم مکان میں مرطوب موسم میں، چھونے سے اور بھوکا رہنے سے تکلیفات بڑھتی ہیں، بیٹھ جانے سے تکلیفات کم ہوتی ہیں۔ لیٹ جانے سے سانس و فرفرل کی تکلیفات بڑھتی ہیں ٹھنڈا دودھ پینے سے قبض رفع ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے سے اور کھانے کے تھوڑی دیر بعد تک تکلیفات میں کمی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ڈیش کا خیال ہے کہ چاند کی کمی بیشی کے ساتھ ساتھ آئیوڈیم کے اثر میں فرق پڑتا ہے۔ گھیگھا کے مریضوں کو ڈاکٹر ڈیش لکھتے ہیں کہ آئیوڈیم ایک لاکھ قوت کی ایک خوراک چار رات لگاتار پورن ماشی کے دوسرے دن سے دینی چاہیئے۔ اور مہینہ بھر انتظار کرنا چاہیئے۔

طاقت۔ ۲× سے نمبر ۳۰ تک۔ اوپر کی طاقتیں بھی بہت مفید ہوتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

آئیوڈوفارم، کالی آئیوڈیم (آئیوڈوفارم میں بخار، ورم، اور جلدی تکلیفات آئیوڈیم اور کالی آئیوڈیم کی بہ نسبت زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ کالی آئیوڈیم میں نہ تو آئیوڈیم کی سی بھوک ہوتی ہے، اور نہ کھانے کے بعد تکلیفات میں کمی ہوتی ہے)

برومیم (میں بالوں اور چہرے کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ مگر آئیوڈیم میں گہرا گندمی، برومیم کے زخموں میں بو آتی ہے) نیٹرم میور (نیٹرم میور میں بھوک زیادہ لگتی ہے، اگر مریض دن بدن دبلا پتلا ہوتا جاتا ہے۔ نیٹرم میور میں لاغری گردن سے شروع ہوتی ہے، کالی آئیوڈائیڈ (خرابیوں کی طرح مریض زیادہ بولا کرتا ہے) بریٹیا کارب (شکم کے غدودوں کا بڑھنا۔ بے حد بھوک۔ سوکھتے جانا۔ بہت بولنے والا۔ اجنبیوں سے نفرت بریٹیا کارب زیادہ تر چھوٹے قد والے آدمیوں کے لیے مفید ہے۔ لیکن بریٹیا کارب میں اتنی زیادہ بدمزاجی

نہیں پائی جاتی جتنی آئیوڈیم میں۔ آئیوڈیم کی بدمزاجی انٹم کروڈم سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے، الیومنا (خوف، ایپس (جوڑوں کا ورم، چھونے سے درد ورم الدماغ، سر میں پانی اترنا) گیکٹس، اوسپائی جیلیا (دل کی تکلیفات ایڈ سٹس (رحم کی تکلیفات) آرسنک، کلکیریا، سنا، سلیسا، اسٹانی سیگریا، جیوسس، سلفر۔

آئیوڈیم کا اثر زائل ہوتا ہے۔ نشاستہ، یا ملوے سے، ہومیو پیتھک طاقتوں کا اثر زائل ہوتا ہے، انٹم ٹارٹ، ایپس، آرسنک، بیلاڈونا کیمفر، چائنا، چائنم سلف، کافیا، ہیپر سلفر، فاسفورس، سپنجیا اور سلفر سے۔

آئیوڈیم اثر زائل کر دیتا ہے، مرک کا۔

مرک، ہیپر سلفر (کروپ کھانسی) آرسنک کے بعد اچھی طرح کام کرتا ہے۔

اکونائٹ، ارجنٹم نائٹریکم، کلکیریا کارب، مرک، فاسفورس، اور پلساٹیلا، یہ دوائیں آئیوڈیم کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہیں۔

معاون۔ لائیکوپوڈیم۔

Abrotanum

ابروٹینم

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Artemisia Abrotanum; Southern wood; Lady's love.
PARTS USED: The leaves and young shoots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا میں خاص علامت یہ ہے کہ جسم کے نیچے کا حصہ یعنی ٹانگوں میں سوکھا پن آ جاتا ہے۔ دن بدن ٹانگیں سوکھتی جاتی ہیں گو قوت ہاضمہ بہت خراب ہو جاتی ہے، تاہم بھوک بڑھ جاتی ہے معدہ میں بعض اوقات درد ہوتا ہے۔ جس کی نوعیت، جلن دار قینچی کی طرح کترنے والی اور کھینچنے والی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی قے ہو جایا کرتی ہے جس میں بدبودار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ معدہ میں ایک خاص قسم کا احساس ہوتا ہے کہ معدہ پانی میں تیر رہا ہے۔ یا لٹکا ہوا ہے، یہ دوا اس حالت میں مفید ہے کہ جب دستوں کے بند ہو جانے سے بائی کے درد شروع ہو جاویں۔ بائی کے دردوں میں ایک عجیب بات قابل غور ہے۔ کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ درد جوڑوں سے دل میں اور ریڑھ کی ہڈی میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

پیٹھ میں ناگہانی درد پیدا ہوتا ہے جس کو حرکت کرنے سے آرام ملتا ہے۔

اس دوا کے مریض پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا چہرہ مرجھایا ہوا اور زرد پڑ گیا ہے۔ قبل از وقت بڑھاپے کے آثار ہویدا ہو جاتے ہیں اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔

یہ دوا نوزائیدہ بچوں کی ناف سے سیلان خون یا رطوبت کے لیے مفید ترین ہے۔

یہ دوا چھوٹے بچوں خاص کر لڑکوں کے لیے، فوطوں میں پانی اترتے، نکسیر اور سوکھا میں مفید ہے۔ وبائی زکام کے بعد کمزوری کے واسطے بھی مفید ہے (کالی فاس)

گٹھیاوی مزاجوں میں تکلیفات کے دب جانے سے بد نتائج۔ سل ورم باریطون، سینہ میں پانی اتر کنے کے

کے سوزش کے آپریشن کے بعد ایک دبانے والا احساس باقی رہتا ہے۔ بائی کے دردوں کی درستی پر بواسیر کا بڑھ جانا۔ بچوں میں (ہائیڈروسیل اور نکسیر۔ انفلوئنزا کے بعد شدید کمزوری (کالی کھانسی)

علامات

دماغ۔ بہت سنگ دل، پست ہمت، بچوں میں چڑچڑاپن، پست ہمتی اور ضد۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کوئی بے رحمی کا کام کر رہا ہے۔ سوچنے کی طاقت میں کمی۔

سر۔ سر کو سیدھا نہیں رکھ سکتا۔ خاص طور پر بات چیت کرنے یا دماغی محنت کرنے کے بعد دماغ تھکا ہوا اور کمزور محسوس ہوتا ہے۔ دماغ میں سرد لہروں کا احساس۔ سر کی کھوپڑی میں پھوڑے کی مانند درد۔ کھجلی۔ سر میں درد اور بھراؤ کا احساس۔ دماغ کا بایاں حصہ کمزور محسوس ہو، جیسے کنپٹیوں پر سر کو کھینچا جا رہا ہے۔ پیشانی کی ہڈیاں نمایاں۔

آنکھ۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور آنکھوں میں اداسی۔ آنکھیں متورم۔

ناک۔ ناک میں خشکی۔ لڑکوں میں نکسیر کا بہنا۔

چہرہ۔ بڈھوں کی طرح مرجھایا ہوا سا اور چہرے پر جھریاں پڑی ہوں۔

منہ۔ ذائقہ پھیکا اور چپ چپا۔ زبان میں پھوڑے کا سا درد۔ منہ گرم اور خشک۔ بوسیدہ دانتوں میں کھینچنے والے اور پھاڑنے والے درد۔

بھوک۔ بھوک کی زیادتی۔ بھوک کے قبل ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے پیٹ کے اندر کوئی قینچی سے کاٹ رہا ہے۔ دودھ میں ابلی ہوئی ڈبل روٹی کی خواہش۔

معدہ۔ معدہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانی میں لٹکا ہوا ہے یا تیر رہا ہے۔ درد کاٹنے والے اور جلن دار رات کے وقت۔ بدہضمی جس کے ساتھ متعفن رطوبت کی زیادہ مقدار میں قے ہو۔

شکم۔ پیٹ کا اپھار، انتڑیوں میں کمزوری اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیٹھی جاتی ہیں۔ پیٹ میں جا بجا سخت گانٹھیں۔ ناف سے رطوبت کا رسنا۔ بواسیر کی وجہ سے درد شکم۔ سوکھے کے مرض میں اور سبز حبس کے مریضوں میں شکم ابھرا ہوا۔

پاخانہ اور مبرز۔ غیر ہضم شدہ غذا کا پاخانہ میں نکلنا۔ کبھی قبض کبھی دست۔ بواسیر، مسوں کا باہر نکلنا اور ان کو اندر کرنے یا دبانے سے یا جب پاخانہ نکل رہا ہو جلن۔ دستوں کے بند ہونے سے بائی کے دردوں کا نمودار ہونا، بائی کے دردوں کے بند ہونے سے بواسیر کا ظاہر ہونا اور ایسی بواسیر میں پاخانہ کی بار بار حاجت، پاخانہ میں صرف خون کا آنا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دوا پاخانہ کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ پاخانہ کی حاجت لیکن صرف خون خارج ہو۔

آلات تناسل مردانہ۔ بچوں کے فوطوں میں پانی بھر آنا خصوصاً سرخ بخار کے بعد۔

آلات تناسل زنانہ۔ بائیں خصیۃ الرحم میں بجائے چبھنے کا سا درد۔ دونوں خصیۃ الرحم میں درد جو پیٹھ تک جاتا ہے۔ چھوٹے بچے کی ناف سے خون یا رطوبت کا نکلنا۔ حیض درد بھرے یا رک کے ہوئے۔

آلات تنفس۔ ٹھنڈی ہوا سینہ میں خراش پیدا کرتی ہے۔ ذات الجنب کے بعد سینہ میں اگر تکلیف باقی رہے اور سانس لینے میں تکلیف معلوم ہوتی ہو تو یہ دوا دینا چاہیے۔ تنفس میں دقت، احساس جیسے گرم ہوا میں سانس لیا جا رہا ہے۔ بائی کے درد میں تکلیف دہ کھانسی۔ دستوں کے بعد خشک کھانسی۔

قلب اور نبض۔ سینہ میں دل کے مقام پر شدت کا درد۔ نبض کمزور اور چھوٹی۔ بائی کے درد قلب کی طرف منتقل ہو جائیں۔

پیٹھ اور گردن۔ کمر میں درد۔ کمر کے مقام میں ورم جو محسوس کرجائے۔ ریڑھ میں اچانک ورم پیٹھ میں ایک درد جس میں کمی چلنے سے ہو۔ گردن اس قدر کمزور کہ سر کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔

عضو مخصوص۔ کمزوری اور بیمار ہونے کا احساس۔ جب غصہ میں آئے کانپنے۔ گردن، پیٹھ، سینہ اور اعضاء وغیرہ میں بائی کے درد۔ تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد اور لنگڑاپن۔

جلد۔ جلد شل ہونی، سوکھاپن، کھجلی۔ بالوں کا گرنا۔ چہرہ پر ابھاروں کا نکلنا۔ ابھار دب جائیں، اور جلد نیلگوں ہو جائے۔

نیند۔ بے چینی، ڈراؤنے خواب۔

بخار۔ بائی کے دردوں کے دوران تیز بخار۔ سوکھے کے بخار۔ کمزور کر دینے والے بخار انفلوئنزا کے بعد دق کا سا بخار جاڑے کے ساتھ۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات، ٹھنڈی ہوا میں اور اخراج رطوبت کے رک جانے سے اور رات کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ حرکت سے کمی ہوتی ہے۔

طاقت۔ نمبر ۲ سے ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

سوکھے کے مرض میں آیوڈیم، نیٹرم میور، لائیکوپوڈیم، سکروفولا، برائی اونیا، سٹے پیریا، بنرو، اسٹڈ (گٹھیا میں)

یہ دوا اکونائٹ اور برائی اونیا کے بعد پلورسی میں اور بیر کے بعد پھوڑوں میں بہتر کام کرتی۔

۱ Absinthium ابسنتھیم

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Common Wôrm wood.
Artemisea Absinthium
PARTS USED : The entire plant.

۱۔ اس دوا کی گو آزمائش ہو چکی ہے مگر زیادہ تر علامات اس کے عادتاً پینے والوں سے حاصل کی گئی ہیں۔ اس دوا کے تشنجی دوروں سے قبل مریض کانپتا ہے منہ بناتا ہے اور زبان کاٹتا ہے۔ اور اس کے منہ پر جھاگ آ جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہلبرٹ کا خیال ہے کہ یہ دوا مرگی کے ان دوروں کے لیے مفید ہے جن میں مریض قطعی طور پر

بے ہوش نہیں ہوجاتے۔ ان دوروں میں ایک خاص بات یہ پائی جاتی ہے کہ مریض کو اپنی جگہ پر سے اٹھنے پر چکر آتا ہے اور اس کو پیچھے کی طرف گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ دوسری بڑی بات علامت اس دوا میں کانپنا ہے۔ چاہے وہ زبان کا کانپنا ہو یا دل کا۔

ڈاکٹر میگنن کا مشاہدہ ہے کہ اِگنیشیا میں اچانک اور شدید قسم کا چکر، مرگی کے دورے، ہذیان توہمات کے ساتھ ساتھ۔ اور ہوش کا نہ رہنا پایا جاتا ہے۔ نیز دورے کے بعد کچھ دیر کے لیے حافظہ بھی نہیں رہتا۔ آگے چل کر وہ بتاتے ہیں کہ وہ لوگ جو اِگنیشیا پیا کرتے ہیں، وہ ہسٹریا کی طرح کے عارضوں کے زیادہ شکار ہوتے ہیں، ان کی زندہ دلی خطرناک ہذیان ریلاونا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اور وہ ادھر ادھر چلنے کے لیے مجبور ہوجاتے ہیں ایسے مریض پریشانی میں چلتے ہیں۔ اور ان کو اپنے اردگرد تمام جسم کے جن بھوت اور شیطان نظر آتے ہیں، بے خوابی دماغ کی سطح میں ورم۔ تپ محرقہ کی سی حالت، تحریک بھی پائی جاتی ہے۔

علامات

دماغ۔ حافظہ کمزور اکام کرنے کے بعد فوراً ہی بھول جانا پاگل پن۔ وحشی اور بے رحم۔ بے پرواہ یہاں تک کہ مرنے جینے کی بھی پرواہ نہ ہو۔ ڈراؤنی شکلوں کا دیکھنا اور خوفناک توہمات غنودگی کے بعد دیگرے اثرات کے ساتھ۔ تشنجی دوروں کے ساتھ بے ہوشی۔

سر۔ چکر۔ اپنی جگہ سے اٹھنے پر پیچھے کی طرف گرنے کا اندیشہ۔ مرگی کے مریضوں میں اٹھنے پر چکر۔ چند لمحوں کے لیے بے ہوشی۔ دماغی پریشانی۔ دردِ سر۔ سر نیچا کر کے لیٹنے کی خواہش۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی میں ورم سر میں گنجاپن اگدی میں درد جلدی ہیم (پکرک ایسڈ)

آنکھ۔ سرخ۔ درد۔ کھجلی۔ پلکوں کا جاری پن۔ پتلیاں غیر متوازن طور پر پھیلی ہوئیں۔ بینائی دھندلی اڈھیلوں میں درد۔

کان۔ کانوں سے سیلان خصوصاً دردِ سر کے بعد۔

چہرہ۔ چہرہ سے حماقت ٹپکتی ہے۔ چہرہ کا تمتمانا۔ بحالت مرگی منہ بنانا اور منہ پر جھاگ۔ چہرے کی تشنجی، اینٹھن، چہرہ نیلا۔

منہ۔ دانت بھینچے ہوئے۔ مرگی کی حالت میں زبان کا کاٹنا۔ زبان موٹی اور باہر نکلی ہوئی، بولنے میں تکلیف زبان کا کانپنا اور ایسا معلوم ہونا جیسے کہ زبان پر فالج گرا ہو۔

حلق۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلے میں زخم ہوگئے ہیں۔ حلق متورم اور حلق چھلا ہوا محسوس ہو۔ حلق میں گولے کا احساس۔

معدہ۔ بھوک کا نہ لگنا۔ غذا کا معدے کے اندر بھاری پتھر کی طرح پڑا رہنا۔ معدہ میں ٹھنڈک معلوم ہونا ڈکار۔ متلی۔ قے کڑوی رطوبت کی۔ متلی جو پیٹ کے مقام میں جائے۔ معدے میں تکلیف وہ تحریک کا احساس۔

شکم۔ جگر میں ورم کا احساس۔ تلی میں درد اور ورم معلوم ہونا۔ کمر اور شکم میں ابھار۔ ہوا کا شکم میں بھرنا اور

ریاحی درد۔ قبض اور بواسیر۔

مثانہ۔ ہر وقت پیشاب کی خواہش، پیشاب کا رنگ گہرا زرد شن نارنگی کے اور گھوڑے کے پیشاب کی طرح بو۔ پیشاب میں البیومن۔

آلات تناسل مردانہ۔ جماع جس کے ساتھ اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں۔ اور کمزور ہو جائیں۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم میں درد۔ داہنے خصیۃ الرحم میں درد۔ سبز حیض۔ یہ دوا حیض کو جاری کرتی ہے۔ قبل از وقت سن یاس۔

آلات تنفس۔ بگڑی تکلیف کے ساتھ کھانسی۔

قلب۔ دھڑکن۔ دل کی دھڑکن پیٹھ اور کندھے تک سنائی دیتی ہے۔ سینہ پر بوجھ کا احساس۔

مخصوص خواص۔ پاؤں بہت ٹھنڈے۔ بے ہوش ہوکر مرگی کے دورے کی طرح گر جانا۔ بحالت دورہ چہرے کا بگڑ جانا۔ جسم اور اعضاء میں تشنج، منہ پر جھاگ، بعض وقت خون کا جھاگ۔ زبان کاٹنا، چہرے سے جہالت ٹپکنا اور دورہ کے بعد کچھ نہ یاد رہنا۔ اندرونی اعضاء کا فالج۔ لنگڑی کا درد۔

گھوڑے اپنی پچھلی ٹانگوں سے جب دولتی چلاتے ہیں تو ٹانگیں بجائے پیچھے کی طرف جانے کے ان کے خود پیٹ میں لگتی ہیں۔

اعضاء۔ کمر میں درد، کندھوں میں درد۔ اعضاء میں لرزہ اور درد۔ اعضاء میں تشنج۔ فالج کی علامت۔

طاقت۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

مرگی میں: آرٹی میشیا ولگرس، سنا، سائیکوٹا، ہیوسس، بیلاڈونا، اسٹرامونیم

پیشاب کی بو میں: بنزوک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ۔

Ipomoea

اپومویا، دیکھئے۔

NATURAL ORDER : Convolvulaceae
SYNONYMS : Convolvulous Duartinus; Morning Glory
PARTS USED : The flowers
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

کنولوس ڈارٹینس

Ipecacuanha

اپیکاک

NATURAL ORDER : Rubiaceae
SYNONYMS : Ipecac
PARTS USED : The dired roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اپیکا کھانا ایلوپیتھی میں قے کرانے کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے اور ہومیوپیتھی میں اسی لیے سب سے

بڑی علامت ایپیکاک کی متلی اور قے ہے۔

ایپیکاک کی متلی اور قے کے متعلق ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں : " متلی کے واسطے ایپیکاک سب سے بڑی دوا ہے۔ کوئی بھی تکلیف کیوں نہ ہو اگر اس کے ساتھ نہ رکنے والی متلی موجود ہو یعنی مریض قے کے بعد بھی متلی میں آرام محسوس نہ کرتا ہو اور قے کے بعد متلی پہلے کی طرح رہتی ہے ، تو ایپیکاک ہی اس بیماری کے لیے چاہے اس کا نام کچھ ہی کیوں نہ ہو دوا ہے ۔ یہ متلی اکثر معدے کی تکلیفات میں غذا کی غلطیوں سے پیدا ہوا کرتی ہے ، اور جب یہ تکلیف ہو ایپیکاک اور پلساٹیلا کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔ پلساٹیلا اس وقت مفید ہوتا ہے جب غذا معدے کے اندر موجود ہو ، مگر ایپیکاک غذا کے نکلنے کے بعد بھی رہنے پر مفید ترین ہے

متلی کی حالت میں زبان یا تو بالکل صاف ہوا کرتی ہے ۔ اور اگر میلی ہوتی ہے تو بہت ہلکی متلی کے ساتھ ساتھ منہ میں تھوک کی بھی زیادتی ہوتی ہے اور بعض وقت منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ اس قسم کی متلی یا تو عام طور پر معدہ اور آنتوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے ۔ یا آلاتِ تنفس کی خرابی اور بخار کے ساتھ ہوتی ہے ۔ اگر معدے کی خرابی کی وجہ سے متلی ہو تو سب سے بڑا نشان اس دوا کا یہ ہے کہ معدہ لٹکا ہوا معلوم ہوتا ہے ، معدہ غذا کو برداشت نہیں کر سکتا ، خالی قے صفراوی قے ، یا خون کی قے ، لیکن قے کرنے سے بھی مریض کی گھبراہٹ میں آرام نہیں ہوتا ۔ معدہ میں ایسی خرابی مرغن غذا ، پھل ، میٹھا ، یا ملائی کی برف وغیرہ کھانے سے ہوا کرتی ہے ۔ چہرے سے مریض کی تکلیف اور متلی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں ۔ منہ کے کنارے کھنچ جاتے ہیں آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں ، بعض وقت پیاس کی زیادتی ہوتی ہے ، مگر عموماً پیاس نہیں ہوتی ۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایپیکاک اس وقت زیادہ بہتر اثر کرتا ہے جب پیاس موجود نہ ہو۔

ڈاکٹر جہار اپنی چالیس سالہ پریکٹس میں کہتے ہیں : " میں تمام قسم کے نوبتی وملیریا بخاروں میں سب سے پہلے ایپیکاک دیا کرتا ہوں ، اور بہت سے مریض ایپیکاک ہی سے صحتیاب ہو جاتے ہیں ۔ اور باقی مریضوں کی علامات اس قدر معلوم ہونے لگتی ہیں کہ فوراً دوسری دوا کا صحیح اندازہ مل جاتا ہے ۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس طریقہ کو اختیار کر کے میں بہت سے بخار اور ملیریا بخار کے مریض پہلے ہی نسخہ میں ٹھیک کر دیا کرتا ہوں اور علامات کے تلاش کرنے کی تکلیف سے بچ جاتا ہوں "

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایپیکاک کونین سے کہیں زیادہ مریض ٹھیک کر سکتا ہے ، لیکن محض بخار کے نام پر ایپیکاک یا کونین دینا ہومیوپیتھک اصول کے مطابق قرین مصلحت نہیں معلوم ہوتا ۔ ہمارے پاس بعض دواؤں کے ایسے مخصوص نشان موجود ہیں کہ ہم ایلوپیتھک طریقہ علاج کی بہ نسبت بعض بہتر اور جلد تر کام کر سکتے ہیں ۔ ہر ایک مریض میں اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو وہ ہمیں ایسی

علامات ملیں گی جو نسخہ لکھنے کے لیے کافی ہو سکتی ہیں ۔ ناظرین اگر معاف فرمائیں تو میں چند دواؤں کی مثالیں پیش کروں ۔

ایپیکاک :۔ نہ بند ہونے والی متلی ، جاڑا ، بخار ، پسینہ ، اور پسینہ کے بعد ۔

آرسنک :۔ بے قاعدگی سے آنے والے بخار یا اندرونی بخار ، جن میں بحالت بخار پیاس کی تو زیادتی ہوتی ہے ، مگر مریض ایک وقت میں تھوڑی مقدار میں پانی پیتا ہے ۔

یوپیٹوریم پرف :۔ بحالت جاڑا ہڈیوں میں درد ۔ جاڑے کے فوراً بعد صفراوی قے ۔ جاڑا سات سے ۹ بجے صبح شروع ہوتا ہے ۔ اگنیشیا ، بحالت جاڑا پیاس ، چہرے پر سرخی ، سردی کو بیرونی گرمی سے آرام ہونا ۔ اکثر ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے ۔

کیپسیکم ، جاڑا شانے کی ہڈیوں میں شروع ہوتا ہے اور پھیلتا ہے ۔

نکس وامیکا :۔ بحالت بخار مریض کپڑا چادر یا کمبل وغیرہ نہیں اتار سکتا ، کیونکہ سردی محسوس ہوتی ہے ۔

نیٹرم میور :۔ سردی صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک شروع ہوتی ہے ، پھٹنے والا درد سر ۔ درد سر بحالت بخار ہوتا ہے لیکن ان سب تکلیفوں کو پسینہ سے آرام ہوتا ہے ۔ کونین کے بعد بہترین دوا ہے ۔

رسٹاکس :۔ جاڑے میں کھانسی ، بحالت بخار بے چینی اور زبان پر خشکی ، نیز کروٹیں بدلنا ۔

پاڈوفائلم :۔ بحالت جاڑا و بخار زیادہ بولنا ، بکنا ۔

انٹم ٹارٹ :۔ بحالت بخار و پسینہ ، نیند کا غلبہ اور چہرے کی زردی ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر بخار کی علامات آپس میں اس قدر ملی جلی ہوں کہ ظاہرا کوئی دوا علامات سے مطابقت نہ کرتی ہو تو ایپیکاک ہی دینا زیادہ مناسب ہوا کرتا ہے ۔

ایپیکاک میں ہڈیوں کا درد ، مثلاً سر کی ہڈیوں کا یا جسم کے کسی دوسرے اعضاء کی ہڈیوں کا درد پایا جاتا ہے ۔ اور ہڈیوں کے درد میں خاص نشان یہ ہے کہ ہڈیوں میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جا رہے ہیں ۔ ایلوپیتھی میں یہ دوا بلغم نکالنے کے لیے بہت استعمال کی جاتی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ یہ متلی اور قے پیدا کرتی ہے اس لیے ایلوپیتھی میں اس دوا کے ذریعہ بلغم بذریعہ قے خارج کرایا جاتا ہے لیکن ہومیوپیتھک اصول کے مطابق بلغم نکالنے کے لیے نہ تو متلی کی ضرورت ہے اور نہ قے کی حاجت ، اگر مریض کی ٹھیک علامات کے مطابق دوا دی جائے گی تو قدرت خود بخود اس کے بلغم کو مناسب طریقہ اور راستہ سے نکال دے گی ۔ ایپیکاک کی کھانسی خشک دورہ والی اور دم کشی کی سی ہوتی ہے ۔ دم پھولنا شدت کا پایا جاتا ہے ۔ سانس میں دم کشی کی گھڑگھڑاہٹ اور سینہ میں دل کے مقام سے اوپر بوجھ اور بھاری پن ہوتا ہے ۔ نیز بلغم کے اجتماع سے دم گھٹنے کی سی حالت ہوتی ہے ۔ دمہ کے لیے یہ ایک مفید ترین دوا ہے ۔ وہ مریض جو موٹے تازے لیکن بدن کے ڈھیلے ڈھالے ہوں ، چاہے وہ بڑے ہوں یا بچے ، اور جو گرم مرطوب موسم کو برداشت نہ کر سکتے ہوں ، کے دمہ کے لیے خصوصاً اکسیر ہے ، اس دم کشی میں جب مریض کھانستا ہے تو گھڑگھڑاہٹ نزدیک بیٹھنے والوں کو سنائی دیتی ہے ۔ مگر مریض بلغم کا ایک ذرہ بھی خود نہیں

نکال سکتا، یہی وقت ہے۔ اپیکاک کے استعمال کرنے کا مگر یاد رہے کہ اپیوپیتھی کی طرح اپیکاک کا ٹنکچر مریض کے منہ میں نہ انڈیلنا چاہیئے، بلکہ نمبر ۳۰ کا اپیکاک ایسے موقع پر جادو کا سا کام کرے گا۔

سینہ کی علامات بھی بڑی دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔ اپیکاک کو چھوٹے بچوں کا غمگسار سمجھنا چاہیئے، کیونکہ یہ چھوٹے بچوں کی مزمن کھانسی کے لیے اکسیر دوا ہے، عام طور پر چھوٹے بچوں کے زکام کے بعد مزمن کھانسی ہو جاتی ہے اور سینہ میں بلغم بولنے لگتا ہے۔ بچہ کھانستا ہے، قے کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا دم گھٹتا ہے۔ بلغم کی گھڑگھڑاہٹ تمام گھر میں سنائی دیتی ہے، چہرہ زرد ہو جاتا ہے سخت بیمار معلوم ہوتا ہے اور سانس سے مریض کی حالت خطرناک معلوم ہوتی ہے۔ یہی وقت ہے کہ اپیکاک کی چند خوراکیں دے کر بچہ کی جان بخشی کرائی جائے۔ یہاں پر انٹم ٹارٹ بھی سمجھ میں آتا ہے، کیونکہ انٹم ٹارٹ میں بھی کھانسی بلغم کی گھڑگھڑاہٹ اور قے موجود ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ اپیکاک کی علامات بیلاڈونا کی طرح بڑی تیزی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔ جبکہ انٹم ٹارٹ، برائی اونیا کی بہت سست رفتار ہوا کرتا ہے

کالی کھانسی میں بھی اپیکاک نہمت غیر مترقبہ ہے اس میں اپیکاک کا سب سے بڑا نشان یہ ہے کہ مریض کے اندر کھانستے وقت تشنجی سختی ہو جاتی ہے، مریض کی سانس رک جاتی ہے، مریض نیلا ہو جاتا ہے۔ سخت ہو جاتا ہے۔ اور منہ پر نیلا پن آ جاتا ہے، سر اس کا نیچے اوپر جھٹکے کھاتا ہے۔ قے کرنے کی کوشش کرکے اور آخر کار بلغم کی قے کر ڈالتا ہے۔ بعض وقت ناک یا منہ سے خون بھی آ جاتا ہے۔

خون جاری ہونے کیلئے اپیکاک اپنے حلقہ اثر میں ایک لاثانی اور بے مثل دوا ہے۔ خون چمکدار سرخ اور خون کا سیلان مسلسل اور یکساں ہوتا ہے، اپیکاک کا خون کے اخراج میں چاہے وہ اخراج ناک سے ہو، آنتوں سے ہو، پھیپھڑوں سے ہو، رحم سے ہو، منہ سے ہو یا جسم کے کسی دوسرے مخرج سے ہو، متلی ہمیشہ پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مرگر نے زنانہ آلات تناسل کے بیان میں اپیکاک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اگر اسقاط حمل کا خدشہ ہو، اور اس کے ساتھ ناف کے اردگرد تیز درد موجود ہو، جو ناف سے نیچے کی طرف رحم کے اندر پہنچتا ہو۔ اور اس درد کے ساتھ مسلسل متلی اور چمکدار سرخ خون کا سیلان ہو یا قبل از وقت حیض کا خون جاری ہو جانے یا ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی وقفہ میں خون کا سیلان رہتا ہو وضع حمل کے بعد خون کا جرابرابر ہو رہا ہو، یا کسی اور قسم کے خون کا سیلان جس سے مریضہ کا بستر تر ہو جاتا ہو، شرمگاہ سے ایڑیوں تک خون کی باقاعدہ دھار چل رہی ہو تو اپیکاک کا استعمال کرنا چاہیئے۔

یاد رہے کہ ایسے موقع پر اپیکاک کا استعمال بجائے خارجی اور دوسرے علاجوں سے کہیں بہتر ہوتا ہے حیض قبل از وقت مقدار میں زیادہ دردزہ کمزور اور زچہ کو بغیر کسی نتیجہ کے بیتاب کرنے والا (یہ درد بھی اسی طرح ناف کے مقام سے شروع ہو کر رحم میں دوڑا کرتے ہیں) میں بھی اپیکاک مفید ترین ہے۔“

اپیکاک کے کچھ درد اوپر سے نیچے کی طرف یا بائیں سے داہنی طرف جاتے ہیں، یہ بات عموماً پیٹ کے درد میں مشاہدہ کی جاتی ہے۔ درد سر میں بھی یہ ایک عجیب دوا ہے۔ جبکہ سر کی تمام ہڈیوں میں زبان کی جڑ تک

چوٹ کی طرح کا درد موجود ہو، دماغ میں دانتوں کی جڑوں تک چوٹ کا سا اور چیرنے والا درد ہوتا ہے یہ درد عموماً معدہ کی خرابی سے ہوا کرتے ہیں۔ اور ان دردوں میں ابتداء سے انتہا تک متلی اور قے موجود رہتی ہے۔ ڈاکٹر فرنسٹ لکھتے ہیں: ”میں نے اس دوا کا اثر سکڑنے اور چوٹ لگنے والے سر کے دردوں میں جو زیادہ تر سر کے بائیں طرف کی ہڈیوں میں موجود رہتے ہیں، اور جو ہر روز گیارہ بجے سے شروع ہو کر آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اور دو بجے بعد دوپہر بالکل رفع ہو جاتے ہیں بہترین پایا ہے۔“

آنکھوں میں اس کا اثر بہت وسیع ہے۔ ڈاکٹر ڈاٹین کا مشاہدہ ہے کہ چوٹوں کے زخموں میں اپیکاک کا لوشن آنکھوں میں ڈالنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ پتلی کے ورم جن کے ساتھ حد درجہ کا درد اور روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا ہوتا ہے، اس کے حلقہ اثر میں آتے ہیں بچوں کا آشوب چشم، اس میں ہے، چیرنے والے درد، پانی کے ایک دم بہنے کے ساتھ، ڈھیلوں کا اعصابی درد، سر میں دھمکن ایک دم پانی بہنے کے ساتھ وغیرہ وغیرہ۔

ہومیو پیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۵ پر ڈاکٹر ای۔ ٹی ولیس نے پیٹ کے درد قولنج کے کئی مریض اپیکاک نمبر ۲ سے تندرست کئے ہیں۔ ان کو اس درد میں اپیکاک دینے کی رہنمائی جن میں کی مشاہدہ کردہ علامت ”بیرونی سردی اور اندرونی گرمی“ سے ہوئی تھی۔

میڈیکل ایڈوانس جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ پر ایک مریض کا حال ڈاکٹر موہتی نے لکھا ہے کہ مریض بعمر ۷۰ سال فالج کی وجہ سے بے کار ہو گیا تھا، اس کے پاؤں اور ہاتھ ٹھنڈے رہتے تھے۔ گر مریض اپنے ہاتھ اور پاؤں کی ٹھنڈک خود محسوس نہیں کر سکتا تھا، اپیکاک نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک سے شفایاب ہوا۔

سبز اور پاخانہ پر اس کا اثر نہایت نمایاں ہے۔ اپیکاک کے دست تین قسموں میں منقسم کیے جا سکتے ہیں۔ (۱) خمیر دار دست، یعنی وہ دست جو خمیر کی طرح جھاگ دار ہوں (۲) گھاس کی طرح سبز دست چاہے ان میں آنکھ ہو، یا پانی کی طرح پتلے ہوں (۳) طبی دست پیچش، خون کی زیادتی یا کمی کے ساتھ اس قسم کے تمام دست اکثر بچوں میں خصوصاً موسم گرما میں پائے جاتے ہیں۔ ان دستوں کی وجہ زیادہ تر زیادہ کھا جانا، یا کھانے کی بد احتیاطی ہوا کرتی ہے، اور ان دستوں کے ساتھ کم و بیش متلی اور قے موجود ہوتی ہے۔ بچوں کے اسہال میں (کالرا انفنٹم)۔ یہ دوا بہت مفید پائی گئی ہے۔

مصنف کا ذاتی تجربہ ہے کہ پیچش میں اور خصوصاً پرانی جب ایمی ٹین وغیرہ کے انجکشن کوئی کام نہ دیتے ہوں اور مریض پیچش سے مایوس ہو چکا ہو، اپیکاک نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک ایسی پیچش کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیتی ہے، اگر ضرورت محسوس ہو تو دوسری خوراک آٹھویں یا پندرھویں دن یا جیسا موقع ہو دی جا سکتی ہے مصنف کے ہاتھوں پیچش میں اپیکاک نمبر ۲۰۰ کبھی ناکام نہیں رہا۔ خیال رہے کہ پرانی پیچش میں نمبر ۲۰۰ سے کم طاقت کوئی فائدہ نہ کرے گی۔

ہنی مینین ایڈوانس کے میگزین ماہ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۸۷، ۲ پر ڈاکٹر وڈ ورڈ نے اپیکاک پر بحث کرتے

ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایپکاک کی علامتیں پہلے معدہ بعد میں آلات تنفس میں پھر ریڑھ میں اس کے بعد مثانہ اور آلات تناسل میں اور آخر میں جلد پر نمایاں ہوتی ہیں۔ چونکہ ایپکاک سے قے ہو جاتی ہے۔ اس لیے جلد پر کی علامات زیادہ تر نمایاں نہیں ہوا کرتیں۔

ہاں البتہ ایپکاک کا سفوف تیل ملا کر جلد پر ملنے سے آبلہ پیدا کر دیتا ہے۔ اسی لیے ایپکاک مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر شہد کی مکھیوں، بھڑوں اور دوسرے قسم کے کیڑوں کے کاٹے ہوئی جگہ پر لگانا مفید ہے۔

چونکہ قے کی حالت میں مریض ہمیشہ اپنے جسم کو کھجلایا کرتا ہے، اسی علامت سے رہنمائی حاصل کر کے ڈاکٹر کوپر نے رحم کے اندر ریشے دار گومڑ کو ٹھیک کیا۔ مریضہ ہر وقت جسم کو کھجلایا کرتی تھی۔ اور اس کو مسلسل قے اور متلی خصوصاً کھانے کے بعد ہوا کرتی تھی۔

خرمگاہ کی اندرونی اور بیرونی حصہ میں حد سے زیادہ تحریک اور خارش جس سے مریضہ گھبرا گئی ہو۔ اور جس کے ساتھ گاڑھا سیلان الرحم ہو، ایپکاک سے بہت جلد یہ شکایت دور کی جا سکتی ہے۔

برٹش ہومیو پیتھک جنرل جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۰۴ پر ڈاکٹر ڈبینس لکھتے ہیں، کہ ایپکاک، افیون اور مارفیا کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایپکاک مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے، مارفیا افیون کے ایک گرین کے لیے کافی ہوا کرتے ہیں۔ اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے بعض اوقات افیون اور مارفیا کی عادت کو بھی چھڑایا جا سکتا ہے۔

ایپکاک موٹے تازے آدمیوں میں جن کے ریشے ڈھیلے ہوں، خوبصورت انسانوں میں بچوں میں اور مستورات میں تنفس کی تکالیف والے انسانوں میں نیز ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن میں نکسیر یا کسی دوسرے ذریعہ سے خون کے ضائع ہو جانے کی ہسٹری موجود ہو۔

علامات

دماغ ۔ بدمزاج چڑچڑا (ایپاتی اونیا، کیمومیلا) بے صبر لگاتار چلانے والا، ہر چیز کا تاریک پہلو دیکھنا، غصہ سے پریشانی سے، نفرت ہے، بے عزتی سے پیدا شدہ تکالیف بہت سی خواہشات لیکن یہ نہ جانے کہ کس چیز کی خواہش ہے۔ بے چینی۔ غصے اور چڑچڑے پن کے یکایک ظاہر ہونے والے دورے۔

سر ۔ چکر جب چل رہا ہو یا جب مڑ رہا ہو۔

درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کی ہڈیوں میں زبان کی جڑ تک چوٹ کا سا درد ہے، جس کے ساتھ متلی ہو۔ آدھے سر کا درد، متلی اور قے کے ساتھ۔ چھینکیں بے حد۔ دورے کی صورت میں اور چلی رطوبت کا آنا۔ سر میں حدت اور چکن رخساروں میں سرخی کے ساتھ، پیشانی میں درد۔ پیشانی میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈنک لگنے کے سے درد۔ پیشانی میں تپکن، کنپٹی اور گردن کی پشت میں درد جو سر اور آنکھوں میں جا سکے۔ جن کے ساتھ آنکھوں سے پانی بہے۔ تالو کھلا ہوا گدی اور گردن میں پھوڑے کا سا درد۔

کان ۔ ذرا سا شور و غل بھی برداشت نہ کر سکے بخار کے دوران کان ٹھنڈے۔

ناک ۔ زکام، ناک کے بند ہو جانے اور متلی کے ساتھ۔ چمکدار اور سرخ خون کی نکسیر (ملکا مارہ)

آنکھ ۔ پلکوں کا پھیلنا، بیرونی کونے میں سخت رطوبت۔ آنکھوں کی تکالیف روشنی خصوصاً موم بتی کی روشنی سے بڑھیں۔ روشنی کے گرد نیلا اور سرخ ہالہ۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں تیز گولی لگنے کے سے درد۔ پپوٹوں میں اینٹھن زیادہ مقدار میں پانی آنے۔ نزدیکی اشیاء کو دیکھنے سے تھک جائیں۔ متحرک اشیاء کو دیکھنے سے متلی بینائی کی حالت مسلسل بدلتی رہے۔

چہرہ ۔ زرد، پھولا ہوا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے (چائنا، سیکیل، سلفر) آنکھوں کے گڑھوں کے اوپر اور نیچے توبی اعصابی درد، روشنی برداشت نہ ہو سکے۔ آنکھوں سے پانی آنے، اور آنکھ کے پپوٹوں میں درد کے ساتھ چہرے کے عضلات میں تشنجی اینٹھن، منہ کے گرد جلد سرخ۔ جاڑے کے دوران ہونٹ نیلے۔

منہ ۔ تھوک کا زیادہ اجتماع (چائنا، مرک) مسلسل تھوک کو نگلنے کے لیے مجبور ہونا۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بچہ اپنی مٹھی منہ میں ڈالے۔ کھوکھلے دانت میں درد جب کسی چیز کو کاٹ رہا ہو۔ ذائقہ کڑوا، میٹھا، خون کا سا۔ زبان صاف زبان زرد، یا سفید۔ منہ میں اور زبان پر ٹیس، تالو میں خشکی، پھوڑے کا سا درد کھردرا پن اور ڈنک لگنے کے سے درد۔ نگلنے میں دقت۔ حلق میں دباؤ پردہ صفاق میں درد کے ساتھ

معدہ ۔ غذا سے نفرت (انٹم کروڈ، کوکولس) ڈکار شکم میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ۔ خالی ڈکاریں (نکس وامیکا)، مرگی متلی کے ساتھ تقریباً تمام تکالیف کے ساتھ پریشان کرنے والی متلی اور قے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ متلی معدے سے اٹھ رہی ہے۔ قے۔ پیاس، پسینہ، سانس متعفن، نزلے کرنا، شکم میں اپھار کے ساتھ قے کے بعد نیند کا غلبہ۔ جھکنے سے قے، ثقیل اشیاء برف کی اشیاء سے معدے کی خرابی، معدے کے لٹکے ہونے کے احساس سے پریشانی (ٹوبیکم) ہچکی۔ خوش ذائقہ چیزوں اور مٹھائیوں کی خواہش۔ تکالیف، غیر ہضم ہونے والی اشیاء کشمش، کیک، پھلوں چاٹ پیسٹری سور کے گوشت اور مرغن اشیاء وغیرہ سے بڑھیں، ٹھنڈی چیزیں پینے کے بعد، آئس کریم کے بعد درد شکم، متلی اور قے متلی مسلسل قریب قریب تمام تکالیف کے ساتھ۔ تمباکو نوشی سے متلی اور ابکائیاں۔ قے غیر ہضم، صفراء کی بلغم کی، خون کی کھٹی خیال ہے کہ قے کے ساتھ ہمیشہ متلی ہوتی ہے۔

شکم ۔ شکم کے دونوں طرف اور فم معدہ میں نوچنے (بیلاڈونا) درد، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہاتھ سے مڑ رہا جا رہا ہے اور ہر ایک انگلی ہاتھوں کو دباتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہ درد آرام کرنے سے کم اور حرکت کرنے سے زیادہ ہوتا ہے (بیلاڈونا) ہر حرکت پر ایک مسلسل کاٹنے کا سا درد جو بائیں سے دائیں پہلو کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ریاحی درد شکم بار بار ہونے والے دستوں کے لیے ناف کے گرد کھنچ۔ چڑھے کا فتق۔

پاخانہ اور مبرز ۔ دست، پاخانے خمیر کی طرح اگھانس کے سے سبز (اگریکس) متلی اور درد کے ساتھ۔ سبز آلوں بار بار دست (ایلپس، ارجنٹم، نائٹریکم۔ آرسنک، بیلاڈونا۔ پلسا ٹیلا) خون ملے دست (ڈیو کلیش) موسم خزاں کے دست، ناف کے گرد مروڑ ہیضہ طفلی کا آغاز۔ خصوصاً موٹے اور زود

بچوں میں، متلی، قے، درد شکم اور دست متعدد، خارش یا پیچش جن میں آنو آتے ہوں، پیچش مروڑ کے ساتھ، جب پاخانہ پر زور لگا رہا ہو تو درد اتنا شدید ہو کہ اس سے متلی پیدا ہو جائے، تھوڑی پیاس۔

مثانہ۔ پیشاب سرخ اور کم، پیشاب کی ناکام حاجت۔ کھیل کے دب جانے سے پیشاب میں خون، شکم اور پیشاب کی نالی میں کٹن کے ساتھ دائیں گردے سے گھٹنے کو گولی لگنے کے سے درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم سے سیلان خون (اکونائٹ، اری جیرن، بیلس، ملی فولیم، سیکیل) جس میں خون چمکدار سرخ، زیادہ اور منجمد ہو، متلی، اور سانس میں بھاری پن، سانس میں تنگی ناف سے رحم تک سوئیاں چبھنے کے ساتھ۔ رحم اور مبرز کی طرف کھنچاوٹ، حیض بہت جلد زیادہ مقدار میں، خون چمکدار سرخ، درد شکم اور متلی کے ساتھ۔ ناف سے رحم تک درد، رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا، حمل کے دوران قے، وضع حمل کے دوران قے، وضع حمل کے تشنجی درد جن کے ساتھ متلی ہو اور درد جو بائیں جانب کاٹتے ہوئے جائیں۔

آلات تنفس۔ سانس اندر لیتے وقت ہوا کی نالیوں میں گڑگڑاہٹ کی آوازیں (انٹم ٹارٹ، فاسفورس، سٹانم) دم پھولنا۔ اس کے ساتھ سینہ میں گڑگڑاہٹ بوجھ اور پریشانی ہوتی ہے۔ نیز سینہ میں سکڑن شدید دورے والی تشنجی کھانسی، حلق اور سینہ کی شدید سکڑن، سانس کی کمی اور سانس میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ مریض ہوا کے لیے کھلی کھڑکی کی طرف لپکتا ہے۔ چہرہ زرد، معمولی حرکت سے زیادتی، دم گھٹنے کا اندیشہ، دمہ (آرسنک) دمہ کے دورے قبل دوپہر، سینہ میں تنگی سانس کی تکلیف کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سانس اڑتی ہوئی خاک میں سے لی جا رہی ہے۔ کھانسی نرخرے کے اوپر والے حصہ سے ہوا کی نالی کے نچلے حصہ تک سرسراہٹ سے کھانسی سے بغیر متلی کے قے کا ہونا۔ دم گھٹنے والی کھانسی جس سے بچہ اکڑ جاتا ہے اور منہ پر نیلا پن چھا جاتا ہے (کوریلم ریوبر) کالی کھانسی، منہ سے خون، قے سانس کی تنگی کے ساتھ مریض پیلا یا نیلا پڑ جاتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ کھانسی لے ہوئے بلغم کے ساتھ۔ معمولی حرکت سے خون کی قے

پیٹھ اور گردن۔ حرکت کے دوران دونوں کندھوں کے درمیان اینٹھن، دائیں گردے سے پیچھے ران میں سے ہوتا ہوا گھٹنے تک گولی کا سا درد

اعضاء۔ ایک ہاتھ ٹھنڈا اور دوسرے کا گرم ہونا، تمام ہڈیوں میں چوٹ کی طرح درد، تمام جوڑوں میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سن ہو گئے ہیں۔ جسم اکڑ جائے جن کے بعد بازوؤں میں تشنجی جھٹکے ہوں۔ رات کے وقت رانوں میں اکڑن، پنڈلیوں میں خارش، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔ اعضاء اور پیٹھ میں درد۔

مخصوص خواص۔ بے حد کمزوری (آرسنک، کیمفر، فاسفورس) کا جسم سخت اور پھیل کر اکڑا ہوا، بیہوشی، اس کے بعد بازوؤں میں تشنجی جھٹکے۔ سیلان خون چمکدار سرخ، جلد پر باجرے کے سے دانے، امراض کے دورے اندرونی اعضاء میں استسقاء، سبز حبس۔ حیض کی کمی، جلد اور بلغمی جھلیاں پیلی اور بے خون کی سی کیفیت متلی اور قے۔ خسرہ کے بعد کھانسی۔

بخار۔ کمر کا درد، جاڑا کم اور بخار زیادہ۔ اجابات بخار عموماً پیاس۔ شدید درد سر، متلی اور کھانسی، بعد میں پسینہ، بیرونی سردی اندرونی گرمی اور آخر میں پسینہ، ۲ بجے بعد دوپہر لرزہ، پھر سردی بغیر پیاس کے۔ بلغمی بخار

جس میں معدے کی علامات زیادہ نمایاں ہوں۔ نیز کونین کے زیادہ استعمال کے بعد، بے قاعدہ بخار جس میں اگر متلی موجود ہو۔ نیز نیٹرم میور کی طرح جاڑا بخار اور پسینہ ہر سہ حالات میں پیشانی کا درد ہوتا ہے۔ ہر دوسرے دن گیارہ بجے جاڑا، جسم کا اوپری حصہ ٹھنڈا۔ جاڑا جس کی زیادتی گرم مکان میں اور بیرونی گرمی سے ہو۔ کمی پانی پینے سے اور کھلی ہوا میں ہو۔ پسینہ کے دوران مریض بدتری محسوس کرے اور بعد میں بہتر۔

نیند۔ جمائیاں اور انگڑائیاں۔ نیند آنے پر اعضاء میں جھٹکے۔ نیند میں آنکھیں آدھی کھلی رہیں اور مریض کراہے جب نیند بھر کر سو نہ سکے تو تھکاوٹ اور متلی ہو۔

جلد۔ باجرے کے سے ابھار۔ تنفس میں دقت کے ساتھ۔ جلد پر خارش۔ مریض یہاں تک کھجلائے کہ قے ہو جائے۔ ابھار رک جائیں، یا بہت آہستہ آہستہ ظاہر ہوں جس کی وجہ سے تنفس میں دقت۔ قے اور سرسرانے والی کھانسی ہو۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک اور اوپر کی طاقتیں۔

کمی اور زیادتی۔ چھونے سے زیادتی۔ گرمی اور سردی کو برداشت نہ کر سکنا، سردی اور خشک موسم میں زیادتی۔ گرم مرطوب موسم میں زیادتی (نہ کام دم کشی) جاڑے سے گرم مکان میں، اور بیرونی گرمی سے زیادتی موسم گرما کی گرمی یا گرم مکان سے بعض وقت غشی ہوتی ہے۔ پانی پینے سے جاڑے میں آرام ہوتا ہے، ٹھنڈے پانی پینے سے دورے، کالی کھانسی میں کمی ہوتی ہے۔ لیکن ٹھنڈے پانی پینے سے یا قلفی کی برف کھانے سے یا برف کی دیگر اشیاء کے استعمال سے شکم میں درد ہوتا ہے۔ قے سے، اور خارش کے رک جانے سے یا دانوں کے اندر رہ جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پھل سے، مرغن غذا سے، برف سے، کشمش سے، اور لیموں سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ کھانے سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ کونین کے زیادہ استعمال کے بعد، حرکت سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ آرام سے، دبانے سے، آنکھیں بند کرنے سے تکالیف میں کمی ہوتی ہے۔

ہنی مین لکھتے ہیں کہ اس کا اثر تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور بہت دیر میں ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال جلد نہ چھوڑ دینا چاہیئے۔

ایپکاک کا اثر زائل ہوتا ہے۔ آرنیکا، آرسنک، چائنا، نکس، ٹوبیکم سے۔

ایپکاک اثر زائل کر دیتا ہے، ایلومنا، ایپس، آرنیکا، آرسنک، چائنا، تانبے کا دھواں، ڈلکامارا، فیرم، لارو سیراسس، اوپیم، سلفورک ایسڈ، ٹوبیکم اور انٹم ٹارٹ کا۔

ایپکاک کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہیں۔ آرسنک (بچوں کے اسہال، کمزوری، زکام، کروپ، کھانسی اور جاڑا) بیلاڈونا، برائی اونیا، کیڈمیم سلف (زرد بخار) کلکیریا کارب، کیمومیلا، چائنا، کیوپرم، اگنیشیا، نکس، فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا، سلفر، انٹم ٹارٹ، ٹوبیکم اور ویریٹرم البم۔

معاون :-

مقابلہ کرو :-

کھانسی، کھانے بعد، انکس (کھاتے وقت اور کھلی ہوا میں کلکیریا ،
ایک ہاتھ ٹھنڈا دوسرا گرم، چائنا، ڈیجی ٹیلس، پلساٹیلا، مسک۔
مسلسل متلی، کوکولس، کالی کارب، سلفر، اگنیشیا، ایسٹیک ایسڈ۔
لیٹنے سے منہ میں تھوک کی زیادتی۔ ایپکاک دورات کے وقت لیٹنے سے، کیمومیلا، مکس وام ،
فاسفورس، رسٹاکس)
سبز دست: ارجنٹم نائٹریکم۔
منہ پر متلی کے آثار۔ اتھوزا، انٹم ٹارٹ۔
چوٹ لگنے کی طرح درد سر، پٹیلا، فیرم (دماغ میں جگہ جگہ چوٹ کا سا درد)۔
مرغن غذا سے معدے کی خرابی، پلساٹیلا (لیکن پلساٹیلا میں زبان پر میل ہوتا ہے)
ایپکاک کی زبان صاف ہوتی ہے۔ پلساٹیلا میں تکلیف اسی وقت تک رہتی ہے جب تک غذا معدہ میں ہو۔ لیکن ایپکاک کو اس وقت استعمال کرنا چاہیئے، جب معدہ خالی ہو چکا ہو)
معدہ لٹکا ہوا اور ڈھیلا۔ سٹافی سیگریا، لوبیلیا، ٹوبیکم۔
دمہ، کیوپرم (تشنج کیوپرم میں زیادہ ہوتا ہے۔)
کالی کھانسی، کالی کھانسی میں اکڑنا۔ سنا، (غذا کی نالی میں ایک قسم کی آواز۔ کھانسی ختم ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ نیز بچہ دانت پیستا ہے)۔
قے: انٹم ٹارٹ (ایپکاک میں متلی زیادہ ہوتی ہے اگر انٹم ٹارٹ میں قے اور ابکائیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ ایپکاک میں زبان صاف یا زبان پر ہلکا میل ہوتا ہے مگر انٹم ٹارٹ میں زبان پر گاڑھا سفید میل ہوتا ہے۔ دونوں دواؤں میں کھانا کھانے کے بعد کھٹی اشیاء کھانے کے بعد اور کھانسی کے بعد قے ہوتی ہے)
درد بائیں سے دائیں کو جاتے ہیں: لیکسس (ایک طرف سے دوسری طرف کو) اکٹیا ریسی موسا۔
دائیں سے بائیں کو: لائیکوپوڈیم۔ متلی کے ساتھ: ایپکاک۔
سینہ کی تکالیف خسرہ کے دانے اندر دب جانے کی وجہ سے، برائی اونیا۔
مزہ میٹھا۔ خون کا مزہ، بربرس (دیگرس (نیز کڑوا مزہ، بربرس کا منہ لیسدار یا گاڑھا ہوتا ہے۔ ایپکاک عام طور پر صاف ہوتا ہے، بربرس کا منہ خشک ہوتا ہے، مگر ایپکاک میں تھوک کی زیادتی اور منہ میں اور زبان میں تیزی ہوتی ہے)۔
خون کے اجزاء میں۔
فاسفورس (مسلسل اور متواتر سیلان خون۔ معمولی زخموں سے بھی خون زیادہ آتا ہے)۔
پلساٹیلا (خون کا ٹھہر ٹھہر کر آنا)
چائنا (بہت زیادہ خون نکلنے سے کمزوری وغشی)۔
فیرم (پتلا اور گاڑھا ملا ہوا خون)

سیے میلیس (سیاہ رنگ کا خون)۔
سیکیل (سرخ وسیاہ خون)۔

Epyhisterinum

اپی ہسٹرین

SYNONYMS : Toxin of Uterine blood.

(رحم کے خون کا زہر)

یہ دوا ڈاکٹر برنٹ نے بنائی تھی، وہ خون کے سیلان کا علاج اسی سے کیا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ایک مریضہ کے رحم کے اندر گومڑ تھا، جس سے خون بہتا تھا، یہ زہر اسی خون سے حاصل کیا گیا ہے، پھر بھی یہ دوا رحم کے جاری شدہ خون کے روکنے میں چاہے وہ ریشہ دار گومڑ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے بہت مفید ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بے مثل ہے۔ اس دوا کو ہمیشہ نمبر ۲۰۰ یا ایک ہزار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ ہفتہ میں ایک بار دینے سے کیسا ہی خون رحم سے کیوں نہ آرہا ہو بند ہو جائے گا۔

مقابلہ کرو: کارسی نوسینم (آکلہ کا زہر) رحم کے اندر گومڑ سے خون جاری ہونے میں اور رحم کے آکلہ میں مفید ہے۔

تھلیسپی، افرکسین، ہائیڈراسٹس۔

Ethylum Nitricum

اتھائی لم نائٹریکم

CHEMICAL SYMBOL : CH_3 CH_2 NO_3
SYNONYMS : Ethyl-Natrate
(Not Ethyl-Nitrite $C_2H_5BO_2C_2H_5NO_2$

(نائیٹر ایتھر)

یہ دوا بھی ایتھر کی طرح قوائے حس کو بے حس کرنے والی ہے۔ ہومیوپیتھی میں ابھی تک یہ دوا نامکمل ہونے کی وجہ سے مستقل جگہ حاصل نہیں کر سکی۔ ڈاکٹر سمپسن و ڈاکٹر رچرڈ نے اس کے تجربات کئے، مگر کسی یقینی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔

علامات

سر۔ آگے کی طرف جھکانے کی خواہش۔ دماغ کی شریانوں میں ابھار کا احساس، کچھ دیر کے لیے چکر کی زیادتی اور دردِ سر۔
چہرہ۔ چہرہ سے نشہ کی حالت معلوم ہوتی ہے۔
قلب۔ دل کے فعل میں بہت تیزی۔ سانس میں تیزی اور درد۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔ گلونائن۔ ایمل نائٹریٹ۔

Ithamanta اتھمنٹا

NATURAL ORDER : Umbelliferae
SYNONYMS : Grundheil
PARTS USED : Plant.

اس دوا کا بہت کم استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں دماغی پراگندگی اتھوزا کی طرح پائی جاتی ہے۔ حرکت کرنے پر اور چلنے پر گدی کے نچلے حصہ سے ایک قسم کا دھواں اٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے جو دماغ کو بالکل سُن کر دیتا ہے چکر جس کو لیٹنے سے آرام ہو۔ سر پر اوپر والے دانتوں پر دباؤ، اور ان کا سُن ہو جانا۔ ایک آنکھ کے ڈھیلے پر پیچھے سے اوپر کی طرف دباؤ، کڑوا ذائقہ، اور کڑوا تھوک۔ ہاتھ اور پاؤں برف کے مانند ٹھنڈے۔ نیند گہری صبح کو معمول سے زیادہ نیند۔

علامات

سر۔ چکر جو لیٹنے سے کم ہوتا ہے یا چکر دماغ میں درد کے ساتھ۔ گدی کے نیچے حصہ سے ایک قسم کے بخارات کا اٹھ کر دماغ تک پہنچنا، جس سے دماغ بالکل سن ہو جاتا ہے۔ سر میں اور اوپر کے دانتوں میں بوجھ اور ان کا سُن ہو جانا، سر میں ہلکا درد اور دماغ کا کام نہ کر سکنا۔ سر کے دونوں جانب میں سکڑن کا سا درد چکر کے ساتھ کنپٹیوں میں اندر سے باہر کی طرف دباؤ۔
آنکھ۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں نیچے سے اوپر کی طرف دباؤ۔
کان۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کانوں کو روئی لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔
منہ اور معدہ۔ پانی کا منہ میں اجتماع مگر زبان پر خشکی کا احساس۔ ہر دفعہ کھانے کے بعد ذائقہ کڑوا، شکم میں ریاح اور پیر خالی، نامکمل ڈکاروں کا آنا۔ رات کا کھانا کھانے سے پہلے بے حد بھوک اور منہ سے کڑوے تھوک کا آنا۔
شکم۔ شکم کے بائیں جانب کھچاوٹ و نوچن۔ بائی کے درد، خصوصاً چلنے پر شکم کے بیرونی عضلات

جوڑ انگوں تک پھیل جاتے ہیں۔
پاخانہ۔ پاخانہ کی اچانک اور نہ رکنے والی حاجت۔ پاخانہ کے پہلے شکم میں مروڑ۔ اور کاٹنے والے درد۔
آلاتِ تنفس۔ حلق میں کڑوا ذائقہ جو تھوکنے سے بھی نہیں جاتا۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد حلق میں تھوک کا اجتماع اور نرخرے میں سرسراہٹ جس سے قے ہوتی ہے۔ تمام آلات صدر بوجھل معلوم ہوتے ہیں۔ سانس اندر کھینچنے پر آلات صدر کے بائیں حصہ میں نوچن، اور بیٹھ جانے پر سینہ کے بائیں جانب باہر کی طرف نکلتے جانے کا سا درد۔
ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے جوڑ میں اور ہاتھ کی ہڈیوں میں کھنچاوٹ۔ بائیں ران میں گرمی کا احساس۔ رانوں میں چوٹ کا سا درد چاہے مریض بیٹھا ہوا ہو یا چلتا ہو، گھٹنے کے جوڑ میں چلتے وقت اندر سے باہر کی طرف دباؤ۔ آرام کرنے کی حالت میں درد بند ہو جاتا ہے۔ اور حرکت کرنے سے پھر شروع ہو جاتا ہے۔ بائیں پاؤں کے اوپر کی طرف بیٹھنے پر نوچن کا احساس۔ بائیں پیر کی چھوٹی انگلی میں جلن اور کاٹنے کا سا درد
مخصوص خواص۔ کمزور اور بھاری پن کا احساس زیادہ تر آنکھوں میں ہاتھ اور پاؤں کا برف کی مانند ٹھنڈا ہو جانا، اور اس کے ساتھ تمام جسم کا لرزہ، کمزوری، جسم کے ایک مقام پر یا مختلف مقامات پر جلن کا احساس جو چھونے سے جاتی رہتی ہے۔ رات کے وقت سر میں گرمی بڑھی ہوئی نبض تیز اور جسمانی و دماغی حالت میں بے حد تحریک اس حالت میں پیاس بالکل نہیں ہوتی۔ نیند رات کو گہری آتی ہے۔ اور مریض صبح کو معمول سے زیادہ دیر تک سوتا رہتا ہے۔
طاقت۔ نمبر ۱ سے ۶ نمبر تک۔
تعلق۔ مقابلہ کرو، ایتھوزا۔

Ethiops Antimonalis اِتھیاپ انٹی مونیلس

SYNONYMS : Aotimonifore.
TRITURATION : 1x and higher.

اس دوا کی ابھی پورے طور پر آزمائش نہیں کی گئی، تاہم یہ دوا امراض خنازیری اکوتہ اچھبل اور دیگر قسم کی ایسی تکلیفات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس دوا سے ان تکالیف میں نمایاں اثر ہوا کرتا ہے اور بعض وقت پر یہ دوا ایسی تکلیفات میں اپنا ثانی نہیں رکھتی، منہ پر کیل، کھجلی کے دانے، اور ایسے دانے جن میں سے متعفن رطوبت رستی ہو، اس کے لیے یہ لاجواب دوا ہے۔ ذرے سے پیدا

شدہ ، ابھار ، غدودوں میں ورم

خنازیری بیماروں کے کان بہتے ہیں ، آشوب چشم میں ، خاندانی آتشک وغیرہ میں یہ ایک نایاب دوا ہے۔

اس دوا کو نمبر ۳۰ اور اوپر کی طاقتوں میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اس دوا کی خوراک جلد جلد نہ دہرائیں بلکہ پہلی خوراک کے اثر کا انتظار کریں۔

مقابلہ کرو: کلکیریا کارب ۔ سلیشیا ، سورنیم ۔

Ethiops Mercuralis اتھیاپس مرکیوریالس

CHEMICAL SYMBOL : Hg S.
SYNONYMS : Black Sulphide of Mercury, Impure.
TRITURATION : 1x and higher.

یہ دوا اتھیاپ انٹی مونیلس سے بالکل ملتی جلتی ہے ۔ چونکہ اتھیاپ انٹی مونی اس سے زیادہ موثر ہوجاتا ہے اس لیے اس کو کم و بیش استعمال کیا جاتا ہے۔

Atropinum اٹروپینم

CHEMICAL SYMBOL : C $_{H3}$ O_2 N; 289.19
SYNONYMS : Alkaloid of Atropa Belladona
TRITURATION ' 2x and higher.

(بیلاڈونا کا ایک مرکب)

اٹروپین بیلاڈونا کا سب سے زیادہ زود اثر مرکب ہے ۔ اعصاب حس یعنی سنسوری نروز کی قوی حس غیر معمولی بڑھ جاتی ہے ۔ لیکن سب سے زیادہ اس دوا کا اثر آنکھوں میں پایا جاتا ہے ۔ تمام قسم کے توہم آنکھوں کے سامنے آتے ہیں ، ہر ایک چیز بڑی اور ہر چیز پر دھبے دکھلائی دیتے ہیں اس دوا میں بولنے میں تکلیف ، بار بار زبان میں لکنت ، الفاظ کو ادا نہ کرسکنا ۔ الفاظ کا صاف طور سے زبان سے نہ نکلنا ۔ بول چال لغت ، تیز اور سمجھ میں نہ آنے والی وغیرہ پیدا ہوتے ہیں

حلق میں بے حد خشکی نگلنا ، قریب قریب ناممکن ہو ۔ معدہ کی مزمن تکلیفات معدہ میں بے حد درد اور غذا کی قے کے ساتھ ورم ۔ باریٹون ۔

یہ دوا عام طور پر ایلوپیتھی میں آنکھوں کی پتلیاں پھیلانے کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔

علامات

دماغ ۔ تحریک سے دماغ کا سُن ہو جانا ۔ وہمی نظارے ۔ کیڑوں کو دیکھنا ۔ کیڑوں کا جگہ جگہ رینگتے دیکھنا ۔ اور ان کو پکڑنے کی کوشش کرنا ۔ پاگل پن ، بھاگ جانے کی کوشش ۔ آواز دینے پر مریض غلط طرف کو پھرتا ہے ۔

سر ۔ یکایک سر پھیرنے پر چکر ۔ اس امر کا احساس کہ سر شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے ۔ چلنے سے بے حد درد ، جن کی ۱۱ بجے قبل دوپہر زیادتی ہوتی ہے اور شام تک وہ درد سر غائب ہو جاتا ہے ۔ سر بہت گرم ، مرگی والوں کا درد سر ۔ ہر دفعہ حرکت کرنے پر چلنے پر کھوپڑی کے پچھلے حصہ میں اور آنکھوں پر درد ، بائیں کنپٹی میں درد جو کان اور آنکھ تک پھیل جاتے ہیں اور ان میں کمی ہوا میں کی ہوتی ہے چہرہ کے تمتمانے نابینائی اور ہذیان کے ساتھ درد ۔

آنکھ ۔ چیزیں بڑی دکھائی دیتی ہیں ۔ اور ان کے گرد سرخ حلقے معلوم ہوتے ہیں ۔ ہر ایک چیز لمبی اور دھندلی دکھائی دیتی ہے ۔ آنکھوں کے سامنے مکھیاں ، دھبے ، ستارے وغیرہ معلوم ہوتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرش پر سے کیڑے اڑ اڑ کر مریض کی آنکھوں کی طرف آ رہے ہیں ۔ ایک چیز کو دو دیکھنا ۔ آنکھوں میں اور آنکھوں کے گرد تیز اعصابی درد ۹ بجے شب ۔ پپوٹوں کا بھاری ہو جانا ۔ اور آنکھوں کو کھولے رکھنے پر تکلیف ۔

چہرہ ۔ چہرہ حد سے زیادہ سرخ اور گرم یا مردوں کا سا پیلا ۔

منہ ۔ منہ میں خشکی ۔ زبان موٹی ۔ الفاظ بولے نہیں جا سکتے ۔ زبان مفلوج محسوس ہوتی ہے ۔ زبان میں لکنت حلق ۔ کھانسنے سے حلق میں جلن ، خشکی ۔ نگلنے پر حلق میں اینٹھن اور دم گھٹنا ۔ حلق سنائی رگ

معدہ ۔ گرم پانی یا گرم دودھ پینے کے بعد قے ، ناف میں شدید درد کے ساتھ ۔ قے کے بعد آرام محسوس ہوتا ہے ۔ معدہ کے مقام پر ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا ۔

مثانہ ۔ پیشاب کا بار بار ہونا ۔ رات کے وقت از خود گرم پیشاب ، بائیں خصیۃ الرحم میں کاٹنے والا درد جس سے مریضہ چیخیں مارتی ہے ۔ خصیۃ الرحم کے درد کو جھکنے سے آرام ملتا ہے ۔ دوران حیض خصیۃ الرحم متورم اور ذکی الحسی خصیۃ الرحم میں تحریک سے مرگی کے دورے ۔

قلب ۔ کلوروفارم سے دل کے فعل کا سلب ہو جانا ۔ نبض بڑھی ہوئی اور تیز ۔

پیٹھ ۔ پیٹھ میں اور سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے درد ، ریڑھ کی ہڈی میں حد درجہ کی تحریک ، ریڑھ کی ہڈی کو دبانے سے یا اس پر ہاتھ پھیرنے سے ڈکار اور ہوا کا اخراج ۔

نیند ۔ شکم کے دردوں کی وجہ سے نیند میں خلل واقع ہو جائے ۔ رات کے وقت بے چینی ڈراؤنے خوابوں سے جاگ جائے ۔

اعضاء۔ اعضاء کا سُن ہو جانا۔ فالج۔ اعضاء کا بھاری پن۔
مخصوص خواص۔ بعض اعصاب کی قوائے حس بڑھی ہوئی۔ کھلی ہوا کی حد سے زیادہ خواہش۔
کمی اور زیادتی ہو۔ کھلی ہوا میں بہت کمزوری۔ چکر اور لڑکھڑانا۔ حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔
طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے، اوپیم اور فائی سوسٹگا سے۔
یہ دوا مُسکے دین، اور اوپیم کا اثر زائل کر دیتی ہے۔
بیلاڈونا کی طرح یہ دوا داہنی جانب زیادہ اثر کرتی ہے۔

Itu

اِٹو

SYNONYMS : Resina Itu
SOLUTION : In alcohol of reain.

یہ دوا زیادہ تر کان کے درد آنکھوں کے سامنے نہایت چھوٹے چھوٹے ستاروں کے اڑنے، آنت اترنے، دانت کے درد، اور شرمگاہ میں درد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
یہ دوا ڈاکٹر مورے نے ہومیوپیتھی میں داخل کی تھی۔ عجیب و غریب علامت یہ ہیں اگر کان میں یکایک درد جو چند منٹ کے لیے دانت تک پھیلتا ہے۔ اور اس درد کے بعد کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ ہوا کے ذرا سے مرطوب ہونے سے فوراً کان میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ نیز دانت کا درد ٹھنڈے پانی سے ہوتا ہے۔ پیڑو میں درد خصوصاً شام کے وقت۔

علامات

سر۔ سر جھکانے سے پاگل بنا دینے والا درد، پیشانی اور آنکھوں میں درد۔ داہنی کنپٹی میں درد جو کان تک اور جبڑے کے جوڑ تک پہنچتا ہے۔ چکر جیسے وہ داہنی جانب کو گر جائے گا، سر میں بھاری پن، پیشانی میں داہنی جانب جانے کھنچنے کے سے درد۔
آنکھ۔ چلتے وقت آنکھوں میں بھاری پن۔ پپوٹوں میں جلن۔ آلپین کے سر کے برابر چھوٹے چھوٹے ستاروں کا نظر کے سامنے اڑنا۔ آنکھوں کا بار بار جھکنا۔
کان۔ ذرا سی ہوا کے مرطوب ہونے سے کانوں میں درد جو جبڑے کے جوڑ تک پہنچتا ہے۔ کانوں میں یکایک درد جو چند منٹ کے لیے دانتوں میں نہایت شدت سے پہنچتا ہے۔ اس درد کے دورے ہر گھنٹہ کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ ہوا سے کان کے درد میں زیادتی ہوتی ہے۔

ناک۔ بار بار چھینکنا۔ زکام۔ **منہ۔** ٹھنڈی چیزیں منہ میں لینے سے درد۔ زبان پر تھوڑا سا ورم ہونے کے باوجود زبان اتنی بڑی محسوس ہوتی ہے، جیسے تمام منہ زبان سے بھر گیا ہو۔ زبان پر سرخی۔ دندان کے دانے اور بولنے میں تکلیف۔
حلق۔ غدودوں کا ورم، حلق میں درد اور گولے کا احساس۔
معدہ۔ حرکت کرنے سے متلی۔ مسلسل ہچکی۔
شکم۔ شکم میں اندر سے باہر کی طرف درد، پیڑو میں ٹھنڈک کا احساس خصوصاً شام کے وقت چلنے سے اور جھکنے سے جگر کے مقام میں بجائے رگنے کا سا درد
پاخانہ اور سبز۔ پاخانہ کا از خود نکل جانا۔ بغیر درد کے دستوں کی زیادتی۔ بیٹھنے کے بعد مبرز میں جلن کھڑے ہونے پر دستوں کا نہ رک سکنا۔ دست مقدار میں نہ زیادہ، زرد، چمکدار زرد۔
آلات تناسل زنانہ۔ شرمگاہ میں شدید سوزش اور خارش۔
سینہ۔ بائیں پستان میں چلنے سے درد، بائیں پستان میں اور سر پستان میں صبح کے وقت خصوصاً خارش۔
گردن اور پیٹھ۔ گردن میں سختی اور اکڑن، جس سے اٹھنا اور سر جھکانا دشوار ہوتا ہے۔ گردن کے بائیں جانب درد، گردن کے بائیں جانب چھوٹے چھوٹے دانے۔
ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے بازو میں شدید خارش اور اس پر آلپین کے سروں کے برابر دانوں کا نکلنا، خارش دن کو بند ہوتی ہے۔ مگر دانے نہیں زائل ہوتے
ٹانگوں کا سن ہو جانا۔ کرسی سے اٹھنے کے بعد سیدھا نہیں کھڑا ہوا جا سکتا، پنڈلی میں ایڑی تک اینٹھن کا سا درد۔ گھٹنے کے جوڑ میں تیز درد ٹانگوں میں بھاری پن اور تھکن خصوصاً شام کے وقت۔
بخار۔ کانوں میں درد کے بعد پسینہ۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

Erythrinus

آرائی تھری نس

ORDER : Erythrinince
A kind of Red Mullee
Tincture of the Fish.

(جنوبی افریقہ کی ایک لال مچھلی)

ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا کو ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں داخل کیا، وہ بتاتے ہیں کہ ان طاعون

اور جہاز رانوں کو جنھوں نے اس پھل کو کھایا ایک خاص قسم کے لال دانے جسم پر نکل آئے، جو جلد نا پید ہونے اور ڈاکٹر خیال کرنے لگے کہ ان پر آتشک کا اثر ہے۔ ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا سے لال چھیپ کو دہبق احمر یعنی Pityrisis Rubra جو سینہ پر جگہوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ درست کیا، نیز دوسرے اس قسم کے مریضوں کو بھی فائدہ پہنچایا۔ ان کا خیال ہے کہ اس قسم کی چھیپ میں جلد کے اندر جراثیم ہوتے ہیں اور یہ جراثیم آتشکی مریض کی دوسری پشت میں جاکر ظاہر ہوتے ہیں۔

تعلق ۔ ادرم میورٹیکم اس کا معاون ہے۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک اور اونچی طاقتوں میں۔

ارائی تھرکس لن
Erythroxylon

NATURAL ORDER : Lineae
SUB ORDER : Erytheroxyieae
SYNONYMS : Coca.

دیکھو۔ کوکا

ارٹیکا یورنس
Urtica Urens

NATURAL ORDER : Utricaceae
SYNONYMS : Urtica minora;
Dwarf Nettle.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا کو شروع شروع استعمال کیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "گٹھیا میں، پتھری میں، اور پیشاب کے دیگر مرضوں میں مفید ترین دوا ہے۔" ڈاکٹر ریڈ لکھتے ہیں کہ "اگر اس کے عرق کو ناک میں ڈال دیا جائے تو فوراً نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اندام نہانی کے ورم میں یہ ایک بہترین دوا ہے۔ نیز ذات الجنب ذات الریہ، اور کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہے۔ وہ آگے چل کر بتاتے ہیں کہ اس دوا سے پاسے کا، سانپوں کا، اور بچھوؤں کا زہر زائل کیا جا سکتا ہے۔"

ڈاکٹر ڈکوپر لکھتے ہیں کہ مفصلات میں اس پودے کے زیرہ کو بائی کے درد کی جگہ یا جوڑوں باندھنا بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ نیز اس پودے کا ایک پتا اگر زبان پر رکھ کر تالو سے لگا دیا جائے تو فوراً نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

برنٹ نے اس دوا کو تلی کی تکلیفات میں استعمال کیا وہ بتاتے ہیں کہ "اس کے استعمال سے ان کے مریضوں کو بہت مقدار میں پتھریاں نکلیں۔" نیز برنٹ کا خیال ہے کہ ارٹیکا یورنس گٹھیا کے درد میں بہترین چیز ہے۔ وہ ایسی حالت میں مدر ٹنکچر کی پانچ بوند ڈیڑھ چھٹانک گرم پانی میں ہر دو گھنٹے کے بعد دیا کرتے تھے، جس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ پیشاب زیادہ مقدار میں ہوتا تھا۔ پیشاب سیاہ اور اس میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے گٹھیا کے درد کو بہت جلد آرام ہو جاتا تھا۔

ڈاکٹر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ مشرقی ہندوستان، برما اور سیام کے بخاروں میں میں نے ارٹیکا یورنس کو نعمت غیر مترقبہ پایا ہے۔ برنٹ کی ایک مریضہ نے اس دوا کو پیتے پیتے انکار کر دیا اس نے بتایا کہ میری نبض تیز ہو جاتی ہے۔ شدت کا چکر آتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں آگے کی طرف سر کے بل گر رہی ہوں اور اس کے بعد درد سر شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر میں اس دوا کو رات کے وقت پی لوں تو مجھ کو بخار آ جاتا ہے۔ لیکن جب مریضہ کو دن کے وقت یہ دوا دی گئی تو بخار نہ آیا۔ ڈاکٹر برنٹ کہتے ہیں۔ کہ گٹھیا کا بخار جو کہ رات کو آتا ہے۔ اسی لیے یہ دوا گٹھیا کے لیے بہت مفید ہے۔

ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا سے جگر کو بھی فائدہ پہنچایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "تلی کے درد کے ساتھ دوسرے عضو میں خون کا دوران۔ شکم میں زخم کا سا درد، پیچش، سرزمیں جلن اور خارش، استسقاء، پتی اچھلنا بائی یا گٹھیا کے درد، اور بخار سب ہی اس دوا سے پیدا ہوتے ہیں، اسی لیے ان سب کے لیے ہومیوپیتھک اصول کے بموجب ارٹیکا یورنس دوا ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ اس دوا کی پورے طور پر آزمائش نہیں ہوئی مگر اس دوا کے تجربات مرضوں پر میڈیکل رسالوں میں اس قدر ملتے ہیں کہ لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس دوا کو اگر غور سے دیکھا جائے تو ہومیوپیتھی کی بہت بڑی دواؤں میں سے ایک ہے۔

داہنے کندھے کے شلثی عضلہ (DELTOID MUSCLE) میں بائی کا درد اس دوا کے خاص طور پر زد میں آتا ہے۔ امریکن جرنل آف ہومیوپیتھی جلد نمبر ۲۷ صفحہ ۱۳۲ ایک ڈاکٹر کا کیس دیا ہے کہ ڈاکٹر یکایک کندھے کے درد میں مبتلا ہو گیا۔ درد اتنا شدید تھا کہ وہ آہ و زاری کر رہا تھا، خیال یہ تھا کہ درد یورک ایسڈ کے رک جانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، مارفیا اور اٹروپیا کے انجکشن دیئے گئے۔ اس کے بعد تین ہفتے تک پیشاب کم مقدار میں اور پیلا آتا رہا۔ بے خوابی بے آرامی رہی، بھوک بالکل نہ رہی، اور داہنے کندھے کے عضلات میں کام کرنے کی قابلیت نہ رہی، اور بخار بھی مسلسل رہنے لگا۔ کسی دوا سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا۔ آخرکار جلد کے اندر نیند کے بعد شدید جلن پیدا ہو گئی اور مریض سو نہیں جاتا تھا۔ اس لیے کہ سونے کے بعد یہ تکلیف پیدا ہو جاتی تھی۔ ارٹیکا یورنس مدر ٹنکچر

دیا گیا۔ تین ہی خوراک کے بعد اس کی بے چینی کم ہوگئی، وہ تین گھنٹہ تک سوتا رہا، اور سوتے کے بعد کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ آخرکار اس دوا سے اس کی سب تکلیفیں رفع ہوگئیں۔

اسی مریض ڈاکٹر نے اپنے معالج سے رہنمائی حاصل کر کے ایک دوسرے مریض کو اڑیکایورنس مدر ٹنکچر سے صحت بخشی جو داہنے کندھے کے عضلاتی درد میں مدت سے مبتلا تھا۔

ڈاکٹر جے۔ ایل۔ نلسنگھم نے ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۲۴۴ پر ایک مریضہ کا حال لکھا ہے۔ جس کی شرمگاہ پر مدودبہ کی جلن، خارش، ورم ہوگیا تھا۔ تیرہ برس پیشتر اسی مریضہ کے داہنے خصیۃ الرحم میں ناسور تھا اور خاوند کے عضو پر بھی سوزاک کے مسّے پائے گئے، اڑیکایورنس × ۱ نے تمام تکالیف کو دور کردیا۔

مستورات کے پستانوں میں دودھ پیدا کرنا اڑیکایورنس کا ایک خاص نشان ہے، جس کو کئی بار آزمایا جاچکا ہے۔ ڈاکٹر ایلن نے ایک عورت کے جس کا بچہ کئی برس کا ہوچکا تھا۔ اس دوا سے دودھ پیدا کیا۔

اڑیکایورنس خارجی استعمال جل جانے کی صورت میں نہایت مفید پایا گیا ہے۔ ایک مصنف لکھتے ہیں کہ شہد کی مکھیوں کے ڈنک کے لیے اس کا خارجی استعمال مفید ترین ہے۔

مصنف کا تجربہ ہے کہ اس خارش میں جس میں سوزش ڈنک لگنے کی طرح کا درد یا کھجلی موجود ہوں جو عام طور پر پتی اور اکوتہ میں ہوتی ہے) تو اس دوا کا خارجی استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ مصنف اڑیکایورنس ۵۰ قطرے ویسلین ایک اونس ملا کر ہمیشہ مرہم بناتا ہے، اور ایسے مواقع پر استعمال کیا کرتا ہے۔

جس وقت یہ مضمون لکھا جارہا تھا، مصنف کے ایک کرم فرما نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بچھو کاٹنے پر اس پودے کی جڑ یا پتیوں کو مَسل کر لگانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ نیز یہ بھی کہا ان کا ذاتی تجربہ ہے کہ اگر ایک ہاتھ میں اس پودے کے کچھ ترحصے لے لیے جائیں، اور دوسرے ہاتھ میں بچھو تو بچھو اس وقت کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا۔"

تکالیف ہر سال ایک ہی وقت پر نمودار ہوں۔ بائی کے درد پتی کے سے ابھاروں کے ساتھ جلن اور ڈنک لگنے کے سے، اور پھوڑے کے سے درد اس کے مخصوص درد ہیں۔ داہنی جانب زیادہ تر ماؤف ہوتی ہے لیکن بائیں جانب میں تلی بھی اس سے متاثر ہوتی ہے۔

عجیب احساسات یہ ہیں۔ جیسے آنکھ کے ڈھیلوں پر کسی نے گھونسہ مارا ہے۔ جیسے آنکھوں میں ریت ہے داہنے بازو کے عضلات میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد

علامات

سر۔ شدید چکر۔ ایسا محسوس ہوتا کہ سر آگے طرف گرا جارہا ہے۔ درد سر زیادہ تر آنکھوں کے اوپر، درد سر تلی کے مقام پر سوئیاں چبھنے کے ساتھ۔ گدی میں اور آنکھوں پر ہلکا درد کھوپڑی میں

دھمک پتی اچھلنا اور اندر غائب ہوجانا، درد سر زیادہ تر داہنی جانب۔

آنکھ۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد۔ جیسے چوٹ کھانے سے ہو۔ آنکھوں کے اندر ریت کا احساس کمزوری اور درد

حلق۔ حلق میں جلن، بار بار جھاگدار بلغم کی کھنکھار کے ساتھ۔

معدہ۔ مسلسل حلق میں جلن کے ساتھ قے، پتی کے دب جانے سے ہچکی کا جاتا رہنا۔

شکم۔ تلی میں درد (برنٹ اسی ضمن میں لکھتے ہیں کہ جگر پر درد جو گٹھیا کے دب جانے سے پیدا ہوا ہو)

پاخانہ اور مبرز۔ پیچش کے سے مروڑ کے ساتھ پاخانہ۔ مبرز میں جلن اور کھجلی، مبرز میں کیڑے۔ دست جن کے ساتھ آؤں کا زیادہ مقدار میں اخراج ہو۔

مثانہ۔ ناف تک پیڑو میں استسقاء کا سا ورم اور پیشاب کا رکنا، پتھری گردے اور مثانہ کی تکلیف مثانہ سے خون۔ پیشاب رکا ہوا، جسم کے اوپری حصہ میں استسقائی ورم۔

آلات تناسل مردانہ۔ فوطوں پر خارش۔ فوطوں پر ورم۔ فوطوں میں ڈنک لگنے کا سا احساس اور جلن، فوطوں میں خشکی۔

آلات تناسل زنانہ۔ سیلان خون حد سے زیادہ خون۔ سیلان الرحم بہت تیز اور سوزش پیدا کرنے والا، شرمگاہ پہ خارش، حد سے زیادہ کھجلی، ڈنک کے سے درد، اور شرمگاہ پر ورم، دودھ کا رک جانا ولادت کے بعد دودھ کی پیدائش ہی نہ ہو یا دودھ مقدار میں کم اترے، دودھ چھڑانے اور دودھ کو خشک کرنے کے لیے مفید ہے۔

سینہ۔ بائیں طرف سینہ کے پھوڑے کا سا درد، تھوڑے سی محنت سے پھیپھڑوں سے خون کی قے۔

آلات تنفس۔ کالی کھانسی، بلغم نہ نکلے اور اگر کچھ نکلے تو جھاگدار۔ نبض تیز۔

اعضاء۔ کلائیوں میں اور ٹخنوں میں بائی کا درد، خصوصاً داہنے بازو میں۔ داہنے کندھے کے شلثی عضلہ میں درد تشنج اور کوٹ اپنے آپ نہیں پہنا جاسکتا۔ سرخ ابھرے ہوئے خارش کے آبلے، ہاتھ اور انگلیوں کے اوپر، انگلیوں کے جوڑوں میں گٹھیا کی گانٹھیں۔ ذیں گھٹنے کے اندر درد اور اکڑن دونوں ٹخنوں میں بائی کے درد۔

مخصوص خواص۔ تکالیف ہر سال ایک ہی وقت پر نمایاں ہوتی ہیں۔ مختلف اعضاء میں سے خون آنے استسقاء۔

جلد۔ انگلیوں اور ہاتھوں کا خارش کی وجہ سے سوجنا۔ چہرہ، بازوؤں، کندھوں اور سینہ کی جلد میں گرمی جس کے ساتھ چیونٹیاں رینگنے کا اور سن ہونے، اور شدید خارش کا احساس ہوتا ہے۔ ہونٹ، ناک کان متورم اور ان میں خارش۔ ہونٹوں میں استسقاء وہ تھوڑے وقت کے لیے بھی کھل نہیں سکتے تمام جسم پر آبلے جن میں شفاف پانی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور مرغی کے

انڈے کے برابر ہو جاتے ہیں زہر باد جسم کا مل جانا۔ پتی کے دب جانے سے پیدا شدہ تکالیف پتی پکنے بعد دیگرے پانی کے دردوں کے ساتھ۔ پتی جلد ابھر آئے درمیان میں ایک سفید نشان ہو۔ اور اس کے اردگرد سرخ۔ حلقے جن میں ڈنک لگنے کے نشان ہیں اور سوزش والے دردہوں ماؤف حصص کو سہلانے سے سکون ملے۔

نیند۔ پڑھتے وقت غنودگی۔

بخار۔ بستر میں لیٹنے سے بخار اور پیٹ میں پھوڑے کا سا درد۔ گٹھیاوی بخار۔

کمی اور زیادتی۔ علامات چھونے سے بازو پر سر رکھ کر لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہیں سخت محنت سے خون کی قے ہوتی ہے۔ لیٹ جانے سے آنتوں میں درد ہوتا ہے۔ گرم پتی اچھلنے کو آرام ہوتا ہے۔ نیند کے بعد جلد میں جلن بڑھتی ہے۔ پانی لگنے سے علامات بڑھتی ہیں۔ ٹھنڈی مرطوب ہوا سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

تعلق۔ اگر اس پودے کے زہر سے جلن پیدا ہو جائے تو اسی پودے کے عرق کو اوپر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔ یہ دوا مکھی کے ڈنگ کو (ایپس) آرام دیتی ہے۔

مقابلہ کرو۔

گٹھیا بخار اور حمی۔ نیٹرم میور۔

استسقاء پیشاب میں یورک ایسڈ، پتھری، گٹھیا، یوریا، یوریٹم، یوریکم ایسڈ۔

تی سینیقس۔

داہنے کندھے میں بائی کا درد، سنگونیریا۔

دودھ میں کمی رلیسی نس، پلساٹیلا،

پتی اچھلنا، ایپس، نیٹرم میور، اسٹیکس فلیوس میڈوسا کلوریلم۔

Argentum Iodatum
ارجنٹم آئیوڈیٹم

CHEMICAL SYMBOL : AgI; 234.80
SYNONYMS : Argentum Iodide; Iodide
TRITURATION : 1x and higher of Silver
To be protected from light and air.

ڈاکٹر جیل لکھتے ہیں کہ "اس دوا میں آئیوڈیم اور چاندی کے مرکب ہونے کی وجہ سے دونوں دواؤں کی علامات پائی جاتی ہیں" انہوں نے اس دوا کو حلق، حنجرہ، نرخرہ اور پھیپھڑوں کی نالیوں کی تکالیف اور دماغی خرابیوں میں نیز غدودوں کی تکالیف میں نزلہ میں اور دل کی بیماریوں میں مفید پایا۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ اس دوا کو روشنی اور ہوا سے بچا کر رکھیں۔

Argentum Cyanatum
ارجنٹم سائنیٹم

CHEMICAL SYMBOL : Ag Cn; 133.89
SYNONYMS : Cyanide of Silver.
Trituration : 2x and higher.
To be protected from light

حلق میں چھیلن۔ سکڑن اور جلن کا احساس ہر دفعہ سر گھمانے پر ہنسلی کی ہڈی کے مقام اتصال کے گڑھے میں یا اس سے نیچے شدید درد دم گھٹنے کے درد سے سانس میں دقت اور سانس بند مسلسل خشک کھانسی کے دورے۔ جس سے مریض ایک لفظ سے زیادہ نہیں بول سکتا۔ پیروں میں درد کرنے والا تشنج۔ چہرہ اور زبان بہت سرخ۔

طاقت۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک۔ اس دوا کو روشنی سے بچا کر رکھیں۔ یہ تیز زہر ہے۔

Argentum Metallicum
ارجنٹم میٹیلیکم

CHEMICAL SYMBOL : Ag : 107.88
SYNONYMS : Metallic Silver
TRITURATION : 1x and higher.

(چاندی)

چاندی کے ورق زمانہ قدیم سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے اور دوسرے ملکوں میں بھی نہ صرف طاقت کے لیے بلکہ دوسری کئی قسم کے امراض میں استعمال کئے جا رہے ہیں اور یہ استعمال صرف مرضیوں پر تجربہ کی بنا پر کیا جاتا رہا ہے۔ مگر ہومیو پیتھی میں اب یہ ٹھیک بتلایا جا سکتا ہے کہ کہاں چاندی کے ورق انسانی جسموں پر اور انسانی تکالیف میں زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ دوا نہ صرف انٹی سورک ہے، بلکہ انٹی سائیکوٹک بھی۔ اور یہ دوا انسان کے جسم میں اور انسان کے قویٰ عصبی قویٰ عقلیہ پر گہرا اثر کرتی ہے۔ نیز کری میں اور لیے اعصاب میں اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ کسی عقلیہ پر اس قدر گہرا اثر بعض وقت ہوتا ہے کہ انسان بعض وقت اپنی عقل کو کھو کر پاگل بن جاتا ہے۔ یہ دوا ہیو پاریوں، طالب علموں، پڑھنے والوں غور کرنے والوں، مباحثہ کرنے والوں اور دیگر قسم کے دماغی کام کرنے والوں کے لیے از حد مفید ہے۔ مثلاً مباحثہ کرنے والے مباحثہ کرتے

کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کے دماغ سے دلیل برآمد نہیں ہوتی اگر وہ ذرا سا بھی دماغ پر زور دیتے ہیں تو سر چکرا جاتا ہے، دماغ تھک جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بالکل بے کار محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ٹھیک یہی حالت باقی دماغی کام کرنے والوں میں بھی دیکھی جاتی ہے۔ ایسے مریض نیند کے بعد زیادہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے، اور وہ پورے طور پر آرام نہیں پا سکتے۔

دوسری عجیب بات جو اس دوا میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام اعصاب میں خصوصاً ٹانگوں کے لمبے ریشوں کے ساتھ ساتھ چیرنے والا اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے۔ یہ درد رات کے وقت سونے میں ٹھنڈے مرطوب موسم میں بڑھ جاتا ہے۔ نیز ٹھنڈے مرطوب موسم میں اور برسات میں بائی کے درد بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان دردوں میں جو زیادہ تر کڑی میں اور ریشوں میں ہوتے ہیں۔ بظاہر کوئی سوجن نہیں ہوتی، تاہم یہ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ مریض آرام نہیں پا سکتا۔ وہ اٹھ کر چلنے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے۔ گو چلتے ہوئے کچھ آرام محسوس ہوتا ہے، مگر بوجہ کمزوری کے چلنا اس کے لیے مشکل ہوتا ہے، اس کمزوری کے باوجود یہ درد ہمیشہ اسے چلنے پر مجبور کرتا ہے، وہ بے چارہ چلتا ہے۔ تھک کر چند لمحے کے لیے جیسے ہی بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ درد پھر اسے چلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ غرضیکہ مریض ہمیشہ چلتا ہی چلتا رہتا ہے، جوڑوں اور جوڑوں کی کڑیوں میں بھی ایسے ہی درد ہوتے ہیں۔ اور مریض کے لیے ان دردوں کی وجہ سے دنیا ایک جہنم بن جاتی ہے۔ اور مریض کم عمر ہوتا ہوا بھی بوڑھا معلوم ہوتا ہے۔

کرکری میں چھوٹی چھوٹی سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں، کان کی اور ناک کی کڑی بھی موٹی ہو جاتی ہے علاوہ اسی طرح سے رحم میں بھی گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔

بعض وقت سرطان میں یہ دوا مریض کے لیے باران رحمت ثابت ہوتی ہے۔ اس کی چند خوراکیں سرطان کے درد کو مٹا دیتی ہیں۔

مردوں کے داہنے فوطوں میں اور عورتوں کے بائیں خصیۃ الرحم میں اس دوا کا عجیب اثر ہوتا ہے۔ ان ہر دو میں اگر سخت گومڑ ہو جائیں یا گانٹھیں پڑ جائیں تو یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

اس کا مریض ہمیشہ سرد مزاج ہوتا ہے، اس کو گرمی پسند ہوتی ہے، اور گرمی ہی سے اس کی تکالیف کم ہوتی ہیں۔

حقیقی ماہیت اس دوا کی عجیب و غریب ہے۔ جذبات، ڈر، غصہ وغیرہ سے دماغی پریشانی اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا اپنے گردونواح کے حالات سے مریض بہت جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اس واسطے معمولی سی تکلیف یا درد میں وہ پاگل سا بن جاتا ہے اور وہ تشدد کے کام کر بیٹھتا ہے۔ یا وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے ایک خیال سے دوسرے خیال میں جھٹ پہنچ جاتا ہے۔ محفل میں بیٹھ کر بات چیت نہیں کر سکتا، بولتے بولتے بھول جاتا ہے اور کسی بات کا جواب دینا نہیں چاہتا، اگر جواب کے لیے مجبور کیا

جائے تو فوراً اس کو چکر شروع ہو جاتا ہے اور بجلی کی طرح اس کو تمام اعصاب میں سے پہنچتے ہیں۔

ایک عجیب بات اور بھی اس دوا میں پائی جاتی ہے کہ ٹھیک دوپہر کو بارہ بجے اس کے درد بڑھ جاتے ہیں۔ سر چکرانے لگتا ہے۔ اور دوسری تکالیف بھی بڑھ جاتی ہیں۔

آنکھوں میں بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ آنکھوں کے پپوٹوں پر بہ نسبت آنکھوں کے زیادہ اثر کرتا ہے۔ پپوٹے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور پپوٹوں کی کڑی میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں اور کھولی نہیں جا سکتیں۔ آنکھوں سے زیادہ رطوبت آتی ہے۔ اس دوا کی رطوبت ہمیشہ مٹیالے رنگ کی گاڑھی لیسدار ہوتی ہے چاہے رطوبت آنکھوں سے ہو، پھیپھڑوں سے ہو، ناک سے ہو، پیشاب کی نالی سے ہو، یا جسم کے کسی دوسرے حصے سے ہو۔

ذیابیطس میں اگر ٹخنوں پر ورم ہو یا مرگی میں اگر دورے کے بعد مریض اپنے گردونواح پر چھپٹے تو یہ دوا مفید ہے۔

زینہ سے اترتے ہوئے پنڈلیوں میں درد اکڑن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈلیوں کے ریشے چھوٹے ہو گئے ہیں۔ بولنے اور گانے والوں کے بیٹھے ہوئے گلوں کے واسطے رحمت کا فرشتہ ہے۔

پسلیوں کی کڑیوں میں درد خصوصاً بائیں جانب کی، نظام عضلاتی بری طرح ماؤف ہوتا ہے۔ اعضا میں اینٹھن اکڑن، سُن ہونا، بے درد کی اینٹھن، اعضا اور جوڑوں میں بجلی کے سے جھٹکے۔ قلب بھی اس کے حلقہ اثر میں آتا ہے۔ اور تمام قلب میں بار بار تشنجی بے درد کی اینٹھن پائی جاتی ہے۔ جس کی زیادتی چت لیٹنے سے ہوتی ہے۔ احساس جیسے قلب ساکن ہو گیا ہے۔ جس کے بعد کپکپاہٹ اور پھر بے قاعدہ شدید دھڑکن شروع ہو جائے۔ رات کے وقت، حمل کے دوران دھڑکن۔ مریض پست ہمت ہوتا ہے اور سوسائٹی میں بات چیت نہیں کرنا چاہتا۔ چلنے پھرنے کے بعد مکان میں داخل ہونے پر چکر بہتے پانی کو دیکھنے سے چکر۔ کاروباری آدمیوں کے پیشانی کے درد سر۔

بلغمی جھلیوں سے عموماً ابلے ہوئے نشاستہ کی سی رطوبتیں بہتی ہیں۔ یا پتلی اور گاڑھی زرد یا سبزی مائل رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ پیٹ بھر کھانے کے بعد بھی شدید بھوک۔ منہ میں بے حد خشکی، زبان تالو سے چپک جائے۔ رات کے وقت پیشاب کا از خود نکل جانا۔ کثرت مباشرت یا مشت زنی کے اثرات مابعد، نامردی، عضو مخصوص کا سکڑ جانا، خصیوں میں کوٹے پیٹے جانے کے سے درد۔ بائیں خصیۃ الرحم میں درد، جسم بے حد متورم ہونے کا احساس اور اس کے ساتھ رحم اپنی جگہ سے گر جائے۔ رحم سے سیلان خون جس میں شدید دردوں کے ساتھ بڑے بڑے ٹکڑے خارج ہوں جن کی زیادتی ہر حرکت پر ہو۔ رحم کا اپنی جگہ سے گرنا بائیں خصیۃ الرحم میں درد کے ساتھ بائیں جانب کا درد سر جیسے دماغ کے مارے ہیں جو دماغی تحریک سے، بیمار کی تیمارداری سے اور دماغی محنت سے پیدا شدہ درد سر اور بد ہضمی، ہڈیوں میں پھاڑنے والا دباؤ اور درد، بدن کے حصوں کو جب دبا دیا جائے ان میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد ہو ہنسنے سے کھانسی پیدا ہو۔ آخری کھلی ہوا خواہش تنفس نیز وقت پیدائش کا احساس اور بائیں جانب کے درد رہنما کن نشانات ہیں۔

ارجنٹم میٹ دبلے پتلے آدمیوں کے لیے جن کی آنکھیں اندر گھسی ہوں ، چہرے زرد ہوں اور دق ہڈیوں کے سڑنے کینسر ، گہرے زخموں اور دیوانگی کی طرف راغب ہوں کے لیے مفید ہے۔

علامات

دماغ ۔ بے چینی ۔ بے چینی اسے جلد جلد چلنے پر مجبور کرتی ہے ۔ بدمزاجی بات کرنے سے نفرت ، جب مریض خوشی میں آتا ہے ، تو بہت خوش ہوتا ہے ۔ مگر بعد میں ذرا ذرا سی بات پر بھی زور زور سے چلاتا ہے ، ہذیانی غصہ ، پاگل پن مرگی اسکتہ کا خدشہ ، خصوصاً دھڑکن کے ساتھ ۔ وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا ہوا محسوس ہو۔

سر ۔ یکایک چکر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کے سامنے کہر ہے (جلسیمیم) چکر کی وجہ سے اپنے قوی العقلیہ کو قابو میں نہ رکھ سکتا ہو ، چلنے پھرنے کے بعد مکان میں داخل ہونے پر چکر ۔ آدھی رات سے قبل جب بستر میں سو رہا ہو یہ احساس ہو کر سر بستر سے گر رہا ہے ، جس کے بعد تمام جسم میں ایک شدید تشنجی جھٹکا محسوس ہو۔ چکر کے دورے جن کی وجہ سے مریض ٹھیک ٹھیک سوچ نہ سکے ، بہتے ہوئے پانی کو دیکھنے سے چکر ۔ سر میں رینگن اور چکر کا احساس جیسے نشہ پیا ہو۔

دبانے والا درد جس کے ساتھ پیشانی میں ہلکا درد ، گدی میں کھینچنے والا دباؤ اور تندرگی ہوتی ہے ۔ کنپٹیوں کی ہڈیوں میں دبانے والے ، چیرنے والے درد جن کو چھونے سے زیادتی ہوتی ہے ، بائیں کنپٹی میں درد ، بائیں جانب کے اعصابی دردوں کے دورے جو آہستہ آہستہ بڑھیں اور یکدم ختم ہوں کھوپڑی چھونے سے بے حد ذکی الحس ، سر میں خالی پن اور کھوکھلے ہونے کا احساس ، سر میں خون کا چڑھ جانا ، رخساروں میں سرخی کے ساتھ ، بائیں کان سے دماغ میں سوئیاں چبھیں ۔ کھوپڑی میں دبانے والے اور پھاڑنے والے درد خصوصاً کھوپڑی کی ہڈیوں میں جو ہر روز پیدا ہوں جن کی زیادتی دبانے اور چھونے سے اور کمی کھلی ہوا میں ہو۔

آنکھ ۔ آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے سرخ اور موٹے (انٹی مونیم کروڈم ، گریفائیٹس ، لائیکوپوڈیم ، مرک آنکھوں کے پپوٹوں اور آنکھوں کے کناروں میں شدید خارش (سلفر) پپوٹوں کے کناروں کے ساتھ پانی بھرے دانے آنکھوں سے مقدار میں زیادہ مواد ملی رطوبت کا آنا۔

کان ۔ کانوں میں سوئیاں چبھنے والے ، چیرنے والے اور کھینچنے والے درد ، دونوں کانوں میں خارش۔

ناک ۔ زیادہ بہنے والا زکام چھینکوں کے ساتھ (اکونائٹ آرسینک ، یوفریشیا ، مرک کار) صبح سویرے ، ناک میں سرسراہٹ اور خارش اور اس کے بعد نکسیر ۔ ناک چھنکنے پر شدید نکسیر۔

چہرہ چہرے کی ہڈیوں میں دبانے اور پھاڑنے والے درد ، داہنے رخسار کی ہڈی میں پھاڑنے والا درد ۔ اوپر کے ہونٹ میں ورم (کلکیریا کارب) رحم کے آکلہ میں چہرہ اور ہونٹ بھورے سے رنگ کے ہو جائیں۔

منہ ۔ منہ میں خشکی ، سانس میں بدبو ، زبان پر درد کرنے والے سوزش والے تر دانے ، دانت آپس میں چپک جائیں جیسے گوند سے چپکے ہوں۔

حلق ۔ نچلے جبڑے سے نیچلے غدودوں تک ورم ، گردن میں سختی ۔ نگلنے میں دقت ، جیسے اندرونی ورم ہو گیا ہو ، لقمہ نگلنے پر بہت زور لگانا پڑتا ہے ۔ تالو میں گہرا لیسدار حوک جس سے چپلن پیدا ہوتی ہے ۔ صبح سویرے منہ بھرنے میں سے ٹھیالے نئی کے سے لیسدار بلغم کا آسانی سے اخراج ، حلق میں چھولے کے سے درد کا احساس (ارجنٹم نائٹریکم) ۔ سانس باہر نکالنے سے اور کھانسنے سے ، جمائی لینے سے حلق میں درد ، جیسے حلق میں ورم ہو جانے سے ہو ۔ تالو میں درد ہر الکھیاؤ جب جمائی لے رہا ہو۔

معدہ ۔ پیٹ بھرے ہونے پر بھی بھوک کی زیادتی (لائیکوپوڈیم) ۔ بھوک بڑھی ہوئی ، شراب کی خواہش ، بعض اوقات بھوک جاتے رہنا ، تمباکو نوشی سے نفرت ، پیاس نہ اور میاں تک کہ بخار کے دوران بھی نہ ہو۔ کھانے کے دوران اور بعد پسینہ ۔ متلی ، کڑوی اور تیزابی رطوبت کی قے کا آنا ، معدے میں جلن جو منہ کو چڑھ کر آئے ۔ نیز معدہ میں پریشانی اور دباؤ

شکم ۔ بائیں جوڑ پر اور مہرے سے پیڑو کے مقام میں چوٹ کا سا درد ، شکم میں اونچی آواز سے گڑگڑاہٹ بھوک کے ساتھ ۔ شکم کے داہنی جانب میں ریاحی نفخ ، ریاحی درد شکم ۔ پیڑو میں ابھار جس پر جھکا جانا برداشت نہ ہو سکے ۔ شکم کے عضلات میں سکڑن اور کھنچاؤ جس کی وجہ سے آگے جھک کر چلنا پڑے۔

پاخانہ اور مبرز ۔ مبرز کے نچلے حصہ میں بار بار حاجت اجابت ، نرم پاخانہ کی تھوڑی مقدار نکل جانے کے ساتھ ، بھرپیٹ کھانے کے بعد خشک پاخانہ ریت کی طرح ۔ بعض اوقات کھانے کے دوران دست ۔ دست معدے کی بائیں جانب مسلسل درد کے ساتھ ۔ تھوڑا سا چلنے پر کبھی چوتڑوں کے درمیان مقعد کے گرد اور گلہریوں میں پھوڑے کا سا درد

مثانہ ۔ پیشاب کی بار بار خواہش اور پیشاب کی زیادتی (ایپس ، ارجنٹم نائٹریکم ، فاسفورک ایسڈ ، پیشاب میلا شکر ملا ، رات کے وقت زیادتی ، ذیابیطس ۔

آلات تناسل مردانہ ۔ خصیوں میں کچلا جانے کا سا درد (اکونائٹ) چلتے وقت کپڑا لگنے سے درد کی زیادتی ، کثرت مباشرت کے بعد قریب قریب سر درد ۔ رات کو بغیر استادگی کے منی کا اخراج ، عضو کی کمزوری کے ساتھ شروع ہی سے بغیر درد کے سوزاک ، مواد زردی مائل یا سبزی مائل ۔ پرانا قرمہ فیابیطس میں نوطوں اور پاؤں میں استسقائی ورم۔

آلات تناسل زنانہ ۔ بائیں خصیۃ الرحم میں (دائیں میں : ایپس) اور رانوں میں درد ۔ بائیں خصیۃ الرحم کا بڑا محسوس ہونا ۔ رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا دبانے والے درد کے ساتھ ، نیز بائیں خصیۃ الرحم میں درد ہو کر اور رانوں تک پھیلے ، نیز سوزش پیدا کرنے والے ، زخم کر دینے والے ، سخت متعفن سیلان الرحم کے ساتھ رحم کی تکالیف میں تمام شکم میں پھوڑے کا سا درد ، جس کی تکلیف گاڑی میں سواری سے بڑھے ۔ رحم سے سیلان خون ، شدید دردوں کے ساتھ بڑے بڑے ٹکڑے جس کی زیادتی ہر حرکت سے ہو ، سن یاس کے زمانہ کے آنے پر رحم سے سیلان خون۔

آلات تنفس ۔ گانے والوں ، لکچر دینے والوں اور بولنے والوں وغیرہ کی آوازوں کا بیٹھنا ، ارجنٹم

نائٹریکم، فاسفورس آرم، ہنسنے سے نرخرے میں بلغم پیدا ہوتا ہے اور کھانسی آتی ہے (رجانا، ڈروسرا، فاسفورس)، جھکنے یا زینہ پر چڑھنے پر گلے میں بلغم آجاتا ہے۔ جو ایک ہی دفعہ کھانسنے پر نکل جاتا ہے۔ چھجے کے اوپر والے حصہ میں پھوڑے کا سا درد، کھانسنے پر مگر نگلتے وقت نہیں (برومیم، غذا کی نالی) اوپر ایک مقام پر درد جس میں اضافہ بولنے سے ہو۔ ہوا کی نالیوں میں ہلکا کاٹنے والا درد جس کی نوعیت بعد میں سوئیاں چبھنے کی سی ہو جاتی ہے۔ نیچے سے اوپر کی طرف جاتا ہے۔ جس سے دن میں بار کھانسی آتی ہے۔

گھرگھراہٹ والی ہلکی کھانسی کے دن میں دورے رتوں کو ہوتے ہیں اور نہ کھلی ہوا میں۔ اس کھانسی میں سفید گاڑھے ابلے ہوئے نشاستہ کی مانند بلغم آسانی سے نکلتا ہے۔ سینہ کی کمزوری زیادہ تر بائیں طرف۔ اونچی آواز سے نہ بول سکے۔ چھٹی اور ساتویں پسلی کے درمیان سوئیاں چبھیں جن کی زیادتی اندر سانس کھینچنے سے ہو۔ سینہ میں شدید سوئیاں چبھیں۔ جس میں تنفس میں دقت ہو۔ داہنے سینہ میں اندر سے باہر کی طرف سوئیاں سی چبھیں۔

قلب اور نبض۔ خصوصاً چت بیٹھنے سے تمام قلب کے عضلات میں بغیر درد کے اینٹھن۔ بعض اوقات دل کی حرکت بند ہو جائے قلب کے مقام میں عارضہ کا احساس۔ نبض صبح کے وقت آہستہ۔

پیٹھ اور گردن کندھوں کی ہڈیوں کے درمیان خارش۔ جوڑوں کے نزدیک داہنی جانب جلد ٹھنڈی ہو جیسے برف لگائی گئی ہے۔ شدید درد کمر جس کی وجہ سے جھک کر چلنا پڑے اور جس کے ساتھ سینہ میں تنگی کا احساس ہو۔

ہاتھ اور پاؤں۔ ہڈیوں میں پیرنے والا اور دبانے والا درد۔ جوڑ کمزور محسوس ہوتے ہیں اور درد کرتے ہیں، خصوصاً زینہ سے اترتے وقت، جوڑوں میں درد کا احساس خصوصاً ہاتھوں کے۔ پیروں کے، انگلیوں کے اور پیروں کے انگوٹھوں میں درد۔ آرام کرتے وقت داہنے بازو کے اوپر والے حصہ میں سامنے والی سطح پر کھینچنے والا درد۔ بائیں بازو کے باہر کی طرف فالج کا سا کھنچاؤ جس میں دبانے سے چوٹ کا سا درد ہو۔ کلائی میں دبانے سے درد۔ چوتڑوں کے پٹھوں میں درد والی سکڑن جیسے موچ آگئی ہو۔ دبانے پر زیادتی۔ پیروں میں۔ ایڑیوں میں، ٹخنوں میں، اور پیروں کے انگوٹھوں میں، نیز پیروں اور ٹخنوں کی ہڈیوں میں پھاڑنے والا درد، اعضاء میں سن ہونے کا احساس۔ اعضاء میں اکڑن چلنے کے بعد غیر معمولی تھکاوٹ۔ چلتے وقت گھٹنے آپس میں ٹکرائیں۔

مخصوص خواص۔ چلنے کے بعد غیر معمولی تھکن۔ کمزوری، تھکا ہو، لیٹ جانے اور سونے پر مجبور ہوتا ہے۔ اندرونی اعضاء میں پھوڑے کے سے درد اور پھیلن کا احساس صبح جاگنے پر کمزوری تکالیف روزانہ دوپہر کے وقت ہوتی ہیں۔ دن کا بخار ہر روز گیارہ بارہ یا ایک بجے دن سے شروع ہوتا ہے۔ رات کے وقت بے چینی۔

بخار۔ خنکی شام کے وقت۔ بخار تیز دوپہر بغیر پیاس کے جو تمام جسم پر لیکن سر پر بہ نسبت دوسری جگہ کے کم ہو۔ پسینہ، ناشتے وقت اور کھانے کے بعد، جسم کے اوپری حصہ میں یا سامنے والے حصہ میں۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کے دردوں میں دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ بولنے اور گانے سے گلا بیٹھتا ہے ہنسنے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ نیند سے تکلیف بڑھتی ہے۔ خواب میں خلل اور نیند میں منی کا اخراج، جاگنے پر اعضاء میں کمزوری چھونے سے دبانے سے، گاڑی میں چڑھنے سے، پشت لیٹنے سے، دوپہر کے وقت، رات کو گرم کمرے میں داخل ہونے سے، اور دھوپ میں تکالیف بڑھتی ہیں کھلی ہوا میں تکالیف کم ہوتی ہیں۔ کھانسی رات کو لیٹ جانے پر کم ہوتی ہے (برخلاف)۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق مذکم (آنکھ کے کویوں میں خارش از کم میں تکلیف اندرونی کویوں میں زیادہ ہوتی ہے اور نظام عضلات میں۔ جلد پر زیادہ اثر ہوتا ہے)

پیلیڈیم (خصیہ ارم)، پیلیڈیم داہنا، ارجنٹم (بایاں)۔

سٹانم (کھانسی کی زیادتی، ہنسنے سے)

ارجنٹم میٹلیکم کے بعد کلکیریا، پلساٹیلا اور سیپیا اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

اس دوا کا اثر مرک اور پلساٹیلا سے زائل ہوتا ہے (پلساٹیلا آشوب چشم میں ارجنٹم میٹلیکم کے اثر کو تیز کر دیتا ہے)

یہ دوا الیومن اور پلاٹینا کے بعد بہتر کام کرتی ہے۔

Argentum Nitricum

ارجنٹم نائیٹریکم

CHEMICAL SYMBOL : $AgNO_3$ 169.89
SOLUTION : 1/10 with distilled water.
DILUTION : 2x and higher with distilled water.
To be kept in glass stoppered bottles.
Should be protected from light.

(نائٹریٹ آف سلور یعنی کاسٹک)

زمانہ قدیم میں یہ دوا مرگی کے دوروں کے لیے استعمال کی جاتی تھی مگر اس سے جلد پر ایک قسم کی کھجلی پیدا ہو جاتی تھی جو تقریباً کوڑھ کے برابر ہوا کرتی تھی۔ وہ لوگ بغیر کسی اصول کے صرف بیماری کے نام پر ہی اس دوا کا استعمال کیا کرتے تھے۔ مگر ہومیوپیتھی ہمیں بتلاتی ہے کہ اس کے استعمال کے لیے ٹھیک موقع و محل کیا ہے۔

مرگی کے دوروں میں یہ دوا اس وقت کام دیتی ہے جبکہ یہ مرض ڈر سے پیدا ہوا ہو۔ اور حیض کے وقت اس قسم کے دورے ہوتے ہیں۔ دوروں سے کئی گھنٹے پہلے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور دوروں کے

بعد مریض بہت بےچین ہوتا ہے اور ہاتھوں میں لرزہ رہتا ہے

بہت مدت سے ایلوپیتھی میں اس کا استعمال آنکھوں کی بیماری میں اور نیز کسی جگہ کے جلا دینے میں کیا جاتا ہے اور جس قدر خوفناک نتائج اس طرح کے استعمال سے ہوئے ہیں، وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ حالانکہ آنکھوں کی بیماریوں کے لیے ارجنٹم نائٹریکم کو بہترین طور پر استعمال کرنا ہومیوپیتھی نے سکھلا دیا ہے۔ ڈاکٹر ایلن اور نورٹن لکھتے ہیں کہ ان بچوں میں جن میں کیچڑ زیادہ بہتا ہو ارجنٹم نائٹریکم بیش بہا ہے۔ ہمارا تجربہ اسپتالوں اور نجی حالت میں یہ ہے کہ ہم نے کوئی بھی آنکھ کا مریض بغیر صحتیاب کیے نہیں چھوڑا۔ اور ہر ایک کو اندرونی دواؤں ہی سے تندرست کیا، اور ان میں سے زیادہ تر مریض ارجنٹم نائٹ نمبر ۳۰ یا ۲۰۰ سے صحت یاب ہوئے۔

ہم نے ورموں کو جس میں سے کیچڑ کثرت سے بہتا تھا، سخت شدہ پپوٹے۔ پتلی کا سوجنا اور نیز مجموعی پتلی کی بیماری کو اس دوا سے اچھا کیا۔"

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں۔ "زخموں کو اس دوا سے جلانے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، تاوقتیکہ سوزاک کی وجہ سے ان میں سے مواد نہ آتا ہو۔" دیگر قابل غور علامات یہ ہیں۔

چڑچڑاپن، کانپنا، جسم کے مختلف حصص کی سکڑن مثلاً سر یا سینہ کے گرد کسی ہوئی اور کھینچ کر بندھی ہوئی پٹی کا احساس ہوتا ہے۔ دردِ سر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سر بہت پھیل اور پھول گیا ہے۔ سر کو کس کر باندھنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ قوئ حس و حرکت سے مفلوج معلوم ہوتے ہیں، جلن کا احساس مختلف حصص میں کانٹے یا پچر کے چبھنے کا احساس ہر روز دوپہر کے وقت گدی سے لے کر ریڑھ کی ہڈی کے بالکل نچلے سرے تک یعنی دمچی کی ہڈی تک سردی کا احساس جس کو گرمی سے آرام ملتا ہے۔ پانچ بجے شام کے بعد سردی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور پسینہ نہ ہونے پر بھی نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ مگر مریض کو نیند نہیں آتی۔ بلکہ عجیب خیالات شروع ہو جاتے ہیں اور ان کے بعد بخار ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی اور پیشاب کی نالی میں جلن۔ بادنسن ہونے کے باوجود بھی قوتِ حس بڑھ جاتی ہے۔ مگر قوتِ تفریق میں نمایاں کمی ہوتی ہے۔

حلق کا درد اور حلق میں جابجا سفیدی، بائیں کلائی میں بائی کے درد گردن اور پیٹھ کے عضلات میں درد جسم کے مختلف حصوں میں پتی

زہریلے اثرات میں مکمل بے ہوشی، اور تشنج کے دورے بھی پائے گئے ہیں۔

نظام ہاضمہ میں یہ ایک عجیب بات پائی جاتی ہے کہ مریض کو میٹھا کھانے کی بے حد خواہش ہوتی ہے گو مٹھاس سے مرض کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ تقریباً ہر ایک ہاضمہ کی خرابی میں ڈکاریں آتی ہیں اور ریاح خارج ہوتے ہیں۔

اس دوا کے دست بھی قابلِ غور ہیں۔ دست میں سبز آؤں کے رنگ کی۔ دست تھوڑی دیر کو ڈھیں۔ رکھنے سے سبز ہو جاتے ہیں۔ دست پڑپڑ کی آواز کے ساتھ ہوتے ہیں۔

کمر کے درد کو کھڑے ہونے سے اور چلنے سے آرام ہوتا ہے۔ مگر بیٹھے ہوئے اٹھنے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ (سلفر، کاسٹیکم)۔

دماغی کیفیت بھی عجیب و غریب ہے۔ شروع سے آخر تک مرض میں ایک خاص قسم کا ڈر، اندیشہ اور خدشہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً تقریبوں میں، برات میں یا مقدس مقامات پر جانے سے پہلے مریض کو دست شروع ہو جاتے ہیں اونچے مکان سے دور اونچے مکانوں کو دیکھ کر اس کو چکر آتا ہے وہ ایسا فکر کرتا ہے اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بازار کے دونوں جانب کے مکان گر کر اس کو کچل دیں گے۔ اس کو یہ وہم ہو جاتا ہے کہ بازار میں کسی خاص وجہ سے وہ گذر نہیں سکتا (کالی برومیٹم) پل پر سے گذرتے وقت اس کو پل پر سے پھاندنے کی نذر کرنے والی خواہش ہوتی ہے۔ مریض بہت تیز چلنے پر مجبور ہوتا ہے (ایلیم سیپا گ)

بلغمی جھلیوں سے رطوبت زیادہ مقدار میں نکلتی ہیں اور بعض اوقات ان میں خون بھی ملا ہوتا ہے۔ چڑچڑے مزاج کے آدمیوں کے واسطے، حیض کی خرابی والی مستورات کے لیے بیماری کی وجہ سے سوکھے آدمیوں اور مستورات کے واسطے نیز ان بچوں کے واسطے جو بوڑھے آدمیوں کی طرح مرجھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، مفید ہے۔

اس دوا کی تکالیف توہمات، ڈر، خوف اور برف کی زیادتی، شراب کی زیادتی، دماغی محنت اور تھکن، کثرت مباشرت مٹھائی کی زیادتی، اور تمباکو کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں۔

دماغ میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، اور خیالات کو مجتمع کرنے کے لیے بہت زور لگانا پڑتا ہے، لیکن خیال رہے، کہ اس قسم کا دماغی زور لگانے سے اس کے سر کا بھاری پن وغیرہ نہیں بڑھتا۔ نچلے اعضاء (جوڑ، کمر اور ٹانگیں وغیرہ) میں بے حد تھکاوٹ ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ جواب دے جائیں گے۔ مریض دن کے وقت شیخ چلی کی طرح ہوائی قلعے بنائے، رات کے وقت بھیانک خواب دیکھے، بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب کی نالی میں جلن۔ گردن اور پیٹھ کے عضلات میں پھوڑے کا سا درد۔ ہر کام جلد بازی میں کرنا چاہے، مریض اس قدر جلد باز ہوتا ہے کہ ہر کام خواہ کتنا ہی جلدی کیوں نہ کیا جائے اسے آہستہ آہستہ کیا جاتا معلوم ہوتا ہے۔ ماؤف حصص میں کپکپی، یہ بلغمی جھلیوں میں تحریک پیدا کرتی ہے اس لیے حلق، معدہ اور آنتوں میں بے حد ورم پیدا کرتی ہے۔ دردیں آہستہ آہستہ بڑھتی اور آہستہ آہستہ کم ہوتی ہیں، گرمی برداشت نہ ہو سکنا۔

علامات

دماغ۔ حافظہ کی کمزوری (اناکارڈیم، لیکیسس، مرک، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، فاسفورک ایسڈ) جذبات کا تابع مجبوراً تیز چلنا پڑتا ہے (کسی کام کو بھی ہاتھ میں نہیں لیتا۔ کیونکہ ناکامیابی کا اندیشہ رہتا ہے اور گھر کی کو دلے کا جذبہ تقریبی یا مقدس مقام میں جانے کے خیال ہی سے دست شروع ہو جاتے ہیں، رات کو گھبراہٹ۔ سر میں گرمی اور بھاری پن کے ساتھ کپکپی، غشی اور گھبراہٹ کا احساس کسی شدید بیماری کا خدشہ وقت آہستہ آہستہ گزرتا محسوس ہو۔ (کنابس انڈیکا) سوچ سمجھ کی غلطیاں۔ حافظہ کی کمزوری، مریض اکثر ٹھیک الفاظ نہ ڈھونڈ سکے اس لیے گفتگو میں اٹکے پاگل پن، اپنے آپ کو مار ڈالنے کے متعلق

سوچے کاروبار سے نفرت ۔ رونے کی رغبت ۔ جلد غصہ میں آجائے اور اس کے ساتھ کھانسی اور سینہ میں سوئیاں چبھیں ۔ غور سے سوچنے پر دردِ سر بڑھ جائے اور بینائی دھندلی ہو جائے ۔

سر ۔ چکر کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں ، اعضاء کی کمزوری اور لرزہ ۔ چکر ، آنکھیں بند کر کے چلتے وقت ، اندھیرے میں چلتے وقت لڑکھڑائے جس کی وجہ سے کسی چیز کا سہارا لینا پڑے ۔ چکر اور مکمل لیکن عارضی اندھاپن ۔ دردِ سر ، سر کو کس کر باندھنے سے آرام محسوس ہوتا ہے ۔ (سیلیا) کھلی ہوا میں سر کے درد کی زیادتی دماغی محنت سے دردِ سر ۔ پیشانی کے بائیں جانب سوراخ کرنے والا دردِ سر کا بہت بڑا محسوس ہونا ، ابورکس سی فیولا ، گلونائن ، دماغ کی اوپری سطح پر درد ۔ ظاہری طور پر یہ درد دماغ کے پردوں میں محسوس ہوتا ہے سر کے پردوں پر ورم جس سے کنپٹیوں کی رگوں میں ٹپکن ہوتی ہے ۔ سر میں بھاری پن قوئی عقلیہ کا کند ہو جانا دماغی کمزوری اور پریشانی اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مریض اپنے خیالات کو ٹھیک طور پر اور موقع اور محل کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ۔ بائیں طرف آدھے سر میں گدی یا پیشانی تک کاٹنے والا اور شدید درد جو بہت جلد بڑھتا ہے اور بہت جلد گھٹ جاتا ہے ۔ سر کے ایک جانب میں درد اسی جانب کی آنکھ کے بڑی ہوئی ہونے کے احساس کے ساتھ ۔

دماغ کے آدھے حصہ میں درد ۔ سر میں بھاری پن اور دردبھرے بھراؤ کا احساس جس کی وجہ سے واقعات یاد نہیں آتے ۔ سر میں خون کا اجتماع (بیلاڈونا) پیشانی ، چاند ، کنپٹیوں اور چہرے کی ہڈیوں میں مسلسل کاٹنے والا درد ۔ سر میں خارش ، اور جوؤں کے رینگنے کا احساس (کالوسنتھ ، کیوپرم) بالوں کی جڑوں کا اوپر کھینچے ہوئے محسوس ہونا ۔ نصف سر کا درد ، سر کی ہڈیاں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہوئی محسوس ہوں ۔ جذباتی تحریکوں سے آدھے سر کا درد پیدا ہو جائے ۔ سر میں پھیلاوٹ کا احساس ناچنے سے یا دماغی محنت سے دردِ سر ۔ سر میں پانی اتر آئے جس میں مریض پر غنودگی طاری ہو ، پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں اور سبز دست آ رہے ہوں کھوپڑی میں جلن جو کھچی ہوئی اور جلی ہوئی محسوس ہو آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس گدی پر تھپکنے سے دبانے ۔

آنکھ ۔ آشوبِ چشم میں شدید درد ہو ، جس کی گرم کمرے میں تکلیف بڑھے ۔ ٹھنڈی کھلی ہوا میں آرام محسوس ہو (پلساٹیلا) روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا (اکونائٹ ، بیلاڈونا ، یوفریشیا ، گریفائٹس) آنکھوں کے سامنے دھبے داغ اور سایوں کی ایسی اشیاء حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں ۔ آگ کے نزدیک بیٹھنے سے پلکوں کے کناروں میں سوجن ، جن کو ٹھنڈی ہوائیں اور ٹھنڈی چیزیں لگانے سے آرام ملتا ہے ۔ پلکوں کا اندر کی طرف جھک جانا بینائی کا زائل ہونا ۔ مریض کو مسلسل کیچڑ پونچھنا پڑتا ہے (البومنا ، کریکس ، پلساٹیلا) زرد ہے ۔ ردہوں کا رنگ گہرا سرخ ۔ کیچڑ کی زیادتی ۔ آنکھ کے کونے خون کی طرح سرخ سوجے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کے مانند باہر نکلے ہوئے ۔ آنکھوں کی رگیں زیادہ سرخ جو اندرونی کونے سے چھوٹی پتلی تک پھیلتی ہیں (کالی آئیوڈ) پتلی پر جالا یا ماڑا پھوسنے بچوں کی پتلی میں زخم پھوڑوں سے مواد ملے کیچڑ کی زیادتی (مرک کار) کسی چیز پر نظر جما کر نہ دیکھ سکے سینے پرونے سے آنکھ کی تھکاوٹ جس کی زیادتی گرم مکان میں ہو ۔ آنکھ میں

درد اور تھکاوٹ کا احساس جس کو آنکھیں بند کرنے پر آنکھوں کو دبانے پر آرام ملے ۔ پڑھتے وقت الفاظ دھندلے ہو جائیں ۔ یا ایک دوسرے میں مل جائیں ۔ ڈھیلے کو حرکت دینے سے پپوٹوں میں بھراؤ ، خشکی اور حدت کا احساس ۔ ڈھیلے چھونے سے ذکی الحس ۔ آنکھوں سے پانی بہے ۔ لیکن خیال رہے کہ یوفریشیا کی طرح یہ پانی گرد و نواحی حصص کو چھیلتا نہیں ۔ دور نظری پپوٹوں میں استسقائی ورم ۔

کان ۔ بائیں کان میں آوازیں ، کان کے بند ہونے اور قوتِ سامعہ میں کمی کے احساس کے ساتھ ۔ ٹائیفس بخار میں مکمل بہرہ پن ۔ کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں ۔ سر میں اجتماعِ خون کے ساتھ داہنے کان کو سوئیاں چبھیں کانوں میں ٹیس ۔

ناک ۔ سفید رنگ کی رطوبت جس کے ساتھ منجمد خون بھی ہو ۔ زکام جس کے ساتھ آنکھوں کے اوپر درد ہوتا ہے ۔ مریض کو لیٹ جانا پڑتا ہے ۔ چھینکیں آتی ہیں ۔ جاڑا محسوس ہوتا ہے ۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور چہرے سے بیماری ٹپکتی ہے ۔ ناک میں شدت کی خارش قوتِ شامہ کا جاتے رہنا ، ناک کی درمیانی ہڈی میں زخم ۔ ناک کے سامنے مواد کی بو کا احساس نتھنوں میں چھوٹے چھوٹے زخم ۔

چہرہ ۔ بیماروں کا سا (آرسنک) چہرہ اترا ہوا پیلا ، نیلا (کاربوویج) زرد میلا (آئیوڈیم) قبل از وقت بڑھاپا ۔ بائیں طرف کی آنکھ کے گڑھے کے نیچے کا اعصابی درد ۔ چہرے کی ہڈیوں پر جلد کھچی ہوئی محسوس ہو ۔ رخساروں پر سرخی ، چہرہ کے بائیں جانب متورم بے حد جلن اور حدت کے ساتھ ۔ ہونٹ متورم ، چہرے کے عضلاتی درد کے دورے کے دوران ذائقہ کڑوا ۔ بولتے وقت ہونٹ کانپیں اور انگلیوں کے ناخن نیلے ۔

منہ ۔ مسوڑھوں سے خون کا جلد آنا (مرک ، نائٹرک ایسڈ ، فاسفورس) مگر ورم اور درد نہیں ہوتا ۔ دانت میں درد جس کی زیادتی چبانے سے کھٹی چیزیں کھانے سے اور ٹھنڈی چیزیں منہ میں رکھنے سے ہوتی ہے دانت سرد پانی برداشت نہیں کر سکتے (کلکیریا کارب) زبان سفید ۔ زبان کی نوک سرخ (آرسنک) درد کرتی ہے ۔ زبان کے کنارے سیدھے کھڑے ہوئے جو صاف دکھائی دیتے ہوں ۔ زبان کے درمیان لال لکیر ۔ منہ سے تعفن ، تھوک کی زیادتی (مرک ، نائٹرک ایسڈ) زبان میں نمایاں خشکی اور پیاس کی شدت ذائقہ میٹھا ، کڑوا ، کھٹا ، دھات کا سا تیز سیاہی کا سا ہو جاتا بھی رہے ۔ حلق اور زبان کے عضلات میں تشنج جن سے بول نہ سکے ۔ زبان خشک اور سکہ کی طرح سخت اور سیاہ منہ کی اندرونی بلغمی جھلی ۔

حلق ۔ میں گاڑھا لیس دار بلغم ۔ مریض کھنکھارنے کے لیے مجبور ہوتا ہے ۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد ۔ چھیلن اور درد (ارجنٹم میٹیلیکم) نگلتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز حلق میں پھنس گئی ہے (الینتھس ، ہیپر سلفر ، نائٹرک ایسڈ) سانس لینے پر اور گردن ہلانے پر بھی یہی احساس ہوتا ہے ۔ حلق کا کوا اور حلق کے چاروں طرف کا رنگ جامنی ۔ (الینتھس ، بپٹیشیا ، بیلاڈونا ، میورئیٹک ایسڈ ، فائٹولاکا) زخرے اور حلق میں سوزش اور خشکی (آرسنک) غذا کی نالی میں اینٹھن کے دورے ۔ حلق میں مہاسوں کے سے ابھار جو نگلتے وقت نوک دار محسوس ہوں ، نگلنے میں دقت ۔ تمباکو نوشوں کا حلق میں سرسراہٹ ۔ جس طرح بال سے ہوتی ہے ۔

معدہ ۔ میٹھا کھانے کی نہ رک سکنے والی خواہش ، شدید ڈکاریں ؛ معدے کی خرابی میں ہر دفعہ کھانے کے وقت سے آئیں ۔ اور پھر ریاح کا زور سے نکلنا ۔ ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد خصوصاً رات کے

وقت کا کھانا کھانے کے بعد مسلسل قے کی ہوئی رطوبت سے بستر سیاہ ہو جانے۔ آدھی رات کے وقت معدے میں تکلیف کی وجہ سے مریض جاگتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بھاری ڈھیلا معدے میں رکھا ہوا جس سے قے ہوتی ہے۔ صبح کے وقت لیسدار شفاف بلغم کی قے جس کے لمبے تار کھینچے جا سکتے ہیں۔ سہ پہر میں متلی و قے کی رغبت اور کمزوری ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شکنجہ میں کسا جا رہا ہے، بالائی کا برت یا کھانا کھانے کے بعد دل کے مقام میں جلنے اور مروڑنے والا درد۔ معدے کی بائیں جانب ڈنک مارنے والا اور زخم کی طرح کا درد۔ جس میں چھونے سے اور گہری سانس لینے سے زیادتی ہوتی ہو۔ معدہ کا ورم و آنتوں کا ورم۔ معدہ میں کپکپی اور تشنج (ایپساٹیلا، سپیا)۔ فم معدہ میں درد کرنے والے ورم جس کے ساتھ بےچینی ہوتی ہے۔

اس امر کا احساس کہ معدہ جمائی لینے سے پھٹ جائے گا غذا کی نالی میں تشنجی سکڑن۔ اسی لیے بار بار ڈکار لینے کی بے سود خواہش، غذا کی نالی کے ایک دم تشنجی سکڑن سے دم گھٹ جاتا ہے۔ چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ گر خالی ڈکار آ جانے سے یہ سب تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

معدے کے اوپری حصوں میں درد جو وہاں سے شکم کے اوپری حصہ میں پھیلے۔ معدے میں کترنے والے گھاؤ کے سے درد جلن اور سکڑن۔ شرابیوں کے معدے میں ورم۔ معدہ اور خصوصاً فم معدہ میں بے حد معدہ کے زخم جن سے درد ہر طرف پھیلیں، پنیر اور نمک کی خواہش۔ کھانے سے یا شراب کے چند گھونٹ پینے سے ہر تکلیف کو سکون ہوتا ہے۔ لیکن قہوہ ان تکالیف کو بڑھاتا ہے۔ کھٹی چیزوں سے متلی کو سکون ہوتا ہے۔ گرم اشیاء کے پینے سے معدے کے دردوں کو سکون ہوتا ہے۔ جبکہ ٹھنڈی اشیاء سے تکلیف بڑھتی ہے۔ ٹھیک نصف شب کے بعد معدے میں درد جس کے بعد چیچپی صفراوی رطوبت کی قے ہو۔

شکم۔ شکم میں نفخ اور بھاری پن (انٹی مونیم کروڈم، ایلو۔ چائنا) پریشانی کے ساتھ شکم کے بائیں جانب بجلی کے سے جھٹکے تمام شکم بھر میں لگتے ہیں، خصوصاً جب حرکت شروع کی جائے۔ کمر کے گرد کمر بند کا برداشت نہ ہو سکنا۔ ریاح۔ (ایلو، کاربو ویج، لائیکوپوڈیم) درد شکم بے حد ریاحی اپھار کے ساتھ۔ جگر کا مقام دبانے سے ذکی الحسی ہو، جگر اور ناف کے گرد درد کے دورے متلی، ابکائیوں اور سخت بلغم کی قے کے ساتھ پردہ صفاق میں تشنج۔ شکم میں گڑگڑاہٹ، ریاح خارج نہ ہو سکے، آنتوں میں سکڑن جیسے کس کر ڈوری سے باندھ دی گئی ہو۔ پیڑو میں نیچے دبانے والے احساسات بواسیر کی وجہ سے ٹھنڈے کمرے والے موسم میں صبح کے وقت پیٹ میں درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانے سبز (لائیکوپوڈیم سیویر) سخت بدبو دار آؤں ملے (آرسنک) رات کے وقت بہت اونچی آواز سے نکلنے والے ریاح سبز آؤں۔ (آرسنک، بیلاڈونا، ایپیکاک، پلساٹیلا، مرک وسلفر) جس کے ساتھ ابکائیاں اور بلغمی قے ہوتی ہے۔ پاخانے کم اور پتلے، رات کے وقت ریاحی درد کے ساتھ پاخانے گھاس کے رنگ کے پتلے زیادہ مقدار میں۔ خون ملی آؤں۔ یا لال یا سبز یا گھاس کی سی آؤں کے ساتھ جس میں

دبانے والے درد ہوتے ہیں۔ بگڑی ہوئی پیچش، جس میں آنتوں کے زخموں کا شک ہو۔ رقیق اشیاء کے پینے پر دست (ایلو کالوسنتھ، ایزم) بچہ میٹھے کا بہت شوقین ہوتا ہے مگر میٹھا کھانے سے دست پیدا ہوتے ہیں۔ مقعد میں خارش (اسکولس ہپ، سلفر)۔ دماغی صدمے کے بعد مزمن دست پاخانہ اور پیشاب از خود نکل جائیں، اگر بیاہ شادی یا کسی دوسری محفل میں شمولیت کے لیے تیار ہونے پر اعصابیت کی وجہ سے دست۔ قبض، پاخانہ خشک۔ قبض کے بعد دیگرے دستوں کے ساتھ قبض تمام تکالیف کو بڑھا دیتا ہے۔ مقعد سے کیڑے۔

مثانہ۔ پیشاب کرتے وقت، اور پیشاب کے بعد جلن (اکونائٹ، کینتھرس) پیشاب کی نالی میں ایسا درد جیسے ورم ہو، (کینابس سٹائیوا) پیشاب کی فوری حاجت پیشاب مقدار میں زیادہ اور صاف (ایسڈ فاسفورک ایسڈ)، پیشاب بہت کم۔ بہت دیر کے بعد اور سیاہ۔ ایک دھار میں پیشاب نکالنے کی ناقابلیت جمع شدہ پیشاب کا کم نکلنا، اور یورک ایسڈ کا غائب ہو جانا۔ پیشاب کی نالی سے مواد کا رسنا، جو رات کے وقت سفید اور گاڑھا ہو۔ پیشاب کی نالی کے سرے پر سوئیاں چبھنا (نائٹرک ایسڈ) پیشاب کا آخری قطرہ نکلتے وقت پیشاب کی نالی سے میزرتک کاٹنے والا درد (تھوجا) پیشاب کی نالی کی سوزش درد کے ساتھ (کینابس سٹائیوا، کیوبیب، مرک کار، تھوجا) سوزاک بڑھا ہوا، از خود استادگی پیشاب کرتے وقت درد، پیشاب میں خون اور بخار (پیٹروسیلینم) پیشاب کی نالی کے درمیانی حصہ میں زخم کا سا درد، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نالی میں کوئی کانٹا یا پتھر رکھا ہے۔ پیشاب کی دھار فوارے کی طرح۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی کی کمی۔ عضو مخصوص سکڑا ہوا (ایگنس)، ہمبستری کے وقت درد، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشاب کی نالی کو کھینچا جا رہا ہے۔ یا عضو کے منہ پر درد، استادگی کے وقت عضو میں کھچاوٹ اور درد اور خون کا نکلنا، اور عضو مخصوص کے پیچھے سے آگے کی طرف شدید درد۔ گھونگھٹ پر زخم، زخم پھوٹنے اور پیپ سے ڈھکے ہونے۔ بعد میں یہ زخم پھیل کر گیند کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور پیٹ کا کھرنڈ جم جاتا ہے۔ کاٹنے والے درد داہنے خصیہ کے بڑھ جانے اور سخت ہونے کے ساتھ نامردی، استادگی، لیکن جماع کی کوشش پر استادگی نہ ہو۔

آلات تناسل زنانہ۔ ہمبستری میں درد۔ اور ہمبستری کے بعد اندام نہانی سے خون کا آنا، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا رحم کے منہ یا گردن پر زخم کے ساتھ (ہائیڈراسٹس)، حیض بے قاعدہ زیادہ مقدار میں یا خون کی کمی، بہت جلد یا زیادہ دیر میں، سن یاس میں خون کی زیادتی، نیز نوجوان بیواؤں میں اور ان مستورات میں جن کے ابھی تک بچہ نہ ہوا ہو، یہ خون بار بار دوروں کی سی صورت میں آتا ہے اور اس کے ساتھ خصیۃ الرحم کے مقام میں درد ہوتا ہے جو کمر اور رانوں تک جاتا ہے حمل کی حالت میں ریاح سے معدہ اس قدر بھر جاتا ہے کہ پھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سر پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ حیض کے آغاز پر معدہ میں درد سیلان الرحم مقدار میں زیادہ رحم کی گردن میں زخم کے ساتھ جس سے زیادہ خون

تے۔ شہوانی خواب۔ سیلان الرحم مقدار میں زیادہ، زرد اور چھیلن پیدا کرنے والا۔ اسقاط کی رغبت، عفونتی دورے دوروں سے قبل، عام پھیلاوٹ، خصوصاً چہرے اور سر پر اور احساس۔ دورے کے فوراً بعد مریضہ چپ چاپ پڑی رہے۔ لیکن دورے کے قبل مریضہ بے چین ہو جائے، دودھ پیتے بچے سوکھے کے مرض میں مر جائیں۔

آلات تنفس۔ گلے اور حنجرے کے اندرونی طرف زخموں کا سا درد جس کی صبح زیادتی ہوتی ہے۔ گانے والوں کی دیرینہ بیٹھی ہوئی آواز (ارجنٹم میٹیلکم، آرم، فاسفورس، اور نچا بولنے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ دوپہر کے وقت دم گھٹنے والی کھانسی، شام کے وقت کھانسی جس میں تمباکو کے دھوئیں سے زیادتی ہوتی ہے۔ سانس کی تنگی۔ سینہ میں جلن بھاری پن۔ بلغم کی زیادتی، اور بلغم میں ہلکا سا خون ملا ہوا۔ دم گھٹنے والی کھانسی جیسے حلق میں بال ہے۔ ہر تنفس میں وقت ہو، اور آدمیوں کے زیادہ اجتماع سے دم گھٹنے۔ حرکت سے، زینہ چڑھنے سے، یا جسمانی محنت سے دم کشی کے دورے پیدا ہوں جن میں چہرہ سرخ ہو جائے اور دھڑکن ہو۔ گہری سانس لینے کی خواہش لیکن اس کی کوشش سے دمہ پیدا ہو کھانسی کے دورے جن سے صبح کو بلغم، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے تحریک ہو، غصہ کے دورے، ہنسنے، جھکنے، تمباکو نوشی یا زینہ اترنے پر پیدا ہوں، کھانسی کے دورہ کے دوران ریاح کا اخراج یا تے کی خواہش۔ زینہ چڑھنے پر سینہ میں پھاڑنے والا درد، جس کی وجہ سے سینہ کو دونوں ہاتھوں سے دبانا پڑے۔ سینہ کے عضلات میں شدید درد

قلب۔ قلب کا فعل بے قاعدہ دل کی ضربوں کا درمیان میں چھوٹ جانا (ڈیجی ٹیلس، نیٹرم میور) ابھرا ہوا کے ناخوشگوار احساس کے ساتھ۔ اس کی طرف خیال کرنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں پھرنے سے آرام ہوتا ہے شدید دھڑکن (اکونائٹ، آرسنک، بیلاڈونا، سپائی جیلیا، نیٹرم میور) سہ پہر کے وقت کمزوری کے ساتھ یا جسمانی محنت سے دماغی جذبہ سے شدید دھڑکن، متلی کے ساتھ اور دمہ کے ساتھ دل کے قریب درد، جن کی وجہ سے مشکل سے سانس لے سکے۔

پیٹھ اور گردن۔ رات کے وقت پیٹھ میں دباؤ، پیٹھ میں درد جس کو چلنے سے یا کھڑے ہونے سے آرام ہوتا ہے کمر کی ہڈی میں بھاری پن جو بیرونی تک آتا ہے، کمر کا بھاری پن اور فالج کا احساس جس کی وجہ سے مریض زیادہ دیر تک بیٹھ نہیں سکتا، جب چلتا ہے تو اس کو بار بار کمر سیدھی کرنی پڑتی ہے ریڑھ میں رات کے وقت درد اور ذکی الحسی چوٹ لگنے کے بعد ریڑھ کے درمیانی حصہ میں شدید درد، حمل کے دوران پیٹھ میں اور نچلی پسلی میں درد۔

ہاتھ اور پیر۔ اعضا خصوصاً گھٹنوں میں رات کے وقت درد جس سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ ٹانگوں کی کمزوری، تھکے کے احساس کے ساتھ، کام کرنے کی رغبت نہیں ہوتی، پنڈلیوں میں درد جیسے کہ لمبے سفر کے بعد ہوتا ہے، ریڑھ کا فالج کی کمزوری اور بھاری پن۔ ٹانگوں میں کمزوری اور سختی۔ آنکھیں بند کر کے چل نہ سکے۔ عام کمزوری کے ساتھ کانپنے۔ دماغی اور شکم کی تکالیف کے ساتھ فالج، بازوؤں میں سن ہونے کا احساس۔ ڈفتھیریا کے بعد فالج، ہاتھ کانپیں جس کی وجہ سے لکھ نہ سکے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن نیلے۔ پاؤں میں استسقائی ورم۔ داہنے بازو میں اور ران میں ہاتھ کی تکلیف۔ دن کے وقت بازوؤں اور ٹانگوں میں چیونٹیاں رینگنے کے احساس سے مریض پریشان ہو جائے۔

مخصوص خواص۔ تمام اعضاء میں رعشہ کی سی تشنجی حرکات، سستی، کلائیوں اور ٹانگوں میں تھکاوٹ کا

جسمانی کمزوری، فالج، تشنج، اینٹھن۔ لرزہ اور لرزہ کا احساس (کیوپرم، جلسی میم، مرک) پھیلنے کا احساس خصوصاً چہرہ اور سر کا (گلونائن، جلسی میم)، اس احساس کے ساتھ کھوپڑی کی ہڈیاں علیحدہ ہو گئی ہیں۔ اور سر میں گرمی کے ساتھ سوکھنا۔ استسقا، ٹانگوں کا پھیل جانا، اختیاری عضلات کی طاقت کا سلب ہو جانا، کمزوری کی وجہ سے فالج۔ جسم کے مختلف حصص میں پھیر یا کاٹنے کا احساس (نائٹرک ایسڈ) خصوصاً بلغمی جھلیوں میں۔

جلد۔ نیلگوں، سیاہ کھیل کے دانے۔ لال بخار صبح کے وقت اور رات کے وقت پسینہ۔ جلد میالی۔ سخت اور کھچی ہوئی جلد کا رنگ خراب نیلا، میالا۔ پیتل کا اور سیاہ مسے کی شکل کے دانے۔ خارش کے دانے، چیچک زہر باد، تپتی، سخت گلٹیاں، جلد پر کھڑی کے جالے کا احساس یا احساس جیسے ان پر انڈے کی سفیدی مل کر سکھا دی گئی ہے۔ رانوں اور بغلوں میں خارش اور ٹیس، جب رات کے وقت بستر میں گرم ہو جائے

نیند۔ رات کے وقت بے چینی۔ جب مریض سوتا ہے تو ڈراؤنے خواب اور سانپوں کے خواب دکھائی دیتے ہیں وہم اور خیالات کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ صبح کے وقت جاگتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ وہ بھوکا ہے۔ نیز ریاح کی وجہ سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ متعفن گلے سڑے ہوئے پانی کے، جن اور بھوتوں کے، مردہ دوستوں کے خواب۔

بخار۔ جاڑا اور متلی۔ جاڑا مسلسل یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہونے والا۔ بخار کی نسبت زیادہ دیر تک رہنے والا، کپڑا ہٹانے سے پھر شروع ہو جاتا ہے۔ جاڑا اور بخار دونوں حالتوں میں پیاس کا نہ ہونا۔ دوپہر کے وقت گدی سے دمچی کی ہڈی تک تمام پیٹھ پر نیز کندھوں کے اوپر جاڑا۔ رات کو اور صبح کو پسینہ۔ نوبتی بخار جیسے قبض سیلان خون کے ساتھ جس کے دوران پیاس نہیں ہوتی۔ پسینہ اور جاڑا جونہی مریض بستر میں گرم ہوتا ہے، جاڑا متلی کے ساتھ، کپڑے اتارنے پر جاڑا لیکن ڈھانپنے سے مریض کا دم گھٹتا محسوس ہوتا ہے۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات رات کے وقت عموماً زیادہ ہوتی ہیں۔ چڑچڑا پن زیادہ۔ تر رات کے وقت مرگی کے دورے، رات کے وقت یا صبح اٹھنے پر، دن کے آدھے حصہ میں کھانسی کی زیادتی، اور رات کے آدھے حصہ میں دستوں کی زیادتی، جاگنے پر علامات کا بڑھنا۔ گیارہ بجے رات کو اعصابی تکالیف کی زیادتی جس میں میٹھی چیزوں کے کھانے سے آرام ہوتا ہے۔ ہر روز دوپہر کے وقت جاڑا جو پیٹھ سے نیچے جائے۔ گرم کمرے میں آگ کے پاس موسم گرما میں، اور بستر کی گرمی میں تکالیف کی زیادتی۔ لیکن گرم چیز کے پینے سے تکالیف میں کمی۔ ٹھنڈی کھلی ہوا میں، ٹھنڈے پانی میں نہانے سے آرام ہوتا ہے ٹھنڈی غذا کھانے سے یا پاؤں کی برف سے تکلیف، حرکت کرنا عام طور پر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن کمر کے دردوں کو کھلی ہوا میں چلنے سے آرام ہوتا ہے، اور کمر کا درد بیٹھنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ داہنی طرف لیٹنے سے شکم میں درد اور دھڑکن پیدا ہوا ہو جاتی ہے۔ گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے، اور کپڑے اتارنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے میں، سانس اندر کھینچنے میں اور بتلا عصر کو مجھ نے میں تکلیف زیادہ۔ جھکنے سے آرام ملتا ہے۔ تکلیف کا خیال کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ گاڑی میں چڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کس کر پٹی باندھنے سے درد سر کو آرام ہوتا ہے۔

طاقت:۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک اور اونچی طاقتیں۔

تعلق:۔ اس دوا کا اثر نیٹرم میور سے آرسنک سے، اور دوسرے ایلسا ٹیلا، کلکیریا کارب، سیپیا، سپرالائیکوپوڈیم،

سلیسیا، رسٹاکس، فاسفورس اور سلفر سے زائل ہوتا ہے۔
اور یہ دوا امونیم کاسٹ، تمباکو کے اثر کو زائل کرتی ہے۔
کافیا کے ساتھ یہ دوا نہیں دی جا سکتی، کیونکہ یہ دوا کافیا کے ساتھ دینے سے سر کے درد کو بڑھا دیتی ہے۔
یہ دوا برائی اونیا، سپائی جیلیا (بدہضمی) کاسٹیکم (پیشاب کی تکالیف) سپیجیا (گھیگھا) در شیرم (رباح) کے بعد اچھی طرح اپنا کام کرتی ہے۔ اور اس کے بعد لائیکوپوڈیم (ریاح) اچھی طرح اپنا فعل کرتا ہے۔
مقابلہ کرو۔
آرسنک، اورم ایکوریم، جلسی میم۔ ہائیڈراسٹس، ہائیڈروسیانک ایسڈ، مرک، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس اور پلمبم۔
ارجنٹم مٹ (ارجنٹم مٹ) کا اثر زیادہ تر کریوں پر ہوتا ہے جبکہ ارجنٹم نائٹ کا اثر بلغمی جھلیوں، جلد، ہڈیوں اور ہڈیوں کی جھلیوں پر ہوتا ہے)۔
حلق میں مچھلی کے کانٹے کا احساس (نائٹرک ایسڈ، ہیپر)۔ خیال رہے کہ ہیپر میں ٹھنڈے کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے جبکہ ارجنٹم نائٹ میں گرم مکان میں)

Argemone Mexicana

ارجیمون میکسیکانا

SYNONYMS : Prickly poppy; Devil's Fig; Jamaica Thistle.
It contains alkaloid Protopine (argemonine) and Bérbeinr.

آنتوں میں تشنج اور اینٹھن کے دورے درد کے ساتھ پٹھوں، اور اعصابی دردوں کی وجہ سے نیند کا نہ آنا۔ گردے کے ورم کے ساتھ بائی کے درد۔ (ڈاکٹر میک فارلین)

علامات

سر۔ آنکھوں اور کنپٹیوں میں ٹیکن والے درد سر، سر گرم۔ حلق میں بے حد خشکی نگلنے پر درد بھی۔
معدہ۔ قے کا احساس فم معدہ میں اینٹھن، بھوک ندارد۔ ریاح کا اخراج۔
مثانہ۔ پیشاب کا کم ہونا، پیشاب کا رنگ ہر وقت تبدیل ہونے والا۔
آلات تناسل زنانہ حیض رکا ہوا۔ خواہش نفسانی میں کمی کمزوری کے ساتھ۔
ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں گھٹنے میں درد، اور اکڑن یا سختی۔ پیر ورم کئے ہوئے۔
کمی اور زیادتی۔ اس دوا کے مریض کو دوپہر کے وقت (کمزوری) میں زیادتی محسوس ہوتی ہے۔
طاقت۔ نمبر ۲ اور نمبر ۳۔ تازہ رس پھوڑوں اور مسوں پر لگایا جاتا ہے۔

Aristolochia Serpentaria

ارسٹولوکیا سرپنٹریا

NATURAL ORDER : Aristolochiaceae
SYNONYMS : Virginia Snakeroot; Birthwort; Snake weed
PARTS USED : Roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کے اثرات معدہ اور آنتوں میں زیادہ تر پائے جاتے ہیں متلی، قے، شکم میں نفخ ریاح، اور پاخانے کی حاجت، پہلے بھوک بڑھ جاتی ہے، بعد میں بالکل نہیں رہتی، مثانہ اور آلات تناسل میں تحریک جس کی وجہ سے پیشاب کرنے کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ بے چینی اور سر میں گرمی۔ ریاحی، بدہضمی، دماغ میں اجتماع خون۔ شکم میں نفخ اور کاٹنے والے درد

علامات

دماغ۔ کام کرنے سے جی چرانا۔ مزاج میں چڑچڑاپن۔
سر۔ پیشانی سے دماغ تک درد۔ سر کی گرمی بڑھی ہوئی۔
منہ۔ تھوک کی زیادتی، بار بار تھوکنا۔
معدہ۔ بھوک بڑھی ہوئی، لیکن کھانا نہیں کھایا جا سکتا کیونکہ کھانے کے پہلے ہی لقمے سے پیٹ بھر جاتا ہے، بھوک کا نہ رہنا، متلی اور قے۔ قے اس وقت تک بند نہیں ہوتی جب تک معدہ بالکل خالی نہیں ہو جاتا۔ معدے میں نفخ، بھاری پن، جو ریاح کے اخراج سے کم ہوتا ہے۔
شکم۔ ناف کے مقام پر درد۔ شکم میں اپھار، گڑگڑاہٹ، کاٹنے والے درد، ان سب کو بعض وقت ریاح کے اخراج اور ڈکار سے آرام ہوتا ہے
مبرز کے گرد پریشان کن خارش۔ پاخانہ کی بار بار حاجت۔ پاخانہ تھوڑا، لیسدار اور زیادہ مقدار میں ریاح خارج ہوں، بعض وقت پاخانے سے کہیں زیادہ ریاح خارج ہوں۔
مثانہ۔ مثانہ اور آلات تناسل میں تحریک۔ پیشاب کرنے کی شدید حاجت، پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی۔ پیشاب کی بار بار خواہش۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں مٹیالے رنگ کا۔
گردن۔ گردن کی پشت میں زور کرنے والا درد۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

Aristolochia Milhomens

ارسٹولوکیا ملہومنز

NATURAL ORDER : Aristolochiaceae
SYNONYMS : Brazilian Snake-root
PARTS USED : Flower, roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ڈاکٹر مورے نے اس دوا کی پہلے پہل آزمائش کی تھی۔ بعد میں اس دوا کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔ تاہم ان کی آزمائش میں سے جو مخصوص علامات ملتی ہیں وہ یہ ہیں

تمام جسم کے مختلف حصوں میں بجائے چبھنے اور سوئیاں چبھنے والے درد۔ دل کے نیچے کے حصے میں بجائے چبھنے کے ہے درد جس سے سانس رک جاتی ہے۔ ہونٹوں اور مسوڑھوں کا پھٹ جانا اور ان میں زخم پڑ جانا۔ پنڈلی میں اینٹھن کے سے درد۔ ساری ٹانگ پر بے قاعدہ بڑے بڑے چٹے جو خون کے بے قاعدہ جمع ہو جانے سے بڑھ گئے ہوں۔ صبح کے وقت منہ میں لیسدار رطوبت۔ بھوک ننگا۔ پیٹ کا درد۔ اور اس کے بعد رست ہیز میں جلن۔ بے آرامی پریشان کرنے والے خواب۔ سر میں گرمی۔ پیاس کی زیادتی۔ منہ کا ذائقہ کڑوا۔ معمول سے زیادہ پیشاب کا آنا۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر۔

Erechthites Hieracifolia

ارک تھائی ٹس

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Senecio Hieracifulia, Firewood.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا اری جیرن سے بہت ملتی ہے اور تجربہ کی بنا پر بعض وقت اس دوا کو خون آنے میں خصوصاً رحم سے خون آنے میں نیز خارجی طور پر دوا، اگو نہ جلیا در جلد نہ مندمل ہونے والے زخموں پر استعمال کیا جاتا ہے۔
ہومیوپیتھی میں یہ دوا ناک سے آنتوں سے گردوں سے مثانہ سے رحم سے اور پھیپھڑوں سے چمکدار سرخ خون کے اخراج کے لیے مفید ہے۔ اس خون کے ساتھ ساتھ دورۂ خون میں جوش پایا جاتا ہے۔ نیز یہ دوا سیاہ پتلے خون کے سیلان کو جو کسی طرح بند نہ ہوتا ہو روک دیتی ہے۔
ڈاکٹر ڈیل سوزاک اور خصیوں کے ورم میں بھی اس دوا کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔ آزمائش میں یہ دوا دوران خون پر اثر کرتی ہے۔ اور تتاہٹ کے دورے پیدا ہو گئے ہیں۔ دوسری عجیب علامات بھوک کا بڑھ

جانا اور اس کے طاقت کے بڑھے ہونے اور محنت کی خواہش ہے۔ پیشاب مقدار میں کم۔ ہاتھوں اور پاؤں میں استسقائی ورم چمکدار خون کی نکسیر۔

علامات

سر۔ چکر کے ساتھ پیشانی پر ہلکا درد۔ کنپٹیوں کی شریانوں میں تپکن۔
حلق۔ درد پھوڑے کا سا۔
معدہ۔ بے حد بھوک۔ اس امر کا احساس کہ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد معدہ تحلیل ہو جائے گا گرم چائے یا گرم قہوہ کے بعد ڈکار میں سوزش اور کلیجہ جلتا ہوا معلوم ہو۔
شکم اور پاخانہ۔ مروڑ، مروڑ کے بعد زرد پاخانہ۔
مثانہ۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب کرتے وقت ہلکی جلن۔
آلات تناسل مردانہ۔ صبح کے وقت بہت دیر تک رہنے والی استادگی۔ اس استادگی سے پہلے ننگے مردوں اور عورتوں کے خواب نظر آویں۔ سوزاک جس میں درد زیادہ ہو اور مواد کا اخراج کم ہو خصیوں کی سوجن (آرکائی ٹس) جو سوزاک کا مواد رک جانے سے پیدا ہوا ہو۔
آلات تناسل زنانہ۔ رحم سے خون آنا، قبل از وقت حیض اور حیض میں خون کی زیادتی۔
گردن اور پیٹھ۔ پیٹھ کے درمیان سوئیاں چبھنا۔
ہاتھ اور پاؤں۔ ٹانگوں کے پچھلے حصہ میں سردی کا احساس، ٹانگوں میں اکڑن۔
نیند۔ ننگے مردوں اور عورتوں کے شرمناک خواب دیکھنا۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔
سینی شیو، ارِی جیرن ہیمے میلس، ملی فولیم، ملکیریا کارب کینتھرس ٹربنتھنا پلسا ٹیلا، کلیمیٹس۔

Arctium Lappa

ارکٹیم لیپا

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Lappa Officialis; Great Clote Burre, Burdock
PARTS USED : Roots, seeds
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا قدیم زمانہ سے رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے میں، دا نجہ ریح، پیشاب کے دور صیا ہوتے ہیں، اور جوڑوں کے گرد زخموں میں دی جاتی رہی ہے۔ جلد پر کئی ایک علامات مشاہدہ کی گئیں، مثلاً کیل، اگو نہ ذیقو، یہ دوا رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ جلد کی بیماریوں میں اندرونی اور بیرونی طور پر اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

نیز بغل کے بدبودار پسینہ کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے۔ پپوٹوں کے کناروں پر گوہانجیاں اور زخم، پھوڑوں اور گوہانجیوں کا یکے بعد دیگرے نکلنا۔ (انتھراکسینم)۔

علامات

سر۔ دردِ سر۔ اور کھوپڑی کا اکوتہ۔

آنکھ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں چھوٹی اور سکڑی ہوئی ہیں۔ آنکھوں پر گوہانجیاں

چہرہ۔ کیل، مہاسے کے تردانے تمام چہرے پر۔ ناک کے داہنے نتھنے پر خارش۔

معدہ۔ ریاحی بدہضمی، بغیر بو کے ریاح کا اخراج۔

پاخانہ۔ تیل وہ پر اکثر زرد پاخانہ۔ متلی کے ساتھ۔ یکے بعد دیگرے دست اور بائی کے درد۔

مثانہ۔ دودھیا رنگ کا پیشاب جس میں فاسفیٹ ہو۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نہ ارد، پیشاب کی نالی میں کاٹنے والا درد اور پیشاب کے وقت جلن۔ فوطوں کے پاس رانوں میں داد کے سے ابھار، گلٹیوں میں زخم

آلات تناسل زنانہ۔ رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اور نیچے دبانے والے درد، سیلان الرحم، رحم میں جید پھوڑے کے اور چوٹ کے سے درد کا احساس، زخم گاؤ کی نالی کے ریشے ڈھیلے پڑ جائیں، پیڑو کے عضلات میں طاقت نہ رہے۔ رحم کی تکالیف کھڑے ہونے سے، چلنے سے غلط قدم پڑ جانے سے، یکایک جھٹکے سے زیادہ ہوجائیں۔

آلات تنفس۔ گلے میں خراش اور کھانسی۔ آواز سے یہ کھانسی تر معلوم ہوتی ہے۔ مگر بلغم نہیں نکلتا، گلے میں خراش کے بعد سینہ کے سامنے والی ہڈی کے درمیان درد، جو پستان تک جاتا ہے۔ محنت کرنے سے سانس کا پھولنا۔

قلب۔ دل میں درد، نبض کی رفتار تیز۔

پیٹھ۔ پیٹھ میں درد۔

اعضاء۔ بائی اور گٹھیا کے درد، پٹھوں میں درد، ہلکے درد جن کو حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب کا رنگ گہرا مریض تھکا ہوا اور مخمور، دستوں کے بند ہونے پر بائی کے درد شروع ہوجاتے ہیں۔ اور دستوں کے شروع ہونے پر بائی کے درد فوراً رفع ہوجاتے ہیں، جوڑوں میں درد، جوڑ بندوں میں تیز تیز گٹنے کے سے درد، ہاتھوں اور پاؤں پر ابھار۔

جلد۔ پھوڑے۔ بدبودار تردانے جن پر مٹیالے رنگ کے کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ خاص کر جگہ غدود سوجے ہوئے ہوں جوڑوں پر پرانے زخم۔ بغل کے غدود پک جائیں۔ استسقائی ورم۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

برائی اونیا (بائی کے درد) فرکسنس، ایلیم تھک (اور سیپیا (رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا) کلکیریا (پیشاب میں فاسفیٹ کی زیادتی) وٹکامائنر (بائی اور لاقراری کر جلد کی تکالیف)۔

Aragallus Lamberti

ارگلس لمبرٹی

SYNONYMS : White Loco Weed
Rattle weed.

یہ دوا نظام عصبی پر زیادہ تر اثر کرتی ہے اور ایک قسم کی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے دماغی حالت میں پریشانی اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ فالج اور اعضاء میں عدم تعاون اور ناہمواری پیدا ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت تھکن سی محسوس ہوتی ہے۔

علامات

دماغ۔ صبح اور شام کو دماغ پر بوجھ۔ مریض مطالعہ نہیں کر سکتا۔ چڑچڑا، لڑاکا، اور بے چین، پریشان، دماغی پریشانی اکیلا بیٹھنا چاہتا ہے۔ خیالات کو یکساں نہیں کر سکتا۔ لکھتے وقت اپنے خیالوں کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بے چینی سے اور بغیر کسی مطلب کے ادھر ادھر گھومتا ہے۔

آنکھ و چہرہ۔ ایک چیز کو دو دیکھنا، آنکھوں میں جلن، نچے۔ ہونٹ پھٹا ہوا۔

حلق۔ درد کرتا ہے۔ بھرا معلوم ہوتا ہے۔ حلق دُبا ہوا سیاہ چمکدار، متلی کے ساتھ دکھن۔

آلات تنفس۔ سینہ پر بوجھ کا احساس، سینہ میں سکڑن جیسے چوڑی پٹی سے ہو۔ سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے پھوڑے کا سا درد، دم گھٹنا۔

ہاتھ اور پاؤں۔ اعضاء میں کمزوری۔ بائیں جانب کا لنگڑی کا درد۔ ٹانگ کے سامنے والے حصہ کے عضلات میں اینٹھن جب چل رہا ہو۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اسٹریکنس، آگزائی ٹروپس اور بریٹیا۔

Ergotinum

ارگوٹائینم

CHEMICAL SYMBOL : $C_{33} H_{35} O_5 N_5$
NATURAL ORDER : Ascomycete
FAMILY : Ergotinum Hypocreaceae
SYNONYMS : Secale cornutum:
Ergota praeparata
WILD RYE OF OATS : Claviceps Purpurea
PARTS USED : Alkaloid
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(الکلائیڈ آف سیکیل کار)

آرگوٹین کا اثر ہم سب جانتے ہیں کہ رحم اور پھیپھڑوں سے جب خون آرہا ہو تو ارگوٹین کو بذریعہ انجکشن

جلد کے نیچے دینے سے شریانیں سکڑ جاتی ہیں اور خون کا سیلان بند ہو جاتا ہے۔ مگر ہومیوپیتھی میں اس کا استعمال سیکیل کار سے بہت ملتا جلتا ہے۔ جرمنی کے مشہور ڈاکٹر کوک نے اس دوا کے متعلق لکھتے ہوئے بتایا ہے کہ جہاں کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو یا اثر کرتے کرتے رک جاتی ہو مگر مریض میں اس دوا کی علامات پائی جاتی ہوں تو اس دوا کا الکلائیڈ استعمال کرنا نہایت مفید ہوا کرتا ہے انھوں نے ایک مریض کے متعلق بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"سیکیل میں بھی فاسفورس کی طرح مبرز کا منہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ فرانس اور جرمن کی لڑائی میں ایک سپاہی مسلسل بیمار مثہ اسہال بیمار تھا۔ اس کے کپڑے ہمیشہ پاخانہ سے خراب رہتے تھے۔ وہ کبھی احساس نہ کر سکتا تھا کہ پاخانہ کب ہوا اور کب نہیں ہوا۔ اس کے مبرز میں طاقت حس بالکل نہیں رہی تھی۔ ایلوپیتھک علاج اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا۔ مریض بیماری کی وجہ سے خودکشی کرنا چاہتا تھا۔ جب میرے پاس علاج کے لیے آیا تو میں نے سیکیل × ۲ دیا، دو دن تک کچھ بہتر رہا۔ مگر بعد میں پھر وہی حالت ہو گئی۔ آخر کار مجھے ڈاکٹر کفکار کی نصیحت یاد آئی۔ میں نے سیکیل کا الکلائیڈ یعنی ارگوٹائین × ۲ دیا، مریض چند ہی روز میں صحتیاب ہو گیا۔"

ڈاکٹر ڈیمنج ایک نوجوان عورت کا جو تپ محرقہ کی مریضہ تھی اور جس کے دل پر فالج کا اثر تھا، حال یوں بیان کرتے ہیں "اس مریضہ کو ایتھر اور ندم کے انجکشن دیئے گئے اور اس کے سینہ کو ملا بھی گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بے ہوشی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی گئی اور طاقت گھٹتی گئی، ارگوٹائین کے انجکشن سے مریضہ کی حالت بالکل بحال ہو گئی۔ مریضہ کے تمام علامات سیکیل سے ملتی تھیں مگر سیکیل نے کوئی فائدہ نہیں کیا تھا۔"

طاقت۔ نمبر × ۱ سے نمبر × ۳ تک۔

Eryngium Aquaticum

ارن جیم اکواٹیکم

NATURAL ORDER : Umbelliferae
SYNONYMS : Button Snake root.
PARTS USED : Roots.
TINCTURE : Drug Strength : 1/10.

یہ دوا مثانہ کی تکالیف کے لیے مثلاً پیشاب کا رک جانا، پیشاب درد کے ساتھ قطرہ قطرہ ہونا، مثانہ میں پتھری، درد گردہ، اعصابی تحریک، کمزوری، وبائی نزلہ، شام کے وقت پیشاب کی سو بو لیے ہوئے پسینہ کی زیادتی وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

ارن جیم کا اثر بلغمی جھلیوں پر ہوتا ہے اور بلغمی جھلیوں سے زرد رطوبت کا اخراج ہوتا ہے، آنکھوں سے، کانوں سے، ناک سے، آنتوں سے، پیشاب کی نالی سے یا اندام نہانی سے زرد رنگ کی رطوبت آتی ہے معدہ یا آنتوں سے خون آنا۔ منی کا پتلا ہو جانا۔ منی اور مذی کے ضائع ہو جانے سے کمزوری۔

چوٹوں کے واسطے یہ دوا آرنیکا کا مقابلہ کرتی ہے۔

اس دوا میں درد سر بھی ہوتا ہے۔ ان میں پیشانی پھیلی ہوئی (بڑی) محسوس ہوتی ہے اور کندھوں میں گدی میں ہلکا کھینچنے والا درد ہوا کرتا ہے۔

ڈاکٹر وائٹ فیلڈ نے اس دوا سے تین درد گردے کے مریضوں کو جن کے گردہ میں پتھری موجود تھی تندرست کیا۔

ڈاکٹر لینرڈ نے اس دوا سے ایک درد گردے کے مریض کو اس دوا کے پانچ قطرے دن میں چار مرتبہ دینے سے ٹھیک کیا، جس کی حالت یہ تھی۔ عمر ۳۵ برس، درد گردہ ہر دو یا چار ہفتہ کے بعد ہوا کرتا تھا مگر درد نہ ہونے کے وقفہ میں مریض اس قدر کمزور ہو جایا کرتا تھا کہ اس بیچارے کے لیے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا تھا۔ جب یہ درد شروع ہوتا تھا تو مریض کو سردی محسوس ہوا کرتی تھی، اور درد ایک سے تین دن تک رہا کرتا تھا۔ مارفیا وغیرہ کے انجکشن سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوتا تھا۔

ڈاکٹر ہیل نے اس دوا کو وبائی نزلہ میں بہترین پایا۔ جب نزلہ کے ساتھ حلق اور نرخرے میں جلن، درد، اور تحریک ہو، اس تحریک کی وجہ سے کھانسی آوے اور کھانسی میں زرد بلغم خارج ہو۔ طاقتوں کا سلب ہو جانا۔ کھانسی کے ساتھ سکڑن کا احساس، علامات زیادہ تر بائیں جانب ظاہر ہوتی ہیں، یا ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں منتقل ہوتی جاتی ہیں۔ مریض عموماً گرم جگہ میں بہتری محسوس کرتا ہے (برعکس ایپس)

علامات

دماغ۔ خیالات کی پراگندگی۔ خیالات کو یکسو کرنے کی کوشش سے درد سر پیدا ہو۔

سر۔ چکر آنکھوں کے اوپر پیشانی میں پھیلنے (بڑے ہونے) کا احساس جس میں جھکنے سے زیادتی اور بینائی میں دھندلا پن پیدا ہو گردن، گدی اور کندھوں میں ہلکا کھینچنے والا درد، اگر یہ درد سر میں اور ہلکا ہو جائے تو کندھوں میں شدید طور پر ہونے لگے، کھوپڑی میں پھوڑے کا سا درد، کنگھی کرنے سے درد پیدا ہو۔

آنکھ۔ سوزش، روشنی برداشت نہ ہو، تیز روشنی سے بھینگا پن۔ آشوب چشم آنکھوں سے زرد رنگ کا گاڑھا کیچڑ نکلے۔ آنکھوں سے (بائیں آنکھ سے زیادہ تر) زرد گاڑھے رنگ کے کیچڑ کی زیادتی کہ آنکھوں کا چپک جانا۔ آنکھوں کے عضلات میں اکڑن کا احساس اور تیکا یک حرکت دینے پر درد۔

کان۔ کانوں میں چوٹ کا سا درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کان پھٹ رہے ہیں۔ کانوں کی نالی کا ورم، بائیں کان کے اندر اور باہر ورم مسلسل درد، کانوں سے خون یا گاڑھے زرد یا سفید پاخانہ کے سے بدبودار مواد کا آنا۔ بائیں کان میں مسلسل گانے اور گھنٹہ بجنے کی آوازیں۔

ناک۔ ناک سے گاڑھی زرد رطوبت کی زیادتی۔

منہ۔ گاڑھی لیسدار بدمزہ رطوبت کی زیادتی۔

حلق - حلق کے بائیں جانب درد، زبان خشک، حد سے زیادہ سرخی، بلا تکلیف کے ہلکا ورم، گاڑھے سفید بلغم کی حلق میں زیادتی۔

معدہ - قے کے بعد تیزابی ڈکار، معدہ میں خالی پن کے احساس سے درد، معدے پر چوٹ لگنے کے بعد سرخ (شریانی) خون کی قے۔ اس خون میں بعض دفعہ سیاہ رنگ کا منجمد خون بھی ہوا کرتا ہے اور نیز فم معدہ میں جلن ہوا کرتی ہے۔ (اس دوا کو پینے کے بعد معدہ میں اور غذا کی نالی میں جلن ہوتی ہے) جزوی طور پر بھوک کا جاتے رہنا۔

شکم - چھوٹی آنتوں میں شدید اینٹھن کے درد، بائیں خصیہ اور گلبری میں شدید درد۔

پاخانہ اور مبرز - بچوں کے آؤں ملے دست، قبض، پاخانہ سیاہ کاہی کے رنگ کا، سخت اور سدے دار، یا پاخانہ نکلتے وقت مبرز میں کلٹنے کا سا درد، بواسیر کا نکلنا۔

مثانہ - مثانہ اور پیشاب کی نالی میں مروڑ، پیشاب کا بار بار تکلیف سے ہونا، پیشاب کی نالی میں اینٹھن، درد گردہ کا لو سنتھ، پریریا، بربرس ولگ) گردوں کا ورم کمر میں درد کے ساتھ، یہ درد پیشاب کی نال اور اعضاء میں جاتا ہے، ہر پانچ منٹ کے بعد ہوتا ہے اور درد پیشاب کی مانند جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے پیشاب کا قطرہ قطرہ، دن اور رات پیشاب کی نالی میں جلن اور کٹن۔

آلات تناسل مردانہ - خواہش جماع کی کمی، بعد میں خواہش کی زیادتی، خواب اور احتلام، معمولی معمولی وجوہات سے جریان، کثرت مباشرت سے جریان، رات کے وقت ایستادگی، احتلام اور صبح کو حد درجہ کی کمزوری، نیم نامردی، خصیوں پر چوٹ لگنے سے دن رات برابر منی کا اخراج اور حد درجہ کی کمزوری، سوزاک، ایستادگی کے وقت درد، قرحہ۔

آلات تناسل زنانہ - سیلان الرحم۔

آلات تنفس - حنجرے کا دیرینہ ورم، کھانسی حلق میں سکڑن کے احساس کے ساتھ سینہ میں تنگی کا احساس۔ لمبی سانس لینے میں تکلیف، ہلکی بار بار ہونے والی کھانسی، حلق اور حنجرے میں ٹیس۔

طاقت - مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

کمی اور زیادتی - حرکت کرنے سے بہت سی علامات بڑھتی ہیں، سر کو آگے کی طرف جھکانے سے درد سر میں زیادتی ہوتی ہے، آنکھیں پھیرنے سے ان میں درد ہوتا ہے۔ دماغی محنت سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ گرمی سے آرام ہوتا ہے۔

تعلق - مقابلہ کرو:-

ایتھوزا (خیالات کا یکسو نہ کر سکنا)۔ کونیم (معمولی وجوہات سے جریان)

احتلام میں:- چائنا، جلسیمیم، فاسفورس۔

مثانہ اور پیشاب کی تکالیف کنابس سٹائیوا، کینتھرس، ڈائسکوریا، ادسیم کین۔

قبض میں: نائٹرک ایسڈ۔

وبائی نزلہ میں، جلسیمیم، سٹکٹا۔

Eryngium Muritimum

ارن جیم میری ٹیم

NATURAL ORDER : Umbelliferae
SYNONYMS : Sea-Holly
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ارن جیم میری ٹیم کی علامات ارن جیم ایکواٹیکم سے ملتی جلتی ہیں، آنکھوں، گلبریوں میں، حنجرہ میں گردن کی پشت میں درد، معدے میں کمزوری کا احساس اور مردانہ آلات تناسل کی کمزوری، ہر دو ادویہ میں پائی جاتی ہے مگر ارن جیم میری ٹیم کی علامات زیادہ تر داہنی طرف نمودار ہوتی ہیں۔

طاقت - مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

Arundo-Mauritanica

ارنڈو موریٹانیکا

NATURAL ORDER : Gramineae.
SYNONYMS : 1 kien glass, Reed.
PARTS USED : Root sprouts.

اس دوا کا استعمال نزلہ کی حالت میں کیا جاتا ہے۔ دودھ پیتے بچوں کے دانت نکلتے وقت دست، پیشاب میں سرخ ریت۔ منہ میں تیزی اور چھیلن، پیاس، کان بہنا اور کان سے رطوبت کی زیادتی، نزلہ اور چھوٹے بچوں کے ناک بند ہو جانے کی وجہ سے سانس میں رکاوٹ خنازیری آشوب چشم۔

یہ دوا ہے فیور (ایک قسم کا نزلہ جو ماہ اگست میں گھاس پکنے پر شروع ہوتا ہے اور اس میں بخار بھی ہوتا ہے) میں بہت مفید سمجھی جاتی ہے۔ بشرطیکہ تالو میں اور آنکھوں میں جلن کے ساتھ ساتھ نزلہ شروع ہو۔

علامات

دماغ - شہوانی خیالات، معمولی باتوں پر ہنسنا۔

سر - بستر سے نکلنے پر چکر، کھجلی، بالوں کا گرنا، بالوں کی جڑ میں درد، چیچک کے سے آبلے، گدی میں درد جو دا ہنی آنکھ تک پھیلتا ہے، سر کے اطراف میں گہرا درد۔

آنکھ - بچوں کا آشوب چشم، پپوٹوں کی سوزش، چمکدار اشیاء کا آنکھوں کے سامنے اڑنا، سفید ڈھیلے میں خارش، جلن اور کانٹوں کے چبھنے کا احساس۔

کان - کان کی نال میں جلن، خارش، کانوں کے پیچھے اکوتہ، کانوں میں پہلے درد پھر خارش اور پھر سیلان خون کانوں سے رطوبت کا زیادہ مقدار میں نکلنا، کانوں میں چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بجنے کی آوازیں۔

ناک - ناک کی جڑ میں درد، تالو میں جلن اور خارش کے ساتھ ہے فیور (نزلہ و بخار) شروع ہوتا ہے۔ تالو اور

ناک کے نتھنوں میں شدید کھجلی (وربیتیا) نزلہ، سونگھنے کی طاقت کا زائل ہوجانا۔ (زیٹرم میور) چھینکیں اور نتھنوں کی کھجلی، نزلہ میں ناک کا بند ہوجانا۔ شروع نزلہ میں ناک سے پانی بہتا ہے پھر سبز گاڑھی سفید لیسدار رطوبت آتی ہے اور چھینکوں کے ساتھ ریزش کے سخت ٹکڑے اڑتے ہیں۔

چہرہ۔ داہنے رخسار پر زہرباد، ٹھوڑی پر چبھن۔

منہ۔ جلن اور خارش، مسوڑھوں سے خون کا سیلان۔ منہ کے کناروں میں زخم، زبان پر شگاف۔ منہ چھلا ہوا۔ زبان کے نچلے غدودوں میں درد، تھوک کی زیادتی، تالو میں جلن اور خارش۔

معدہ۔ معدہ میں ٹھنڈک، تیزابوں کی خواہش، (دائلم کرڈوم آرسنک، جائنا، فاسفورس) ڈکار لینا چاہتا ہے مگر ل نہیں جاتی۔

شکم۔ شکم میں کسی زندہ جانور کے ہونے کا احساس، پیڑو میں ریاحی درد، جگر میں درد۔ تلی میں کانٹے چبھنے کا سا درد۔ ناف میں تیز درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ پہلے پاخانہ سخت ہوتا ہے پھر نرم ہوجاتا ہے۔ دودھ پیتے بچوں و دانت نکلتے وقت بچوں کے دست (کیموملا، کلکیریا فاس) پاخانہ سبز، پاخانہ سے پہلے مبرز میں جلن، پاخانے کے بعد مقعد میں جلن۔ مقعد میں کانٹے، بواسیر، کانچ نکلنا۔

مثانہ۔ پیشاب میں سرخ ریت (لائیکوپوڈیم) پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی میں بوجھ، جلن، کھجلی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی، خیالات شہواتی، بار بار ایستادگی، جماع کے بعد تنفس میں دقت جماع کے بعد منی کی نالی میں درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض بہت جلد اور خون کی زیادتی، اندام نہانی میں خارش کے ساتھ خواہش نفسانی کی زیادتی یا نفرت، چہرے سے کندھوں اور سر پر ڈونک اعصابی درد۔

آلات تنفس۔ نزلہ کی کھانسی، بلغم پہلے نیلا، پھر سفید پھر نیلا اور پھر سفید، بلغم کے نکل جانے سے حلق میں درد۔ کھانسی کے بعد غذا کی نالی میں جلن و نرخرہ کا بند ہوجانا، ہوا کی نالیوں میں بلغم کے اجتماع سے پریشانی ہوتی ہے۔ تنفس میں دقت۔ سر پستان میں جلن اور درد۔

گردن اور پیٹھ۔ گردن میں اچانک جھٹکے، گردن کے بائیں جانب چیونٹیاں رینگنے کا احساس، بائیں کندھے کی ہڈی کے نیچے تیز درد۔

اعضاء۔ خارش، جلن، ہاتھ اور پاؤں میں استسقائی ورم، تلووں میں جلن اور ورم، پاؤں میں بدبودار پسینہ کی زیادتی، ہاتھوں کی انگلیوں اور پاؤں کی ایڑیوں کا پھٹنا، اعضاء میں درد جیسے کس کر باندھے گئے ہوں۔

جلد۔ اکوتہ خارش اور کیڑے رینگنے کا احساس، خصوصاً سینہ اور بازوؤں میں، ایڑیوں میں، اور ہاتھوں کی انگلیوں کا پھٹنا۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

انتھریم، ایم سیپا، سلفر، کلکیریا کارب، لائیکوپوڈیم، سباڈیلا، سورنیم۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک۔

Erodium Cicutarium

اروڈیم

NATURAL ORDER : Geraniaceae
SYNONYMS : Hemluck, Stork's Bill.
PARTS USED : Whole plant.

ملک روس میں اس دوا کے پتوں کا جوشاندہ رحم سے خون کا بہاؤ روکنے اور حیض میں زیادتی خون کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ استحاضہ، نزیف رحمی، غزارۃ الطمث۔

ڈاکٹر کو موروچ نے اس دوا سے کئی مریض عورتوں کو شفا دی، جہاں ارگٹ وغیرہ کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے ان میں سے ایک مریضہ کے رحم کے اندر تورڈی تھی، تین دن کی دوا کے بعد تورڈی صاف ہوگئی۔ اور مریضہ صحتیاب ہوگئی۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے ۱۰ قطرے پانی میں، دن میں تین بار۔

Erigeron Canadense

اری جیرن

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Canada flea-bane.
PARTS USED : Whole plant in bloom.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا اثر زیادہ تر حلق، آلات تناسل اور مثانہ پر ہوتا ہے اس دوا کا خاصہ یہ ہے کہ خون کو جاری کردے اور اسی لیے ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں خون کے سیلان کے لیے چاہے وہ مثانہ سے ہو یا رحم سے، ایک بہترین دوا ہے خون کا رنگ ہمیشہ چمکدار سرخ ہوا کرتا ہے۔ مثانہ سے خون کا سیلان نہ رکنے والا ہوتا ہے اور رحم سے خون کے سیلان کے ساتھ پیشاب میں درد ہوتا ہے۔

بائیں خصیۃ الرحم اور چوتڑ میں درد، پرانا سوزاک جس میں پیشاب کرتے وقت جلن اور سوزش مسلسل پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو، بعارضہ پیچش مثانہ میں جلن اور درد ہو، ناف کے مقام پہ درد، اس امر کا احساس کہ مبرز کو پھاڑ دیا گیا ہے۔ اس امر کا احساس کہ کوئی چیز غذا کی نالی کے اوپر والے سرے پر لگی ہوئی ہے۔ ناف کے مقام پہ درد اس کا مخصوص نشان ہے

ڈاکٹر ونٹس نے اس دوا کے ۲ سے وضع حمل کے بعد آنول نکالنے میں بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ احساس جیسے مقعد پھٹ گئی ہے بائیں گردے کے مقام میں تیز ڈنک لگنے کے سے درد۔ پیشاب رکا ہوا یا پیشاب میں درد۔

علامات

سر۔ سر میں ورم، چہرہ سرخ، بکسیر (بیلاڈونا) حرارت، پیشانی کے درد سر آنکھوں میں ٹیس کے ساتھ۔

ناک۔ چھینک اور سرخ خون کی نکسیر (اکونائٹ)۔ قبل دوپہر، رطوبت کا زیادہ مقدار میں آنا۔

حلق۔ صبح سے دوپہر تک نتھنوں میں رطوبت کی زیادتی، نرخرے میں کھرکھرے پن کا احساس اور غذا کی نالی کے اوپر والے سرے میں کسی چیز کے رکھے ہونے کا احساس، جس کی وجہ سے بار بار نگلنے کی خواہش، صبح کے وقت نرخرے میں سرسراہٹ۔

معدہ۔ شدید ابکائیاں اور معدے میں جلن۔ خون کی قے کے ساتھ (آرسنک)، خالی ہوا کی ڈکاریں۔ فم معدہ میں ہر چند لموں کے بعد تیز کاٹنے والے درد۔

شکم۔ ناف کے مقام پر اکثر ہلکا درد، اس امر کے احساس کے ساتھ کہ مبرز کو پھاڑ دیا گیا ہے۔ عضلات شکم میں بائی کے درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ تھوڑا، پاخانہ پر خون کی دھاریاں، آنتوں میں شدید درد۔ آنتوں اور مبرز میں جلن پاخانہ میں سدے۔ آنتوں میں خون کا اجتماع (ہیمیلس) بواسیر، بواسیر کے مستوں سے خون آئے۔ مبرز میں جلن اور مبرز کے پھٹے ہونے کا احساس۔ قدرتی پاخانہ جس کے بعد مقعد میں شدید اعصابی درد مروڑ کے ساتھ ہو۔

مثانہ۔ پیشاب کرتے وقت درد یا پیشاب کا رک جانا (اکونائٹ) دانت نکلتے وقت بچوں کے پیشاب میں درد۔ پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب کرتے پر بچہ چلائے، پیشاب کی زیادتی، پیشاب میں سمت بو، آلات تناسل کے بیرونی حصوں پر ورم۔ جلن اور زیادہ مواد کا اخراج۔

آلات تناسل مردانہ۔ آلات تناسل پر چپچپا پسینہ، سوزاک اور قرحہ۔ کمر میں داہنی جانب درد جو نیچے خصیہ تک آئے۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم سے خون آنا، مبرز اور مثانہ میں شدید تحریک کے ساتھ اور اسقاط حمل کے بعد دستوں اور پیشاب میں تکلیف کے ساتھ اور رحم کا اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جانے کے ساتھ رحم سے چمکدار سرخ خون کی زیادتی (اکونائٹ، بیلاڈونا، ہیمیلس، اپیکاک) مریضہ کی ہر حرکت پر خون کا بڑھ جانا (سیکیل کار، سبائنا) مریضہ درد اور کمر درد (چائنا) سیلان الرحم کی زیادتی، اینٹھن کے درد کے ساتھ اور مبرز و مثانہ کی تحریک کے ساتھ۔ حاملہ مستورات جن کو رحم میں کمزوری کا احساس ہو، ذرا سی محنت پر سیلان خون، حیض کے بجائے دوسرے حصوں سے خون یا نکسیر (برائی اونیا)

نفاس خون ذرا سی حرکت سے دوبارہ شروع ہو جاتا ہے اور اس کو آرام کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے

آلات تنفس۔ کھانسی، بلغم میں خون، پھیپھڑوں کی دق کی ابتدائی حالت۔

قلب۔ دھڑکن۔

پیٹھ اور گردن۔ پوری کمر میں پریشان کرنے والا ہلکا درد، بائیں گردے کے مقام پر شدید درد جو پھیل کر دائیں گردے کی طرف جائے۔

اعضاء۔ تمام اعضاء اور جوڑوں میں درد۔

مخصوص خواص۔ صبح کے وقت بے حد تھکاوٹ جو سستی کے ساتھ تمام دن قائم رہے، شام کو اور بعد دوپہر حرکت کرنا نہ چاہیئے۔ سرخ چمکدار خون کا سیلان۔

نیند۔ بعد دوپہر اور شام کو جمائیوں کی زیادتی۔

کمی اور زیادتی۔ آرام سے سکون ملتا ہے اور حرکت سے سیلان خون بڑھتا ہے، حرکت کرنے پر نفاس کا خون پھر جاری ہو جاتا ہے۔ برسات کے موسم میں تمام تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ علامات عموماً بائیں جانب زیادہ ہوتی ہیں۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

ارکاجرن کا تیل نمبر x ۱ میں پیٹ کے سخت اپھارہ میں مفید ہے۔ ایک ڈرام تیل ایک انڈے کی زردی، اور دس چھٹانک دودھ کو ملا کر انیما دینا پیٹ کے سخت اپھار کو رفع کرتا ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو

اپیکاک، ہیمیلس، آرنیکا کینتھرس، کوپے دیا، سبائنا، ٹرلیئم۔

Eriodictyon Glutinosum

ایروڈکٹائن گلوٹی نوسم

NATURAL ORDER : Hydrophyllaceae
SYNONYMS : Yerba Santa.
PARTS USED : The whole plant.

ڈاکٹر ایلن فرماتے ہیں کہ "ایروڈکٹائن کا مزہ تارپین سا ہوتا ہے اور اس قدر گاڑھا اور لیسدار رس نکلتا ہے کہ اگر اس کو خشک ہونے کے لیے رکھ دیا جائے تو وہ ڈھیلا سا بن جاتا ہے یا کاغذ سے بالکل چپک جاتا ہے۔ میکسیکو اور کیلیفورنیا میں اس کو بلغم نکالنے کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

امریکن ہومیوپیتھک جرنل جلد ۲ صفحہ ۳۹۰ پر ڈاکٹر پیری لکھتے ہیں۔ وبائی نزلہ (انفلوانزا) کے بعد اگر مزمن کھانسی باقی رہ جائے تو اس کو نہایت کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر پائن لکھتے ہیں، کہ اس دوا کا اثر داہنے پھیپھڑے پر بہ نسبت بائیں کے زیادہ ہوتا ہے۔

یہ دوا ہوا کی نالیوں کی تکالیف میں اور دق الریہ میں بہت مفید ہے۔ دمہ میں اگر بلغم نکلنے کے بعد مریض کو آرام ملتا ہو تو یہ دوا ایسے دمہ کے لیے نہایت مفید ہے۔

رات کو آنے والے پسینوں میں جس سے مریض دن بدن سوکھتا جاتا ہو اور جس کے ساتھ غذا ہضم نہ ہو سکے۔ یہ دوا مفید ثابت ہوا کرتی ہے، نزلہ زکام اور بار بار نزلہ کی وجہ سے پیدا شدہ دق الریہ میں یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ صبح اٹھنے پر منہ میں برا سا ذائقہ، کالی کھانسی

علامات

دماغ۔ نشہ کی سی حالت اور چکر۔ صبح اٹھتے ہی دماغ کے نیچے درد۔ سر کے ہر جانب میں بوجھ کا احساس

سر کے پچھلے حصہ میں اور آنکھوں کے اوپر شدید یا ہلکا درد سر گدی میں سوزش اور دباؤ، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گدی باہر نکلی پڑتی ہے۔

سر۔ داہنے کان میں شدید نوبتی درد، یا سر کو داہنے یا بائیں یکایک پھیرنے سے کانوں میں درد۔

ناک۔ چھینکیں، زکام میں رطوبت زردی مائل سبز، مستقل نزلہ کم و بیش چکر کے ساتھ۔

منہ۔ صبح کے وقت اٹھنے پر منہ کا ذائقہ خراب۔

حلق۔ حلق اور تالو میں جلن کا احساس۔

معدہ۔ بھوک کی زیادتی، غضب کی متلی جس میں دوڑنے سے زیادتی ہوتی ہے۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیوں میں ہلکا دبانے والا اجرٹ کا سادرد زیادہ تر بائیں خصیہ میں، خصیوں پر کسی قسم کا وزن برداشت نہیں ہوسکتا اور نہ حرکت ہی کی جا سکتی ہے۔ ڈھیلے لنگوٹ کے باندھنے سے کسی قدر آرام معلوم ہوتا ہے۔ خصیوں کے نچلے حصہ میں بعض اوقات ہلکی سی پھڑپھڑاہٹ۔

آلات تنفس۔ پانچ چھ بجے شام کو سانس میں سیٹی کی سی آواز، دمہ کے ساتھ نزلہ اور نزلہ میں گاڑھی رطوبت کا اخراج، داہنے پھیپھڑے کے سامنے ہلکا درد، داہنے پھیپھڑے کے سامنے پستان کے نزدیک کروٹ بدلنے سے یا حرکت سے تیز درد، ہوا کی نالیوں کا مزمن نزلہ یا ہوا کی نالیوں کا دق جن کے ساتھ مقدار میں زیادہ آسانی سے نکل آنے والا بلغم ہو جس سے سکون ملے۔

بخار۔ ہلکا بخار، رخساروں میں سوزش اور چہرے کا تمتمانا۔

طاقت۔ درجہ حرارت کم اور نبض ازرا

کمی اور زیادتی۔ بہت سی علامات بعد دوپہر بڑھتی ہیں۔ متلی دوڑنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ تکالیف وقفہ کے بعد (نوبتی) ہوتی ہیں۔ یا یکایک وضع بدلنے سے بڑھتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

بالسم پیرو، بکس لیکوڈیا، سٹانم، لائیکوپوڈیم، تکالیف بعد دوپہر بڑھتی ہیں، گنڈیلیا، فاسفورس، ریومکس کاسٹیکم، گدوسار۔

Iridium Metallicum

اری ڈیم

CHEMICAL SYMBOL : Ir, 193.1
A rare mental found in Uralian ores of platinum.
TRITURATION : 1x and higher.

اری ڈیم ایک کمیاب دھات ہے جو پلاٹینم کے ساتھ کانوں میں ملتی ہے جتنی دھاتیں آج تک معلوم ہو چکی ہیں ان سب میں یہ زیادہ وزنی ہے۔

ڈاکٹر اے، جے ٹیل نے ۳x کے تیس گرین کی ایک خوراک کھائی دو گھنٹہ کے اندر علامات پیدا ہو گئیں' بعد میں ڈاکٹر بولوچر نے اس دوا کا تجربہ کیا وہ میڈیکل ٹائمز آف نیویارک کے میگزین ماہ فروری ۱۸۹۲ء میں لکھتے ہیں، یہ دوا کمی خون کے لیے بہترین ہے، بوڑھوں اور بیماری سے کمزور شدہ آدمیوں کے لیے یہ چائنا سے کہیں بہتر ہے۔ یہ کمزور اعضاء والے، دبلے پتلے اور جلد جلد بڑھنے والے بچوں کے لیے مفید ہے۔

یہ دوا آنتوں میں سمیت کے لیے، کمی خون میں لال اجزا بڑھانے کے لیے، مرگی میں ولیپس (ناک پر سلی پھوڑا) کے لیے، بائی کے درد اور گٹھیا کے واسطے، رحم میں گومڑ کے لیے، ریڑھ کے معمولی فالج کے لیے اور بیماری کے بعد کمزوری کے لیے، کمزور اعضاء والے، دبلے پتلے اور جلد جلد بڑھنے والے بچوں کیلئے مفید ہے۔

حمل کے دوران میں گردوں میں درد، داہنی پنڈلی میں اینٹھن کی سی سکڑن اور سُن ہونے کا احساس۔ علامات عموماً بائیں جانب ظاہر ہوتی ہیں، کانوں میں اور تمام جسم پر سُن ہونے کا احساس، ٹانگوں اور گردوں کے مقام میں درد بھری کمزوری۔

علامات

سر۔ یکسوئی قلب میں دقت، اس امر کا احساس کہ دماغ بالکل سُن ہو گیا ہے، خیالات پراگندہ، سر کے داہنی جانب سر کا لکڑی سے بنے ہوئے ہونے کا احساس، کھوپڑی کی داہنی طرف درد۔ گدی کی ہڈی کے درمیانی حصہ میں درد، سر میں اعصابی درد، خصوصاً کنپٹیوں میں جس کی وجہ سے مریض دیوانہ ہو جائے، کھلی ہوا اور شور و غل سے سر کو تکلیف پہنچے، کانوں میں سُن ہونے کا احساس۔

ناک، زکام کی زیادتی، زکام پتلا پانی کا سا، جس کو مکان کے اندر آرام ہوتا ہے، ناک کی ہڈیوں کا گل اور سڑ جانا۔

چہرہ۔ بائیں رخسار کی ہڈی میں درد، بائیں رخسار کی ہڈی سے گرمی شروع ہو کر تمام جسم پر پھیل جائے۔ تھوک کی زیادتی۔

آلات تناسل زنانہ۔ خصیۃ الرحم میں ورم، چھیلنے والے اور پکنے والے زخم رحم میں گومڑ، پستانوں میں کترنے والے اور پھاڑنے والے درد۔

آلات تنفس۔ بولنے سے کھانسی، حلق میں زخم کا احساس، حلق سے گاڑھے زرد بلغم کا زیادہ مقدار میں اخراج۔ حلق کا پرانا نزلہ۔

اعضاء۔ گردوں کے مقام میں کمزوری، ریڑھ کا فالج خصوصاً بوڑھے آدمیوں میں بیماری کے بعد گلٹیوں اور بائیں ران میں دبانے والا درد، دونوں رانوں میں خصوصاً بائیں میں کھچاوٹ، بائیں چوتڑ کے جوڑ کا اترا ہوا معلوم ہونا، اعضاء میں اعصابی درد، لنگڑی کا درد جس کی وجہ سے مریض بستر میں آرام نہ کر سکے، داہنی پنڈلی میں اور تلوے کے درمیان میں اینٹھن۔

طاقت۔ نمبر ۶ اور اونچی طاقتیں۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔
اری ڈرم کلورائیڈ (اس سے تھوک کی زیادتی اور جبڑوں میں سختی اور اکڑن پیدا ہوتی ہے جس کے بعد سر کی اور عصبی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ناک کے نتھنوں اور پھیپھڑے کی نالیوں میں ورم، کمر میں درد اور درد سر جس کی زیادتی داہنی طرف ہو۔ سر میں بھاری پن، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر میں پگھلا ہوا سیسہ بھرا ہے۔)
پلاٹینا، پیلیڈیم، اوسمیم۔
رحم کی تکالیف میں، اورم میور
نوٹ:۔ (ڈاکٹر بولوچ کا خیال ہے کہ آری ڈیم، اورم، اورم میور اور اوسمیم سے بہتر ہے)
بیماری کے بعد کمزوری (چائنا)

Aralia Racemosa

اریلیاریسی موسا

NATURAL ORDER : Araliaceae
SYNONYMS : Spikenard; pietty morrel.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10

ایکلکٹک ڈاکٹر اس دوا کو تپ دق، کھانسی، سیلان الرحم و مستورات کی دوسری تکالیف میں جن میں رطوبتیں سوزش پیدا کرنے والی تیز ہوتی ہیں بیکار جانتے ہیں۔ استعمال کرتے ہیں مگر ڈاکٹر ایس اے جونز نے اسی دوا کی آزمائش کر کے اس دوا کا درجہ کہیں بلند کر دیا ہے ڈاکٹر موصوف کی آزمائش میں اس دوا سے دمہ کا دورہ پیدا ہوا۔ جس کی علامات آدھی رات کو لیٹنے کے فوراً بعد سانس میں اونچی سیٹی کی سی آوازیں پیدا ہوگئیں۔ یہ بھی مشاہدہ میں آیا کہ سانس کے اندر کھینچنے میں بہ نسبت باہر پھینکنے کے زیادہ دقت ہوتی تھی اور داہنا پھیپھڑا بائیں کی بہ نسبت زیادہ مبتلا معلوم ہوتا تھا۔ بائیں جانب کروٹ لینے سے بایاں پھیپھڑا مبتلا ہو گیا۔ جبکہ داہنا بالکل صاف ہو گیا، جوں جوں سانس کا دورہ ختم ہوتا گیا بلغم زیادہ آسانی سے نکلنے لگا، بلغم کا مزہ نمکین تھا، اور منہ میں بلغم گرم محسوس ہوتا تھا۔
ڈاکٹر ہارٹ کے مشاہدہ کے بموجب اس دوا کی مخصوص کھانسی کا دورہ آدھی رات کے قبل لیٹ جانے پر یا عموماً تھوڑی نیند آجانے پر ہوا کرتا ہے۔
گیارہ بجے رات کو تھوڑا سا سو لینے کے بعد کھانسی، نیند کی حالت میں پسینہ کا زیادہ آنا، دست، کانچ کا باہر نکلنا، زرد ولیس پاخانے، پاخانے کے بعد مبرز میں درد جو بائیں جانب اوپر کی طرف جائے اور خش کی زیادتی اسی جانب ہو جس جانب مریض لیٹا ہو۔

علامات

دماغ۔ پھیپھڑے کی بیماریوں کا ڈر یا اندیشہ جس سے نجات نہیں مل سکتی۔

ناک۔ نتھنوں کے پچھلے حصہ میں ٹیس کا سا درد جو تیز سوزش کرنے والے بلغم کے گرنے سے ہو (آرسنک، اورم، امونیا کارب، ایلم سیپا) نتھنوں میں ایک عجیب قسم کے درد کے ساتھ جیسے نتھنے سکڑ گئے ہوں۔
معدہ۔ معدہ اور حلق میں ہلکی متلی۔ آنتوں میں دست کی حاجت کے احساس کے ساتھ۔
پاخانہ اور مبرز۔ اس امر کا احساس کہ پتلا دست ہونے والا ہے مگر پاخانے جانے پر بہت مشکل سے نرم زرد پاخانہ بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا ہے۔ مبرز کی اندرونی جھلی گٹی کی طرح باہر نکل آتی ہے۔ پاخانہ کے بعد مبرز میں درد جو بائیں طرف اوپر کی جانب جائے۔
آلات تناسل زنانہ۔ سیلان الرحم بدبودار تیز سوزش پیدا کرنے والا نیچے کو دبانے والے درد کے ساتھ۔
آلات تنفس۔ خشک سیٹی کی آواز کے ساتھ، سانس کے ساتھ، دم گھٹنے کے احساس کے ساتھ سیٹی کی آواز کی زیادتی سانس اندر لینے پر (آرسنک، سمبوکس) اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔
سانس اندر کھینچنے اور باہر نکالنے میں سیٹی کی سی آوازیں، اندر سانس کھینچنے پر آواز زیادہ اونچی۔ لیٹ جانے سے تکلیف میں زیادتی، داہنا پھیپھڑا بائیں کے بہ نسبت زیادہ مبتلا معلوم ہوتا ہے۔ جب سانس کا دورہ پورے زوروں پر ہوتا ہے تو مریض اگر دائیں کروٹ لیٹتا ہے تو تکلیف دائیں پھیپھڑے میں اور اگر بائیں کروٹ لیٹتا ہے تو تکلیف اسی بائیں پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے اور داہنا پھیپھڑا بالکل صاف معلوم ہوتا ہے۔
رات کے وقت پہلی نیند سے جاگنے پر کھانسی کا دورہ، مریض کھانسی کی وجہ سے پھر سو نہیں سکتا۔ یہ کھانسی گلے میں خراش سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں سینہ میں سکڑن اور تنگی محسوس ہوتی ہے اور اسی لیے مریض کو اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے اور زور سے کھانسنا پڑتا ہے۔ بعض وقت یہ کھانسی گلے میں کسی چیز کے پھنسے ہونے کے احساس سے ہوتی ہے۔ جب دم کشی زوروں پر ہوتی ہے تو بلغم بہت کم نکلتا ہے، دورہ کم ہو جانے کے بعد بلغم کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو ذائقہ میں نمکین اور گرم ہوتا ہے، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے جلن اور زخموں کا سا درد محسوس ہوتا ہے (ریومکس) ہر ایک پھیپھڑے میں بھی اسی قسم کی جلن اور دکھن کا سا احساس ہوتا ہے۔ لیٹ جانے کے فوراً بعد دمہ کا دورہ جس کے ساتھ شدید دورے والی کھانسی اور حلق میں سرسراہٹ ہو ہوا کا ذرا سا جھونکا چھینکیں پیدا کر دے جس کے بعد مقدار میں زیادہ پانی کا سا پتلا اور چھیل دینے والا زکام پیدا ہو جائے۔ مسلسل منہ کو صاف کر دینے کی خواہش تاکہ اچھی طرح سانس لی جا سکے۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔
جنگ، بیلڈا ہلکیس، کلکیریا (ایک طرف کروٹ بدلنے سے تکلیفات اس جانب آجاتی ہیں اور دوسری طرف کی تکالیف کو آرام ہو جاتا ہے)
ریومکس (کھانسی گیارہ بجے رات کو)
کلورم (سانس اندر لینے میں آسانی اور باہر نکالنے میں تکلیف)

Arannea Diadema

ORDER : Araneidea
FAMILY : Epeiridae
SYNONYMS : Diadema Spider, Papal
Papal Gross spider.
PARTS UDED : The entire spider.

اریٹیا ڈیڈیما

(مکڑے کا زہر)

یہ سردی مزاج آدمیوں کے واسطے ایک بہترین دوا ہے نیز یہ دوا نوبتی بخاروں اور نوبتی تکالیف کے لیے بہت مفید ہے۔

اس دوا کے مریض مرطوب اور ٹھنڈی ہوائیں، دریاؤں، جھیلوں کے نزدیک یا مرطوب ٹھنڈی جگہوں میں نہیں رہ سکتے کیونکہ ان کو ایسی جگہوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔

اس دوا کی تکالیف نہانے سے مرطوب موسم میں مرطوب جگہ میں اور ٹھنڈی ہوائیں سانس لینے سے بڑھتی ہیں۔

جاڑے کے بعد بخار یا تو بالکل نہیں ہوتا یا بہت ہی ہلکا ہوتا ہے۔ جاڑے اور اعصابی درد ایک ہی وقت پر ہر روز، ہر دوسرے دن، تیسرے دن، ہر ہفتہ، ہر مہینہ۔ یا ہر دفعہ ٹھیک وقفہ پر ہوتے ہیں۔ تکالیف شدت کی ہوتی ہیں، دوریکایک آ دباتی ہیں۔

جسم کے کئی حصوں مثلاً سر، چہرہ اور ہاتھوں میں سوجن اور سُن ہو جانے کا احساس ہوتا ہے یا سردی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہڈیاں برف کی بنی ہوئی ہیں۔ جسم کے کئی حصوں سے یا زخموں سے خون بہنا، پھٹے ہوئے زخم، کمزوری، بجلی کی لہروں کی طرح درد۔

لیٹ جانے کی زبردست خواہش، لیٹنے سے بہت سی تکالیف کو آرام ہوتا ہے مگر دانت کا درد رات کو لیٹ جانے سے بڑھتا ہے۔ بستر میں لیٹنے سے اور چادر کو ہاتھ لگانے سے ہی سردی اور جاڑا لگتا ہے سردی کو بیرونی گرمی سے آرام نہیں ملتا اور بحالت بخار پسینہ بالکل نہیں ہوتا ہے بہت سی علامات داہنی جانب ہوتی ہیں باقی مکڑوں کی طرح یہ بھی نظام عصبی کو ماؤف کرتا ہے۔ سردی کا احساس، کسی طرح آرام نہ ہو۔ احساس جیسے مختلف حصص غیر قدرتی طور پر لمبے اور بھاری ہو گئے ہیں، رات کے وقت اس احساس کے ساتھ جاگے جیسے ہاتھ قدرتی قد سے دُگنے ہو گئے ہیں۔ تلی بڑھی ہوئی اور متورم معلوم ہوتی ہے۔

علامات

دماغ۔ مایوس۔ اپنی موت کی خواہش کرتا ہے۔

سر۔ درد سر خصوصاً پیشانی میں جس کو تمباکو پینے یا کھلی ہوا میں جانے سے آرام ہو۔ اگنیشیا میں تمباکو پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ درد سر شام تک رہتا ہے اور پھر چند گھنٹوں کے بعد ہلکا ہو جاتا ہے اور تازی ہوا میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ درد سر جس کے ساتھ آنکھوں میں جلن اور چہرے میں گرمی ہوتی ہے۔ نیز آنکھوں کے سامنے پڑھتے وقت ستارے چمکتے ہیں جس سے درد سر بڑھ جاتا ہے۔ سر میں پراگندگی اور دباؤ جیسے سر کو سہارے سے آرام ملتا ہے۔ سر میں پراگندگی، کام چھوڑنے کے بعد یا رات کے وقت جب مطالعہ کر رہا ہو۔

آنکھ۔ درد سر کے پہلے آنکھوں کے سامنے ستارے نظر آتے ہیں۔ آنکھوں میں جلن اور درد۔

منہ۔ رات کے وقت لیٹنے کے فوراً بعد دانتوں میں یکایک شدید درد، ہر روز ٹھیک ایک ہی وقت پر دانتوں میں سردی کا احساس، منہ میں اچانک درد کا احساس، ایسا معلوم ہو کہ ہزاروں تیز بان پر جبڑوں میں اور سر میں لگے ہیں جیسے بجلی کے جھٹکے سے یکدم درد ہوتا ہے، ذائقہ کڑوا، زبان میلی، تمباکو پینے سے آرام ہوتا ہے زبان خلع محسوس ہو۔

معدہ۔ بحالت بخار بحالت دیگر تکالیف، پیاس کی شدت، زکام پیاس کے ساتھ کھانے سے درد سر اور تشنج ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ قے، فم معدہ کو دبانے پر درد۔

شکم۔ نیچے والی آنتوں میں بھاری پن، بوجھ کا احساس، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پتھر رکھا ہے۔ شکم میں درد کے ساتھ تلی پر ورم کونین کی زیادتی کے بعد تلی کا بڑھنا، جاڑے کے ساتھ شکم میں ریاح اور رانوں میں بھاری پن ہر روز ایک ہی وقت، شام کے وقت شکم میں درد نزلے کے ساتھ۔

پاخانہ۔ دست، دستوں میں بازو اور ٹانگیں سُن محسوس ہوتی ہیں۔ دست پانی کی طرح پتلے آنتوں میں گڑگڑاہٹ جیسے خمیر کیا رہا ہو پہلے تکلیف دہ پاخانے درد کے ساتھ جس کو پیٹ پر مالش سے آرام ہو۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض بہت جلد بہت کثرت سے، خون کی بہت زیادتی اور زیادہ دن تک رہنے والے حیض وقت سے آٹھ دن پہلے اور خون کی زیادتی، خون کا رنگ سرخ چمکدار۔ اندام نہانی سے پتلی رطوبت کا اخراج۔ پتلا لیکوریا، سیلان الرحم، کمر اور شکم کے اعصابی درد۔

آلات تنفس۔ خون تھوکنا، کمزور آدمیوں کو خون کی قے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ ہلکا چیرنے والا درد۔ ہڈیوں اور جسم کے سب حصوں میں خاص کر بازوؤں میں تمام رات اس امر کا احساس کہ بازو بڑے اور بھاری ہو گئے ہیں، ہاتھوں کی انگلیوں کے سُن ہونے کا احساس، داہنی پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ میں درد جو چلنے پر شروع ہو مگر مسلسل چلنے پر بند ہو جائے۔ بائیں ایڑی میں زخم، اعضا کی ہڈیوں میں درد مختلف حصص میں ورم اور ان کے سوج جانے کا احساس۔

مخصوص خواص۔ تمام اعضا سے سیلان خون، اعصابی درد خصوصاً بائیں جانب جنین کی دبانے سے ہو جس کی زیادتی حیض کے ایام میں ہو خصوصاً حیض سے قبل جو حیض کے دوران جاری رہے۔ زیادتی رات کے وقت بارہ بجے جس سے مریضہ بستر سے نکلنے کے لیے مجبور ہو۔ اعصابی درد جن کی زیادتی ٹھیک ایک ہی وقت پر ہو کر بے حد تھکاوٹ اور کمزوری، بیٹھی ہوئی حالت میں مسلسل حرکت کی خواہش، مرطوب موسم میں تکالیف کا بڑھنا۔

نیند۔ رات کو بستر میں لیٹنے پر دانتوں میں درد، بے چینی کی نیند اور نیند کا اچاٹ ہو جانا، جاگنے پر ایسا محسوس ہوتا ہے

کہ جسم کے کچھ حصے سوجے ہوئے ہیں۔

بخار۔ جاڑے کے پہلے معدہ میں اینٹھن، قے، کمر میں درد۔ ہر وقت سردی میں گرم نہ ہو سکے، اس قدر سردی کہ گرمی کے موسم میں بھی ہڈیاں برف کی بنی محسوس ہوں، برسات میں تکلیف بڑھے۔ پانی میں رہنے کے بعد یا نہانے سے سردی گھڑی کے وقت کی طرح ٹھیک وقت پر جاڑا ٹھیک چار بجے روزانہ جاڑا، ہر دوسرے دن اسی ٹھیک وقت پر جاڑا، پیاس، بخار اور پسینہ کا نہ ہونا۔ جاڑے میں سر میں غصے میں اور گھٹنوں میں درد۔ بعد میں قے، بحالت بخار درد سر غنودگی کے ساتھ، بخار کے بعد قے اور کمزوری۔ مُردے کی طرح ٹھنڈا پسینہ ندارد، پسینہ کی حالت میں پیاس یا پیاس بالکل نہ ہو۔ جاڑے کے دوران لمبی ہڈیوں میں درد۔

کمی اور زیادتی۔ مرطوب موسم میں بعد دوپہر اور آدھی رات کو تکالیف بڑھتی ہیں تمباکو پینے سے کم ہو جاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

مائی گیل، سفریڈین، ٹرنٹولا، اپیکاک، نکس وامیکا، آرسنک (نوبتی بخار اور ہڈیوں کی تکلیفات) سڈرن (گرم آب و ہوا میں بخار مگر ارنیا ڈیڈیما میں بخار بوجہ سرد و مرطوب آب و ہوا کرتا ہے)

یہ دوا چائنا کونین اور مرک کے اثرات کو زائل کرتی ہے اور اس کا اثر تمباکو پینے سے زائل ہو جاتا ہے۔

Aranearum Tela

Cabweb of black spider found in burns, cellars and dark places.
Tincture or Trituration.

ارنیرم ٹیلا

(کالی مکڑی کا جالا)

(مکڑی کا جالا زمانہ قدیم سے بطور دوا کے استعمال کیا جا رہا ہے)

یہ دوا نبض کی رفتار کو کم کرتی ہے اور بعض اشخاص کے اندر یہ ایک نہایت خوشگوار حالت پیدا کر دیتا ہے سونے کی خواہش ہوتی ہے۔ دماغی حالت بالکل افیون کی طرح مزیدار بن جاتی ہے مگر افیون کی طرح اس کا کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔ ایک پرانی دمہ کشی کے مریض کو یہ دوا ۲۰ گرین دی گئی جس سے ہلکی مگر خوشگوار نیند پیدا ہو گئی۔ اس سے جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کو کھانے والا لیٹ نہیں سکتا بلکہ ساری رات کمرے میں ناچتا اور کودتا ہے۔

Aranea Scinencia

ORDER : Aracbnidla.
A grey spider found on old walls. does not spin web.
PARTS USED : The entire animal.
Tincture and Trituration.

ارنیا سیکینشا

(مٹیلے رنگ کی مکڑی جو جالا نہیں بناتی)

ایک عجیب علامت جو اس دوا کے اندر پائی جاتی ہے وہ ہے آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے مسلسل تشنج، آنکھیں سوجی ہوئی، کمزور آنکھوں سے پانی بہنا اور پپوٹوں پر ورم، منہ سے تھوک کا زیادہ بہنا اور ذائقہ میٹھا ہلکا پاگل بنا دینے والا درد سر جس کی وجہ سے مریض کو چین نہیں ملتا اور نہ وہ اپنے خیالات کو یکسو کر سکتا ہے اور یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ لگاتار شراب پیتا رہے۔ مخمور، تمام تکالیف گرم کرہ میں بڑھتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اگیرکس، کاربوج اور مکڑی کے دوسرے اقسام۔

Azadirechta indica

NATURAL ORDER : Meliacess
SYNONYMS : Margosa trees; Noem.
PARTS USED : Atmost every part of the tree.

آزادی ریکٹا انڈیکا

(نیم)

(پروونگ از ڈاکٹر پی۔ سی۔ موزمدار کلکتہ)

اس دوا کا استعمال ہندوستان میں زمانہ قدیم سے ہوتا رہا ہے، سوامی سرچک اور سشرت جو آیورویدک کے بہترین وید اور مصنف تھے اس امر پر متفق ہیں کہ نیم کی چھال گو مزے میں بڑی کڑوی ہے تاہم سستی، پیاس، کھانسی، بخار، بھوک کا نہ لگنا، پھنسی پھوڑے، صفراوی تکلیفات، نزلہ، قے، جلدی بیماریاں، چمکی سوزاک آنتوں میں کیڑے وغیرہ کے لیے بہت مفید دوا ہے۔ نیم کے پتوں کا جوشاندہ تہاتے اور نہ بھرنے والے زخموں کے دھونے کے واسطے بہترین پایا گیا ہے۔

اس جوشاندہ سے زخم جلد بھرتے ہیں نیم کے پھولوں کو بطور دست آور دوا استعمال کیا جاتا رہا ہے اور پھلوں

میں سے تیل نکال کر جلدی تکالیف میں استعمال کر کے بہترین نتائج حاصل کیے جاتے رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ نیم کے پھلوں کا تیل، برص، کوڑھ، اکوتہ اور اسی قسم کی دیگر تکالیف کے لیے مفید ہے۔

ایلوپیتھی میں اس دوا کا استعمال بطور قوت دینے والی ٹانک، پسینہ و پیشاب لانے والی اور انٹی سپٹک دزہر دفعہ کرنے والی، کے ہوتا ہے۔

ہمارے ملک کے حکیم اور وید اس دوا کو بخار میں استعمال کرتے ہیں۔

نہایت عجیب وغریب علامات جو اس دوا میں ملتی ہیں وہ یہ ہیں کہ بخار بہت کم جاڑے کے ساتھ یا بغیر جاڑے کے تقریباً تین بجے ساڑھے چار بجے شام کے شروع ہوتا ہے اور ساڑھے سات بجے شام تک اتر جاتا ہے چہرے آنکھوں، ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور تلوؤں میں بہت گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے پسینہ کی زیادتی ہے، پیشانی سے پسینہ شروع ہو کر سینہ اور پیٹ کی طرف آتا ہے مگر ٹانگوں پر پسینہ بالکل نہیں ہوتا، یہ دوا ان مریضوں کے واسطے بہت مفید ہوتی ہے جن کو کونین زیادہ استعمال کرائی گئی ہو سینہ کے سامنے والی ہڈی میں، پسلیوں میں، پیٹھ میں کندھوں میں اور اعضا میں فالج، بائی کے درد، ذائقہ کڑوا، شکم میں بھاری کا احساس جس کو بدبودار ریاح کے اخراج سے سکون ہو۔

علامات

دماغ۔ پست ہمتی، بے آرامی، لیٹے جانے کی خواہش، باہر جانے سے یا کھلی ہوا میں چلنے سے نفرت، حافظہ کی کمزوری، ہر بات کو بھول جانا۔

سر۔ چکر، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر آگے اور پیچھے کی طرف گھوم رہا ہے۔ چکر میں بیٹھ کر اٹھنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ سر میں تپکن کے ساتھ درد، خصوصاً سر کی داہنی طرف اور داہنی آنکھ پر، اس درد کی کھلی ہوا میں زیادتی ہوتی ہے، کھوپڑی میں درد ہوتا ہے۔ سر میں چکر صبح دس بجے سر میں شدید درد، چلنے سے سر کے پچھلے حصہ میں درد محسوس ہوتا ہے۔

آنکھ۔ آنکھوں میں جلن اور ہلکا سا نزلہ، داہنی آنکھ کے ڈھیلے میں درد۔

کان۔ کانوں میں شائیں شائیں دکونین کے مانند) کانوں میں عجیب طرح کی کڑکن، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کانوں میں پرندے کے پر سے سرسرایا جا رہا ہے۔ منہ کھولنے سے اس میں زیادتی ہوتی ہے۔

منہ۔ چپچپا، مگر پھر بھی منہ کا ذائقہ خراب نہیں ہوا کرتا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ منہ کی اندرونی جھلی چھل گئی ہے نمکین تھوک، ذائقہ کڑوا، حلق میں ذائقہ کڑوا۔

معدہ۔ بہت تیز بھوک، پیاس کا نہ ہونا یا حد سے زیادہ پیاس، حد سے زیادہ پیاس زیادہ وقفہ کے بعد، میٹھا کھانے کی نہ رکنے کی خواہش۔

شکم۔ شکم اور ناف کے مقام پر درد۔ آنتوں میں جلن۔

پاخانہ اور مبرز۔ ناکافی، کم، سخت اُسدے دار پاخانہ قبض، دست، مگر دستوں کے بعد پاخانہ کی خواہش

رہتی ہے۔ بدبودار ریاح کا اخراج۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش تعلقاتی کی زیادتی۔

آلات تنفس۔ نہانے کے بعد تکلیف دہ کھانسی، بلغم سفید چھوٹی چھوٹی گولیاں بن کر مشکل سے خارج ہوتا ہے۔

سینہ۔ سینہ میں اینٹھن پیدا کرنے والے درد، سانس گہری اور زیادہ وقفہ پر یا سانس چھوٹی اور گرم سینہ میں سوزش کا احساس۔

اعضاء۔ ہاتھ اور پاؤں کا سُن ہو جانا۔

نیند۔ جھگڑے اور لڑائی کا خواب۔

جلد۔ جسم کے مختلف حصوں پر خارش، بغیر کھجلی کے دانوں کا نمودار ہونا، جسم پر خارش، جسم پر سوزش اور کانٹے چبھنے کا احساس، پیٹھ پر ناسور یاں کی زیادتی۔

بخار۔ جاڑا بہت ہلکا یا بالکل ہی ندارد، بخار تین بجے یا ساڑھے چار بجے بعد دوپہر شروع ہوتا ہے اور ساڑھے سات بجے شام تک رہتا ہے بخار زیادہ تر چہرے، آنکھوں، ہتھیلیوں اور تلوؤں میں ہوا کرتا ہے اور بخار کی کھلی ہوا میں زیادتی پسینہ زیادہ، پسینہ پیشانی سے شروع ہو کر سینہ اور شکم پر آتا ہے مگر ٹانگوں میں بالکل نہیں ہوتا۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ سڈرن، چائنا، آرسنک نیٹرم میور۔

Asarum Cancdensa

اسارم کینا ڈنسا

NATURAL ORDER : Aristolochiaeeae.
SYNONYMS : Wild Ginger, Colt's foot.
PARTS USED : Roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

سردی لگ جانے سے حیض کا رک جانا اور معدہ و آنتوں کا ورم، رکے ہوئے زکام۔

طاقت۔ چھوٹی طاقتیں۔

Asarum Europeum

اسارم یوروپیم

NATURAL ORDER : Umballifara
SYNONYNIS : Asarabacca Fole Stroot.
PARTS USED : Plant with roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ہنی مین کے زمانہ سے پہلے اسارم صرف قے کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا مگر ہنی مین نے پروونگ کر کے اس

دوا کی نہایت مخصوص علامات اکٹھی کیں۔

سب سے عجیب بات اسارم میں یہ پائی جاتی ہے کہ نظام عصبی کے قوئی میں ایک خاص قسم کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض ریشم یا اون کے کپڑے پر ناخن سے کھرچنے کی آواز کو بھی برداشت نہیں کر سکتا، محض اس کھرچن کا خیال ہی اس کے واسطے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔

مریض کو اس امر کا احساس ہو جاتا ہے کہ صرف اعضا ہی نہیں بلکہ تمام جسم ہلکا ہو گیا ہے اور جب وہ چلتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہا ہے، اس امر کا احساس کہ تمام جسم یا جسم کے مختلف اعضا دب رہے ہیں پیشانی کنپٹیوں اور کانوں کے پیچھے سکڑن والا درد، یہ بعد دوپہر بڑھتا ہے اور اس کو بیٹھنے سے اور منہ دھونے سے آرام ہوتا ہے۔

آنکھوں کا ورم، بینائی دن کی روشنی میں کمزوری، پڑھتے وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ آنکھیں دب کر پھٹ جائیں گی اس احساس اور درد کو ٹھنڈی ہوا اور آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے سے آرام ہوتا ہے۔

ڈاکٹر گرنسے کہتے ہیں کہ یہ دوا سودمزاجوں کے واسطے خصوصاً زیادہ پڑھنے والوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے، نیز اگر آنکھوں کے اپریشن کے بعد آنکھوں میں تیر کا سا درد ہوتا ہے تو یہ دوا ایسے درد کے لیے مفید ہے۔

داہنے کان کے باہر جلد پھیلی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ بہرہ پن، کانوں میں اس امر کا احساس کہ روئی رکھی ہے دباؤ، کھنچاؤ اور سکڑن کے احساسات نمایاں طور پر ملتے ہیں، منہ میں ٹھنڈے پانی کے سے تھوک کا اجتماع۔

صبح کے وقت بھوک لگنا، مسلسل متلی، دستوں اور درد شکم کی حالت میں قے۔ پاخانہ میں لی کی طرح آنْوں، عقت خصوصاً چہرے اور ہتھیلیوں میں، طاقت کا جاتے رہنا۔

حیض کے وقت درد، حیض کے قبل اور مابعد دردسر حیض کے شروع ہونے کے قبل کمر میں شدید درد جس کی وجہ سے مریضہ کو سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے، جذبات سے پیدا شدہ جاڑا اور کپکپی۔

علامات

دماغ۔ اعصابی قوئی خصوصاً قوئ حس کا بڑھ جانا۔ محض ریشم یا اونی کپڑے یا کاغذ پر ناخن سے کھرچنے کے خیال ہی سے تمام جسم میں ایک قسم کی لہر اٹھتی ہے۔ جس سے تمام خیالات و افعال رک جاتے ہیں، جذبات ہی سے تمام جسم میں سردی کی لہر دوڑتی ہے۔ خیالات آہستہ آہستہ دماغ سے معدوم ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، جیسے نیند آتے وقت ہوتے ہیں، کھلی ہوا میں چلنے سے مریض یہ خیال کرتا ہے کہ وہ روح کی طرح ہوا میں گھوم رہا ہے اور چکر کھا رہا ہے۔

سر۔ اپنی جگہ پر اٹھنے پر اور چلتے ہوئے چکر، شرابیوں کے مانند چکر، سر میں درد اور دباؤ، زیادہ تر کنپٹیوں میں اور ناک کی جڑ میں، پیشانی، کنپٹیوں اور بائیں کان کے پیچھے دبلنے والا درد جس کے ساتھ آنکھوں میں جلن، اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے، یہ درد بعد دوپہر پانچ بجے شام کے بڑھتا ہے، بیٹھنے سے اور ٹھنڈے پانی سے

منہ دھونے سے اس درد میں کمی ہوتی ہے۔ دماغی محنت کرنے سے دردسر۔ کھوپڑی میں کھنچاؤ کا سا کیفیت، جس سے تمام بالوں میں درد ہوتا ہے۔ کنگھی بھی نہیں کی جا سکتی، گدی میں نسوں کی تپکن کا احساس، سر میں دبانے والا درد۔

آنکھ۔ بینائی میں رکاوٹ۔ پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھیں دب جائیں گی، آنکھوں میں ورم پپوٹوں میں ورم، ٹھنڈی ہوا بھلی معلوم ہوتی ہے مگر دھوپ، روشنی، ہوا برداشت نہیں ہو سکتی، آنکھوں میں خشکی اور درد، اوپر والے پپوٹوں کا ورم جس سے پڑھنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے آنکھوں کو دھونے میں آرام ملتا ہے۔ بائیں آنکھ کے اوپر شدید درد، آنکھوں سے پانی بہنے اور روشنی سے ذکی الحسی کے ساتھ آنکھیں متورم اور پپوٹوں میں جلن خصوصاً کوئے میں، اپریشن کے بعد آنکھوں میں تیر لگنے کے سے درد۔

کان۔ کانوں کی حس کا بڑھ جانا، یہاں تک کہ ریشم، اونی کپڑے اور کاغذ کا کھرچنا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے کانوں کے پردوں میں دباؤ اور کھنچاؤ، ایک یا دونوں کانوں میں بہرہ پن۔ اس امر کا احساس کہ کانوں میں روئی یا کوئی اور چیز بھر دی گئی ہے۔ بیرونی کان گرم، کانوں میں مختلف آوازیں۔

چہرہ۔ چہرہ پر گرمی کا احساس، یہ احساس چہرے پر ٹھنڈا پانی لگانے سے دور ہو جاتا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر دوبارہ ہو جاتا ہے۔

منہ۔ منہ میں ناقابل برداشت بدمزگی، منہ میں ٹھنڈے تھوک کا اجتماع، روٹی کڑوی محسوس ہوتی ہے، تمباکو پینے سے تمباکو کڑوا محسوس ہوتا ہے، زبان میں جلن، زبان پر دودھیا میل، زبان میں پھٹن۔

حلق۔ حلق میں لیسدار بلغم نکالا نہیں جا سکتا۔

معدہ۔ خالی ڈکار کا اکثر ہونا۔ ڈکار کھٹی یا بدبودار جس سے دانت کھٹے ہو جائیں، خالی ڈکاروں سے تمام تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ صرف سر میں کسی قدر آرام محسوس ہوتا ہے۔ کلیجہ کی جلن، کھانے کے بعد متلی (اس متلی کی حالت میں زبان صاف ہوا کرتی ہے) دستوں کے ساتھ شدید قے اور شدید درد، معدے میں بے چینی کا احساس، شراب کی نہ بجھنے والی پیاس (کاربالک ایسڈ) دستوں اور درد شکم کے ساتھ قے، فم معدہ میں دبانے والے اور کھودنے والے تکلیف دہ احساسات۔

شکم۔ کھانا کھانے کے بعد ناف کے ارد گرد تین چار دفعہ ایک گھنٹہ تک رہنے والا درد، بڑی آنت میں درد۔ پاخانہ کے ساتھ لیسدار آنْوں کا اخراج۔

پاخانہ اور مبرز۔ دست، پاخانہ میں لیسدار آنْوں، پاخانہ میں گاڑھے سیاہ رنگ کے خون کا اخراج، پاخانہ کے وقت کانچ کا نکلنا۔ پاخانہ کے بعد درد اور مروڑ اور سفید جھلی یا خون ملی آنْوں کا اخراج، پاخانہ سے پہلے شکم میں تیز اور کاٹنے والا درد اور مبرز میں سوئیاں چبھنے کا سا درد، اوپر سے نیچے کو کانچ نکلنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ بائیں گلٹی میں شدید درد جو وہاں سے پیشاب کی نالی میں سے ہوتا ہوا حشفہ میں تیر کی طرح لگے۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض جلد جلد اور زیادہ دن تک رہنے والے خون سیاہ، حیض کے قبل اور بعد میں

وسدسر، حیض شروع ہونے پر کمر میں شدید درد، مریضہ کو سانس لینے میں بھی دقت ہوجاتی ہے۔ لیسدار زرد سیلان الرحم، شرمگاہ میں ناسور، حمل کے دوران متلی، اعصابی تحریک کی زیادتی سے اسقاط حمل کا خدشہ۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں سوئیاں چبھنا اور سکڑن جس کو کھانسی سے آرام ہوتا ہے، سینہ میں بلغم کی وجہ سے کھانسی، بلغم حلق میں چڑھ آتا ہے اور سانس لینے میں مشکل ہوجاتی ہے۔ دق کے مریضوں کو ہلکی، خشک اور بار بار ہونے والی کھانسی۔ تنفس ہلکا۔

سینہ۔ نیچے والی پسلیوں میں تیز دباؤ، دونوں پھیپھڑوں کے گرد درد جیسے پھیپھڑوں کو تار سے باندھ دیا گیا ہو، سانس اندر کھینچتے وقت دونوں پھیپھڑوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کی پشت کے عضلات میں فالجی درد، پیٹھ میں کمزوری، چال میں لڑکھڑاہٹ کے ساتھ۔

اعضاء۔ تمام جسم کا ہلکا پن (مزیریم)، مریض کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا جسم نہیں ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بغل میں کھٹا پسینہ، بائیں کلائی میں درد، داہنے چوتڑ میں ہلکا درد۔ دیرینہ عرق النساء۔

مخصوص خواص۔ نظام عصبی کی حس کا غیر معمولی بڑھ جانا (حجاتا)، کانپنا، محض اس امر کا خیال کرتے ہی کہ کوئی آدمی ریشم یا اونی کپڑے یا کاغذ پر ناخن سے یا کسی دوسری چیز سے کھرچ دے گا، اس کے تمام قوائے عقلیہ اور تمام افعال کچھ وقت کے لیے معطل ہوجاتے ہیں، ہر روز بعد دوپہر کمزوری اور مسلسل جمائیاں لینا، گھٹنوں میں کمزوری۔ اگر خیال سے مریض نہیں چلتا تو ٹھوکر کھاتا ہے، بعض وقت تمام جسم میں چوٹ کا سا درد۔ (آرنیکا)

نیند۔ دن میں غنودگی، جمائیوں کا بار بار آنا، رات کے سانس پھولنا، خواب اضطراب کے و نیز بے عزتی کے، نیند بے چینی کی۔

بخار۔ نبض تیز اور بھری ہوئی، کھانے اور پینے کے بعد جاڑا اور سردی سر میں گرمی کے ساتھ عصبی سردی۔ کوئی ایک عضو برف کے مانند ٹھنڈا ہوجاتا ہے، سردی کپڑا اوڑھنے یا گرم کمرے میں جانے سے نہیں رکتی، بخار خصوصاً چہرہ اور ہاتھ کی ہتھیلیوں پر، رات کے وقت بغلوں میں کھٹا بدبودار پسینہ۔ ظاہری اعضاء میں رات کے وقت پسینہ بہت جلد آجاتا ہے۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی کئی ایک علامات سرد خشک موسم میں اور خشک صاف موسم میں بڑھتی ہیں اور مرطوب موسم میں اور مبتلا شدہ حصص کو تر کرنے سے کم ہوجاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک۔

تعلق۔ اس دوا کے اثر کو زائل کرتے ہیں۔ کیمفر، سرکہ اور سبزیوں کے دیگر تیزاب، اس کے بعد سیتھ بہتر کام کرتا ہے۔ مقابلہ کرو۔

اکونائٹ، ایلو (لیسدار اور تار دار پاخانہ) کیمفر، کیوپرم، ہیپر، اپیکاک، مرک (لیسدار پاخانہ) نکس وامیکا فاسفورس، ہائڈروفائلم، سلفیورک ایسڈ، سیپیا، سٹرامونیم، کلکیریا، کناپس انڈیکا، جلسی میم، تھوجا، مشک، ٹیرنٹولا۔ میگنیشیم، نکم (پاؤں کا از خود ہلتے رہنا) اسافوٹیڈا (یے صدف کی الٹسی) سکٹا، کلکیریا، کناپس (ہلکے پن کا احساس)

Asafoetida

NATURAL ORDER : Umbelliferae.
SYNONYMS : Hing
PARTS USED : Resin.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اسافوٹیڈا

(ہینگ)

ہندوستان میں ہینگ عام طور پر مصالحہ میں استعمال کی جاتی ہے اور یونانی اور دیک میں صرف قوت ہاضمہ کو بڑھانے اور ریاحی تکالیف کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔

ہومیوپیتھک میں استعمال ابتدا میں اس دوا کا پرونگ ڈاکٹر جورگ نے کیا تھا۔ ڈاکٹر جورگ اپنے پرونگ میں اسافوٹیڈا کے متعلق یوں لکھتے ہیں، اس دوا کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے ڈکاریں، لہسن کی سی بو آئے۔ ہاضمہ میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے حلق میں جلن، معدہ میں ابھار اور شکم میں ریاحی ابھار ہوجاتا ہے۔ جب ریاح خارج ہوتے ہیں وہ سخت بدبودار ہوتے ہیں۔ پاخانہ جانے کی اکثر خواہش ہوتی ہے اور پاخانہ پتلا پانی کا سا ہوتا ہے پیشاب کی مقدار میں کوئی فرق نہیں آتا۔ مگر پیشاب میں جلن اور کسی قدر تیز ہوجاتی ہے اور نبض تیز ہوجاتی ہے اور سر میں کم و بیش منتقل ہونے والے درد ہوتے ہیں اور کبھی کبھی چکر بھی ہوتا ہے۔ بعض اعصابی اور ہسٹریا کی سی علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں، نبض کی طرح سانس کی رفتار بھی تیز ہوجاتی ہے اور بلغمی جھیلوں میں سے رطوبت کی زیادتی ہوجاتی ہے۔

ڈاکٹر ہیر لکھتے ہیں: اس دوا سے مثانہ اور آلات تناسل میں زیادہ اثر ہوتا ہے کیونکہ مردوں میں خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے اور حشفہ تیز غدودوں میں ایک عجیب قسم کی تحریک ہوتی ہے۔ مستورات میں حیض وقت سے پہلے ظاہر ہوتا ہے اور رحم میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ڈنکس لکھتے ہیں کہ ہینگ زیادہ مقدار میں کھانے سے مستورات میں خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔

اسافوٹیڈا زیادہ تر جسم کے بائیں حصہ پر اثر کرتا ہے۔ مثلاً شکم کے بائیں حصہ میں، گردن کے بائیں حصہ میں، بائیں بازو میں اور بائیں ٹانگ میں۔

بدبو دار رطوبتیں اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں، آنکھوں کی ہڈیوں کا درد، ہڈیوں کا نرم ہوجانا۔ تالو میں یکے بعد دیگرے گلٹیوں کا پڑ جانا، وضع حمل کے بعد دودھ میں کمی۔ ہڈیوں کی جھیلوں کی تکالیف اور بحران میں زخم، ان زخموں کی وجہ سے کپڑے بھی نہیں پہنے جاسکتے، جسم کے مختلف حصص میں دبانے والے درد، خاصکر اندر سے باہر کی طرف جن کی مکان کے اندر زیادتی اور کھلی ہوا میں کمی ہوتی ہے، بہت سی تکالیف کھانے اور پینے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً چہرہ پر گرمی، دست، بادگولہ، چھونے سے تکالیف، چھونے سے ذکی الحسی ایک نمایاں علامت ہے، بہت سے دردوں کے ساتھ ماؤف حصص سُن ہوجاتے ہیں، بہت سی تکالیف بیٹھی ہوئی حالت میں ظاہر ہوتی

ہیں اور کھلی ہوا میں کم ہوجاتی ہیں، چھونے سے درد کم ہوجاتے ہیں یا جگہ تبدیل کر دیتے ہیں، اختناق الرحم کے اور مراقی مریض کا آتشک کی وجہ سے ہڈیوں کا سڑنا اور آتشکی زخم، کھڑی ہوئی حالت میں ناف سے نیچے نوچنے والے درد، شکم اور تلی میں حدت، شکم میں پسلیوں میں سے نیچے داہنی جانب سوئیاں چبھیں، جو پردہ صفاق میں جائیں۔

علامات

دماغ۔ بدمزاجی، چڑچڑاپن (برائی اونیا، کیموملا، نکس وامیکا)، ہسٹریا، بے چینی، پریشانی، جلد غصہ آجائے، دھوپ میں چلنے کے خیال سے غشی، کسی ایک بات پر قائم نہ رہے کبھی ایک چیز کی اور کبھی دوسری چیز کی خواہش، کبھی یہاں جائے اور کبھی وہاں جائے۔ خوشی کے دورے، گاہے گاہے قہقہوں کے دورے کے ساتھ مرنے کا ڈر۔

سر۔ پیشانی میں دبانے والا درد، اندر سے باہر کی طرف (اکونائٹ، برائی اونیا)، کھینچنے والے دبانے والے درد جیسے سر میں کچھ لگی ہو (اناکارڈیم)، سر کے دونوں اطراف میں یا کنپٹیوں میں زیادہ تر بائیں طرف، بائیں طرف پیشانی کے اوپر گہری سوئیاں چبھنا، سر میں درد چھونے سے یا تو بند ہوجاتے ہیں یا اپنی جگہ بدل دیتے ہیں، خون کا سر میں بھر جانا اور چہرے کا تمتمانا، تمام قسم کے درد سر، شام کے قریب مکان کے اندر آرام کرتے ہیں، بیٹھتے یا سوتے وقت بڑھتے ہیں اور کھلی ہوا میں چلنے سے یا اٹھتے وقت پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ، دماغی یا جسمانی محنت سے ذکی الحسی، درد شکم کی حالت میں غشی، رات کے وقت سر میں اور سر کے گرد تپکن۔

آنکھ۔ سفلس (آتشک) سے آشوب چشم، پتلی کے اوپر سطحی زخم جن میں جلن ہوا کرتی ہے اور اندر سے باہر کی طرف دباؤ اور درد ہوتا ہے، اس درد کو آرام کرنے سے اور دبانے سے آرام ہوتا ہے، داہنی آنکھ میں خارش، ڈھیلوں میں جلن، آنکھوں اور پپوٹوں میں کبھی کبھی بھاری پن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نیند کا غلبہ ہو رہا ہے۔ آنکھوں میں خشکی اور جلن (آرسنک، سلفر) بھوؤں میں شدید سوراخ کرنے والا درد، آنکھوں کے سامنے دھند آنکھوں میں خشکی کا احساس، آنکھوں کو چھونے سے تیز درد آنکھوں میں سے ہوتا ہوا سر کو جائے، رات کے وقت آنکھوں میں اور آنکھوں کے گرد تپکن والا درد۔ آنکھوں کے گڑھوں میں اعصابی درد۔

کان۔ قوت سماع میں کمی، کانوں سے پتلی بدبودار رطوبت کا سیلان، کانوں کے پیچھے کی ہڈیوں کی تکلیف جس میں کان باہر نکلتے محسوس ہوں۔

ناک۔ ناک سے بدبودار رطوبت، ناک کی ہڈیاں متورم، ہڈیوں میں زخم، ناک کی ہڈیوں میں بغیر درد کے کھنچاوٹ سُن ہونے کے احساس کے ساتھ ناک کی ہڈیوں میں ورم اور سوجن ایسا محسوس ہو جیسے ناک پھٹ رہی ہے۔ ناک کی ہڈیوں کا سڑنا۔

چہرہ۔ چہرے کی ہڈیوں میں سُن ہوجانے کا احساس، اوپر والے ہونٹ میں ورم۔

دانت۔ دانتوں کا پیسنا، دانتوں میں درد۔

منہ۔ منہ کا مزہ چکنا اور بدمزہ کھنکھاری ہوئی بلغم کا مزہ، گفتگو ناشائستہ، زبان سفید اور متورم (کودیا میں)، لگاتار

چباتا اور منہ سے جھاگ دار تھوک آنا، تھوک کی مقدار میں کمی سوائے اس حالت کے جب پارے کے استعمال سے دانت سڑنے لگیں، مسوڑھوں میں پھوڑے کا سا درد۔

حلق۔ منہ، حلق اور غذا کی نالی میں خشکی، احساس جیسے ایک گولہ معدے سے اٹھ کر حلق میں آیا ہے (لائیکوپوڈیم)، سلفر، میگنیشیا میور، فائی سوسٹگما، مشک، جس کو حلق سے نیچے اتارنے کے واسطے بار بار نگلنے کی کوشش کرے۔ جس کی وجہ سے تنفس میں دقت ہو، باؤ گولہ (اختناق الرحم) غذا کی نالی میں احساس کہ کیڑے نیچے سے اوپر کی طرف رینگ رہے ہیں۔

معدہ۔ فم معدہ میں تپکن (اثم ٹارٹ، پلساٹیلا، سیپیا) حدت سے زیادہ بھوک، خراب کی خواہش، تمام قسم کی خوراک سے بے دلی متلی کی رغبت، معدے میں اپھارا اور بھاری پن کا احساس، ڈکاریں، لہسن کی بو کی سی ریاح منہ کے راستہ سے خارج ہوتا ہے نیچے نہیں اترتا۔ فم معدہ میں خالی پن کا احساس۔

شکم۔ شکم کا شدید اپھار (اثم کروڈ، چائنا)، تلی میں گرمی، شکم میں درد جس کو ریاح کے اخراج سے آرام ہو، شکم سے کوئی چیز اوپر کو اٹھتی ہوئی محسوس ہو اس درد کو دبانے سے آرام ہوتا ہے، شکم کے پٹھوں میں درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں ہلکا درد، پاخانہ مقدار میں زیادہ، پانی کا سا یا گاڑھا لئی کا سا، لیسلا اور بے حد بدبودار (آرسنک، پٹنلڈرا، پٹیشیا) جس سے تکالیف میں کمی ہو۔ بدبودار ریاح کا اخراج، سخت متعفن دست درد شکم کے ساتھ، شدید قبض، شکم اور بواسیر کے مسوں میں درد کے ساتھ صرف آؤں خارج ہو۔ پاخانہ آئے۔

مثانہ۔ پیشاب اور پیشاب میں امونیا کی سی بو (نیٹرک ایسڈ)، پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کر چکنے کے بعد مثانہ میں اینٹھن۔

آلات تناسل مردانہ۔ منی کے اخراج کے بعد غشی میں زیادتی، فوطوں میں چھونے سے یا حرکت سے درد۔ عضو میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم کے مقام میں دردِ زہ کے سے درد کاٹنے والے دردوں اور نیچے دبانے والے احساس کے ساتھ (اگریکس، ایلو، کالوفائم، سمی سی فوگا، پلساٹیلا)، خواہش نفسانی بڑھی ہوئی، سیلان الرحم کی زیادتی سبزی مائل، پتلا اور بدبودار، حیض بہت جلد جلد مقدار میں کم اور بہت تھوڑے وقت کے لیے رہیں، رحم میں زخم جس میں ذکی الحسی اور درد ہو، آلات تناسل میں ورم اور سوجن، وضع حمل کے بعد دودھ میں کمی، دودھ میں زیادتی یا کمی۔ حمل نہ ہونے کی صورت میں بھی پستان دودھ سے بھرے ہوں۔

آلات تنفس۔ سینہ میں تنگی سکڑن، احساس جیسے پھیپھڑے پورے طور پر پھیل نہیں سکتے (کرو ٹن ٹگ، اگنیشیا، لاروسریس)، سینہ میں دبانے اور سکڑن والے درد (خصوصاً داہنی طرف)، اندر سے باہر کی طرف دمہ کے دورے، رات کو پریشان کن کھانسی، نرخرے میں سرسراہٹ سے کھانسی اور دمہ کا سا احساس، سینہ میں لیسدار اور تاردار بلغم کا اجتماع، بلغم کا مزہ چکنائی کا سا۔

قلب اور نبض۔ اعصابی دھڑکن (ڈگوکس)، کپکپی کی طرح بیٹھنے پر نبض چھوٹی اور تیز اور بے قاعدہ ہونے

کے ساتھ، دل کے مقام میں مسلسل درد، کبھی کبھی ایسا محسوس ہو کہ دل کو کس کر باندھ دیا گیا ہے اور دل اپنا فعل نہیں کر سکتا، بعض وقت یہ احساس کام کرنے سے یا چلنے سے ہو اور دل متورم محسوس ہو، ایسا محسوس ہو کہ وہ پھٹا جاتا ہے، اعصابی دھڑکن چھوٹی نبض کے ساتھ، محنت سے یا مستورات میں رطوبت کے رک جانے سے۔

پیٹھ اور گردن۔ داہنے شانے کی ہڈی سے پسلیوں تک باریک جلن دار سوئیاں چبھنے کا سا درد، درد کی وجہ سے کوئی کام نہیں ہو سکتا، ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ بائیں جانب جلن، گردن کی بائیں جانب نیچے کی طرف حرکت پر کھنچاوٹ، پیٹھ کے عضلات میں سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بازوؤں اور کلائی میں انگلیوں کی نوک تک سوئیاں چبھیں اور پھٹن والا درد، بازوؤں کے پٹھوں میں اینٹھن، کہنیوں میں باریک سوئیاں چبھنا۔ بائیں انگوٹھے کی ہڈیوں میں کھنچ کا سا درد بالخصوص جس میں رات کے وقت درد کی زیادتی ہو۔

ٹانگوں کے پٹھوں کا تشنج، پنڈلی کی ہڈی میں درد اور ورم، نیز پاؤں کی ہڈیوں کا ورم (ہیپر، کالی آئیوڈائیڈ مرک، مزیریم، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، سلیسیا)، پیر کے انگوٹھے میں درد، شانے کے جوڑ میں پھڑکن پنڈلی کی ہڈی کا مڑنا، ٹخنے کے گرد ورم، پیر استعمال نہ کیا جا سکے، پیر کے انگوٹھے میں چبھن، جب زمین پر رکھا جائے۔

مخصوص خواص۔ باؤ گولہ، مختلف قسم کا درد، پٹھوں میں اینٹھن و تشنج، اندر سے باہر کی طرف ہلکا سوئیاں چبھنے کا سا درد، جس کو چھونے سے یا تو آرام ہو جاتا ہے یا درد اپنی جگہ بدل دیتا ہے، درد زیادہ تر حرکت کرنے کے اندر یا اعضاء کے اندر محسوس ہوتا ہے، گویا جسم بھاری اور پھولا ہوا، تمام جسم میں اکڑن کا احساس۔

جلد۔ زخم جن کے کنارے سخت اور اٹھے ہوئے ہوں، چھونے سے درد ہو، جلد خون بہنے دے (ہیپر سلف، مرک، مزیریم)، مواد بدبودار سبزی مائل، پتلا، متعفن اور تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ خارش جس کو کھجلانے سے آرام ہو، جلد میں جلن اور کانٹوں کا چبھنا۔

نیند۔ معمول سے زیادہ نیند، نیند کا غلبہ۔

بخار۔ نبض چھوٹی، تیز اور ناہموار، رات کا کھانا کھانے کے بعد غنودگی کے ساتھ چہرے پر تمتماہٹ، گرمی یا پیاس ندارد، وقتاً فوقتاً جاڑے تمام جسم پر دوڑیں۔

یہ دوا خاص کر ہسٹریا کی مریض عورتوں، کنٹھ مالا اور آتشک کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات بیٹھنے پر ظاہر ہوتی ہیں، کھلی ہوا میں کم ہوتی ہیں، سر کا درد چھونے سے کم ہوتا ہے اور بہت سے درد چھونے سے کم ہو جاتے ہیں یا اپنی جگہ بدل دیتے ہیں، خارش کو کھجلانے سے آرام ہوتا ہے، کھانے اور پینے کے بعد بہت سی علامات بڑھ جاتی ہیں، تکالیف رات کے وقت آرام کے دوران اور گرم چیزیں لگانے سے بڑھتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ بعض اوقات اونچی طاقتیں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے، پلساٹیلا، کاسٹیکم، کیمفر، چائنا، مرک اور ویلیریانہ سے

مقابلہ کرو:۔
ارجنٹم نائیٹریکم (کھلی ہوا میں کمی)، اورم (ہڈیوں کی تکالیف و آشوب چشم)، چائنا، کاسٹیکم، کروٹن ٹگ۔ (کالی کھانسی)، ہیپر سلفر (زخموں میں چھونے سے درد، زخموں کے درد سے غشی)، میگنم ایسیٹیٹ، کالی آئیوڈائیڈ، ہنگم میں گلٹیاں نیلگوں ہوتی ہیں، کالی آئیوڈائیڈ میں رنگ بالکل ہلکا ہوتا ہے اور شدید درد ہوتا ہے، اسافوٹیڈا میں یکے بعد دیگرے نکلتی ہیں اور جلد کا رنگ بدل جاتا ہے)، اگنیشیا، مرک، مشک، فاسفورس، پلساٹیلا، تھوجا۔

Asparagus Officinalis

اسپریگس

NATURAL ORDER : Liliaceae
PARTS USED : Young Shoots
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اسپریگس کا زیادہ تر اثر قلب اور گردوں پر ہوتا ہے، نیز استسقاء کی سی حالتوں میں مفید ہوتا ہے، شدید نزلہ اور زکام جس میں ریزش سفید پتلی پانی کی طرح پہلے بائیں نتھنے سے بعد میں دائیں نتھنے سے بہتی ہے۔ اکثر چھینکوں کی زیادتی، حلق سے لیسدار بلغم کا اخراج جو حلق سے نہیں چھوٹتا، لیکن کھنکھارنے سے یا کھانسی کے دورے سے نکل جاتا ہے، پیشاب کی کثرت، مخرج میں باریک ڈنک مارنے کا سا درد: بعد میں پیشاب کی نالی میں سوئیاں چبھنے کا احساس، پیشاب ہو چکنے کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن اس امر کے احساس کے ساتھ کہ ابھی پیشاب کا کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب میں تیز بو، پیشاب کے برتن کے کناروں پر چکناہٹ آجاتی ہے، پتھری، سینہ میں بھاری پن، بیٹھے ہوتے پر شدید دھڑکن بے چینی کے ساتھ جو حرکت کرنے سے یا زینہ پر چڑھنے سے زیادہ ہو جاتی ہے، نبض کمزور، آہستہ آہستہ اور بے قاعدہ، بچہ کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ گود میں لیٹا رہے۔
بائیں کندھے کے قریب ہنسلی کی ہڈی کے نیچے اور بائیں بازو میں درد بائی کے درد خصوصاً بائیں کندھے کے گرد اور قلب میں

علامات

سر۔ سر کی پراگندگی، پیشانی میں بھاری پن، کنپٹیوں میں بھاری پن اور درد جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ متلی اور سکے والے مریض کے درد سر پیشانی اور ناک کی جڑ میں درد۔
آنکھ۔ آنکھوں میں سوئیاں چبھنے کا درد، سرسراہٹ۔
چہرہ۔ چہرہ پر زردی، چہرہ پر گرمی کی زیادتی، رخسار پر جلن، حلق میں کھرکھرے پن کا احساس جس کے ساتھ مقدار میں زیادہ بلغم کھنکھارے

ناک۔ چھینکوں کا کثرت سے آنا، شدت کا زکام اور نزلہ جس میں رزش سفید پتلی پانی کی سی ہوتی ہے۔

معدہ۔ ذائقہ برا، میٹھا یا تانبہ کے مزے کا، تھوک کا مزہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے خون ملا ہو، پیاس کی زیادتی، ڈکار ریاح کے وقت جلاگتے پر متلی، متلی کے بعد خوراک آمیز صفرا اور پتلی رطوبت کی قے اور قے کے بعد دست۔

شکم۔ رات کے وقت شکم میں ریاح کا ابھار، ناف کے مقام پر نوچنے کا سا درد جس کو چھونے سے تکلیف ہوتی ہے، ریاح کا کثرت سے اخراج۔

پاخانہ اور مبرز۔ صفراوی دست، مبرز میں درد اور جلن۔

مثانہ۔ پیشاب کی نال میں کاٹنے والا درد اور جلن، پیشاب کی بار بار حاجت اور زیادتی (اسکلی پیاز، ٹیوبر دسا فاسفورک ایسڈ)، پیشاب کا بار بار آنا، پیشاب کی نال میں باریک سوئیاں چبھنے کا احساس کے ساتھ پیشاب میں تیز بو (اسافوٹیڈا، بنزوک ایسڈ)، پیشاب کا رنگ بھوسہ کا سا۔ پیشاب میں سفید لیسدار مواد سرخ مواد۔ پیشاب کم۔ پیشاب میں فاسفیٹ اور یوریٹ آف امونیا گردہ کے استسقا میں، پتھری کے ٹکڑے ہو پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے ہیں، مثانہ میں ورم جس کی وجہ سے پیشاب میں آؤں اور مواد آئے اور بیحد درد ہو، پیشاب میں جلن۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی، حشفہ میں تیر لگنے کا سا درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ معمول سے ایک دن حیض کا خون زیادہ رہتا ہے۔

آلات تنفس۔ سرسراہٹ اور کھانسنے کی رغبت پریشان کرنے والی کھانسی جس میں بلغم کی زیادتی ہوتی ہے۔ دستام، چلنے سے اور زینہ چڑھنے سے سانس پھولنا (اکونائٹ۔ آرسنک۔ کلکیریا کارب) سانس کو آرام دینے کے لیے بستر میں اُٹھ کے بیٹھنا پڑتا ہے (آرسنک) سینہ میں سکڑن اور سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ شدید کھانسی جس سے ابکائیاں پیدا ہوں۔

سینہ۔ لکھنے کے وقت سینہ میں تنگی، کبھی ناشتہ کرنے کے بعد سینہ میں دباؤ، نیز سینہ کے مختلف مقامات میں درد، خاص کر بائیں کندھے کی ہڈی کے نیچے، کبھی یہ درد سانس لینے سے سینہ کی بائیں جانب ہوتا ہے۔ بیٹھے ہونے پر سینہ کی داہنی جانب گولی کا سا درد، سینہ میں استسقا۔

قلب و نبض۔ دھڑکن سینہ کی تنگی کے ساتھ، دل کے فعل کی بے قاعدگی (ڈیجی ٹیلس، نیٹرم میور) نبض کچھ تیز، کمزور، کھانے کے بعد قلب میں گولی لگنے کے سے درد۔

پیٹھ اور گردن۔ کندھے کے نزدیک چھونے سے درد۔ دونوں کندھوں کے درمیان بائی کے درد، اس امر کا احساس کہ گردے میں سے کوئی چیز نکل کر ریڑھ کی ہڈی میں جا رہی ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے چوتڑ کے جوڑ میں درد جس سے لنگڑا پن معلوم ہوتا ہے۔ گھٹنوں میں رات کے وقت درد اور بعد میں بیٹھ جانے سے بائیں گھٹنے کی چپنی میں درد، صبح کے وقت بائیں ران میں درد، زینہ اترنا مشکل ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت داہنی پنڈلی میں درد، پنڈلیوں میں اینٹھن۔

مخصوص خواص۔ غنودگی، جمائیوں کے ساتھ، صبح کے وقت جمائیاں، تدریجی حرارت کا بڑھ جانا۔ نبض تیز، ہلکی

(جلد بند ہو سکنے والی)، اور بیٹھ جانے پر تیز، پریشانی دھڑکن کے ساتھ بدمزاجی، ریڑھ اور اعضا میں بائی کے درد، جوڑوں میں لیتھک ایسڈ کا آجانا، سستی، کمزوری، جسمانی اور دماغی کام کرنے کی نااہلیت۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ اس دوا کا اثر اکونائٹ (کمزوری، نبض کمزور، کندھوں میں درد) اپیس سے زائل ہوتا ہے۔ یہ دوا کافیا کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

مقابلہ کرو۔

ایپوسائنم کین، ڈیجی ٹیلس، سپائی جیلیا، کنابس سٹائیوا، سارسا پریلا، کنڈوبیرا۔

Astacus Fluviatilis

اسٹاکس فلیوویاٹلس

ORDER : Crustaceae

SYNONYMS : Crawfish; River Crab; Cancer Fluviatilis.

PARTS USED : Tincture of the whole animal.

(دریائی کیکڑا)

اس دوا کی سب سے بڑی علامت یہ ہے "پتی کا اچھلنا جگر کی خرابی کے ساتھ" بچوں کا یرقان۔ مختلف اعضا کی خارش، بچوں اور بوڑھوں کے گردن کے غدودوں کا بڑھ جانا۔ جگر میں درد، یرقان اور مٹیالے رنگ کے پاخانے، اندرونی سردی، ہوا کو برداشت نہ کر سکنا، کپڑے اتارنے سے تکالیف میں زیادتی جلد کے گومڑ، شرابیوں کی گٹھیا، ڈنک لگنے کے سے درد۔ مختلف اعضا میں تمام جسم پر اعصابی رنگین، شدید بخار دردِ سر کے ساتھ جس میں چہرہ سرخ ہو اور اندرونی طور پر جاڑا ہو، چھوٹے بچوں کے سر میں ابھار، غدود جاذبہ کے بڑھے ہونے کے ساتھ۔

علامات

دماغ۔ سینہ میں پریشانی کے ساتھ ڈر اور رشک۔

سر۔ سر میں بھاری پن۔ سر، گردن اور سینہ پر ورم سرخ چٹوں کے ساتھ جن میں پانی بھرا ہوتا ہے۔ پسینہ سے یہ چٹے معدوم ہو جاتے ہیں، کھوپڑی پر خارش کے دانے جن پر موٹا کھرنڈ ہوتا ہے اور غدود جاذبہ بڑھے ہوتے ہیں۔

آنکھ۔ پتلیاں پھیلی ہوئی، بینائی مدھم، پڑھتے وقت رنگ برنگ کے دھبے آنکھوں کے سامنے آتے ہیں آنکھوں کی حرکت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ آنکھوں کے سفید ڈھیلوں میں زردی۔

کان۔ اس امر کا احساس کہ داہنے کان میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے جس سے معمولی بہرہ پن محسوس ہوتا ہے۔ کانوں میں گرمی اور سرخی۔

ناک۔ نکسیر بہت سی تکالیف کو فائدہ دیتی ہے۔

چہرہ۔ کنپٹی سے رخسار تک بجلی کی طرح جھٹکے، تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چہرے پر بخار سے سرخی زہرباد پتی کے ساتھ۔

منہ۔ نوبتی دانت کا درد۔ دانت کا درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دانت کھینچا جا رہا ہے۔ تمام نچلے داہنے جبڑے میں درد، مسوڑھوں سے خون آئے، منہ میں پھٹن، مچھلی کا سا ذائقہ، بعد میں متلی جو نیچے سینہ تک پھیلے۔

معدہ۔ معدہ میں اپھار اور بھاری پن، فم معدہ میں جلن، خالی ڈکار، ہچکیوں اور جمائیوں کے ساتھ متلی اور قے۔

شکم۔ چھوٹی آنت میں شدید درد، جگر متورم، دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں کا یرقان۔ تلی میں بوجھ، درد قولنج جس کو بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے اور چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

پاخانہ۔ پاخانہ ٹیلے رنگ کا، جگر کا درد، دست قے اور درد شکم کے ساتھ۔

مثانہ۔ گردوں میں درد رات کو ڈنک لگنے کے سے جن کی زیادتی اندر سانس کھینچنے سے ہو۔ پیشاب میں مچھلی کی سی بدبو۔ پیشاب کی حاجت کم اور پیشاب کے دوران و مابعد جلن، سرخ رسوب، پیشاب تند و تیزابی اور البیومن کی زیادتی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی کے بڑھ جانے میں بے آرامی، مباشرت سے نفرت، طاقت کم، فوطوں کی تھیلی کا ڈھیلا پن۔

آلات تنفس۔ سانس پھولنا اور سینہ میں بلغم کا کھڑکھڑانا۔ دن کے وقت حنجرہ میں سرسراہٹ سے کھانسی، چلنے پھرنے سے کھانسی نہیں آتی مگر بیٹھ جانے پر کھانسی فوراً شروع ہو جاتی ہے۔

جلد۔ جگر کی تکلیف کے ساتھ پتی کا اچھلنا، مختلف اعضا پر خارش، بچوں کا یرقان، زہرباد، بخار و درد سر اور بڑھے ہوئے پسینہ کے ساتھ۔

بخار۔ باوجود گرمی کے ہوا کا برداشت نہ ہو سکنا، اندرونی سردی، کپڑا اتارنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ تمام جسم پر عصبی رینگن، جاگنے کی حالت میں پریشانی، چہرے پر سرخی، چہرہ اور پپوٹے متورم، شدید بخار کی حالت میں صداع سر، سرخ چہرہ، اندرونی سردی اور ہوا کا برداشت نہ ہو سکنا۔

کمی اور زیادتی۔ اس کی علامات ہوا میں اور جسم پر سے کپڑا اتارنے پر بڑھ جاتی ہیں۔

طاقتیں۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر ایکونائٹ سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو۔

اپیس، ریٹانکس، کلورینم، نیٹرم میور، ہومرس۔

Asterias · Rubens

اسٹریاز ریوبنس

ORDER : Radiata.
SYNONYMS : Star fish.
PARTS USED : Tincture of the fish.

(ایک قسم کی سرخ مچھلی)

اس دوا کو حکیم بقراط نے پہلے پہل رحم کی بیماریوں میں استعمال کیا تھا، نیز مرگی کے واسطے یہ پرانی دوا ہے۔ اس کا دل و دماغ پر یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ سکتہ کی سی علامات پیدا کر دیتی ہے، چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور سر کے اندرونی پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس سے سر گرم ہوتا ہے اور سر کے اردگرد کی ہوا گرم معلوم ہوتی ہے، سر میں بجلی کے سے صدمے۔ پستانوں کے آکلہ میں اگر رات کے وقت بھالے کا سا درد ہو تو یہ بہترین دوا ہے، اس دوا سے جلد کی پرانی تکالیف، پرانے زخم اور آکلہ میں کامیابی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر پیٹروز نے یہ مشاہدہ کیا کہ یہ دوا صرف بائیں پستان کے آکلہ کے واسطے زیادہ مفید ہے۔

خواہش نفسانی بڑھی ہوئی، رحم میں یہ احساس ہوتا ہے کہ اندر سے کوئی چیز دبائی جا رہی ہے۔ یہ دوا نہایت کارآمد ہونے کے باوجود بھی بہت کم استعمال ہوتی ہے۔ رحم میں باہر دھکیلے جانے کا احساس جس سے چلنا ناممکن ہو جائے۔

ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ یہ دوا ان کیلوں کے لیے مفید ہے جن کی سطح سرخ ہو اور اوپر ایک چھوٹا سا کالا نشان ہو، ٹھنڈی چیزیں پینے کی خواہش، دماغ میں ورم کی مختلف حالتیں شدید جلن کے ساتھ۔ یہ دوا زیادہ تر سائیکوٹک مزاجوں میں مفید ہے جن کے ریشے موٹے تازے اور ڈھیلے ہوں، چہرہ سرخ ہو اور غدود جاذبہ بڑھے ہوئے ہوں، اعصابی تکالیف از قسم عصبی درد، رعشہ اور ہسٹریا۔

علامات

دماغ۔ ذرا ذرا سی بات سے آنکھوں سے آنسو نکل آئیں، توہمات، بدقسمتی کا وہم، کوئی جذبہ خصوصاً تردد سے جلد تحریک میں آ جائے۔

سر۔ چلتے وقت عارضی سا رہنے والا چکر، سر میں گرمی، ایسا محسوس ہو کہ ہوا سے گھرا ہے۔ سر میں بھاری پن کا احساس، سر میں خون کا اجتماع، احساس جیسے سر پھٹ رہا ہے، ٹیکن، دماغی پراگندگی رات کے وقت جاگنے میں جیسے سر میں بجلی کے سے جھٹکے لگ رہے ہیں، سکتہ کا خوف، دماغ میں اجتماع

خون سخت قبض کے ساتھ۔ گدی میں ہلکا درد جو ایک دم ہو، اور ایک دم رفع ہو جائے، کھوپڑی کی ہڈیوں میں پھوڑے کا سا درد، سر میں ایک قسم کا خالی پن۔ تقریباً بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ سکتہ کے خیالات یہ احساس چند منٹ رہے جس کے بعد بخار ہو جائے، سر کی تکالیف صبح کے وقت ہوں، دن میں آرام ہو مگر شام کو پھر شروع ہو جائیں۔

آنکھ۔ آنکھوں میں گرمی اور سرخی۔ روشنی برداشت نہ ہو سکے، آنکھیں پیچھے کی طرف کھنچتی ہوں، آنکھوں کا پھڑپھڑانا۔

کان۔ کان کے پردے میں بجلی کی سی سوئیاں چبھنا۔ کانوں میں نہروں کی سی آوازیں، دائیں کان میں سننے کی طاقت میں ذرا کمی۔

ناک۔ صبح اٹھنے پر چھینکیں، زکام اور نکسیر۔

چہرہ۔ سرخ تمتمایا ہوا، چہرہ سے ایک قسم کا پاگل پن ظاہر ہو۔

منہ۔ اوپر والے دانتوں میں تیز سوئیاں چبھنے کا سا درد، زبان متورم، زبان میں کھینچنے والا درد، آواز میں بھاری پن، تھوک کی زیادتی۔

حلق۔ حلق میں سرسراہٹ، غذا کی نالی کے ساتھ ساتھ ہلکا درد۔

بھوک۔ بھوک تیز رہے یا عجیب قسم کی بے قاعدہ ہو، گوشت سے نفرت، ذائقہ تیز رہے۔

معدہ۔ ڈکاروں کی زیادتی، معدہ میں ہلکا درد۔

شکم۔ ناف کے نزدیک داہنی طرف ہلکے درد کے جھٹکے، ریاح کی زیادتی، شدید درد اور حالت درد چہرہ کا تمتمانا، شکم میں کھنچاؤ۔

پاخانہ اور مبرز۔ سخت ترین قبض، بارہ چودہ روز تک پاخانہ ہو، پاخانہ سخت، سدے، قبض، پاخانہ کی بے سود بار بار حاجت، دست پتلے مٹیالے رنگ کے پچکاری کی طرح نکلیں، دن کے وقت کئی ملیں پاخانے مبرز میں گرمی، بواسیر مسے۔

مثانہ۔ پیشاب بار بار صاف زیادہ یا گاڑھا اور لیسدار پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں گرمی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی، برے خیالات، صبح کے وقت یا نیند کی حالت میں بار بار ایستادگی۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم میں اینٹھن، رحم میں اندر سے باہر کی طرف دھکا دینے کا احساس، پیڑو میں اندرونی طرف ایک قسم کا دباؤ جس سے چلتے ہوئے یہ محسوس ہو کہ حیض ہوگا۔ حیض دیر میں، شرمگاہ میں غیر معمولی نمی جس سے سکون ہو۔ حیض دیر سے، گو درد وغیرہ حیض کی سب علامتیں موجود ہوں۔ یہ درد وغیرہ حیض کے جاری ہو جانے پر رک جائیں۔ حیض میں خون کی زیادتی، خواہش نفسانی، ہر روز صبح کو بستر میں زیادتی جماع کی نہ رکنے والی خواہش۔ پستانوں میں بھالے لگنے کا سا درد۔ بائیں پستان میں کھنچاؤ کا احساس پستانوں میں (خصوصاً بائیں پستان) سخت گلٹیاں اور زخم، پستانوں کا سوج جانا۔ ایسا محسوس ہو کہ حیض شروع

ہوگا، خارش کے چھتے، پستانوں کے درمیان یا جڑے کے سے خارش کے دانے۔

سینہ۔ حرکت کرتے وقت بائیں طرف سینہ میں درد، سینہ کے اندر (باہر سے اندر کی طرف) تیر کا سا درد جو بائیں پستان تک جائے وہاں سے بائیں بازو میں انگلی کی نوک تک آئے، سینہ کی ساتھ والی ہڈی کے دائیں اور بائیں سوئیاں چبھنے کا درد، سینہ کے سامنے ہڈی کے نیچے اس امر کا احساس کہ بایاں پستان اندر کھنچ گیا ہے، رات کو سینہ میں پریشانی۔

قلب اور نبض۔ دھڑکن، نبض سخت اور تیز، دل کی شدید دھڑکن، ایسا احساس جیسے دل نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، دل کے مقام پر بے چینی۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کے بائیں جانب خنازیری زخم، پیٹھ اور کمر میں کھنچاؤ

ہاتھ اور پاؤں۔ بغل کے غدود متورم اور سخت۔ بازوؤں میں بے چینی، انگوٹھے سے کندھے تک درد، ہاتھوں کا سن ہو جانا، بازوؤں کے ٹھنڈے ہونے کے ساتھ باہر کہنی میں بھالے لگنے کا سا درد۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے گرد درد۔

ٹانگوں میں کمزوری، بائیں چوتڑ میں درد، رانوں کے سامنے کی طرف سوئیاں چبھنے کا سا درد، پاؤں کے جوڑوں میں درد، بائیں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں گنٹھیا کا درد، رانوں اور ٹانگوں پر چھ بجے شام کے قریب کھلی ہوا میں خارش، رانوں اور پنڈلیوں پر خارش، چھوٹے چھوٹے دانے جو بہت جلد پھوٹ جائیں اور ان کی بجائے کئی دن تک رہنے والے چھوٹے چھوٹے زخم ہو جائیں جن میں بہت جلن اور درد۔

مخصوص خواص۔ کینسر (آکلہ) کے درد۔ سر میں جھٹکے، سائیکوسس (یعنی سوزاک کے دیرینہ اثرات و جراثیم) بلغمی مزاج۔

جلد۔ خارش، داد، زخم جن کے کنارے ابھرے ہوئے ہوں اور جن میں بدبودار رطوبت نکلتی ہو، کیل، جن کے سرے سیاہ اور نیچے کی جڑ سرخ ہو، خشک کھرکھری جلد مٹیالے رنگ کی۔

طاقت نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات رات کو ٹھنڈے مرطوب موسم میں اور قہوہ سے بڑھتی ہیں، اس دوا کا اثر زیادہ تر جسم کے بائیں حصہ پر ہوتا ہے۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر پلمبم اور زنکم سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو:-

میورکس، سیپیا، ہومرس، آرائی تھری نس، کروٹن ٹگ، بکھوجیا، جرٹوقا، تھوجا، بیلاڈونا، بیلیم ٹگ، بیدوا بیلاڈونا، کاربوانی ملس، کونیم، سلیشیا، سلفر، کلکیریا کارب کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے۔ کافیا، نکس وامیکا (اگر نکس وامیکا تکلیف بڑھا دے تو پیکاک دینا چاہیئے)

ڈاکٹر ڈلسٹ لکھتے ہیں کہ "یہ دوا اینٹی سورک ہے۔"

Astragalus Mollissimus

اسٹرگیلس مولی سیمس

NATURAL ORDER : Leguminosae
PARTS USED : The leaves.

چلنے میں بے قاعدگیاں، فالج کی تکالیف، عضلات کے توازن میں بے قاعدگی۔

سر۔ داہنی کنپٹی اور اوپر والے جبڑے میں بھاری پن، بائیں بھوں پر درد، چہرے کی ہڈیوں میں درد، جکڑ، کنپٹیوں میں درد، جبڑے کے جوڑ کی ہڈی میں درد اور دباؤ۔

معدہ۔ کمزوری، معدہ اور غذا کی نالی میں جلن۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں پنڈلی برف کی مانند ٹھنڈی، داہنے پاؤں کے باہر والی جانب ایڑی سے انگوٹھے تک میں یہ احساس جیسے بے قراری ہے۔

طاقت۔ نمبر ۶۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ ایراگیلس لیرٹی، آکزائی ٹروپیس، برٹیا۔

Uutilago Maidis

اسٹیلیگو

NATURAL ORDER : Fuagl.
SYNONYMS : Ergot of Corn.
Maize smut; Corn smut.
PARTS USED : Fungus when turned back but not effected by frost.

ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا کی آزمائش اپنے اور دوسروں کے اوپر کر کے ہومیوپیتھی میں اس کو داخل کیا۔ یہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ جو جانور حمل کی حالت میں اس کو کھاتے ہیں ان کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں نیز بال اور دانت گر جاتے ہیں، پھر اگر اس کا استعمال کریں تو ان کے کھر گر جائیں اور مرغیاں بغیر چھلکے کے انڈے دیں۔

آزمائش میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس دوا کا اثر بائیں خصیۃ الرحم اور رحم پر بہت زیادہ ہوتا ہے اس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور رحم سے مسلسل اور منجمد سیلان خون ہو جاتا ہے اسی لیے اسٹیلیگو رحم کے ورم میں، رحم سے مسلسل سیلان خون سے چاہے حیض کا ہو یا استحاضہ کا (جو دو ماہ کے درمیان سیلان خون ہوتا ہے) سن یاس میں ہو یا وضع حمل کے بعد نہایت کامیابی سے استعمال ہوتا ہے اس سے سیلان بھی درست کیا جاتا ہے جو بجائے حیض کے رحم کے علاوہ ناک سے پھیپھڑے سے مبرز سے، آنتوں سے یا کسی دوسرے مخرج سے آ رہا ہو۔ بائیں پستان کے درد کو بھی اس سے آرام ہو جاتا ہے۔

بالوں یا ناخنوں کا گر جانا اس کا خاص فعل ہے۔ آلات تناسل مرد پر بھی اس کا عجیب اثر ہوا کرتا ہے۔ مریض کو جلق کی خواہش بہت زبردست ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس خواہش پر قابو نہیں ہوتا، مریض دیوانہ سا بن جاتا ہے۔ مصنف نے اکثر جلوق مریضوں کو اس دوا سے نہ صرف صحتیاب کیا ہے بلکہ ان کی مشت زنی کی عادت اس دوا کے اثر سے چھوٹ گئی۔

احساسات بھی اس دوا کے بہت عجیب ہیں۔ احساس جیسے سر اوپر کو اٹھا جا رہا ہے، پیشانی پھٹتی محسوس ہوتی ہے، حنجرہ کے پچھلی طرف ایک گولا سا محسوس ہوتا ہے۔ مریض اپنے آپ کو بالکل تھکا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مستورات کو یہ احساس جیسے ہر چیز نیچے کی طرف گر رہی ہے اور ماندام نہانی سے باہر نکل پڑتی ہے ان کو رحم میں گانٹھ پڑی ہونے کا احساس ہوتا ہے، نیز آنتوں میں بھی گانٹھوں کا احساس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ایچ سی ایلین، علاوہ متذکرہ صدر خواص کے اس دوا کے مخصوص خواص یوں بیان فرماتے ہیں:۔

۱۔ پیشانی میں، ہاتھوں اور پاؤں میں اعصابی درد۔

۲۔ بائیں جانب اوپر سے نیچے تک بائی کے درد، بائیں گھٹنے اور پنڈلی میں کاٹنے کا سا درد نیز ایسا احساس جیسے ان پر کوئی بوجھ رکھا ہوا ہے۔

۳۔ بازو، ہاتھوں اور انگلیوں کے عضلات میں بائی کے درد۔ نیز کمر میں درد جس کو چلنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

۴۔ نزلہ زکام کی علامات، آنکھوں اور ناک سے مسلسل پانی اور کبھی جالا۔

۵۔ سستی، دن میں ایسے درد سر کے ساتھ جو دوپہر کو زیادہ ہو جاتا ہے اور نو بجے رات کو پیشانی میں درد، اور سوزش کے ساتھ اور صبح سویرے اٹھنے پر نیز دو بجے دوپہر۔

۶۔ گیارہ بجے قبل دوپہر گرم مکان میں غشی، کمزوری کا احساس۔

۷۔ معدہ اور آنتوں کا بیٹھنا۔

یہ دوا سیکیل کار سے بہت سی باتوں میں ملتی جلتی ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان ہر دو ادویہ کا مقابلہ کر دیا جائے:۔

سیکیل کار	اسٹیلیگو
۱۔ جسم کے تمام اعضا میں جلن، احساس جیسے آگ کی چنگاریاں جسم پر گر رہی ہوں۔	۱۔ غذا کی نالی، معدہ، خصیۃ الرحم، دل، چہرہ اور کھوپڑی میں جلن، جلد میں بہت کم جلن۔
۲۔ تمام تکالیف گرمی سے بڑھ جاتی ہیں، اور حصہ پر کپڑا اوڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہیں	۲۔ گرم کمرے میں غشی۔ مگر گرمی سے عام طور پر تکلیف نہیں ہوتی۔
۳۔ سیلان خون زیادہ پتلا، سیاہ پانی کا سا، معمولی سے زخموں میں سے بھی ہفتوں خون جاری رہتا ہے۔	۳۔ سیلان خون مسلسل، سیاہ، منجمد لمبے لمبے لوتھڑے۔ منجمد خون تاردار کچھ سیاہ اور کچھ منجمد، مستارطہ یا پتلا پانی کی طرح۔

علامات

دماغ۔ چڑچڑاپن، پست ہمتی (براؤ اونیا ایکس واسیکا)

سر۔ سر میں بھاری پن کا احساس، پیشانی میں ہلکے دبانے والے درد، اعصابی درد سر، کھوپڑی میں گندہ ورم، بالوں کا گر جانا، کھوپڑی سے مسلسل پانی کی سی پتلی رطوبت رسے (مزیریم)، حیض کی بے قاعدگی سے اعصابی درد سر، چکر کے بار بار دورے، چیزیں آنکھوں کے سامنے گھومتی دکھائی دیں، سر کی چوٹی میں درد سن یاس میں۔

آنکھ۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں درد کرنے والی پریشانی (رسمی سی نوگا، روٹا، سپائی جیلیا) آنکھوں میں کشش کی کیفیت ایسا محسوس ہو جیسے وہ دائرے میں گھوم رہی ہیں اور ایک چیز سے دوسری چیز پر دیکھ رہی ہیں آنکھوں میں درد، آنسوؤں کی زیادتی کے ساتھ۔

ناک۔ نتھنوں کی خشکی جیسے سردی لگ جانے سے ہو۔

منہ، دانت کا درد، تھوک کی زیادتی، تھوک لیسدار کڑوے مزہ کا۔ یا لیسدار منہ میں دھات کا سا مزہ (مرک)

حلق۔ غدودوں میں درد اور خشکی، حلق میں ایک گولے کا سا احساس، غذا کی نالی سے معدے تک سوزش کا احساس۔ غدود متورم، بائیں بہت زیادہ، نگلنے میں دقت، داہنے غدود میں تیز چبھنے والے درد۔

معدہ۔ بھوک اور پیاس، معدے کے مقام پر مسلسل پریشانی، تیزابی ڈکار، معدے میں سوزش (آرسنک، بیلا ڈونا، کالیکم، فاسفورس) بھوک نہ ہو جس کے بعد بھوک کی زیادتی، غذا کی ڈکاریں زیادہ تر تیزابی سی یاس میں فم معدہ میں بیٹھنے کا احساس، فم معدہ میں تیز کاٹنے والے درد۔

شکم۔ شکم میں کاٹنے کا سا درد۔

آلات تناسل مردانہ۔ نظام تناسل کی مکمل کمزوری (اگنس، اگریکس، کونیم) دونوں خصیوں میں اعصابی درد۔ دستانی سیگریا جلق کی نہ رکنے والی اور بے حد خواہش، منی کی کمزوری، دماغی کمزوری وغیرہ (چائنا، فاسفورک ایسڈ) جریان احتلام، مباشرت اور جلق کے خواب کے ساتھ، کمر میں درد، بیحد مایوسی اور ذہنی بے چینی کے ساتھ۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کے خون کے بجائے رحم کے دوسرے مخارج سے آنا (برائی اونیا، فاسفورس) خصیۃ الرحم میں سوزش، درد اور ورم۔ اسقاط حمل کے بعد حیض کی زیادتی، معمولی سی تحریک کی وجہ سے خون کا آجانا (اپیکاک سیائنا) خون چمکدار سرخ اور کچھ منجمد، سن یاس میں خون کا زیادہ مقدار میں آنا (کلکیریا کارب۔ لیکیسس) سیاہ خون کا رستا، منجمد اور لمبے لمبے تار والا۔ (ارجنٹم نائٹ۔ کروکس، ایک، کینبیم) رحم کا بڑھ جانا، رحم کی گردن سے خون کا آسانی سے نکل آنا (سلفیورک ایسڈ) وضع حمل کے بعد سیلان خون (اپیکاک۔ سیائنا، سیکیل) نفاس کی زیادتی باربار اسقاط حمل کی عادت (سیپیا) زرد متعفن لیوکوریا، بائیں پستان میں درد۔

اعضاء۔ عضلات کی کمزوری، کمر میں پانی کھولنے کا احساس، کزازی تشنج، ٹانگوں کے عضلات میں اکڑن کا احساس۔

جلد۔ چھوٹے چھوٹے پھوڑوں کا باربار نکلنا، جلد پر خشکی، اکوتہ، تانبہ کے رنگ کے چٹے، کھجلی، ابھری چنبل۔ (چنبل میں اندرونی و خارجی استعمال کرنا چاہیے۔)

بخار۔ پسینہ کی زیادتی، پہلے نبض تیز بعد میں کمزور دھڑکن

کمی اور زیادتی۔ علامات بڑھتی ہیں، چھونے سے (شکم اور آنکھوں کے) دباؤ سے (خصیۃ الرحم کے) گاڑی میں سواری سے (درد کمر کے) اٹھنے اور حرکت کرنے سے (سیلان خون کے) چلنے سے (پیشانی کا درد، بائیں گلٹی کا درد، رانوں کا درد) گرم مکان سے غشی اور سینہ کی تنگی پیدا ہوجاتی ہے، کھلی ہوا میں آنکھوں سے پانی آتا ہے، ورم سے غدودوں میں درد بڑھ جاتا ہے، درد شکم سخت یا خانہ آنے سے کم ہوجاتا ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک اور اونچی طاقتیں۔ بحالت حمل چھوٹی طاقتیں نہ استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے اسقاط کا خدشہ ہے

تعلق۔ مقابلہ کرو۔
رحم کی تکالیف میں: سیکیل کار

رحم میں نیچے دبانے والے درد، رحم کا اپنی جگہ سے گرجانا: سیپیا۔
بائیں خصیۃ الرحم میں درد: لیلیم ٹگ، لیکیسس، کالوفائلم، سلفر، تھوجا، وائی برنم اوپولس۔
حیض کے خون کا بجائے رحم کے دوسرے مخارج سے آنا: برائی اونیا، ہیمیلیس، ملی فولیم۔
رک رک کر خون کا آنا: ہیمیلیس، بووسٹا، ایلپس۔
سر سے پانی بہنے والا اکوتہ: ونکا مائنر، سٹیفسی ایگریا، مریم۔
داہنے کندھے میں درد: ارٹیکا یورنس، سنگوینریا۔
منتقل ہونے والے بائی کے درد: پلساٹیلا۔
۱۱ بجے قبل دوپہر کمزوری کا احساس: سلفر
باربار منی کا گرنا اور درد کمر: کوبلٹم۔

Asclepias Tuberosa

اسکلیپیاز ٹیوبروسا

NATURAL ORDER : Asclepiadaceae.
SYNONYMS : Butterfly weed.
PARTS USED : The roots.
TRITURATIOJ : Drug Strength 1/10.

اسکلیپیاز ٹیوبروسا کا اثر عضلات سینہ پر نمایاں طور پر ہوتا ہے۔ معدہ اور آنتوں میں ریاح کے ساتھ درد سر۔ بدہضمی، مزمن کھانسی اور ذات الجنب میں یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

اس دوا سے تیز سوئیاں اور کانٹے چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں جو حرکت کرنے سے بڑھ جاتے ہیں، سردی اور مرطوب موسم کی وجہ سے پیدا شدہ نزلہ کی حالتیں اس دوا کے حلقہ اثر میں آتی ہیں۔ بائی کے درد، عضلات میں بائی کے درد قطعاً ہوا کرتے ہیں مثلاً داہنا بازو، بائیں ٹانگ، یا بایاں بازو، داہنی ٹانگ۔ وجع مفاصل کے درد، سوئیاں چبھنے کے سے ہوتے ہیں، پیشاب کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے اور جلد پر گرم پسینہ، مریض تمباکو برداشت نہیں کرسکتا کھانسی سے پیٹ اور سر میں درد، موسم گرما میں پیچش، دست، مروڑ اور درد کے ساتھ سینہ میں گرمی کا احساس دم پھولنا، کھانسی خشک اور سانس میں تنگی، حنجرے میں سکڑن اور ذات الجنب کے تیز درد، پھیپھڑوں میں درد جس کو سامنے کی طرف جھکنے سے آرام ہوتا ہے۔ وبائی نزلہ (انفلوئنزا) پھیپھڑوں کی جھلی میں درد کے ساتھ، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے درد اور سینہ کے سامنے دبانے سے درد۔ دل کے مقام میں سوئی چبھنے کا سا درد دل کے مقام میں سکڑن کا سا درد، بائیں پستان سے درد شروع ہو کر نیچے کی طرف جاتا ہے اور گردن بائیں جانب اکڑ جاتی ہے۔ بیحد کمزوری، چلنا ناممکن معلوم ہوتا ہے، چاولوں کے کھیتوں کے نزدیک رہنے والوں کا بخار، خشک کا بخار، گرم پسینہ کے ساتھ درد سر، معدہ اور آنتوں میں ریاح اور متلی کے ساتھ۔ ہاضمہ کی خرابیاں۔

علامات

دماغ۔ حافظہ کمزور، سوچنے میں تکلیف، رات کو ۹ بجے خوش مزاجی مگر فوراً ہی بعد بلا کسی وجہ کے چڑچڑا پن اور بدمزاجی۔

سر۔ پراگندگی، کند ذہنی اور سر میں بھاری پن، سر تیرتا ہوا محسوس ہو، زیادہ تمباکو پینے کے بعد نشہ کی حالت اور بینائی میں کمزوری۔ پیشانی اور چاندکو حرکت دینے سے ہلکا درد جس میں لیٹنے سے آرام ہو، صبح اٹھنے پر درد سر (نکس وامیکا) درد سر کو پاؤں دھونے سے آرام ہو، کھانسی درد سر (برائی اونیا)، بالوں کا گرنا۔

آنکھ۔ آنکھوں میں تھکاوٹ اور بھاری پن ٹپکتا ہے جیسے کہ لمبی بیماری کے بعد ہو، آشوب چشم، آنکھوں میں ریت کا احساس، آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے حلقے۔

ناک۔ بہنے والا زکام بہت چھینکوں کے ساتھ (اکونائٹ) بائیں نتھنے سے خون، ناک میں خارش (سلفر) بچوں کی ناک بند ہو جائے۔

چہرہ۔ شدید دستوں کے بعد چہرے پر مردنی، چہرہ پر پیلا پن، ہونٹوں پر تر کھجلی کے دانے، ہونٹوں پر خارش۔

منہ۔ دانتوں پر زرد میل، مسوڑھوں سے سیلان خون، زبان پر زرد رنگ کا میل، ذائقہ بدبودار (آرنیکا، مرک پلساٹیلا)، ذائقہ خون کا سا۔

حلق میں معمولی سی سکڑن اور حنجرے میں کانٹے چبھنے کا احساس۔

معدہ۔ صبح کے وقت خصوصاً بھوک کا نہ ہونا، نہ جانے والی بھوک، تمباکو برداشت نہ ہو، ڈکار متلی اور قے کی کوشش صبح اٹھنے پر معدے میں اعصابی درد، بوجھ (آرسنک، برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، جیلی (آرسنک، کالچیکم) شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد شدید درد، ایسا محسوس ہو کہ کھانسی سے معدہ پھٹ جائے گا۔ اینٹھن

شکم۔ شکم کے داہنی جانب گڑگڑاہٹ بائیں جانب تپکن، آنتوں میں گڑگڑاہٹ یا تیز کاٹنے والا درد ریاحی درد (ایلو، کاربوویج، کالوسنتھ، لائیکوپوڈیم) زینہ پر چڑھنے سے درد، دبانے پر آنتوں میں ہلکا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ بدبودار ریاح کا اخراج (آرنیکا، ایلو، برائی اونیا، کاربوویج، گریفائیٹس) ۹ بجے دن کو ملین بدبودار پاخانہ جس کے پہلے آنتوں میں گڑگڑاہٹ ہو، پاخانہ پچپچی کے ساتھ انڈے کی سفیدی کی طرح زرد، سبز، چپچپا، سڑے ہوئے انڈوں کی بو کا (سلفر، کاربویج، کیمومیلا) پاخانہ کے بعد درد شکم جاری رہے۔ دستوں کے بعد قبض۔

مثانہ۔ پیشاب کی نالی میں درد، پیشاب گہرا سرخ، خون کے رنگ کی طرح معلوم ہو۔

آلات تناسل مردانہ۔ آلات تناسل پر بدبودار پسینہ، کمزوری، حشفہ پر کئی ایک زخم جن میں سے مواد نکلنے اور جن کو پیشاب سے دھونے سے آرام محسوس ہو، عضو کی کمزوری، بغیر خواہش کے ایستادگی۔

آلات تناسل زنانہ۔ بار بار آلات تناسل سے خون آنا، شدید درد۔

آلات تنفس۔ گلے کی سکڑن کے ساتھ خشک کھانسی جس سے پیشانی اور شکم میں درد ہو، خشک کھانسی، بائیں پھیپھڑے کی سطح میں سانس لینے پر درد، سانس میں تکلیف اور تنگی جیسے دمہ میں ہوتی ہے (آرسنک)، بائیں پستان سے نیچے کی طرف تیز دھکن کے سے درد، گردن کی بائیں جانب میں اکڑن کے ساتھ، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے

پیچھے کاٹنے والے تیز درد جو لمبی سانس کھینچنے سے اور بازو ہلانے سے بڑھتے ہیں، پسلیوں کے درمیان سامنے والی سینہ کی ہڈی کے نزدیک دبانے سے درد، اس درد کی نوعیت تیز اور تیر کے مانند ہوتی ہے۔ سینہ میں درد جس کو آگے جھکنے سے آرام ہو، ذات الجنب (پھیپھڑے کی جھلی کا ورم) اور تیز درد جس کے ساتھ خشک کھانسی ہو اور بلغم نہ نکلے۔ (اکونائٹ، برائی اونیا)

قلب اور نبض۔ دل میں سکڑنے والے درد، دل کے مقام میں بھالے لگنے کے سے درد (اکونائٹ، لیکیسس، کالی کارب، برائی اونیا، سپائی جیلیا) نبض کی رفتار کچھ بڑھی ہوئی۔

پیٹھ اور گردن۔ پیٹھ میں کندھوں کے درمیان بھالے لگنے کا سا درد، کمر میں تیز درد۔ درد کمر۔

اعضاء۔ تمام جوڑوں میں بائی کے درد (اکونائٹ، برائی اونیا، رسٹاکس) داہنے کندھے میں گولی لگنے کا سا تیز درد، بائیں سینہ سے بائیں کندھے تک تیز درد، کلائیوں کے نزدیک درد، رانوں اور چوتڑوں پر خارش، داہنے چوتڑ میں درد۔

مخصوص خواص۔ کمزوری، سستی جیسے لمبی بیماری کے بعد ہو، لاغری، تمام جسم کا سُن ہو جانا۔

جلد۔ خارش کے تردانے، چیچک کی طرح آبلے تمام جسم پر خصوصاً ہاتھ، ٹانگوں اور چہرے پر خارش (سلفر)

نیند۔ غنودگی، بے چینی کی نیند، تکلیف دہ خواب۔

بخار۔ مکان گرم ہونے پر کمی، پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور دوپہر کے وقت جاڑا محسوس ہوتا ہے، ابعد دوپہر خفیف بخار، تیز بخار گرم پسینہ کے ساتھ، ہائی کا نزلہ کا اور دلدل کے قریب رہنے سے بخار

طاقت۔ مدر ٹنکچر (نمبر ا سے نمبر ۳ تک)

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کے دست موسم سرما میں بڑھتے ہیں، علامات صبح کے وقت اٹھنے پر حرکت کرنے سے کھانسنے سے، تمباکو پینے سے بڑھتی ہیں، سینہ کا درد ۴ بجے صبح اور ۴ بجے شام کو بڑھتا ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:-

اگر کیس (قطرہ درد) برائی اونیا، ورٹیرم (رات کے وقت پاخانہ آنے پر درد دوں میں کمی ہوتی ہے) ڈلکامارہ علامات سرد اور مرطوب موسم و ہوا میں بڑھتی ہیں۔

Asclepias Syriaca

اسکلیپیاز سائریکا

NATURAL ORDER : Asclepiadanceae
SYNONYMS : Asclepias Cornuti; Milkweed Silkwood
TINCTVERE : Drug Strength 11/0

اسکلیپیاز سائریکا کا اثر خاص طور پر عصبی ریشوں میں ہوتا ہے۔ اعصابی درد سر، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی تیز ہتھیار ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک بھونک دیا گیا ہے۔ اس درد سر کے ساتھ قے ہوتی ہے اور اس کے بعد یا تو پسینہ ہوتا ہے یا زیادہ مقدار میں پیشاب، ٹھیک غذا کے مزہ کی ڈکار، انفلوئنزا اور بے خیور پسینہ رک جانے

سے درد سر، یوریمیا (پیشاب کے اجزاء کا خون میں سرایت کر جانا) وجع مفاصل (جوڑوں میں درد اور ورم رحم کے نوبتی درد۔ اسقاط حمل۔

یہ دوا، جگر، گردہ، یا دل کے استسقاء کی ایک بہترین دوا ہے۔ پسینہ کو بڑھاتی ہے اور پیشاب کی مقدار کو زیادہ کر دیتی ہے۔ پسینہ کے رک جانے یا پیشاب پاخانہ وغیرہ کے رک جانے سے درد سر۔

علامات

سر۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک کوئی تیز ہتھیار گھونپ دیا ہے۔ پیشانی پر سکرٹن اعصابی درد سر پسینہ رک جانے سے۔ اس درد کے ساتھ قے ہوتی ہے اور اس کے بعد یا تو پسینہ ہوتا ہے۔ یا زیادہ مقدار میں پیشاب (جلسی میم) پیشاب کے وزن متناسب کے بڑھ جانے کے ساتھ۔ پسینہ یا دیگر جسمانی فضلہ جات کی رکاوٹ سے درد سر۔

منہ۔ زبان پر سفید میل ہو

حلق۔ تالو میں سوزش اور سرسراہٹ جس کے ساتھ متلی اور درد سر ہو۔

بھوک۔ کھانا کھانے کے چند ہی گھنٹے کے بعد بھوک۔ قبض اور قبض کے ساتھ ساتھ قے اور درد سر کے باوجود بھوک کی زیادتی۔

معدہ۔ حلے سے زیادہ متلی کے ساتھ شدت کے درد سر قے اور ابکائیاں۔ شدید اور زیادہ دیر تک جاری رہنے والی قے، جس کے بعد معدہ میں جلن اور ہلکے درد کا احساس باقی رہے

پاخانہ اور مبرز۔ صفراء کی زیادتی (آئرس، پاڈوفائلم) پاخانہ کی ذرا سی حاجت کے ساتھ متلی اور پیشاب کی زیادتی۔ دست متلی اور قے کے ساتھ (اپیکاک، آئرس) مبرز میں جلن کے (سلفر، آرسنک) دست مقدار میں زیادہ، ملین، پتلے زرد دستوں کے ساتھ شکم میں مروڑ، قبض، نچلے اعضاء میں درد۔

مثانہ۔ پیشاب کی زیادتی (ریوپٹوریم، فاسفورک ایسڈ) ہلکے پیلے رنگ کا پیشاب وزن متناسب میں کمی کے ساتھ پیشاب میں ٹھوس رسوب کی زیادتی (برائی اونیا، کالچیکم، سمی سی فوگا)

آلات تناسل مردانہ۔ عضو تناسل کے سرے پر سرسراہٹ۔

آلات تناسل زنانہ۔ دروزہ کے مانند رحم میں نوبتی درد (بحالت حمل یا استسقاء) حیض کا رک جانا (بحالت استسقاء) کمر سے پیڑو کی طرف دباؤ مقدار میں کم سیلان خون کے ساتھ۔

آلات تنفس۔ پھیپھڑوں کی نالیوں کی رطوبت بڑھی ہوئی (انٹم ٹارٹ، اپیکاک، فاسفورس، سٹانم) تالو میں سوزش اور سرسراہٹ۔ انفلوانزہ۔ نزلہ کے بخار، مزمن کھانسی ہے فیور سو ذات الجنب (پلوریسی) کی حالت میں گہری سانس لینے سے سینہ کے بائیں جانب درد۔

قلب اور نبض۔ دل کے فعل میں کمی، نبض کی رفتار ہلکی (ڈیجی ٹیلس، کیکٹس انڈیکا، اوپیم) قے کرنے کے بعد نبض کمزور (انٹم ٹارٹ)۔

پیٹھ۔ کمر میں کٹن اور درد۔

اعضاء۔ بڑے جوڑوں میں بائی کا درد۔ وجع مفاصل۔

نیند۔ غنودگی۔ نیند کا غلبہ۔ رات کو زیادہ نیند۔

بخار۔ قے کرنے کے بعد جسم ٹھنڈا۔ پسینہ کی زیادتی

طاقت۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

سمی سی فوگا، برائی اونیا، کالچیکم، اسکلی پیاز ٹیوبروسا۔

Asclepias Vincetoxcum — اسکلی پیاز ونسٹاکیسکم

NATURAL ORDER : Ascoepiadanceae
PARTS USED : The whole plant
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا معدے اور آنتوں میں تحریک پیدا کر کے قے اور دست پیدا کرتی ہے۔ استسقاء گیفنری اور ذیابیطس جن کے ساتھ بے حد پیاس ہو، مفید ہے

طاقت۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

Aceticum Acidum — ایسٹک ایسڈم

CHEMICA SYMBOL : $HC_2 H_3 O$ 6303
SYNONYMS : Glacial Acid Acetic
SOLUTION : Drug Strength 1/10

(سرکہ کا تیزاب)

اس دوا کے خاص نشانات زیادہ سوکھا دینے والا اور کمزوری پیدا کرنے والا پسینہ۔ خون کی کمی، جس، چہرے پر پیلے رنگ کے ساتھ شدت کی پیاس۔ حلق میں جلن۔ متلی۔ ابکائیاں اور منہ کو کھٹی رطوبت کا چڑھ کر آنا (جو آکلا اور کمزوری کے امراض میں دیکھنے میں آتے ہیں) معدے میں زخم کے سے اور کاٹنے والے درد اور شکم میں درد اور سوزش ہوتی ہے۔ کمزور کر دینے والے دست مقدار میں زیادہ اس دوا کو ذیابیطس میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ تپ دق کے رات میں آنے والے پسینوں کے

واسطے مفید ہے۔ نیز سیلان خون۔ نسوں کا ورم۔ اور استسقاء میں بھی مفید ہے۔

ایک نوجوان موٹی عورت نے ایک چھوٹا گلاس سرکہ کا اپنی موٹائی کم کرنے کے واسطے روزانہ پینا شروع کیا۔ چند ہی روز میں اس کا اصلی رنگ جاتا رہا اور کمزور پڑ گئی۔ مہینہ بھر میں کھانسی شروع ہو گئی، سفید بلغم آتا تھا۔ بخار، سانس میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ رات کو پسینے آنے لگے۔ آخر کار زندگی کا آخری پردہ دستوں اور استسقاء نے گرا دیا۔ موت کے بعد پوسٹ مارٹم (مردے پر عمل جراحی) کر کے دیکھا گیا۔ تو اس کے پھیپھڑوں میں زخم اور دق کی علامات ملیں۔

یہ دوا بچوں اور بوڑھوں یا کمزور دبلے پتلے آدمیوں کے واسطے بہت مفید ہے۔

سائیکوسس، جوڑوں میں گانٹھیں اور کیلشیم کے اجتماع کے ساتھ۔ آکلہ کی سخت گانٹھیں ایسی حالتوں میں عموماً ×۱ کا محلول گانٹھوں کو نرم کر دیتا ہے اور مواد کو پیدا کرتا ہے۔

علامات

دماغ۔ پست ہمتی۔ چڑچڑاپن۔ یکے بعد دیگرے ہذیان اور غنودگی۔ خیالات میں انتشار۔ اکثر ٹھنڈی سانسیں لینا اور غمگین رہنا۔ سخت پریشانی اور سانس لینے میں تکلیف۔ سر میں چکر اور کمزوری کا احساس۔ کاروبار کے متعلق پریشانیاں۔

سر۔ پیشانی اور چاند پر بھاری پن اور درد۔ تمباکو، افیون، قہوہ اور شراب کے کثرت استعمال سے درد۔ کنپٹیوں کی نسیں پھول جائیں۔ ہذیان کے ساتھ خون کا سر کو چڑھ آنا۔

ناک۔ بار بار نزلہ کی رغبت۔ چوٹ یا گھونسے وغیرہ سے پیدا شدہ نکسیر۔

چہرہ۔ متوحش صورت، آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئیں، چہرہ کا رنگ زرد یا موم کی طرح سفید مرجھایا ہوا۔ بخار کی حالت میں بایاں گال زیادہ سرخ۔ پیشانی پر پسینہ، رخساروں پر تمتماہٹ۔ آنکھیں کھنچی ہوئیں۔ اور ان کے گرد سیاہ حلقے۔ ہونٹوں کا آکلہ جبڑے کے بائیں جوڑ میں درد۔

منہ۔ سانس میں بدبو، اور دانتوں میں ہلکا درد اور زخم۔ ذائقہ کھٹا۔ گالوں کے اندرونی اطراف سفید، زبان کا رنگ زرد۔ اور زبان کچھ موٹی۔

حلق۔ بچوں کو پیاس کی زیادتی۔ مگر وہ پانی کا ایک قطرہ بھی نہ نگل سکیں گلے میں سفید جھلی کا نمودار ہونا۔

معدہ۔ نہ بجھنے والی پیاس۔ یہاں تک کہ رات کو پانی کے پیچھے۔ آلو کے سوا تمام سبزیوں، اردی اور گھی سے تکلیف۔ معدے میں جو چیز پہنچے اس کا خمیر بنتا محسوس ہوتا ہے۔ اسی سے معدہ اور سینہ میں جلن پیدا ہوتی ہو۔ اور اس کے بعد جسم ٹھنڈا ہو جائے اور پیشانی پر پسینہ آنا شروع ہو جائے۔ معدے میں سختی معدے کا کینسر ٹھنڈی اشیاء بغیر ہضم ہوئے معدے میں پڑی رہیں۔ ہر قسم کی غذا کے بعد قے۔ کھٹی ابکائیاں اور قے۔ جلن اور رطوبت کا منہ کو چڑھ آنا معدہ میں احساس جیسے اسی نے بہت سا سرکہ پی لیا ہے۔

شکم۔ پیٹ کا ابھار اور درد۔ چت لیٹنے سے شکم میں کمزوری۔

پاخانہ اور مبرز۔ دستوں کے ساتھ شدید پیاس۔ تپ دق کے مریضوں کے دست اور ان دستوں کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں ورم۔ دست اور دستوں کے ساتھ پیٹ میں درد۔ آنتوں سے خون کا آنا۔ دیرینہ قبض۔ بچوں کے مزمن دست جس میں بچے بہت زیادہ سوکھ جاتے ہیں۔

مثانہ۔ پیشاب کی مقدار زیادہ شدید پیاس۔ پیشاب کا رنگ زرد اور اس میں فاسفیٹ (یعنی سفیدی چونے کے مانند نکلنا)۔ ذیابیطس میں نہ رکنے والی پیاس اور بے حد کمزوری۔

آلات تناسل مردانہ۔ منی کا بوقت پاخانہ اخراج۔ عضو مخصوص کا گھونگھٹ موٹا اور اس میں زخم یہاں تک کردہ جھلی پیچھے نہ ہٹے اور بے حد کھجلی۔ شہوت زیادہ مگر استادگی میں کمزوری کا احساس۔

آلات تناسل زنانہ۔ بچہ پیدا ہونے پر سیلان خون کی زیادتی۔ خون کے زیادہ اخراج سے شدت کی پیاس حیض مقدار میں زیادہ۔ حمل کی متلی۔ پستان بڑھ جائیں۔ ان میں درد ہو یا دودھ کی وجہ سے پھول جائیں۔ دودھ پلانے والی مستورات میں کمی خون۔

آلات تنفس۔ پھیپھڑے سے خون نکلنا گلے میں سانس کی گھڑگھڑاہٹ۔ گلے میں خراش۔ سانس لینے پر کھانسی۔ گلے میں چھوٹی سفید جھلی کا نمودار ہونا۔ کروپ کھانسی کی سی کھانسی ہر مرتبہ اندر سانس لینے پر ایسا معلوم ہو جیسے خالی برتن میں پھونکا جا رہا ہے۔ اندر سانس لینے پر کھانسی۔

پیٹھ۔ پیٹھ میں درد جسے پیٹ کے بل سونے سے آرام ہو۔ ریڑھ کے اندرونی پردے میں ورم۔ پیشاب کی زیادتی کے ساتھ

ہاتھ اور پاؤں۔ پیروں اور ٹانگوں پر استسقائی ورم۔ اعضاء کا سوکھنا۔

مخصوص خواص۔ تشنجی دورے۔ پاگل کی طرح بستر سے باہر نکل کر زمین پر رینگے اور درد کے ساتھ کراہے بے حد لاغری، جلد پیلی موم کی سی۔ عام استسقائی کیفیتیں اندرونی اور بیرونی حصص میں جلن

جلد۔ کھجلی ہے۔ جلد پیلی اور اس میں استسقائی ورم۔ جلد گرم خشک اور جلے یا جلد پر مقدار میں زیادہ پسینہ۔ زہریلے کیڑوں کے کاٹنے میں مفید ہے۔ چوٹیں اور موچ آنا۔

نیند۔ بے خوابی۔

بخار۔ تپ دق میں رات کے وقت پسینہ۔ کمزور کرنے والے دیگر بخار ٹائیفس بخار۔ ہلکے بخار رات کے پسینوں کے ساتھ۔ بخار کے دوران بائیں رخسار پر سخت جگہ۔ بخار کے دوران پیاس ندارد۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳ تک اور بعض اوقات نمبر ۲۰۰ اور نمبر ۱۰۰۰ زیادہ مفید ہیں۔ اس دوا کو بار بار نہ دینا چاہئے۔ سوائے کروپ کھانسی کے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ایپس، آرسنک (دیکھو ایسیٹک ایسڈ میں ایپس اور آرسنک کی بہ نسبت معدہ کی خرابی زیادہ ملتی ہے) کاربالک ایسڈ، ایک ڈیفلوڑیم، لکٹک ایسڈ، یورنیم نائٹریکم۔

اگر سرکہ زیادہ مقدار میں پی لیا گیا ہو۔ تو اس کے اثرات کو مگنیشیا اور کلکیریا، یعنی لائم واٹر سے

زائل کیا جاسکتا ہے۔

اگر ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں ایسیٹک ایسڈ استعمال کرنے سے بدنتائج پیدا ہوجائیں تو ان کو مفصلہ ذیل ادویات سے دور کیا جاسکتا ہے۔

کمزوری۔ بے چینی اور بے آرامی کے احساس کو ٹوبیکم، اکونائٹ ہے۔

معدے کی خرابی۔ سینہ کی علامات اور بخار کی حالت۔ نیٹرم میور اور بعد میں سیپیا سے۔

یہ دوا اثر زائل کرتی ہے۔ اسارم، اکونائٹ، کافیا، یوفربیم، اگنیشیا، اوپیم، پلمبم، (دردشکم)۔ سیپیا، سٹرامونیم، ٹوبیکم

اس دوا سے:۔ بیلاڈونا، مرک، آرسنک، اور پیکیس کے اثر میں بہت زیادتی ہوجاتی ہے۔

اگر بورکس، کاسٹیکم، نکس وامیکا، رننکولس، سارساپریلا کے بعد دیا جائے۔ تو اثرات برے دیکھنے میں آیا کرتے ہیں۔

۱۔ بخار کی حالت میں چاہے بخار میں پسینہ آرہا ہو یا نہ آرہا ہو۔ آدھا پانی اور آدھا سرکہ ملا کر جسم پر ملنے سے بہت آرام محسوس ہوتا ہے۔

۲۔ اگر سر میں خون کے اجتماع کی وجہ سے نکسیر پھوٹ جائے۔ تو سرکہ کے خارجی اور داخلی استعمال سے رک جاتی ہے۔

۳۔ دردسر جو تمباکو، قہوہ، چائے اور دیگر منشیات وغیرہ سے یا رگوں کے پھول جانے سے پیدا ہوا ہو۔ سرکہ کے بیرونی واندرونی استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

۴۔ آنکھوں میں چونے کے ذرات پڑ جانے سے اگر جلن یا خراش پیدا ہوتی ہو تو سرکہ پانی میں ملا کر آنکھ میں ڈالنے سے وہ ذرات تحلیل ہوکر نکل جاتے ہیں اور سوزش جاتی رہتی ہے۔

۵۔ معدے میں تیزابیت کا اگر زور ہوجائے تو بہت کم مقدار میں سرکہ کا روزانہ استعمال تیزابیت کو دور کردیتا ہے۔

۶۔ ڈاکٹر جے، ایچ، ٹھاکر کا مشاہدہ ہے کہ ہیضہ کے دنوں میں سرکہ یا لیموں کے رس کے استعمال سے ہیضہ سے حفاظت ہوتی ہے۔

۷۔ ڈاکٹر یو لکھتے کہ:۔ تپ دق میں جب مریض کو رات کے وقت پسینہ زیادہ مقدار میں آوے تو پانی ملا کر سرکہ سے مریض کا سینہ تر رکھنا، رات کے آنے والے پسینہ کو تین چار ہفتہ میں بند کردیتا ہے۔ مگر خیال رہے کہ شروع شروع میں اس کو نیم گرم رکھنا چاہیے۔ اور جوں جوں مریض برداشت کرتا جائے اس کی گرمی کو کم کرتے جانا چاہیے۔"

۸۔ ڈاکٹر ڈیوی بتاتے ہیں کہ اگر دودھ جیسے پستانوں میں گٹھلیاں پڑ جاویں تو چوبیس گھنٹہ تک گرم سرکہ میں گلیٹوں کو تر رکھنے سے گلٹیاں تحلیل ہوجاتی ہیں۔ اور کسی اور دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔

۹۔ ڈاکٹر کلینگ ہارن لکھتے ہیں۔ کہ جلی ہوئی جگہ کو مسلسل سرکہ سے تر رکھنے سے فوراً درد کو آرام ہوجاتا ہے۔

اور آبلے وغیرہ نہیں پڑتے، اگر پڑتے ہیں تو بہت جلد مندمل ہوجاتے ہیں۔

۱۰۔ ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ تپ دق میں یہ دوا فیرم، فاسفورس اور ٹیوبر کولینم کی طرح ناتجربہ کار ہاتھوں سے مضر ثابت ہوتی ہے۔

Eserinum

ایسیری نم

CHEMICAL SYMBOL : $C_{15}H_{21}N_3O_2$; 275.20
SYNONYMS : Physostigmine, Eserine.
PARTS USED : Alkaloid
TRITURATION : 2x and higher.

یہ دوا آنکھوں کے مخصوص ڈاکٹر سبز موتیا والے مریضوں کی پتلیوں کو سکیڑنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں یہ دوا یامنی (آنکھوں کے پپوٹوں کا سرخ ہوجانا اور پلکوں کا گرجانا) میں بہت مفید پائی جاسکتی ہے۔

برلن کے ڈاکٹر فنوک ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں،۔ "میں نے ایسیری نم سلفٹ کی ایک چوتھائی رتی ایک نو سال کے بچہ کے داہنے بازو میں جو رعشہ کے مرض میں مبتلا تھا بذریعہ انجکشن پہنچا دی۔ پندرہ منٹ میں بچہ زور سے چیخا اور زیادہ مقدار میں قے کی اور سر میں شدید درد کی شکایت کی۔ اس کے بعد بہت جلد چہرہ اور جسم کا اوپر والا نصف حصہ پسینہ میں شرابور ہوگیا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد تھوک کی زیادتی ہوگئی۔ دل کی رفتار ۶۴، نبض ہلکی اور باریک تاگے کے موافق ہوگئی۔ کئی بار قے ہونے کے باوجود اور کئی دواؤں کے دینے سے بھی دل کی کمزوری رفع نہ ہوئی اگرچہ پسینہ اور تھوک کی بالکل ہی شکایت باقی نہیں رہی تھی۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئیں اور جسم بستر میں زرد اور مردہ کی مانند پڑ گیا۔ اس دوا کے اثر کو زائل کیا گیا تو دوسرے دن صبح کو بچہ بالکل تندرست ہوگیا۔"

ڈاکٹر لیبح میڈیکل اڈوانس جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۲۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں،۔ "میں نے اس دوا کی ۲x کو آنکھوں کی اینٹھن اور تشنج میں بہترین پایا ہے نیز یامنی (نیچے اوپر دونوں پپوٹوں کا سرخ ہوکر پلکوں کا گرجانا) میں بھی مفید پایا ہے۔

ایک بار ایک ڈاکٹر نے غلطی سے اس دوا کا لوشن بناتے وقت ایک گرین فی اونس کی بجائے ایک گرین فی ڈرام بنا دیا۔ اور اسی لوشن کو ساٹھ برس کی موتیا بند کی مریضہ کی آنکھ میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مریضہ کو پسینہ اور آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہوگیا۔ جو حالت پندرہ منٹ میں ٹھیک ہوگئی۔ پھر آنکھوں کے پپوٹوں میں اینٹھن شروع ہوگئی۔ اوپر کا پپوٹا بار بار نیچے والے پپوٹے پر اینٹھ کر گر جاتا تھا۔ نیچے کے ہونٹ میں اور بائیں جبڑے کے نیچے بھی یہ احساس پایا جاتا تھا۔ مریضہ میں کپکپی اینٹھن کا احساس تھا۔ آنکھوں کی پتلیاں بہت کم سکڑیں۔

یہ دوا قلب کے اثر کو مدھم کرتی ہے۔ پپوٹوں میں اینٹھن آنکھ کے ڈھیلوں میں پھوڑے کا سا درد۔ آنکھوں کے استعمال کے بعد بینائی میں دھندلاپن۔ سر اور آنکھوں کے گرد درد۔

علامات

دماغ۔ بچہ کا چیخنا۔ مردنی

سر۔ بار بار قے کے ساتھ شدید درد سر۔

آنکھ۔ پتلیوں کا معمولی طور پر سکڑنا، آنکھوں کی اینٹھن پڑھتے وقت آنکھوں میں خراش۔ باہمی مسلسل پڑھنے پر آنکھوں میں درد اور تحریک۔ آنکھوں میں روشنی کا اثر نہ ہو۔

چہرہ۔ زرد۔

منہ۔ پہلے تھوک زیادہ بعد میں کم۔

معدہ۔ قے مقدار میں زیادہ درد سر کے ساتھ۔ بار بار قے کا ہونا۔ دل کی کمزوری کے ساتھ۔

قلب۔ بار بار کی قے سے دل کی کمزوری۔ نبض چھوٹی۔ نبض چھوٹی اور باریک تاگے کی طرح۔

بخار۔ چہرے اور جسم کے اوپر والے حصہ پر پسینہ کی زیادتی۔

طاقت۔ نمبر × ۶۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ فائی سوسنگما۔ پلوکارپن۔

Asimina Triloba

اسیمینا ٹرائی لوبا

NATURAL ORDER : Anonaceae
SYNONYMS : Common Pawpaw.
PARTS USED : The ripe seeds.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اسیمینا ٹرائی لوبا کی علامات ٹھیک لال بخار سے ملتی جلتی ہیں۔ حلق میں درد۔ بخار۔ قے لال دانے گلے کے غدود اور نچلے جبڑے سے نچلے تھوک کے غدود دستوں کے ساتھ بڑھ جاتے ہیں۔ تالو کا رنگ سرخ ہو۔ حلق اور چہرہ متورم ہو۔ مریض ٹھنڈی چیزوں کی خواہش کرے اور آواز بیٹھ جائے۔ غنودگی کیل شام کے وقت کپڑے آتارنے پر خارش۔ کھانے کے بعد تکالیف بڑھنا۔

علامات

منہ اور حلق۔ منہ جلتا ہوا محسوس ہو۔ تالو سرخ اور متورم۔ گلے کے غدود نچلے جبڑے سے نچلے تھوک کے غدود بڑھے ہوتے۔

معدہ۔ متلی اور ڈکار۔ شکم اور معدہ کو دبانے سے درد

شکم۔ درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ کھانے کے بعد دست زرد، اور مبرز میں جلن۔ یکایک پاخانہ کی حاجت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے برابر موٹی لکڑی مبرز میں پھنسی ہوئی ہے۔ جس کے بعد فوراً آٹھ دس پندرہ منٹ کے وقفہ پر دست ہوتے ہیں۔ جن میں مریض کو جاڑا محسوس ہوتا ہے۔ غنودگی آجاتی ہے اور آواز کمزور پڑ جاتی ہے۔

آلات تنفس۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ آواز کمزور معلوم ہوتی ہے جس سے بولنے میں دقت ہوتی ہے آواز میں کھرکھراپن۔ جیسے جھلی موٹی ہو گئی ہے۔

سینہ۔ سینہ میں اینٹھن جس کے ساتھ چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے۔

جلد۔ کپڑے آتارنے پر خارش۔ سرخ دانے۔

نیند۔ بخار کے ساتھ نیند کا غلبہ۔ غنودگی اور بے خوابی یکے بعد دیگرے۔

بخار۔ بحالت بخار ٹھنڈی چیزوں کی خواہش بے حد پیاس اور غنودگی کے ساتھ۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۲ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

کیپسکم۔ بیلاڈونا، ایلیم (درد شکم)۔

Ashoka

اشوکا

NATURAL ORDER : Leguminosae
SYNONYMS : Saraca Indica.
PARTS USED : The bark, flowers, etc.
Tincture Drug Strength : 1/10.

(ایورویدک دوا)

(پروونگ از ڈاکٹر ڈی، این، چڑجی۔ کلکتہ)

نوٹ از مصنف:۔ میں نے پچھلے سات سال سے اس دوا کو بہت سی مستورات پر استعمال کیا ہے اور اس سے بہترین فوائد حاصل کئے ہیں۔ میں ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۴۴ صفحہ ۳۲۳ کا جہاں اس دوا کا پہلے پہل ذکر ہوا ہے لفظ بلفظ ترجمہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین اس دوا کی ماہیت اچھی طرح سمجھ لیویں۔

"ہندو رشیوں اور بزرگوں نے اصول حفظان صحت کا کچھ اس طرح سے مذہبی رسم و رواج میں ملا جلا دیا ہے کہ بہت سے ہندوؤں نے ان کے اصولوں کو نہیں سمجھا اور اس لیے ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور باقیوں نے ان اصولوں کو فضول اور لچر سمجھ کر ان کو قطعی طور پر چھوڑ دیا۔ پھر بھی ہو مگر ہندو رشیوں کے اصول سب کے واسطے یکساں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

ہندو بزرگوں کا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے۔ کہ وہ عوام الناس کو قدرت کے اصول کی پیروی کرنا سکھا دیں۔ اور اس طرح سے ان کی پرستش جن سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لازمی قرار دی۔ قدرت چونکہ ایک وسیع لفظ ہے اس لیے ہم حصہ تعریف (لفظ) کو لیتے ہیں، جو ہمارے مضمون میں حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو واضح کرنے کے واسطے ہم "اشوکا" کی مثال لیتے ہیں۔ کہ کس طرح سے اس بے بہا درخت کی جو مستورات کی بہت سی تکالیف کی بیش قیمت دوا ہے۔ ہندو مستورات میں پرستش شروع ہوئی۔

اس درخت کی پرستش کا تیوہار موسم بہار میں آتا ہے۔ اور یہی موسم ہے جب یہ درخت پھولتا ہے اور اس میں نئی کونپلیں نکلتی ہیں۔

اشوک کے لفظی معنی ہیں۔ تمام بیماریوں کو دور کرنے والا۔ شاستروں میں رشی فرماتے ہیں: "جو کوئی عورت نہا کر جسم اور دل کو پاک صاف کر کے اس تیوہار کے دن اشوک کی آٹھ نئی کلیاں کھائے گی۔ اس کی تمام تکالیف جو حیض کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ رفع ہو جاویں گی۔ اور جس عورت کے بچہ نہیں ہوتا، اس کی گود بچوں سے بھر جائے گی۔"

یہ بات آیورویدک میں چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ اشوک تمام قسم کے حیض کی تکالیف کو رفع کر دیتی ہے اس بات کو کس طرح رشیوں نے مذہبی رسومات میں داخل کر دیا؟ صاف عیاں ہے۔

میرا ڈیڑھ سال کا تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ ۵۹ مریضہ عورتوں میں سے جو تمام حیض کی تکالیف میں مبتلا تھیں ۴۳ صرف اشوک ہی کے استعمال سے ٹھیک ہوئیں۔ میں نے ایک مریضہ کو وضع حمل کے بعد بے حد خون (نفاس) آ رہا تھا اور کسی طرح نہ رکتا تھا۔ اشوک سے درست کیا۔ دوسری مریضہ پرسوت کے بخار (طونی زچہ کے بخار) کی تھی۔ جس کو حد سے زیادہ شکم میں درد تھا، اور بہت دنوں سے بدبودار خون جاری تھا۔ دست شدید پیاس، بے حد کمزوری سر کو تکیہ سے اٹھانے پر چکر، وغیرہ دیگر علامات موجود تھیں۔ پندرہ دن میں اشوکا کے استعمال سے بالکل صحت یاب ہو گئی۔

میں نے تمام قسم کی تکالیف متعلقہ حیض میں اس کو بہترین پایا۔ رحم کی بے قاعدگیاں دیرینہ قبض کے ساتھ۔ نوبتی درد سر اور چکر، اس دوا کی مخصوص علامات میں سے ہیں۔ حیض کا بند ہو جانا یا کم ہونا حیض کے ساتھ ناقابل برداشت درد پیشاب میں ناقابل برداشت جلن کتنی ہی مدت سے کیوں نہ ہو۔ نیز بے قاعدہ حیض بہت جلد اشوکا سے ٹھیک ہوتا ہے۔

تمام مریضہ عورتیں جو اس دوا سے ٹھیک ہوئیں۔ پلساٹیلا کی طرح حلیم الطبع اور سیپیا کی طرح غمگین اور تنہائی پسند تھیں۔ پانچ ایسی دیرینہ مریضہ عورتیں اشوکا سے صحت یاب ہوئیں جن کو حیض کا خون رحم کے بجائے جسم کے کسی دوسرے حصہ سے آتا تھا۔ درد کے ساتھ آنے والے حیض میں اشوکا نے جادو کا سا اثر دکھلایا۔

کوراج دید (آیورویدک معالج) اس دوا کو رحم کو طاقت دینے والا بتاتے ہیں۔ اور وہ اس دوا کو رحم کی ہر ایک تکلیف میں استعمال کرتے ہیں۔

میں نے رحم کی شریانوں کے ورم کو جس میں سے ہمیشہ سیلان خون رہتا تھا، نیز اعصابی کمزوری کو اس

دوا سے ٹھیک کیا۔ میرے دوست ڈاکٹر سانیال نے مجھے بتلایا کہ انہوں نے رحم کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے لیے اس دوا کو بہترین پایا ہے اور میں نے بھی سیلان الرحم کے واسطے اس کو مفید پایا۔ اور کوراج تو اس کو ہر قسم کے سیلان الرحم (لیکوریا) کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔

سن یاس کی تکالیف میں اس دوا نے بہت اچھا کام کیا۔ میری دادی نے ایک دفعہ بتلایا کہ "اشوکا ہر قسم کے سیلان خون کے لیے بہترین دوا ہے" میں نے ایک مرتبہ ایک سولہ برس کی نوجوان عورت کو جو تپ دق کی مریضہ تھی، اور جس کو بہت عرصہ سے پھیپھڑے سے خون کی قے ہوتی تھی، یہ دوا دی تو اس کی خون کی قے پہلی ہی خوراک میں جاتی رہی۔

بانجھ پن کے واسطے میرے پاس تین مثالیں ہیں۔ جن سب میں میں کامیاب ہوا۔

خونی بواسیر میں یہ بے حد مفید ہے۔ مسٹر ایس، ڈی، چوہدری عمر ۳۵ سال میسرز مکنزی اینڈ کمپنی کا کلرک اس مرض میں بہت مدت سے مبتلا تھا۔ اس کو خون سرخ چمکدار آتا تھا۔ اس کی کمر میں سخت درد تھا۔ اور اکڑن تھی، پیشاب کرتے وقت ہلکی جلن۔ ہاتھ پاؤں اور آنکھوں میں شام کے وقت سوزش تھی۔ اپنے خیالات بتلاتے ہوئے مریض رو دیتا تھا۔ میں نے نکس وامیکا، پلساٹیلا، اور ہیمیمیلس وغیرہ سب کچھ دیا، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو یکایک میرے دماغ میں اشوکا کا خیال پیدا ہوا۔ مجھے یاد آیا کہ جب میں بچہ تھا تو میرے گاؤں کے ایک بوڑھے آدمی کی خونی بواسیر اشوکا سے ٹھیک ہوئی تھی میں نے مریض کو اشوکا مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے دیئے دو دن خون بند ہو گیا۔ اس بات کو تقریباً ایک سال گذر چکا ہے۔ مگر پھر اس کو یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔

زیادہ تر مریضہ عورتیں محبت کرنے والی۔ جلد باز۔ غمگین بچوں کے ساتھ محبت کرنے والی اور ماں بننے کی خواہش کرنے والی تھیں۔ مذکورالصدر دماغی علامات، سباٹنا، سیپیا، پلساٹیلا، اگنیشیا، ہیمیمیلس، کانو فائلم سمی سی فوگا، چائنا، اور دائی برنم سے ملتی جلتی تھیں۔

علامات

دماغ۔ خوش مزاج۔ مہربان۔ غیر متوجہ، جلد روئے اور جلد تحریک میں آئے، جلد تھک جائے، کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ خیالات بدلا کریں۔ سردی کھا جانے کی رغبت، لیکن کھلی ہوائیں بہتر محسوس کرتی ہے۔ تکالیف کا برداشت نہ ہو سکنا پاگل بنا دینے والے درد سر پیشانی کے درد سر بعض اوقات زیادہ تر داہنی کنپٹی میں اور بعض اوقات بائیں کنپٹی میں۔ رحم کی خرابیوں کی وجہ سے درد سر جس کے ساتھ حیض مقدار میں کم ہوں اور حیض کے کھل کر جاری ہو جانے سے درد سر ختم ہو جائے۔ تمام سر میں بھاری پن، نوبتی درد سر کھانے اور پینے سے نفرت کے ساتھ جو سر کو دھونے یا نہانے سے کم ہو جائے۔

آنکھ۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں درد۔ آنکھوں میں سرخی جلن اور خارش کا احساس۔ اوپر کے پپوٹوں پر گوہانجی آنکھوں سے مقدار میں زیادہ پانی کا آنا۔ قریب نظری۔ ذرا سی محنت مثلاً پڑھنے یا کسی چیز کو غور سے دیکھنے پر آنکھوں میں تھکاوٹ کا احساس۔ آنکھوں کے گڑھوں کے اوپر درد۔ روشنی سے ذکی الحس۔

کان۔ کانوں میں درد۔ نزلاوی کیفیتیں یا شدید زکام کے بعد سننے میں دقت

ناک۔ زکام، چھینکیں، مقدار میں زیادہ پانی کی سی رطوبت، نتھنوں میں پھوڑے کا سا درد۔ ناک میں رکاوٹ قوت شامہ کا جاتے رہنا، نتھنوں میں زخم۔ سُرخ رنگ کے خون کی نکسیر۔

چہرہ۔ چہرہ زرد یکے بعد دیگرے رخساروں میں حدت اور سُرخی کے ساتھ چہرے پر چھوٹے چھوٹے دانے ہوں۔

منہ۔ منہ میں خشکی، زبان پر گاڑھا سفید یا بھورا میل۔ درد دانت۔ مسوڑھوں سے خون بہنا۔

حلق۔ گلا، غدود اور کوا متورم اور سرخ۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد۔ رات کے وقت تکلیف دہ کھانسی جو حلق کی خرابی سے ہو۔

معدہ۔ مٹھائیوں کی خواہش۔ دودھ نہ پینا چاہیے۔ لیکن جب پیئے موافق آئے، بھوک میں کمی اور غذا سے نفرت۔ کھٹی اور تیزابی چیزوں کی خواہش۔ مقدار میں زیادہ پانی کی بار بار پیاس۔ بے حد متلی بعض اوقات قے۔ فم معدہ میں درد۔

شکم۔ شکم میں تناؤ اور سختی۔ دبانے پر درد ہو۔ بدبودار ریاح کا اخراج۔ ریاحی درد شکم جس کی زیادتی شام کے وقت ہو۔ پیڑو میں شکم کے نچلے حصے میں پھوڑے کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ شدید قبض۔ پاخانہ سخت اور لمبا جو ہر تیسرے یا چوتھے دن ہو۔ پاخانہ دقت سے خارج ہو۔ پاخانے سے قبل درد۔ پاخانے کی آڑے ڈھکے ہوئے خونی یا بادی بواسیر۔ بواسیر کے مسے باہر نکل آئیں اور ان میں خارش ٹیس اور درد ہو۔

مثانہ۔ پیشاب مقدار میں کم خون ملا، بار بار آئے رات کے وقت بستر میں از خود پیشاب نکل جائے۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیے متورم منی کی نالی میں کھنچنے والے درد۔ فوطوں پر خارش۔ منی کا اخراج رات کے وقت خواب کے ساتھ یا بغیر خواب کے انزال۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض رکے ہوئے یا بے قاعدہ حیض کے رک جانے کی وجہ سے درد سر، حیض کی کمی کیساتھ سر میں شدید درد۔ شکم کے نچلے حصے میں شدید درد، پیٹھ میں اور رانوں میں درد۔ حیض دیر سے ہوں۔ سیلان حیض مقدار میں کم زرد اور پانی کا سا۔ بعض اوقات سیاہی مائل اور متعفن۔ حیض کا خون منجمد اور حیض میں درد۔ سن بلوغت میں حیض کا نہ ہونا۔ درد سر، دھڑکن، ہسٹریا، بھوک کا جاتے رہنا خصیۃ الرحم کے مقام میں درد۔ پیڑو میں وزن احساس کرکے۔ مقام میں درد کے ساتھ۔ جس میں کمی حیض کے مکمل ہو جانے سے ہو۔ سیلان الرحم حیض میں دیری کی وجہ سے یا حیض کے بجائے چھوٹی لڑکیوں میں سیلان الرحم جس کی وجہ سے لڑکی دن بدن دبلی ہوتی جائے۔ حالانکہ اچھی طرح کھا پی رہی ہو۔

آلات تنفس۔ سانس تیز۔ چلتے وقت تنفس میں دقت۔ جس کی زیادتی بعد دوپہر اور شام کے وقت ہو۔ گلے کی خرابی کی وجہ سے بار بار ہونے والی کھانسی۔

قلب اور نبض۔ قلب کے مقام میں درد۔ نبض تیز بھری ہوئی اور سخت۔ دھڑکن جس کی زیادتی حرکت پر چلنے سے یا آگے جھکنے سے ہو۔ سینہ میں سکڑن کا احساس۔

پیٹھ اور گردن۔ ریڑھ کے ساتھ ساتھ گردن کی پشت میں درد، پیٹھ اور کمر میں درد جو دونوں جانب

شاخوں اور نیچے رانوں تک پھیل جائے۔

اعضاء۔ اعضاء میں کمزوری، منتقل ہونے والے درد۔ چھوٹے جوڑوں میں درد، اعضاء میں سن ہونے کا احساس رانوں کے ساتھ ساتھ درد۔

بخار۔ بخار نزلاوی علامات کے ساتھ۔

تعلق۔ غالباً یہ دوا، فیرم کے اثر کو زائل کرتی ہے۔
اس دوا کو نکس وامیکا، نیٹرم میور، سیپیا، پلساٹیلا، سلفر اور کلکیریا کے بعد کامیابی سے استعمال کیا ہے میں نے جانا۔ نکس وامیکا، نیٹرم میور اور سلفر کو اس دوا کا معاون پایا ہے۔
میں نے ان سب مریضوں میں اس دوا کے مدر ٹنکچر کو ۵ سے ۱۰ قطرے تک فی خوراک آب مقطر میں استعمال کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں میرے ہم پیشہ ڈاکٹر بھی اس دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں گے۔

نوٹ از مصنف: میں نے اس دوا کو پچھلے سات سال کے عرصہ میں بیشمار عورتوں پر استعمال کیا۔ میں ہمیشہ ۲ قطرے فی خوراک دن میں تین بار استعمال کراتا ہوں۔ کنواری لڑکیوں میں اس کی خوراک ایک قطرہ فی خوراک سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے اکثر خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔ بانجھ پن میں پانچ قطرے فی خوراک دن میں تین بار مسلسل چار یا پانچ مہینے تک استعمال کرنے سے بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔
ہمارے یہاں کا ریمیڈی اشوکا لنکا کے تازہ پھولوں اور چھال سے بنا ہے۔ جو اثر میں دیگر ساخت سے زیادہ موثر ہے۔

Ephedra Vulgaris

ایفڈرا ولگرس

SYNONYMS : Tea master's Tea.
NATURAL ORDER : Gnetaceae,
PARTS USED : Branches and flowers.

(سوم لتا۔ ادمان)

اس دوا کے متعلق ڈاکٹر بی۔ ایچ۔ مہرات نے پہلے پہل روس میں تجربہ کیا اور انہوں نے اس کے متعلق تجربات یونیورسل ہومیوپیتھک اینول کے صفحہ ۵۶ پر شائع کیے۔ اس دوا میں حد سے زیادہ اداسی۔ گردن میں سختی۔ اور سر پھیرنے سے تمام جسم کا پیچھے کی طرف کھنچنا مشاہدہ کیا گیا۔ آنکھوں میں چونکنا اور اس امر کا احساس جیسے باہر کی طرف دبائی جا رہی ہوں۔ آنکھوں کے ڈھیلوں کے باہر نکل آنے کے ساتھ گھیگھا میں یہ دوا بہت مفید خیال کی جاتی ہے آنکھوں کے باہر کی طرف دھکیلے جانے کا احساس قلب میں کپکپی کے ساتھ۔

علامات

دماغ۔ حد سے زیادہ اداسی۔

سر۔ شدید درد سر۔ متلی عام کمزوری نبض سست۔ بائیں حصہ کا درد سر، بائیں بازو کے سن ہونے کیساتھ

آنکھ۔ بوجھل آنکھیں۔ آنکھ میں اس امر کا احساس جیسے باہر کی طرف دبائی جا رہی ہوں اور ڈھیلوں کا باہر نکلا دکھائی دیتا۔ آنکھ میں درد۔
شکم۔ تلی کے مقام پر ہلکا درد۔
مثانہ۔ صبح سویرے سے تھکاوٹ اور پیشاب کا رک جانا۔
پیٹھ اور گردن۔ گردن میں اکڑن (آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آنے کے ساتھ) سر پھیرنے سے گردن میں اکڑن اور تمام جسم کا پیچھے کی طرف کھنچنا۔ تلی کے مقام میں درد کے ساتھ۔
قلب۔ باوجود قلب کی دھڑکن بڑھ جانے کے نبض کی رفتار کا کم ہو جانا، سانس میں تیزی۔
اعضاء۔ شام کے وقت تمام اعضاء میں درد۔ بائیں طرف کے آدھے درد سر کے ساتھ تمام بائیں بازو کا سن ہو جانا
مخصوص خواص۔ صبح سویرے سے تھکاوٹ عام جسمانی کمزوری۔
نیند۔ نیند کی بے حد خواہش۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر ۵ قطرے فی خوراک۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔ فیرم، آیوڈیم۔ لائیکوپس ہینچیا، تھائی رائڈ۔

Acalypha Indica

ایکالیفا انڈیکا

NATURAL ORDER : Euphorbiaceae
SYNONYMS : Indian Mettle; Kupi,
PARTS USED : Entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا ۶× طاقت میں پھیپھڑوں سے آنے والے خون کے واسطے بے حد مفید ہے۔ خون صبح سویرے سرخ چمکدار ہوتا ہے۔ اور شام کو کالا منجمد خشک کھانسی کا دورہ رات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ پروفیسر جان لکھتے ہیں کہ اس دوا میں نبض زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ بلکہ ذرا نرم اور دبی ہوئی ہوتی ہے۔ رات کو مریض کو کھانسی کے سخت دورے ہوتے ہیں۔ مریض صبح کے وقت بہت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ مگر جوں جوں دن چڑھتا ہے۔ اس کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔

یہ دوا زیادہ تر تپ دق کے مریضوں کے لیے مفید ہے جن کے پھیپھڑوں سے خون آتا ہو۔ ہر مرض سے خون آنے کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوا کرتی ہے۔

سینہ میں مسلسل تیز درد۔ لاغری دن بدن بڑھتی جائے۔ آلات ہضم میں معدہ میں بوجھ کا سا احساس اور جلن پائی جاتی ہے۔ شکم میں ریاح کا اجتماع اور اسہال جن کے ساتھ پڑپڑ کی آواز ہوتی ہے۔ یہ دوا دق کے ابتدائی حالات میں مفید ہے جبکہ سخت بار بار ہونے والی کھانسی آتی ہو اور بلغم میں شریانی خون ملا ہو۔ لیکن بخار نہ ہو۔ تمام جسم سے سیلان خون جن کی زیادتی صبح کے وقت ہو۔

علامات

سینہ۔ کھانسی خشک شدید جن کے بعد پھیپھڑوں سے خون آئے۔ جن کی زیادتی صبح کے وقت اور رات کے وقت ہو۔ سینہ میں مسلسل اور شدید درد۔ صبح کے وقت چمکدار سرخ خون آئے جو مقدار میں زیادہ نہ ہو اور بعد میں دوپہر سیاہی مائل منجمد شدہ خون آئے۔ نبض نرم۔ نرخرے، غذا کی نالی اور معدہ میں جلن۔
شکم۔ انتڑیوں میں جلن۔ پڑپڑ کی آواز والے اسہال جن کے ساتھ زور سے ہوا نکلے اور نیچے دبانے والے شدید مروڑ ہوں شکم میں تناؤ اور گڑگڑاہٹ، مروڑنے والے اور دردوں کے ساتھ ہر مرض سے سیلان خون جس کی زیادتی صبح کے وقت ہو۔
جلد۔ یرقان۔ خارش اور چھوٹی چھوٹی جگہوں میں پھوڑوں کا سا ورم۔
کمی اور زیادتی۔ علامات عموماً صبح کے وقت بڑھتی ہیں۔
طاقت۔ نمبر ۶× سے نمبر ۲۰۰ تک۔
مقابلہ کرو۔ ہے میلس، ملی فولیم، فاسفورس، ایسٹک ایسڈ۔ کالی نائٹ، ایپکاک، اکونائٹ۔

Ichthyolum

اکتھائی اولم

CHEMICAL SYMBOL $C_{28}H_{36}S_3O_6(NH_4)_2$
SYNONYMS : Ammonium Icthyol Sulphonate
TINCTURE : Drug Strength 1/10
TRITURATION : 1x and higher.

یہ دوا ایلوپیتھی میں جلدی تکالیف، بائی کے درد، خنازیر ورم گردہ اور سوزاک میں داخلی اور خارجی طور پر استعمال کی جاتی رہی ہے۔ بائی کے جوڑوں میں درد جب بہت شدید ہوں تو یہ دوا اور پانی برابر وزن میں گرم کر کے جوڑوں کو سینکنے سے درد بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ سینک کر گرم کپڑے سے ماؤف جگہ کو باندھ دینا چاہیے۔
چھپل، خارش، گٹھیا، بائی کے درد۔ بائی کے ورم کیلئے مفصلہ ذیل مرہم بہت مفید ہے۔ بھیڑ کی چربی ۷ حصہ۔ آب مقطر ۳ حصہ۔ اکتھائی اول ۵ حصہ۔ یہ دوا زخموں اور پھوڑوں کی عفونت و سمیت کو مار دیتی ہے۔
ہومیوپیتھک طریقہ استعمال میں یہ دوا اندرونی طور پر بوڑھے آدمیوں کی کھانسی، پرانے بائی کے درد بائی کے ورم، گٹھیا، موسمی نزلہ کے بخار، یورک ایسڈ کا پیشاب میں آنا، دیرینہ جلدی تکالیف، شرابیوں کی قے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔
تپ دق میں یہ دوا قوت جاذبہ کو بڑھاتی ہے۔ ہے فیور۔

علامات

دماغ۔ چڑچڑا پن۔ پست ہمتی، حافظہ کی کمزوری۔ یکسوئی قلب کی نااہلیت۔
سر۔ ہلکا درد سر جس کو دبانے سے اور ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے، پیشانی اور آنکھوں کے حلقوں کے اوپر

کا جکا درد جس میں آنکھوں کی حرکت سے اور ٹھنڈی ہوا سے تکلیف میں زیادتی ہوتی ہے۔ گرمی سے آرام ہوتا ہے

چہرہ۔ چہرہ کی جلد پر خشکی اور خارش کا احساس، ٹھوڑی پر کیل۔

حلق۔ حلق سے کانوں تک درد۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد اور خشکی۔ کھنکھارنا اور بلغم کا نکلنا۔

آنکھ۔ سوزش۔ سرخی۔ تکلیف۔ ہر دفعہ موسم کی تبدیلی میں بڑھ جاتی ہے۔

ناک۔ رطوبت گاڑھی (ڈیفتھیریا) ناک کے بند ہو جانے کا احساس (ٹکس وامیکا) ناک کے اندر دائیں طرف پھوڑے کا سا احساس چھینکنے کی نہ رکنے والی حاجت۔

معدہ۔ بد ذائقہ۔ معدہ میں جلن کا احساس اور شدید پیاس۔ متلی۔ بھوک بڑھی ہوئی۔

شکم۔ ناف کے مقام میں اور شکم کے بائیں طرف مروڑ کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ ملین اور پتلے دست۔ صبح سویرے دست۔

مثانہ۔ پیشاب کا بار بار آنا اور پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب میں ٹھوس رسوب۔ یورک ایسڈ (ریڈیم) پیشاب کی نالی کے مخرج پر جلن اور درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ پیٹ کے نچلے حصہ میں بھاری پن۔ حیض سے کم وقت پر قلیل۔

آلات تنفس۔ زکام۔ تنگ کرنے والی خشک کھانسی۔ مزمن کھانسی۔ دق الریہ بوڑھے آدمیوں کی مزمن کھانسی۔

جلد۔ جلد میں گرمی۔ خارش۔ اکوتہ خارش کرنے والا۔ اور اکوتہ کے دانوں پر کھرنڈ کے بعد دیگرے زیادہ پھوڑوں کا نکلنا۔ بحالت حمل شرمگاہ پر خارش۔ پتی اچھلنا۔ چنبل، زہر باد کیل۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے کندھے اور داہنی ٹانگ میں لنگڑا پن۔

طاقت۔ چھوٹی طاقتیں۔ بعض وقت اونچی طاقتیں بہت کام کرتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ہیپر، کلکیریا۔ سلیشیا، سلفر، آرسنک، پیٹرولیم۔

Ictodes Foetida

اکٹوڈس فوئیڈا

NATURAL ORDER : Rrounculaceae
SYNONYMS : Cimlcifuga Racemosa Black Cohush
PARTS USED : The routs.
TINCTURE : Drug Strength 1'10

یہ دوا دمہ۔ کھانسی۔ زکام۔ اختناق الرحم۔ بائی کے درد۔ کھجلی اور استسقاء کے واسطے مفید ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ نے اس دوا کا مشاہدہ کر کے بتلایا ہے کہ یہ دوا، آرم کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ حلق میں ورم کا احساس، گلے کے غدودوں کا بڑھ جانا۔ ناک میں درم۔ چھینکنا۔ جلدی تکالیف اس میں اور آرم دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور انہیں کے واسطے یہ دوا مفید ہو سکتی ہے۔ دمہ کی تکلیف جن کی زیادتی گرد و غبار میں سانس لینے سے ہو۔ شکم میں تناؤ اور ابھار۔ دوروں والی کھانسی۔

علامات

دماغ۔ عدم توجہی۔ چینخنا۔ چڑچڑا۔ نکتہ چین۔

سر۔ چکر اور بینائی میں دھندلاپن۔ سر کے ایک حصہ میں درد۔ درد منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ پہلے ایک کنپٹی میں درد پھر دوسری میں۔ شریانوں میں ٹپکن۔ پیشانی میں درد۔

ناک۔ ناک میں جہاں تک ہڈیاں ہیں وہاں تک ورم۔ ناک میں سرخی۔ ناک میں پھوڑے کا سا درد زیادہ تر بائیں جانب ناک کی کری ٹھنڈی اور بے خون کے معلوم ہوتی ہے اور اس کے ساتھ رخسار پر سرخ چٹے اور بائیں طرف منہ پر خارش کے دانے چھینکیں، تالو، حلق اور غذا کی نالی کے ساتھ۔ سر میں کسی کسی جگہ پر درد۔ کنپٹیوں کی شریانوں میں شدید ٹپکن کے ساتھ۔

چہرہ۔ نچلے جبڑے سے نچلے تھوک کے غدودوں کا ورم۔

دانت۔ سکروی۔

منہ۔ زبان کا سن ہو جانا۔ زبان دانتوں تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ زبان کی بلندیوں کا اونچا ہو جانا۔ زبان کے کناروں پر اور نوک پر سرخی اور درد۔

حلق۔ حلق میں سینہ تک سوزش چھینکنے سے غذا کی نالی میں درد۔

بھوک۔ تمباکو پینے کی خواہش مگر تمباکو اچھی نہیں معلوم ہوتی۔

معدہ۔ متلی، اور چلتے ہر دفعہ قدم رکھنے پر پیٹ میں احساس جیسے ٹوٹ جاوے گا۔

شکم۔ شکم میں کہیں کہیں بہت تھوڑی جگہ میں درد۔ پیٹ میں پھلاوٹ اور تناؤ۔

مثانہ۔ پیشاب کی حاجت کی بے حد زیادتی۔ پیشاب کا رنگ معمول سے زیادہ گہرا۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیہ پر خواہش نفسانی پیدا کرنے والی خواہش۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا نہ ہونا۔

آلات تنفس۔ دمہ کے دورے۔ یکایک سانس کا پھولنا اور پسینہ۔ پاخانہ سے سانس کا پھولنا اور دیگر تکالیف بھی کم ہو جاتی ہیں۔ خاک کے اڑنے سے دمہ کی زیادتی۔ یا خاک کے اڑنے سے دمہ کا پیدا ہو جانا۔ کھانسی کے دورے زکام۔ گہرا سانس لینے کی رغبت۔ سینہ میں خالی پن کے ساتھ سینہ اور تالو میں سکڑن کے ساتھ اور گہری سانس لینے کے بعد۔

پسلیاں۔ سینہ اور بغلوں میں درد۔ سینہ کے سامنے والی ہڈی میں دبانے والا درد۔

ٹانگیں۔ داہنی پنڈلی میں درد۔

جلد۔ اکوتہ اور دیگر جلدی تکالیف۔

کمی اور زیادتی۔ حرکت سے زیادتی۔ تمام تکالیف کو کھلی ہوا میں آرام ہوتا ہے۔ دمہ خاک اڑنے سے یا دھول سے پیدا ہوتا ہے۔ یا زیادہ ہو جاتا ہے۔

طاقت ۔ نمبر ایک سے نمبر ۶ تک ۔
تعلق ۔ مقابلہ کرو ۔ آرم ٹرائفلم، اسافوئیٹڈا، بیفائیٹس ۔

Actaea Racemosa

اکٹیا ریسی موسا

NATURAL ORDER : Ranunculaceae.
SYNONYMS : Cimicifuga Racemosa. Black Cohosh
PARTS USED : The roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا دوسرا نام "سی می سی فوگا" بھی ہے۔ اس دوا کی نمایاں علامات دماغ میں ملتی ہیں۔ مریض غم میں ڈوبا رہتا ہے اور ہر ایک چیز کا اس کو تاریک پہلو دکھائی دیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوا اختناق الرحم (ہسٹریا) ۔ اور مراق پن کے لیے مفید پائی گئی ہے۔ اس دوا میں اکونائٹ کی طرح موت کا خوف بھی پایا جاتا ہے مریض ہر وقت بولتا رہتا ہے۔ اور وہ جھٹ ایک بات سے یا ایک مضمون سے دوسرے میں پہنچ جاتا ہے جو حالت کہ عام طور پر مالیخولیا میں دیکھی جاتی ہے ۔

اس دوا سے مرگی کے مریض بھی بعض اوقات شفا پاتے ہیں بشرطیکہ شعلہ کا احساس اس طرح ہو جیسے کہ ۔ "دماغ میں لہریں اٹھ رہی ہیں" اور یہ علامت اس دوا کی ایک مخصوص علامت سمجھنی چاہیے ۔ سر اور آنکھوں میں بھی کئی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ درد سر سے پاگل ہوا جا رہا ہے۔ درد سر ہمیشہ آلات تناسل زنانہ کی خرابی سے ہوتے ہیں۔ درد سر پیشانی سے یا گدی میں ہوتے ہیں۔ ان دردوں کے ساتھ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد ہوتا ہے۔ اور دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ مگر ذرا سی حرکت سے یہ درد بڑھ جاتے ہیں ۔

اس دوا میں عجیب احساس یہ ہوتے ہیں جیسے کھوپڑی اوپر اٹھ رہی ہو۔ یا سر کی چوٹی اڑ جائے گی۔ یا سر کے نچلے حصہ سے چاند تک موٹی کیل جڑی ہے۔ سانس اندر کھینچنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہوا کھوپڑی اور دماغ میں جا رہی ہے اور اس سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ جس کی سر یا آنکھوں کی حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔

ایلوپیتھک طریقہ علاج میں اگر کانوں میں آوازیں پیدا ہو جائیں۔ تو اس کے ٹنکچر کو دس سے پندرہ قطرے فی خوراک دینے سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے ۔

چہرے میں رخساروں میں اعصابی درد ہوا کرتا ہے۔ یہ درد رات کے وقت بند ہو جاتا ہے۔ معدے میں اس دوا کے اندر بہت خرابی پائی جاتی ہے۔ معدہ کی خرابی سے سانس متعفن ہو جاتی ہے۔ منہ میں برا ساذائقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ زبان پر میل جم جاتا ہے۔ تھوک لیسدار، اور حلق میں گاڑھا بلغم دیکھنے میں آتا ہے۔ فم معدہ کے بیٹھنے کا احساس دوا کا خاص نشان ہے ۔

آلات تناسل زنانہ پر اس دوا کا اثر بہت گہرا ہوتا ہے رحم اور خصیۃ الرحم میں درد بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ پستانوں سے نیچے درد۔ رحم کے مقام میں درد ہوتا ہے۔ رحم سے درد شکم کی جانب۔ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف جاتے ہیں حیض درد کے ساتھ اور بے قاعدہ ہوا کرتا ہے۔ سیلان الرحم کے ساتھ رحم میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ دردزہ کے سے درد۔ بائیں خصیۃ الرحم میں درد۔ اور اس دوا کو وضع حمل سے کچھ مدت پہلے دینا شروع کیا جائے تو وضع حمل میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ دوران حمل قے کے واسطے بہت مفید ہے۔ اور وضع حمل کے بعد دردوں کو افاقہ دیتی ہے۔ ڈاکٹر لپی فرماتے ہیں، "اس دوا کے اندر وضع حمل کے بعد رحم بیڑو کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ اور بہت درد کرتا ہے" اس دوا سے عفونتی دیوانگی کو بھی فائدہ ہوا ہے۔ جن مستورات کے بچے ہمیشہ مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اگر ان کو ۲ ماہ قبل وضع حمل یہ دوا × ایس دی جایا کرے تو آئندہ بچہ زندہ پیدا ہو گا۔

اکٹیا ریسی موسا، آلات تنفس پر بہت گہرا اثر کرتا ہے۔ اس میں خشک تکلیف دہ کھانسی ہوا کرتی ہے جو رات کے وقت، اور ہر دفعہ بولنے پر بڑھ جاتی ہے۔ یا پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانسی کا یہ نشان نہایت مخصوص ہے بائی کے درد سینہ میں، دل میں، اور جوڑوں میں ہوا کرتے ہیں۔ گدی میں درد اس کا مخصوص ہے نیز بائی کے درد۔ ریڑھ کی کڑیوں میں اور گردن کی کڑیوں میں ہوا کرتے ہیں ۔

حرام مغز کے ورم کی وجہ سے سرسام میں سر اور گردن پیچھے کی طرف کھنچ جاتے ہیں۔ سینہ میں خصوصاً دل کے مقام میں تیز درد جو بائیں بازو کے نیچے تک پہنچتا ہے۔ اور بایاں بازو سن ہو جاتا ہے (اکونائٹ، سپائیلا، رسٹاکس) اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ جسم باندھ دیئے گئے ہوں۔ معمولی سی حرکت سے دھڑکن دل کی حرکت کا ایک دم بند ہو جانا، ایک مریض کو مدر ٹنکچر چھ قطرے ہر روز دیئے جاتے ہیں اس نے بتایا کہ اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دل کی حرکت ایک دم بند ہو جائے گی۔

اس دوا کے درد بجلی کے جھٹکوں کی طرح کبھی دوسری جگہ اور کبھی ایک جگہ ہوتے ہیں، درد مختلف حصص میں بھالے لگنے کے سے ہوا کرتے ہیں۔ مگر رحم اور سینہ کے درد کبھی ایک جانب ہوتے ہیں تو کبھی دوسری جانب یعنی ایک جانب سے دوسری جانب 8 کی طرح پہنچتے اور درد کرتے ہیں ۔

تمام جسم پر چوٹ کا سا درد ہوتا ہے جس کو چھونے سے تکلیف ہوتی ہے ۔

یہ دوا سن یاس میں، نازک مزاج مریضوں میں اور بچوں میں دانت نکلنے کے زمانہ میں خصوصاً مفید ہوا کرتی ہے ۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ یہ دوا عورتوں کی تکالیف اور بائی کے دردوں میں کام آتی ہے۔ اس کے مریض کا مزاج ہمیشہ سرد ہوتا ہے۔ اور سرد رطوب موسم یا ہوا سے ڈلکا مارہ کی طرح تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ بائی کے درد یکایک بند ہونے پر اگر دماغی خرابی پیدا ہو جائے تو یہ دوا دماغی خرابی درست کر کے دردوں کو جسم پر بحال کر دیتی ہے۔ حیض کی خرابیوں میں اس دوا کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ درد دوران حیض ہوا کرتے ہیں۔ یعنی جوں جوں خون کا سیلان زیادہ ہوتا جائے گا۔ اسی طرح درد بڑھتا جائے گا (یکیسس میں خون کا سیلان شروع ہو جائے تو درد رفع ہو جاتے ہیں)

مثلی لورسقے والے دردِسر پر یہ دوا درد کو کم کرتی ہے۔ نبض کی بڑھی ہوئی رفتار لو راہ راست پر لاتی ہے، اور عام تحریک کو شافی ہے۔ عضلاتی اور اینٹھن کے سے درد جن کی ابتدا عموماً نسوں سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ اور قریب قریب جسم کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔

علامات

دماغ۔ مریضہ خیال کرتی ہے کہ وہ پاگل ہوتی جا رہی ہے (کلکیریا کارب)۔ پست ہمت غم میں ڈوبی پریشان اور سسکیاں لیتی ہے (اگنیشیا)۔ اعصابی درد رفع ہو جانے سے پاگل پن، مسلسل بولے جانا اور ایک بات سے دوسری بات میں پہنچ جانا (یعنی مالیخولیا (لیکیسس)، موت کا خوف (ایکونائٹ، آرجنٹ، اگنس کاسٹس، اور نائٹرک ایسڈ) کسی بات پر بھی خیال جانے کی رغبت کا نہ ہونا (ایتھوزا، جلسی میم، نکس وامیکا فاسفورک ایسڈ)۔

سر۔ چکر بھاری پن، چاند میں ہلکا درد اور بینائی میں دھندلا پن۔ سر میں خون چڑھ آنا (بیلاڈونا) سر کے اندر دماغ کا بڑا محسوس ہونا (ارجنٹم نائٹریکم، گلونائن)۔ سر میں ہلکا درد خصوصاً گدی میں بعد دوپہر اور شام کے وقت جس کی زیادتی مکان کے اندر ہو۔ اور کمی کھلی ہوا میں ہو۔ تمام دماغ میں درد اور اس درد کی وجہ سے گدی میں پھوڑے کے سے درد کا احساس جس کی حرکت سے زیادتی ہو۔ بعد دوپہر چاند میں درد۔ اس درد کے دورے صبح کے وقت ہوں۔ سر اور آنکھ کے ڈھیلوں میں درد جس کو حرکت سے زیادتی ہو (بیلاڈونا برائی اونیا)۔ سر کی چوٹی میں یہ احساس کہ چوٹی آڑی جا رہی ہے (ایپیشیا) دردِ سر کی کھلی ہوا میں کمی۔

آنکھ۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں شدید درد (الیو، سپائی جیلیا) پتلیوں کا پھیل جانا، اور آنکھوں کے سامنے دھبے۔ دردِ سر کے دوران آنکھوں میں ورم۔ آنکھوں کے سامنے کالے نشان۔

چہرہ۔ زرد۔ آنکھیں بڑی کھنچی ہوئیں اور ان کے گرد سیاہ حلقے۔ رخساروں میں اعصابی درد، درد کا رات کو رفع ہو جاتا۔ مگر دوسرے دن پھر ظاہر ہونا۔ چہرہ کا بار بار تمتمانا کھلی ہوا کی خواہش کے ساتھ۔

منہ۔ سانس متعفن۔ منہ اور زبان گرم اور خشک۔

حلق۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد۔

معدہ۔ متلی۔ ڈکار۔ دردِ سر اور کپکپی (زیادہ تر مستورات میں) معدہ میں تیز درد۔ فم معدہ کے بیٹھنے کا احساس (بپٹیشیا ہائیڈراسٹس، اگنیشیا، پٹرولیم، سلفر، دائی برنم)

شکم۔ شکم میں نوبتی شدید درد، جن کو آگے کی طرف جھکنے سے اور پاخانہ کے بعد آرام ہو (کالوسنتھ) آنتوں میں، کمر میں اور اعضاء میں زخم کا سا درد۔ شکم کی دیواروں میں درد۔

پاخانہ۔ کبھی دست اور قبض (انٹم کروڈ، ایکونڈیم، نکس وامیکا)۔ پتلے سیاہ، بدبودار دست بار بار ہوں (آرسنک)

مثانہ۔ پیشاب کی نہ رک سکنے والی بار بار حاجت۔ گردوں کے مقام میں اور کمر میں درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض بے قاعدہ۔ دیر سے یا رکا ہوا (پلساٹیلا، سینی شیو، سیپیا)۔ حیض کے وقت اختناق الرحم اور مرگی کے دورے۔ رحم کے مقام میں تیز درد ایک جانب سے دوسری جانب جائیں خصیۃ الرحم میں درد جو اوپر کی طرف گولی کی طرح چلیں۔ رحم کے مقام میں نیچے دبانے والے درد کے ساتھ کمر میں درد اور اعضاء بھاری محسوس ہوں (الیو، پلساٹیلا، سیپیا) شکم کے نچلے حصہ میں شدید درد۔ بائی کی وجہ سے حیض میں درد، سیلان الرحم، رحم میں بوجھ کے احساس کے ساتھ (سیپیا) دوران حمل متلی۔ جھوٹا دردزہ (جلسی میم، کالوفائلم، سیکیل) شکم میں تیز درد، بے خوابی (کافیا) وضع حمل کے وقت سردی اور لرزہ، دردزہ بہت تیز، دل میں اعصابی درد کے دورے۔ وضع حمل کے بعد نفاس کا رک جانا (ایکونائٹ) رحم کے منہ میں سختی (بیلاڈونا، جلسی میم)۔ عفونتی دیوانگی میں دماغی خرابی (ہیوسمس)۔ بائیں پستان کے مقام میں شدید درد پستانوں میں سوزش۔ عفونتی دورے۔

آلات تنفس۔ رات کے وقت خشک، مسلسل اور چھوٹی کھانسی (رالیومنا، ہیوسمس، پلساٹیلا)۔ حلق میں سرسراہٹ شدید کھانسی کے ساتھ سینہ میں درد جس میں حرکت سے زیادہ ہوتی (بیلاڈونا، برائی اونیا، مرک، فاسفورس)۔

قلب۔ دل کے مقام میں درد جس کے بعد دھڑکن ہو۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن اور کمر کے عضلات میں بائی کے درد اور ان میں اکڑن کا احساس (رسٹاکس) ریڑھ کی ہڈی میں بجلی کی طرح صدمے اور درد۔ ٹھنڈی ہوا سے گردن کا اکڑ جانا (ڈلکامارا) ہاتھوں کو حرکت دینے سے بھی یہ درد بڑھ جائے۔ صبح کے وقت اور گردن پیچھے جھکانے سے ریڑھ کے اوپر والی کڑیوں میں کھینچنے والا درد۔ ریڑھ میں ذکی الحسی (اگریکس) کمر میں شدید درد (اسکولس) جو رانوں میں نیچے تک چوتڑوں میں سے ہوتا ہوا آتے (اسکولس)۔ سر اور گردن پیچھے کی طرف کھنچے ہوتے (نقاطی بخاروں میں)۔

اعضاء۔ بائیں بازو کی بے قاعدہ مسلسل حرکت۔ بازو کا ناکارہ ہو جانا۔ جوڑوں میں بائی کے درد گرمی اور ورم کے ساتھ (برائی اونیا) ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں اینٹھن۔ اعضاء میں درد۔ عضلات میں زیادہ اور پھوڑے کا سا درد (آرنیکا) پیٹ کے عضلات میں بائی کے درد۔ لکھتے وقت انگلیوں کا کانپنا، اعضاء کے رعشہ کی وجہ سے چلنے میں وقت۔ اعضاء میں بے چینی و بے آرامی کا احساس۔ جوڑ بند میں چلتے وقت درد اور کھلی ہوا میں ان کا پھوٹا محسوس ہونا داہنے پیر کے انگوٹھے میں سوزش پیدا کرنے والا درد جو اعضاء میں جائے۔

مخصوص خواص۔ عضلات میں کمزوری کپکپی اور اینٹھن۔ تمام جسم پر اعصابی رعشہ۔ اینٹھن اور تشنج کے دورے مرگی اور ہسٹریا کے دورے۔ رحم یا خصیۃ الرحم کی تحریک کی وجہ سے مختلف حصص میں بھالے لگنے کے سے درد۔ عام طور پر رعشہ کی سی حالت۔ قبل دوپہر بے چینی۔ بعد دوپہر تحریک۔ کسی چیز پر توجہ قائم نہ کر سکنا۔ زیادہ تر بائیں حصص کا مبتلا ہونا۔ درد ایکدم شروع ہوتے ہیں۔ درد بجلی کی طرح کبھی یہاں اور کبھی وہاں ہوتے ہیں تمام جسم میں چوٹ کا سا درد۔

نیند۔ بالکل بے خوابی (کافیا، اوپیم)۔ خواب میں تکالیف دکھائی دینا۔ بے چینی کی نیند۔

کمی اور زیادتی۔ آرام کرنے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ مگر حرکت سے بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا جسم میں داخل ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ اور اسی لیے مریض کو اس سے تکلیف ہوتی ہے یا تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

لیکن دردِ سر کھلی ہوا میں کم ہو جاتا ہے اور گرم مکان میں بڑھ جاتا ہے۔ علامات رات کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ مگر رخساروں کا اعصابی درد رات کے وقت رفع ہو جاتا ہے۔ بازوں میں اور جوڑ بندوں میں شام کے وقت درد ہوتا ہے۔ حیض کے دوران تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ مگر کھانے سے آرام ہوتا ہے۔ صبح کے وقت بھی تکالیف بڑھتی ہیں۔ حیض کا سیلان جتنا زیادہ ہوتا ہے تکالیف اتنی ہی زیادہ ہوتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ایک سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ اس دوا سے پیدا شدہ بے خوابی اکونائٹ سے۔ دردِ سر اور متلی کو سپیشیا سے درست کیا جاتا ہے۔ بے چینی اور موت کے خوف میں اکونائٹ کا ثانی ہے۔

مقابلہ کرو:۔ برائی اونیا، پلساٹیلا (بائی کے دردوں میں)، کالو فائلم (رحم کی تکالیف میں)، سیپیا، ایٹرم میوریٹیکم، اگنیشیا، جلسی میم (رحم کی خرابی سے دردِ سر)۔ لائیکو پوڈیم (دردوں کا ایک طرف سے دوسری طرف جانا)۔ آرسنک (اکیلے رہنے سے خوف)۔ بلکیریا (چوہوں کا دکھائی دینا)۔

دردِ کمر میں اکٹیا ریسی موسا کا الکلائیڈ مکرائیٹین ×۳ طاقت میں زیادہ مفید ہوتا ہے۔

Actaea Spicata

NATURAL ORDER : Ranunculacea
SYNONYMS : Baneberry; Cohosh.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اکٹیا سپائی کاٹا

یہ دوا بھی اکٹیا ریسی موسا کی طرح بائی کی تکلیف میں فائدہ کرتی ہے۔ لیکن یہ دوا زیادہ تر چھوٹے جوڑوں اور کلائیوں کے بائی کے دردوں میں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ تھوڑی سی محنت کے بعد ان جوڑوں میں ورم آجاتا ہے۔ دردوں کی نوعیت چیرنے اور کھینچنے کی طرح ہوتی ہے۔ دایاں بازو اور داہنی کلائی پر اس کا خاص اثر ہے۔ یہ درد ہاتھ لگانے یا حرکت کرنے سے بڑھتا ہے۔ اس قسم کی نوعیت کے درد گلے ہوئے دانت یعنی کھوکھلے دانت سے شروع ہو کر کنپٹی تک جاتے ہیں۔

اس دوا کے درد، حرکت کرنے سے، موسم کی تبدیلی سے اور ٹھنڈک سے بڑھتے ہیں۔ یہ دوا زیادہ تر مردوں کے لیے مفید ہے (عورتوں کے لیے، اپیکاک، اکٹیا ریسی موسا)۔

شدید پھاڑنے والے اور کھینچنے والے درد۔ ذراسی محنت سے جوڑوں میں ورم اس کا مخصوص نشان ہے، تمام جسم پر لیکن خصوصاً جگر اور گردوں کے مقام پر۔

علامات

سر۔ جلن، چکر، دماغی پراگندگی، سر کو خون کا چڑھنا، چکر، پھاڑنے والا درد سر جو کہ کھلی ہوا میں سکون ہو، دماغ میں ٹیکن، سر کی چوٹی سے دونوں بھوؤں کے درمیان تک درد۔ پیشانی میں حرارت، پیشانی

کے بائیں جانب کے ابھار میں درد جیسے ہڈی پھیل گئی ہے۔ کھوپڑی میں خارش پکنے کے بعد دیگر سے حدت کے ساتھ۔ ناک کی نوک سرخ۔ بہنے والا زکام۔

چہرہ۔ اوپری جبڑے میں شدید درد جو دانتوں سے رخساروں کی ہڈیوں میں سے ہوتا ہوا کنپٹیوں تک جائے، سر اور چہرہ پر پسینہ، ناک چھنکنے پر چھینکنے پر کانوں میں اینٹھن جس رخسار کے بل سوئے اس پر پسینہ آئے۔

منہ۔ تھوک کی زیادتی۔ منہ سے تعفن، حلق میں بولتے وقت اور ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتے وقت درد۔

معدہ۔ فم معدہ کے مقام میں پھاڑنے والے اور تیر لگنے کے درد قے کے وقت فم معدہ اور معدہ میں اینٹھن کے سے درد۔ تنفس میں دقت اور دم گھٹنے کے احساس کے ساتھ کھالینے کے بعد یکایک سستی۔ پانی پینے کے بعد معدے کا کینسر پھاڑنے والے اور کھینچنے والے دردوں کے ساتھ۔

شکم۔ شکم کا تشنجی طور پر پیچھے کی طرف کھنچنا۔ پیڑو میں تناؤ اور چبھن۔

آلاتِ تنفس۔ رات کے وقت لیٹ جانے پر سانس چھوٹی اور بے قاعدہ، دم گھٹنا، سردی لگ جانے سے تنفس چھوٹا۔

اعضاء۔ جوڑوں میں پھاڑنے والے درد۔ چھوٹے جوڑوں، کلائیوں، انگلیوں، ٹخنوں اور پاؤں کی انگلیوں میں بائی کے درد۔ ذراسی محنت سے جوڑوں میں ورم، کلائی متورم اور سرخ جس کی زیادتی حرکت سے ہاتھوں میں فالجی کمزوری۔ بازوں میں لنگڑا پن۔ گھٹنوں میں درد۔ کھاتے یا بولتے کے بعد یکایک سستی۔ ہتھیلی پر بوجھ برداشت نہ ہو سکے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔ سی می سی فوگا، کالو فائلم، لیڈم، رسٹاکس، سٹکٹا۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

X-Rays

PIEPARATION : X-Rays absorbed in Sugar of Milk.

اِکس ریز

اس دوا کی آزمائش ڈاکٹر برن ہارڈوٹ بن کل نے کی تھی۔ اگر انہوں نے اس کے سوائے اور کوئی ہومیو پیتھک خدمات نہ کی ہوتیں تو بھی ان کا نام تاحشر قائم رہتا۔ مگر ہومیو پیتھی میں ان کی خدمات اس قدر زیادہ ہیں جس کو ہومیو پیتھک برادران کبھی بھول نہیں سکتے۔

اِکس ریز کی آزمائش سے انہوں نے دنیا پر روشن کیا ہے کہ یہ دوا کتنے ہی مایوس مریضوں کو از سرِ نو زندگی بخشی ہے۔ اور پرانی تکالیف میں کس قدر گہرا اثر پیدا کرتی ہے۔

ہم ڈاکٹر مسجان، بی، کیمبل کے بھی مشکور ہیں۔ جو اس دوا کی آزمائش کرنے والوں میں سے تھے کیونکہ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ اس دوا کے اندر کس قدر قوت منعکسہ اثر پیدا کرنے والی ہے اور کس طرح سے یہ دوا پوشیدہ ان علامات کو جسم پر ظاہر کر دیتی ہے۔ جن کا جسم پر شاید ظاہر ہونا ناممکن ہوتا کیونکہ بعض وقت ہر سہ دشمن سورا، سائیکوسس اور سفلس اکٹھے ہو کر انسانی جسم کے اندر اس طرح اپنا تسلط جمائے رہتے ہیں کہ جس سے انسانی جسم کی تکالیف کا کسی طرح خاتمہ ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے اثر سے بڑی بڑی سخت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن سے مریض کی موت تو ہوتی ہے مگر اس

کے ساتھ ساتھ مریض کی تکلیف کی بھی انتہا ہو جاتی ہے۔

جب سفلس یا سوزاک کا زہر ایسے مریض کے جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے یا جو قبل ازیں سورا سے متحرک ہے یا ایسے جسم میں سل بازہر اثر کر جاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے موقعوں پر نہایت غور و فکر کے بعد منتخب دوا از قسم کلیریا، میڈورنیم سفلینم، سورنیم، سیپیا، سلفر یا ٹیوبرکیولینم وغیرہ اثر نہیں دکھاتیں یعنی نہ تو ایسی دوا سے مریض کچھ آرام محسوس کرتا ہے اور نہ چھپی ہوئی علامات ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ تو یہ دوا یعنی اکس ریز اس وقت اپنا بہترین کام کرتی ہے۔

یہ ہر ایک معالج کے مشاہدہ میں آچکا ہو گا۔ (جس کو مروجہ علاج اکس ریز کے بعد ایسے مریضوں کے دیکھنے کا موقع ملا ہے) کہ جب اکس ریز سے کسی ہڈی یا نرم ریشہ کا علاج کیا جاتا ہے تو اس علاج کے بعد جو خرابی ماؤف مقام میں باقی رہتی ہے، یا کوئی اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا علاج کرنا کس قدر مشکل اور دشوار ہے۔ کیونکہ اکس ریز کا اس قدر زیادہ گہرا اثر ہوتا ہے، اور وہ قوت حیات کو اس قدر زیادہ مائل کر دیتی ہے کہ کوئی بھی دوا اپنا اثر نہیں کر سکتی۔ مثال کے طور پر اگر اکس ریز سے پیدا شدہ آبلہ یا جل جانے کا نشان چاہے وہ ہڈی پر ہو یا کسی نرم حصہ جسم پر ہو جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آج تک باوجود بہترین علاج کے وہ آبلہ یا نشان کسی طریقہ حکمت سے درست نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ اس کا انجام خطرناک اور مہلک ثابت ہوا۔ ان واقعات کو غور سے مشاہدہ کرنے سے یہ عیاں ہے کہ چونکہ اکس ریز کا اثر جسم پر نہایت ہی گہرا اور دیرپا ہوتا ہے۔ اسی لیے ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں جہاں تکالیف جسم انسانی کی گہرائی میں پہنچ چکی ہوں اور جن کو مٹانے کے واسطے یا سطح جسم پر لانے کے واسطے باقی سب دوائیں ناکارہ ثابت ہو چکی ہوں، اکس ریز ہی ایک دوا ہے جو ایسا اثر پیدا کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی، جب اس دوا سے چھپی ہوئی تکالیف جسم پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تو ہمارے لیے ان کی روک تھام کرنا اور ان کا علاج کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم ہمیں یہ اچھی طرح سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہم کس قدر فائدہ مریض کو پہنچا سکتے ہیں یا کس قدر آرام ہم اس کو اپنی دواؤں سے دے سکتے ہیں۔

جس طرح ہنی مین، ہیرنگ اور دیگر احباب نے بتایا ہے کہ دوا کی آزمائش کا بہترین طریقہ ان کی طاقتوں سے ہے۔ کیونکہ ہومیوپیتھک دوا طاقتوں کی بہ نسبت اس کی اصل حالت کے زیادہ مفید ہوتی ہے (مثال کے طور پر، لائیکوپوڈیم، سلیشیا اور سلفر کو لیا جا سکتا ہے) اور چونکہ اکس ریز کی آزمائش بھی الکحل میں مثل میگنیشیا، پولس وغیرہ کی طرح جا سکتی ہیں۔ اسی لیے اکس ریز کی آزمائش بھی طاقتوں سے کی گئی۔

پروفیسر رونٹ جن نے ۱۸۹۵ء میں بتایا کہ کس طرح ... اکس ریز دریافت کیا گیا اور کس طرح سے اس کی طاقتیں بنائی گئیں۔ مضمون کے آخیر پر دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر جو دریافت نہ کریں کہ اکس ریز کا اثر جسم پر کیا ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں ہر ایک چیز کا تجربہ ہوتا ہے، جس قدر جلد اس کی آزمائش کی جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک ڈرام کی شیشی خالص الکوحل سے بھر دی گئی اور اس کو آدھے گھنٹہ تک کروکس ٹیوب (جب کہ مشین کام کر رہی تھی) کے سامنے رکھ دیا گیا اور اس پر نمبر۱ کی چٹ لگا دی گئی۔ اس دوا میں چھوٹی شکر کی گولیاں بھر دی گئیں اور بروکلن ہنی مین یونین کے جلسہ میں اس شیشی کو پیش کیا گیا ہر ایک ممبر کو دیکھ کر حیرانی ہوئی اور ہر ایک نے دو دو تین تین گولی اسی وقت منہ میں ڈال لیں۔ آدھے گھنٹے کے اندر ہی اس جادو بھری دوا نے اثر پیدا کرنا شروع کر دیا۔ بعض آدمیوں پر تو اس کا اثر کئی ماہ تک رہا۔ اور بعض کو ساری عمر تک۔ ان سب کی علامات ایک جگہ جمع کر کے اس دوا کے خواص کو سمجھا گیا۔

چونکہ اس دوا کی آزمائش میں علامات اس قدر مخلوط ہیں کہ اگر ان سب کو اس جگہ لکھا جائے تو شاید ناظرین کی مطلب براری نہ ہو سکے۔ یا ناظرین اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں، اس لیے مصنف نے صرف مخصوص خواص کو ایک جگہ جمع کر کے درج کیا ہے۔

اکس ریز سے جلد میں تحریک پیدا ہوتی ہے جس کا نتیجہ آکلہ ہوا کرتا ہے، اور شدت کے درد ہوتے ہیں آلات تناسل کے غدود بھی اس دوا سے متاثر ہوا کرتے ہیں۔ خصیئے اور خصیۃ الرحم سوکھ جاتے اور بانجھ پن مستورات میں نیز مردوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ خون میں غدود جاذبہ میں اور مغز استخوان میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی اور سفید پانی کی جسم میں زیادتی ہو جاتی ہے، یہ دوا جلے ہوئے مگر نہ مندمل ہونے والے زخم پر اکسیر کا کام کرتی ہے۔ نیز چنبل میں بھی فائدہ کرتی ہے۔

یہ انسانی جسم کے اندر ایک تلاطم پیدا کر دیتی ہے اور چھپے ہوئے امراض نیز قوت منعکسہ کو ابھار دیتی ہے، یا یوں سمجھنا چاہیے کہ انسان کی طاقت زندگی کو بڑھا کر از سر نو صحت کے راستہ پر ڈال دیتی ہے۔ دبی ہوئی علامات خصوصاً سائیکوسس کی یا دیگر متفرقہ عوارضات کی علامات کو سطح جسم پر لاتی ہے۔

علامات

سر۔ سر اور چہرے کے مختلف حصوں میں چبھنے والے درد اور اوپر والے جبڑے کی داہنی جانب ہلکا درد۔ گردن کی سختی اور اکڑن گردن میں اچانک کڑکن کانوں کے پیچھے درد کی شدت تکیہ پر سر اٹھاتے وقت گردن کے عضلات میں سخت درد۔ کانوں میں بھراؤ کا احساس اور سر میں گھنٹے بجنے کی آواز۔

منہ۔ زبان خشک، کھر کھری اور درد کرے۔ حلق میں نگلتے وقت تکلیف متلی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواب مباشرت کے، قوت باہ کا نہ رہنا، دبے ہوئے سوزاک کو یہ دوا ابھار دیتی ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بائی کے درد۔ عام جسمانی تھکاوٹ کا احساس۔ ہتھیلیاں کھر کھری۔

جلد۔ خشک خارش پیدا کرنے والا اکونہ۔ ناخنوں کے گرد کھجلی کے دانے۔ جلد خشک اور اس میں جھریاں مسے۔ ناخنوں کا موٹا ہو جانا۔ چنبل۔ جلد جا بجا سے پھٹی ہوئی اور درد کرے۔

طاقت۔ نمبر ۱۲ سے کم استعمال نہ کرنا چاہیے۔ نمبر ۱۲ سے اوپر کی سب طاقتیں۔

کمی اور زیادتی۔ بستر میں، بعد دوپہر، شام کو اور رات کو نیز کھلی ہوا میں علامات بڑھتی ہیں۔
تعلق۔ مقابلہ کرو:۔
ایکٹری سٹی (پریشانی۔ اعصابی رعشہ۔ بے چینی۔ دھڑکن اور درد سر، مریض آندھی۔ پانی سے ڈرتا ہے۔ اعضاء کا بھاری پن)۔
میگنیشیا پولی امیور (سوزش اور جسم بھر میں بھلسے لگنے کا درد۔ جوڑوں میں ہڈیاں ٹوٹنے کی طرح کا درد۔ خصوصاً جہاں دو ہڈیوں کی کڑیاں ملتی ہیں۔ گولی لگنے کی طرح، اور جھٹکے کے سے درد۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر میں کیل گڑی ہو، پرانے زخموں میں سے پھر خون بہنا)
میگنیشیا پولس آسٹریکس (بے آرامی کی نیند۔ نیند کا نہ آنا۔ گردن کی کڑیوں میں کڑکن۔ ٹھنڈک کا احساس درد دانت)
میگنیشیا پولس آسٹریلیس (بڑے انگوٹھے کے ناخن میں سخت درد۔ ناخنوں کا بدشکل ہو کر بڑھنا اور گوشت میں گھس جانا۔ پاؤں کے جوڑ کا جلد اتر جانا۔ پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے درد)
اس دوا کا اثر کیڈمیم سالفس سے زائل ہوتا ہے۔

Echinacea Angustifolia

اکنیشیا انگس چیفولیا

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Cone flower; Biack Sampson
PARTS USED : Entire plant with roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا ابتدا میں اکلٹک طریقہ حکمت میں تپ محرقہ، خناق، لال بخار، سرطان، پھوڑے، اور سانپوں کے کاٹنے میں استعمال کی جاتی تھی بسنہ ۱۸۹۰ء میں ہومیوپیتھک میڈیکل سوسائٹی نیویارک کو ڈاکٹر فاہنس ٹاک نے اس دوا کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھا کہ "میں اس کو ذاتی تجربہ کی بنا پر اس طرح استعمال کیا کرتا ہوں کہ اگر منتقل ہونے والے بائی کے دردوں میں پلساٹیلا ناکامیاب ہو جائے تو اکنیشیا فوراً ٹھیک کر دیتا ہے۔ جب پھوڑے یکے بعد دیگرے ظاہر ہو کر ایک مقام پر رک جائیں اور اس میں سے نہ تو مواد نکلے اور نہ بیٹھیں، ایسے پھوڑوں کے لیے اکنیشیا ہی صرف دوا ہے سرطان میں جب یہی علامات پائی جائیں اور سرطان کا رنگ نیلگوں ہو اور حد سے زیادہ درد ہو تو یہ دوا چند گھنٹوں میں مریض کو ڈاکٹر کا ممنون بنا دیتی ہے۔ ناک کی ہڈیوں کے سڑ جانے میں یہ دوا بڑی کارآمد ہے؛ سیلان الرحم میں بھی جہاں سیلان کا رنگ ایک پکے ہوئے پھوڑے کی طرح زرد چمکدار مواد کی طرح کا ہو مفید ہے۔ نیز جلد کے گل جانے اور سڑ جانے میں رسٹاکس اور آرسنک کا مقابلہ کرتی ہے، کولہے کی ہڈی کے درد اور اس کے دق میں نیز آتشک کی وجہ سے حلق کے سڑ جانے میں بہترین دوا ہے۔ غرضکہ جہاں سمیت جسم کے اندر اثر کر چکی ہو یا شروع ہو رہی ہو اکنیشیا کا خیال کرنا چاہیے۔

مفصلہ ذیل اقتباس اکلکٹک میڈیکل جنرل سے نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے اس دوا کے عام خواص کا پتہ لگتا ہے۔۔ اکنیشیا خون اور جسم کے دیگر رطوبات زندگی کو صاف کر کے ان میں طاقت بخشتا ہے، اگر کافی مقدار میں اکنیشیا دینے کے بعد جسم کے اندر تپ محرقہ، خناق، سرطان، اور دیگر قسم کے زہریلے پھوڑوں کا زہر داخل کر دیا جائے تو اس قسم کا زہر اس شخص پر کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ نارتھ امریکن جنرل آف ہومیوپیتھی کے دسمبر ۱۸۹۶ء کے میگزین میں ڈاکٹر سچارلس نے جو مضمون دیا ہے اس کا اقتباس ناظرین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ "مجھے شک ہے کہ اس قدر معالجین نے جو یہاں آکر جمع ہوئے ہیں اپنی پریکٹس کے زمانہ میں وبائی طور پر فرداً ایسے مریض نہ دیکھے ہوں کہ جن کی زبان اس قدر متورم ہو گئی ہو کہ منہ سے باہر نکلتی ہو، اور زبان کی جھلی حلق کے اندر چلی گئی ہو اور ناک کی جھلی ناک سے باہر لٹک پڑی ہو جس سے بے حد بو آرہی ہو اگر ان کے سینہ پر یا ہوا کی نالیوں پر سینہ دیکھنے کا آلہ (اسٹیتھس کوپ) رکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جھلیاں آلات تنفس کے اندر گھس گئی ہیں۔ اور اب مریض کی تکالیف کا خاتمہ ہونے والا ہے، اس لیے نہیں کہ معالج ماہر ترین ہے بلکہ اس لیے کہ قدرت ہمیشہ کے لیے مریض کو گہری نیند سلا کر مصیبت کا آخری پردہ گرا رہی ہے۔ مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ میں بتلاؤں کہ ایسے مریض کا بخار بہت تیز ہوتا ہے۔ نبض تاگے کے مانند باریک اگر دوں کا فعل معطل، چہرے سے جان کنی کی حالت نمایاں وغیرہ علامات ہوا کرتی ہیں۔ شاید ایسے موقع پر عمل جراحی بھی کچھ کام نہ دے سکے۔ مگر یہی وقت اکنیشیا کو استعمال کرنے کا ہے اور اکنیشیا کے استعمال سے مریض کی حالت نہ صرف سدھر جائے گی۔ بلکہ مریض بہت جلد شفایاب ہو جائے گا، میرے ہاتھوں میں اس دوا کا فعل اس قدر یقینی ہے کہ اگر مریض شروع ہی میں میرے پاس آجاتے، تو ان علامات کو شاید دیکھنے کا موقع ہی نہ ملے"۔

میڈیکل کلینز میں ڈاکٹر فنیلے یوں فرماتے ہیں:۔ "یہ دوا پھوڑوں کے مسلسل نکلنے والے مادہ کو روکنے کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے میں نے آج تک کوئی برسے سے برا مریض ایسا نہیں دیکھا جس کو اکنیشیا کے اونس یا ڈیڑھ اونس (دس قطرے فی خوراک دن میں چار بار) پلانے سے پھوڑے باقی رہے ہوں، یا دوبارہ نکلے ہوں، اگر آپ صاحبان اکنیشیا کو منہ آنے کی بیماری میں ان مریضوں پر اندرونی و خارجی طور پر استعمال کر کے دیکھیں جن کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہو تو اس دوا کو بہترین پائیں گے، اس دوا نے پرانے اور مندمل ہوتے والے زخموں میں اندرونی اور خارجی طور پر بہترین کام کیا ہے۔ تپ محرقہ میں جبکہ موت سامنے نظر آرہی تھی، میں نے اس دوا کو بے مثل پایا۔

شکاگو میڈیکل ٹائمس میں ڈاکٹر ہوگی یوں فرماتے ہیں:۔ "منجملہ اور باتوں کے یہ بتلانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں، کہ میں ایک مریض کا علاج کر رہا تھا جس کے سر پر بالوں کی جڑوں میں چھوٹے چھوٹے گومڑ نکل آتے تھے، اکنیشیا کے استعمال سے وہ جاتے رہے۔"

ڈاکٹر جوزف میڈیکل گلینر میں فرماتے ہیں:۔ "میں نے اکنیشیا کو چیچک کے دباؤ میں بہت مفید پایا اکنیشیا سے مرض کی شدت کم ہو گئی، آبلے ہلکے ہو گئے اور جلد بھر گئی، میرے ہاتھ میں

سے مریض ایسے تھے کہ اگر ان کو وقت پر اکینشیا نہ دیا جاتا تو وہ ضرور ہی موت کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتے جہاں چیچک کے آبلے آپس میں مل چکے تھے اور نہایت شدید قسم کے آثار مثلاً بخار کی تیزی، بے ہوشی نیند میں تکنا، جسم اور سانس ناقابل برداشت پیشاب بند، حد سے زیادہ پیپ وغیرہ وغیرہ اگر اکینشیا اندرونی اور خارجی طور پر استعمال کیا جائے تو مرض کی شدت روز بروز کم ہوتے ہوئے مریض دوبارہ زندگی حاصل کرتا ہے۔ سب سے عجیب بات ایسے مریضوں کو اکینشیا دینے کے بعد مشاہدہ کی گئی وہ یہ تھی کہ جسم اور سانس سے بو بھی کم ہوتی گئی۔

ٹائیفائڈ بخار میں دست۔ سوزاک۔ زہرباد اور متعفن زخم۔ ورم فاسد۔ گمگھاجن کے ساتھ آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آئیں۔ حادیا مزمن بیماریوں میں اگر سمیت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو اکینشیا کا فوری استعمال ضروری ہوا کرتا ہے کینسر کے آخری مرحلوں میں کینسر کے درد کو سکون دینے کے لیے بہترین دوا ہے۔ بواسیر عفونتی تکلیفات۔

تھکاوٹ کا احساس، ورم زائدمیں بہ دوا ورم کو پکانے میں کام آتی ہے۔ اور ان کیسوں میں مفید ہے جن کی دیکھ بھال ٹھیک طریقہ پر نہ کی گئی ہو اور مواد بن چکا ہو، ایسے حالات میں اس کا استعمال مواد کو خارج کرتا ہے۔ غدد جاذبہ میں ورم۔ بدبودار رطوبتوں کے اخراج لاغری اور بے حد کمزوری کے ساتھ، شکم میں دوڑنے والے درد، بدبودار ریاح اور پتلے زردی مائل دست۔

علامات

دماغ۔ کند ذہنی چڑچڑے پن کے ساتھ تحریک کی وجہ سے دماغی کام کرنے کی ناقابلیت۔ دماغ میں پراگندگی کا احساس۔ بعد دوپہر دماغی پریشانی، خوف کا احساس۔ قلب کے مقام پر درد۔ تیز نبض کے ساتھ۔ قوی عقلیہ کے سن ہونے کا احساس غنودگی جمائیوں کے ساتھ۔ دماغ کو یکسو نہ کر سکنا۔

سر۔ سر کو ہلانے سے۔ دماغ میں ہلکا درد۔ سر میں خصوصاً بائیں آنکھ پر ہلکا درد، جس کو کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔ چاند پر شدید درد جس کو بستر پر آرام کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ سر میں میٹھی ٹیکن، زیادہ تر کنپٹیوں میں، سر کا بہت بڑا محسوس ہونا۔ شام کے وقت سر میں میٹھا درد۔ کنپٹیوں میں ابھار کا احساس۔ بائیں کنپٹی میں یکایک درد۔ گدی میں ہلکا درد۔ کنپٹیوں میں مسلسل ہلکا درد جس کو آرام کرنے سے اور دبانے سے آرام ملے۔ سر کا بے حد بڑا ہونے کا احساس، دماغی کمزوری کے ساتھ، سر میں چکر اور بے حد کمزوری۔ سر میں درد جن کے ساتھ بعض اوقات چہرہ پر تمتماہٹ ہو۔

آنکھ۔ پڑھنے سے آنکھوں میں درد۔ ایک ہی نقطہ پر نظر جمانے سے درد اور پانی کا آجانا، جس کو آنکھیں بند کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ آنکھوں میں نیند کا احساس۔ مگر سو نہ سکنا۔ آنکھوں کا معمول سے زیادہ روشن معلوم ہونا۔ داہنی آنکھ کے ڈھیلے کے پیچھے درد۔ دونوں آنکھوں میں ہلکا درد۔ ٹھنڈی ہوا سے پانی کا آنا، آنکھوں اور کنپٹیوں میں شدید درد۔

کان۔ داہنے کان میں گولی لگنے کا سا درد۔

ناک۔ نتھنوں کا نرخرے اور ناک کے اندرونی حصہ میں بلغم کی زیادتی کی وجہ سے بند ہو جانا۔ ناک میں ناک کے بھرے ہونے کا احساس۔ ایسا محسوس ہو کہ ناک بند ہو جاتے گی۔ ناک کو بار بار چھنکنا، مگر ناک کے صاف ہونے کا کسی وقت بھی اعتبار نہ ہونے کی وجہ سے آرام نہ ملے۔ نتھنوں میں زخم، داہنے نتھنے سے رطوبت کا اخراج۔ داہنے نتھنے میں زخم کا سا درد۔ سردی کا برداشت نہ ہو سکنا۔ سردی سے رطوبت بہنے لگے، داہنے نتھنے سے نکسیر۔ داہنے نتھنے میں پھوڑے کا سا درد۔ انگلی ڈالنے سے خون آجاتے۔ آنکھوں کے اوپر درد چھینکوں کے ساتھ، ناک سے بدبودار رطوبت۔ ناک کے اندر جھلی کا پڑ جانا اور باہر نکل آنا۔

چہرہ۔ درد سر کے وقت چہرہ زرد۔ چہرے کا تمتمانا۔ پیشانی اور رخسار پر باریک کھجلی کے دانے چہرے پر اعصابی درد۔ قے سے چہرہ زرد۔ ہونٹوں میں کاٹنے والی سرسراہٹ۔

دانت۔ دانتوں میں تیر کا سا درد۔ جس کی زیادتی داہنی طرف ہوتی ہے۔ دانتوں میں اعصابی درد۔ دانتوں میں میٹھا درد۔ مسوڑھوں کا گل جانا اور ان میں سے جلد خون کا آنا۔

منہ۔ صبح کے وقت زبان پر سفید میل، اور منہ میں سفید جھینے دار تھوک۔ زبان پر ہونٹوں پر اور منہ کی جھلیوں میں کاٹنے کی سی سرسراہٹ۔ زبان پر سفید میل سرخ کناروں کے ساتھ۔ لیسدار سفید تھوک کا اجتماع۔ زبان میں سوزش تھوک کی زیادتی کے ساتھ۔ حلق کے پاس خشکی کا احساس۔ صبح کو منہ کا ذائقہ خراب۔ ذائقہ کسیلا، منہ خشک، منہ کے اور ہونٹوں کا پھٹ جانا۔ زبان خشک اور متورم۔ دانتوں پر میل کی پپڑیاں۔

حلق۔ حلق میں بلغم کا اجتماع۔ حلق میں بلغم کے ساتھ چپلی کا احساس۔ حلق میں کاٹنے کی سی سرسراہٹ۔ کھٹی رطوبت کی قے کے بعد حلق میں سوزش۔ حلق کا درد زیادہ تر بائیں طرف۔ حلق کے غدود ارغوانی یا کالے اور ان کے اوپر نیالے رنگ کی جھلی جو ناک کے سوراخوں اور ہوا کے راستوں میں پھیلے۔ حلق میں زخم۔

بھوک۔ بھوک ندارد۔ ٹھنڈے پانی کی خواہش۔ متلی کی وجہ سے کچھ نہ کھا سکنا۔

معدہ۔ بستر پر جانے سے پہلے متلی، جس کو لیٹ جانے سے آرام ہو۔ کھانے کے بعد معدے اور پیٹ میں ریاح کا بھرنا۔ کھانے کے بعد ڈکار غذا کے ذائقہ کی۔ متلی ڈکاروں کے ساتھ، پیٹ کے ریاح سے ابھار جس کو ڈکار لینے سے آرام نہ ہو۔ بے مزہ ریاح کی ڈکار، کھٹی ڈکار جس سے حلق میں جلن پیدا ہو۔ کسی بڑی اور سخت چیز کا معدے میں احساس۔ ایک ہی وقت میں ڈکار اور ریاح کا اخراج، سینہ کا جلنا، معدہ کے ڈھیلے ہونے کا احساس۔ معدے میں میٹھا درد۔

شکم۔ داہنی طرف درد، ریاح سے پیٹ میں ابھار، ناف کے مقام پر درد، آگے جھکنے سے آرام، شکم میں تیز کاٹنے والا درد، اچانک ظاہر ہو اور اچانک غائب ہو جائے۔ بائیں طرف آنتوں میں درد۔

پاخانہ۔ مروڑ۔ مروڑ کے بعد بودار ریاح کا اخراج، یا زرد رنگ کا ملین پاخانہ، جس کے بعد کمزوری کا احساس ہو۔ معدے کے درد کے بعد دست۔

مثانہ۔ بار بار پیشاب کی حاجت، از خود پیشاب کا ہو جانا، پیشاب کرتے وقت گرمی کا احساس پیشاب کرنے پر درد اور جلن، پیشاب کی زیادتی، پیشاب کم اور گہرے سیاہ رنگ کا۔

آلات تناسل مردانہ۔ منی کی نالی میں درد، فوطے کھنچے ہوئے، اور فوطوں میں درد۔ پیشاب کرنے سے پیشاب کی نالی میں درد۔ پیشاب میں البیومن۔

آلات تناسل زنانہ۔ شام کے وقت شرمگاہ سے رطوبت، زچہ کا عفونتی بخار۔ زچہ کے نفاس کا بند ہو جانا۔ شکم تنا ہوا۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں خراش، آواز بیٹھی ہوئی۔ مسلسل حلق سے بلغم کھنکھارنا، سوتے وقت بلغم کا حلق میں بھر جانا۔

سینہ۔ پھیپھڑوں کے اوپر والے حصہ کا بھرے ہوئے ہونے کا احساس۔ داہنے پھیپھڑے میں درد سینہ میں ایک گولے کا احساس سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے گولے کا احساس۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی کے پیچھے سوزشی درد۔

قلب۔ قلب کے اوپر ہلکا درد۔ دل کے نچلے حصہ میں یعنی سینہ کے بائیں جانب سوئیاں چبھنے کا سا درد دل کا جلد جلد چلنا۔ دل کا فعل بڑھا ہوا۔ دل کا فعل گھٹا ہوا۔ دل کی پریشانی۔

گردن اور پیٹھ۔ پیٹھ میں درد۔ گردوں کے اوپر پیٹھ میں درد۔ کمر میں جھکنے سے درد۔

اعضاء۔ اعضاء کی عام کمزوری۔ کندھوں کے درمیان بغل میں بازوں تک پھیلنے والا درد۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں کندھے میں درد جس کو آرام کرنے اور گرمی سے آرام ہو۔ داہنے کندھے میں درد۔ جو انگلیوں تک جائے۔ بائیں بازو میں انگلی تک جانے والا درد، بائیں کہنی میں درد۔ ہاتھ ٹھنڈے داہنے انگوٹھے میں درد۔ کلائیوں اور انگلیوں میں درد۔ داہنی ران میں درد۔ بائیں گھٹنے کے پیچھے درد۔ ٹانگوں میں تیز گولی لگنے کا سا درد۔ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔

مخصوص خواص۔ تھکن عضلات کی کمزوری، بہت مدت تک بیمار رہے ہونے کا احساس، تمام جسم میں درد۔ خون میں لال اجزاء کا کم ہو جانا۔ معدے کا درد اور متلی لیٹ جانے سے کم ہوتے ہیں۔

جلد۔ پھوڑوں کا بار بار نکلنا۔ سرطان۔ کیڑوں کے ڈنک اور زہریلے درختوں کے لگ جانے سے بدن میں تکلیف۔ بغلی غدودوں کا ورم۔ پنڈلیوں کے پرانے زخم۔ جلد خشک۔ لال خشک دانے

نیند۔ عام غنودگی۔ نیند کا اکثر اچاٹ ہو جانا۔ مرے ہوئے رشتہ داروں کو خواب میں دیکھنا۔

بخار۔ پیٹھ پر جاڑا۔ متلی کے ساتھ بخار میں چہرہ کا تمتمانا۔ سر کا بھاری پن اور نبض بھری ہوئی۔ اور تیز۔ پسینہ زیادہ جسم کے اوپر والے حصہ میں ملیریا ٹائیفائڈ، عفونتی اور موسمی بخار۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر ایک قطرے سے ۱۰ قطرے تک اور چھوٹی طاقتیں۔

کمی اور زیادتی۔ علامات کھانے کے بعد، شام کو، دماغی، جسمانی محنت سے، ٹھنڈی ہوا سے بڑھتی ہیں۔ جسمانی اور دماغی علامات لیٹنے اور آرام کرنے سے کم ہوتی ہیں۔ پیٹ کا درد آگے کی طرف جھکنے سے کم ہوتا ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اکینشیا سے ملتی جلتی دوا لپٹیشیا ہے۔ سانپ کے کاٹنے میں لوبیلیا پرپیورلسے۔ پھوڑوں میں انتھوکسین سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

سر کا بڑا محسوس ہونا۔ ارجنٹم نائٹریکم، بپٹیشیا، بووسٹا، گلونائن، نکس وامیکا۔

نیز مقابلہ کرو۔

آرنیکا، کیلنڈولا، ہیلس پرنس۔

Echincea Purpurea

اکینشیا پرپیورا

NATURAL ORDER : Compositae
PARTS USED : The whole plant
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا بھی اکینشیا انگسٹیفولیا کی سی ہے۔ اس کی تمام علامات اس سے ملتی جلتی ہیں یہ دوا صرف زہریلے بخاروں میں استعمال کی جاتی ہے۔ جہاں زبان پر سیاہ میل جم جاتا ہے۔ اگر یہ علامت مریض میں دیکھی جائے تو یہ بہت جلد مریض کو شفا بخشتی ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر ایک سے ۵ قطرے تک۔

Aquilegia Vulgaris

اکوالجیا ولگرس

NATURAL ORDER : Raminncuiaceae
SYNONYMS : Garden Columbine
PARTS USED : The entire plant in bloom.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

سن یاس میں ہسٹریا کے لیے بہت مفید ہے۔ سن یاس میں سبز رطوبت کی قے، خصوصاً صبح کے وقت بے خوابی۔ جسم میں انعصابی لرزہ۔ روشنی اور شور و غل کو برداشت نہ کر سکنا۔ باد گولہ۔ نوجوان لڑکیوں کا درد سے حیض آنا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

علامات

آلات تناسل۔ حیض میں کمی۔ اور حیض میں کمر کے داہنی جانب ہلکا درد۔ جو رات کے وقت بڑھ جائے

طاقت۔ چھوٹی طاقتیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ اکونائٹ، اکٹیا ریسیموسا۔

Aque Marina

اکوامارینا

Sea Water Diution

(سمندر کا پانی)

یہ دوا بہت بڑی طاقت میں استعمال کی جاتی ہے۔ جو لوگ سمندر کے نزدیک رہتے ہیں۔ ان کی تکالیف مثلاً صفرا کا بڑھنا قبض، دردسر، وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔ نیز سمندری سفر کی قے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ ان کی علامات حسب ذیل ہیں۔

داہنی کنپٹی اور پیشانی میں اعصابی درد۔ چہرے کی بائیں جانب کا درد۔ ٹھنڈا پانی ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ حلق میں بال یا مچھلی کے کانٹے کا احساس۔ جس سے حلق میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور اس کو نکالنے کی خاطر بے سود بار بار کھانسنا پڑتا ہے۔ نگلنے سے درد جو کنپٹیوں میں اور کانوں میں جاتا ہے۔ سب سے عجیب علامت اس دوا میں یہ ہوتی ہے کہ مریض لگاتار کھانستا ہے اور کھانسنے سے سفید روئی کے مانند بلغم نکلتا ہے۔

متلی اور شکم و معدہ میں متلی کا احساس۔ بچوں کی خنازیری تکلیف متلی، پھوڑا۔ اکوتہ، وریدی زخم، گھیگھا بے حد کمزوری،

یہ دوا صرف سمندر کے نزدیک رہنے والوں یا سمندری سفر کرنے والوں کو مفید پڑتی ہے۔

اور دہیں اس کی علامتیں بڑھتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۲۰۰ سے ایک ہزار اور اوپر۔

تعلق۔ مقابلہ۔ نیٹرم میور، سیلیکا مارینا،

Aconitum Ferox

اکونائٹ فیرکس

NATURAL ORDER : Ranunculaceae
PARTS USED : The roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10

اس دوا کی ڈاکٹر ڈیوزک نے آزمائش کی تھی۔ اس دوا میں اکونائیٹم سے کہیں زیادہ سوزش دردوں میں مشاہدہ کی گئی۔ نیز دماغی تیزی بھی زیادہ موجود تھی۔ مگر اس تیزی کے بعد دماغی کمزوری ہوگئی اس دوا میں اکونائٹ کی طرح تکالیف کو نہ برداشت کر سکنے کی علامات بھی دیکھی گئیں، آلات تنفس کے فالج کی وجہ سے دم گھٹنے کا ڈر اور پریشانی جس کی وجہ سے مریض کو بستر سے اٹھ کر بیٹھنا پڑتا تھا۔ اور سر کو اپنے ہاتھوں سے تھام لینا پڑتا ہے۔

یہ دوا دل کی تکلیف سے پیدا شدہ سانس کی دقت، اعصابی درد نئی گٹھیا بائی میں نہایت مفید ہے اس دوا سے پیشاب کی زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن اکونائٹ کی طرح بخار پر اس کا اثر زیادہ نمایاں

نہیں ہوتا تنفس میں تیزی۔

علامات

دماغ۔ دماغی تیزی۔ خیالات بڑی تیزی سے آئیں۔ مسلسل باتیں کرتے جانا۔ واقعات کی یادداشت خاص درجہ کی تیز۔ ہر ایک دماغی کام کی ناقابلیت۔ یہاں تک کہ جمع کا نہایت آسان سوال بھی حل نہ کیا جا سکے سمجھنے اور جذبات میں پریشانی۔

منہ۔ زبان میں تقریباً بے حسی، زبان کا محض منہ کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا محسوس ہونا۔ زبان پر زردی مائل سفید گاڑھے میل کا جم جانا۔ منہ میں شدت کی سوزش جو کھانا کھانے کے بعد پھر شروع ہو جائے۔ مگر زبان کی سوزش کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو۔

حلق۔ نرخرہ میں شدید جلن۔

معدہ۔ معدے میں بوجھ درد کے ساتھ۔ معدے میں گرمی۔ معدے کے مقام میں اور کمر کے مقام میں شدید کھنچاوٹ جو تمام شکم میں فوراً پھیل جائے۔ اور جس کی قم معدہ پر دبانے سے تکلیف بڑھ جائے۔ معدے پر دبانے سے اندرونی طور پر ہلکا دبانے والا درد۔

شکم۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ، مسلسل گڑگڑاہٹ۔

پاخانہ۔ پاخانہ آدھا پتلا آدھا سخت۔

مثانہ۔ پیشاب کا بار بار زیادتی کے ساتھ آنا۔

آلات تنفس۔ سانس میں تکلیف کا اس حد تک بڑھ جانا کہ مریض سانس لینے کی خاطر اٹھ کر بیٹھ جائے اور سر کو اپنی ہتھیلیوں سے سنبھال لے آلات تنفس کے فالج کے خدشہ سے ہر وقت دم گھٹنے کا خوف۔

اعضاء۔ ٹانگوں میں نمایاں کمزوری۔ لڑکھڑانا۔

مخصوص خواص۔ چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔ تمام جسم پر باسوائے ان حصص کے جو سردی میں کھلے رہے ہوں اس احساس میں حرکت سے اور موسم کی تبدیلی سے زیادتی ہو۔ درد ایک عصب سے دوسرے عصب میں جائے تو حد درجہ کی تیزی ہو جائے۔ یہ تیزی شام کو سات سے ساڑھے سات بجے تک رہتی ہے۔ اس سے اس قدر بے چینی ہو جاتی ہے۔ کہ چند منٹ سے زیادہ مریض لیٹ نہیں سکتا، اٹھنے سے تمام علامات کا ایک دم بڑھ جانا، جن کو لیٹ جانے سے آرام ہوتا ہے۔ تمام جسم کا سن ہونا، گالوں پر چٹکی لینے سے کسی قسم کا احساس نہ ہونا۔ یہ احساس نہ ہونا۔ یہ احساس کہ اون گدوں پر چلا جا رہا ہے۔

نیند۔ بے خوابی۔ جاگنے پر منہ میں اور حلق میں شدید سوزش۔ معدہ میں گرمی اور سر میں ہلکے درد کا احساس۔

بخار۔ جسم کا ٹھنڈا ہو جانا جس کو کپڑے اور بیرونی گرمی فائدہ نہ کر سکیں۔ ٹھنڈک کی وجہ سے مریض بستر سے نکل کر آگ کے نزدیک جا بیٹھے، گو آگ سے کچھ آرام ملے مگر چکر، لرزہ پریشانی آگ کے نزدیک بڑھ جائیں۔ جس کی وجہ مریض کو پھر بستر میں جا کر لیٹنا پڑے، بخار کی حالت میں پیشانی، گالوں اور ہاتھوں

میں اس امر کا احساس کہ بے شمار گرم شدہ تار رنگ رہے ہیں جس کو پسینہ سے آرام محسوس ہو۔
کمی اور زیادتی ۔ ٹھنڈے پانی سے، قہوہ سے، اٹھ کر بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے۔ گرم غذا سے تکلیف بڑھتی ہے۔
طاقت ۔ نمبر × ۶ میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے مگر نمبر ۳ اور نمبر ۳۰ بھی بعض وقت بہت اچھا کام کرتے ہیں
تعلق ۔ مقابلہ کرو:۔
فاسفورس (آلات تنفس کے فالج اور دم کی تکلیف میں)۔ کیورارے۔

Aconitum Cammarum

اکونائٹ کیمرم

NATURAL ORDER : Ranuncniaceae
PARTS USED : The roots
TINCTURE : Drug Strength 1/10

اس دوا میں زبان کے نیچے چیونٹیاں رینگنے کا احساس شروع ہو کر چہرے پر اور تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور اس کے ساتھ جسم پر خشکی ہوتی ہے اور چہرہ بدوضع معلوم ہوتا ہے، درد سر جو جسم کو آگے جھکانے سے بڑھتا ہے چہرے کا درد اور درد چہرے کے ساتھ چکر اور کانوں میں شائیں شائیں چلنے سے تھکن محسوس ہوتی ہے اور زیادہ چلنے سے جوڑوں، گھٹنوں اور بازو کی کہنیوں میں درد ہوتا ہے۔ شدید ڈکار، قے کرنے کی خواہش مگر قے نہ ہو۔ معدہ اور شکم کے عضلات میں اینٹھن۔ روشنی کا ناقابل برداشت ہو جانا۔

عضو مخصوص کا بار بار کھڑا ہونا اور منی کا اخراج۔ لیکن بغیر خواب یا جماع وغیرہ کے خیال کے ٹانگوں پر خارش کے چھوٹے چھوٹے دانے جن میں پتلی رطوبت بھری ہو اور بہت درد کریں۔

یہ دوا عام طور پر حواس خمسہ کے معطل ہو جانے پر کام آتی ہے۔ یعنی اگر سننے، دیکھنے سونگھنے چکھنے یا چھو کر معلوم کرنے کی طاقتوں میں یا ان میں سے کسی طاقت میں کمی ہو جاتی یا بالکل ضائع ہو جاتی تو یہ دوا کام کرتی ہے۔

نزدیک اور دور کی اشیاء تبرقی معلوم ہوں۔ بے حد بے چینی جس کی وجہ سے مریض مسلسل حرکت پر مجبور ہو جس میں کمی معتدل موسم میں ہو۔ زیادتی گرم ہوا سے ٹھنڈی یا ٹھنڈی ہوا سے گرمی میں جانے پر ہو۔ تمام دنیا سے لاپرواہی۔ سونا ناممکن ہو۔ یا گہری نیند سے سو سکے۔ قے سے تمام علامات کو سکون ہوتا ہے۔

علامات

دماغ ۔ غصہ۔ ڈر۔ لاپرواہی۔ حافظہ کی کمی۔ خیالات دیکسوئی قلب میں تکلیف۔
چہرہ ۔ چہرے کا رنگ سیاہی مائل نیلا۔ ہونٹ نیلے اور متورم۔ چہرے کے سکڑے ہونے کا احساس

(یہ احساس بہت نمایاں ہوتا ہے)۔
منہ ۔ زبان کا فالج۔ منہ میں تھوک کی زیادتی اور تھوک کا بہنا۔ چکھنے کی طاقت کا نہ رہنا۔
شکم ۔ شکم میں سوزش اور چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس۔
آلات تنفس ۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ سانس آہستہ اور دقت سے سینہ اور حلق میں سکڑن کے احساس کے ساتھ
قلب ۔ نبض میں تیزی بعد میں کمزوری، سست، بے قاعدہ اور ضربات چھوڑنے والی
مخصوص خواص ۔ عضلات میں اینٹھن۔ تشنج۔ اعصابی کمزوری جس کی وجہ سے اعضاء اپنے قابو میں نہیں
طاقت ۔ نمبر × ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔
کمی اور زیادتی ۔ قے سے سب علامتیں کم ہو جاتی ہیں۔

Aconitum Lycoctonum

اکونائٹ لائیکوکٹونم

NATURAL ORDER : Ranuncnleceae.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE: Drug Strength 1/10.

اس کی علامات باقی اکونائٹ کی اقسام سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر اس میں خاص علامات گردن۔ گلے اور پستانوں کے غدودوں کا بڑھ جاتا ہے۔ یہ دوا خنازیر میں بہت کامیابی سے استعمال کی جا سکتی ہے اور جب رطوبات کے غدودوں کا مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جائے۔ تو بھی یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ سور کا گوشت کھانے کے بعد دست آنکھوں، ناک، مبرز، اور شرمگاہ پر خارش اس کی آزمائش میں مشاہدہ کی گئی ہے۔ ناک کی جلد پھٹی ہوئی۔ اس دوا میں ایک قسم کی کھانسی پائی جاتی ہے۔ جس میں کھانسنے کے بعد منہ میں خون کا مزہ ہوتا ہے۔

علامات

دماغ ۔ پاگل پن، ہنسنا، تشدد آمیز حرکات۔ کام سے نفرت اور خوف۔
سر ۔ چکر ہنسی کے ساتھ، سر میں بھالے لگنے کا سا درد۔ جو آنکھوں تک پہنچے اس امر کا احساس کہ سر میں میخ ٹھکی ہے۔ خصوصاً جب سر ہلایا جائے کنپٹیوں میں ہتھوڑے لگنے کا سا درد، کھوپڑی میں پانی کا سا درد جس کی چھونے سے زیادتی ہو
آنکھ ۔ آنکھوں سے باہر اندر کی طرف بھالے لگنے کا سا درد۔ پپوٹوں میں درد۔ پپوٹوں میں خارش پپوٹوں پر بوجھ کی وجہ سے آنکھیں کھل نہ سکیں۔ کولوں میں ٹیس۔ اندر روئی کرمیہ میں خشکی۔
کان ۔ کانوں میں رطوبت کی زیادتی۔ کانوں کے پیچھے سرخی۔
ناک ۔ ناک پر خارش۔ ناک پر بھالے لگنے کا سا درد۔ ناک کی جڑ میں کھنچاوٹ۔ ناک کی جلد پھٹی ہوئی۔ ناک سے پیپ ملی رطوبت کی زیادتی۔ ناک میں بے حد ذکی الحسی۔

چہرہ ۔ چہرہ زرد۔ چمک دار۔ منہ کے گرد درد۔ چہرہ کی ہڈیوں میں درد۔ چہرہ کے عضلات میں تناؤ۔ چہرے پر سخت ٹیوبرکلر دانے۔ ہونٹوں پر دانے۔ جبڑوں میں سن ہونے کا احساس جس کو دبانے اور شراب پینے سے کمی ہو۔

منہ ۔ اوپر والے دانتوں میں سوزش کا درد۔ دانتوں میں دباؤ۔ منہ کھولنے پر نچلے دانتوں میں چیرنے کا سا احساس۔ مسوڑھے نیلگوں اور زخمی۔ ذائقہ میں تیزی۔ ذائقہ مٹی کا سا۔

بھوک ۔ گوبھی، مٹر اور آلو کھانے کی بے حد خواہش۔ تمباکو پینے کی خواہش، غذا سے نفرت خصوصاً مرغن غذا اور دودھ سے کیونکہ اس سے بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ بھوک کی تیزی مگر جلد سیری ہو جائے۔ مسلسل پیاس، یہاں تک پانی پیتے پیتے بھی پیاس موجود رہے۔ جلن دار پیاس رات کے وقت پیاس۔

معدہ ۔ معدے میں بوجھ اور وزن۔ رطوبت کا حلق تک اٹھنا۔ سڑے ہوئے انڈوں کی سی رطوبت کا منہ کو چڑھ کر آنا۔ تکلیف دہ ڈکار، ہچکی، کھانے کے بعد قے کی رغبت اور اس کے ساتھ لرزہ نیز جگر بستر سے باہر نکلنے پر بلغم کی قے۔ شراب پینے کے بعد زرد قے اور قے کے ساتھ پیشاب کی زیادتی۔

شکم ۔ شکم کے داہنی طرف پھوڑے کا سا درد۔ سانس لینے سے شکم کے دونوں جانب درد۔ پریشانی۔ شکم میں تنگی۔ دودھ پینے کے بعد شکم میں درد بھالے لگنے کا سا۔ پردہ صفاق میں دباؤ کا احساس۔

پاخانہ اور مبرز ۔ قبض مبرز سکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ دست بے حد کاٹنے والے درد کے ساتھ سور کا گوشت کھانے کے بعد۔ دست سفید۔ پاخانہ کے بعد مقعد میں درد جیسے زخم ہو، مقعد میں اینٹھن۔ مقعد پر خارش۔ رات کے وقت مرزوڑ۔

مثانہ ۔ پیشاب کی حاجت اور پیشاب کی مقدار میں زیادتی۔ پیشاب کی بے سود حاجت۔ پیشاب گندہ گاڑھا جس میں سفید رسوب ہو۔

آلات تناسل زنانہ ۔ شرمگاہ پر خارش۔ حیض کے خون میں بدبو۔ حیض کے بعد رانوں کے جوڑ (گلٹیوں) میں چھیلن۔ سیلان الرحم لیسدار۔

آلات تنفس ۔ سانس میں تکلیف۔ معمولی کھانسی جس کے ساتھ پانی کا سا بلغم نکلے۔ کھانسی کے بعد منہ کا مزہ خون کا سا ہو جائے۔

سینہ ۔ پستانوں کے غدودوں کا ورم۔

پیٹھ اور گردن ۔ گردن کے غدودوں کا بڑھ جانا۔ گردن کا بڑھی ہوئی معلوم ہونا۔ گردن ایک طرف سے متورم۔ پیٹھ میں لرزہ۔ گردوں کے مقام میں جھٹکے۔ گردن کی پشت میں جھٹکے والا درد۔

ہاتھ اور پیر ۔ بغلوں کے غدود کا بڑھ جانا۔ شانوں کے جوڑ میں دباؤ اور بھالے لگنے کے سے درد۔ کہنیوں اور کلائیوں میں اکڑن۔ ہاتھ میں بھاری پن۔ ہاتھوں پر پسینہ۔ ٹانگیں پھیلانے پر ٹانگوں کے ریشوں کا چھوٹا معلوم ہونا۔ ٹانگوں میں جھٹکے۔ شام کے وقت ٹخنوں پر خارش۔ ٹانگوں پر خارش کے دانے۔

نیند ۔ غنودگی۔ مریض بہت دیر تک سوتا ہے۔ جس حصہ جسم پر لیٹا جاتا ہے۔ وہی سن ہو جاتا ہے۔

بخار ۔ جونہی بدن ننگا کیا جاتا ہے۔ اس طرف کا حصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت بیرونی سردی گرمی کے احساس کے ساتھ۔ ٹھنڈک اور بخار باری باری سے جس کے بعد پسینہ آتا ہے۔ بحالت بخار چہرہ زرد، انتہائی بھوک پیاس، دانتوں میں درد بے چینی۔ بخار کے بعد پسینہ جاری رہتا ہے۔

کمی اور زیادتی ۔ لائیکوپوڈیم کی طرح اس کے علامات بعد دوپہر بڑھتی ہیں۔ دماغی محنت سے، پیاز سے، سور کے گوشت سے اور شراب سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔

طاقت ۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔ کونیم، آئیوڈیم، سپیجیا، لائیکوپوڈیم، کاربوانیملس۔ پلساٹیلا (مرغن غذا، سور کا گوشت)۔

Acontium Napellus

اکونائٹ نیپلس

NATURAL ORDER : Ranunculaceaw.
PARTS USED : The whole plant.

یہ دوا تقریباً ہر پہاڑی علاقہ میں خصوصاً سوئٹزرلینڈ، جرمنی اور سوئیڈن میں پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ٹسٹ کہتے ہیں کہ "اس دوا کا زہریلا اثر سبزی خور جانوروں کی بہ نسبت گوشت خور جانوروں پر زیادہ ہوتا ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ اس دوا کو چاہے کتنی ہی مقدار میں ہاتھیوں کو کھلا دیا جائے تو بھی کوئی اثر نہیں ہوتا"

ہنی مین کے زمانہ سے پہلے اس دوا کو بائی کے دردوں، عرق النساء اور گوشٹوں پر بیرونی طور سے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہنی مین نے اس دوا کی آزمائش کر کے اس کی طاقتیں بتائیں اور اس کے خواص کو سمجھ کر آنے والی نسلوں کے سامنے پیش کیا۔ ہنی مین اپنے زمانہ میں اس دوا کا استعمال ان بیماریوں میں کیا کرتے تھے۔ جس کیلئے مروجہ وقت میں خون نکالا جاتا تھا۔ باوجود سخت زہر ہونے کے بھی ہنی مین کی دریافت کے موجب یہ دوا بنی نوع انسان کے لیے ایک بہی رفیق اور مددگار بن گئی ہے۔

اکونائٹ کے فعل کی تیزی یہ ثابت کرتی ہے کہ ان بیماریوں کے لیے بہترین دوا ہے۔ جو نہایت شدومد کے ساتھ آتی ہیں۔ مثلاً ورم بخار، یکایک بینائی کا جاتا رہنا وغیرہ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ صرف نئے امراض کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اگر دوا کی علامات موجود ہوں تو یہ پرانی بیماریوں کو بھی درست کر دیتی ہے۔ سخت اور متورم غدودوں کی مثال اس ضمن میں پیش کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر میورج کا ارشاد: "بالکل ٹھیک ہے کہ اس دوا سے کھنچاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی لفظ کھنچاوٹ" ہی اکونائٹ کے فعل کو ٹھیک طور پر واضح کرتا ہے۔ جذبات اور دماغی کھنچاؤ سے ڈر یا خوف یا اس کے نتائج دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسی سے پریشانی اور موت کا خوف ہوتا ہے۔ نالیوں کے کھنچاؤ اور تناؤ سے سردی، لرزہ اور خون کا سیلان ہوتا ہے۔ عضلات کے کھنچاؤ سے کزاز، تشنج، دم کشی وغیرہ ہوتی ہے۔ اور قویٰ کے کھنچاؤ سے ذکی الحسی پیدا ہو کر اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مریض درد کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس سے جسم کے مختلف حصص میں سن ہونے کا احساس آ جاتا ہے اور یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ ان حصوں کو کس کر

باندھ دیا ہے۔ پس معالجہ میں اکونائٹ کا فعل کھنچاؤ سے پیدا شدہ کیفیت سمجھنا چاہیے خون کا اجتماع بھی اس ضمن میں لیا جا سکتا ہے

(۲) اسی مزاج کے آدمی صفراوی اور اعصابی طبیعتوں کے مریض اکونائٹ کے حلقہ اثر میں خاص طور پر آتے ہیں۔

گرنسے کہتے ہیں کہ جب خون کے سرخ اجزا پختہ ہو کر زیادہ ہو جائیں تو ان کو درست کرنے کے لیے اکونائٹ دیا جانا چاہیے لیکن جب خون میں بے قاعدگی یا سمیت آ جائے تو اکونائٹ کبھی دوا نہیں ہوتی۔ جیسی فوری ورم خصوصاً اگر یہ ٹھنڈی خشک ہوا سے یا جسمانی رطوبتوں کے رک جانے سے ہوا ہو، اس میں اکونائٹ کو سوچنا چاہیے۔

ڈاکٹر ٹسٹ نے ایک انگریز مریض کے متعلق بیان فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ مریض عین جاڑے کے موسم میں سائبیریا کے ایسے سرد ترین علاقے میں مسلسل سفر کرتا رہا۔ اس کو دو سال سے متواتر اختلاج اور دل کے مقام میں سوئیاں چبھنے کے دورے ہوتے رہے۔ انگلینڈ اور دوسرے ملکوں کے ڈاکٹروں نے اس کو سکتہ کی ابتدا اور اعصابی تشنج وغیرہ تشخیص کیا۔ لیکن وہ اکونائٹ کی چار ہی خوراکوں سے بالکل تندرست ہو گیا۔ چونکہ یہ دوا پہاڑوں کے نہایت سرد ہوا کے جھونکوں میں پرورش پاتی ہے۔ اس لیے قدرتی طور پر خشک ٹھنڈی ہوا سے پیدا شدہ نتائج کیلئے بہترین دوا ہے۔ جاڑا۔ ڈر، چوٹ یا جراحی کے پیدا شدہ نتائج میں اگر اکونائٹ فوراً پہنچ جائے تو مریض کے بدترین پیدا ہونے والے نتائج درست ہو جاتے ہیں۔

سردی لگ جانے کا پہلا اثر بخار ہوتا ہے۔ جس کے لیے اکونائٹ بہترین دوا ہے۔ اکونائٹ کے بخار میں بےچینی کروٹیں بدلنا۔ پریشانی اور موت کا خوف ہوتا ہے۔ مریض کی دماغی حالت اس قدر ماؤف ہو جاتی ہے۔ کہ بعض وقت وہ اپنی موت کا دن اور وقت بتانے لگتا ہے۔ وہ روشنی، شوروغل ہر قسم کے احساس کو تیز حد کو برداشت کرنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ جب بیماری کی حالت میں مریض نہایت صبر اور شکر کے ساتھ لیٹا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں کہ بیماری کا نام کچھ ہی کیوں نہ ہو، اکونائٹ دوا نہیں ہو سکتی۔

اکونائٹ کی کچھ مخصوص علامات یوں دی جا سکتی ہیں کہ موٹے اور دموی مزاج اشخاص میں سیلان خون۔ دستوں کے ساتھ خالص خون آنا۔ خون تھوکنے کی حالت میں خون نہایت آسانی کے ساتھ نکلتا ہے۔ معمولی سی کھانسی سے سرخ چمکدار زیادہ مقدار میں خون آتا ہے۔ مگر یہ بات خشک ٹھنڈی ہوا کے لگ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ پریشانی خوف اور دھڑکن موجود ہوتی ہے۔ ہر دفعہ سانس اندر لینے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے اور ہر کھانسی کے بعد سینہ میں سرسراہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ نہ بجھنے والی پیاس تقریباً ہر تکلیف کے ساتھ مشاہدہ کی جاتی ہے اور ہر چیز کا مزہ سوائے پانی کے کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ (جاننا میں ہر چیز کا مزہ مع پانی کے کڑوا ہوتا ہے) کروپ کھانسی میں بچہ ہر کھانسی کے دورے پر اپنا گلا پکڑ لیتا ہے۔ ٹھنڈک۔ سن ہو جانا اور سرسراہٹ، یہ تینوں ہی اکونائٹ کی اعصابی تکلیف اور فالج میں روشنی کے مینار سمجھنے چاہیے ٹھنڈی خشک ہوا اس کے لگ جانے سے لقوہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض کو خیالات اور خوف اس قدر گھیرے رہتے ہیں کہ بعض وقت سڑکوں پر سے گذرنا اس کے لیے محال ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت اکونائٹ کا مریض

برداشت نہیں کر سکتا۔ بعض دفعہ یہ عجیب علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

(۱) مریض خیال کرتا ہے کہ اس کا جسم یا جسم کا کوئی حصہ خراب ہو گیا ہے (۲) بعض وقت یہ خیال کرتا ہے کہ تمام خیالات بجائے دماغ کے معدے سے اٹھ رہے ہیں (۳) اپنی موت کا دن اور وقت بتلا سکتا ہے۔

اکونائٹ درد کے لیے ایک بہترین دوا ہے جو درد کی شدت میں کیمومِلا اور کافیا کا مقابلہ کرتی ہے۔ درد ناقابل برداشت ہوا کرتے ہیں۔ جس سے مریض پاگل سا بن جاتا ہے۔ اکونائٹ کے درد پھاڑنے والے، کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ پریشانی ہوتی ہے۔ نیز سن ہو لے کا، سرسراہٹ یا چیونٹی رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ اکونائٹ کا مریض دردوں کو برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ان ماؤف مقامات پر ہاتھ لگانے دیتا ہے اور نہ کپڑا ان پر رکھ سکتا ہے۔ دانت کا درد ہمیشہ ایک جانب ہوتا ہے اور اسی جانب کا گال سرخ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کرسنے لکھتے ہیں کہ "اگر بچہ پانی کی طرح کے دستوں سے بیمار ہو، چلاتا ہو اور اپنی مٹھیوں کو کاٹتا ہو اور نیند بھی اس کو نہ آتی ہو، اکونائٹ تھوڑے ہی وقت میں اس کی اس تکلیف کو رفع کر دے گا۔ دماغی پریشانی بند ہو جائے گی اور نیند آ جائے گی۔ بچہ کی ماں کہے گی "ڈاکٹر صاحب بچہ بالکل اچھا ہے۔ مگر اس کے دست بدستور ہیں"۔ اب اگر کوئی دوسری دوا نہ دی جائے۔ بلکہ صبر کیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ کیا اکونائٹ باقی تکالیف کو رفع نہیں کرتا"۔

بچوں میں کم سرخ اور گرم پیشاب۔ اگر سردی لگ جانے کی وجہ سے ہو، بچہ ڈر سے کراہتا اور چیخیں مارتا ہوا معلوم ہو تو اکونائٹ ایسی حالت میں بچہ کو چپ کرا دے گا اور پیشاب کچھ وقت کے بعد جاری ہو جائے گا۔ بعض وقت جوان آدمیوں کی پیشاب کی زیادتی کو بھی اکونائٹ درست کر دیتا ہے۔

اکونائٹ میں یکایک طاقت معدوم ہو جاتی ہے۔ اٹھنے کی کوشش کرنے پر غشی یا کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اور ان سب تکالیف کے ساتھ پریشانی، بےچینی وغیرہ ہوتی ہے۔

آنکھوں کی تکالیف میں اکونائٹ کا فعل بہت وسیع ہے۔ کئی قسم کے ورم۔ مثلاً سردی سے، چوٹ سے، خاک سے، جراحی سے، خنازیری ورم، بڑھے ہوئے غدودوں کے ساتھ اس کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ اچانک بینائی جاتے رہنے کے کئی مریض اس دوا سے صحتیاب ہوئے ہیں۔

خود ڈاکٹر بروج کی بینائی گرم پانی میں غسل کرنے سے یکایک جاتی رہی۔ اکونائٹ تیس طاقت کے استعمال سے دو گھنٹہ کے بعد ان کو پسینہ آیا اور اس کے بعد چھ گھنٹہ تک سوتے رہے۔ جاگنے پر ان کی بینائی درست ہو گئی۔

ڈاکٹر لپی نے ایک مریضہ کے متعلق لکھا ہے کہ "میں نے مریضہ کو نہایت پریشان پایا۔ اس کو فالج کا خوف تھا۔ بحالت صحت مریضہ نے کھانا کھایا اور جب پڑھنے بیٹھی تو لفظ اس کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہے تھے اور چھاپہ ایک دوسرے کے اندر رل گیا اور ناک و چہرہ سن ہو گیا اور نبض ۱۲۰ فی منٹ ہو گئی۔ اکونائٹ ایک لاکھ طاقت کا دیا گیا۔ آدھ گھنٹہ میں سرسراہٹ جاتی رہی اور سن

ہونے کا احساس، نبض ۷۲ فی منٹ رہ گئی۔ اور بینائی ایک آنکھ بند کرنے پر بالکل ٹھیک ہو گئی، مگر دونوں آنکھیں کھولنے پر بینائی میں پراگندگی رہی، یہ تکلیف بھی دوسرے روز صبح جاتی رہی۔

تمام تکالیف جو یکایک شدت کے ساتھ ظاہر ہوں اور ان کے ساتھ تیز بخار ہو۔ اس کے حلقہ اثر میں آتی ہیں۔ موسم گرما میں گرمی کی شدت سے پیدا شدہ تکالیف خصوصاً آلات ہضم کی خرابیاں اندرونی حصص میں جلن۔ انفلوانزہ۔

اکونائٹ کا اثر بہت تھوڑے سے وقت کے لیے ہوتا ہے۔ تکالیف طوفان کی طرح یکدم ظاہر ہوتی ہیں۔ اور تھوڑی دیر رہنے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ اس دوا میں نوبت نہیں ملتی۔ اس کا حلقہ اثر افعالی خرابیوں تک ہی محدود ہے۔ عضوی خرابیوں کی مثال نہ تو اس کی آزمائش میں ملتی ہے اور نہ معالجہ میں۔

علامات

دماغ۔ سخت بزدلی (ادرم) بیلاڈونا، چائنا، اگنیشیا، فاسفورس، خاص کر خوف کے بعد۔ اندھیرے سے خوف بھوتوں وغیرہ کا ڈر (آرسنک، پلساٹیلا) ہذیان خصوصاً رات کے وقت۔ ہذیان بچوں کی طرح فضول بکواس کرنا۔ (ڈیموسکس) اس بات کا خیال کرنا کہ وہ خود مر رہا ہے۔ بے چینی، بھٹکوں، اور ادھر ادھر اچھلنے کودنے کے ساتھ (آرسنک) موت کے آجانے کا خوف (اگنس کاسٹس، آرسنک) اسی سے فوکا نائٹرک ایسڈ، سکیل) مرنے کے دن کو بتاتا ہے (ایپس) نزدور ہونے والی پریشانی۔ کراہنا جس کو دیکھ کر تیمارداروں یا دیکھنے والوں کو رحم آوے (ادریٹرم البم)۔ معمولی باتوں سے غصہ میں آئے (نائٹرک ایسڈ نکس وام) حد سے زیادہ بے چینی، جان کنی کی حالت کی مانند ادھر ادھر کروٹیں بدلنا۔ (ایتھوزا، آرسنک، کیمو نیٹرم آرس، رسٹاکس) مزاج کا بدلتے رہنا، کبھی خوش کبھی پریشانی (اگنیشیا، نکس موسکاٹا، فاسفورس، پلاٹینا) دماغی پریشانی۔ حافظہ کی کمزوری۔ تکالیف ڈر سے (جلسیمیم، اوپیم) پریشانی سے اور غصہ سے (برائی اونیا، کیمومیلا) پیدا ہوتی ہے۔ مریض کو مستقبل کے متعلق۔ مجمعوں سے اور سڑک کے پار کرنے سے ڈر معلوم ہو۔ درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں، جن سے مریض پاگل ہو جاتا ہے۔ راگ رنگ برداشت نہیں ہوتا۔ اس سے مریض میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ (امبرا) خیال کرے کہ خیالات معدے سے اٹھتے ہیں۔ یا جسم کے حصص خیر قدرتی طور پر موٹے ہیں۔ حال ہی کے وقوعات خواب محسوس ہوں۔ بے حد ذکی الحس مریض، روشنی، شور وغل چھوا جانا، یا کپڑے اتارے جانا برداشت نہ کر سکے۔ جسم کے کسی حصہ کی خرابی کا وہم۔

سر۔ چکر، متلی اور بینائی کے جاتے رہنے کے ساتھ۔ لیٹی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر (برائی اونیا، کیمومیلا، فاسفورس) نڈھال ہونے اور چہرے کی زردی کے ساتھ (بیلاڈونا، پلساٹیلا، سلفر) چکر جھکنے پر (سلفر) داہنی طرف خصوصاً لڑکھڑانا۔ چکر ورم سے۔ غصہ سے، خوف سے، ایک دم حیض کے رک جانے سے۔

درد سر جلن دار جیسے دماغ میں پانی کھول رہا ہو۔ سر میں بھراؤ اور بھاری پن کا احساس گویا کہ

سر میں ہر ایک چیز پیشانی کے راستہ باہر نکل پڑتی ہو (برائی اونیا، سلفر)۔ چاند میں درد جس کی زیادتی رات کے وقت ہو اور جس کی کمی حرکت سے اور کھلی ہوا میں ہو۔ سر میں کھچاوٹ اور دباؤ کا احساس بعد میں گولی لگنے اور منتقل ہونے والے درد۔ پھر کچھ دیر کے بعد مسلسل درد اور بعض وقت درد کی بجائے مسلسل دباؤ لو لگ جانا (بیلاڈونا، گلونائن) خصوصاً دھوپ میں سونے کے بعد۔ ورم۔ پریشانی، چہرے پر گرمی اور سرخی (فیرم) یا زردی کنپٹیوں کی نسیں بڑے زور سے پھڑکیں (بیلاڈونا)، نبض بھری ہوئی مضبوط یا ہلکی اور تیز جس کی زیادتی شام کے وقت ہو۔ بالوں کے کھڑے ہونے کا احساس کھوپڑی چھونے جانے کو برداشت نہ کر سکے (ربرٹیا کارب، بیلاڈونا، چائنا، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، مرک، مزیریم، نکس وامیکا) کھوپڑی کے پیچھے سوئیاں چبھنا۔ سر میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس جس کی گرمی سے کمی ہو۔ کھوپڑی ٹھنڈی ہوا برداشت نہ کر سکے، خصوصاً تیز ہوا بچوں کی دماغی تکالیف، سر میں شدید درد اور آنکھوں میں ذکی الحسی کے ساتھ۔ سر میں کوٹنے پیٹنے جلنے اور گولی لگنے کے احساسات، نزلہ کے دب جانے کی وجہ سے ناک جڑ سے اوپر اینٹھن کا احساس جیسے وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے گا۔ درد سر جیسے دماغ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔ یا اٹھ گیا ہے۔ جس کی زیادتی حرکت کے دوران پیتے وقت، لیٹتے وقت یا دھوپ سے ہو۔ گرم مکان میں داخل ہونے پر پیشانی میں دباؤ کا احساس، درد سر پیشاب کے بڑھ جانے کے ساتھ۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔

آنکھ۔ خون فشاں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ بد وضع، ہوا کو برداشت نہ کر سکیں۔ آنکھوں کے سامنے والے حصہ میں درد، ایسا محسوس ہو کہ آنکھیں کھولنے سے، آنکھیں باہر نکل پڑیں گی (سنگونیریا)، آشوب چشم کی ابتدائی حالت (بیلاڈونا)۔ آنکھوں میں انتہائی سوزش، دبانے اور گولی لگنے کا سا درد، خصوصاً ڈھیلوں کو حرکت دیتے وقت پردہ ملتحمہ کا ورم جو کسی چیز کے آنکھوں میں پڑ جانے سے ہو۔ یا پلکوں کے اندر کی طرف مڑ جانے سے، یا ٹھنڈی خشک ہوا کے لگنے سے روشنی کو برداشت نہ کر سکیں۔ خصوصاً سورج کی روشنی کو (سلفر)، روشنی آنکھوں کو چوندھیا دے (بیلاڈونا) پتلیاں سکڑی ہوئیں۔ بینائی میں کمی یا بینائی فوراً ضائع ہو جائے۔ پتلیاں بڑی محسوس ہوں، گویا وہ حلقوں سے باہر نکل پڑتی ہیں۔ پپوٹے سخت، سرخ، متورم، گرم اور خشک، جن میں سوزش ہو اور ہوا برداشت نہ کر سکیں۔ اندرونی کوے کے نچلے حصہ میں ریت کا احساس۔

سرد خشک ہواؤں کے لگ جانے کے بعد آنکھوں سے مقدار میں زیادہ پانی آئے۔ گہرے رنگوں یا سیاہ رنگ کے پہچاننے میں غلطیاں کرے۔ سوزاک کے دب جانے سے پیدا شدہ آشوب چشم ڈھیلے کے اوپری آدھے حصہ میں پھوڑے کا سا درد، جب اس کو حرکت دی جائے۔

کان۔ شور وغل برداشت نہ کر سکے (بیلاڈونا، لائیکوپوڈیم)۔ خصوصاً راگ (امبرا، فاسفورک ایسڈ)۔ کان میں گونج اور گھنٹہ بجنے کی آوازیں (بیلاڈونا، چائنا، لائیکوپوڈیم) کانوں کے باہر گرمی سرخی اور ورم (بیلاڈونا، ایپس)۔ داہنے کان میں درد اور ورم (بیلاڈونا، کالچیکم، ہیپر، لائیکو،

گریفائٹس)۔ بائیں کان میں پانی کے قطرے کا احساس،

ناک۔ قوت شامہ کا بڑھ جانا (بیلاڈونا) خصوصاً ناخوشگوار بو کے واسطے۔ نکسیر (بیلاڈونا، برائی اونیا)۔ نکسیر کا خون سرخ چمکدار (ارنی جیرن) زکام، چھینکوں، بخار، پیاس اور بے چینی کے ساتھ ناک کے نتھنوں میں خشکی۔ ناک کی جڑمیں دبانے والا درد (کالی بائیکرام، مرک آئیوڈائڈ، نیٹرم آرس، پلاٹینا) زکام دردسر کانوں میں گرج، بخار اور بلند آنے کے ساتھ خصوصاً جبکہ زکام ہو کے تنگ جانے سے دب چکا ہو۔ زکام کھلی ہوا میں بہتر ہو جاتا ہے اور بولنے سے بڑھ جاتا ہے

چہرہ۔ پریشانی اور خوف چہرے سے ٹپکے۔ مردہ کا سا چہرہ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہونا یا ایک رخسار سرخ دوسرا زرد (کیموملا) چہرہ پھولا ہوا اور سرخ (بیلاڈونا، اپیم) چہرے پر یہ احساس کہ سوجن آرہی ہے۔ یا بڑا ہو رہا ہے اٹھنے سے سرخ چہرہ ایک دم پیلا پڑ جاتے (ورٹیرم البم) اینٹھن، چہرہ میں سرسراہٹ، چہرے کا سن ہو جانا خصوصاً جبڑوں کا مل جانا تھوک بہنے کے ساتھ چہرے میں سختی، چہرے کے بائیں جانب اعصابی درد (سپائی جیلیا) چہرہ سرخ اور گرم۔ بے چینی، تکلیف اور چیخیں مارنا۔ لیٹی ہوئی وضع سے اٹھنے پر چہرہ پیلا ہو جائے چہرے میں سن ہونے اور بھاری پن کا احساس، ہونٹ خشک، سیاہ اور ان کی جلد اکھڑ جاتے۔ نچلے جبڑے میں سوجن جبڑے میں درد کے ساتھ تنگی دورہ دل کے ساتھ چہرہ ایک جانب کھنچ جائے۔

منہ۔ ہونٹوں، منہ اور زبان کا سن ہو جانا۔ ان میں سرسراہٹ اور جلن۔ منہ میں خشکی (السنٹس، آرسنک، برائی اونیا، مرکیوریس، نکس موسکاٹا)، دانت کا درد ٹھنڈی یا خشک ٹھنڈی ہوا سے ایک جانب ٹیکن۔ رخسار سرخ اور سر میں اجتماع خون کے ساتھ۔ دانت ٹھنڈی ہوا کو برداشت نہ کر سکیں (سپائی جیلیا) منہ کا مزہ کڑوا (برائی اونیا، کالوسنتھ، چائنا، نکس وامیکا، ہیپر سلفر، پلساٹیلا)۔ زبان پر سفید یا گاڑھا زرد سفید میل (انٹم کروڈم، برائی اونیا، مرک، نکس وامیکا) زبان متورم۔ زبان کی نوک پر جلن دار دانے۔ زبان کے درمیان خشکی کا احساس، تھوک کی زیادتی (چائنا، مرک، آئیوڈائڈ، نائٹرک ایسڈ)۔ اچھے بھلے دانتوں میں درد۔ دانت ٹھنڈی ہوا سے بے حد ذکی الحس ہو جاتے ہیں

حلق۔ حلق میں سوزش اور حلق کا سن ہو جانا (کیپسیکم)، تالو اور کاگ (کوے) پر سرخی (بیلاڈونا) سوزش، خشکی اور سکڑن۔ حنجرہ سیاہی مائل سرخ (بپٹیشیا) ڈنک مارنے کا سا درد اور جلن (ایپس)، غدود دل کا متورم ہونا۔ حلق کے پچھلی جانب سوئیاں چبھنا جس کی وجہ سے بار بار نگلنے کی خواہش ہو۔ حلق میں خشکی کا احساس جیسے کوئی چیز حلق میں اٹک گئی ہو۔ (ایلومنا، ہیپر سلفر، نائٹرک ایسڈ)۔ نگلتے وقت حلق میں ڈنک لگنے کے سے درد اور احساس جیسے غذا قلب کے مقام پر رک گئی ہے، قریب قریب نگلنے کی نااہلیت۔

معدہ۔ بھوک کا نہ ہونا، غذا سے نفرت (انٹم کروڈم، آرنیکا، آرسنک)۔ پیاس کی تیزی، پیاس بجھ نہ سکے (آرسنک، برائی اونیا، چائنا، مرک، نیٹرم میوریٹکم، رسٹاکس)، بیئر شراب پینے کی خواہش (رکس کیکٹائی، سلفر)، شراب پینے کی خواہش (برائی اونیا، چائنا) برانڈی پینے کی خواہش (پلساٹیلا)۔ گرم ہوا لگنے پر برف کا پانی پینے سے معدے کی خرابی پریشانی کرنے والی ہچکی (ایتھوسہ، اگنیشیا، نکس وامیکا، سٹرامونیم) قے کیڑوں کی (سنگر نیریا)۔ صفرا کی (آرسنک، پاڈوفائلم)، سبز بلغم کی (انٹم ٹارٹ، اپیکاک)۔ جو کچھ پیا گیا ہے (آرسنک، فاسفورس) قے پریشانی کے ساتھ پیاس

کے ساتھ، پسینہ کی زیادتی کے ساتھ۔ اور زیادتی پیشاب کے ساتھ۔ معدے میں پریشان کن چبھن، گولی لگنے کے سے درد کے ساتھ۔ معدے میں وزن جیسے بوجھ یا پتھر سے ہو (اسکولس، آرسنک، برائی اونیا، نکس وام، پلساٹیلا) معدے میں جلن شروع ہو کر غذا کی نالی اور منہ میں آوے (آرسنک) معدے کے مقام پر ہاتھ نہ لگایا جا سکے۔ ہر چیز کا ذائقہ کڑوا سوائے پانی کے۔ نہ بجھنے والی جلندار پیاس، مریض قے کرتا جائے اور پانی پیتا جائے اور کہتا جائے کہ وہ مر جائے گا۔ خون کی قے۔

شکم۔ شکم میں بوجھ جیسے وزن رکھ دینے سے ہوا ہو۔ جگر کے مقام میں سوئیاں چبھنا، یا سکڑن جس سے سانس میں تکلیف ہو جائے (آرسنک، برائی اونیا، چائنا، کالی کارب)، شکم متورم، جلتا ہوا گرم اور ہاتھ لگانے سے دکھے (بیلاڈونا، کیوپرم) شکم میں ریاح (فاسفورک ایسڈ) قے جس سے پیشاب کرنے کی ناقابلیت ہو جائے۔ آنتوں میں جلن اور کٹن جس کی زیادتی دباؤ سے یا داہنی جانب لیٹنے سے ہو۔ جگر کے مقام پر درد جس سے گہری سانس لینے میں تکلیف ہو (برائی اونیا، آئیوڈیم) شکم میں وزن اور بوجھ۔ پیڑو میں درد، جیسے ریاح پیدا کرنے والی دوا لی ہو۔ شکم میں درد جس کو کسی وضع سے بھی آرام نہ ہو۔ شکم کی علامات گرم شوربا پینے سے کم ہوتی ہیں۔ کٹن جو ریڑھ سے شکم کی طرف دائرے کی صورت میں آئے۔ ہرنیا بے حد ذکی الحس اور ورم کے ساتھ یا ٹھنڈے چپچپے پسینہ کے ساتھ۔

پاخانہ اور مبرز۔ پانی کا سا (انٹم کروڈم، آرسنک، چائنا، پاڈوفائلم) سفید، سرخ پیشاب کے ساتھ۔ موسم گرما کی تکالیف میں پاخانہ میں کٹے ہوئے پتوں کے سے اجزا۔ پاخانہ سیاہ بدبودار (آرسنک) خون ملا، بلغم، مقدار میں کم، پتلا یا بار بار مروڑ کے ساتھ۔ خونی بواسیر (ہیمیلس، نائٹرک ایسڈ)، بواسیری حصوں میں جلن اور گرمی (اسکولس، سلفر) رات کے وقت مبرز میں ناقابل برداشت سرسراہٹ اور خارش جیسے کیڑوں سے ہو یا جو کیڑوں سے ہو (آرسنک، چائنا، گریفائٹس) ہیضہ کے مردنی چھا جانے کے ساتھ اور جن کے ساتھ پریشانی اور بے چینی موجود ہو، بچوں کے فولادی دست، رد شکم کے ساتھ۔ بھیگ جانے سے دست (ڈلکامارہ) پیچش اور دست جس موسم میں دن گرم ہوں اور راتیں ٹھنڈی۔ قبض اور چپچپے دست یکے بعد دیگرے۔

مثانہ۔ پیشاب کی حاجت درد اور پریشانی کے ساتھ (بوریکس)، پیشاب میں درد، وقت پیشاب قطرہ قطرہ، پیشاب کی مقدار میں کمی۔ پیشاب سے چبھن پیدا ہو۔ پیشاب گرم سرخ یا سیاہ رنگ کا (ایپس، آرسنک، بیلاڈونا، کینتھرس)، پیشاب کی تہہ میں خون بیٹھ جائے۔ پیشاب کی نالی میں جلن (پیٹروسیلینم) پیشاب کا رک جانا (ایپس، ہیوسمس، سٹرامونیم) مثانہ میں بوجھ یا گردوں کے مقام میں سوئیاں چبھنے کے سے درد کے ساتھ۔ پیشاب کا رک جانا سردی لگ جانے سے خصوصاً بچوں کا۔ بچے پیشاب رک جانے سے چیخیں اور ان میں بے چینی ہو، پیشاب

مقدار میں کم، سرخ اور گرم، پیشاب کی نالی میں جلن، گردوں کے مقام میں ذکی الحسی۔ مقدار میں زیادہ پیشاب، پسینہ کی زیادتی اور دستوں کے ساتھ پیشاب کا رک جانا۔ مثانہ میں بوجھ اور گردوں کے مقام میں سوئیاں چبھنے کے ساتھ پیشاب میں خون۔

آلات تناسل مردانہ:۔ خصیوں میں چوٹ کا سا درد (ارنیکا)، خصیے متورم اور سخت (اکنائٹ، آرنیکا)، (کونیم، ورم، اوریم)، حشفہ میں رینگنے اور ڈنگ لگنے کے سے درد۔ دودھ بھری استادگی۔ بار بار استادگی اور انزال۔

آلات تناسل زنانہ:۔ ڈر، غصے یا سردی کی وجہ سے حیض کا رک جانا (لائیکوپوڈیم)، خصوصاً موٹی مستورات میں۔ رحم سے خون تیزی سے بہے (اری جیرن، سیبینا، سیکیل، اپیکاک) حد سے زیادہ تحریک، چکر، بیٹھ نہ سکے۔ موت کا خوف۔ شرمگاہ میں خشکی، گرمی اور ذکی الحسی (بیلاڈونا) نفاس کا رک جانا (سی پیا)، جلد گرم اور خشک، دودھ کی کمی، شکم متورم اور شکم پر ہاتھ نہ لگایا جا سکے (بیلاڈونا)، ایک دم حیض بند ہو جانے سے خصیۃ الرحم میں درد (سی پیا) ڈر کی وجہ سے اسقاط حمل کا اندیشہ، رحم یکایک اپنی جگہ سے گر جائے، رحم کی اندرونی جھلی میں ورم اور تیز گولی لگنے سے درد۔ سیلان الرحم مقدار میں زیادہ، لیسدار اور زردی مائل۔ درد بھرے حیض، رحم میں دردِ زہ کے سے دہانے والے درد، جن کی وجہ سے مریضہ کو دہرا ہونا پڑے لیکن کسی وضع بھی آرام نہ ہو، وضع حمل کے بعد درد شدید ہوں اور بہت دیر تک رہیں۔ دودھ کا بخار زچائیں جب چلنے پھرنے لگیں تو نفاس پھر جاری ہو جائے۔

آلات تنفس:۔ آواز بیٹھنا (بیلاڈونا، کاسٹیکم، کالی بائیکرام، آئیوڈیم، فاسفورس، سپنجیا)، آواز کرور، چھونے سے نرخرے میں درد (لیکیسس)، اور سانس لینے سے درد جیسے نرخرے کے اوپر کی جھلی دریدہ ہو۔ (سپنجیا، اوسیم) نرخرے میں درد، بخار کے ساتھ نیز دم گھٹنے کے تشنج۔ کروپ کھانسی جس سے مریض پہلی نیند میں جاگے اس کے ساتھ جان کنی کی سی تکلیف، کروٹیں بدلنا، خشک ٹھنڈی ہوا کے لگ جانے سے خشک ہلکی کھانسی (سپنجیا) کھانسی کے دورے میں رات کو دم گھٹنے کے اندیشہ سے مریض کا جاگنا، (لیکیسس)، حلق میں سرسراہٹ کی وجہ سے خشک سخت اور بجنے والی کھانسی۔ (سنگونیریا) ہر بار بچہ کھانسنے پر اپنا گلا پکڑ لیتا ہے (آئیوڈیم)، بلغم میں چمکدار سرخ خون، بلغم میں خون ملا ہوا، اور سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے پھوڑے کا سا درد، بلغم زنگ کے رنگ کا (فاسفورس) چکا پھینے دار یا سفید بلغم چمکدار خون کی دھاریوں کے ساتھ (سلفر)، خون تھوکنا، کھنکھارنے سے ذرا خون آ جائے، یا معمولی کھانسی پر پریشانی، دھڑکن، نبض کی تیزی اور سینہ میں سوئیاں چبھنا (کالی کارب، برائی اونیا، فاسفورس) تحریک سے، شراب سے، یا ٹھنڈی خشک ہوا کے لگ جانے سے داہنی کروٹ سے سو نہ سکنا، صرف چت لیٹنا (مرک) کھانسی کے ساتھ سوئیوں کا چبھنا (برائی اونیا کالی کارب، مرک، فاسفورس) نیز سانس اندر کھینچنے سے (برائی اونیا) سینہ میں بھالے لگنے کے

سے درد، خشکی، گرمی، سانس میں دقت اور کبھی کبھی شدید نزلہ کے ساتھ سانس میں پریشانی دقت یا تیزی، اونچے اونچے خراٹے کھلے ہوئے منہ کے ساتھ، جان کنی کی سی تکلیف، مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ سانس بڑی مشکل سے آتی ہے، نبض تاگے کی طرح (انٹم ٹارٹ، آرسنک، سمبوکس)، قے کی بے سود حاجت پسینہ اور پریشانی کے ساتھ چھوٹی پسلیوں کے نیچے ورم لال بخار کے بعد تیز چلنے سے اور زینہ چڑھتے ہر سینہ میں سکڑن (امونیا کارب، آرسنک، کلکیریا) نیز دل کی تکلیف میں (ریگشس) سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے جلن اور بوجھ، سانس گرم اور پھیپھڑوں میں حدت کا احساس۔ جذباتی تحریک کے بعد دمہ، مریض چند الفاظ سے زیادہ نہ بول سکے، سانس زور زور کی ہے، دمہ حاد نقاطی ابھاروں کے دب جانے کے بعد، سینہ کے گرد پٹی کا احساس، سینہ کے عضلات میں سختی، درد کے بعد زرد یا خون ملے بلغم کا آنا۔ کھانسی جس کی زیادتی سردی سے ٹھنڈا پانی پینے سے، تمباکو نوشی سے، کسی کروٹ لیٹنے سے، شام کے وقت خصوصاً آدھی رات کے قریب ہو۔ چت لیٹنے سے خشک کھانسی کو کسی قدر آرام ملتا ہے۔

قلب اور نبض:۔ دل کے گرد شدید سکڑن اور پریشانی، دھڑکن (ڈیکٹس، کلکیریا)، زیادہ پریشانی کے ساتھ (آرسنک، سپائی جیلیا) اور بے چینی، سانس میں دقت، سر میں پراگندگی، چہرہ میں حدت دل کے مقام میں دہانے والے درد کے ساتھ بھاری پن کا احساس، نبض سخت مضبوط، دل میں سوئیاں چبھنے کے سے درد، سینہ میں سکڑن (یہ نشانات حجاب القلب کے ورم میں پائے جاتے ہیں)، دل کی غیر مرکب تکالیف میں خصوصاً اگر بائیں جانب سن ہونے کا احساس موجود ہو۔ (رسٹاکس) انگلیوں میں سرسراہٹ اور غشی۔ نبض مضبوط پوری سخت (بیلاڈونا، ورٹیرم ویر) بخار میں چھوٹی ضربات چھوڑ جانے والی اور بے قاعدہ دمہ میں (آرسنک) تیز، سخت، چھوٹی ورم باریطوں میں سکڑی ہوئی۔ بھری ہوئی مضبوط، ایک سو بار فی منٹ سے زیادہ، اور پریشانی کے ساتھ۔

گردن اور پیٹھ:۔ گردن میں پھٹن۔ گردن ہلانے سے گردن میں سختی اور درد، جو دائیں کندھے تک پہنچے (بنسی میم) چوٹ کا سا درد کندھوں کے درمیان (رسٹاکس) کمر میں ٹانگوں تک سن ہو جانے کے ساتھ۔ پیٹھ درد کی وجہ سے سانس لمبی نہ لی جا سکے، گردن میں درد دیر کی اکڑن جس کی زیادتی گردن کو ہلانے پر ہو، درد گردن سے نیچے داہنے کندھے کو جائے۔ پیٹھ میں اکڑن، ریڑھ میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس، ریڑھ کی درمی کیفیتوں سے تشنجی دورے۔

ہاتھ اور پاؤں:۔ کھنچاوٹ اور پھٹن کا درد کندھوں کے جوڑوں میں، کہنی کے جوڑ میں، کلائی اور انگلیوں میں (برائی اونیا، روڈوڈنڈرن، رسٹاکس، پلسائیٹلا) بائیں بازو کا سن ہو جانا۔ جس سے ہاتھ ہلایا نہ جا سکے۔ بازوؤں میں، ہاتھوں اور انگلیوں میں چیونٹیاں رینگنا۔

(رسٹاکس) بازوؤں کا ناطاقتی سے لٹکنا۔ جیسے کہ چوٹ کی وجہ سے ان میں فالج آگیا ہو۔ انگلیوں میں سرسراہٹ، خصوصاً لکھتے وقت۔ ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے۔ ہتھیلیوں میں ٹھنڈا پسینہ، ہتھیلیاں گرم، ناخنوں میں نیلاپن۔ کلائیوں میں فالج۔ ہاتھوں کی پشت پر سرخ دانے جن میں ڈنگ لگیں اور خارش ہو۔ تمام ٹانگ کے جوڑوں میں اور رانوں میں کھنچاوٹ اور اینٹھن (برائی اونیا رسٹاکس، پلساٹیلا) ٹانگوں میں آرام کرتے وقت تھکن کا احساس (رسٹاکس) بیٹھنے کے بعد ٹانگوں میں ناطاقتی۔ سن ہو جانا (رسٹاکس) پنڈلیوں میں اینٹھن (کلکیریا کیمفر، نکس وامیکا، سلیشیا، سلفر) گھٹنوں میں لڑکھڑاہٹ، پاؤں ٹھنڈے خصوصاً انگلیاں۔ حرکت کرنے پر بائیں چڈے کے جوڑ میں پیش اور کھنچن۔ پنڈلیوں میں اینٹھن۔ احساس جیسے رانوں کے سامنے والے حصہ پر ٹھنڈے پانی کے قطرے ڈھلک رہے ہیں۔

اعضاء میں کوٹے پیٹے جانے اور بھاری پن کا احساس۔ ہاتھوں اور پاؤں میں برف کی سی ٹھنڈک اور سن ہو جانا ہاتھ گرم اور پاؤں ٹھنڈے۔ جوڑوں میں بائی کا ورم۔ سوجن چمکدار سرخ اور ماؤف حصص ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہ کر سکیں۔

مخصوص خواص۔ جوڑوں میں بائی کے ورم جن کی رات کے وقت اور شام کو تکلیف بڑھے ماؤف حصوں کی سوجن سرخ چمکدار ہو۔ اور ہاتھ لگانے سے درد کریں (برائی اونیا) ماؤف حصص میں کمزوری اور سوجن ہونا۔ درد ناقابل برداشت۔ تمام حصص کا سن ہو جانا اور ان میں سرسراہٹ۔ حد سے زیادہ تھکن اور طاقت کا نہ رہنا (چائنا) اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں غشی۔ ہوا کے ذرا سے جھونکے کو برداشت نہ کر سکنا (کوکولس، نکس موسکاٹا) جسم میں ادھر ادھر کھنچاوٹ اور اینٹھن (رسٹاکس، پلس) تمام بلغمی جھلیوں میں جلن مختلف حصص میں چوٹ کا سا درد (آرنیکا) کئی حصص میں ڈنک کی سی جلن۔ بار بار ڈنک کا سا درد، جسم کو چھونے سے تکلیف ہو۔ اس لیے مریض نہ چھونے دے اور نہ حرکت کرے۔ کئی گھنٹے تک متواتر بے چینی اور کروٹیں بدلنا (آرسنک) تشنج کے دورے۔ بہت سی تکالیف کے ساتھ لرزہ اور پریشانی۔

جلد۔ سرخ، چمکدار، گرم، ورم، شدید درد (بیلاڈونا۔ برائی اونیا) جسم میں ادھر ادھر باریک سوئیوں کا چبھنا۔ مکھیوں کے ڈنک کے نشان (کرنیم) کھجلی جس میں کھجلانے سے کوئی فرق نہ پڑے بچوں کے جسم پر دانے سرخ رنگ کے باجرے کی طرح۔ نیز خسرہ اور لال بخار میں (ایپس، بیلاڈونا پلساٹیلا) زہر باد جس میں جلد ہموار ہو اور بخار تیز ہو۔ یرقان کی وجہ سے جلد سرد۔ جلد خشک ہو اور جلے۔

نیند۔ پچھلی رات میں بے خوابی غنودگی کا غلبہ، زیادہ بے چینی، اور کروٹیں بدلنے کے ساتھ۔ (ایپس، کیمومیلا) پریشان کن خوابوں سے چونک کر جاگ اٹھنا (آرسنک، بیلاڈونا، ہیومیلس)

نیند میں خوف، نیند کا غلبہ، جمائیوں کے دورے، آدھی رات کے بعد بے خوابی، پریشانی، بے چینی اور مسلسل کروٹیں بدلنے کے ساتھ۔

بخار۔ ذرا سی حرکت سے، کپڑا اتارنے سے یا چھونے سے سردی۔ سردی پاؤں سے سینہ کو چڑھتی ہے۔ شام کے وقت سردی۔ پیاس کے ساتھ سر اور چہرہ گرم۔ رخساروں پر سرخی اور شدید درد سر (برائی اونیا) رات کے وقت لیٹنے سے لرزہ۔ بخار پیاس کے ساتھ۔ نبض سخت بھری ہوئی اور تیز۔ مریض پریشان۔ بے صبر۔ آپے سے باہر۔ جان کنی کی سی حالت میں کروٹیں بدلے۔ سینہ زیادہ گرم۔ نیند میں ٹھنڈا یا کھٹا پسینہ۔ آدھی رات کے بعد پسینہ جس سے تمام تکلیفوں کو آرام ہو۔ جس رخسار کے بل سوئے اسی رخسار پر پسینہ۔ پسینہ کے رک جانے سے تکالیف

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات زیادہ تر رات کو آدھی رات کے وقت بڑھتی ہیں۔ اکونائٹ کے مریض کو سردی اور گرمی دونوں موسم تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ لو لگنا اور درد سر جو دھوپ میں رہنے سے پیدا ہوئے ہوں، اکونائٹ سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اکونائٹ کے درد سر زیادہ تر کھلی ہوا میں کم ہوتے ہیں۔ اور گرم کمرے میں بڑھ جاتے ہیں۔ درد دانت اور کھانسی کھلی ہوا میں زیادہ ہوتی ہے۔ بدن کھولنے سے تکالیف کم ہوتی ہیں۔ گرم کمرے میں جاڑا زیادہ ہوتا ہے۔ بحالت بخار بستر برداشت نہیں ہو سکتا اور مریض اپنے آپ کو برہنہ کرنا چاہتا ہے۔ پسینہ صرف ماؤف حصص پر یا ڈھکے ہوئے حصوں پر ہوتا ہے۔ شراب اور نشیات پینے سے اور رقیق اشیاء کے پینے سے علامات بڑھتی ہیں۔ آرام سے عموماً علامات کم ہوتی ہیں۔ لیکن رات کے وقت درد بڑھ جاتے ہیں۔ اور اعضاء میں حد درجہ کی تھکن ہوتی ہے۔ لیٹنے سے درد سر اور چکر میں کمی ہوتی ہے مگر دوسری تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ چت لیٹنے سے کھانسی اور سینہ میں سوئیاں چبھنے کے سے درد کم ہوتے ہیں۔ مگر کسی کروٹ کے بل لیٹنے سے کھانسی اور سینہ میں سوئیاں چبھنے کے سے درد بڑھ جاتے ہیں۔ جس طرف مریض سوتا ہے اسی طرف کے گال پر پسینہ ہوتا ہے۔ اپنی جگہ سے اٹھنے پر چکر آتا ہے۔ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے غشی چکر اور چہرہ پر زردی ہوتی ہے۔ جھک جانے سے قولنج اور حیض کے درد میں کمی ہوتی ہے۔ حرکت کرنے سے عضلات اور جوڑوں میں درد نیز اکثر ان بڑھ جاتی ہے۔

طاقت۔ نمبر ×۱ سے نمبر ۳۰ تک۔

اس دوا کا اثر اسیٹک ایسڈ الکوحل اور پیرس سے زائل ہوتا ہے۔

یہ بیلاڈونا، کیمومیلا، کافیا، نکس وامیکا، پیٹلا، سیپیا، سپنجیا اور سلفر کے اثر کو زائل کرتی ہے

آرنیکا، کافیا، سلفر، اور ویریٹرم کے بعد عموماً اکونائٹ مستعمل ہوتا ہے۔

معاون۔ کافیا (بخار، بے خوابی اور درد کے نہ برداشت ہو سکنے میں) آرنیکا (چوٹ کے سے درد، آنکھوں میں چوٹ) اور سلفر۔

یہ اکٹیا ریسی موسا، کیموملا، کاقیا، نکس، پلسیلا، سیپیا، اور سلفر کے زیادہ استعمال کرنے سے جو اثرات پیدا ہوں ان کو درست کر دیتا ہے۔

سلفر اس وقت دیا جاتا ہے جب اکونائٹ کا استعمال زیادہ ہو گیا ہو۔ یا اکونائٹ اپنا فعل کر چکا ہو اور تاہم اکونائٹ کے نشان رفع نہ ہوئے ہوں۔ ایسی حالت میں سلفر دینا نہایت مناسب ہوتا ہے۔ اور مریض کی باقی ماندہ تمام تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

سلفر، اکونائٹ کا مزمن ہے۔

مقابلہ کرو۔

سٹرامونیم، اوپیم (ڈر کے نتائج) پلساٹیلا، لائیکوپوڈیم، سیکیل اور کیمفر (کپڑا اتارنے سے آرام) ہیپر اور کافیا (درد برداشت نہ کر سکنا) جاگنا (سفید دست) جلسی میم (بری خبر، ڈر، غصہ کے بدنتائج) نکس وامیکا، برائی اونیا (غصہ کے بعد دست) برائی اونیا، کاشیکم، ٹھنڈی خشک ہواؤں کا اثر۔

Aconitinum E. Radice

اکونائیٹنم

NATURAL ORDER : Ranunculaceae.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا اکونائٹ کے درخت کی جڑیں سے حاصل کی جاتی ہے اور اکونائٹ کا الکلائڈ ہے اس دوا کی آزمائش تندرست انسانوں پر ہومیوپیتھک طریقہ کے مطابق آج تک نہیں کی گئی۔ صرف علامات ہی ان مریضوں سے حاصل کی گئیں ہیں۔ جن کو یا تو اکونائیٹنم سے زہر چڑھ گیا تھا۔ یا جن کو دوا کی خوراک مقدار سے زیادہ دے دی گئی تھی۔

اگر اس دوا کو خارجی طور پر لگایا جائے تو پہلے گرمی پھر جلن درد کے ساتھ اور خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آخر میں وہ حصہ بالکل سن ہو جاتا ہے اور قوت حس باقی نہیں رہتی۔

اس دوا کی علامات اکثر نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہیں۔ ایک سرسراہٹ اور کانٹے چبھنے کا احساس، ٹانگوں سے ریڑھ کی ہڈی اور دہانے سے سر تک جاتا ہے۔ اور انگلیوں میں سرسراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ برف کی سی ٹھنڈک کا احساس پیروں سے اوپر کی طرف جاتا ہے اور اس سے سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے

اکونائٹ کی طرح اس میں بھی موت کا خوف۔ پریشانی اور شدت کی سردی ہوتی ہے۔ متلی، جلن اور سکڑن کا احساس منہ سے معدے تک پہنچتا ہے۔ تمام جسم پر تشنج دائیٹھن کے دورے۔ خصوصاً چہرے میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی سب تکالیف قے کے بعد کم ہو جاتی ہیں۔ حواس خمسہ یا تو بالکل معطل ہو جاتے ہیں یا ان میں فرق پڑ جاتا ہے۔

ایک زہر کے مریض میں آنکھوں کی پتلیاں بالکل پھیل گئیں اور بینائی جاتی رہی مگر بعد میں

پتلیاں سکڑنے پر بینائی کسی حد تک درست ہو گئی۔

تمام جسم میں ماسوائے سر اور معدے کے بھاری پن آجاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے گویا جسم میں سیسہ بھرا ہوا ہے چہرے پر سرسراہٹ ورم اور کھنچاوٹ کے احساس کے ساتھ۔

اکونائیٹنم کٹے کے کاٹے کی تکلیف میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ چاہے مریض کو تشنجی دورے ہو رہے ہوں یا جسم میں فالج آگیا ہو۔ (اگر مریض کو پانی سے ڈر اور خوف معلوم ہوتا ہو تو ہائیڈروفوبینم بہترین دوا ہے)

ایک زہر کے مریض میں ہر دو یا تین منٹ کے بعد قے ہو رہی تھی۔ یہ قے شکم اور معدہ کی دیواروں میں یک دم سکڑن اور تشنج ہونے سے ہوتی تھی اور مریض اس یکایک معدے اور شکم کے عضلات کی اینٹھن سے چیخ مارتا تھا۔ ہر دفعہ پانی یا کسی رقیق چیز کے نگلنے سے حلق میں تشنج اور سکڑن کا دورہ ہوا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ پانی کو دیکھ کر بھی مریض کی حالت دگرگوں ہو جاتی تھی۔

اکونائیٹنم کے زہر سے جو مریض مرے ان کو بذریعہ پوسٹ مارٹم (عمل جراحی) دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ تلی بڑھ گئی تھی۔ جگر کا پچھلا حصہ بالکل سیاہ پڑ گیا تھا اور گردوں نے اپنا فعل چھوڑ دیا تھا۔ آنکھوں کے گڑھے کے اوپری عصب میں درد نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔

اکونائیٹنم کی علامات بہت تیزی سے پیدا ہوتی ہیں اور اسی تیزی سے بڑھتی ہیں اور اگر مریض کو اس دوا سے فائدہ ہونا ہو تو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

علامات

دماغ :۔ پریشانی۔ موت کا ڈر۔ ہوش و حواس و عقل قائم رہتی ہے۔ کسی ایک بات پر یا اس وقت تک غور نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ مریض کو یک سوئی قلب ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو خواب کی حالت میں محسوس کرنا۔ حافظہ کی کمزوری اور اعضاء میں رعشہ۔

سر۔ چکر کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازوں کے ساتھ۔ قریب قریب ایک دم ہی گر پڑنا۔ چکر کے بینائی میں دھندلاپن سر میں بھاری پن کانوں میں آوازوں کے ساتھ۔ درد سر اور چہرہ میں درد۔ چہرے میں عموماً تیر لگنے کا سا درد۔ بعض اوقات قے کے ساتھ۔ سر کے گرد ورزن۔ سر کا ایک جگہ قائم نہ رکھ سکنا (اس دوا سے آدھے سر کا درد بھی درست ہوا ہے)

آنکھ :۔ آنکھوں میں تھکاوٹ کا احساس۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ مکمل اندھا پن پتلیوں کے پھیل جانے سے مگر پتلیوں کے سکڑنے پر بینائی ٹھیک ہو جاتی ہے پتلیوں پر روشنی کا منعکس نہ ہونا۔

کان :۔ کانوں میں بوجھ کا احساس۔ کانوں میں گرج کی آوازیں۔ مکمل بہرہ پن۔

چہرہ :۔ چہرہ میں بھاری پن، چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس اور سوئیوں کا چبھنا۔ چہرہ کھنچا

ہوا اور متورم۔ چہرہ میں اور کلائیوں میں رینگن۔ چہرہ بھر میں کھنچاوٹ اور دباؤ کا احساس۔ پہلے یہ احساس ہلکا ہوتا ہے۔ مگر بعد میں زیادہ تیزی اختیار کر لیتا ہے۔ اور آخر درد کی شکل میں مسلسل جاری ہو جاتا ہے۔ کنپٹیوں اور اعصاب میں تیر کا سا درد۔ چہرے میں تیر کا سا درد۔ تنے کے ساتھ۔ ہاتھوں کی انگلیوں سے اینٹھن شروع ہو کر چہرے پر تشنج کی صورت میں آتی ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد تمام جسم میں مرگی کی طرح تشنجی دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور زبان پھٹ جاتی ہے۔ مریض مرتا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سانس میں تیزی ہو جاتی ہے اور سانس کے ساتھ کھرکھراہٹ کی آواز آنے لگتی ہے۔ چہرہ پر مردنی۔

منہ:۔ زبان کی نوک اور ہونٹوں پر جلن۔ منہ اور تالو میں سوزش سکڑن تیزی اور خشکی کا احساس زبان اکڑی ہوئی۔ مزہ برا اور کڑوا یا ذائقہ کا بالکل نہ رہنا۔ تھوک کی زیادتی۔ دانتوں میں درد۔ جس کی زیادتی چباتے وقت یا کسی چیز کو کاٹنے پر ہو۔

حلق:۔ حلق میں جلن۔ منہ سے معدہ تک جلن اور سکڑن۔ حلق میں جلن۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئلے دہک رہے ہیں۔ ہر دفعہ نگلنے پر تشنجی سکڑن۔

معدہ:۔ قے بہت جلد۔ شدید قے جو ہر دو یا تین منٹ کے بعد ہوتی ہے اور جس سے مریض کے معدے اور شکم کی دیواریں تن جاتی ہیں اور اس تناؤ کی وجہ سے مریض کو جھٹکا پہنچتا ہے۔ جس سے وہ چیخ مارتا ہے۔ قے سے تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ معدہ میں گرمی زیادہ نمایاں ہوتی ہے سیدھا کھڑے ہونے پر متلی۔

شکم:۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ۔ پردہ صفاق میں اچانک سکڑن۔ جگر اور تلی کا بہت بڑھ جانا۔

مثانہ۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب کرنے میں تکلیف پیشاب کے وقت درد یا پیشاب کا رک جانا۔

آلات تناسل مردانہ۔ احتلام۔

آلات تنفس۔ سانس میں تکلیف دل کے مقام میں تنگی اور تکلیف سانس ٹھنڈی سانسوں کی طرح۔

قلب اور نبض۔ گرم مکان میں داخل ہونے پر نبض میں بہت تیزی بعد میں نبض کا کمزور ہو جانا ضربات کا چھوڑ دینا۔ دل کی آواز فقط دل کے نیچے کے حصے میں سنائی دیتی ہے۔

اعضاء۔ کمزوری، سنساہٹ، سرسراہٹ، سوزش، سن ہو جانا۔

مخصوص خواص:۔ کمزوری کا احساس۔ کمزوری۔ عضلاتی کمزوری۔ تمام جسم پر اینٹھن اور تشنج، تمام جسم میں سیسہ کا سا بوجھ۔

جلد۔ عام طور پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔

نیند۔ نیند کا غلبہ نیند میں پریشانی۔ مریض مسلسل اپنے آپ کو بستر میں ادھر ادھر پٹکتا ہے۔

بخار۔ جسم زرد۔ پسینہ اور جسم بالکل ٹھنڈا۔ حد سے زیادہ سردی۔ سر اور چہرہ ایک دم گرم ہو جاتے ہیں اور گرمی تمام جسم پر پھیل جاتی ہے یہ گرمی معدے پر زیادہ محسوس ہوتی ہے اور اس گرمی کے ساتھ پسینہ بھی ہوتا

کمی اور زیادتی:۔ علامات دماغی محنت سے، تحریک سے، چھونے سے زیادہ ہو جاتی ہیں سیدھا بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے متلی پیدا ہوتی ہے۔

طاقت:۔ نمبر ۶x سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرد۔

اکونائٹ نیپلس، بیلاڈونا، کینتھرس، ہیوسس، لیکیسس۔

Agaricus Emeticus

اگیریکس ایمٹکس

NATURAL ORDER : Fungi.
SYNONYMS : Emetic Mushroom; Acid Agaricus.
PARTS USED : Mushroom.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کی علامات دوسرے اگیریکس سے ملتی جلتی ہیں۔ اگیریکس سیکریس کی علامات ٹھنڈے پانی سے بڑھتی ہیں مگر اس دوا میں ان تکالیف کو ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ کے لیے آرام ملتا ہے۔

اس دوا سے معدے میں شدید سوزش والے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ مریض کو پریشانی کی حالت میں ہمیشہ برف کے پانی کی زبردست خواہش رہتی ہے اور اس سے اس کو آرام بھی ملتا ہے۔ شدید قے اور پریشانی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معدہ تاگے میں لٹکا ہوا ہے اور معدے کے دو ٹکڑے ہو جاویں گے۔ چہرہ پر برف کی مانند ٹھنڈا پسینہ ہوتا ہے۔ اور سر ہلانے سے چکر اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سرکہ سونگھنے سے بھی یہی بات پیدا ہو جاتی ہے اور سرکہ کی بو مریض کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

چکر اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض کو اٹھا کر بستر میں لٹانا پڑتا ہے۔ نہ وہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ بیٹھ سکتا ہے۔ یہ دوا زیادہ جگر اور معدہ کی تکالیف میں مفید ہوا کرتی ہے۔

تعلق۔ ٹھنڈا پانی پینے سے بے چینی کا کم ہونا اکونائٹ، سلفر، سرکہ سے علامات کا بڑھنا ڈائم کروڈ، آرسنک، بیلاڈونا، برومیم، فیرم، سیپیا، سلفر،

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

Agaricus Phalloides

اگیریکس فلوڈس

NATURAL ORDER : Fungi.
SYNONYMS: Agaricus Bulbesus; Amanita Bulbosa
PARTS USED : Fungus.

اس دوا میں ہیضہ کی مکمل تصویر ملتی ہے۔ انتہائی کمزوری، جسم کا ٹھنڈا ہونا، ٹھنڈا پسینہ اور مُردوں کا سا چہرہ۔ زبان ٹھنڈی مگر شدید پیاس، صفراوی قے کا اکثر ہونا، معدہ میں مسلسل اینٹھن شکم سخت اور تنا ہوا۔ دست سفید نیلے یا پیلے اور خون ملے جو کثرت سے ہوتے ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نبض ہلکی، یہاں تک کہ محسوس نہیں کی جا سکتی۔ نبض ضربات چھوڑ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور ٹانگوں پنڈلیوں اور پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔ تشنج اس دوا کی مخصوص علامت ہے، بعض حالتوں میں دماغی گھبراہٹ اور دوسری حالت میں غنودگی۔

پاخانہ کی مسلسل حاجت لیکن معدہ شکم یا مبرزمیں کوئی درد نہیں ہوتا۔ جلد جلد سانس کا آنا جو یکایک سانس میں تبدیل ہو جاتی ہے، یا آہستہ آہستہ سانس کا آنا یکایک تیز سانس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مریض پر مردنی چھائی ہوتی ہے اور پیشاب رکا ہوا ہوتا ہے۔

طاقت: ۳، مدرٹنکچر سے نمبر ۳ تک

مقابلہ کرو: آرسنک، کیمفر، ورٹیرم البم۔

Agaricus Muscarius

اگیریکس مسکیریس

NATURAL ORDER : Fungi.
SYNONYMS : Amanita muscaria Fly Agoric; Bug Agaric Champignon fon.
PARTS USED : The tincture of Pangus.

اس دوا میں یہ ایک عجیب بات ہے کہ شروع سے آخر تک اور سر سے پاؤں تک اعضاء میں تشنج اور لرزہ محسوس ہوتا ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے اور اعضاء میں کپکپی یعنی پھڑکنا اور کانپنا۔ جسم کے ہر حصہ میں محسوس ہوتا ہے۔ کوریا (رعشہ) اور تشنج بھی پایا جاتا ہے۔ جسم بھر میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جلد کے اندر گوشت میں تیز اندرونی جسم میں چیونٹیاں سی رینگ رہی ہیں۔ کھجلی میں یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ جہاں مریض نے کھجلا دیا کھجلی وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ ہونے لگی۔

جلد اور اعضاء میں مریض عجیب قسم کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ یعنی سردی کا احساس ٹھنڈی اور گرم سوئیاں چبھنے کا احساس۔ ڈنک لگنے کا سا درد اور جلن کا احساس خصوصاً کان ناک، ہاتھ کی پشت انگلیوں اور انگوٹھوں کے پاس تیز سرخ دھبے جن میں کھجلی محسوس ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے برف میں پھرنے سے یہ دھبے پڑے ہیں۔ اور دوا ہاتھوں پاؤں کے پھٹ جانے میں بہت مفید ہے۔

مریض سردی میں زیادہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور اس کی علامتیں سردی میں بڑھ جاتی ہیں نیز

اس دوا کی علامتیں جماع کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ اگر جماع کے بعد غشی یا حد سے زیادہ کمزوری محسوس ہوتی ہو تو یہ دوا اکسیر ہے۔

زیادہ دماغی کام یا زیادہ دیر تک لکھنے سے یا پڑھنے سے جو کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

جو بچے زیادہ عمر تک بولنا اور چلنا نہیں سیکھتے ان کے لیے یہ دوا فائدہ مند ہے (نیٹرم میور میں بچہ زیادہ عمر تک بولنا نہیں سیکھتا، کلکیر کارب میں بچہ زیادہ عمر تک چلنا نہیں سیکھتا) وہ بچے جو یاد نہیں رکھ سکتے (کمزوری حافظہ) یا غلطیاں کرتے ہیں یا سبق یاد نہیں کر سکتے یا شب کو جھڑکنے یا تنبیہ کرنے سے مرگی کی طرح تشنج کے دورے ہوتے ہیں یا جوانی میں پہنچنے سے پہلے لڑکیوں کو ذرا ذرا سی بات (معمولی تنبیہ) پر تشنج ہونے لگتا ہے۔ تو یہ دوا ان سب شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس دوا سے دماغی خرابیاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس دوا کے مریض کے دماغ میں ایک قسم کا پاگل پن آجاتا ہے جس سے وہ پاگلوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا ہے، ناچتا ہے، گاتا ہے، سیٹی بجاتا ہے، اشعار موزوں، پیشین گوئیاں کرتا ہے یا الہامی باتیں بتلاتا ہے یا اس کے بالکل برعکس وہ اپنے ساتھیوں اور عزیز و اقربا سے بالکل متنفر ہو جاتا ہے مریض جو پہلے بالکل حلیم اور خوش طبع تھا، اب ضدی، بے پرواہ اور کسی کی نہ سننے والا بن جاتا ہے

مریض کو اپنے اعضاء پر بالکل قابو نہیں رہتا اور اس کے ہاتھوں اور انگلیوں میں ایک قسم کا رعشہ پیدا ہو جاتا ہے مثلاً اگر وہ باورچی خانہ میں کام کرتا ہے تو ہر وقت اس کے ہاتھوں سے رکابیاں گر گر کر ٹوٹا کرتی ہیں۔ ایسی حالت کو ٹھیک کرنے کے لیے ہمارے پاس دو دوائیں ہیں۔ ایک تو یہی مگر اس میں مریض ہمیشہ چولہے کے نزدیک گرم جگہ میں رہنا چاہتا ہے۔ اور دوسری دوا ایسی ہے جس میں مریض باورچی خانہ سے دور بھاگنا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ گرمی برداشت ہی نہیں کر سکتا ہے۔

دماغی حالت مریض کی رات کے وقت بہ نسبت دن کے بہتر رہتی ہے، اگر مریض شاعر ہے تو رات کو اشعار بغیر کسی غور و فکر کے کہا کرتا ہے۔ مگر صبح کے وقت سے دوپہر تک وہ اپنے جسم میں تھکاوٹ، مردنی اور دماغ میں سناٹا محسوس کرتا ہے۔ نیند میں ہر طرح کے جھٹکے اور تشنج مفقود ہو جاتے ہیں

درد سر بھی ایک عجیب قسم کا ہوتا ہے، اس دوا کے جھٹکے اور پھڑکنا تو سر میں، سر پٹھ کی ہڈی میں ہوتے ہی ہیں مگر ساتھ ساتھ سر میں ٹھنڈی سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ سر میں میخ گڑنے کا سا درد ہوتا ہے۔ سر میں خارش ہوتی ہے لیکن خارش کا دانہ سر میں دکھائی نہیں دیتا۔ اور ہر وقت سر کھجلانے کے بعد سر پر ایسا احساس جیسے ٹھنڈی ہوا سر پر لگ رہی ہو۔ یا سر بالکل ٹھنڈا معلوم ہو اور بعض وقت سر پراگندہ ہوتا ہے (ایک قسم کی شدید کھجلی) جس میں کھرنڈ جم جاتے ہیں۔

آنکھوں میں بھی اس دوا کے جھٹکے اور پھڑکن پائی جاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں ہمیشہ گھڑی کے پنڈولم کی طرح ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں۔ اور کسی وقت بھی ایک جگہ قائم نہیں ہوتیں۔ چاہے مریض لاکھ کوشش کرے۔ مگر یہ حرکت نیند میں بند ہو جاتی ہے۔ یہ تکلیف سائیکوٹا، آرسنک پلساٹیلا، سلفر میں بھی پائی جاتی ہے۔

رنگوں کے پہچاننے میں مریض ہمیشہ غلطی کرتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے کالے تارے کالی مکھیاں اڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ ایک ایک کی دو دو چیزیں دیکھتا ہے۔ جس جگہ کوئی پڑی ہوئی ہو اس کو وہاں نہ دیکھ کر اس سے ہٹی ہوئی جگہ پر دیکھتا ہے۔

اس دوا سے مرگی اور ہسٹریا کے دورے رفع ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان دوروں میں منہ میں جھاگ اور چہرہ پر تشنج موجود ہو۔ مریض کو چہرے کے کسی حصہ میں کسی عصب کسی آنکھ میں غرضیکہ چہرے کے کسی حصہ میں یا کل چہرے میں پھڑکن ضرور محسوس ہوتی ہے جو کبھی کبھی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ علامت مریض کے لیے اس قدر پریشان کن ہے کہ وہ کسی طرح اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہ دوا ایسی پھڑکن کو نکس وامیکا کی طرح فوراً زائل کر دے گی۔

یہ دوا چونکہ ہر حصہ جسم میں پھڑکن اور رعشہ پیدا کرتی ہے اس لیے زبان میں بھی رعشہ اور پھڑکی ہوتی ہے جس سے مریض کی زبان میں لکنت ہوتی ہے اور لفظ صاف نہیں بول سکتا۔ بچے بولنا دیر میں سیکھتے ہیں۔

ڈکار کی زیادتی، پیٹ کا تناؤ، آنتوں میں گڑگڑاہٹ اور بدبودار ہوا کا نکلنا اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ تپ محرقہ میں اگر پیٹ پر اپھار ہو جائے تو یہ دوا بہت کام کرتی ہے۔

اس دوا کے دست صبح سویرے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ایلو کی طرح گرم ہوا خارج ہوتی ہے۔ اور عام طور پر دستوں کے بعد مروڑ باقی رہتا ہے۔

عورتوں کو جماع کے بعد غشی اور مردوں کو جماع کے بعد کمزوری اس دوا کا خاص فعل ہے۔ مرد کو جس وقت انزال ہوتا ہے تو عضو تناسل میں استادگی نہیں رہتی۔ حالانکہ جماع سے پہلے اور جماع کے وقت استادگی بہت تیز ہوتی ہے۔ انزال کے وقت منی بہت گرم محسوس ہوتی ہے اور منی کی نالی بوقت انزال چیرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

قرحہ کے مریضوں کو اگر پیشاب کی نالی میں ہر وقت خارش اور جھنجھلاہٹ ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت پیشاب کا آخری قطرہ باقی رہ جائے اور زیادہ دیر کے بعد نکلے یا ہمیشہ موذ د آتا ہے تو یہ دوا اور پیٹروسیلینم بڑی کام کی چیزیں ہیں۔

درد کمر یا پیٹھ کے درد میں یہ دوا حکمی اثر رکھتی ہے۔ ایسے درد میں اگر مریض اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ اس کی کمر یا پیٹھ ٹوٹ جائے گی۔ نیز مرگی کے ایسے دورے جن میں

کہ دورے سے پہلے ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک محسوس ہو اس دوا سے جاتے رہتے ہیں۔

ہذیان میں مریض عموماً اشعار بنایا کرتا ہے اور پیشین گوئیاں کرتا ہے۔ بیوقوفانہ خوش مزاجی اور غیر معقولانہ گفتگو اپنے ساتھیوں کو بوسہ دینا چاہتا ہے۔ جسمانی تکالیف کے ساتھ مسلسل اور شدید چکر آیا کرتا ہے جس میں پیچھے کی طرف گرنے کا مسلسل خدشہ ہوتا ہے۔ خواہش نفسانی بے حد بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ عضو تناسل لٹکا ہوا ہوتا ہے یا مکمل نامردی ہوتی ہے۔ دماغی تکالیف اور بخاروں میں سر کا ادھر ادھر گھمانا اس کی خاص علامت ہے۔ عجیب قسم کے درد سر ہیں۔ ٹیکن والے درد سر چہرے کے عضلات میں اکڑن کے ساتھ۔ صبح کے وقت کھینچنے والے درد سر جو ناک کی جڑ میں جائیں۔ اور جن کے ساتھ نکسیر پھوٹے یا ناک سے گاڑھی رطوبت کا اخراج۔ سر کی داہنی جانب درد سر جیسے میخ لگنے سے ہو۔ ڈکاروں سانس اور پاخانوں میں بدبو۔ پسینہ چکنا ہو سکتا ہے لیکن بو نہیں ہوتی۔

اگیریکس تلی کی دوا ہے اور تلی کے مقام میں سوئی کا چبھنا پایا جاتا ہے۔ بعض دوڑنے والوں کے دوڑتے دوڑتے تلی کے مقام میں سوئیاں چبھنے لگتی ہیں اور ان کو اپنا دوڑنا بند کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے اگیریکس مفید ہے۔

اگیریکس کی علامات ایک ہی وقت پر دونوں اطراف میں قطراً ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً داہنی اوپری حصہ اور بائیں نچلے میں یا بائیں اوپری اور دائیں نچلے میں اگیریکس کے اعصابی مریضوں کو جن کو اگیریکس کی ضرورت ہوا کرتی ہے پیشاب تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہے حالانکہ مثانہ میں تحریک موجود ہوتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے بے حد ذکی الحسی۔ دق کی ابتدائی کیفیتیں۔ مختلف قسم کی اعصابی اور تشنجی تکالیف۔ عام فالج شدید نیچے دبانے والے درد۔ دردوں کے ساتھ سردی۔ سن ہونے اور سرسراہٹ کے احساس پائے جاتے ہیں۔ سردی سے ذکی الحسی کے ساتھ ساتھ سورج کی شعاعوں سے بھی ذکی الحسی پائی جاتی ہے اور اسی لیے اگیریکس لو لگنے میں بھی مفید ہے

علامات

دماغ۔ دماغی کام کرنے کی ناقابلیت۔ عجیب قسم کے توہمات۔ اشعار کہنے اور پیشین گوئیاں کرنے کا بڑا شائق۔ پاگل پن اور پاگل پن میں حد سے زیادہ طاقت کی نمائش۔ اپنے دوستوں کو لپٹا لیتا اور ان کے ہاتھ چومنا۔ یا تو گانا، ہنسنا، ناچنا، مگر سوالوں کا جواب نہ دینا۔ نیم بے ہوشی: بستر سے اٹھ کر بھاگنا چاہے۔ مسلسل نیم بے ہوشی اور چیزیں اٹھا کر ہمنشینوں پر پھینک دے۔

ضدی ہٹیلا، بچہ چلنا اور بولنا دیر میں سیکھے، بدمزاج اور خود پسند، مسلسل بکواس کرے

کسی چیز کا ڈر رہے۔ ٹھیک الفاظ نہ ڈھونڈ سکے اس لیے غلط الفاظ استعمال کرے۔

سر۔ کھلی ہوا میں نشہ بازوں کی طرح خمار۔ چکر۔ صبح کے وقت، دھوپ کی گرمی سے، جب کھلی ہوا میں چل رہا ہو زیادہ دیر تک رہنے والا ٹھنڈی ہوا سے بے حد ذکی الحسی کے ساتھ چکر میں پیچھے کی طرف گرنے کا اندیشہ، دھوپ سے چکر۔ مسلسل سر کا رعشہ زیادہ دماغی محنت سے دردِ سر۔ سر میں سردی یا ٹھنڈی سوئیاں چبھنے کا سا احساس دردِ سر۔ نکسیر یا ناک سے گاڑھی رطوبت کا اخراج۔ مریض سر کو ہر وقت گرم کپڑے سے ڈھانکے رکھتا ہے (سیپیا) دردِ سر چپ چاپ بیٹھنے سے بڑھتا ہے۔ اور کھلی ہوا میں آہستہ آہستہ چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ سر پر کھجلی جس کی زیادتی صبح کے وقت ہوتی ہے۔ سر میں پراگندگی اور بھاری پن۔ پیشانی میں خصوصاً بائیں جانب سوئیاں چبھنے کے سے، پھاڑنے والے اور کھینچنے والے سوزش والے درد۔ دردِ سر خصوصاً پیشانی میں جس کی وجہ سے سر کو ادھر ادھر ہلانا پڑے اور آنکھیں بند کرنا پڑیں۔ ان لوگوں کے دردِ سر جو رعشہ کا شکار رہوں یا جن کو بخار ہو یا درد کے ساتھ ہذیانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہو۔ دماغ کے نصف بائیں حصہ میں چبھن اور دباؤ۔ سر میں داہنی جانب دباؤ جیسے میخ ٹھکی ہو، جس کی زیادتی بیٹھنے سے اور کمی ادھر ادھر آہستہ آہستہ پھرنے سے ہو۔

آنکھ۔ ایک جگہ نظر جمانا مشکل ہوتا ہے۔ مریض پڑھ نہیں سکتا کیونکہ سطریں ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک چیز کا دو دو دیکھنا (جلسی میم)، آنکھوں کے پپوٹوں اور پتلیوں میں تشنج اور کھنچاؤ (کروڈین)، آنکھوں کی پتلیوں کا گھڑی کے پنڈولم کی طرح حرکت کرتے رہنا۔ آنکھوں میں خارش، آنکھوں کے دونوں کناروں میں جلن جن کو ہاتھ لگانے سے زیادہ تکلیف ہو۔ آنکھوں میں بوجھ۔ آنکھوں سے زرد لیس دار مواد نکلنا اور چپکنا۔ آنکھوں کے سامنے کالی مکھیوں کا اڑنا۔ نزدیک کی نظر کمزور۔ بھینگا پن۔ آنکھوں میں جلن اور خارش۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ تشنجی دورے بائیں آنکھ میں درد کے ساتھ۔ بغیر محنت کے آنکھوں میں تھکاوٹ کا احساس۔ قریب نظری۔ آنسوؤں کا غدود متورم۔

کان۔ ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے کان میں درد۔ کانوں کی سرخی، جلن اور خارش، کانوں کا پھوٹ جانا۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی سی آوازیں۔ کانوں میں اینٹھن۔

ناک۔ قوت شامہ بڑھی ہوئی۔ زکام کے بغیر چھینکوں کا کثرت سے آنا اور بغیر زکام صاف پانی کا ناک سے بہنا۔ نتھنوں میں ورم اور ان کا پھیل جانا، ناک اندرونی اور بیرونی حصہ میں خارش، ناک میں خشکی، بوڑھے آدمیوں کو نکسیر۔ کھانسنے کے بعد چھینکوں کے دورے، صبح سویرے ناک چھینکنے پر نکسیر۔

چہرہ۔ چہرہ کے پٹھوں کا تشنج اور کھنچاؤ، چہرے پر خارش اور جلن، رخساروں میں تپکن اور جھنجھناہٹ، رخساروں میں سوئیوں کا چبھنا، رخساروں پر باریک باریک چھالے۔ جاگنے پر بائیں جبڑے کے جوڑوں میں شدت کا درد جس کی وجہ سے منہ نہ کھولا جا سکے۔ اوپر والے ہونٹ میں شگاف اور اس میں جلن چہرے کا عصبی درد۔

ایسا محسوس ہو جیسے اعصاب میں ٹھنڈی سوئیاں چبھ رہی ہوں یا نوک دار چیز ان میں لگ رہی ہو۔ ٹھوڑی میں چبھن جیسے سوئیاں چبھنے سے ہو۔ چھوٹے چھوٹے دانے جن میں بعد میں زرد رنگ کی رطوبت آجائے۔ چہرے میں اور جبڑے کی ہڈیوں میں پھٹن۔

منہ۔ دانتوں میں چیرنے والا درد جو سردی لگنے سے زیادہ ہوتا ہو۔ نیچے والی کچلیوں میں درد جو ٹھنڈی ہوا سے پیدا ہو۔ داہنے نیچے والوں دانتوں میں درد شروع ہو کر سر کے داہنے حصہ تک پہنچے، سوڑھے متورم مسوڑھوں میں درد۔ سوڑھوں میں جلد خون بہے۔ ہونٹوں پر خارش کے دانے۔ تشنج ذائقہ میٹھا۔ منہ کے اندر اوپر کی طرف دانے اور زخم۔ یعنی منہ کا آجانا۔ زبان میں چھالے لگنے کے سے درد۔ ہر وقت پیاس۔ زبان کا کانپنا۔ منہ سے بدبو۔ زبان میں لکنت ہر وقت پیاس۔ ذائقہ میٹھا زبان سفید۔ زبان بائیں جانب سن ہوئی ہو۔

حلق۔ حلق کی خشکی ایسی کہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مگر ہر وقت بھوک۔ ایسا احساس کہ گلے میں کوئی چیز رکی ہے۔ جس کو مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے۔ غدودوں کا بڑھ جانا۔ بغیر کھانسی کے بلغم کی گولیوں کا نکلنا۔ نرخرے میں خشکی، نگلنے میں دقت۔ حلق سے کان تک کی نالی میں سوئیاں کی سی چبھن۔ حلق میں سرسراہٹ، گا نہ سکے۔

معدہ۔ بھوک کی کمی بغیر بھوک کے ہر وقت کھانے کی خواہش۔ کھانے کے بعد معدہ اور شکم میں بھاری پن۔ کھانے بعد غنودگی۔ کبھی ڈکار، کبھی ہچکی۔ کھانے کے بعد ذائقہ کی ڈکار، اکثر خالی ڈکاروں کا آنا۔ سیب یا سڑے ہوئے انڈوں کا ذائقہ کی سی ڈکار، متلی، کھانے کے بعد قے کی خواہش۔ کھانے کے بعد پیٹ میں درد اور مروڑ۔ معدے میں کھانے کے قریب تین گھنٹہ بعد جلن جو بعد میں ایک بوجھ کی صورت میں رہ جائے۔ معدہ کی تکالیف جگر کے مقام میں تیز دردوں کے ساتھ بے حد بھوک لیکن غذا کی خواہش نہ ہو۔ فم معدہ میں مروڑنے والے، نوچنے والے اور پھیلنے والے درد ہوتے ہوں۔

شکم۔ جگر میں تیز سوئیاں لگنے کا سا درد۔ سانس اندر کھینچنے پر تلی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ دوڑنے پر سوئیاں چبھنے کا سا درد، بدبودار ہوا کا نکلنا، جس میں لہسن کی بو ہوتی ہے۔ شکم میں تناؤ، آنتوں میں گڑگڑاہٹ آنتوں میں کٹن اور مروڑ۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض کے بعد پاخانہ سخت و سیاہ، دست لئی کی طرح، اور ان کے ساتھ درد کی شدت اور ریاح۔ مقعد میں خارش جیسے کیڑے ہوں۔ بچوں کے چہرے زرد، بدبودار دست دست گھاس کے سبز، صفراوی، پانی کے سے پتلے، صبح سویرے اٹھنے پر دست (ایلو، پاڈوفائلم ریومکس، سلفر) مقعد میں جلن۔ بواسیر۔

مثانہ۔ پیشاب کا بار بار ہونا اور پیشاب کی مقدار میں کمی۔ پیشاب صاف یا لیموں کے رنگ کا۔ پیشاب میں لیسدار مواد کا نکلنا (قرص)، پیشاب کرتے وقت جلن اور سوئیاں چبھیں۔ یکایک شدید پیشاب کی حاجت

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش جماع بڑھی ہوئی لیکن عضو میں طاقت کی کمی۔ جماع کی حالت میں انزال کے وقت منی کا کم خارج ہونا۔ جماع کے بعد بے حد زیادہ کمزوری اور سستی۔ رانوں میں درد اور کمزوری اعضائے تناسل میں خارش۔ فوطوں میں کھنچاؤ کا احساس۔ عیاشی سے پیدا شدہ تکلیفات۔

آلات تناسل زنانہ۔ جماع کے بعد غشی، حیض وقت سے پہلے۔ خون کی زیادتی۔ کمر اور پیٹ چیرتا ہوا درد۔ شرمگاہ میں خارش، حد سے زیادہ جماع کی خواہش۔ دوران حیض میں درد سر، دانت کا درد اور بائیں کان میں درد اور کھجلی جس کو کان میں انگلی ڈالنے سے آرام معلوم ہو۔ دردزہ کا سا درد بائیں بازو میں درد، خارش اور تپکن، سیلان الرحم۔ سیلان الرحم میں شرمگاہ کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں خارش، حیض بند ہونے کے وقت رحم پر بوجھ۔ اور نیچے کی طرف دباؤ ڈالنے والے درد ولادت اور جماع کے بعد تکلیفات سر پستانوں میں جلندار خارش۔ بیرونی آلات میں خارش، جماع کی بے حد خواہش کے ساتھ۔ حیض کے رک جانے کے بعد رحم اپنی جگہ سے گر جائے ناقابل برداشت نیچے دبانے والے درد۔

آلات تنفس۔ کھانسی کے شدید دورے جن کو ذراسی قوت ارادی استعمال کرنے پر روکا جا سکتا ہے۔ نیند میں کھانسی کے دورے جن میں بلغم کی چھوٹی چھوٹی گولیاں خارج ہوتی ہیں۔ سانس میں دقت۔ کھانسی چھینک آنے پر ختم جاتی ہے۔ اچانک تشنجی کھانسی کے دورے جن کی زیادتی قبل دوپہر یا دن کے دوران ہو۔ حنجرہ میں سکڑن اور دباؤ جس سے دم گھٹنے کا خدشہ پیدا ہو۔ بار بار سردرد تنفس میں دقت حنجرے میں شدید سکڑن اور دباؤ کے ساتھ۔ رات کے وقت شدید دورے والی کھانسی۔ بلغم کی چھوٹی چھوٹی شفاف گولیاں جو قریب قریب بغیر کھانسی کے خارج ہوں اور ان کے اخراج سے کھانسی کو سکون ہو۔ سینہ کے نچلے حصہ میں کھنچاؤ۔ حرکت کے دوران یا جب بیٹھا ہو جو مریض کا دم نکال دے۔

سینہ۔ تنفس میں بھاری پن اور تکلیف جس سے مریض کو آہستہ آہستہ چلنے میں بھی دقت محسوس ہوتی ہے۔ تنفس کی تکلیف اور اس امر کا احساس کہ سینہ خون سے بھر گیا ہے۔ سینہ میں تنگی کا احساس جس کی وجہ سے سانس لینے کی بار بار ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سینہ میں سوئیاں چبھنے کا سا احساس سینہ پر رات کو پسینہ۔ پستان کی گھنڈیوں پر خارش۔

قلب۔ تمباکو پینے کے بعد دل کی دھڑکن۔ دل کا زور سے دھڑکنا۔ نبض کی چال بے قاعدہ، بیچ بیچ ضربات کا چھوڑ جانا۔ دل کا مقام دبا ہوا (جیسے کہ سینہ تنگ ہو گیا ہے) دھڑکن۔ چہرہ پر سرخی کے ساتھ۔ نبض، ضربات چھوڑ دینے والی بے قاعدہ، مدہم، چھوٹی اور کمزور۔

پیٹھ اور گردن۔ درد جیسے کہ تھکن سے یا جوڑوں کے اتر جانے پر ہوتا ہے۔ یہ درد گردن میں اور رانوں میں معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب مریض بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو۔ پیٹھ میں کمزوری رانوں میں فالج کا سا درد جس کی زیادتی چلنے یا کھڑے ہونے سے ہوتی ہے۔ گردن کے عضلات میں

اینٹھن، ریڑھ میں چھوئے جانے سے ذکی الحسی کے ساتھ گردن پشت میں اکڑن۔ پیٹھ میں درد جیسے مسلسل جھکے رہنے سے ہوتا ہے۔ عضلات میں کولہے پیٹے جانے کا سا درد، جو آگے کی طرف جھکتے وقت چھوٹے محسوس ہوں۔ جسم کی ہر حرکت ریڑھ میں درد پیدا کرے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ اکڑن، چوتڑوں کے اوپر درد۔ رانوں میں کمزوری، چلنے میں لڑکھڑاہٹ۔ پیروں کی انگلیوں اور پاؤں میں خارش جیسے سردی سے سن ہو گئے ہوں۔ پاؤں کے تلوؤں میں اینٹھن ٹانگوں میں فالج۔ ٹانگوں کا ایک دوسرے کے اوپر رکھے۔ سن ہو جانا۔ بازوؤں میں کمزوری۔ بازوؤں میں بے قاعدہ حرکت۔ ہاتھوں کا کانپنا (فاسفورس)، مختلف عضلات میں تشنجی جھٹکے۔ ہاتھوں کی انگلیوں میں اکڑن جیسے گٹھیا سے ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور انگلیوں میں خارش، جلن، اور سرخی (بوائیاں)، ٹانگوں کے عضلات میں اینٹھن۔ پاؤں اور انگلیوں میں جلن، خارش اور سرخی جیسے بوائیوں سے ہوتی ہے۔

جلد۔ جلن، خارش، سرخی اور ورم جیسے برف میں دب جانے سے ہوئی ہو۔ جلد کا پھوٹ جانا۔ خارش جس میں باجرے کے سے دانے ہوتے ہیں۔ دانے نزدیک نزدیک اور سفیدی مائل۔ ناقابل برداشت خارش اور جلن۔ بوائیاں، وریدیں متورم اور جلد ٹھنڈی۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور پہلی انگلی کے درمیان شدید خارش۔

نیند۔ جمائی کے دورے، جلن اور خارش سے بے چینی۔ نیند کی حالت میں چونکنا اور تشنج۔ اکثر جاگنا دن میں غنودگی۔ نیند میں دل خوش کن خواب۔ صبح کے وقت ایک قسم کا چکر اور اٹھنے میں تکلیف۔ نیند سے طبیعت بحال نہیں ہوتی۔ جمائیاں جن کے بعد از خود قہقہے پر غیر معمولی نیند کا غلبہ۔

بخار۔ تازی ہوا میں یا بستر کی چادر ہٹانے سے لرزہ گو جسم گرم ہو۔ لرزہ جسم کے اوپری حصہ سے نیچے آتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے لرزہ۔ تھوڑی سی محنت کے بعد پسینہ۔ ٹھنڈی ہوا کو برداشت نہ کر سکنا۔ شام کے وقت شدید بخار۔

مخصوص خواص۔ جسم کے مختلف حصص کے عضلات میں اکثر اینٹھن اور جھٹکے (زنکم)، ٹانگوں اور بازوؤں کا فالج (فاسفورس)، پلمبم، زنکم، اعضاء میں پھٹن جس کی زیادتی بیٹھی ہوئی حالت میں یا آرام کے دوران ہو۔ اور کمی حرکت سے ہو (رسٹاکس)، اعضاء میں درد سن ہونے کی وجہ سے لنگڑے پن کے ساتھ۔ تمام جسم میں کپکپی۔ شدید عضلاتی اینٹھن اور جھٹکے (سائیکوٹا، فائی سوسٹگما سٹرامونیم) رعشہ میں جاگنے کی حالت میں از خود حرکات جو نیند کے دوران بند ہو جائیں۔ ہاتھوں اور پاؤں میں اینٹھن جسم میں تشنج کے ساتھ۔ نیند آنے پر جھٹکے اور چونکنا (بیلاڈونا، ہیوسمس سٹرامونیم) مختلف حصص میں سرخی، خارش اور جلن (بوائیاں) علامات عموماً حرکت سے خصوصاً آہستہ آہستہ چلنے سے کم ہوتی ہیں۔ ریڑھ کی علامات کھلی ہوا میں چلنے سے بڑھتی ہیں۔ اور گرم بستر میں آرام سے کم ہوتی ہیں۔

کمی اور زیادتی ۔ کھانے سے، کھلی ٹھنڈی ہوا سے، جماع کے بعد، سرد موسم میں، بادل گرجنے سے پہلے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ پیٹھ پر دبانے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنے سے آرام ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں چلنے سے تکلیفات کا بڑھنا اس کی راہنمائی زیادتی ہے۔ لیکن دوسری طرف تمام علامات سوائے چکر کے (جس میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے) مکان کے اندر اور آرام کے دوران بڑھتی ہیں۔ حرکت سے سرد موسم سے (خصوصاً درد سر) بڑھتی ہیں۔ کھڑکی سے باہر دیکھنے سے درد دانت اور اعضاء میں درد پیدا ہوتے ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک بعض دفعہ نمبر ۲ بہتر کام کرتا ہے

تعلق۔ مقابلہ کرو :۔

بودسٹا، سنکشا پلموریا، سمی سی فوگا، کنابس انڈیکا، اوپیم، سٹرامونیم (شراب سے پیدا شدہ تکلیفات اور رعشہ میں)، کانیاز (بے حد خوشی میں) سائیکوٹا (آنکھوں میں تشنج) کوڈیم (پپوٹوں کے تشنج میں)، مائی گیل، ٹیرنٹولا، ورٹیرم البم (سر میں برف کی سی سردی)، آرسنک (گرم سوئیاں اگیریکس سرد سوئیاں) اسکل پیاز۔

یہ دوا سٹرامونیم اور لیکیس کا درمیانی درجہ رکھتی ہے۔

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے :۔ کوئلہ، قہوہ، شراب، برانڈی، کافورہ چربی اور تیل (معدے کی علامات) کلکیریا کارب (معدے کی سردی) پلساٹیلا اور رسٹاکس (دانت کے درد کو) سے

یہ دوا مفصلہ ذیل دواؤں کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے۔

بیلاڈونا، کلکیریا کارب، مرکیوریس، اوپیم، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلیشیا۔

اس دوا کے بعد استعمال ہو سکتے ہیں۔ ٹیرنٹولا (تپ محرقہ میں سر کا ادھر ادھر گھمانا)

نوٹ۔ تکلیفات جماع کے بعد، پالے سے، دھوپ سے، خوف سے، دماغی محنت سے کثرت مباشرت سے، شراب سے، خون میں سمیت سے پیدا ہوتی ہیں۔

Agnus Castus
اگنس کاسٹس

NATURAL ORDER : Verbenaceae
SYNONYMS : Chastetree.
PARTS USED : Drug Strength 1/10.

یہ دوا جتنی زیادہ عجیب و غریب ہے اسی قدر زیادہ معالج اس دوا کے استعمال سے لاپرواہ ہیں۔ اگر آدمی نے اوائل عمر میں جلق یعنی مشت زنی کی ہو۔ اغلام یا کثرت جماع کا شکار رہا ہو۔ اور اگر ایسے آدمی کو سوزاک بھی ہو چکا ہو تو قدرتی طور پر اس کا چہرہ زرد، آنکھیں اندر دھنسی ہوئی، ہاتھ اور پاؤں میں ناطاقتی، اعصابی کمزوری ہوگی اور اگر اس کے ساتھ ساتھ عضو ڈھیلا اور کمزور پڑ گیا ہو، چھوٹا ہو چکا ہو اور اس کی نئی خوبصورت بیوی اس کے دل و دماغ میں تحریک نہ پیدا کر سکتی ہو تو ایسے

قابل رحم مریض کو اس دوا کی چند خوراکیں نئی زندگی بخشیں گی۔

ٹھیک اسی طرح سے اگر عورت کی یہی حالت کثرت جماع یا دوسری پوشیدہ خرابیوں سے ہو چکی ہو تو یہ دوا اعصابی کمزوریوں کو دور کر کے از سر نو اس کے اندر زندگی کی لہر پیدا کر دے گی۔

اگر بچہ ہونے کے بعد دودھ کی کمی ہو تو یہ دوا دودھ کو بڑھا دے گی۔

مندرجہ بالا الفاظ کو بغور ملاحظہ کرنے پر مجھے مریض کی دماغی حالت بتانے کی چنداں ضرورت نہیں تاہم چند باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے مثلاً دماغی کمزوری، خودکشی کے خیالات اضطراب، ڈر اور بات بات پر بگڑنا، درد سر، آنکھوں کی کمزوری، خون کی کمی، غدود اور تلی کا بڑھنا ریاحی خرابی، قبض، ہاتھ پاؤں میں تھکن وغیرہ وغیرہ۔

بے حد غمگینی۔ مریض کو پختہ یقین ہوتا ہے کہ موت آ رہی ہے۔ خیال رہے کہ موت کا یہ خیال اکونائٹ کی طرح نہیں ہوتا۔ بلکہ مریض خیال کرتا ہے کہ کچھ وقت کے بعد موت آئے گی اس لیے کوئی بھی کام کرنا فضول ہے، یہ دماغی کیفیت ہمیں عموماً زچاؤں میں وضع حمل میں ملتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عموماً دودھ میں کمی ہوتی ہے۔ یہی وقت اگنس کاسٹس کے استعمال کا ہوتا ہے۔ غیر توجگی، غنودگی۔ غیر شادی شدہ انسانوں میں اعصابی کمزوری، انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد وہ ناکامیاب ثابت نہ ہوں، جوڑوں میں بائی کی اور گٹھیا دی کانٹھیں۔ بانجھ پن، سیلان الرحم جس سے کپڑے پر زرد دھبہ پڑے، پاخانہ پر زور لگاتے وقت مذی کا اخراج۔ حیض کے رک جانے کے ساتھ شکم میں درد۔ جوڑوں میں درد جیسے وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں۔ جماع کے دوران شکم میں ریاحی گڑگڑاہٹ۔ تلی متورم اور سخت۔ گرم کھانے یا پینے سے درد دانت۔ نچلے جبڑے میں پھاڑنے والے درد، مشک یا مچھلی کے اچار کی بو کے توہم۔ منہ میں اور مسوڑھوں پر زخم۔ بوجھ اٹھانے سے یا موچوں سے پیدا شدہ تکلیفات۔ تمام جسم پر رینگنے والی کھجلی خصوصاً آنکھوں پر۔ اعصابی نوجوانوں میں تمباکو سے پیدا شدہ قلبی تکلیفات

علامات

دماغ۔ حافظہ کی کمزوری، خیالات کا انتشار، مایوس کن غم، پست ہمتی، مرنے کا ڈر۔ اکونائٹ میں مریض کو فوراً مرنے کا ڈر ہوتا ہے مگر اس دوا میں مریض کو آئندہ آنے والی موت کا ڈر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا کی ہر بات اور ہر کام سے لاپرواہ ہوتا ہے۔

سر۔ کن پٹیوں میں اور پیشانی میں (دماغ) چیرنے کا سا درد جو حرکت کرنے پر زیادہ ہو۔ کنپٹیوں میں چوٹ کا سا درد۔ سر میں بھاری پن اور آگے کی طرف گرنے کا اندیشہ، چاند پر درد، ایسا محسوس ہو جیسے مریض دھوئیں میں کھڑا ہے۔

آنکھ۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں (بیلاڈونا)، روشنی برداشت نہ کر سکیں، بھوؤں، پپوٹوں اور آنکھوں میں خارش جس کو کھجلانے سے آرام ملے۔ مگر کھجلانے کے بعد پھر خارش شروع ہو جائے۔

کان۔ کانوں میں آوازیں سننے میں دقت۔

ناک۔ مچھلی یا مشک عنبر کی بو، ناک کی ہڈی میں درد جس کو دبانے سے آرام ہو۔

چہرہ۔ رخساروں پر اور آنکھوں کے نیچے خارش۔ رخساروں میں چیونٹیاں چلنے کا سا احساس۔

منہ۔ منہ میں اور مسوڑھوں پر زخم۔ دانت گرم خوراک یا گرم پانی سے درد کریں۔

شکم۔ تلی میں ورم اور درد۔ پاخانہ نرم لیکن مشکل سے ہو۔ پاخانہ سخت اور زور لگانے سے اوپر چڑھ جاتا ہو (سلیشیا، سینی کولا، تھوجا) مقعد میں زخم، قبض اور اس امر کا احساس کہ انتڑیاں نیچے دبی جا رہی ہیں۔ انتڑیوں کو مریض ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ شکم میں استسقائی کیفیت۔ معدہ میں ریاحی گڑگڑاہٹ پاخانہ پر زور لگانے سے مذی کا اخراج۔ مقعد میں گہرے شگاف جن کی وجہ سے چلتے وقت درد ہو۔

مثانہ۔ پیشاب کا بار بار آنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ نامردی، عضو ڈھیلا اور چھوٹا۔ استادگی میں کمزوری، خواہش جماع کا نہ ہونا (سلینیم، کونیم، سبل سر) پاخانہ کے وقت منی کا خارج ہونا، سوزاک میں قرحہ سے مواد۔ احتلام فوطے ٹھنڈے سوجے ہوئے اور سخت نامردی قرحہ کے ساتھ۔ خصوصاً ان آدمیوں میں جن کو کئی بار سوزاک ہو چکا ہو۔ منی کی نالی کے ساتھ ساتھ کھنچن۔ احتلام کمزوری اور چڑچڑے پن کے ساتھ، سوزاک خواہش نفسانی کے دبے ہونے کے ساتھ۔ پیشاب کی نالی سے زرد رطوبت کا اخراج۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض میں کمی یا حیض کا قطعی بند ہو جانا۔ بانجھ پن۔ اعضاء کی کمزوری اور ڈھیلا پن۔ جماع سے نفرت۔ سیلان الرحم شفاف اور زرد جس سے زرد دھبہ پڑے۔ دودھ کا کم ہو جانا غم گینی کے ساتھ۔ ہسٹریکل دھڑکن نکسیر کے ساتھ۔ رحم میں ورم۔ آنول رک جائے۔

سینہ۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی میں خصوصاً لمبی سانس لینے پر درد۔ رات کو بستر میں نیند آنے سے پہلے کھانسی ہونا۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنی بغل میں اور بازو کے اوپر والے حصہ میں بوجھ جس کو حرکت کرنے اور چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کے جوڑوں پر گٹھیا کا سا ورم۔ داہنے چوتڑ کے جوڑ میں بھارے لگنے کا سا درد۔ پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑوں میں درد جس کی زیادتی چلنے سے ہوتی ہے، ٹانگوں میں سوئیاں چبھیں۔ داہنے پاؤں میں بھاری پن جیسے بوجھ سے ہو

مخصوص خواص۔ بے حد کمزوری۔ جوڑوں میں سوجن اور بائی کا ورم۔ گٹھیا کی گانٹھیں، موچیں۔ زیادہ بوجھ اٹھانے کے اثرات بد۔ چلتے وقت پاؤں مڑ جائیں۔

جلد۔ جسم کے مختلف حصوں پر خارش جس کو کھجلانے سے آرام ملتا ہے۔ مگر فوراً ہی خارش پھر شروع ہو جاتی ہے۔ شام کے وقت زخموں کے ارد گرد خارش۔

بخار۔ نبض باریک اور سست یہاں تک کہ محسوس بھی نہیں کی جا سکتی، اندرونی سردی اور لرزہ، بیرونی جلد گرم رات کے وقت بستر میں گھٹنے ٹھنڈے مگر چہرے پر گرمی۔ پسینہ صرف ہاتھوں پر جب

کسی ہوا میں چل رہا ہو۔

طاقت۔ جیسا کہ پہلے بڑی طاقتیں مثلاً ۲۰۰ سے نمبر ۱۰۰۰ ایم تک زیادہ بڑی طاقتیں اچھا کام کرتی ہیں

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

سیلینم، فاسفورک ایسڈ، کیمفر، لائیکوپوڈیم۔

سیلان الرحم جس سے کپڑے پر زرد نشان پڑیں (کمس وامیکا، کاربوانیمیلس، چیلیڈونیم، کریازوٹ)

اس دوا کا اگنیشیا، نیٹرم میور، دوسرا اثر الکلی کے تیز محلول سے زائل ہوتا ہے۔

آرسنک، برائی اونیا، [illegible]، لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا، سلفر اور سیلینیم اس کے بعد بہتر کام کرتے ہیں۔

Ignatia Amara

NATURAL ORDER : Loganiaceae.
SYNONYMS : St. Ignatius beans.
PARTS USED : Beans.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اگنیشیا امارہ

اگنیشیا میں سٹرکنیا کافی مقدار میں ملتا ہے۔ بلکہ نکس وامیکا سے بھی زیادہ سٹرکنیا اس میں پایا جاتا ہے۔ اور یہی سٹرکنیا ہی ہے جس وجہ سے اگنیشیا میں اس قدر طاقت ہے مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ سٹرکنیا کی علامات نہ تو اگنیشیا میں پائی جاتی ہیں اور نہ ہی نکس وامیکا میں، نکس وامیکا اور اگنیشیا بھی آپس میں نہیں ملتے اور نہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بعد ہی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ اگنیشیا صرف ہسٹریا کی دوا ہے یا ہسٹریا کی دوا صرف اگنیشیا ہی ہے اور بعض مریض بھی جب دیکھتے کہ ان کو اگنیشیا دیا جا رہا ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوا کرتے ہیں اور اکثر سوال کیا کرتے ہیں کہ کیا وہ ہسٹریا کے مریض ہیں۔

جب تک اس وہم کو دل سے نہ نکال دیا جائے تب تک اس دوا کی ماہیت کو سمجھنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے اگنیشیا کی سب سے پہلی خوبی جو مجھے بیان کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ اگنیشیا پلیگ یعنی طاعون کی بہترین دوا ہے۔

ڈاکٹر ہوپنگ برگ ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۳۲ صفحہ ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب قسطنطنیہ میں طاعون پھیلا تو لوگ حفظ ماتقدم کے طور پر اگنیشیا کا ایک دانہ اپنے گلے میں بطور تعویز کے لٹکا لیتے تھے۔ اور جب بدقسمتی سے کوئی آدمی طاعون میں مبتلا ہو گیا تو اسے اگنیشیا ہی نے شفا بخشی۔

ڈاکٹر پی سی مظم دار نے بھی طاعون میں اسے بڑی کامیابی سے استعمال کیا۔ مصنف خود پنجاب میں جب یہ موذی مرض وبا کی طرح پھیلا کرتا تھا۔ حفظ ماتقدم کے طور پر عوام الناس میں اگنیشیا نمبر ۳ کی گولیاں بانٹا کرتا تھا۔ مصنف کا مشاہدہ ہے کہ ننانوے فی صدی آدمی جو اگنیشیا کا استعمال کیا کرتے ہیں اس مرض سے محفوظ رہے اور باقی ایک فی صدی اگر بیمار ہوا کرتے تو وہ اگنیشیا نا جیا اور لیکیس کے

استعمال سے بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ جس قدر طاعون کے مریض مصنف کے زیر علاج رہے۔ ان کی موت کی اوسط ایلوپیتھی اور دیگر طریقہ حکمت سے کہیں کم تھی۔

اگنیشیا کے مریض کی دماغی حالت بھی قابل غور ہے۔ ہنی مین مٹیریا میڈیکا پیورا میں تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ اگنیشیا کے یقینی اثرات نکس وامیکا سے ملتے جلتے ہیں۔ تاہم طریقہ حکمت میں ان ہر دو کا استعمال بالکل مختلف ان لوگوں کے جن کو اگنیشیا مفید ہوا کرتا ہے ان کے جذبات اور نکس وامیکا کے جذبات میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ اگنیشیا ان لوگوں کے یا مریضوں کے لیے کارگر نہیں ہو سکتا۔ جن میں غصہ یا جوش اور تشدد پایا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگنیشیا میں کبھی خوش دلی اور کبھی رونا، یا جذبات میں تضاد یا دوسری مخصوص علامات جو اگنیشیا پیدا کرتا ہے، پائی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر گرنسے اگنیشیا کی دماغی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جو کوئی اندرونی دکھ یا غم کا شکار ہوتا ہوا اور لمبی لمبی سرد آہیں بھرتا ہو یا سسکیاں وغیرہ لیتا ہو یا بے حد ناخوشی، سونہ سکنا غم میں ڈوبا ہو، کسی دوست، عزیز و اقرباء کے مر جانے کا تازہ غم یا دوسرے دلی جذبات جو غم سے پیدا ہوئے ہوں، غم گینی، نا امیدی، پاگل پن اور خیالی وہم وغیرہ میں مبتلا ہو۔ اسی کو اگنیشیا کا مریض سمجھنا چاہیے۔

اس دوا کا مریض ہمیشہ اکیلا رہنا چاہتا ہے اور چپ چاپ بیٹھ کر ایک ہی خیال پر خیالی پلاؤ پکایا کرتا ہے اور گذشتہ باتوں پر بیٹھ کر روتا اور سسکیاں لیتا ہے۔

یہ دوا تازہ غم کے بد نتائج کے واسطے بہت مفید ہے۔ مصنف نے کئی دفعہ اس دوا کا ایسے موقعوں پر تجربہ کیا ہے مثلاً اگر کسی کا کوئی قریبی عزیز مر جائے تو اس کی موت سے اگر درد سر، غشی بخار یا کسی قسم کی اور تکلیف ہو جائے تو اگنیشیا نمبر ۲۰۰ کی چند خوراکیں ٹھیک کیا کرتی ہیں۔

دماغی پریشانی اور الجھن کے اثرات مابعد بھی اس سے درست ہوا کرتے ہیں۔ اور ایسی تکالیف میں اگنیشیا کسی اور دوا سے کہیں بہتر ہے۔

ہسٹریا میں اگنیشیا ایک خاص دوا ہے۔ مریضہ یا تو کبھی قہقہہ مار کر ہنستی ہے یا چیخ کر روتی ہے۔ اس کے جذبات اور خیالات ہمیشہ جلد جلد بدلا کرتے ہیں۔ ایک منٹ میں خوش دل معلوم ہوتی ہے تو دوسرے منٹ میں وہ غم گین دکھائی دیتی ہے۔ مریضہ کو جہاں افسوس کرنا چاہیے وہاں ہنستی ہے۔ اور جہاں خوشی کا مقام ہو وہاں روتی اور افسوس کرتی ہے۔ مریضہ کو اپنے جذبات پر قدرت نہیں رہتی۔ وہ تھوڑی بات کا پہاڑ بنا لیتی ہے۔ اختناق الرحم میں ایک گولہ شکم یا معدے سے اٹھ کر حلق میں پھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے جو لاکھ لاکھ کوشش سے بھی نہیں اترتا۔ اگر پانی کے دو گھونٹ پینے سے کسی طرح نیچے اتر بھی جاوے تو فوراً ہی پھر حلق میں پہنچ جاتا ہے۔ اعضا تشنج اور دورے بھی ہوتے ہیں۔ بولنے کی کوشش کرنے پر مریض کے منہ کے عضلات میں بعض وقت تشنج اور بد وضعی پیدا ہو جاتی ہے۔

مریض اپنی علامات اور تکالیف بیان کرنے میں ہمیشہ مبالغہ سے کام لیتا ہے۔ یا بعض وقت بالکل ہی علامات نہیں بتلاتا۔ اگنیشیا کے درد ہمیشہ شدید ہوا کرتے ہیں اور ان کی نوعیت ہمیشہ بدلا کرتی ہے۔ جلد جلد درد کی نوعیت کا بدلنا۔ اگنیشیا کا ایک خاص نشان ہے۔

حلق میں عجیب بات نظر آتی ہے۔ حلق کے تمام درد غذا نگلنے سے کم ہو جاتے ہیں۔ جہاں کہیں یہ علامات نظر آئیں چاہے خناق ہو یا کوئی اور تکلیف اگنیشیا اس کو دور کر دیتا ہے۔

بخار میں اگنیشیا ایک بہترین دوا ہے اور اس کی علامات اس قدر عام علامات سے برعکس ہوتی ہیں کہ اگنیشیا میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی یا یوں کہنا چاہیے کہ جب بخار کے لیے اگنیشیا دوا ہوا کرتی ہے تو کسی دوسری دوا سے وہ درست نہیں کیا جا سکتا۔ جاڑے کی حالت میں پیاس مگر بخار یا پسینہ کی حالت میں کہیں پیاس کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جاڑے کی حالت میں منہ سرخ ہوتا ہے۔ اور بیرونی گرمی سے جاڑے میں آرام ہوتا ہے۔ بیرونی سردی، اور اندرونی بخار، جونہی بخار شروع ہوتا ہے مریض چادر وغیرہ اتار دیتا ہے اور کوئی بھی کپڑا اوڑھ نہیں سکتا۔ (نکس وامیکا میں بحالت بخار مریض اپنی چادر یا کمبل وغیرہ نہیں اتار سکتا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو سردی محسوس ہوتی ہے) ڈاکٹر نیش اگنیشیا کے بخار کے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ بخار کی علامات میں یہ دوا لاثانی ہے سوائے نوبتی یا ملیریا بخار کے کوئی بھی بیماری ایسی نہیں ہے جس کے علاج کے لیے بلند یعنی پوٹینسی طاقتوں کے بہترین مثال پیش کی جا سکے، جو پرانے نوبتی بخار سالہا سال سے باوجود کونین کے استعمال کے مستقل طور پر ٹھیک نہ ہوئے ہوں وہ اکثر بہت جلد نمبر ۲۰۰ یا اوپر کی طاقتوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ مفصلہ ذیل علامات اگنیشیا کے بخار میں پائی جاتی ہیں۔

۱ بحالت جاڑا پیاس اور کسی دوسری حالت (بخار و پسینہ) میں پیاس کا نہ ہونا۔
۲ جاڑے کو بیرونی گرمی سے آرام ہونا۔
۳ بخار کی تکلیف کا کپڑا اوڑھنے سے بڑھ جانا۔
۴ جاڑے کے دوران چہرے پر سرخی۔ گویا یہ کرسی کے چار پائے ہیں جن پر ہم بلا خطر آسانی سے اور بے فکری سے بیٹھ سکتے ہیں۔ کسی دوسری دوا میں پیاس دوران جاڑا نہیں پائی جاتی ہے۔ آپ کو یاد رہے کہ نکس وامیکا میں سردی یا جاڑا بیرونی گرمی مثلاً کپڑا اوڑھنے سے یا آگ تاپنے سے رفع نہیں ہوتا اور بحالت بخار چادر کو ذرا ہٹا دینے سے بخار میں سردی از سر نو شروع ہو جاتی ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس امر کے کہ اگنیشیا اور نکس میں سٹرکنیا کافی موجود ہے مگر جب بیمار پر ہم دوا و پر کر استعمال کرتے ہیں تو ان کا طریقہ استعمال بالکل جداگانہ ہو جاتا ہے، جاڑے میں چہرے پر سرخی کی علامت سے رہنمائی حاصل کر کے میں نے ایک لڑکے کا بہت پرانا بخار نمبر ۲ اگنیشیا سے درست کیا۔ لڑکے کا چہرہ نہ صرف بحالت جاڑا سرخ تھا۔ بلکہ چولہے کے پاس جو مکان میں سب سے زیادہ گرم جگہ تھی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی گھر میں دو دوسرے مریض جو اسی ملیریا کے علاقے سے آئے

تھے۔ ایک ہی وقت میں کیپسیکم نمبر ۲۰۰ یہ بیٹیوریم پر نوریٹم نمبر ۱۰ سے صحت یاب ہوئے۔ مقدم الذکر کو جاڑا دونوں کندھوں کے درمیان شروع ہوا تھا اور موخر الذکر مریض کا جاڑا صبح شروع ہوا کرتا تھا۔ جاڑے کے ساتھ ہڈیوں میں درد ہوجاتا تھا اور جاڑے کے اختتام پر صفراوی قے، میں نے یہ تینوں مثالیں اس لیے پیش کی ہیں تاکہ ہومیوپیتھک طاقتوں کی طاقت سمجھ میں آجائے کہ کس طرح ہومیوپیتھک قانون کے مطابق منتخب شدہ دوائیاں فائدہ کرتی ہیں۔

مبرز میں اگنیشیا کا اثر بہت ہی نمایاں ہوا کرتا ہے۔ اس دوا سے بواسیر، کانچ نکلنا وغیرہ درست کیا جا سکتا ہے۔ جب مبرز میں تیز سوئیاں چبھنے کا سا درد ہو یا مبرز کے منہ پر سکیڑنے والے درد موجود ہوں جو پاخانہ کے بعد بڑھ جاویں اور بیٹھنے میں جن سے آرام ہو۔ تیز اوزار کا سا درد اوپر سے نیچے کی طرف اس دوا کا ایک خاص نشان ہے۔ دردِ سر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کے ایک جانب سے دوسری جانب تک میخ لگا دی گئی۔ یہ دردِ سر یا درد جانب کے بل لیٹنے سے کم ہو جاتا ہے

دردِ سر زیادہ پیشاب کے ہو جانے سے رفع ہو جاتا ہے۔

اگنیشیا میں درد اپنی جگہ بدلا کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ شروع ہو کر فوراً غائب ہو جاتے ہیں۔ یا یکایک نمایاں ہوتے ہیں اور یکایک رفع ہو جاتے ہیں۔

دانت نکلنے کے زمانے میں اگنیشیا بڑے کام کی دوا ہے۔ اگر بچوں کی آنتوں کی تکلیف جو دماغ میں جا کر ورم الدماغ یا دماغ میں پانی اتر آنے کا سبب بنے اور بچہ کا رنگ فوراً زرد پڑ جائے، غنودگی اور بے ہوشی ہو جائے۔ آنکھوں میں پپوٹوں میں تشنج شروع ہو جائے اور بچہ سر کو ادھر ادھر گھمائے اور تکلیف میں دقت ہو تو اگنیشیا بہت جلد ایسے بچہ کی حالت کو درست کر دیتا ہے۔ خالی ابکائیوں کو کھانے سے آرام ملتا ہے۔

تکالیف کا یکایک ظاہر ہونا اگنیشیا میں نمایاں طور پر ملتا ہے۔ کسی عضو کے فعل کا یکایک سلب ہو جانا۔

آنکھوں کی تکالیف میں بھی اگنیشیا خوب کام کرتا ہے۔ اس سے آشوب چشم درست ہوتا ہے جو خصوصاً روشنی نہ برداشت کر سکنے اور اعصابی تحریک کے ساتھ ہو۔ ضعف بصر جس کے ساتھ پپوٹوں میں تشنج اور اعصابی درد موجود ہو۔

معدے میں بھی کئی ایک عجیب و غریب علامات پائی جاتی ہیں۔ معدہ کے بیٹھنے کا احساس۔ یہ احساس بعض وقت مریضہ کو تمام رات سونے نہیں دیتا۔ اور اس احساس کے ساتھ مریض ٹھنڈی سانس کھینچا کرتا ہے۔ بعض وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ معدہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ غذا چڑھ چڑھ کے حلق کو آتی ہے۔ ہچکی کھانے سے، تمباکو پینے سے یا جذبات کی تحریک سے بڑھتی ہے (جذبات کی تحریک سے ہچکی بچوں میں زیادہ دیکھی جاتی ہے) خالی ڈکاریں آیا کرتی ہیں جو کھانے سے کم ہوتی ہیں شام کے وقت کا کھانا رات کی قے میں نکل جاتا ہے۔ ہسٹریکل اختناق الرحم یا جذبات کی تحریک سے

پیدا شدہ) قے، دانت کا درد کھانا کھانے کے بعد بڑھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کھاتے وقت درد تیز نہیں ہوتا مگر کھانا کھا چکنے کے بعد درد زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ منہ میں تھوک کھٹا اور ذائقہ بھی کھٹا ہوتا ہے۔

چہرہ مرجھایا ہوا یا چہرے پر زردی یا چہرہ تمتمایا ہوا۔ چہرے کے عضلات یا آنکھوں کے عضلات میں تشنج، منہ کے عضلات کا تشنج، سینہ میں اور جسم کے مختلف اعضاء میں پھڑکن۔ قلب کا سینہ میں پھڑکنا اور اچھلتا ہوا محسوس ہونا۔ جس سے سینہ میں تنگی اور دم گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔ جب مریضہ سوتی ہے تو قلب اوپر اٹھتا ہوا اور گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے

ڈر اور خوف سے تشنج کے دورے۔ بچہ اکڑ جاتا ہے اور پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے، نیم بے ہوشی انگوٹھوں کا ہتھیلیوں میں تنگ جانا اور چہرے کا نیلا پن۔

مستورات کے آلات تناسل پر بھی اگنیشیا کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حیض درد سے ہوتا ہے۔ حیض کے ساتھ درد کی نوعیت بالکل دردِ زہ کی سی یعنی نیچے کی طرف دبانے اور سکیڑنے والے درد کی ہوتی ہے۔ ان دردوں کو دبانے سے، لیٹنے سے اور پہلو بدلنے سے آرام ہوتا ہے۔ حیض میں خون سیاہ اور متعفن ہوتا ہے۔ اگر خون کی زیادتی ہو تو خون منجمد بھی نکلتا ہے۔

ہسٹریا کے دورے لمبی اور گہری ٹھنڈی سانس سے ختم ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نیش نے زچہ کے عفونتی بخار میں ہسٹریا (جس کے دورے گہری لمبی سانس سے ختم ہوا کرتے تھے) کا علاج کرتے ہوئے اگنیشیا دیا۔ نہ صرف ہسٹریا جاتا رہا بلکہ اس کے ساتھ مریضہ عفونتی بخار سے بھی صحت یاب ہو گئی تھی۔

آلات تنفس پر اگر غور کیا جائے تو ان میں بھی عجیب و غریب علامات دکھائی دیتی ہیں۔ ہسٹریا سے آواز کا جاتے رہنا۔ حنجرے میں سرسراہٹ سے پیدا شدہ کھانسی مریضہ کو بستر میں اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ اگنیشیا کی کھانسی کی سب سے عجیب بات یہ ہے کہ کھانسی سرسراہٹ سے پیدا ہوتی ہے جس قدر مریض زیادہ کھانستا ہے اسی قدر اس کی سرسراہٹ بڑھتی جاتی ہے اور اسی قدر زیادہ کھانستا ہے۔ ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں۔ یہ کھانسی سردا د آجانے سے رک جاتی ہے۔ چلتے چلتے رک جانے سے کھانسی، کھانسی میں یہ احساس ہوتا ہے کہ اندر گندھک کا دھواں یا مٹی یا پرندہ کے پر کے بال سے سرسراہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ کھوکھلی دورے والی کھانسی۔

اگنیشیا میں جسم کی جلد کے اندر چیونٹیوں کا رینگنا یا اعضاء کا سن ہو جانا بہت پایا جاتا ہے۔ اور اگنیشیا کے درد بہت تھوڑی جگہ میں ہوا کرتے ہیں۔

یہ دوا خصوصاً چڑچڑے مزاج۔ جلد غصہ میں آنے والے حد سے زیادہ جذبہ سے متاثر ہونے والے مردوں اور جلد غصہ میں آنے والی یا جلد خوش ہو جانے والی مستورات جن کے بال سیاہ اور جلد گندمی ہو طبیعت حلیم ہو، ذرا سی بات کو بہت محسوس کرنے والی اور جھٹ پٹ کام کر ڈالنے والی ہوں، مفید ہے۔

اگنیشیا زنانہ دوا کہلاتی ہے اور نکس وامیکا مردانہ
ڈاکٹر سمن اگنیشیا کے عرق النساء کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ درد بھالے لگنے کی طرح کاٹنے والے پٹھے کے اچھلنے کے سے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں بڑھتے ہیں اور موسم گرما میں کم ہوتے ہیں اعضاء متورم، ران میں گانٹھیں ہوتی ہیں۔ مریض بغیر کسی درد کے اٹھ بیٹھ سکتا ہے۔ اور عرق النساء عام طور پر بائیں جانب ہوا کرتا ہے
احساس جیسے پسینہ ہوگا مگر پسینہ نہیں ہوتا۔ رات کے وقت پسینہ، پسینہ عموماً گرم ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ٹھنڈا بھی ہو سکتا ہے۔ اور بعض اوقات اس سے کھٹی بو آتی ہے۔ نکس، آرسنک اور کیپسیکم کی طرح اگنیشیا بھی ایک سرد دوا ہے۔
ہنی مین کے خیال کے مطابق اگنیشیا کا اثر بہت جلد ہوتا ہے لیکن بہت تھوڑے وقت تک رہتا ہے۔ اگر کوئی خاص جلدی نہ ہو تو اگنیشیا کا استعمال صبح کے وقت کرنا چاہیے۔ سوتے وقت اس کا استعمال کرنا عموماً رات کے وقت بے چینی پیدا کرتا ہے۔
دماغی اور جسمانی تکالیف کا یکایک تبدیل ہو جانا۔ جن کو برداشت نہ ہو سکے۔ ہتک عزت سے، بری خبروں سے، غم سے، یا دماغی جذبات کے دب جانے سے، یعنی ناکامیاب محبت سے پیدا شدہ تکالیف، ہسٹریکل فالج، بچوں میں تشنجی دورے اور اینٹھن۔ ڈر سے، سزا سے یا جھڑکنے سے، کیڑوں سے، اور دانت نکلنے کے زمانہ میں۔ وضع حمل کے دوران اعصابی ہسٹریکل مستورات میں تشنج، مبرز میں شدید خارش اور رگنگن جس کی وجہ سے بے حد اعصابیت پیدا ہو۔ ڈر یا دماغی جذبات سے دست پاخانے کی بے سود حاجت۔ خصیۃ الرحم کے اعصابی درد۔ چھیلن پیدا کرنے والے مواد کا سا لیوکوریا جس کے ساتھ دردزہ کے سے درد ہوں۔ حمل کے دوران صبح کی متلی اور تے معدے میں بیٹھنے کے احساس کے ساتھ جس میں کمی کھانے کے بعد ہو۔ رحم یا خصیۃ الرحم کی تحریک کی ہمدردی میں کھانسی۔

علامات

دماغ۔ تنہائی کی خواہش (کاربوانیملس، بیوسمس، رسٹاکس) امزاج میں ہر دم تبدیلی۔ مذاق اور ہنسا جو بہت جلد غم گین اور آنسو بہانے میں تبدیل ہو جاتا ہے (اکونائٹ، اورم، نکس موسکاٹا، فاسفورس) پریشانی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بڑا جرم کیا ہے (کوکولس، ورٹیرم البم) نہایت لطیف جذبات (سلیسیا)، معمولی سا الزام یا معمولی سی تردید سے مریض کا غصہ بھڑک اٹھتا ہے (اورم، برائی اونیا، ویرم، نکس وامیکا) ڈرنا، بزدلی (اکونائٹ، اورم، بیلاڈونا، چائنا، فاسفورس) غیر مستقل مزاجی۔ بے صبری اپنے فیصلہ پر قائم نہ رہ سکنا (برٹیا کارب) غم گین (نکس موسکاٹا، پلساٹیلا) معمولی سی بات پر رونا۔ چیخنا اور آپے سے باہر ہو جانا۔ کسی کی بات نہ ماننا۔ اپنی بات پر قائم رہنا۔ شور و غل کی شکایت کرنا۔ عدم برداشت سے بے پروائی دکھانا۔ دلیر، معروف مگر بے چین، دماغی کام کرنے کے بعد سر کے وقت

پریشانی کا بڑھ جانا۔ جس سے بدمزاجی اور بیہودہ حرکات کرنا۔ دماغی کمزوری (اناکارڈیم) غصہ، غصہ کے بعد اکیلے چپ چاپ بیٹھ کر افسوس کرنا۔ اندرونی غم سے غمگین رسمی سی فوٹو) غم سے دبا ہوا مریض کرنا۔ خیالی تکالیف پر پریشان ہونا رہنا چاہ، عزیز و اقربا یا پیاری چیزوں کے کھو جانے کے بعد شدت کا غم، بچہ کا سرزنش کے بعد بیمار ہو جانا۔ ٹھنڈی سانس اور سسکیاں لینا۔
سر۔ سر کا بھاری پن، چکر، سر میں بھاری پن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ پر کوئی بڑا بوجھ رکھا ہوا ہے۔ صبح جاگنے پر درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کو پیٹا گیا ہے۔ یا سر میں چوٹ لگی (نکس وامیکا) اٹھ کھڑے ہونے پر یہ درد سر دانت کے درد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دانت کھلا گیا ہو یا مروڑ دیا گیا ہو۔ پھر یہ درد کمر میں چلا جاتا ہے۔ جہاں درد کا احساس چوٹ کا سا ہوا کرتا ہے۔ ان دوروں میں ان کے متعلق سوچنے یا غور کرنے سے زیادتی ہوتی ہے (کیمومیلا) تیز چڑھتے پر جھٹکے دار درد سر۔ آنکھیں کھولنے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہے۔ شریان کی ہر ایک ضرب کے ساتھ ساتھ درد سر جس کی زیادتی جھکنے سے ہوتی ہے۔ پیشانی کے داہنی جانب درد۔ جس میں داہنی آنکھ بھی مبتلا ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل پڑے، پیشانی میں اور ناک کی جڑ میں دبانے والا درد (کالی بائیکرام، ہیپر سلفر) سر کو آگے کی طرف اس درد کی وجہ سے جھکانا پڑتا ہے اور سر کو آگے کی طرف جھکانے سے تسکین ہوتی ہے۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر کے ایک جانب سے دوسرے جانب تک میخ ٹھونکی ہے (اگیریکس، اناکارڈیم، آرسنک، کافیا) اور یہ درد، درد والے جانب لیٹنے سے کم ہوتا ہے۔ گدی کے داہنی طرف درد، قہوہ تمباکو اور شراب پینے (درد سر جس کی تکلیف صبح کے وقت آنکھوں کی حرکت سے، جھکنے سے، شور و غل سے بڑھتی ہے۔ پہلو بدلنے اور درد والی جانب لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ ناک کی جڑ پر اینٹھن کا سا درد۔ اجتماع خون کی وجہ سے درد سر خصوصاً غصہ یا غم کے بعد جس کی زیادتی تمباکو نوشی سے یا تمباکو کو سونگھنے سے ہو۔ سر کا پٹنے۔ تشنجی دوروں کے دوران سر پیچھے کی طرف جھک جائے۔
آنکھ۔ روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا (اکونائٹ، بیلاڈونا، مرک، سلفر) سانپ کی طرح آنکھوں کے سامنے لہردار لکیریں (سائیکلمن، لائیکوپوڈیم) آنکھوں میں دباؤ جیسے ریت پڑ جانے سے (آرسنک، کاسٹکم، فائٹولاکا، سلفر) آنکھوں میں سوزش اور آنکھوں سے پانی بہنا (آرسنک، یوفریشیا) آنکھوں اور پپوٹوں میں تشنجی حرکات (اگیریکس) آنکھوں کے گرد اعصابی درد۔ بینائی میں کمزوری کے ساتھ روشنی دیکھنا برداشت نہ کر سکے۔ سورج کی روشنی سے درد سر پیدا ہو۔ درد سر جو بائیں آنکھ میں مجتمع ہو جائے اور آنکھ میں جلن ہو اور پانی بہے۔ اوپری پپوٹے کے نیچے درد جیسے بہت خشک ہے۔ اوپری پپوٹے میں ورم۔ رات کے وقت پپوٹے آپس میں چپک جائیں۔
کان۔ کانوں میں خارش اور گھنٹوں کا بجنا۔ انسانی آواز کے سوائے باقی سب آوازوں کے سننے میں دقت کانوں میں سرخی اور سوزش، شور و غل برداشت نہ ہو سکے، اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے۔

ناک۔ نزلہ زکام، خشک نزلہ، ناک میں خارش، نتھنے چھلے ہوئے اور ان میں زخم، نکسیر، ناک میں خشکی۔

چہرہ۔ چہرہ کے عضلات میں تشنجی حرکات (اگیریکس، انٹم ٹارٹ، سائیکوٹا، سٹرامونیم) ہونٹ خشک پھٹے ہوئے۔ اور ہونٹوں سے خون نکلنا۔ نچلے ہونٹ کے اندر کی طرف درد جیسے چھلا ہوا ہے۔ چہرہ زرد، سرخ یا نیلا یا مٹیالے رنگ کا۔ چہرے پر کبھی پیلا پن اور کبھی سرخی، چہرہ مرجھایا ہوا اور آنکھوں کے گرد نیلے حلقے۔ پسینہ صرف چہرہ پر، سرخی اور سوزش، صرف ایک ہی رخسار پر۔ تھوک کے غدودوں میں ورم۔ منہ کے کناروں میں تشنجی حرکات دانتوں کا آپس میں مل کر جڑ جانا۔

منہ۔ منہ کے کناروں میں تشنج (ادیم، تارنٹولا) سوئیاں چبھنے کا سا درد جو اندرونی کان تک جائے دانتوں کا آپس میں مل کر جکڑ جانا (سائیکوٹا، ہیوسمس، آرسینک، نکس وامیکا، او پنتی) منہ میں تیز تھوک و بلغم کا اجتماع۔ چباتے چباتے اپنے گالوں کو اندر سے کاٹ دینا (نائٹرک ایسڈ) منہ کا ذائقہ کھٹا (کلکیریا کارب، چائنا، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، سیپیا) درد دانت جس کی زیادتی قہوہ پینے کے بعد یا تمباکو نوشی سے ہو۔ درد دانت جس کی زیادتی شام کے وقت لیٹ جانے کے بعد، صبح کے وقت جاگنے پر یا کھانوں کے درمیانی وقفہ میں ہو۔ منہ سے سڑاند کی بو آئے۔

حلق۔ حلق میں گولے کا احساس۔ اگر مریض متواتر نہ نگلتا رہے۔ تو اس میں زیادتی ہوتی ہے۔ غذا کی نالی کے درمیانی حصہ کی سکڑن جس کی زیادتی نہ نگلنے سے ہوتی ہے۔ حلق میں درد۔ حلق میں سوئیاں چبھنا۔ درد صرف اس حالت میں ہوتا ہے جب مریض نگل نہ رہا ہو۔ مگر موٹی اور ٹھوس غذا نگلتے وقت درد نہیں ہوتا۔ حلق میں ریگن، حلق میں سوئیاں چبھنا، کانوں تک جائے حلق کے غدود متورم، ابھرے ہوئے اور ان میں چھوٹے چھوٹے زخم۔ معدے سے اوپر حلق تک دم گھٹنے کا احساس۔

معدہ۔ تمباکو پینے سے، گرم خوراک سے، شراب سے اور دودھ سے نفرت۔ کھٹی رطوبت کی اور خوراک کی ڈکاریں، کھانے کے بعد ہچکی (برائی اونیا، ہیوسمس) ہچکی کھانے اور پینے کے بعد اور تمباکو پینے سے۔ تمباکو پینے سے متلی۔ معدے میں خالی پن کا احساس یعنی دل کا بیٹھنا (سیمی سی فیوگا، ہائیڈراسٹس، پٹرولیم، سیپیا، سلفر) کمزوری اور معدہ بیٹھنے کا احساس (ہائیڈراسٹس، سیپیا) معدے میں اور تلی کے مقام میں بوجھ، معدہ میں اینٹھن جس کی زیادتی ذرا سا چھونے سے ہو، معمولی غذا سے نفرت۔ نہ ہضم ہونے والی اشیاء کی خواہش، معدے میں بیٹھنے کا سا احساس، جس میں کئی گہرا سانس لینے سے بہتری۔ ایک ہی وقت میں متلی اور بھوک۔ شام کے وقت بھوک جس کی وجہ سے سو نہ سکے۔ غیر منہضم غذا کا منہ کو چڑھ کر آنا، معدے میں اپھارہ، تمام معدہ میں بھراؤ اور بوجھ کی وجہ سے مریضہ سانس بھی مشکل سے لے سکے۔

شکم۔ ناف کے مقام میں کھنچاوٹ اور نوچن۔ شکم میں بھاری پن، شکم میں اینٹھن، شکم میں گڑگڑاہٹ بدبودار ریاح کا وقت سے اخراج۔ درد پہلے مروڑ کا سا پھر شکم کے ایک جانب یا دوسری جانب سوئیاں چبھنے کا سا۔ معدے اور تلی کے مقام میں نوبتی درد۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ۔ شکم کے اوپری حصہ میں کمزوری کا احساس۔ تلی میں ورم اور سختی۔ ریاحی درد شکم۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کے لیے معمولی زور لگانے پر بھی کانچ کا نکل آنا (پوڈوفائلم) مبرز میں سکیڑنے والا اور پھوڑنے والا سا درد جیسے بادی بواسیر میں ہوتا ہے۔ یہ درد پاخانہ ہو چکنے کے بعد ایک دو گھنٹہ تک رہتا ہے۔ مبرز میں تیز دبانے والا درد۔ مقعد سے مبرز کے اندر دور تک سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ مقعد اور مبرز میں خارش اور ریگن جیسے کیڑوں سے ہو۔ پاخانہ ہو چکنے کے بعد مبرز میں سکیڑنے والا اور پھوڑے کی طرح کا درد (میورئیٹک ایسڈ) پاخانہ بے سود حاجت اور بے سود پاخانہ کے واسطے زور لگانا۔ پاخانہ لمبا اور نرم لیکن مشکل سے ہوتا ہے۔ (کاربو ویج، الومینا، چائنا) یا پاخانہ بار بار پتلا از خود ریاح کے ساتھ۔ مقعد میں بغیر درد کے سکڑن۔ بادی بواسیر مقعد اور مبرز میں دباؤ اور پھوڑے کا سا درد۔ کھڑے ہونے میں تکلیف لیکن چلنے میں کچھ کم محسوس ہوتی ہے۔ بواسیری مسوں میں سوئیاں چبھیں۔ مقعد سے مبرز کی گہرائی تک سوئیاں چبھیں۔ مبرز میں درد۔ اور سیلان خون۔ زیادہ تر جب نرم پاخانہ ہو۔ مبرز میں اندر سے باہر کی جانب دباؤ جیسے تیز نوکیلے ہتھیار سے ہو۔

مثانہ۔ پانی کے سے پیشاب کا بار بار ہونا (فاسفورک ایسڈ) پیشاب کی ایک نہ رکنے والی خواہش پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی میں جلن۔ ٹیس اور پھوڑے کا سا درد۔

آلات تناسل مردانہ۔ پاخانہ کے وقت استادگی۔ حشفہ پر زخم یا زخم کا سا درد اور خارش آلات تناسل کے گرد خارش۔ بستر میں کھجلانے سے زیادہ ہوتی ہے۔ قوت باہ کا بالکل نہ رہنا۔ عضو مخصوص سکڑ جائے اور بہت چھوٹا ہو جائے۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض قبل از وقت۔ حیض کے خون کا رنگ سیاہ و متعفن۔ خون منجمد (کروکس، سائی کلے من، پلاٹینا) دردزہ کے سے دردوں کے سوزش پیدا کرنے والے سیلان الرحم۔ غم سے حیض رک جائے۔ حیض کے دوران بے حد سستی، شکم اور تشنجی دردوں کے ساتھ رحم میں اینٹھن والے درد جن کی زیادتی چھونے سے ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد بے حد سرد آہوں کے ساتھ عفونتی دورے۔

آلات تنفس۔ حنجرے اور ہوا کی نالی میں سکڑن (آرسنک، اپیکاک) زیادہ اونچی آواز سے بولنے کی نا اہلیت۔ نیند میں خراٹے لینا۔ گہری سانس لینے کی خواہش (کیکیس) بار بار ٹھنڈی سانس لینا (اگریکس، کلکیریا فاس، بکیل) خشک دورے والی کھانسی (کروٹن، سرا، ہیوسمس) شام کے وقت لیٹنے کے بعد حنجرے میں سرسراہٹ کی وجہ سے کھانسی (یہ کھانسی روکنے سے رکا کرتی ہے) دورے کی سی کھانسی خاص کر شام کے

وقت اس احساس کے ساتھ کہ کھانسی گندھک کے دھوئیں سے اٹھ رہی ہے (آرسنک، چائنا، لائیکوپوڈیم) یا حلق میں خاک سے پیدا ہو رہی ہے۔ جس قدر مریض زیادہ کھانستا ہے اسی قدر حلق میں زیادہ سرسراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ چلتے پھرتے جب رکتا ہے کھانسی ہونے لگتی ہے۔ ہر کھانسی کے دورے کے بعد سو جانا (انٹم ٹارٹ)۔ سینہ میں تشنجی سکڑن (اسافوٹیڈا، لارو سیرس)، سانس اندر لینے میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ سینہ میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے مگر باہر سانس پھینکنے میں بہت آسانی ہوا کرتی ہے سینہ کی بائیں جانب سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ سینہ میں سکڑن رات کے وقت جس کی زیادتی آدھی رات کو ہو۔ گرم اشیاء پینے کے بعد کھانسی۔ سینہ میں سوئیاں چبھیں ریاحی درد شکم کے ساتھ

قلب اور نبض۔ دھڑکن (اگنائٹ، آرسنک، اسافوٹیڈا)، رات کے وقت اور صبح کے وقت بستر میں نبض بھری ہوئی اور تیز۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن میں سختی اور اکڑن (اگیریکس، کالی کارب، لیکیسس، رسٹاکس)، کمر میں چت لیٹنے سے درد، کمر میں صبح کے وقت درد۔ گردن کے غدودوں میں بے درد کا ورم۔

اعضاء۔ سو جانے پر اعضاء میں فرداً فرداً جھٹکے۔ کندھے، چوتڑ اور گھٹنے کے جوڑ میں موچ کا سا درد۔ بازو اور ٹانگوں میں تشنجی جھٹکے (سٹرامونیم)۔ اعضاء میں رینگن اور سن ہونے کا احساس۔ چوتڑ کے جوڑ میں بھالے لگنے کے سے درد اور کاٹنے والے درد۔ ٹانگوں میں تشنجی جھٹکے۔ گھٹنوں میں کڑکن۔ ایڑیوں میں رات کے وقت جلن لیکن جب ان کو چھوا جائے ٹھنڈی محسوس ہوں۔

ہاتھوں کے عضلات میں پھڑکن۔ بازؤں کے جوڑ میں درد جیسے چوٹ لگنے سے یا زیادہ محنت کرنے سے ہو۔ یہ درد صرف بازو کے پیچھے کی طرف جھکانے سے ہوتا ہے۔ شام کو سونے کے بعد بازوؤں کی جلد کے نیچے چوہے دوڑنے کا احساس۔ کھڑے ہونے سے، چلنے سے یا اعضاء کو حرکت دینے سے پنڈلیوں میں اور گھٹنے کے جوڑبندوں میں پھاڑنے والا درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حصے کاٹے جا رہے ہیں۔

مخصوص خواص۔ جسم کے مختلف حصص میں کبھی یہاں اور کبھی وہاں جھٹکے، اور تشنج (کلکیریا کارب ہیوسس، سٹرامونیم) تشنجی دورے، ایک کے بعد دیگرے سانس میں تنگی کے ساتھ اور ریاغم کے بعد تشنجی دورے (جلسیمیم، اوپیم) دانت نکلنے کے زمانہ میں، سرزنش کے بعد، ڈر یا غم سے تشنجی دورے (جلسیمیم، اوپیم)۔ دماغی جذبات کی زیادتی یا راتوں کے جاگنے کے بعد فالج۔ درد کا برداشت نہ ہو سکنا (اورم، کافیا، کیموملا، سیپیا)، درد اندر سے باہر کی طرف جیسے کسی نوکدار چیز سے ہوا ہو۔ رات کے وقت بستر میں جلد جلد کروٹیں بدلتے رہنا (رسٹاکس)۔ ہسٹریکل کمزوری اور غشی کے دورے (نکس موسکاٹا)۔ حد سے زیادہ کمزوری اور تھکاوٹ (آرسنک، چائنا، فیرم، فاسفورس، سیکیل) تھوڑے تھوڑے مقام میں درد۔

نیند۔ جمائیوں کے دورے، بےچینی کی نیند۔ نیند میں ہر آواز کا سننا۔ غفلت کی نیند۔ نیند میں خراٹے

لینا۔ کابوس سے نیند کا اچاٹ ہونا یا نیند میں خوابوں سے چونکنا۔ ایک ہی خیال کے خواب جن کا سلسلہ نیند کھل جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ نیند میں ڈر سے چونکنا۔ بچے نیند سے دل ہلا دینے والی چیخوں کے ساتھ جاگے اور کانپے، بچوں میں نیند کے دوران جھٹکے۔ منہ میں چبانے کی حرکات اور دانتوں کا پیسنا۔

بخار۔ نبض سخت بھری ہوئی یا تبدیل ہونے والی۔ لرزہ خصوصاً پشت اور بازوؤں میں ٹھنڈے پانی کی پیاس کے ساتھ اور متلی اور رقے کے ساتھ ہلا دینے والا جاڑا۔ چہرہ میں سرخی کے ساتھ لرزہ عموماً جسم کے پچھلے حصہ میں۔ سردی کو بیرونی گرمی سے آرام ہوتا ہے (آرسنک، کالی کارب)۔ بیرونی گرمی کے ساتھ اندرونی سردی۔ تمام جسم پر بخار خصوصاً سر میں ایک رخسار کا زیادہ سرخ ہونا۔ بعض وقت پیروں میں سردی، اعضاء میں درد اور ہر درد سر، سردی اور جاڑے سے دردوں کا بڑھنا تمام جسم پر یکایک گرمی کا دوران۔ گرمی کی تکلیف اور احساس، بعض وقت پسینہ کے ساتھ۔ بحالت بخار پیاس کا رہنا۔ بحالت پسینہ و بخار اترنے کے بھی پیاس کا ہونا۔ بخار کے ساتھ درد سر۔ پیٹ میں درد، حد درجہ کی تھکاوٹ۔ چہرے پر یکے بعد دیگرے زردی اور سرخی ہونٹ خشک پھٹے ہوئے۔ پتی اچھلنا، زبان پر سفیدی، گہری نیند، نیند میں خراٹے وغیرہ کے ساتھ۔ نوبتی بخار جاڑا پیاس کے ساتھ۔ بخار میں پیاس کا نہ ہونا۔ بعد دوپہر کا بخار، پیٹ کے درد کے ساتھ جاڑا اور پیاس، بعد میں کمزوری اور نیند تمام جسم پر بخار کے ساتھ۔ بحالت بخار شدید خارش تمام جسم پر پتی اچھلنا، چہرے کے ایک جانب تیز بخار۔ بہت کم پسینہ، اگر ہوتا بھی ہے تو صرف چہرے پر ہوتا ہے۔

جلد۔ ہوا کے جھونکوں سے بے حد ذکی الحس، خارش جو پتی کو اچھال دے۔ جلد میں چھیلن خصوصاً شرمگاہ اور منہ کے گرد خارش جس کو آہستہ آہستہ سہلانے سے آرام ہو۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک اور اونچی طاقتوں میں۔

کمی اور زیادتی۔ نکس وامیکا، کیپسکم اور آرسنک کی طرح اگنیشیا بھی سرد مزاج کی دوا ہے۔ جاڑے کو بیرونی گرمی سے آرام ہوتا ہے، سوائے بخار کی حالت میں جس کی بیرونی گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے

آرام کرنے سے دردوں میں کمی ہوتی ہے نیز پہلو بدلنے سے بھی درد کم ہوتے ہیں۔ لیٹ جانے سے آرام ملتا ہے۔ مگر درد صرف درد والی جانب سے کم ہوتے ہیں اور بغیر درد والے پہلو کی طرف لیٹنے سے درد سر بڑھ جاتا ہے۔ میٹھے سے مبرز کی اور دیگر کئی ایک تکالیف کم ہو جاتی ہیں۔ جھکنے سے، چلنے سے، کھڑے ہونے سے علامات بڑھتی ہیں۔ معمولی طور پر ہاتھ لگانے اور چھونے سے کم ہوتا ہے۔ درد سر ہلکے دباؤ سے کم ہوتا ہے۔ معمولی ہاتھ لگانے سے معدے کے درد۔ رحم کی اینٹھن، کھوپڑی کا درد بڑھ جاتا ہے۔

تمباکو پینے سے نفرت ہوتی ہے۔ اور اس سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ نیز گرم غذا گوشت اور شراب سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ کھٹی اشیاء کی نیز روٹی خصوصاً رائی کی روٹی کی خواہش ہوتی ہے۔

تکالیف بڑھتی ہیں۔ پہلو بدلنے سے، کھاتے وقت، ڈکار سے، سانس لینے سے، نگلنے سے،

تکالیف کم ہوتی ہیں۔

تعلق۔ اگنیشیا کا اثر سب سے زیادہ پلساٹیلا سے زائل ہوتا ہے۔ آرنیکا، کیمومِلا، کوکولس کافیا بھی اگنیشیا کے اثر کو زائل کرتے ہیں۔ اگنیشیا مفصلہ ذیل دواؤں کا اثر زائل کرتا ہے۔

برانڈی، قہوہ، تمباکو، سفلینم، زنکم،

معاون۔ آرسنک، بیلاڈونا، کلکیریا، چائنا، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا، رسٹاکس سیپیا، سلفر، زنکم۔

متضاد۔ ایک دوسرے سے نہ ملنے والی ادویہ:۔ کافیا، ٹبیکم، نکس (بعض وقت)،

مقابلہ کرو

کروکس (نہ رکنے والی ہنسی کے دورے، جلد جلد تبدیل ہونے والے دماغی حالات) سیپیا (دل اور معدے کا بیٹھنا اور اندرونی کمزوری کا احساس، مگر اگنیشیا میں مریض ٹھنڈی سانس لیتا ہے) لائیکوپوڈیم (رات کے وقت معدے میں بیٹھنے کا احساس جس سے نیند نہیں آتی۔ رات کے وقت بار بار بھوک تیز یہ علامات چائنا میں بھی پائی جاتی ہیں)، فاسفورک ایسڈ، جلسی میم، کالوسنتھ زنکم، فاسفورک ایسڈ، میں خصوصاً پرانی تکالیف پائی جاتی ہیں)، اسافوٹیڈا، اسارم، اعصابی مزاج۔

آرسنک، نکس (بخار جس کو بیرونی گرمی سے آرام ملتا ہے)

رقیق اشیاء کے نگلنے میں دقت۔ بیلاڈونا، کاسٹیکم، سنا، ہیوسمس، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، فاسفورس باڈگولا، لائیکوپوڈیم، پلمبم، لیکیسس،

بواسیر۔ بیٹھنے سے آرام اگنیشیا، بیٹھنے سے تکلیف، لائیکوپوڈیم، مقوجا، فاسفورک ایسڈ، دوران حیض بواسیر۔ لیکیسس، کولن سونیا، پلساٹیلا، سلفر۔

پریشانی اور اس کے نتائج:۔ نکس وامیکا، سلفر (سلفر میں مریض معمولی باتوں سے پریشان ہوتا ہے)

جب سنجیدہ رہنا چاہیے اس وقت ہنسنا:۔ اناکارڈیم، فاسفورس (غمگین)، پلساٹیلا، اگنیشیا کا مریض اپنا غم چھپاتا ہے مگر پلساٹیلا اپنا غم ظاہر کرتا ہے)

کانچ نکلنا:۔ پاڈوفائیلم،

حسد:۔ ایپس، ہیوسمس، مفارقت (فاسفورک ایسڈ)

کھانسی جیسے گندھک کے دھوئیں سے ہوتی ہے جاتی ہے، چہرہ میں ورم اور درد (جلسی میم) — درد سر کا خاتمہ صاف زیادہ پیشاب سے ہوتا ہے۔ جلسی میم، اکونائٹ، سیپیا، ورٹیرم، کیٹے، سنا، سنگونیرین

تھکاوٹ، کیڑے کی وجہ سے فالج، کروکس، سٹانم، فاسفورس۔

ہسٹریا:۔ کیموفورم، پلاٹینا، ہیوسمس، اسافوٹیڈا، مشک (جلدی غش کھانا) ویریٹرم، نکس، موسکاٹا۔

نازک مستورات میں تشنج (اینٹھن) بیلاڈونا میں چہرہ چمکدار سرخ ہوتا ہے۔ آنکھیں چمکتی ہیں، سر گرم ہوتا اور بخار ہوا کرتا ہے مگر اگنیشیا میں اینٹھن تشنج اور دورے کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔

ہیوسمس میں بے ہوشی ہوتی ہے اگنیشیا میں نہیں۔

جذبات کا یکایک برا اثر۔ اوپیم۔ اگنیشیا سے بہت ملتا جلتا ہے مگر اوپیم میں چہرا پھولا ہوا اور سرخ ہوتا ہے۔ گلزانائن کی تشنجی دورے میں سکیل کار کی طرح انگلیاں پھیل کر ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو جاتی ہیں۔ ورٹیرم، کیمفر، کیمومِلا۔

رحم و آلات تناسل کے اینٹھن و تشنج میں کوکولس، کیمومِلا، گلیشیا میور، اکٹیا ریسی موسا۔

ہچکی (اگنیشیا کی ہچکی کھانے سے، تمباکو پینے سے اور جذبات سے بڑھ جاتی ہے) ہیوسمس (پیٹ میں عمل جراحی کے بعد) سٹرامونیم اور ورٹیرم (گرم اشیاء پینے کے بعد) آرسنک اور پلساٹیلا (ٹھنڈی اشیاء کے بعد)، ٹیوکریم (بچوں کو دودھ پلانے کے بعد)

کھانسی جس قدر زیادہ مریض کھانستا ہے اسی قدر زیادہ کھانسی بڑھتی ہے:۔ ایپس

غمگین، لاپرواہ اور مکمل غم میں ڈوب جانا۔ نیٹرم میور (اندرہی اندر اور چپ چاپ بیٹھ کر غم میں گھلنا مگر نیٹرم میور میں مریض مکار ہوتا ہے۔ اور مکاری سے اپنے اعضاء کو اینٹھتا ہے اور وحشیانہ طور پر ناچا کرتا ہے۔ اگر کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو نیٹرم میور کے مریض کو نہ تو تشنج ہوتا ہے اور نہ ہی دورے۔

رعشہ (کوریا) آنکھوں میں صرف۔ اگیریکس،

درد کا حد سے زیادہ احساس، ایک رخسار کا دوسرے سے زیادہ سرخ ہونا۔ کیمومِلا۔

کانوں کی علامات:۔ فاسفورس۔ اگنیشیا کا مریض سوائے انسانی آواز کے باقی آوازوں کا مشکل سے سنتا ہے۔ مگر فاسفورس کا مریض اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے، یعنی معمولی آوازیں بھی اس کو زیادہ زور سے سنائی دیتی ہیں، مگر انسانی آواز سے بالکل بہرہ ہوتا ہے۔

چڑچڑی مستورات:۔ گلیشیا میور (گلیشیا کا رب)۔

آنسو بہانا۔ بخار۔ نیٹرم میور اگنیشیا کا مزمن کہلاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اگنیشیا کی علامات پرانی ہو چکی ہوں، اور اگنیشیا محض عارضی سکون دے تو نیٹرم میور شفا دیتا ہے۔

ڈاکٹر نیش اگنیشیا کو اپیکاک کے زمرہ میں شامل کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ متلی، قے درد سر، قے سے پیدا شدہ تکالیف، مرقد، نوبتی بخار، اس کے مخصوص نشان ہیں۔

Agrostemma Githago

اگروسٹما گتھاگو

NATURAL ORDER : Caryophyllaceae
SYNONYMS : Lychitis Githago; Corn-cookle.
PARTS USED : The seeds.
Seeds are poisonous and contain Saponne.

اس دوا کا علم صرف ان مریضوں سے حاصل کیا گیا ہے جن کو اس دوا کے کھانے کے بعد زہریلا اثر پیدا ہوا

اس دوا میں جلن ایک خاص علامت ہے اور بعض حالات میں چکر اور سر کا درد بھی پایا جاتا ہے۔ اعصابی خرابی سے مریض سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا۔

یہ دوا پیٹ کے درد۔ فالج اور مروڑ میں استعمال کی جا سکتی ہے۔

چکر اور دردسر، نچلے جبڑے سے چاند تک جلن۔ متلی اور کڑوی قے، جلن کا احساس معدے سے شروع ہوتا ہے اور غذا کی نالی سے ہوتا ہوا پھر حلق میں آتا ہے۔ نیز معدہ اور شکم میں بھی پایا جاتا ہے۔

علامات

سر:۔ چکر، دردسر، اس امر کا احساس کہ بائیں نچلے جبڑے میں گرمی اور جلن، سر کے چاند میں آتی ہے جس سے مریض پاگل سا معلوم ہوتا ہے

منہ۔ منہ خشک اور گرم، تالو پر سرخی اور جلن۔

معدہ، متلی اور قے، معدے سے جلن شروع ہو کر غذا کی نالی اور سینہ میں جاتی ہے۔ کبھی کبھی معدہ میں چاقو لگنے کا سا درد۔

پاخانہ اور پیٹ:۔ قبض مروڑ کے ساتھ، دست مروڑ کے ساتھ۔ پیٹ میں اور آنتوں میں جلن

پلیٹھے: پیٹھ میں چیرنے والا درد۔

مخصوص خواص سیدھے کھڑے ہونے میں دقت

طاقت:۔ مدرٹنکچر سے نمبر ۳ تک

مقابلہ کرو

لتھائی رس۔ سیکیل کار۔

Agraphis Nutans

اگرلفس نٹینز

NATURAL ORDER : Liliaceae
SYNONYMS : Bluebell.
Wild Hyacinth; Scilla; Nutans.
PARTS USED : The shoots.

یہ دوا ڈاکٹر کوپر نے دریافت کی ہے۔ اس دوا میں ناک اور حلق کی درمیانی نالیوں کے غدودوں (ADENOID) ایڈی نائڈ کے بڑھ جانے کی وجہ سے ناک کے دونوں نتھنے بند ہو جاتے ہیں نیز حلق کے رک جانے سے بہرہ پن ہو جاتا ہے۔

اس کی علامات کو سایہ میں آرام ملتا ہے اور مریض ٹھنڈی ہوا کو برداشت نہیں کر سکتا (بیلیا) ڈاکٹر کوپر کا مشاہدہ ہے۔ اس دوا سے ایڈی نائڈ بشرطیکہ ان کے ساتھ ساتھ گلے کے غدود بھی بڑھے ہوئے ہوں دور ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کھانے سے پیدا شدہ آؤں کے دستوں کے مریضوں کو بھی اس سے درست کیا ہے۔ ٹھنڈی ہواؤں سے جاڑا۔ حلق اور کانوں کی تکالیف جن کے ساتھ ماؤف کانوں کی جھلیوں سے زیادہ متعفن رطوبتیں آئیں۔

طاقت:۔ مدرٹنکچر سے نمبر ۶ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

ایلم سیپا، ایلم سٹائیوا، سکوئل، سیبیا، سلفر آیوڈائڈ اور کلکیریا ائیرلی ائڈ۔

Agava Americana

اگیوا امیریکانا

NATURAL ORDER : Amaryllidaceae
SYNONYMS : Century plant;
American Alce Maguey.
PARTS USED : The leaves.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا کتے کے کاٹنے میں میکسیکو کے اندر بہت شہرت رکھتی ہے۔ ہومیوپیتھک ریکارڈ میں اس کے متعلق ایک مریض کا ذکر آیا ہے جس کو یہاں لکھ دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

ایک لڑکے کو کتے نے کاٹا۔ تقریباً چار ساڑھے چار مہینہ کے بعد مندرذیل علامات پیدا ہو گئیں۔

گھبراہٹ ڈر، ہر شخص سے لڑنا، نگلنے کی نااہلیت، بعض باریک مگر تیز، آخر نگلنا بالکل ناممکن ہو گیا اور گردونواح کے آدمیوں کو کاٹنے کے لیے لڑکے نے دوڑنا شروع کیا۔ اس کو باندھ کر رکھا گیا

اتفاقیہ اسپتال کی نرس نے اس دوا کے پودے کی ایک شاخ اسپتال میں عام طور سے اگا ہوا تھا دکھائی۔ سب کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ لڑکے نے للچائی نظروں سے اس شاخ کو لے کر بغیر چبائے ہوئے نگلنا شروع کیا۔ شام تک لڑکے کی حالت بہتر ہوگئی۔ جو کاٹنے کو دوڑتا تھا وہ بند ہوگیا۔ اب لڑکے کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے گئے۔ چوتھے دن لڑکا کھانا کھا سکا اور کچھ دنوں کے بعد نہ صرف اس کی دماغی خرابی دور ہوگئی بلکہ وہ تندرست ہوکر اسپتال سے چلا گیا۔

ڈاکٹر ہنس لکھتے ہیں کہ یہ دوا سکروی، سوزاک اور تکلیف دہ استادگی میں بھی مفید ہے۔

تقطیر البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ ہونا) سکروی میں چہرہ زرد ہوتا ہے۔ مسوڑھے متورم ہوتے ہیں اور ان سے خون بہتا ہے۔ ٹانگوں پر ارغوانی رنگ کے متورم، درد بھرے اور سخت چھٹے ہوتے ہیں۔ بھوک میں کمی۔ قبض۔

مقابلہ کرو: ہائیڈرروفوبینم۔ لیکیسس، ایلو، انھیلونیم

طاقت: مدرٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

Aletris Farinosa

الٹرس فاری نوسا

NATURAL ORDER : Haemodoraceae

SYNONYMS : Unicorn roots; Star grass Blazing grass.

PARTS USED : Neroots.

یہ دوا مستورات کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یہ دوا رحم کی کمزوری، لڑکیوں میں خون کی کمی کی وجہ سے کمزوری، پٹھوں کی کمزوری سے رحم کا اپنی جگہ سے گرجانا یا ہٹ جانا۔ ورم سیلان الرحم۔ کمزوری سے بانجھ پن یا اسقاط حمل کا ہوتے رہنا وغیرہ میں کام آتی ہے۔

ڈاکٹر بیل لکھتے ہیں کہ یہ دوا عورتوں کی کمزوری کے لیے اس طرح کام کرتی ہے جیسے مردوں میں چائنا۔ اس کی مخصوص علامات یہ ہیں۔ کہ دل کو یکسو نہ کر سکنے کی وجہ سے سر بھاری اور تھکا ہوا سا رہتا ہے اور دماغ میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ کا مشاہدہ ہے کہ اگر حیض اپنے وقت سے پہلے ہوتا ہو یا حیض میں خون کی زیادتی ہو۔ اور ایسا حیض دردِ زہ کے جیسے دردوں کے ساتھ ہوتا ہو تو یہ دوا نہایت مفید ہوتی ہے۔ عورتوں کو یہ دوا بدہضمی اور ریاحی تکالیف میں اور دورانِ حمل کی قے میں مفید پڑتی ہے۔

ڈاکٹر کینٹ کہتے ہیں، جس قدر یہ دوا مستورات کے لیے مفید ہے اسی قدر اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس کی علامات وہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ اس دوا کی مخصوص علامات رحم سے خون کا سیلان ہے۔ چاہے وہ اسقاط حمل کے بعد ہو یا حیض کے درمیان۔ جب رحم اس قدر خون سے بھر جاتا

ہے کہ وہ پھولنے لگتا ہے تو رحم سے بڑے بڑے چھیچھڑے یعنی منجمد خون نکلتا ہے اور اس کے بعد ٹیلے خون کا زیادہ اخراج ہوتا ہے چاہے درد ہو یا نہ ہو۔ حیض کے ایام میں خون زیادہ آتا ہے اور بعد ختم ہر تھوڑی تھوڑی رطوبت رحم سے رستی رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس رطوبت کے پیچھے ایک دم خون زیادہ مقدار میں آجاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ کالے چھیچھڑے نکلتے ہیں

جسمانی اور دماغی تھکاوٹ، بھوک کا جاتے رہنا، خصوصاً رحم کی تکالیف کے ساتھ۔ ذرا سی غذا معدہ میں اپھارہ پیدا کر دے۔ غذا سے نفرت، متلی اور قبض۔

یہ دوا سن یاس کے وقت خون کی زیادتی میں کام دیتی ہے۔

ایسی زیادتی خون، رحم کے ڈھیلے یا کمزور پڑجانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور رحم کی کمزوری اور ڈھیلا پن اس دوا کی ایک مخصوص علامت سمجھنی چاہئے جس سے حمل ساقط ہوا کرتے ہیں۔

غشی کی حد تک کمزوری کے دورے چکر کے ساتھ۔ لیوکوریا بے حد کمزوری کے ساتھ۔ بانجھ پن رحم کے مقام میں بوجھ کا احساس۔ رحم کے اپنی جگہ سے گرجانے کی رغبت کے ساتھ گدی میں بوجھ کا احساس جیسے سر پیچھے کی طرف کھنچ جائے گا۔ یہ دوا عموماً سبز بخس والی لڑکیوں اور حاملہ مستورات میں نیز کمزور اور لاغر مریضاؤں میں مفید ہے۔

علامات

دماغ۔ دماغ میں تھکاوٹ اور کمزوری۔

سر۔ بھاری اور چکر میں مبتلا کا غلبہ۔ قے دست اسر کا شکنجہ میں کسے ہوئے ہونے کا احساس۔ گدی بھاری پن۔ ایسا محسوس ہو کہ سر پیچھے کی طرف کھنچا جا رہا ہے۔

آنکھ۔ آنکھوں میں درد اور دھندلاپن۔

کان۔ کانوں میں اس امر کا احساس کہ اندر سے دونوں کان مل گئے ہیں۔ بائیں کان میں کچھ بہرہ پن کان بند محسوس ہوتا ہے۔

بھوک۔ بھوک نہ ہونا، کمزوری۔

معدہ۔ تھوڑی سی خوراک بھی معدے میں خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ شدت کی بدہضمی۔ دورانِ حمل قے، شام کے وقت گلے میں جلن کے ساتھ۔ کھائی ہوئی چیز کے ذائقہ کی ڈکار، معدے کی کمزوری صبح اٹھنے پر جس کو کھانے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ متلی کو قہوہ سے، کھانے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ مگر گمی یا تیل کی چیزوں کے دیکھنے سے پھر متلی شروع ہوجاتی ہے۔ متلی پیشانی میں بوجھ کے ساتھ۔

شکم۔ اینٹھن، مروڑ تمام شکم میں درد جو زیر ناف آکر جمع ہوجاتا ہے۔ اور ہوا نکلنے سے اس کو آرام ہوتا ہے۔ آگے جھکنے سے درد کی زیادتی پیچھے جھکنے سے درد میں کمی۔ مگر یہ درد بڑھتا ہے۔ اور زیر ناف آکر اکٹھا ہوجاتا ہے۔ جہاں پر ہزاروں چاقوؤں کے چبھنے کا سا احساس ہوتا ہے۔ اور

تھوڑا سا دست ہو جانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ ہیضہ بکل درد شکم۔ زیادہ تر درد شکم (دگنیشیا فاس)

پاخانہ اور مبرز۔ دست چھوٹنا۔ پاخانہ کے پہلے اور بعد مروڑ اور اس امر کا احساس کہ مبرز کے نیچے کا حصہ بند ہو گیا ہے۔ مقعد میں سخت درد۔ مقعد کی کمزوری سے قبض۔ بار بار پاخانہ کی بے سود حاجت پاخانے ملیں۔ بد بودار، بار بار۔ دست پتلے اور ان میں سدے، پاخانہ سخت، کم اور مشکل سے۔ بواسیر مبرز میں پاخانوں کا اجتماع۔

مثانہ۔ پیشاب نہیں ہوتا، چھینکنے یا تیز چلنے پر پیشاب کا از خود نکل جانا۔ پیشاب میں فاسفیٹ کا نکلنا

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا قبل از وقت ہونا۔ حیض کی زیادتی اور شدت کا درد۔ حیض کی کمی یا بند ہو جانا۔ بوجہ کمزوری رحم کے حیض کا جلد جلد ہونا۔ خون کا رنگ ہلکا اور زرد یا سیاہ، منجمد، پیڑو میں بوجھ اور بھاری پن۔ سیلان الرحم سفید لیسدار، رحم کا گر جانا۔ بانجھ پن۔ حمل کا بار بار گرنا۔ رحم کے مقام میں بوجھ کا احساس۔ رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے کی رغبت۔ حیض سے قبل کھانسی، حمل کے دوران عضلاتی درد۔

آلات تنفس۔ جاگنے پر خشک سخت کھانسی کے دورے، بولنے سے کھانسی کی زیادتی۔ کھانسنے سے پیشاب از خود نکلنا۔ کھانسی بڑھتے بڑھتے کالی کھانسی کے مانند ہو جاتی ہے۔ کھانسی سے سانس کا رکنا اور منہ پر نیلا پن۔ یہ کھانسی حیض آنے سے آٹھ دن پہلے یکایک بند ہو جاتی ہے۔

سینہ۔ نبض بے قاعدہ، بائیں پستان میں درد جیسے چاقو بھونک دیا گیا ہو۔ بائیں پستان میں درد جو دائیں کندھے کی ہڈی کے بائیں حصہ تک پہنچتا ہے۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن میں درد شروع ہو کر بائیں کندھے میں جاتا ہے۔ پھر درد گردن کے پچھلے حصہ میں جا کر قائم ہو جاتا ہے۔ اس امر کا احساس کہ کمر کے ذرا اوپر کا حصہ ٹوٹ جائے گا۔ اور بعد میں یہ درد اوپر جا کر قائم ہو جاتا ہے۔ سیلان الرحم کی وجہ سے کمر میں درد اسی حرکت سے شروع ہو جاتا ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے کندھے کے جوڑ سے تیز درد شروع ہو کر بازو میں آتا ہے اور وہاں سے ہوتا ہوا بائیں سینہ میں پہنچ کر پستان کے اوپر ٹھہر جاتا ہے۔ بیٹھنے پر گھٹنوں میں درد۔ داہنی ٹانگ میں گھٹنے کے نیچے فالج کا سا درد۔ پنڈلی میں سنسناہٹ اور پنڈلی بوجھ برداشت نہ کر سکے۔

جلد۔ سینہ اور پیٹھ پر خشخاش کے سے دانے جو کھجلانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر ہاتھ پھیرنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

نیند۔ رات کے پہلے حصہ میں بے چینی۔

بخار۔ سرد مزاجی، چہرے پر سرخی، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے، اور چہرہ گرم اور سرخ۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق: مقابلہ کرو۔

ہیلونائس، چائنا، ہائیڈراسٹس، سپائنا، پلسائیلا، کالوفائلم، ڈائس کوریا (درد آگے جھکنے سے بڑھ جاتا ہے) فیرم، کاسٹیکم (کھانسی سے پیشاب از خود نکل جاتا ہے)، الیومنا (بہت زور لگانے پر بھی پاخانہ نہیں ہوتا)

مگر اس دوا یعنی الٹرس فاری نوسا میں مبرز کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے مبرز کا نچلا حصہ بند ہو گیا ہے۔

Alstonia Scholaris

السٹونیا

NATURAL ORD: Apocynacese
SYNONYMS : Dita bark, Devil tree.
PARTS USED : The bark.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ملیریا کی تکلیفیں جن میں دست پیچش، خون کی کمی، ہاضمہ کی کمزوری شامل ہوں اس دوا کے حلقہ اثر میں آتی ہیں معدہ اور شکم میں ایک قسم کی کمزوری اور بیٹھے جانے کا احساس ہوتا ہے جس کو مریض عام طور پر کلیجہ بیٹھنے کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کمزور کر دینے والے بخاروں کے بعد یہ دوا بطور مقوی کے کام کرتی ہے۔

ڈاکٹر ڈیبنر کا مشاہدہ ہے کہ یہ دوا مندرجہ ذیل علامتوں میں مفید ہے:۔ قوت ہاضمہ میں کمی یا کھانا جزو بدن نہ ہو۔ زبان عام طور پر میلی، سفید، خصوصاً جڑ میں یا بالکل صاف، صبح کے وقت ناشتہ سے پہلے یا معینہ اوقات میں متلی (مگر یاد رہے کہ یہ متلی رحم کی خرابیوں کا نتیجہ ہوا کرتی ہے) غیر معینہ اوقات میں معدہ یا شکم کے اندر کمزوری کا احساس نیز زیر ناف اس امر کا احساس جیسے شرمگاہ سے ہر ایک چیز نکل رہی ہے، چہرہ کا رنگ زرد مگر ذرہ سی تحریک پر چہرے کا تمتما جانا۔ خوراک کا بہت دیر تک معدہ میں بغیر ہضم ہوئے رہنا۔ غیر ہضم شدہ غذا کے دست۔ مریض کو کھانا کھاتے کھاتے دستوں کی زبردست حاجت کی وجہ سے بھاگنا پڑتا ہے۔ سیلان الرحم اور پیچھے کی طرف دبانے والے درد جن کی زیادتی چلنے سے ہو۔ داہنے خصیۃ الرحم کے مقام میں ورم کا احساس۔ تلی میں تیز دھمکن کا درد۔ جوں ہی مریضہ سو کے فوراً جاگ اٹھے۔ اسے شدید دھڑکن ہو۔ اور خون کی نالیوں میں ٹیکن ہو۔ اور ان کے ساتھ زبان میں سن ہونے کا احساس بھی۔ آنتوں میں رنطھن اور دست۔ آرام کرنے کی حالت میں حدت، پیچش میں خون ملے دست۔ گندے پانی کے استعمال سے یا ملیریا کی وجہ سے دست۔ بے درد کے پانی کے سے پتلے پتلے دست۔

کمی اور زیادتی۔ محنت کرنے سے زیادتی لیٹنے سے آرام۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ہائیڈراسٹس، چائنا، فیرم

Electricitas

The effects of atrcospheric
Selectricity and staticelectricity
Attenuation are made from Sugar or Milk
saturacid with the current

الیکٹری سٹی یاس

بجلی

قدرتی یا مصنوعی بجلی کی لہر شوگر آف ملک میں داخل کرکے ہومیوپیتھک طاقتیں بنائی جاتی ہیں۔ ابتداً ڈاکٹر کس پری اور ان کے ساتھیوں نے قدرتی اور مصنوعی بجلی سے پیدا شدہ علامات جمع کرکے ہومیوپیتھک جلیٹن میں شائع کیں۔ بعد میں ڈاکٹر جہار نے اور ڈاکٹر کلارک نے اپنے اپنے مشاہدات بیان کیے۔

ہر معالج جانتا ہے کہ بادل کے گرجنے، بجلی کے چمکنے سے بعض آدمیوں پر کس قدر اثر ہوتا ہے اور کس قدر ناگفتہ تکلیفات کا وہ لوگ شکار ہوا کرتے ہیں۔ ٹھیک یہی حالت ان لوگوں کی مصنوعی بجلی کی لہر یا کرنٹ کو چھونے سے ہوا کرتی ہے۔

مخصوص علامات اعصابی رعشہ، فکر، ڈر، بے چینی، پریشانی، تکلیف، شدید درد سر، دھڑکن جسم کے مختلف حصوں کا متورم ہو جانا۔

میڈیکل ایڈوانس جلد ۶ سو صفحہ ۱۵۰ میں ڈاکٹر سیورڈ نے بہت سی مثالیں ایسی پیش کی ہیں۔ جن میں بجلی کے غسلوں سے مریضوں کو تپ دق ہو گئی اور ایک مریض کا سینہ اور بازو اکڑ گیا اور ان میں فالج کا اثر ہو گیا۔ ایک نوجوان عورت کے رحم کا بجلی سے علاج کیا گیا۔ تو اس نے محسوس کیا کہ رحم بہت زیادہ وزنی ہو گیا ہے۔ ایک دوسرے مریض نے بجلی کا غسل کرنے کے بعد کہا اس کا سینہ اور کندھے سنگ مرمر کی طرح سخت اور وزنی محسوس ہوتے ہیں۔ اس بے چارے کو تپ دق ہو گئی اور مر گیا۔

اگر زکام ہو گیا ہو یا سینہ میں کچھ بھی تکلیف ہو تو بجلی کا غسل کرنے سے برے نتائج کا اندیشہ ہے۔ طوفانی موسم کی آمد سے ڈر اور بھاری پن۔

علامات

دماغ۔ بزدلی سے رونا، آہیں بھرنا یا زور سے چیخنا، بے چینی پریشانی اور خوف، طوفان کے وقت ڈر، خوف اور تکلیفات کا بڑھنا، بدمزاجی، بے اختیار قہقہہ لگانا، بے ہوشی، پاگل پن، حافظہ کا جاتے رہنا، وقت کے اندازے میں غلطیاں کرے۔

سر۔ چکر خصوصاً جھکنے سے، کند ذہنی، درد گدی میں درد، پیشانی میں پتھر سے کچلنے کا سا درد، سر میں اینٹھن کے درد

شدید چبکن، سر میں تیر کی طرح سوئیاں چبھنا، سر میں بھوسی بالوں کا حد زیادہ بڑھنا۔

آنکھ۔ آنکھوں میں خشکی کی وجہ سے درد اس امر کا احساس کہ کوئی چیز آنکھ میں گھس رہی ہے یا نکل رہی ہے آشوب چشم، آنکھوں سے پانی بہنا۔ آنکھوں سے وحشت برستا، دھندلی نظر، ہر چیز کا پیلا (سفیدی مائل) نظر آنا، نابینائی، اندھیرے کمرے میں اجالا معلوم ہونا۔

کان۔ کانوں میں درد جبڑے سے کان تک درد، دا ہنے کان میں گردن سے کان تک بھالے لگنے کا سا درد۔ کانوں میں ٹپکن، کانوں میں سرخی اور گرمی۔ کانوں میں ورم، کانوں کے اندر پھنسی نکلنا۔ کان کے پیچھے تر کھجلی

ناک۔ ناک میں سرسراہٹ، نکسیر، قوت شامہ کا نہ رہنا، چھینکنا، ناک کی رطوبت کی زیادتی۔ ناک چھنکنے سے خون یا دودھ کی مانند سفید رطوبت۔

چہرہ چہرہ کا رنگ سرخ چمکدار، چہرے پر خون کی علامات، چہرے پر پسینہ کی زیادتی، چہرے کے عضلات خصوصاً منہ کا سکڑنا، چہرے پر ورم، چہرے پر خارش کے دانے رخساروں پر بڑے بڑے آبلے، ہونٹوں کا پھٹنا۔

منہ۔ اوپر کے دانتوں میں چیرنے والے درد، کھوکھلی دردوں میں درد۔ بچوں میں دانتوں کا جلد نکلنا، مسوڑھوں میں کھنچاؤ جو دا ہنے کان سے شروع ہو، منہ کی بے حد خشکی، تھوک کی زیادتی، منہ میں جھاگ، زبان کی نوک پر سرخی اور درد، زبان کا ورم، زبان پر دانے اور زخم کا سا درد، گونگا پن، تالو میں کھجلی کے دانے، تالو کا گل جانا۔

حلق۔ حلق میں مسلسل سرسراہٹ، نگلنے میں دقت، حلق کے اندر ورم۔

معدہ۔ ذائقہ کھٹا، بھوک زیادہ، لرزہ میں پیاس، منہ میں پانی بھرنا، کھانے کے بعد بعض وقت متلی اور منہ میں پانی بھر آنا۔ ذرا سی چیز کھانے سے معدہ میں اپھار۔

شکم۔ پیٹ میں سکڑن اور تشنج کے دورے۔ پیٹ میں درد، درد قولنج، آندھی اور بارانی سے پیٹ میں درد یا دست، پیٹ میں ریاح کا بھرنا۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کی بے سود حاجت، پاخانہ میں پہلے آسانی بعد میں قبض، دست بار بار پتلے، سیاہی مائل، زرد، اور بدبودار، بعض وقت دست پانی کے سے اور گرم، مروڑ، دستوں کے بعد مبرز میں اینٹھن، خشک پاخانے کے ساتھ، پاخانہ کے وقت مبرز میں شدید دباؤ، مبرز میں ورم

مثانہ۔ مثانہ کے پھٹ جانے کا احساس، پیشاب کی زیادتی، بار بار پیشاب، پیشاب کا خود بخود نکل جانا صبح کے وقت پیشاب کا رنگ سنگترے کی طرح زرد، دن میں گوشت کے دھوون کا سا۔ پیشاب گاڑھا گہرے رنگ کا، پیشاب کے ساتھ خون، سفید رسوب۔

آلات تناسل زنانہ۔ بجلی کے غسل کی حالت میں حیض کا نمودار ہونا حیض زیادہ، بعض وقت مبرز میں بوجھ کے ساتھ، حیض کا خون سیاہ اور گاڑھا، سیلان الرحم پہلے پتلا بعد میں گاڑھا، اور بعض وقت اس میں چھوٹے چھوٹے لوتھڑے نکلیں۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں کھرکھراپن، حنجرے میں سرسراہٹ سے کھانسی، خون تھوکنا، سانس کی نالی میں رکاوٹ، سانس میں تیزی، دم پھولنا، دم کشی (بعض وقت عمر بھر رہتی ہے)

سینہ۔ سینہ میں سکڑن، سینہ میں درد۔

قلب۔ دھڑکن خصوصاً آندھی پانی سے پہلے یا آندھی پانی سے بے ہوشی قلب کے مقام سے سینہ تک بھالے لگنے کے سے درد۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن ہلانے میں دقت۔ بڑھے ہوئے غدودوں میں تیر کا سا درد۔ ریڑھ کے ستون میں سرسراہٹ، پیٹھ اور گردن میں گومڑ، کندھوں میں جلن۔

اعضاء۔ داہنے کندھے میں درد جس کو بستر کی گرمی سے آرام ہو۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں درد جس کی رات میں زیادتی، ہاتھوں اور بازوؤں کے جوڑوں میں درد۔ بازوؤں میں ورم کی وجہ سے فالج، بازوؤں اور ٹانگوں پر زخم۔ ہاتھ میں شدید درد اور رعشہ۔ رگوں کا دکھائی دینا۔

ٹانگوں میں بھاری پن۔ زینہ پر چڑھنے سے رانوں میں تھکن۔ رانوں میں گرمی کا احساس گھٹنوں کا کانپنا۔ گھٹنوں میں درد۔ گھٹنوں میں اور پاؤں کے انگوٹھے میں زخم کا سا درد۔ پاؤں میں جلن بعض وقت یہ جلن گھٹنے تک پہنچتی ہے۔ خصوصاً رات کے وقت گھٹنوں میں، اور سردی کا احساس پاؤں میں خارش اور کھجلی کے تردانے۔

مخصوص خواص۔ موسم کی تبدیلی سے اعضاء میں اور پرانے زخموں میں درد تمام اعضاء میں انگلیوں کے سروں تک پہنچنے والا درد یا رات کے وقت مفلوج حصوں میں درد۔ تمام جسم کا کانپنا، عاماً کمزوری تھکن۔ سر کے چکر کے ساتھ یا غنودگی کے ساتھ، اعضاء میں کمزوری اور اکڑن۔ کھانا کھانے کے بعد عاماً کمزوری کا احساس، آندھی پانی میں بے چینی، بے ہوشی اور آگے کی طرف گرنے کا اندیشہ، اعضاء کی اینٹھن۔ پیٹ میں درد والی اینٹھن، آندھی اور پانی میں مرگی کے دورے، اعصابی تشنج کے دورے۔

جلد۔ تمام جسم پر خارش یا سرسراہٹ۔ بادی یا خسرہ کے سے دانے، سفید خارش کے دانے۔ جسم کا سیاہ ہو جانا۔ جلد پر چھپے۔

نیند۔ جمائیاں اور انگڑائیاں، غنودگی، غفلت کی نیند، بے خوابی، خواب پریشان کن۔

بخار۔ ہر روز سویرے جمائیوں کے ساتھ لرزہ۔ بائیں حصہ میں سردی۔ بحالت بخار کبھی جاڑا کبھی بخار۔ گلے کا متورم ہونا۔ سر میں اور پیٹ کے ساتھ ساتھ تشنج۔ شام کے وقت بخار۔ پسینہ کی زیادتی گٹھیا کے مریضوں میں رات کو پسینہ کی زیادتی۔ آندھی پانی بحالت نیند پسینہ کی زیادتی۔

طاقت۔ نمبر ۳ و نمبر ۲۰۔

تعلق۔ مارفیا ایسی ٹیٹ (بجلی کے جھٹکے کے لیے بہترین دوا ہے)، فاسفورس (آندھی پانی سے پہلے اور اس کے درمیان میں تکلیفوں کا بڑھنا)

یہ دوا مرکری کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

مقابلہ کرو۔

میگنشس کے مرکبات اور اکس ریز

Ilex Aquifolium

الکس اکوی فولیم

NATURAL ORDER : Aquifoliaceae
PARTS USED : The leaves; herrie and young shoots.

الکس اکوی فولیم کے پتے نوبتی اور موسمی بخاروں میں سنکونا کی طرح مفید ہیں۔ ڈاکٹر ہیلر کہتے ہیں کہ "اس کے پتوں کے عرق سے تلی کا درد۔ یرقان۔ درست ہو جاتا ہے۔ اور اس کے عمل سے دست آتے ہیں۔ یا قے ہوتی ہے"۔

ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں کہ اس دوا کے مدر ٹنکچر سے تلی کے وہ درد جو جاڑے میں پیدا ہوتے ہیں یا بڑھ جاتے ہیں بہت جلد ٹھیک کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک پچاس برس کے آدمی کا مزمن سردین جس کے عضو مخصوص میں، ہر وقت تحریک اور عضو کے سر پر ہر وقت نمی رہتی تھی۔ درست کیا۔ نیز وہ یہ لکھتے ہیں کہ یہ دوا مزمن اسہال کے واسطے مفید ہے۔

ڈاکٹر ہنڈرک لکھتے ہیں :- "اگر آنکھوں میں پانی کا ورم ہو۔ اور آنکھوں کے سامنے والی بڑی میں درد یا ورم ہو (جس سے عام طور پر یا تو بینائی بند ہو جاتی ہے۔ یا آنکھوں میں جالا آجاتا ہے)۔ تو اس کے ×۱ کے پانچ قطرے دن میں چار بار دینے سے اس قسم کی تکلیفات رفع ہو جاتی ہیں"۔

برٹش ہومیوپیتھک جرنل جلد نمبر ۳۰ صفحہ ۳۰۲ پر ڈاکٹر ہنڈرک لکھتے ہیں "میرے پاس ایک سترہ برس کی نوجوان لڑکی، کئی ایک آنکھوں کے مخصوص ڈاکٹروں کا علاج کرانے کے بعد آئی۔ اس کی آنکھوں کی تپلیوں کے اندر زخم ہو چکے تھے۔ اور آنکھوں کے ڈھیلے گوشت کے ٹکڑے کی طرح باہر نکل رہے تھے اس دوا کے ×۱ سے چھ دن میں ٹھیک ہو گئی"۔

الکس اکوی فولیم کا آج کل زیادہ استعمال تپلی کے اندر زخم۔ جالا۔ آنکھوں کے حلقوں میں رات کے وقت سوزش، آنکھوں کا پانی کی وجہ سے دکھنا وغیرہ ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کی متذکرہ تکالیف میں یہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

طاقت۔ ×۱ سے ×۳ تک

کمی اور زیادتی۔ اس کی تکالیف موسم سرما میں کم ہو جاتی ہیں۔

Alfalfa

الفلفا

SYNONYMS : Medicago Sativa
California clover or Lucerine.

یہ دوا اس وقت کام دیتی ہے جب کھانا ہضم نہیں ہوتا، ہضم ہو کر وہ جزو بدن نہیں ہوتا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ آدمی کھاتا پیتا ہوا بھی اگر کمزور نہیں ہوتا تو توانا بھی نہیں ہوتا۔ بھوک کی کمی میں اکسیر ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ہے۔ بھوک شروع ہو جاتی ہے۔ کھانا ہضم ہو

کر جزو بدن بنتا ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے (ہائڈراسٹس) اعصابی اور کل جسمانی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں اور ایک بار پھر مریض اپنے آپ کو زندہ انسانوں میں سمجھنے لگتا ہے۔

یہ دوا ذیابیطس کے لیے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ اس دوا کے استعمال سے نہ صرف پیشاب کی زیادتی اور شکر کم ہو جاتی ہے بلکہ پیشاب کے فاسفیٹ بھی رفع ہو جاتے ہیں۔

اس دوا سے غدۂ مذی کے بڑھ جانے سے مثانہ میں تحریک (یہ ایک مثانہ کے گرد غدود ہوتا ہے۔ جس کے بڑھ جانے سے پیشاب رک جاتا ہے یا رک رک کر آتا ہے، اور ہمیشہ مریض کو پیشاب کی تھوڑی خواہش رہتی ہے) کو آرام ہوتا ہے۔

بائی کے مریض بھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ غذا کے جزو بدن نہ ہونے سے پیدا شدہ تکالیف از قسم اعصابی کمزوری، اعصابیت، بے خوابی مع اعصابی تحریک سے پیدا شدہ بدہضمی وغیرہ اس کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔

علامات

دماغ۔ سستی، غنودگی اور ڈھیلاپن (جلسی میم)، ہر چیز کا تاریک پہلو دیکھنا، غمگینی اور چڑچڑاپن خصوصاً شام کو۔

یہ دوا جب مدر ٹنکچر میں کمزور مریضوں کے لیے تجویز کی جاتی ہے۔ تو پہلا اثر جو اس دوا سے مریضوں کے دماغ پر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مریضوں کے اندر خوش مزاجی ہلکاپن اور زندہ دلی آ جاتی ہے اور مریض اپنے آپ کو زندہ دل محسوس کرنے لگتا ہے۔

سر۔ گدی میں، نیز آنکھوں میں، اور آنکھوں کے اوپر بھاری پن۔ شام کے وقت سر کے بائیں جانب درد۔

کان۔ کانوں کی نالیاں رات کے وقت بند محسوس ہوتی ہیں (کالی میور)۔ اور صبح کے وقت کھلی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

معدہ۔ پیاس کی زیادتی۔ بھوک کی کمی۔ بھوک کی زیادتی اس حد تک بڑھی ہوئی کہ پیٹ نہیں بھرتا، مریض کھانے کے وقت تک صبر نہیں کر سکتا۔ قبل دوپہر بھوک (سلفر) میٹھی چیزوں کی زیادہ تر خواہش۔

شکم۔ ریاح پیٹ کے ابھار کے ساتھ کھانے کے کئی گھنٹے بعد بڑی آنت میں ریاحی درد جو نیچے اوپر گھومتا ہے۔ بار بار درد کے ساتھ ملین، زرد پاخانہ جلن اور ریاح کے اخراج کے ساتھ۔

مثانہ۔ گردوں کا فعل کم بار بار پیشاب کرنے کی حاجت۔ پیشاب کی زیادتی (فاسفورک ایسڈ) یوریا، انڈیکن اور فاسفیٹ کی پیشاب میں زیادتی۔

نیند۔ خصوصاً پچھلی رات نیند بہ نسبت پہلی کے بہتر۔ اس دوا سے گہری اور فرحت بخش نیند آتی ہے۔

طاقت۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر کی صورت میں پانچ سے دس قطرے تک دن میں کئی بار دینا چاہیے

اور لگاتار جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک کہ اس کے مقوی اثرات پیدا نہ ہو جائیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ادنیا شائیوا، جلسی میم، ہائڈراسٹس، کالی فاس، فاسفورک ایسڈ، زنکم۔

Elaeis Guineensis
الیاس جوئی ان سس

NATURAL ORDER : Palmae (yield palm oil

PARTS USED : The fruits

اس دوا کا استعمال پہلے پہل ڈاکٹر میورسے نے کیا تھا۔ اس دوا میں جلانے لگنے کے سے سوزش پیدا کرنے والے اور چبکن کے سے درد پائے جاتے ہیں۔ نیز برص اور جسم میں سخت گانٹھوں کے پڑ جانے کی علامات بھی مشاہدہ کی گئی ہیں جیسے ہوشی جلد میں ورم اور سختی، نیچے والی پسلیوں میں ساہر ٹھونکے ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ تکالیف ٹانگوں اور جلد میں زیادہ تر ہوا کرتی ہیں۔

فیل پا۔ موٹی ہوئی اور سخت جلد میں خارش۔

علامات

دماغ۔ خوش مزاجی گستاخی۔

آنکھ۔ آنکھوں کا ورم۔ بینائی کی کمزوری۔ موم بتی کی روشنی میں بینائی پراگندہ۔ حروف کو معمول سے بڑا لکھنا کسی چیز کو غور سے دیکھنے کی ناقابلیت۔

منہ۔ زبان پر سوزش کی وجہ سے کھانا نہیں کھایا جا سکتا۔ منہ سے بدبو۔

حلق۔ نگلنے پر حلق میں بھالے لگنے کی طرح کا درد۔ تھوک نگلنے پر حلق میں ڈنگ لگنے کا سا درد۔

معدہ۔ بدبودار ڈکار۔ مرغن غذا کھانے کے بعد فوراً قے۔

شکم۔ ٹھنڈا پانی یا شربت پینے کے بعد درد۔ شکم میں پھوڑے کا سا درد۔

پاخانہ۔ بار بار دست۔ سیاہ پاخانہ۔

مثانہ۔ سفید پیشاب۔

آلات تنفس۔ سانس لینے پر زخرہ میں کانٹوں کا چبھنا۔ کھانستے وقت سینہ کے اطراف میں بھالے لگنے کا سا درد۔ سینہ کے درمیانی حصہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ سینہ کے داہنی جانب ہر ۵ منٹ کے بعد بھالے لگتے محسوس ہوں۔

گردن۔ گردن میں تنگی۔ گردن کے گرد درد۔ گردن میں کھینچ کر رسی بندھی ہونے کا سا درد۔

ہاتھ اور پیر۔ بائیں بازو میں ورم اور سوزش، چلتے وقت ٹھوکریں کھانا۔ ٹانگوں کی کمزوری۔ بائیں ٹانگ میں ورم۔ بائیں پنڈلی میں درد، چلتے وقت تلوؤں میں درد۔ پنڈلی کی ہڈی میں گردن کی پشت میں اور داہنے پیر میں پھوڑے لگیں۔ پنڈلیوں میں تپکن۔

مخصوص خواص۔ مختلف حصص میں بھالے لگنے کا سا درد خصوصاً زینہ اترنے پر۔
جلد۔ جلد زیادہ موٹی معلوم ہوتی ہے۔ ٹکنے کے ہر دو اطراف کی جلد موٹی معلوم ہوتی ہے اور آخری پسلی میں بجز ٹھونکے ہونے کا سا درد بائیں ٹانگ میں ورم۔ بائیں ٹانگ کی جلد کھرکھری اور اس پر خارش کھجلی کے چھوٹے چھوٹے دانوں کا جسم پر نمودار ہونا۔ تمام بدن پر خارش کی وجہ سے نیند کا اچاٹ ہو جانا۔
کمی اور زیادتی۔ زیادہ تر علامات ٹانگوں میں اور جلد میں نمودار ہوتی ہیں۔ ٹھنڈی اشیاء پینے سے (درد شکم) زینہ اترنے سے (بھالے لگنے کے سے درد) اور سانس لینے سے علامات بڑھتی ہیں آرام کرنے سے کم ہوتی ہیں۔
طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک۔
تعلق۔ مقابلہ کرو:۔ اناکارڈیم، رسٹاکس، ہائیڈروکوٹائل۔

Elaps Corallinus

ایلیپس کورالینس

ORDER : Ophidia.
FAMILY : Elapidae
SYNONYMS : Coral Viper.
SOLUTION : 2x 1/10 in glycerine
DILUTION : 3x and higher.

(برازیل کا سانپ)

ایلیپس کا زہر بھی دوسرے سانپوں کے زہر سے ملتا جلتا ہے۔ اس میں رطوبات خصوصاً سیاہ ہوتی ہیں۔ اور ٹھنڈی اشیاء موافق نہیں آتیں۔ معدہ میں نے حد سے زیادہ ٹھنڈک کا احساس ہوا کرتا ہے۔
اس دوا کی مخصوص علامتیں یہ ہیں:۔ ترکاریاں، میوے اور ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈا شربت وغیرہ معدہ میں برف کے مانند ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ان سے سینہ میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے یہ احساس ہوتا ہے کہ سر میں خون کا زیادہ اجتماع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر مونٹ نے مشاہدہ کر کے بتایا ہے وہ کہ ناک اور نرخرہ کے نزلہ میں جب سبزی مائل کھرنڈ نکلتے ہوں اور مریض کو اپنی ناک سے بدبو آتی ہو تو ایلیپس ہر حالت میں ہمیشہ اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ کانوں میں گرج کی آواز۔ دماغ میں اس امر کا احساس جیسے دماغ ہل رہا ہے۔ یہ احساس کہ غذا نگلنے کے بعد معدہ میں کارک کھینچنے والا پیچ بن گیا ہے (کارک اسکرو)۔ یہ احساس کہ آنتوں میں رسی سے گرہیں لگ گئی ہیں۔
پھیپھڑے (داہنے پھیپھڑے) میں درد بہت نمایاں ہوتا ہے۔ سینہ میں یہ احساس ہوتا ہے کہ

پھیپھڑوں کا غلاف کھینچ کر علیحدہ کر دیا ہے۔ اور ہر دو پھیپھڑوں کو کھینچ کر علیحدہ کر دیا ہے۔ یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ بھاری بوجھ یا لوہے کی سلاخ یا وزن جسم کے مختلف حصوں پر پڑا ہوا ہے۔
رقیق اشیاء معدے میں جب جاتی ہیں تو آواز پیدا ہوتی ہے۔ بغلوں کی جلد اور غدود پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ ڈاکٹر کلارک نے کئی بار بعض مریضوں کے بغل میں کھجلی کے دانوں اور بغلوں کے پھوڑوں کو ایلیپس نمبر ۲۰۰ سے ٹھیک کیا۔ اس دوا میں نوبتی تکالیف بہت نمایاں ہوتی ہیں رات کے وقت یکایک قوت سامعہ کا جاتا رہنا، کانوں میں گرجن اور کڑکن کی آوازوں کے ساتھ۔ مرے ہوئے آدمیوں کے خواب سر میں ہوا کا جھونکا، آندھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ مینہ سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔
تپ دق کے مریضوں کو کمزور کرنے والے دست۔ معدہ میں تیزابی کیفیت ہونے میں یکایک جلد غذا کی نالی کی اینٹھن۔ نرخرے کی سکڑن۔ غذا، اور رقیق اشیاء فوراً حلق میں رک جاتی ہیں اور پھر معدہ میں زور سے گرتی ہیں۔ داہنی جانب کا فالج۔ بائی کے مزاج کی درد سر جن کے بعد فالجی کیفیت طاری ہو جائے۔ کانوں میں سیاہ میل۔ نمکر ڈال کر میٹھا کئے ہوتے دودھ اور مکھن کی خواہش۔

علامات

دماغ۔ کمزوری۔ خیال کرنا کہ کوئی اس سے بول رہا ہے۔ اکیلے رہنے سے ڈر معلوم ہو۔ مینہ کا خوف خود بخود غصہ۔ کسی سے بات کرنے کو جی نہ چاہنا۔ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہوئی محسوس ہونا۔
سر۔ چکر، آگے کی طرف گرنا۔ داہنی طرف دماغ میں درد۔ سر میں خون کے اجتماع سے سر کا بھاری محسوس ہونا۔ سکتہ ہو جانے کا خوف۔ پیشانی میں تیز سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ سر میں بھاری پن کے ساتھ آٹھ دس دن کے بعد پھر درد ہوتا ہے۔ بائیں کان میں گرج کی آواز۔ بہرہ پن اور آنکھوں سے پانی۔ چاندر کے اوپر شدید درد (بعد دوپہر)۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ ہل رہا ہے جھکنے سے سر میں خون کا اجتماع، پیشانی میں بوجھ اور درد بھالے لگنے کا سا درد، جو پہلے سر کے بائیں جانب پھر بائیں جانب سے دائیں طرف تک جاتا ہے۔ دماغی محنت کے بعد گدی میں درد۔ شدید درد سر جو پیشانی سے شروع ہو کر گدی میں جاتا ہے۔
آنکھ۔ روشنی سے نفرت۔ پڑھتے وقت حرف آپس میں ملے دکھائی دیں۔ آنکھوں کے سامنے پردہ پپوٹوں میں جلن۔ صبح کے وقت آنکھوں کے گرد ورم۔ بائیں آنکھ پر گویا بھنی، بھالے لگنے کے سے درد کے ساتھ۔ پپوٹوں میں سرخی ڈھیلے میں سرسراہٹ اور سرخ دھاریاں۔ آنکھوں کے سامنے بڑے سرخ اور چمکدار نشان۔ آنکھیں کھولنے پر آنکھوں کے سامنے سرخ سلاخ۔ جاگنے پر آنکھوں میں خشکی اور سوزش۔ آنکھیں بند کرنے پر ہر ایک چیز میلی دکھائی دے۔

کان۔ کانوں میں میل سیاہ اور سخت جس کی وجہ سے قوت سامع میں کمی۔ پارقیق، سبزی مائل بدبو دار۔ مواد کی سی رطوبت کے اخراج سے آواز کے سننے اور سمجھنے میں دھوکہ۔ رات کے وقت یا ایک بہرہ پن، کانوں میں گرج اور کڑک کی آواز کے ساتھ۔ جرس سے کانوں سنا۔ نگلتے وقت کانوں میں کڑلن۔ کانوں سے بدبو دار رطوبت کا بہنا۔ کانوں پر اور کانوں کے پیچھے کھجلی کے دانے اور دانوں رکھرنڈ۔

ناک۔ ناک سے دسڑے ہوتے اچاروں کی طرح) بدبو۔ ناک کا بند ہو جانا۔ ذرا سی ہوا کے جھونکے سے زکام۔ ناک سے سفید پتلی رطوبت۔ ناک سے چلتے وقت یا چوٹ لگنے سے نکسیر۔ خون سیاہ زیادہ مقدار میں ایک ہی دھار سے بہتا ہے۔ دیرینہ زکام ناک میں بدبو اور سبزی مائل کھرنڈ کے ساتھ ناک کا خشک پپڑی کی وجہ سے بند ہو جانا نگلتے وقت ناک سے کانوں تک درد۔ ناک کی جڑ میں درد۔

حلق۔ حلق کے اندر زخم سے میں موٹی نہایت بدبودار، سبزی مائل زرد پپڑی، غذا کی نالی کی اینٹھن غذا اور رقیق اشیاء غذا کی نالی کے سکڑنے سے رک جاتی ہیں۔ حلق کے بائیں جانب زخم، رقیق اشیاء کے نگلنے میں تکلیف۔ یہ زخم ہوا کے جھونکے اور منہ سے پھر ہو جاتے ہیں۔

معدہ۔ سبز صفراء کی قے۔ اور اس کے بعد دست۔ معدے میں تیزابی کیفیت متلی، اور کھٹی ڈکار کے ساتھ شدید پیاس۔ پانی پینے کے بعد سینہ میں سردی کا احساس بھوک اگر۔ بھوک لگنے پر فوراً کھانا نہ کھایا جائے شدید درد۔ ترکاری اور میوہ معدے میں برف کی مانند ٹھنڈے محسوس ہوں۔ معدہ میں سوزش کھانے کے بعد معدے میں بوجھ، متلی کے ساتھ۔ معدے میں یکایک درد جو بیٹھنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نگلنے کے بعد غذا رکا رس کھنچنے کا سا پیچ (اسکرو) بن گئی ہے۔ دودھ کی خواہش۔

شکم۔ درد پاخانہ کی حاجت کے ساتھ۔ آنتوں میں اینٹھن، یہ احساس جیسے آنتوں میں رسی سے گرہ ڈال دی گئی ہیں۔ احساس جیسے شکم میں خون کا دورہ پیچھے کی طرف ہو رہا ہے۔

پاخانہ اور مبرز۔ سیاہ پھینے دار، زردی مائل، پانی کے سے پتلے، آؤں ملے، متواتر یا خون آمیز آؤں کے دست آنتوں سے اور پاخانہ کے وقت سیاہ خون اور اس امر کے احساس کے ساتھ جیسے آنتوں کو مروڑا جا رہا ہو کا پیچ کا نکلنا۔ مبرز میں کیڑے رینگنے کا احساس۔

مثانہ۔ سرخ پیشاب ممیالے رسوب کے ساتھ۔ گاڑھا پیشاب سرخ رسوب کے ساتھ پیشاب کا رک جانا۔ پیشاب کی نالی سے مواد آنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ نامردی۔ خصیوں کا ورم۔ خصیوں میں بوجھ۔ جریان۔ عضو کے گھونگھٹ کا متورم ہونا۔ اور موٹا ہو جانا۔

آلات تناسل زنانہ۔ درد کے ساتھ حیض میں سیاہ۔ دو حیض کے درمیانی وقفہ میں سیاہ خون کا سیلان۔ حیض ہر دو یا تین ہفتہ میں۔ خون زیادہ مقدار میں، سیاہ رنگ کا اختناق الرحم کے دورے

کے بعد رحم پر بوجھ۔ شرمگاہ پر خارش اور چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔ یہ احساس جیسے رحم کے اندر کوئی چیز داخل ہو گئی ہے، اور اس احساس کے ساتھ ہر دفعہ پیشاب کرتے وقت سیاہ خون کا اخراج۔

آلات تنفس۔ خشک کھانسی اور اس کے بعد سیاہ خون کا آنا۔ پانی یا دیگر رقیق اشیاء پینے کے بعد سینہ میں ٹھنڈک کا احساس۔ جھکنے سے نڈھال ہو جانا۔ زینہ چڑھنے سے سینہ میں تنگی۔ کھانسی سے پھیپھڑوں میں شدید درد داہنی طرف اور کالے خون کے اجزار سے تکالیف تنفس میں زیادتی۔ سینہ میں اس امر کا احساس کہ پھیپھڑوں کی جھلی پھاڑ کر پھیپھڑوں کو ایک دوسرے سے متضاد اطراف میں کھینچا جا رہا ہے۔

قلب۔ سیاہ خون تھوکنا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے قلب کے مقام سے خون آ رہا ہے۔ دھڑکن کے ساتھ اور ہاتھوں کا کانپنا۔

گردن اور پیٹھ۔ گردن کی داہنی طرف اکڑن اور بائیں طرف بھاری لگنے کا سا درد۔ گردن میں بوجھ۔ حرام مغز میں گدی سے کمر تک بھاری لگنے کا سا درد۔ کندھوں کے درمیان دباؤ۔ پیٹھ میں درد۔ ہاتھوں کے ٹھنڈے ہو جانے اور پیشاب بند ہو جانے کے ساتھ۔

ہاتھ اور پاؤں۔ اعضاء میں درد، عام سستی اور کمزوری۔ بغلوں کے اندر خارش اور پھوڑے۔ بغلوں کے غدودوں کا ورم۔ کہنیوں میں اینٹھن اور کلائیوں میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بھاری بوجھ بازوؤں میں لٹک رہا ہے۔ داہنے ہاتھ میں فالج محسوس ہو انگلیوں کے سروں کی جلد چھل جاتی ہے۔

پنڈلیوں میں اینٹھن داہنی ٹانگ برف کی طرح ٹھنڈی۔ بائیں ٹانگ میں بائی کا درد گھٹنے کے جوڑ میں موچ کا سا درد اور اینٹھن۔ پاؤں پیر متورم اور نیلا۔ ناخنوں کے اندر سوئیاں چبھنے کا احساس۔

جلد۔ انگلیوں کے سروں پر سرخ دانے۔ انگلیوں کے سروں کی جلد چھل جاتے۔ ہاتھوں اور انگلیوں پر زرد دھبے۔ بغلوں میں خارش کے دانے اور بغلوں کے غدودوں کا ورم ہو جانا۔

بخار۔ بخار جسم پر ٹھنڈا پسینہ۔ تپ محرقہ میں جب زخم گوشت کے ریشوں کو کھاتے جا رہے ہوں اور ان سے سیاہ خون بہتا ہو۔

کمی اور زیادتی۔ آرام کرنے سے آرام مگر محنت سے تکلیف بڑھتی ہے چلنے سے نکسیر۔ معدہ اور پھیپھڑوں میں درد کم ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے بل لیٹنے سے معدے کے درد میں کمی ہوتی ہے بہت سی علامات رات کو بڑھ جاتی ہیں گرم بستر سے تکلیف بڑھتی ہے سردی سے، سرد ہوا سے اور مرطوب موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہے بارش سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ چھونے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ میوے کھانے سے اور ٹھنڈا پانی یا شربت پینے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک اور نمبر ۲۰۰۔

تعلق۔ اس زہر کا اثر سنکھے سے شراب سے دور ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھک طاقتوں کے اثر کو آرسنک زائل کرتا ہے۔

مقابلہ کرو :-

آرسنک، کاربوویج، کوڈیلس، ایلیومن، لیکیسس، میوریٹک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، رسٹاکس، ڈیوبوئی سینم (آنکھوں کے سامنے سرخ نشان) -

ڈلکامارا (سرد مرطوب موسم کے بدنتائج) -

کینو (خون تھوکنا، دراتنتوں سے خون) -

پولمپیلس، وسٹرانار (داہنے کان سے بدبودار سیاہ رطوبت بہے) -

Illicium Anisatum

ایلیسم اینی سائم

NATURAL ORDER : Magnoliaceae
SYNONYMS : Star Aniec: Sennl.
PARTS USED : The dired
TINCTURE : Drug Sirength 1/10

(سونف)

ہندوستان، چین اور جاپان میں جب سے حکمت کی تاریخ مل سکتی ہے اسی وقت ہی سے اس دوا کا استعمال زیادہ تر پیٹ کی خرابیوں کے بارے ہوتا رہا ہے چھوٹے بچوں کے پیٹ کا درد۔ ریاح بدہضمی وغیرہ میں عام طور پر استعمال کی جاتی رہی ہے کھانا کھانے کے بعد سونف کے چند دانے چبانا ہندوستان کے اکثر اضلاع میں مروج ہے۔

ہومیوپیتھی میں شروع شروع میں اس دوا کو ڈاکٹر فرنز اور میورے نے استعمال کیا۔ ڈاکٹر ویڈل ہومیوپیتھک جرنل جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۲۴ پر اس دوا کے متعلق لکھتے ہوئے ایک مریضہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک مریضہ عمر پچیس برس لنگڑاتی ہوئی میرے مطب میں آئی۔ اس۔ نے بیان کیا کہ وہ زیادہ دیر تک بیٹھ نہیں سکتی۔ کیونکہ بیٹھنے سے اس کی ران کے ٹھیک درمیان ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ رہی ہے۔ میں نے ایلیسم اینی سائم x ۳۰ دیا، فوراً ہی وہ مریضہ صحت یاب ہو گئی"

ڈاکٹر میورے لکھتے ہیں کہ اس دوا کا اثر سر، شکم، سینہ اور پشت پر ہوا کرتا ہے۔ سفید گاڑھا بلغم اور تیسری پسلی (زیادہ تر داہنی مگر بائیں بھی)، کے کری میں سینہ کی سامنے والی ہڈی سے دوانچ ہٹ کر درد۔ اس درد کے ساتھ اکثر کھانسی، اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں۔

ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ پرانے دمہ کے مریضوں، چھوٹے بچوں کے پیٹ کے درد، اور شرابیوں کے معدے کی تکالیف کے واسطے بڑی مفید دوا ہے۔ نیز مرگی کے دورے اگر زبان دانتوں سے کٹ جاتی ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے"

اس دوا کا استعمال ریاحی تکالیف میں مفید ہوتا ہے۔ تین تین مہینہ کے بعد عود کر آنے والا

درد شکم خصوصاً جب کہ ٹھیک اوقات پر ہو اور اس کے ساتھ شکم میں گڑگڑاہٹ ہو۔ پرانے شرابیوں کی ہوا کی نالیوں اور معدہ کے ورم۔ دمہ کے پرانے مریض۔

علامات

سر۔ سر میں درد کی صبح کے وقت زیادتی، اور شام کو کمی۔

کان۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں۔ کانوں میں سونے سے پہلے گھنٹے بجنے کی آوازیں۔

ناک۔ زکام۔ رطوبت پانی کی سی پتلی۔ ناک میں گرمی اور تیزی کا احساس اور اس کے بعد چھینکیں ناک کی نوک پر تیز سوئیاں چبھنا۔

چہرہ۔ اوپر والے ہونٹ میں ڈنک لگنے کا سا درد جس کو چھونے سے آرام ہوتا ہے۔ اوپر والے ہونٹ پر خشکی۔ نیچے والے ہونٹ کی اندرونی طرف سوزش اور اس امر کا احساس جیسے سن ہو گیا ہے۔

منہ۔ زبان پر وانے زیادہ تر کناروں پر۔ زبان کے کنارے مڑے ہوئے، ایسا دکھائی دیتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی تھیلیاں بنی ہوئی ہیں۔

حلق۔ پرانے شرابیوں کے حلق سے سفید گاڑھے بلغم کا نکلنا۔

بھوک۔ تھوڑا کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ تمام خوراک سوائے رائی کی روٹی کے بدمزہ اور کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ بھوک ٹھیک ہوتی ہے۔

معدہ۔ متلی معدے سے سینہ تک ہوتی ہے۔ متلی سے قے کی خواہش۔ معدے میں ریاح کا ابھار شرابی کیفیت۔

شکم۔ تلی کے مقام میں درد۔ اگر معینہ وقت پر ہوا کرے تو یہ دوا اکسیر ہے۔ شدید ریاحی درد۔ شکم میں گڑگڑاہٹ۔ جگر کا بڑھنا۔

پاخانہ۔ مفرادی۔ بندھا ہوا۔ سیاہ رنگ کا۔

مثانہ۔ پیشاب کا رک جانا۔

آلات تنفس۔ پرانے دمہ کے مریضوں کی سانس پھولنا۔ کھانسی کے بعد خالی پن کا احساس۔ کھانسی کی کثرت درد کے ساتھ۔ سینہ کے داہنی طرف درد کے ساتھ کھانسی اور تھوڑی مقدار میں بلغم کے ساتھ خون کا آنا۔ سفید بلغم۔ پرانے شرابیوں کا سفید، لیسدار بلغم کھانسی مواد کے بے بلغم کے ساتھ۔

سینہ۔ تیسری پسلی کی کری میں سینہ کی سامنے والی ہڈی سے ایک دو انچ کے فاصلہ پر درد۔ اکثر یہ درد داہنی طرف ہوتا ہے مگر کبھی کبھی بائیں طرف بھی تیسری پسلی کے جوڑ میں اور کری میں درد خون آنا۔ کھانسی۔ ورم۔

قلب۔ دھڑکن، کمزوری اور منہ آنے کے ساتھ۔

پلیٹھ۔ سینہ اور پیٹھ میں درد۔ پیٹھ کی کڑیوں میں بائیں جانب اینٹھن کا سا کھچاؤ ہو جیسے سردی سے ہو۔
ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں کہنی میں اور اسی ہاتھ کی ہتھیلی میں ایک ساتھ درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی رگ چوٹ کھا گئی ہے۔ داہنے ہاتھ کی پشت میں ہڈیوں کے درمیان دبانے والے درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی سخت چیز اس میں رکھی ہے زور سے دبانے سے تکلیف بڑھتی ہے مگر چھونے سے نہیں۔

بیٹھے ہونے پر بائیں ران کے درمیان میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ گئی ہے۔ کھڑے ہونے سے یہ تکلیف جاتی رہتی ہے۔

جلد۔ بائیں ہتھیلی کی پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سوئیاں چبھنے کا سا درد، جس کو کھجلانے سے آرام ہوتا ہے، مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر سوزش شروع ہو جاتی ہے داہنی ہتھیلی میں کیڑے رینگنے کا احساس۔ بائیں کان کے اوپر اور سامنے کی طرف خارش جس کو چھونے سے آرام ہوتا ہے۔
نیند۔ رات کے وقت بے خوابی۔
بخار۔ شکم سے معدہ اور سینہ پر بخار جاتا ہے۔ دن کے وقت بخار نہیں رہتا۔
کمی اور زیادتی۔ ران کا درد بیٹھنے سے بڑھتا ہے کھڑے ہونے سے کم ہوتا ہے سر کے درد کی صبح زیادتی ہوتی ہے۔ شام کو کم ہو جاتا ہے۔
طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔
تعلق۔ یہ دوا سینہ سے خون آنے پر اکونائٹ اور برائی اونیا کے بعد اچھا کام کرتی ہے۔
مقابلہ کرو۔
سینہ کے درد میں ۔ ریکس لیکو پیڈا، نتھا پیرا م۔

Ailanthus Glandulosa

ایلن تھس گلینڈولوسا

NATURAL ORDER : Simarubaceae.
PARTS USED : Bark of young shoots; well-developed flowers.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا اثر جلد پر عجیب علامات پیدا کرتا ہے۔ اور اس سے خون میں ایک قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے جو عموماً میعادی بخاروں، نقاہتی بیماریوں، خناق دبائی، غدودوں کے بڑھ جانے وغیرہ میں دیکھا کرتے ہیں جلد نیلی یا ارغوانی معلوم ہوتی ہے۔ مہاگنی لکڑی کی طرح چہرے پر سیاہی ہوتی ہے اور چہرہ گرم ہوتا ہے دانتوں پر میل، حلق متورم، ارغوانی یا نیلی نیم بیہوشی، بدیان نبض کمزور اور عام جسمانی

کمزوری و غشی، علامات کچھ عجیب طرح سے لال بخار سے ملتی جلتی ہیں۔ دست پیچش اور بے حد کمزوری اس دوا میں نمایاں ہوتی ہیں۔

اس دوا کے دانے چھوٹوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ دانے بہت آہستہ آہستہ نمودار ہوتے ہیں۔ کمزوری مرض کے ابتدا ہی میں شروع ہو جاتی ہے، اور یہی اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ یہ دوا زہریلے اور دبے ہوئے لال بخاروں کے لیے خصوصاً کام کی چیز ہے۔ اس دوا کے دانے عام طور پر ہر سال نکلا کرتے ہیں۔ جس کے ہر حصہ میں ایک قسم کے بھراؤ کا احساس ہوتا ہے اور سر سے پاؤں تک بجلی کے سے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔

میعادی بخاروں میں مریض ہمیشہ غنودگی میں ہوتا ہے، اور ٹھنڈی سانسیں بھرا کرتا ہے! اس دوا میں مسلسل پیشانی میں درد از قسم اعصابی درد سر دیکھنے میں آتا ہے۔ نیز درد سر کے دورے۔ دن کے وقت غنودگی اور دماغی پراگندگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

یہ دوا ذکی الحس، صفراوی، موٹے اور توانا آدمیوں کے لیئے خصوصاً مفید ہے۔

ڈاکٹر فیونٹن لکھتے ہیں کہ یہ دوا "ہے فیور" (نزلہ کا بخار ایک خاص قسم کا ہوتا ہے اور جس میں بخار کے ساتھ مریض نزلہ و نزلہ کی متعلقہ تکالیف مثلاً کھانسی۔ دم کشی وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے) میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ "اس دوا کو عام طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس دوا کی مخصوص علامت ایکدم کمزوری کا بڑھ جانا اور طاقت کا سلب ہو جانا، یا لال بخار، تپ محرقہ اور دبائی خناق یا تو دانے ایک دم اندر چلے جاتے ہیں یا بہت دیر میں آہستہ آہستہ نکلتے ہیں۔ اگرچہ یہ دوا عام استعمال کی نہیں ہے مگر جب اس کی ضرورت ہوتی ہے تو کوئی دوا اس کے بجائے مریض کو ایسی حالت میں بچا بھی نہیں سکتی۔

سر میں جلن دار حدت جلانے والے دردوں کے ساتھ۔ گلسوئے کے غدود بڑھ جاتے ہیں، اور بے حد ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔

علامات

دماغ۔ ہوش و حواس میں نمایاں کمی، نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے کیا کہا جا رہا ہے (بپٹیشیا، جلسیمیم، فاسفورک ایسڈ، رسٹاکس)، نیم بے ہوشی، اور بے ہوشی (بیلاڈونا، ہیوسمس، اوپیم) لگاتار بڑبڑانا، ہذیان، بے خوابی اور بے چینی کے ساتھ (اگریکس، بیلاڈونا، ہیوسمس)، ٹھنڈی سانسیں لیتے رہنا۔ حد سے زیادہ چڑچڑاپن۔ پہلے واقعات کا بھول جانا یا ان واقعات کو کسی دوسرے کے متعلق خیال کرنا، یکسوئی قلب نہ ہو۔
سر۔ شدید درد سر اور چکر، چہرہ سرخ اور گرم۔ بیٹھنا دشوار۔ اٹھنے پر چکر، سونے اور کام کرنے کو جی نہ چاہے۔ پیشانی کے درد سر غنودگی کے ساتھ، چکر، متلی اور ٹھنڈے پسینے کے ساتھ جس کی زیادتی جھکی ہوئی حالت میں ہو، احساس جیسے بجلی کی ایک لہر سر کی بائیں جانب میں یا نیچے اعضاء کو دوڑ رہی ہے۔ گدی میں درد۔ درد سر آنکھوں میں

جلن اور سینہ میں حدت کے ساتھ۔

آنکھ۔ آنکھیں پانی سے بھری ہوئیں اور سوجی ہوئیں۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ اور بے نور (اتھوزا، بیلاڈونا، ہیوسس سٹرامونیم)۔ جھکتے جانے پر ادھر ادھر حیرانی سے دیکھنا۔ روشنی کا برداشت نہ کرسکنا۔ روتے آنکھوں میں درد ورد ٹیسیں اور زیادہ پانی کا آنا تیز روشنی سے ایکلی ہوئے آنکھوں میں پانی کا آنا۔ بائیں آنکھ میں مٹی کا کا احساس آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ رات کے وقت پپوٹے چپک جائیں اور آنکھوں سے مواد آئے۔

کان۔ نگلنے پر کانوں میں درد۔ گلسوے بڑھے ہوئے اور ان میں ہاتھ لگانے سے درد۔ بائیں کان کے گرد رات کے وقت خارش جو کھجلانے سے گلسوے سرخ ہو جائیں۔

ناک۔ پتلا تیز زیادہ اور خونی رطوبت کا ناک سے آنا۔ (آرسنک، آرم، ایلم سیپا)۔ نتھنے پر ورم اور رطوبت کا ایکدم بند ہو جانا۔ زکام کی حالت میں نتھنوں میں زخم جھینکنا۔ قوت شامہ کا بالکل جاتے رہنا۔ مزمن نزلہ۔ ناک سے سانس لینا مشکل ہو۔

چہرہ۔ چہرے پر سیاہی سرخ دانے چہرہ سرخ اور گرم۔ زیادہ کمزوری کی وجہ سے چہرے پر اضطراب چہرے کا رنگ جاتی۔ بے قاعدہ داغ۔ ہونٹ سوجے ہوئے اور پھٹے ہوئے۔ چہرے کی بائیں جانب میں ورم، چہرے میں زہر بادسی پھلاوٹ نچلے ہونٹ پر چھوٹے چھوٹے متورم دانے۔ ٹھوڑی چمکدار سرخ۔ منہ۔ دانتوں پر موٹے میل کا جم جانا (بپٹیشیا، رسٹاکس)۔ زبان خشک پھٹی ہوئی (آرسنک، بیلاڈونا، بپٹیشیا، رسٹاکس)۔ زبان پر سفیدی (اتھم کروڈم، مرک)۔ زبان کا درمیانی حصہ بھورا۔ ہونٹ اور ہونٹوں کے کنارے کا رنگ سیسہ کا سا (بیلاڈونا)۔ دانتوں اور چہرے میں لیٹنے سے درد جس کو اوپر سے دبانے یا آہستہ آہستہ چلنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ بائیں اوپری اور نچلے دانتوں میں نیز چہرے اور سر میں چبھن جس کی زیادتی لیٹ جانے سے ہو جس کی وجہ سے مسلسل چلنا پڑے، کچھ دبانے اور صبح کے وقت۔

حلق۔ نگلنے سے یا سانس لینے سے حلق میں درد محسوس ہو۔ حلق کا رنگ سیسہ کا سا یا قریب قریب جامن کا سا۔ زنا جانا۔ گلے کے غدود بڑھے ہوئے سوجے ہوئے اور ان میں گہرے اور زہریلے زخم (ایپس)۔ نتھنوں سے بدبودار مواد کا نکلنا۔ بیرونی گردن پر ورم۔ اور ہاتھ لگانے سے درد (بپٹیشیا)۔ گلے میں خراش اور بلغم کی کھنکھار۔ گلے میں خشکی اور خراش، جس کی صبح کے وقت زیادتی ہو۔ حلق میں خشکی اور دم گھٹنے کا احساس نیز استسقائی ورم کا احساس۔

معدہ۔ بخار لرزہ فوراً غذا کی قے کرتا۔ ٹھنڈے پانی یا برانڈی کی خواہش اور پیاس۔ معدہ میں ایک عجیب قسم کی کمزوری کا احساس۔ ٹھنڈی چیزوں کی پیاس۔ متلی، قے۔ دست اور شکم میں دورے والے درد، معدہ میں خالی پن کا عجیب سا احساس اور درد۔

شکم۔ جگر پر درد۔ معدہ اور آنتوں میں جلن۔ ابھار، آنتوں میں کمزوری، جلن اور بے آرامی کا احساس۔ جیسے دست ہوگا۔

پاخانہ۔ پتلا، پانی سا، بدبودار دست (آرسنک)۔ پیشاب کے ساتھ پاخانہ کا خود بخود اخراج (ہیوسس، میوریٹک ایسڈ)۔ دستوں کا زور سے اخراج، پیچش، بار بار دست۔ پاخانہ مقدار میں کم۔ خون ملی آؤں کی زیادتی۔

بہت کم بخار۔

مثانہ۔ پیشاب کی کمی یا بالکل بند ہو جانا۔ پیشاب میں تیزابی کیفیت۔ پیشاب کا از خود نکل جانا۔

آلات تناسل مردانہ۔ حشفہ پر آتشک کا زخم۔

آلات تناسل زنانہ۔ زچگی کا خطرناک بخار۔ حمل میں قے۔

آلات تنفس۔ سانس بے قاعدہ بھاری اور بڑھی ہوئی۔ خشک بار بار ہونے والی کھانسی۔ لیٹنے یا اٹھنے پر گرمی درد پیدا کرنے والی کھانسی کے زبردست دورے۔ بلغم کھنکھارنا۔ بلغم زرد، کڑوا یا خون ملا ہوا۔ تنفس میں دقت کے ساتھ سانس کی سلسل کھانسی جب تک کہ کافی مقدار میں بلغم نہ نکلے جس کے بعد سکون ہو۔

سینہ۔ سینہ میں درد۔ پھیپھڑوں میں درد جس سے سانس لینے میں دقت ہو۔ داہنے پھیپھڑے میں جلن اور بائیں میں تنگی کا احساس سینہ جکڑا ہوا محسوس ہو یا ایسا احساس ہو کہ ہوا کی چھوٹی نالیاں ایکدم دب کے اندر سل گئی ہیں۔ ہوا کی نالیوں میں سکڑن درد سر کے ساتھ۔ داہنے پھیپھڑے میں درد اور بائیں میں جلن۔

قلب اور نبض۔ نبض کمزور، تیز، بے قاعدہ، اور چھوٹی۔ دل کے اوپری حصہ میں درد اور تنگی کا احساس۔

پیٹھ اور گردن۔ درد اور ورم۔ کمر اور چوتڑوں میں تیز اور مسلسل درد۔ گردن کے عضلات میں موٹے اور متورم ہونے کا احساس۔ کندھوں کے درمیان مسلسل درد۔ گردن کے غدودوں میں درد۔ بائیں کندھے کی ہڈی میں مسلسل درد کے ساتھ۔

بخار۔ جاڑا، بھوک اور عام خالی پن کے احساس کے ساتھ۔ جاڑے سے قبل باجرے کے سے دانے۔ جاڑے کے بعد بخار کی تمتماہٹ، سر میں شدید درد، پھیپھڑوں میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ صبح سے دوپہر تک جلد خشک اور سخت۔ جلد پر ٹھنڈا پسینہ (عموماً سینہ میں)۔

جلد۔ باجرے کے سے دانے جو سیاہ تقریباً سیسہ کے رنگ کے چتوں کی شکل میں نمودار ہوں۔ یہ چتے زیادہ تر ماتھے اور چہرے پر ہوتے ہیں۔ ان دانوں کا دبانے سے غائب ہو جانا مگر پھر آہستہ آہستہ نکل آنا۔ بڑے آبلے جن میں سیاہ پانی بھرا ہوتا ہے۔ جلد ٹھنڈی۔ بائیں کان کے گرد، پیٹھ، چہرہ اور گردن پر رات کے وقت خارش جس سے مریض دیوانی ہو جاتے۔ تعدی سرخ بخار۔

نیند۔ بے چینی۔ غنودگی جو بہت جلد بے ہوشی میں بدل جاتی ہے۔ غنودگی۔ بے چینی، نیند سے بار بار بیداری اور اس سے فرحت نہ ہو۔ ہوا کی نالیوں کی تکالیف میں مریض داہنی کروٹ اچھی طرح سو سکتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ایک سے نمبر ۶ تک۔

کمی اور زیادتی۔ علامات داہنی جانب لیٹنے سے (ہوا کی نالیوں کی تکالیف) کم ہوتی ہیں۔ بیٹھنے سے قے اور چکر پیدا ہوتا ہے چلتے وقت مریض لڑکھڑاتا ہے۔ چلنے پھرنے سے درد دانت کم ہوتا ہے۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے، رسٹاکس، نکس، اوامیکا اور شراب سے۔

مقابلہ کرو:۔

امونیم کارب، آرنیکا، آرم، ایلو، بپٹیشیا، جلسی میم، ہیوسس، لیکسس، نائٹرک ایسڈ، فائی ٹولاکا رسٹاکس، سٹرامونیم، اکنیشیا، انجیفولیا۔

Alumen

CHEMICAL SYMBOL : AIK $(SO_2)_5 + 2H_2O$
474-53
SYNONYMS : Alum Potassium alum:
Aluminiu C and Potassium Sulphate.
TINCTURE : 1x and higher.
SOLUTION : 1/10 in distilled water.

الیومن

(پھٹکڑی)

یہ عام بات ہے کہ پھٹکڑی جسم کے ہر ایک رگ و ریشہ کو سکوڑ دیتی ہے۔ اور اس وجہ سے یہ ان رگ و ریشہ کے نکلنے والی رطوبت کو کم کر دیتی ہے۔

یہ قبض کے لیے ایک بہترین دوا ہے۔ جب مریض کو پاخانہ کی حاجت تو ہوتی ہو مگر پاخانہ نہ آتا ہو یا کئی دن تک پاخانہ کی حاجت ہی نہ ہوتی ہو۔ ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ "میں نے رحم اور ہرز کے آگرکے مریضوں کی شدید ترین قبض کے کیسوں کو اس سے درست کیا ہے شکم اور پیڑو میں سکڑن کا احساس شکم پیچھے کی جانب کھنچ جانا۔ جیسے عموماً سیسہ سے پیدا شدہ درد شکم ہوتا ہے"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقعد کی طاقت ہی مریض میں بالکل زائل ہو چکی ہے پاخانہ بہت دیر یا کئی کئی دنوں کے بعد زیادہ خشک اور زیادہ سخت سیاہ رنگ کا ایسے جیسے مینگنیوں یا بکری کی مینگنیوں کی طرح کا پاخانہ کے بعد کسی قسم کا آرام نہیں ملتا، اور یہ احساس باقی رہتا ہے۔ کہ پاخانہ ابھی مقعد میں بھرا ہوا ہے ایسے پاخانہ کی وجہ سے مقعد کے اندر زخم کا پڑ جانا، اور بواسیر کا ہو جانا۔ معمولی بات ہوا کرتی ہے پاخانہ ہو چکنے کے بعد مریض کی حالت اور بدتر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ زخموں میں چھیلن اور بواسیر میں درد بڑھ جاتا ہے اور مریض کئی کئی گھنٹے تک اس درد میں مبتلا رہتا ہے۔

دوسری عجیب حالت جو اس دوا میں شروع سے اخیر تک پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ متورم جگہ میں پتھر کی طرح سخت گلٹیاں بن جاتی ہے۔

رحم کی گردن اور پستان کے غدودوں کا بڑھنا اور سخت ہو جانا، اس دوا کا ایک خاص فعل ہے یہ حالت جسم کے تمام غدودوں میں پھیل جاتی ہے جس کی نمود حلق کے غدودوں میں ہوتی ہے جو مریض جلد جلد زکام کے شکار ہوتے ہیں۔ اور جن کے ہر زکام میں حلق کے غدود بڑھ جاتے ہیں ان کے لیے یہ دوا اکسیر ہے کیونکہ ان کے زکام اور غدودوں کی تکلیف کو یہ دوا ہمیشہ کے لیے رفع کر دیتی ہے چھوٹے بچوں کے لیے جن کے حلق کے غدود ہمیشہ بڑھ جاتے ہیں بہت مفید ہے۔

چکر میں بھی یہ دوا کام آتی ہے۔ چت لیٹنے پر معدہ میں کمزوری کے ساتھ چکر ہوتا ہے چکر کو آنکھیں کھولنے اور داہنی کروٹ لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دائیں کروٹ لیٹنے سے مریض کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے یوں

تو عام قاعدہ یہ ہے کہ بائیں کروٹ لیٹنے سے دل کی تکلیفات بڑھنی چاہئیں کیونکہ بائیں کروٹ سے دل پر بوجھ پڑتا ہے اور اس کے فعل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے مگر اس دوا کا عمل بالکل برعکس ہے۔

جسم کے تمام حصص کے عضلات میں فالجی کمزوری، فالجی کیفیتیں اس احساس کے ساتھ جیسے کسی ہوئی پٹی سے بندھا ہے۔

اس دوا میں رطوبتوں کا رنگ زرد والی رطوبتیں گاڑھی ہوتی ہیں۔ آنکھوں سے شرمگاہ سے مرد کی پیشاب کی نالی سے، یہ سب رطوبتیں پرانی تکلیفوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

رقیق اشیاء کے نگلنے میں دقت۔ مریض سردی کا بے حد ذکی الحس ہوتا ہے اور سرد ہوا سے اس کی ذکی الحسی بڑھ جاتی ہے۔ خراشوں سے خون بہتا ہے۔

دانت نکلوانے کے بعد سیلان خون۔ آنکھ کی سخت گانٹھیں۔ بہت سی تکلیفات نیند کے دوران آتی ہیں۔ تکلیفات دوروں کی صورت میں آتی ہیں یکایک ظاہر ہوتی ہیں اور یکایک غائب ہوتی ہیں۔ موسم کی تبدیلیوں سے خصوصاً سردی سے ذکی الحسی۔

جب سوزاک کے پرانے مریض کو زرد رنگ کا مواد آتا ہو۔ اور پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ گوشت کے اندر چھوٹی چھوٹی سخت گلٹیاں موجود ہوں تو یہ دوا مفید ہے۔

درد قولنج یا سیسہ کی کان میں کام کرنے والوں کے پیٹ کے درد کے لیے بہت مفید ہے۔ مستورات کی تکلیفات بھی قابل غور ہیں، رحم کا بوجھ پیڑو میں نیچے کی طرف دبا تا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ شرمگاہ پر دانے یا زخم۔ سیلان الرحم کی زیادتی جسمانی کمزوری۔ زرد چہرہ۔ رحم پر سخت گلٹیاں یا آکلہ یا زخم۔ ایسی مستورات کو جماع کے وقت از حد درد ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اتنی تکلیفات کے ہوتے ہوئے عورتیں ایسے فعل سے معذور رہیں۔

آواز کا بالکل بیٹھ جانا۔ جن آدمیوں کو زکام جلد جلد ہونے کی وجہ سے آواز بیٹھ جانے کی پرانی تکلیف ہو گئی ہو۔ تو یہ دوا مفید ہے زرد بلغم کا زیادتی سے نکلنا گلے میں خراش اور ہر وقت گلے سے بلغم نکالنے کی کوشش۔

بوڑھے آدمی کے لیے جن کے صبح سویرے زرد لسدار بلغم نکلتا ہو مفید ہے۔

علامات

دماغ۔ کسی بری خبر کے سننے سے اعصابی لرزہ (جھرجھری یا اہتزاز)

سر۔ سر کے چاند پر سوزش اور درد جس کو ہاتھ سے دبانے سے آرام ہو چت لیٹنے پر معدے کی کمزوری کے ساتھ ساتھ چکر۔ آنکھیں کھولنے یا داہنی طرف مڑنے سے آرام محسوس ہو۔ درد سر کو ٹھنڈے پانی پینے سے آرام ہو۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ کی پتلی ناک کی طرف مڑی ہوئی۔ لیمپ کی روشنی میں ایک چیز کو دو دو دیکھنا۔ موتیابند کے اپریشن کے بعد پتلیوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

کان۔ زیادہ مواد کا بہنا۔
ناک۔ ناک پر لیوپس (ناک پر ایک قسم کا سلی پھوڑا جو ناک کے دونوں اطراف چمگادڑ کے پروں کی طرح رخسار دل پر پھیل جاتا ہے) اور آکلہ۔ بائیں نتھنے میں بدگوشت چہرے اور جسم میں کھرکھرے پن اور اعصابی دردوں کے ساتھ۔
منہ۔ دانت ہلتے ہوئے، مسوڑے متورم اور اسپنج کے سے مسام دار جس میں سے ہمیشہ مواد یا خون رستا ہو۔ دانت نکلوانے بعد خون کی زیادتی۔ زبان خشک (سیاہ)، شام کے وقت جلن، کھٹا پن زبان کی نوک پر سوئیاں چبھنے کا احساس منہ میں پھیلنے والے زخم۔ منہ سے تھوک کی زیادتی۔
حلق۔ گلے کے غدود بڑھے ہوئے اور سخت۔ کوا (حلق کا کاگ) لٹکا ہوا اور لمبا۔ کھانے کی نالی میں اینٹھن جس سے رقیق اشیاء نہیں نگلی جا سکتیں۔ حلق کے دونوں جانب کانٹے اور خشکی، جس کی وجہ سے ہر وقت پانی پینے کی خواہش رہے۔ گلے میں خراش اور کھانسی۔ گلے میں جلی کا پیدا ہونا، اور اس کی وجہ سے کھانسی ہو کر اتنے پر زرد یا منجمد خون آمیز بلغم کا تھوکنا، بار بار زکام ہو جانے کی وجہ سے غدود بڑھ کر سخت ہو جائیں آواز کمل طور پر جاتی رہے۔ جب بھی سردی لگے حلق میں تکلیفات مجتمع ہو جاتے۔
معدہ۔ لسدار مواد یا پتلے بے رنگ پانی یا کھائی ہوئی چیز کی قے، زیادہ مقدار میں۔ زیادہ شراب پینے والوں کو پرانی خونی قے۔ کلیجہ بیٹھنا، جس کو کھانے سے آرام ملے۔ سوزش جس کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو معدے کے درد کو دبانے سے آرام ہو۔
شکم۔ درد جو چلنے میں بڑھتا ہو، اس درد میں پیٹ میں بھاری پن اور تناؤ ہوتا ہے۔ شکم کھنچا ہوا جس کو دبانے سے آرام محسوس ہو۔
پاخانہ اور مبرز۔ سخت قبض۔ کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہ ہونا۔ پاخانہ کے لیے اکثر بے سود حاجت پاخانہ کے اخراج کی مبرز میں طاقت نہ ہونا۔ سنگ مرمر کے ٹکڑوں کی طرح سفید پاخانہ۔ مگر پاخانہ کے بعد مبرز میں بدستور بوجھ اور بھراؤ۔ پاخانہ کے بعد خارش اور مبرز میں درد و جلن۔ بواسیر۔ پاخانہ کا رنگ بعض اوقات چھوٹے بچوں کے پاخانہ کی طرح زرد۔ مبرز سے خون۔ دست خون ملے ہوئے، جلتے ہوئے بدبودار اور کمزوری پیدا کرنے والے۔ تپ محرقہ میں بجائے پاخانہ کے منجمد خون کا ہونا۔ بدبودار پیچش۔ مبرز سے درد جو نیچے رانوں تک جائے۔ مبرز میں آکلہ کی گانٹھ کی وجہ سے پاخانہ کے بعد ناقابل برداشت درد۔
مثانہ۔ پیشاب کا تکلیف سے آنا۔ پیشاب کے اوپر چکناہٹ۔ ذیابیطس۔
آلات تناسل مردانہ۔ کھانے کے وقت استادگی۔ منی کا بار بار اخراج۔ سوزاک و قرحہ عضو کے بائیں جانب کاٹنے والے درد۔
آلات تناسل زنانہ۔ رحم کی گردن اور پستان کے غدود کا بڑھنا، اور سخت ہو جانا (کونیم کاربوانیلس)۔ شرمگاہ سے پرانی زرد رطوبت۔ پرانا سوزاک جس میں زرد مواد خارج ہوتا ہو۔ بائیں خصیۃ الرحم سے ناقابل برداشت درد (ہمیشہ سخت قبض کے ساتھ) رحم پر بوجھ اور رحم کا گرنا۔ سیلان الرحم کی زیادتی۔ سیلان

الرحم کے ساتھ ساتھ منہ پر زردی اور لاغری۔ حیض میں کمی اور خون پانی کا سا پتلا حیض کے دوران ہاتھوں کی کمزوری شرمگاہ اندرونی حصص میں ورم کی وجہ سے تنگ محسوس ہو۔
بچہ پیدا ہونے پر خون کی زیادتی۔ سرپستان سوجے ہوئے اور ان میں پھوڑے کی سی ٹیکن پستانوں کا آکلہ شرمگاہ میں اندر اور باہر خارش۔
آلات تنفس۔ بولنے سے آواز کا بھاری ہو جانا۔ کھانسی، نرخرے میں بولنے پر خراش اور کھانسی کے دورے اور ان کے ساتھ گاڑھا زرد لسدار بلغم۔ خونی تھوک۔ دم کشی۔
قلب۔ داہنی طرف لیٹنے سے دھڑکن قلب سے داہنے پھیپھڑے کے نچلے حصہ تک درد۔
جلد۔ زخم جس کی سطح سخت ہو۔ رگوں میں گانٹھیں پڑ جانا، اور ان سے خون کا نکلنا۔ جلد کا پھوٹنا (یہ دوا بوڑھے آدمیوں کی جلدی بیماریوں کے لیے زیادہ مفید ہے) ورم کے مسلسل رہنے کی وجہ سے سختی آکلہ، ہاتھ پاؤں کا پھٹ جانا۔
ہاتھ اور پاؤں۔ تمام پٹھوں، خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں کمزوری اعضاء کے گرد کھنچاؤ۔
بخار۔ نبض کمزور شدید ہذیان۔
کمی اور زیادتی۔ اس دوا میں تمام تکلیفات سرد ہوا میں بڑھتی ہیں۔ بجز درد سر کے، جس کو سردی میں آرام ملتا ہے داہنی کروٹ لیٹنے سے چکر اور دھڑکن بڑھتے ہیں بہت سی علامات نیند کے دوران ظاہر ہوتی ہیں۔
طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ بہت اونچی طاقتوں میں یہ دوا بعض اوقات زیادہ موثر ہے۔
نوٹ۔ کہا جاتا ہے کہ پھٹکڑی ملے پانی سے پچکاری لینے سے مستورات کا سیلان الرحم بہت جلد رفع ہو جاتا ہے نیز دم کشی کے دورے میں دس گرین پسی ہوئی پھٹکڑی زبان پر رکھنے سے دم کشی کے دورے کو روک دیتی ہے
تعلق۔ اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے، کیموملا (شکم میں اینٹھن)، نکس وامیکا، ایپکاک (متلی اور قے)۔ اور سلفر سے۔ یہ دوا اثر کو زائل کر دیتی ہے کیلومل اور دیگر مرکبات مرکری۔ ایلوا (خون کی قے)۔
مقابلہ کرو۔
الیومنا، ایلو (علامات مبرز)، کیپسیکم (کوا لمبا)۔ فیرم (شکم کی دیوار ڈھیلی پڑی ہوئی اور رحم گرا ہوا)، کالی بائیکرام (تار دار رطوبت)، مرک (رحم، شرمگاہ، گرانے ہوئے، علامات مبرز، اور سرورڈ) مرک کار، میوریٹک ایسڈ، نکس وامیکا، پلاٹینم، پلمبم، شانم، سلفر، سلفیورک ایسڈ، زنکم۔

Alumina

الیومنا

CHEMICAL SYMBOL : Al $(OH)_5$; 78.24
SYNONYMS : Aluminum Hydrate;
Aluminum trihydrate; Aluminum Hydroxide
TRITURATION : 1x and higher.

(الومینم کا آکسائڈ)

یہ دوا ابرز کی تکلیفات قبض ناخونوں کی تکلیفات میں زیادہ استعمال ہوتی ہے یہ دوا بھکڑیکا کی طرح انسانی جسم کی اندرونی جھلی کو یا تو بالکل خشک کردیتی ہے یا اس سے غیر معمولی رطوبت خارج کرتی ہے جس سے خود اختیاری اعضاء مثلاً ابرز اور نظام عصبی وغیرہ میں حد سے زیادہ کمزوری پیدا ہوجاتی ہے اور اس لیے یہ اعضاء بوجہ کمزوری کے اپنا فعل نہیں کرسکتے۔ یہ دوا بھی پلمبم یعنی سیسہ کی طرح ابرز اور انتوں میں ایک قسم کا فالج پیدا کردیتی ہے۔ یہاں تک کہ تھوڑا اور ڈھیلا پاخانہ بھی بہت مشکل سے نکلتا ہے۔ حاملہ عورتیں اور بچے ایسے قبض کا شکار ہوا کرتے ہیں۔ نہایت قابل غور بات یہ ہے کہ مریض کو پیشاب کرنے کے لیے مثل پاخانہ کے زور کرنا پڑتا ہے۔

آنکھوں کی پتلیوں میں ایک قسم کی کمزوری آجاتی ہے جس سے آنکھوں میں بھینگاپن پیدا ہوجاتا ہے۔

ہاتھ پاؤں میں کھینچنے کے سے درد اور بعض اعضاء میں تنگ ہونے کا احساس پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض علامتیں بعد دوپہر کے کھانا کھانے کے بعد سے شروع ہوکر شام تک رہ کر یا تو معدوم ہوجاتی ہیں، یا ان کے بجائے دوسری شروع ہوجاتی ہیں برخلاف اس کے جو درد صبح یا شام کو شروع ہوتا ہے وہ کھانا کھانے کے بعد رفع ہوجاتا ہے

ہاتھ پاؤں اور سر کا کانپنا، تشنج، یا ہنسنے اور رونے کے دورے، یکے بعد دیگرے تمام جسم کا کانپنا لیٹنے کی خواہش کے ساتھ، مگر لیٹنا تکان کو بڑھاتا ہے۔ عام تھکاوٹ تھوڑے سے چلنے کے بعد خصوصاً بولنے کے بعد محسوس ہوتی ہے تھکاوٹ اور کمزوری یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ بیٹھنے سے جوڑ سن ہوجاتے یعنی سوجاتے ہیں بیٹھی ہوئی حالت میں مسلسل انگڑائیاں۔

دماغی حالت کو اگر لیا جائے تو خیالات میں ایک قسم کی پراگندگی پائی جاتی ہے۔ کیا یہ خیالات کی پراگندگی نہیں ہے کہ جب مریض کوئی بات کہتا ہے تو سمجھتا ہے کہ کوئی دوسرا آدمی کہہ رہا ہے، یا اگر اس کو کسی چیز کے دیکھنے کو کہا جائے تو وہ چاہتا ہے کہ میں بذات خود کوئی دوسرا شخص ہوتا، یا دوسرے کے جسم میں اگر داخل ہوسکتا تب دیکھتا وغیرہ وغیرہ۔

انہیں خیالات کی پراگندگی سے مریض کے اندر جلد بازی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور دنیا کی رفتار سست محسوس ہوتی ہے۔ خودکشی کے خیالات۔ اور چاقو یا خون دیکھنے پر خودکشی کا یکایک نہ رک سکنے والا جذبہ غم اور اگل ہوجانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ دماغی علامات صبح جاگنے پر پیدا ہوتی ہیں۔ چکر آنکھیں بند کرنے پر آتا ہے غمگین پر از اندیشہ جات۔ کسی طرف بھاگ جانے کی خواہش۔

بحالت نزلہ خشکی۔ ناک خشک اور بند اور ناک کی نوک پھٹی ہوئی۔ حلق خشکی سے پھٹی ہوئی ہوتی ہے ہر چیز کے نگلنے پر حلق میں پھلی کے کانٹے کا احساس ہوتا ہے۔

سیلان الرحم کی اس قدر زیادتی ہوتی ہے کہ وہ ایڑیوں تک بہہ کر آتا ہے، اور بعض وقت اس میں

بڑی تیزی ہوتی ہے جس جگہ لگ جاتا ہے خارش پیدا کردیتا ہے۔

بلغمی جھلی کی طرح جسم پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ خارش کی تکلیف بستر کی گرمی سے بڑھ جاتی ہے اس دوا میں ہر ایک قسم کے دانے، گلٹیاں اور زخم ہونے ہیں پھوڑے میں رد ہے۔ تمام جسم کے بال گر جاتے ہیں۔ اور چہرے کی جلد ایسی محسوس ہوتی ہے جیسے انڈے کی سفیدی لگا کر خشک کردی گئی ہو یا لکڑی کا جالا منہ کے اوپر تنا ہوا ہو۔

ہاضمہ کے فعل میں بھی بعض عجیب باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً خشک چاول اور خشک غذا کی خواہش نشاستہ سے خصوصاً آلو کے نشاستہ سے، شراب سے، سرکہ سے، تکلیفات بڑھتی ہیں۔

پیٹھ میں درد بھی عجیب قسم کے ہوتے ہیں۔ پیٹھ میں سوزش، یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصہ میں گرم لوہے کی سلاخ بھونک دی ہے۔

تمام اعضوں میں تکن، تمام قسم کے درد اوپر کی طرف جاتے ہیں جسم کا اوپری بایاں حصہ اور نیچے کا داہنا حصہ اس دوا کے درد میں مبتلا ہوتا ہے۔

اس دوا کی علامات ہر دوسرے دن سہ پہر کو، نئے یا پورے چاند میں، صبح کے وقت جاگنے پر ٹھنڈی ہوا میں خشک موسم میں، اور جماع کے بعد بڑھتی ہیں۔ اور ٹھنڈے پانی میں نہانے سے مبتلا حصہ کو نمی پہنچانے سے، گرم کھانا کھانے سے، یا گرم پانی پینے سے یا عام طور پر گرمی سے کم ہوتی ہیں۔ نوبت بھی اس میں نمایاں پائی جاتی ہے۔

یہ دوا ان آدمیوں کے لیے مفید ہے جو سارا وقت بیٹھ کر کام کرتے ہوں، یا پرانی تکلیفوں میں مبتلا ہوں یا جن کی حرارت غریزی کم ہوچکی ہو۔ یا جو لوگ جلدی بیماریوں کے شکار رہتے ہوں۔

اس دوا کو جلد نہ تبدیل کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کا اثر بہت دیر میں ہوا کرتا ہے۔

حلق پھٹی ہوئی اور پالش کی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ناک بند ہوجاتی ہے خشک محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کی نوک پھٹ جاتی ہے۔

سستی بھی اس دوا کا نمایاں فعل ہے۔ پیشاب آہستہ آہستہ خارج ہوتا ہے، نرم پاخانہ کے لیے بھی بہت زور لگانا پڑتا ہے، پاخانہ صرف کھڑی ہوئی حالت میں خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ کے لیے بہت زور لگانا پڑتا ہے جیسے شکم اور ابرز مفلوج ہوچکے ہیں (خیال رہے کہ کاسٹیکم کا مریض بھی صرف کھڑی ہوئی حالت میں پاخانہ خارج کرسکتا ہے۔ مگر کاسٹیکم میں اتنا زور نہیں لگانا پڑتا)۔

علامات

دماغ۔ پست ہمتی، اور رونے کی رغبت (پلساٹیلا) یہ پست ہمتی صبح جاگنے پر زیادہ ہوتی ہے (پلساٹیلا لیکس)، اس بات کا خدشہ کہ وہ پاگل ہوجائے گا (کلکیریا کارب، آئیوڈیم)، ضدی (برائی اونیا، نکس وامیکا، کیموملا)۔ اس بات کا خدشہ کہ مصیبت آنے والی ہے (آنا کارڈیم، کلکیریا کارب، چائنم، سلفر)، خود نجود دانستہ

غم، وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک گھنٹہ ایک دن کے برابر معلوم ہوتا ہے، بدمزاجی اور کام کرنے کا نااہل۔ متلون مزاج۔ حافظہ کمزور۔ اس بات کا احساس جیسے خود اپنے جسم سے نکل کر باہر گھوم رہا ہے۔ جوں جوں دن چڑھتا جائے مریض بہتر محسوس کرے۔ مزاج بدلا کرے۔ پریشانی اور بے چینی جیسے اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے۔ چاقو یا خون دیکھنے پر خودکشی کے خیالات۔ بولنے میں غلطیاں کرے، وہ الفاظ منہ سے نکلیں جن کا ارادہ نہ کیا گیا ہو۔ خودکشی کے خیال کے بغیر موت کا ڈر غم سے پیدا شدہ تکلیفات۔ دماغی علامات صبح جاگنے پر بدتر ہوں۔

سر۔ چکر۔ ہر ایک چیز چکر میں گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ (آرنیکا، بیلاڈونا، کونیم، برائی اونیا، نکس وامیکا) کمزور کرنے والی متلی کے ساتھ۔ صبح کے وقت (فاسفورس، نائٹرک ایسڈ)۔ آنکھیں کھولنے پر (ٹیکیسس)۔ بے حد غنودگی جس سے مریض کو آگے گرنے کا ڈر ہوتا ہے۔ دماغ میں سوئیاں لگنے کا احساس بیٹھنے کے ساتھ کھڑے ہونے یا بیٹھنے پر پیشانی میں دبانے والا درد اور سوزش۔ چاند پر شکن۔ پیشانی پر ایسا دباؤ جیسے نہایت تنگ پٹی بندھی ہے۔ دردِ سر کی صبح اٹھنے پر زیادتی۔ تمباکو پینے کے بعد یا بہت تھوڑی شراب پینے کے بعد متواتر خصوصاً صبح کے وقت دردِ سر جیسے کوئی بال کھینچ رہا ہو۔ یا دماغ میں نہایت تیز دھمکن، جس سے قے کرنے کو جی چاہتا ہو قبض سے دردِ سر اور پرانے نزلے سے دردِ سر۔ کھلی ہوا میں چلنے سے درد سر لیٹنے سے دردِ سر میں کمی ہوتی ہے۔ بالوں میں خشکی، سر میں سوئیاں چبھنے کے سے اور جلندار درد چکر کے ساتھ جن کی زیادتی صبح کے وقت ہو لیکن کھانے سے سکون ہو جائے۔ آنکھیں کھولے بغیر چل نہ سکے سر میں پراگندگی اور خمار کا احساس یکے بعد دیگرے گردوں میں درد کے ساتھ۔

آنکھ۔ بھینگاپن۔ پانی آنا۔ سوزش اور بھاری پن (آرسنک)۔ بینائی دھندلی۔ مریض ہر وقت آنکھوں کو پونچھا کرتا ہے۔ اس کے احساس کے ساتھ کہ دونوں پپوٹے کناروں پر چپک جائیں گے (گرو کس، پلساٹیلا) آنکھوں کے کونوں اور پتلیوں میں خارش۔ صبح کے وقت روشنی سے ذکی الحس۔ جاگنے پر آنکھوں کے پپوٹے چپکے ہوئے۔ (انتم کروڈ، سلیشیا، سلفر)۔ آنکھیں کھولنے پر جلن اور روشنی سے تکلیف (اگونائٹ، بیلاڈونا، لائیکوپوڈیم)۔ آنکھوں کے پپوٹوں کا موٹا ہونا کناروں میں ریت کا احساس۔ کھلی ہوا میں چلنے پر آنکھوں اور پپوٹوں میں سردی کا احساس۔ آنکھوں کے پپوٹوں پر ورم پلکوں کا گر جانا۔ تمام اشیاء کا زرد نظر آنا۔ آنکھوں کے سامنے دھواں اور چمکنے ستارے۔ آنکھیں سرد محسوس ہوں۔ پپوٹے فالجی طور پر گر جائیں۔ آنکھوں کے سامنے سفید ستارے چکر کے ساتھ۔

کان۔ شام کے وقت یا رات کو کانوں میں درد۔ بائیں کان میں سوئیوں کا چبھنا، خارش اور سوزش کانوں سے زیادہ مواد آنا کانوں میں کوکن خصوصاً چباتے وقت اور بعض اوقات نگلنے پر۔ کانوں کی نالیاں رکی ہوئی محسوس ہوں کانوں میں بھنبھناہٹ گرجن۔ سیٹی بجنے کی آوازیں اور گھنٹہ بجنے کی آوازیں ناک کے سامنے کسی چیز کے پڑے ہونے کا احساس جو ناک چھنکنے پر محسوس ہو۔ اور رات کے وقت جاتا رہے

ناک۔ ناک جڑ اور پیشانی میں درد سوجن اور ناک پر سرخی۔ ناک میں پھوڑے کا سا درد۔ ناک میں سے

زرد سبز مواد کا آنا۔ نتھنے زخمی۔ نکسیر۔ قوت شامہ یا تو بہت تیز یا بہت کم۔ زکام، ایک نتھنا بند، دوسرا کھلا ہوا۔ ایک نتھنا خشک، اور دوسرا اترتا ہوا نزلہ جس سے نتھنوں میں درد ہوتا ہے۔ اور گاڑھی زرد رطوبت نکلتی ہے۔ (برنیاکارب، گریفائٹس، ہیپر، انڈراسٹس، کالی بائیکرام، مرک، پلساٹیلا)۔ ناک کے درمیان ہڈی متورم سرخ اور چھونے سے درد کرے (مرک، آرسنک) بائیں نتھنے کا پنکھ سخت اور متورم ناک کی نوک پھٹی ہوئی۔ بہنے والا زکام بار بار چھینکوں کے ساتھ۔ مقدار میں زیادہ زرد اور کھٹی بو والی رطوبت کا اخراج۔ نتھنوں میں سے پھوڑے کے سے درد کے ساتھ۔

چہرہ۔ چہرہ پر تناؤ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمام چہرے پر انڈے کی سفیدی کو لیپ کر کے خشک کر دیا گیا ہو۔ (برنیاکارب، کیلیڈیم، گریفائٹس، سلفیورک ایسڈ)۔

چہرہ پر ورم اور بھاری پن کا احساس۔ رخساروں پر سرخ درد کرنے والے دھبے۔ خارش اور چھوٹے چھوٹے دانے۔ کنپٹیوں پر تروانے۔ رخساروں کی ہڈیوں پر کھنچاؤ اور دھمکن کا احساس، جبڑوں میں منہ کھولنے یا چبانے سے درد۔ نیچے کے جبڑے کا از خود تشنجی حرکات۔

ہونٹ پھٹے ہوئے چہرہ غمگین (زرد) یکے بعد دیگرے زرد اور سرخ۔ چہرے کے مختلف حصص میں خارش چہرہ اور ناک پر خون بھرے پھوڑے۔ اوپری ہونٹ میں چھوٹے چھوٹے آبلے، کھانے کے بعد تولی کا چہرے کو چڑھ آنا۔

منہ۔ دانت جلتے ہوئے اور لمبے محسوس ہوں (کاربوویجی ٹیبلس، مرک، نائٹرک ایسڈ) منہ میں زخم، مسوڑھوں سے خون بہنا اور ان کا سوجنا (مرک، نائٹرک ایسڈ)۔ تھوک بڑھا ہوا حالانکہ منہ میں خشکی معلوم ہوتی ہے منہ سے خراب سی بو دانتوں پر میل۔ منہ کھولتے یا چباتے وقت جبڑوں کے جوڑ میں کھینچنے والا درد کھینچنے والا درد دانت جو دوسرے اعضاء مثلاً حنجرہ، گردن اور کندھوں کو جائے زبان پر خارش اور سرسراہٹ جس کو کھجلانا پڑے منہ میں چھوٹے چھوٹے زخم۔

حلق۔ حلق سرخ اور متورم (بیلاڈونا، کیپسیکم، مرک)۔ شام کے وقت گلے میں خشکی جس کو کھنکھارنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے صبح اور شام کے وقت گلے میں گاڑھا لیسدار اور تار دار بلغم کا آنا (امونیا میور، کالی بائی کرام) گلے میں پچر کا احساس (ارجنٹم نائٹریکم، نائٹرک ایسڈ، ہیپر)۔ نگلتے وقت گلے کے نیچے سے معدہ تک تنگی کا احساس (لائیکوپوڈیم)۔ گلے میں دباؤ جیسے کہ کوئی ڈھیلا رکھا ہوا ہو جس سے دردِ حلق کھراش، خشکی، اور چھلن محسوس ہوتی ہے۔ حلق میں خشکی اور پھوڑے کا سا درد غذا نہ نگلی جا سکے حلق پھٹی ہوئی یا پالش کی ہوئی دکھائی دے۔ دبلے پتلے پیکر لوگوں میں حلق کی خرابیاں نتھنوں کے پچھلے حصے سے گاڑھا چپکنے والا بلغم حلق میں گرے۔ حلق کا اطراف میں ورم کا احساس۔ تالو میں زخم جن سے جلد خون بہے اور زردی مائل ہو۔ بے متعفن مواد کا اخراج ہو جس کے ساتھ ساتھ تالو سے دائیں کنپٹی اور نرخرہ تک سوزش کرنے والا درد ہو۔

معدہ۔ بھوک کا بالکل نہ رہنا (آرسنک، لیکیسس، کاربو)، چائنا، نیٹرم میور، سلفر، کسی ذائقہ کا محسوس نہ ہو۔ گوشت سے نفرت (آرنیکا، کاربو وج، گریفائٹس، پلساٹیلا، مس کولا، وغیرہ) اشیا ہضم نہ ہو سکیں۔ کھانے کی خواہش

بڑھیں صبح کے وقت متلی اور قے ساتھ ہی کمزوری اور چکر۔ معدے میں سوزش (آرسنک) کھٹی ڈکاریں (کاربوویج، فاسفورس، نکس وامیکا، سلفر)۔ کلیجہ میں سوزش۔ معدے میں اینٹھن۔ (اوسکرٹن)، جو معدے سے کھانے کی نالی میں اور گلے میں جائے، (آلو موافق نہ آئیں)۔ پھلوں اور ترکاریوں کی خواہش، تمام دن پیاس، تمباکو نوشی سے تکالیف بڑھیں۔ تمام تحریک پیدا کرنے والی اشیاء از قسم شراب، نمک، سرکہ اور مرچ وغیرہ فوراً کھانسی پیدا کر دیں۔ غذا میں پیاز استعمال کرنے سے حلق خراب ہو جائے ڈکار کھٹی، کڑوی آلو کھانے کے بعد، زیادہ تر شام کے وقت۔

شکم۔ ریاح۔ شکم کے نچلے حصہ میں لکڑیاں چبھنے کا درد۔ جیسے آنت اتر جانے سے معلوم ہوتا ہے (کوکولس، نائٹرک ایسڈ، اور نکس وامیکا)۔ شدید درد شکم۔ دونوں گلٹیوں میں دباؤ جو آلات تناسل کی طرف جائے۔ بائیں جانب کی شکم کی تکالیف۔ جھکی ہوئی حالت میں جگر میں کوٹے چلے جانے کا سا درد اور اٹھنے پر سنبھالا جیسیں ناف کے مقام میں گولی لگنے کے سے درد۔ بعد دوپہر چلتے وقت شکم ایک بوجھ کی طرح نیچے لٹکتا ہوا محسوس ہو۔ درد شکم جو جھک کر بیٹھنے سے بڑھ جائے۔ صبح کے وقت درد شکم۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں فالج (از حد کمزوری) معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑے سخت پاخانے کے بعد مبرز میں دباؤ اور چھیلن کا احساس ہو۔ بصورت دست مبرز میں مروڑ۔ مبرز کا اپنا فعل انجام دینے میں ناقابل ہونا (کیمفر، اوپیم، سیپیا)۔ یہاں تک کہ پتلا پاخانہ بھی بہت زور لگانے کے بعد ہو (کاربوویج، چائنا)۔ پاخانہ کی کوئی حاجت نہیں معلوم ہوتی اور نہ ہی پاخانہ نکالنے کی طاقت ہوتی ہے جب تک کہ زیادہ پاخانہ آنتوں میں جمع نہیں ہو جاتا۔ پاخانہ ہونے کے بعد مبرز اور مبرز کے منہ میں سکڑن، تناؤ اور زخموں کا سا درد محسوس ہو (نیٹرم میور)۔ پاخانہ سخت اور بکری کی مینگنیوں کی طرح گانٹھ دار (اوپیم، پلمبم) جس سے مبرز میں کاٹنے والا درد ہو، اور بعد میں خون آئے (مرک، نکس وامیکا)۔ پاخانہ تھوڑی مقدار میں اور دقت سے دودھ پیتے بچوں کا قبض (اوپیم، نکس وامیکا)۔ پاخانہ سخت خشک اور گانٹھ دار جس کی حاجت ہی نہ ہو۔ چھوٹے بچوں کی بوڑھے آدمیوں کی اور مستورات کو جنہیں گھر سے باہر نکلنے کا موقع کم ملتا ہو قبض۔ پیشاب کرتے وقت دست۔ دست و مبرز میں حاجت کے ساتھ، جس کی زیادتی پیشاب کرتے وقت ہو۔ مقعد سے خون کے منجمد ٹکڑے نکلیں۔ بواسیر سے جن کی تکلیف شام کے وقت بڑھے اور جو رات کے آرام کے بعد بہتر ہو جائیں۔ مقعد کا ناسور۔ مقعد پر خارش اور جلن۔ سیون پر ناک چھنکتے وقت دباؤ۔ سیون پر پسینہ آئے اور چھونے سے ذکی الحس ہو۔

مثانہ۔ پیشاب اس وقت خارج ہوتا ہے جب پاخانہ کے لیے زور لگایا جائے۔ بہت زور لگانے کے بعد پیشاب ہو۔ مثانہ میں درد۔ مثانہ اور آلات تناسل میں کمزوری کا احساس۔ مثانہ کے عضلات میں فالجی کیفیت جس کی وجہ سے پیشاب کے لیے بہت زور لگانا پڑے۔ گردوں میں درد دماغی پراگندگی کے ساتھ۔ بوڑھے آدمیوں میں پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب کے اجراء میں دقت۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی بہت بڑھی ہوئی، از خود انزال جس کے بعد تمام پچھلی علامات عود کر آئیں۔ بایاں خصیہ سخت اور بے حد درد کرے رانوں اور آلات پر سرسراہٹ۔

آلات تناسل زنانہ۔ دن کے وقت شفاف، تیز سیلان الرحم جو ایڑیوں تک بہے۔ تیز سیلان الرحم جس سے اعضاء تناسل میں جلن پیدا۔ اعضاء سوج جائیں۔ اور اعضاء کو یہ رطوبت چھیلتی جائے (کرم، آئیوڈیم، کریازوٹ، مرک، فاسفورس، پلساٹیلا) جس سے چلنا دشوار ہو جائے اور ایسے سیلان الرحم کو ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے سے آرام ملتا ہے۔ حیض کے بعد جسمانی اور دماغی کمزوری (امونیا کارب، کاربوانیمیلس، کوکولس)۔ حیض بہت جلد، مقدار میں کم، تھوڑے وقت تک رہیں۔ رنگ زرد، دیر سے ہوں، اور ظاہر ہوتے ہوں زرد رنگ کے اور مقدار میں کم ہوں۔ شرمگاہ کی نالی کی بائیں جانب درد بھری ٹیکن۔ شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھیں، جو اوپر سینہ تک جائیں۔ حمل کے دوران آلات ہضم اور شکم کی تکالیف۔

آلات تنفس۔ مسلسل خشک، بار بار ہونے والی کھانسی جس کے ساتھ قے ہو، اور سانس میں تکلیف پیدا ہو جائے۔ نرخرے میں خراش جس سے کھانسی میں تحریک ہو۔ رات کے وقت خشک کھانسی۔ (سی سی فوگا، ہیوسائمس، لائیکوپوڈیم)، گلے میں خشکی کے ساتھ۔ زیادہ بلغم نکالنے والی کھانسی (سٹانم)۔ رات کے وقت سینہ میں شدید دبانے والے درد، صبح جاگنے کے بعد کھانسی۔ آواز بیٹھی ہوئی یا جاتی رہے۔ تنفس میں کھڑکھڑاہٹ۔ صبح کے وقت لیٹنے اور گانے پر کھانسی۔ اچار اور مرچوں سے کھانسی۔ بولنے سے سینہ میں پھوڑے کا سا درد بڑھے۔ آواز ناک سے نکلتی محسوس ہو۔ تنفس دمہ کا سا، زیادہ تر کھانستے وقت۔ سینہ میں دباؤ جس کی زیادتی جھک کر بیٹھنے سے ہو۔ اور کمی اپنے آپ کو سیدھا کرنے اور کھلی ہوا میں چلنے سے ہو۔ مقدار میں زیادہ گاڑھی تار دار نمکین بلغم کی وجہ سے تنفس رک جانے کا احساس چھینکوں کی کثرت کے ساتھ۔ حلق میں ڈھیلی لٹکتی ہوئی جلد کے احساس کے ساتھ۔ کوے کے بڑھ جانے سے بوڑھے اور کمزور آدمیوں میں پھاڑنے والے درد دونوں اور پیشاب کے خود نکل جانے کے ساتھ۔ داہنے پھیپھڑے سے بائیں پھیپھڑے میں بعد دوپہر گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد جن کی زیادتی زینہ اترنے پر ہو۔

قلب اور نبض۔ دھڑکن۔ دھڑکن سے جاگے۔ دھڑکن بے قاعدہ اور آوازیں بڑی یا چھوٹی ملی ہوئیں۔ نبض قدرتی یا بھری ہوئی اور تیز۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کے بائیں طرف کے غدودوں پر ورم۔ کمر اور پیٹھ میں چوٹ کا سا درد۔ کمر میں درد جیسے کہ ریڑھ کی نچلی کڑیوں میں کسی نے گرم لوہے کی سلاخ بھونک دی ہو۔ ریڑھ کے ستون کے ساتھ ساتھ درد فالجی کمزوری کے ساتھ۔ گردن کی داہنی جانب پچھلے حصہ میں گولی لگنے کے سے درد۔ پیٹھ کے درمیان شدید سوئیاں چبھیں۔ پیٹھ میں کترنے والے درد۔

ہاتھ اور پیر۔ ایسا درد جیسے کسی نے شکنجہ میں ڈال کر کس دیا ہو اس کے ساتھ جوڑوں میں دباؤ۔ ہاتھ پاؤں میں کھچاؤ کا سا درد۔ بازو اٹھانے پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کندھے کے جوڑ میں موچ آگئی ہو۔ انگلیوں کے ناخنوں میں کترنے والا درد۔ ٹانگوں میں بہت بھاری پن، یہاں تک کہ کھینچی نہیں جا سکیں۔ جب مریض چلتا ہے ٹھوکریں کھاتا ہے اور مجبوراً بیٹھنا پڑتا ہے۔ خصوصاً شام کے وقت۔ چلنے کی نہایت سستی اس حال کے جب کہ آنکھیں پوری کھلی ہوں اور دن کی روشنی باقی ہو۔ فالج۔ بیٹھنے سے جو ٹن سن ہو جاتے ہیں بیٹھے پر ٹانگوں میں تھکاوٹ۔ گھٹنوں کا کانپنا۔ پنڈلیوں میں اکڑاؤ، اینٹھن۔ قدم اٹھاتے وقت ایڑیوں کا سن ہو

جانا۔ قدم اٹھاتے وقت پیروں کے تلوؤں میں درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تلوے بہت نرم ہو گئے اور سوج گئے ہیں (اناشی مونیم کروڈم)، ٹانگوں اور رانوں میں مسلسل کھچاؤ۔ قریب قریب اینٹھن کا سا جو نیچے کی طرف جائے۔ قدم رکھتے وقت ایڑیوں میں سُن ہونے کا احساس۔ پیروں کی انگلیوں میں خارش۔ ہاتھ اور پاؤں کے ناخن موٹے اور بھر بھرے بازو مفلوج محسوس ہوں۔ ٹانگیں سو جائیں خصوصاً جب ایک دوسری پر چڑھا کر بیٹھا ہو۔

مخصوص خواص۔ بے حد تھکاوٹ اور کمزوری جس کی وجہ سے مریض کو لیٹ جانا پڑتا ہے۔ زکام کا جلد ہو جانا۔ چلنے پر لڑکھڑاہٹ۔ جیسے سخت بیماری کے بعد ہو جایا کرتی ہے۔ جسم بھر میں لرزنے والی کمزوری رجانا سلفر، کمزوری۔ ریڑھ کی بیماری کی وجہ سے پیدا شدہ فالج۔ آنکھیں بند کر کے چلنا، مریض کے لیے ناممکن ہوتا ہے۔

جلد۔ تمام میں ناقابل برداشت خارش خصوصاً گرم ہو جانے پر بستر کی گرمی، اس قدر سے کھجلانا پڑتا ہے کہ جسم سے لہو بہنے لگتا ہے۔ جو پھر زیادہ درد کرتا ہے (کلیمیٹس، مرک، مزریم، سلفر)۔ خصوصاً جب قبض ہو جاتا ہے جلد پھٹی ہوئی اور خشک۔ انگلیوں کی جلد پھٹ جانے۔ زخموں سے زرد بھوری بڑی سی بو والی پیپ رسے۔

نیند۔ صبح کے وقت نیند کا غلبہ، رات کے وقت اکثر جاگ پڑنا۔ خواب متفکرانہ، اور پریشان کن۔ نیند کا غلبہ لیٹ جانے کی رغبت کے ساتھ۔ بے چینی کی نیند۔ ہمیشہ دھڑکن کے ساتھ جاگے۔ جن، بھوتوں کے، اور کشتی کی غرقابی کے خواب۔

بخار۔ جاڑا بے حد پیاس کے ساتھ۔ اندرونی جاڑا اور لرزہ، چولھے کی گرمی کی خواہش کے ساتھ جس کے ساتھ انگڑائیاں لینے کی خواہش ہو۔ اور زیادتی گرم چیز پینے سے ہو۔ دن کے دوران جاڑا۔ اور رات کو بخار رات کے وقت بخار بے حد پریشانی اور پسینہ کے ساتھ۔ شام کے وقت بخار جو چہرے میں شروع ہو کر پھیلے اور بعض اوقات داہنی جانب ہو۔

کمی اور زیادتی۔ علامات ہر دوسرے دن بڑھتی رہتی ہیں۔ اور وقفہ دے کر آتی ہیں۔

ڈاکٹر گرنسے لکھتے ہیں کہ "اس دوا میں وقفہ دے کر آنا ایک خاص نشان ہے۔ مریض کچھ وقت کے لیے بہتر ہو جاتا ہے۔ اور بغیر کسی ظاہری وجہ کے کچھ وقت کے لیے بدتر معلوم ہوتا ہے اور پھر بہتر، اور پھر کچھ وقت کے بعد اس کی حالت خراب ہو جاتی ہے! دراصل بیماری سے بھی زیادہ اس کو تکلیف ہونے لگتی ہے اس طرح سے بیماریاں وقفہ دے کر آیا کرتی ہیں۔"

علامات بعد دوپہر نئے اور پورے چاند میں صبح جاگنے پر، جماع کے بعد، ٹھنڈی ہوا میں، مکان کے باہر، خشک موسم میں بڑھتی ہیں۔ اور ان میں ٹھنڈے پانی سے دھونے سے نہانے سے، گرم غذا یا گرم پانی سے، یا عام گرمی سے کمی ہوتی ہیں۔"

طاقت۔ نمبر ۶ سے ۳۰ تک بعض وقت بہت اونچی طاقتیں بہت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر برائی اونیا، کیمفر، کیموملا، اور ایپیکاک سے زائل ہوتا ہے یہ دوا سیسہ کے زہر چڑھ جانے

کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

معاون۔ برائی اونیا۔

یہ دوا مفصلہ ذیل دواؤں کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے۔ برائی اونیا، لیکیسس، سلفر

مقابلہ کرو۔

ایلومن، ارجنٹم نائٹریٹ (بگھر دینے اور گانے والوں کی حلق میں درد آواز کا بیٹھ جانا، بڑیا کارب (قبض اور بوڑھے آدمیوں کا مراقی پن) کونیم (بوڑھے آدمیوں کی تکالیف بھینگاپن) فیرم (سبز بھس، معدہ کی دیواروں کا ڈھیلا ہو جانا گوشت سے نفرت وغیرہ) فیرم آئیوڈائڈ (شفاف زیادہ مقدار میں سیلان الرحم، گریفائٹس (سبز بھس جلد کھرکھری، پھٹی ہوئی، خارش وغیرہ) ایپیکاک، کالی بائیکرام (گانے والوں کے حلق میں درد) لیکیسس (جاگنے پر غمگین، سن یاس کی تکالیف) لائیکو (گانے والوں کے حلق میں درد) پکرک ایسڈ، پلمبم (درد شکم، قبض)، پلسا ٹیلا (چڑچڑا، ضدی، کھلی ہوا میں آرام، قوت ذائقہ کا نہ رہنا۔ گوشت سے نفرت حیض میں کمی، جوانی کی تکالیف، حرارت غریزی کی کمی، چلنے وقت تلوؤں میں درد، پیروں کے انگوٹھوں میں خارش وغیرہ)، روٹا (آنکھوں کی پتلیوں میں طاقت نہ رہنا) سیپیا (چڑچڑا، غصہ ور، ناک سے بدبو، ناک کی ہڈیوں کا سڑنا حیض میں کمی۔ رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ بہرزمیں کمزوری اور مثانہ میں کمزوری وغیرہ) سلیشیا، سلفر، زنکم۔

Alumina Silicata

Andalasite rocl.

Alumma 63, Silica 37 parts

الیومنا سلی کیٹ

اس دوا میں الیومنا ۶۳ حصہ اور سلیشیا ۳۷ حصہ ہیں۔ یہ دوا دماغ، ریڑھ کی ہڈی، اور نظام عصبی کی پرانی تکالیف میں نہایت مفید ہے۔ اس دوا میں کھچاؤ، ہر جگہ اور ہر مقام میں پایا جاتا ہے۔ وریدوں کا پھول جانا ریڑھ کی ہڈی کی کمزوری اور اس میں درد، جلن اور جسم کے ہر اعضاء میں چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کینٹ نے اس دوا کو کئی سال تک استعمال کیا ہے، اور عرصہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ:۔

اس دوا میں دماغ، ریڑھ، آنتیں اور ریشوں کی پرانی تکالیف بڑھتی ہیں۔ بعض علامتیں رات کو اور آدھی نصف شب کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔

مریض کو کھلی ہوا کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے اور بذات خود وہ اس کو بہتر محسوس کرتا ہے۔ لیکن ٹھنڈی ہوا اور اس سے زیادہ سردی کھا جانے پر تکالیف بڑھتی ہیں۔ مریض کا مزاج ہمیشہ سرد ہوتا ہے۔ یعنی تھوڑی سردی لگنے پر اس کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

درد کے وقت مبتلا جگہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور درد کو گرمی پہنچنے سے آرام ہوتا ہے یہ دوا کمزوری اور خون کی کمی میں مفید ہے مریض کے اندر حد سے زیادہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور اس کی تکالیف زینہ چڑھنے سے بھی بڑھ جاتی ہیں۔ دماغ میں ریڑھ میں اور ریشوں میں ورم آ جاتا ہے جس میں سوزش اور ڈنک لگنے

کا سا درد ہوتا ہے اس دوا سے نظام عصبی کے مختلف، اور پیچیدہ درد اور ریڑھ کا فالج بھی رفع کیا جا سکتا ہے کھنچاؤ اور تنگی اس دوا کی ایک مخصوص علامت ہے۔ رگوں میں جسم، اور جسم کے ہر ایک مخرج میں (یعنی آنکھ، ناک، کان، مقعد اور آلات تناسل) کھنچاؤ اور تنگی محسوس ہوتی ہے۔ اس دوا سے مرگی، اور مرگی کے دوروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ دو دروں کی حالت میں نہیں، جبکہ اس دوا کو مریض کے مرض اور مزاج کے موافق دیا جائے تو صرف ان دوروں کو کم کر دیتی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے واسطے دور کر دیتی ہے۔

تمام وریدوں کا تنفخ اور غشی کے دورے یہ علامتیں کھانے کے بعد بڑھتی ہیں، اور بھوکا رہنے سے یا خوراک کی بہت کم مقدار کھانے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے۔ نیز یہ علامتیں ٹھنڈا پانی اور دودھ پینے کے بعد ٹھنڈی یا بہت گرم غذا کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔

جلد میں بازو اور ٹانگوں میں اعصاب کے ساتھ ساتھ اور جسم کے اندرونی حصوں میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ تمام جسم میں ایک قسم کا بھراؤ ہوتا ہے۔ جس سے وریدیں تن جاتی ہیں۔ متورم حصوں میں سخت گلٹیوں کا پڑ جانا۔ اعصاب کا ورم جس کے ساتھ جلن، ڈنک مارنے اور کیڑے رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ اور اعصاب کے سُن جانے میں دماغ، ریڑھ، شکم کو جھٹکے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً ناہموار سڑکوں پر گاڑی میں چلنا پٹھوں میں بھی جھٹکے اور اینٹھن۔

سستی اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ مریض بستر پر لیٹنے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے، اور اسی طرح کا لیٹنا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ریڑھ میں کمزوری آگئی ہے۔

رسٹاکس کی طرح اعضاء کو اٹھانے میں درد۔ مریض بالکل چپ چاپ لیٹنا چاہتا ہے۔ اور اس کو تمام قسم کی حرکات سے نفرت ہوتی۔ کیونکہ حرکت تکلیف کو بڑھاتی ہے۔

تحریک سے اور حرکت سے درد بڑھ جاتے ہیں۔ سینکنے سے اور مکمل آرام سے ان دوروں میں کمی واقع ہوتی ہے ان دردوں کی نوعیت سوراخ کرنے، جلنے، ڈنک مارنے کھینچنے، کاٹنے کھودنے، کترنے جھٹکنے، نوچنے دبانے اور سُن کرنے کی سی ہوتی ہے۔ تمام جسم میں ہاتھ لگانے سے پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ اور یہ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے بعض اوقات دبانے سے درد گھٹ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بڑھ جاتا ہے، تمام جسم پر، سر میں اور شکم میں تپکن پائی جاتی ہے تمام تکالیف کھڑے رہنے سے یا کھڑے ہونے سے بڑھ جاتی ہیں۔

نبض رات کے وقت اور شام کے وقت بہت تیز ہو جاتی ہے۔ زیادہ گرمی میں مریض کو کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مبتلا شدہ حصوں اور غدودوں میں ورم ہوتا ہے۔ تمام جسم اور اعضا میں کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے اعضاء کانپتے ہیں۔ اس سے مریض خود بھی کانپتا ہے۔ تمام جسم پر اینٹھن ہوتی ہے۔ چلنا دشوار ہوتا ہے تیز چلنے سے یا جسمانی محنت سے تمام تکالیف بڑھتی ہیں۔ موسم برسات بھی تمام تکلیفوں کو بڑھا دیتا ہے۔

یہ دوا نظام عصبی کی کمزوری کے لیے نہایت مفید ہے۔ جہاں دماغی تحریک ہو اور غم و غم سے یہ تحریک بڑھ جاتی ہو تو یہ دوا ایسی حالت میں مفید ترین ہے۔ بے پروا، شام اور رات کے وقت دماغی پریشانی خصوصاً

نیند کے بعد مریض کو اکیلے رہنے کی خواہش ہوتی ہے۔ مگر اکیلے رہنے سے اس کی پریشانی بڑھ جاتی ہے۔ توجہ کو یکسو کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے کسی کام کی کوئی تردید کر دے اور وہمی ہوتا ہے۔ سکرلین ایک نمایاں احساس ہے جو خصوصاً مخارج میں پایا جاتا ہے دوروں کے درمیان جسم ٹھنڈا۔

عجیب احساسات اس دوا میں پائے جاتے ہیں، مریض خیال کرتا ہے کہ وہ ہر گھڑی قد میں چھوٹا ہوتا جا رہا ہے اور کھڑے ہونے پر چکی کی طرح گر جائے گا۔ جاگتے ہوئے بھی خواب اور مختلف قسم کی شکلیں دیکھتا ہے۔ نیز بے صبری، بزدلی، پست ہمتی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔

علامات

دماغ۔ مریض کی دماغی حالت کو ایک مسلسل دہشتناک حالت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا دماغ پریشان رہتا ہے وہ بہت جلد ڈرتا ہے۔ اور نیند میں ڈر سے چونک پڑتا ہے۔ دماغ کمزور رہتا ہے۔ ہر بات کو بھول جاتا ہے خیالات کی کمی یاد داشت کو یکسو نہ کر سکنا۔ مریضہ ہسٹریا کے دورے کی طرح زور سے ہنستی ہے۔ ہر وقت اس کے مزاج میں تبدیلی ہوا کرتی ہے بولنے میں، لکھنے میں، غلطیاں ہوا کرتی ہیں، اور غلط لفظ استعمال کرتا ہے دماغ میں اس قدر کمزوری اور وحشت ہوتی ہے کہ مریض کے لئے پاگل پن کی نوبت آجاتی ہے۔

زیادہ دماغی محنت کے بعد اگر دماغی تکان ہو جائے تو یہ دوا مفید ہوا کرتی ہے رات کے وقت دماغ زیادہ پریشان اور بے چین ہوتا ہے مریض بہت غمگین رہتا ہے۔ اور اپنے غم کی کہانی دوسروں کو سنا دینے کے بعد اپنے کو بہتر محسوس کرتا ہے وہ نیند میں روتا ہے، باتیں کرتا ہے، یا ہنستا ہے، ہر وقت اپنی موت کو بلایا کرتا ہے اس کی قوت ارادی بالکل کمزور ہو جاتی ہے، اور وہ جسمانی و دماغی محنت کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے

سر۔ صبح اور شام کے وقت بیٹھنے سے، جھکنے سے، چلنے سے، یکا یک گردن پھیرنے سے چکر جس کو لیٹنے سے آرام ہوتا ہے۔ آنکھیں بند کرنے پر چکر، آگے گرنے کا اندیشہ رہتا ہے، سر پھیرنے پر جس طرف سر پھیرتا ہے اسی طرف گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چکر میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نشہ پیا ہوا اور بعض اوقات متلی بھی ہوتی ہے سر میں خون کا دورہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ سر کھول رہا ہے سر کے پچھلے حصہ میں سردی، سر کا بندھا ہوا محسوس ہونا، خصوصاً پیشانی کا۔ سر خالی محسوس ہوتا ہے شام کے وقت سر میں گرمی اور بھاری پن خصوصاً پیشانی میں کھوپڑی پر خارش، چیونٹیاں رینگنے کا احساس سر میں صبح کے وقت، بعد دوپہر رات کو سخت درد یہ درد سر کو آگے جھکانے سے، بالوں کو باندھنے سے، کھانے کے بعد دانت کے اوپر دانت رکھنے سے، حیض کے پہلے، دوران حیض میں نیند کے بعد نشہ پینے کے بعد، جلد جلد چلنے پر، اور جھٹکے سے بڑھتا ہے۔ اور اس درد سر کو کس کر باندھنے سے ٹھنڈی چیزیں لگانے سے، ٹھنڈی ہوا لگنے سے، دبانے سے، کھڑے ہونے سے اور چلنے سے آرام ہوتا ہے۔ شور و غل سر میں تپکن پیدا کرتا ہے۔ مریض جسم کو ڈھانپنا چاہتا ہے، مگر سر کو ٹھنڈی ہوا میں رکھنا چاہتا ہے۔ دماغ میں چیونٹیاں رینگنے کا بھی احساس ہوا کرتا ہے۔ جو پاؤں کے انگوٹھے تک آتا ہے سر پر اور

شام کے وقت پیشانی پر اور آنکھوں کے اوپر درد۔ سر کے دردوں کی نوعیت، جلتے ہوئے، پھٹتے ہوئے کاٹتے ہوئے کھنچتے ہوئے، دباتے ہوئے، گولیاں لگتے ہوئے، پھوڑے کی طرح، اور سوئیاں چبھنے کی ایسی ہوتی ہے۔

آنکھ۔ رات کے وقت پپوٹے آپس میں چپک جاتے ہیں۔ اور صبح کے وقت گاڑھا کیچڑ نکلتا ہے۔ آنکھوں کے گرد کالے حلقے ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں خشکی کی وجہ سے آنکھیں بڑی محسوس ہوں۔ آنکھوں میں بلغمی سوجن۔ آنکھوں میں جلن جیسے دھوئیں سے۔ پپوٹوں اور پتلیوں میں جلن۔ آنکھوں میں درد جیسے ریت پڑنے سے، اور آنکھوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ آنکھیں روشنی برداشت نہیں کر سکتیں۔ آنکھوں میں سرخی اور گوہانجیاں۔ اور گوہانجیاں رات کے وقت مصنوعی روشنی میں اور آنکھوں کے زیادہ اور مسلسل کام لینے سے بینائی دھندلی ہوتی ہے۔

کان۔ کانوں سے زرد مواد کا زیادہ بہنا جس کے ساتھ کانوں کے اندر خارش محسوس ہوتی ہے۔ کانوں میں بھنبھناہٹ بھن بھن، گھنٹی بجنے، گرجنے، کی سی آوازیں آتی ہیں۔ کانوں میں درد، کانوں کا بند محسوس ہونا سننے کی طاقت گھٹی ہوئی۔

ناک۔ سانس لینے سے ہوا ٹھنڈی محسوس ہوتی ہے۔ نزلہ۔ نزلہ کی رطوبت میں خاص خون ہوتا ہے یا خون آمیز سبز جم پیدا کرنے والے چھلکے، مواد بودار بعض وقت پانی کی طرح، گاڑھا، پتلا یا پیلا، یا سبزی مائل زرد زکام کے ساتھ کھانسی زکام کبھی تر اور کبھی خشک، ناک گاڑھے مواد، اور پپڑیوں سے بھر جاتی ہے۔ جس سے سانس رکتی ہے۔ ناک میں اور ناک کی جڑ میں پھوڑے کی طرح درد ہوتا ہے۔ جس کو چھونے سے درد ہوتا ہے، نزلہ کے ساتھ یا بغیر نزلہ کے چھینکوں کی کثرت۔ سونگھنے کی قوت پہلے بڑھی ہوئی پھر گھٹی ہوئی اور بعد میں بالکل ندارد۔

چہرہ۔ چہرے کا رنگ جامن کا سا، دانتوں میں چہرے میں درد۔ رخساروں کی ہڈی میں درد اس کے ساتھ کنپٹیوں میں درد، کنپٹیوں سے رخساروں کی ہڈی تک درد جو کھلی ہوا میں نیز چبانے سے بڑھتا ہے چہرہ میں درد کھینچنے والا، سوئیاں چبھنے کا سا، اور پھاڑنے والا۔

منہ۔ منہ کے اندر دانے (منہ کا آنا)، دانتوں سے خون نکلتا ہے۔ اور زبان کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ منہ کی خشکی۔ درد سر جب ہوتا ہے تو ہونٹ آپس میں چپک جاتے ہیں۔ منہ میں مواد کا جمع ہونا اور منہ سے بدبو۔ دانتوں میں اور مسوڑھوں میں ٹھنڈی ہوا کاٹنے سے یا کھانے کے بعد درد دانتوں میں سوئیاں چبھنے یا چیرنے والا درد تھوک کا بننا، مسوڑھوں کا پھولنا۔ ذائقہ خون کا سا یا دھات کا سا۔ یا کھٹا، یا بے ذائقہ کھانے میں کوئی ذائقہ نہیں محسوس ہوتا۔

حلق۔ حلق میں اور غدودوں میں معمولی قسم کا ورم بلغم تھوکنا یا گنے پر حلق کی خشکی۔ حلق میں ایک ڈھیلے کا سا احساس حلق میں گاڑھا لیسدار بلغم۔ نگلتے وقت گلے میں درد، حلق میں سوزش پھوڑے کا سا درد۔ نگلنے میں وقت۔

معدہ۔ بھوک میں زیادتی۔ کسی طرح پیٹ نہ بھرے۔ متلی اور متلی کے بعد پھر غذا کی شدید خواہش، خوراک کا پہلا لقمہ متلی پیدا کرتا ہے۔ بھوک لگتی ہے مگر کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ نہ ہضم ہونے والی چیزوں کو کھانے کی خواہش۔ خوراک، گوشت قہوہ سے نفرت۔ اس امر کا اندیشہ کہ غذا ہضم نہ ہوگی۔ معدہ خالی ہونے کا احساس جو کھانے سے بھی رفع نہیں ہوتا کھٹی، خالی، کڑوی، کھائی ہوئی غذا کی ڈکاریں۔ منہ سے پانی بہنا۔ اس قسم کی ڈکاریں سے آرام نہیں ملتا۔ ایک لقمہ کھانے پر پیٹ میں بھاری پن۔ معدہ میں کھانے کے بعد بوجھ ہلکی سوزش کھانے کے بعد زردی کی حالت میں متلی، کھانے کے خیال سے یا خوراک دیکھنے سے متلی شام کو اور رات کے وقت

کھانے پر معدہ میں درد۔ کھانے کے بعد معدہ میں اینٹھن جس کو ڈکار آنے سے آرام ہوتا ہے۔ معدہ کو دبانے سے درد۔ پانی بدذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ بخار کی حالت میں پیاس نہیں ہوتی، کھانے کے بعد، یا درد سر میں کھانسی، صفرا، کالے خون، غذا، مواد یا پانی کی قے۔

شکم۔ شکم میں ریاح کی رکاوٹ کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری پن۔ اپھارہ سنج اور اینٹھن کھانے کے بعد حیض سے پہلے اور حیض میں، چلنے سے شکم میں درد جس کو سینکنے سے آرام ہوتا ہے۔ جگر کے مقام پر درد معدہ سے درد شروع ہو کر نیچے آنتوں میں جاتا ہے جس سے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے تمام شکم میں اینٹھن کی وجہ سے مریض کو پاخانے دوڑنا پڑتا ہے پاخانہ پانی کی طرح۔ زرد رنگ کا اور بدبودار ہوتا ہے۔ شکم کے بائیں جانب : درجگر کے مقام پر کاٹنے والے، دبانے والے، اور سوئیاں چبھنے والے درد پیٹ میں بھاری پن اور گڑگڑاہٹ۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض، پاخانہ کے وقت ناکافی تھوڑا پاخانہ۔ نرم پاخانہ بھی بہت مشکل سے اور زور لگانے پر ہوتا ہے۔ پاخانہ پھرتے وقت مبرز کی تنگی۔ صبح پانچ بجے پاخانہ کے لیے اٹھنا پڑتا ہے پاخانہ پہلے غیر ہضم شدہ، پھر پتلا، پانی کا سا، بہت ریاح کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ کے ساتھ ریاح بہت خارج ہوتے ہیں۔ علاوہ پاخانہ کی حاجت کے جب ریاح خارج ہوں تو نہایت بدبودار مبرز میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس، بیرونی مسوں سے خون۔ مبرز پر خارش، جو کھجلانے سے بڑھتی ہے۔ مبرز کے گرد نمی۔ پاخانہ پھرتے وقت درد اور جلن۔ مبرز میں مروڑ، پاخانہ کی بے سود حاجت پاخانہ خون ملا، زیادہ، سیاہ، خشک، سخت، اور گانٹھ دار، پاخانہ بدبودار، کم، پتلا پانی کی طرح یا ملین غیر ہضم شدہ۔

مثانہ۔ مثانہ کی کمزوری۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کرتے وقت اینٹھن پیشاب کی بے سود حاجت۔ رات کو پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب کی دھار کمزور۔ پیشاب ہونے کے لیے زیادہ دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے پیشاب کے بعد مثانہ میں پیشاب کے موجود ہونے کا خیال از خود پیشاب کا نکلنا۔

پاخانہ کے بعد منی کا اخراج مثانہ کے غدودوں کا بڑھنا۔ مثانہ کے غدودوں میں درد اور ورم۔ پیشاب کی نالی سے مواد کا اخراج۔ پیشاب کرتے وقت جلن اور کاٹنے والا درد شروع میں پیشاب کی زیادتی اور بعد میں کمی۔ پیشاب کا رنگ سرخ اور میلا پیشاب کی تہ میں سرخ رسوب کا بیٹھنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ رات کے وقت تکلیف دہ استادگی، فوطوں پر ورم اور سنتی عضو کے منہ پر سرخی اور زخم۔ فوطوں کی تھیلیوں پر خارش اور پسینہ اکثر منی کا خود بخود اخراج شام کو اور رات کے وقت قوت شہوانی بڑھی ہوئی۔

آلات تناسل زنانہ۔ شرمگاہ میں خارش خصوصاً پیشاب کے بعد اور کھجلانے کے بعد خارش ٹھنڈے پانی سے کم ہوتی ہے۔ سیلان الرحم زیادہ پتلا۔ سفید یا زرد رطوبت تیز اور بعض وقت خون آمیز حیض کے پہلے اور بعد ایسے

سیلان الرحم میں زیادتی حیض بہت دیر میں۔ خون کا رک رک کر آنا، بدبودار، درد کے ساتھ، اور مقدار میں کم۔ حیض کے بند ہو جانے میں یہ دوا مفید ہے۔ آلات تناسل میں سوزش۔ رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا۔ لب ہائے فرج میں زخم۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں تحریک۔ ہوا کی نالی اور حنجرہ میں بلغم۔ یہ دوا حنجرہ اور ہوا کی نالیوں کے نزلہ کو دور کرتی ہے۔ حنجرہ میں پھوڑے کا سا درد۔ حنجرہ اور ہوا کی نالیوں میں مسلسل سرسراہٹ۔ آواز میں بھاری پن اور بلغمی ہوئی۔ کھانسنے سے دم رک جاتا ہے سانس میں آواز۔ سانس لیتے وقت گڑگڑاہٹ، کھانسنے سے سانس لینے میں تکلیف۔ دن کے وقت۔ صبح کو شام کو، اور رات کے وقت کھانسی۔ دم کشی رات کے وقت اور صبح کو خشک کھانسی۔ بلغم صرف صبح نکلتا ہے۔ کھانسی ٹھنڈی ہوا سے بڑھتی ہے داہنی طرف لیٹنے سے کھانسی کے دورے بڑھتے ہیں کھانسی کے شدید دورے۔ بلغم دن کے وقت، صبح کو، شام کے وقت، اور رات کے، بلغم تیز، خون ملا ہوا، بدبودار، لیسدار سفید یا زرد۔ سینہ میں ورم کا احساس۔ سینہ میں درد۔ سینہ میں جکڑن۔ خون تھوکنا پھیپھڑوں کی نالیوں میں ورم رات کے وقت سینہ میں درد کھانستے وقت سینہ کے دونوں اطراف میں درد سینہ میں جلن کھانسنے پر اور سانس اندر لینے پر سینہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

پیٹھ اور گردن۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے پیٹھ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہو۔ گردن میں اور پیٹھ کے پہلوؤں میں خارش۔ پیٹھ میں حرکت کرنے سے اٹھنے پر جھکنے سے، اور جھکنے سے درد چت لیٹنے سے آرام ہوتا ہے لیکن کروٹ بدلنے یا کرسی پر سے اٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے تمام ریڑھ کی ہڈی میں درد ریڑھ کی ہڈی میں گردن کے مقام پر اور کندھوں کے درمیان میں جلن اور سوزش جسمانی محنت سے کمر میں سوئیاں کا چبھنا۔ پیٹھ کا اور گردوں کے حصہ کا اکڑ جانا پیٹھ میں بے حد کمزوری۔ مریض ہر وقت لیٹا رہنا چاہتا ہے۔ پیٹھ میں جلن اور درد۔ تمام جسمانی کمزوری خصوصاً ریڑھ کی

ہاتھ اور پیر۔ ناخنوں کا ٹکڑے ہو کر گرنا، ہاتھ ہمیشہ پھٹے رہتے ہیں۔ ہاتھوں، ٹانگوں اور پیروں کا ٹھنڈا رہنا۔ ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے اور انگلیاں نیلی۔ پنڈلیوں میں اینٹھن تمام اعضاء کا سوکھنا۔ تمام اعضاء پر مختلف قسم کے دانے خصوصاً پھوڑے، اور لال پتی چیونٹیاں رینگنے کا احساس حد سے زیادہ بازو ٹانگیں، ہاتھ اور پیر میں بھاری پن، بغیر کسی دانے کے نمودار ہونے کے، بازوؤں ہاتھ اور انگلی رانوں اور تلوؤں پر خارش۔ جھنکن ہاتھوں، پیروں، اور ایڑیوں کا سُن ہونا جوڑوں میں درد اس کے ساتھ رگوں میں بھی درد نیچے سے اوپر کی طرف جاتا ہے۔ خصوصاً بائیں جانب۔ ٹانگوں، پنڈلیوں اور تلوؤں میں زخم کا سا درد پھاڑنے والا درد ٹانگوں میں، پھوڑوں میں، رانوں میں گھٹنوں میں پنڈلیوں میں اور پاؤں میں۔ تمام درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں، ٹانگوں میں بغیر درد کا فالج۔ نیز مفلوج اعضاء میں درد بازوؤں میں کسی چیز کے اٹھاتے سے۔ نیز پنڈلیوں اور پاؤں میں کھنچاؤ، انگلیوں پر ورم، ٹانگوں میں، بازوؤں، اور ہاتھوں میں رعشہ ناخنوں کے گرد زخم۔ بازوؤں میں اور ٹانگوں میں از حد کمزوری۔ ٹانگیں اس قدر کمزور ہو جاتی ہیں کہ مریض قدم

زینہ کی سیڑھی پر نہیں رکھ سکتا، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹانگیں جسم کے بوجھ کو نہ سنبھال سکیں گی۔ تمام اعضاء میں چیونٹیاں رینگنے سُن ہونے والے دردوں کے احساسات۔

نیند۔ صبح کے وقت قبل دوپہر شام کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔ آدھی رات سے پہلے بے خوابی نیند کا بہت سویرے اُچٹ جانا۔ بار بار رات کو جاگنا۔ غیر فرحت بخش نیند۔ جمائیاں لینا۔ خواب متفکرانہ پریشان کن، خیالات نفسانی کے، موت کے، خوشی کے اور جھگڑے کے۔

بخار۔ جاڑہ قبل دوپہر کے وقت، بعد دوپہر، اور شام کو۔ رات کو بستر میں جاڑہ۔ کھلی ہوا میں کھانے کے بعد جاڑہ۔ یہ جاڑہ گرم چاء یا پانی پینے سے کم ہو جاتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی سردی۔ صبح ۵ بجے لرزہ جسم کا ایک جانب ٹھنڈا ہونا پاخانہ پھرتے وقت جاڑہ۔ رات کے وقت اور شام کے بعد بخار ۹ اور ۱۰ بجے رات کے درمیان شروع ہوتا ہے بخار کی حالت میں دونوں ٹانگوں میں کھینچنے والا درد ہوتا ہے جو دل کی طرف اور بائیں کنپٹی میں جاتا ہے۔ بخار کی حالت میں سردی محسوس ہوتی ہے۔

جلد۔ جلد پر خشکی۔ جسم ٹھنڈا۔ جلد میں قوت حس کی کمی۔ جلد کا پھٹنا اور سوزش، چھالے، پھوڑے، دانے خشک اکوتہ دانوں میں خارش جو گرمی سے بڑھتی ہے۔ کھجلانے کے بعد جلن اور درد، تمام جسم کی جلد میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس اور خارش جو رات کے وقت بستر میں زیادہ ہوتی ہے۔ زخم جلد نہیں بھرتے۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

Alumina Silico-Sulph

ایلومنا سلی کو سلفو کیلسائیٹ

Silico Sulphocalcite of Alumina.
Slag; Blast iron furnace Cinder

اس دوا کی ابھی تک پورے طور پر آزمائش نہیں ہوئی لیکن اس مرکب کے عناصر نہایت ضروری ادویہ ہونے کی وجہ سے یہ دوا کسی وقت میں نہایت مفید ثابت ہو گی اس کا استعمال مقعد کی خارش بواسیر، قبض اور ریاحی ابھار میں ہوتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳ اور نمبر ۲۰۰ تک۔

Alumina Phosphorica

ایلومنا فاسفوریکا

CHEMICAL SYMBOL : AIPO
A white powder, in soluble in water
Soluble In Hydochloric Acid.

اس دوا کی علامتیں صبح کے وقت، قبل دوپہر، سہ پہر، رات کو، نصف شب سے قبل، آدھی رات کے بعد بڑھتی ہیں۔ کھلی ہوا کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور کھلی ہوا تکالیف کو آرام پہونچاتی ہے مریض میں عام طور پر

خون کی کمی ہوتی ہے۔ اعضاء سن ہو جاتے ہیں۔ بلغمی کیفیتیں زیادہ تر موجود رہتی ہیں۔ مریض کو ٹھنڈی ہوا، اور سردی سے عام طور پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور عموماً وہ سرد اور گرم کمرے میں ذاتی طور پر پریشان رہتا ہے۔ تمام جسم میں پٹی بندھے ہونے کا سا کھنچاؤ ہوتا ہے۔ پٹھوں کے تشنج قابل غور ہیں۔ مرگی اور ہسٹریا کی طرح، تشنج کے دورے مریض گر جاتا ہے۔ جسم میں اکڑن ہوتی ہے۔ نیز جسم کے اندر کھنچاؤ ہوتا ہے۔ اور تشنج کی حرکات ہوتی ہیں خون کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں یہ علامتیں کھانے کے بعد اور خصوصاً جسمانی محنت کے بعد زیادہ ہو جاتی ہیں غشی کا احساس ہوتا ہے اور اکثر غشی ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈا پانی، ٹھنڈی غذا، دودھ آلو اور گرم غذا مریض کو موافق نہیں آتی۔ تمام جسم کے اندر چیونٹیوں کے رینگنے کا سا احساس ہوتا ہے۔ حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے اور جسم میں ایک بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ پٹھوں اور اعضاء میں جھٹکے اور بے حد سستی کا احساس ہوتا ہے اور لیٹ جانے کو مریض کا جی چاہتا ہے۔ لیکن لیٹ جانے سے سانس میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ مگر درد سر کو آرام ملتا ہے۔ زیادہ دیر تک بیٹھنے سے یا چت لیٹنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ حیض کے قبل، دوران حیض، اور بعد، مریضہ کو تکلیف بڑھ جاتی ہے اور بعض تکالیف حرکت کرنے سے بڑھتی ہیں۔ مگر کمر کا درد حرکت کرنے سے کم ہو جاتا ہے اس دوا میں حرکت اور جسمانی محنت سے نفرت ہوتی ہے۔

جسم کے اندرونی و بیرونی حصص سن ہو جاتے ہیں۔ دردوں کی نوعیت سوراخ کرنے کی طرح، چوٹ کھانے کی سی سوجن کی تکلیف کے مثل اور کاٹنے کی سی، کھودنے والی، جھٹکے کے مانند، دباؤ والی، چیرنے اور پھاڑنے کی سی ہوتی ہے

یہ دوا ٹانگوں کے فالج کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ فالج جسم کے آدھے حصہ میں ہوتا ہے۔ اور کسی قسم کی حس اس حصہ میں باقی نہیں رہتی۔

جسم کے اندر تپکن ہوتی ہے۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ ہوتی ہے۔ دبانے سے عام طور پر آرام ہوتا ہے

جسمانی اور عصبی کمزوری، کثرت مباشرت سے پیدا شدہ کمزوری کی طرح بڑھی ہوتی ہے۔

نیند کے بعد بجلی کے سے جھٹکے اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ کھڑے ہونے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ تمام جسم پر کھنچاؤ پڑتا ہے۔ نیز کھڑے ہونے سے مریض کانپتا ہے چلنے اور کھلی ہوا میں چلنے سے اگرچہ درد بڑھ جاتا ہے، لیکن کھلی ہوا مریض بذات خود بہت پسند کرتا ہے۔

صبح کو مریض جاگنے پر بہت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ نیز دستوں سے یا محنت سے، یا دوران حیض، یا چلنے سے بے حد تھکاوٹ، یا عصبی کمزوری، یا فالج کی سی کمزوری محسوس کرتا ہے۔ سوالوں کا جواب دینے کو مریض کا جی نہیں چاہتا، اور آدمیوں سے ملنے سے نفرت کرتا ہے۔ صبح جاگنے پر پریشانی، شام کے وقت رات کو آئندہ زندگی اور صحت کے متعلق ڈر اور اندیشہ، خیالات پراگندہ۔ خیالوں کو یکسو نہ کر سکنا اور سوچنے کے نااہل مریض بے صبر ہوتا ہے اور اس کو مرنے کا یقین ہو جاتا ہے۔ مزاج چڑچڑا اور جلد بھول جانے والا، شام اس کو موت کا، بیماری کا، پاگل پن کا، محنت کا، اور بیماریوں کا خوف رہتا ہے۔

یہ دوا غم و غصہ سے پیدا شدہ مزمن تکالیف میں بہت مفید ہے اور اگنیشیا کے بعد بہترین کام کرتی ہے۔

بعض وقت مریض جلد باز ہوتا ہے، اس کے دماغ میں خیالات چکر کھاتے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ ان کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے، مریض میں قوت ارادی بالکل نہیں رہتی۔ ضد درجہ کا چڑچڑا پن ہو جاتا ہے۔ اور بعض وقت اس کے افعال اور گفتگو پاگلوں کی سی ہوتی ہے۔ وہ اپنی خیالی مصیبتوں پر روتا ہے زور سے ہنسنا پاگلوں کے سے فعل، وحشیانہ طور پر ناچنا، گانا، کسی کی بات نہ ماننا، ضد درجہ کی ضد وغیرہ وغیرہ، دماغی حالات ہیں

اس دوا کی عجیب علامت یہ ہے کہ دماغی طور پر مریض بالکل کمزور ہوتا ہے۔

یہ دوا کثرت مباشرت کی زیادتی اور دماغی کام کی زیادتی سے پیدا شدہ کمزوری کے لیے بہت مفید ہے

یہ دوا عام طور پر کالج سے نکلے ہوئے طالب علموں کے لیے جو دماغی طور پر کمزور ہو چکے ہوں مفید ہے ایسے آدمیوں میں مفصلہ ذیل علامات پائی گئی ہیں:۔ دوستوں سے بات چیت کرنے کی طرف دل راغب نہیں ہوتا دماغی غنودگی۔ خودکشی کے خیالات، بیہودہ باتیں کرنا، بزدلی، صبح کے وقت اٹھنے پر رونا۔ رات کے وقت از خود نیند میں رونا، یا ہنسنا، صبح کے وقت، سہ پہر میں، شام کو آنکھیں بند کرنے پر چکر جس کو لیٹنے سے آرام ملتا ہے بیٹھنے سے، جھکنے اور چلنے سے بھی متلی اور چکر۔ ہر ایک چیز چکر میں گھومتی محسوس ہوتی ہے اور آگے گرنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

علامات

سر ۔ سر اور سر کا پچھلا حصہ ٹھنڈا۔ سر میں خون کا دورہ۔ سر اور ماتھے میں کھنچاؤ۔ سر کا خالی محسوس ہونا۔ بالوں کا گرنا۔ صبح اور شام کو سر میں حرارت۔ کھانے کے بعد پیشانی میں حدت صبح کے وقت اور جھکنے پر سر میں بھاری پن۔ کھوپڑی میں اور پیشانی میں خارش۔ کھوپڑی کا سن ہو جانا۔ صبح بستر میں جاگنے پر، دوپہر کو، سہ پہر کو، شام کو، رات کو، اوپر چڑھنے سے، بالوں کے باندھنے سے، کھانے کے بعد، حیض کے قبل اور دوران سر ہانے سے، بیٹھنے پر، نیند کے بعد، شراب کے بعد، زور سے قدم رکھنے سے، جھکنے سے، اور گرم کمرے میں سر درد۔ ان دردوں کو کھلی ہوا میں لیٹنے سے اور دبانے سے آرام ملتا ہے۔ درد سر ہر دوسرے روز، درد دماغ میں محسوس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پیشانی میں بعد دوپہر اور شام کو آنکھوں کے اوپر۔ سر کے پچھلے حصہ میں جھکنے کے بعد اور سونے کے بعد، شام کے وقت کنپٹیوں میں درد، بعد دوپہر چاند پر تپکن۔ کنپٹیوں میں سوراخ کیے جانے کا سا درد، پیشانی اور کنپٹیوں میں سوزش، سر میں جھٹکے لگنے کا سا درد۔ تمام سر میں ہلکا درد۔ شام کے وقت سر میں دبانے والا درد، جس کے دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

پیشانی میں آنکھوں میں باہر کی طرف دبانے والے درد، سر کے پچھلے حصہ میں کنپٹیوں میں دبانے والے درد جن کی زیادتی رات کو ہوتی ہے، کنپٹیوں میں باہر سے اندر کی طرف اور چاند پر اندر سے باہر کی طرف دبانے والا درد۔ چاند پر اور پچھلے حصہ سر میں دھمکن، تمام سر میں پھوڑے کا سا درد، کھانسنے پر سر میں، پیشانی میں، آنکھوں کے اوپر کنپٹیوں میں داہنی طرف، چاند پر سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ پیشانی میں، سر کے پچھلے حصہ میں اور چاند پر تپکن۔ سر میں جھٹکے۔

آنکھ ۔ رات کے وقت پپوٹے چپک جاتے ہیں آنکھوں سے زرد مواد کا زیادہ اخراج۔ اوپر کے پپوٹے ڈھیلے

محسوس ہوتے ہیں آنکھوں میں روسے، آنکھوں کے پپوٹوں میں اور آنکھوں میں خارش۔ آنکھوں سے ٹھنڈی ہوا میں پانی آنا۔ پپوٹوں کا کھونا، خشکی، پپوٹوں کی کمزوری اور چپکنے کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے پڑھتے وقت آنکھوں میں درد، پتلیوں میں مسح جاگنے پر اور پڑھتے وقت سوجن۔ آنکھوں میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھوں میں کوئی چیز رکھی ہوئی ہے۔ آنکھوں میں دباؤ جیسے ریت بھری ہے۔ آنکھوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ پپوٹوں کی پھڑکن اور روشنی کا برداشت نہ کرسکنا، آنکھوں کی سرخی، ابرو پر ورم۔ گوہانجیاں۔ روشنی کے گرد ہالہ کا دیکھنا بینائی میں دھندلاپن۔ دیکھنے کے اعصاب میں خون کی کمی سے پیدا شدہ بے لبصری بھی اس دوا سے درست ہوتی ہے۔

کان ۔ کانوں سے زیادہ رطوبت۔ کانوں پر دانے۔ کانوں میں جھنجھناہٹ کا احساس۔ کان سرخ اور گرم۔ کانوں کے اندر خارش۔ صبح کے وقت کانوں میں آوازیں۔ شام کے وقت جھک کے ساتھ کانوں میں ڈھول بجنے کا احساس۔ گرج، مکھیوں کی سی آوازیں وغیرہ وغیرہ۔ ناک چھنکتے وقت اور نگلتے وقت کانوں میں درد، کانوں میں کاٹنے لگنے، سوئیاں چبھنے اور سوراخ کئے جانے کا سا درد کانوں میں ٹپکن اور کانوں کے بند ہونے کا احساس کانوں پر ورم۔ سننے کی طاقت پہلے بڑھ جاتی ہے مگر بعد میں کم ہو جاتی ہے۔

ناک ۔ خشک زکام، بعد زکام اور کھانسی۔ ناک سے رطوبت خون ملی چھلکے دار اور تیز، سبزی مائل بدبودار یا زرد، سبز یا زرد یا لیسدار یا گاڑھی۔ اس دوا سے پرانے زکام ٹھیک کئے جاتے ہیں۔ ناک میں بے حد خشکی، ناک چھنکنے سے خون کا آنا۔ ناک بہت سرخ ہوتی ہے اور خارش ہوتی ہے ناک کے ایک نتھنے کا بند ہونا ناک اور ناک کی جڑ میں ہاتھ لگانے سے۔ سونگھنے کی طاقت کا بالکل زائل ہو جانا۔ ناک پر ورم، ناک میں زخم اور اکثر چھینکوں کا آنا۔

چہرہ ۔ ہونٹ پھٹے ہوئے، چہرہ زرد یا زردی مائل نیلگوں، سرخ یا زردی مائل، چہرے پر سرخ دھبے، رخساروں پر، داڑھی پر، پیشانی پر، ناک پر دانے یا اکوتہ ماتھے پر دانے جن میں مواد ہوتا ہے چبانے سے، جبڑے کی حرکت سے، چہرے میں درد، چہرے کی ہڈیوں میں کاٹنے کا سا درد۔ یہ درد کھلی ہوا میں زیادہ ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر پسینہ چہرہ اور ہونٹ سوجے ہوئے، چہرہ پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انڈے کی سفیدی لگ کر خشک ہوگئی ہو۔

منہ ۔ مسوڑھوں سے بآسانی خون نکلتا ہے زبان کا رنگ سفید، منہ میں خشکی اور سانس میں بدبو۔ مسوڑھوں میں درد اور منہ میں جلن۔ مسوڑھوں پر ورم، تھوک کی زیادتی۔ منہ کا ذائقہ کڑوا، میٹھا، نمکین، کھٹا، کسیلا یا بے ذائقہ منہ میں زخم جن میں سوجن ہوتی ہے دانتوں میں درد، شام کے وقت کھلی ہوا میں چبانے سے، چھونے سے اس درد کی نوعیت کاٹنے والی سوراخ کرنے کی طرح کھنچاؤ اور سوئیاں چبھنے کی سی ہوتی ہے۔

حلق ۔ شام کے وقت اور جاگنے پر گلے میں خشکی اور تنگی کا احساس گلے سے لیسدار بلغم۔ کھانسی کھانس کر نکالنے کی بے سود کوشش۔ حلق کا ورم۔ اس امر کا احساس کہ گلے میں کوئی ڈھیلا رکھا ہوا ہے صبح کے وقت نگلنے میں درد، گلے میں سوزش اور پھوڑے کا سا درد۔ صبح کے وقت سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ نگلنا مشکل غدود سوجے ہوئے

معدہ ۔ بھوک بڑھی ہوئی اور مریض پیٹو بن جاتا ہے کھاتا بہت ہے مگر کھانے میں کوئی مزہ نہیں آتا۔ کھانے

کے بعد بھوک، بھوک کا بالکل نہ رہنا، روزمرہ کے استعمال کی چیزیں، مثلاً روٹی، گوشت، سگریٹ سے نفرت، معدہ میں سردی کا احساس۔ معدے میں کھنچاؤ، قہوہ، پھل اور کھٹی چیزوں کی طرف رغبت، کھانے کے بعد پیٹ میں نفخ۔ بغیر بھوک کے پیٹ میں خالی ہونے کا احساس، جس کو کھانے سے آرام نہیں ہوتا شام کے وقت دودھ پینے کے بعد، کڑوی، خالی، کھٹی ڈکاریں۔ منہ میں پانی کا بھر آنا مگر ان ڈکاروں سے آرام نہیں ہوتا۔ کلیجہ بھٹتا ہے کھانے کے بعد بھاری پن، کھانے کے بعد ہچکی۔ بدہضمی کی زیادہ شکایت۔ صبح کے وقت، شام کے وقت رات کو کھانا کھانے کے بعد اور دوسرے میں متلی۔ شام کے وقت اور رات کو کھانے کے بعد درد جس کو گرم پانی سے آرام ہوتا ہے۔ کلیجہ جلنے کا احساس۔ بے حد پیاس۔ بخار کی حالت میں پیاس کا نہ ہونا۔ کھانے پر پانی پینے کے بعد صفراوی خون ملے بلغم کی قے۔

شکم ۔ شکم میں نفخ کا احساس۔ ریاحی نفخ، شکم میں بھاری پن کا احساس۔ شکم میں صبح کے وقت بعد دوپہر کھانے کے بعد، کھانے کے بعد، حیض کے پہلے، چلنے سے درد ہوتا ہے جس کو گرمی سے آرام ملتا ہے۔ اینٹھن کا سا درد۔ جگر میں درد۔ جگر میں جلن، کٹن اور سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ شکم کے دونوں اطراف میں گڑگڑاہٹ شکم کے پٹھوں میں جھٹکے اور شکم میں کمزوری کا احساس۔

پاخانہ اور مبرز ۔ قبض یا پاخانہ مشکل سے۔ پاخانہ کی حاجت ندارد۔ اور پاخانہ کے لئے بے سود زور لگانا، پاخانہ کے وقت مبرز کا بند محسوس ہونا، صبح کے وقت، بعد دوپہر، ناشتہ کرنے کے بعد، کھانے کے بعد اور حیض میں دست، مبرز میں پھوڑا، مبرز میں سوراخ، ہوا بدبودار، مبرز میں کیڑے رینگنے کا احساس۔ بواسیر خونی، چلتے وقت مسے نکل آتے ہیں، مبرز میں خارش اور نمی۔ مبرز میں درد۔ پاخانہ کے وقت جلن۔ مبرز کا فالج۔ زخم۔ پاخانہ سیاہ، خون ملا، خشک، سبز، سخت گانٹھ دار (لمبی یا چھوٹی گانٹھیں) نرم، پتلا۔

مثانہ ۔ رات کے وقت پیشاب کرنے کے لئے بے سود بار بار کوشش، مروڑ، پیشاب کا بند ہو جانا۔ مثانہ کا فالج۔ مثانہ میں دباؤ۔ پیشاب کی دھار پتلی، کمزور، رات کے وقت زیادتی، کھانسنے پر از خود پیشاب کا نکلنا پیشاب کرتے وقت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے پیشاب ختم کرنے پر پیشاب کی خواہش باقی رہتی ہے۔ مثانہ میں کمزوری کا احساس۔ گردے میں درد اور ورم۔ مثانہ کے غدودوں کا بڑھنا، پاخانہ کے وقت منی کا اخراج، پیشاب کی نالی سے مواد کا نکلنا۔ (اس دوا سے پرانا سوزاک جس میں زرد رنگ کا مواد نکلتا ہو ٹھیک ہوتا ہے)۔

پیشاب کرتے وقت کاٹنے کا سا درد۔ پیشاب کی نالی پر ورم۔ پیشاب میں سوزش ہوتی ہے۔ پیشاب کو کچھ دیر رکھنے پر پیشاب میلا ہو جاتا ہے پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ پیشاب کی سطح پر باریک جھلی نظر آتی ہے پیشاب کی زیادتی پیشاب کی کمی۔ پیشاب میں سرخ گاڑھا یا سفید رسوب بیٹھتا ہے۔

آلات تناسل مردانہ ۔ رات کو اکثر تکلیف دہ استادگی اور اس میں درد بعد میں نامردی۔ غدودوں کا ورم۔ فوطوں میں درد۔ فوطوں میں ورم اور آلات تناسل پر پسینہ۔

آلات تناسل زنانہ ۔ مستورات میں ہمبستری سے نفرت۔ ہمبستری میں کوئی حظ نہ ہو۔ سیلان رحم تیز

خون ملا ہوا، جلتا ہوا۔ مقعد میں زیادہ پتلا، زرد، سیلان الرحم حیض سے قبل یا بعد، حیض بے قاعدہ۔ بہت جلد یا بہت دیر میں۔ اگر دیر میں ہوتا ہے تو خون کی مقدار میں کمی ہوتی ہے۔ خون زرد اور حیض میں درد ہوتا ہے۔ رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا۔ رحم کے منہ پر زخم۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں خشکی اور بلغم۔ حنجرہ اور ہوا کی نالیوں میں درد۔ پھوڑے کا سا۔ حنجرہ میں شام کے وقت بھاری پن۔ بولنے سے زکام میں زیادتی۔ آواز کا بھاری ہو جانا اور آخر میں آواز کا بند ہو جانا۔ رات کے وقت سانس میں تکلیف۔ دم کشی۔ ہوا کی نالیوں میں سیٹی بجنے کی سی اور گھڑگھڑاہٹ کی آوازیں۔ کھانسی سے دم رکنا لمبی سانس کھینچنے کی خواہش۔ کھانسی صبح، دوپہر، شام، رات، آدھی رات سے پہلے، ٹھنڈی ہوا میں۔ دمہ خشک شام کو اور رات میں صبح کے وقت بلغم نکلتا ہے۔ صبح کے وقت بلغم خون ملا ہوا، زیادہ مقدار میں، بدبودار، نمکین میٹھا، لیسدار، سفید اور زرد۔

سینہ۔ سینہ میں گرمی کا احساس۔ پھیپھڑے کی نالیوں میں ورم۔ سینہ کی جلد خصوصاً پستانوں کی جلد پر خارش۔ رات کے وقت سینہ میں بے چینی۔ رات کے وقت سینہ میں کھانسنے سے، کھانے کے بعد سانس اندر کھینچنے سے درد۔ سینہ کے دونوں طرف جلن۔ درد، دباؤ اور پھوڑے کا سا درد کھانسنے سے اور سانس اندر لینے سے سوئیوں کی سی چبھن۔

قلب۔ صبح جاگنے پر دھڑکن۔ شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد دل کی الجھن۔ جاگنے پر دل پر کپکپی دل میں کمزوری کا احساس۔

پیٹھ اور گردن۔ پیٹھ میں ٹھنڈک کا احساس۔ پیٹھ پر تر دانے۔ ریڑھ کی ہڈی پر ورم۔ پیٹھ پر خارش۔ پیٹھ میں درد جس کو حرکت کرنے سے اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے آرام ہوتا ہے چلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سر جھکانے سے گردن میں درد۔ دونوں کندھوں کے درمیان درد۔ کمر میں درد۔ ریڑھ کی ہڈی میں پھوٹنے کا سا درد۔ پیٹھ اور گردن کا اکڑ جانا۔ پیٹھ میں کمزوری کا احساس۔

ہاتھ اور پیر۔ چلتے وقت ٹھوکریں کھانا، ٹانگوں، پیروں اور ہاتھوں کا ٹھنڈا ہونا، پیروں میں پڑے ہوئے گٹے درد کرتے ہیں۔ ہاتھ اور انگلیاں پھٹی ہوئی۔ پنڈلیوں میں اینٹھن۔ جوڑوں اور رانوں پر پھوڑے۔ ٹانگوں پر دانے۔ بازوؤں پر اور رانوں پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔ ہاتھ گرم، بازوؤں اور ٹانگوں میں بھاری پن۔ پیروں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کا گوشت کے اندر گھس جانا۔ شام کے وقت بازوؤں اور ٹانگوں میں خارش، جس میں کھجلانے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ٹانگوں میں جھٹکے۔ ٹانگوں اور بازوؤں کا سن ہو جانا۔ جوڑوں میں رات کے وقت درد۔ بازوؤں کے لٹکنے سے درد۔ بائیں کندھے اور کہنی میں درد۔ دونوں ٹانگوں، پیروں اور تلووں میں درد۔ بازوؤں میں، کندھوں میں، کہنیوں میں، کلائی میں۔ ہاتھوں میں، انگلیوں میں، جوڑوں میں، گھٹنوں میں، کولہوں میں، ٹخنوں کا سا درد۔ ٹانگوں میں کمزوری، کمزوری۔

نیند۔ گہری نیند، موت کے ڈر پڑنے کے، ڈراؤنے، ڈرانے، اور پریشان کرنے والے خواب۔ دیر سے نیند آنا۔ نیند کی زیادتی صبح کے وقت، دن، دوپہر، شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔ نصف شب سے پہلے نیند کا آنا،

نیند میں بار بار جاگنا۔ نیند سے فرحت نہیں ہوتی۔

بخار۔ جاڑہ قبل دوپہر، شام کو بستر میں، رات کے وقت اور آدھی رات سے پہلے کھانے کے بعد اندرونی طور پر جاڑا۔ جسم کا ٹھنڈا ہو جانا۔ روزانہ جسم ہلا دینے والا لرزہ، جاڑا، جسم کا ٹھنڈا پن۔ صرف جسم کے ایک طرف میں۔ گرم کمرہ میں یا گرمی سے اس جاڑا کو آرام نہیں ملتا۔ بخار بعد دوپہر، شام کو، رات کے وقت بغیر پسینہ کے بخار اور جاڑا مسلسل یکے بعد دیگرے۔ بخار نیچے سے شروع ہو کر جسم کے اوپر کے حصہ میں جاتا ہے۔ پسینہ صبح کے وقت اور رات کو ذرا سی جسمانی محنت سے یا ذرا سے فکر سے۔

جلد۔ جلن، حس بالکل کم۔ جلد میں خشکی، جلن، یا ٹھنڈک۔ جلد پر سرخ دھبے۔ جلد پر یرقان کی طرح زردی۔ دانے پھوڑے، اکوتہ۔ دانوں میں جلن۔ ڈنگ لگنے کی سی تکلیف جس کی گرم کمرہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ تر دانے جن میں پھوڑے کا سا یا ڈنک لگنے کی طرح کا درد ہوتا ہے۔ پتی، کھجلانے کے بعد جلد میں چیونٹیاں رینگنا۔ رات کو بستر میں خارش جس میں کھجلانے سے جلن پیدا ہوتی ہے جس میں بستر کی گرمی سے ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ یہ خارش کھجلانے کے بعد تر ہو جاتی ہے جلد کی حس کا بڑھ جانا۔ بدبودار زخم، جن میں زرد مواد ہوتا ہے اور جن کے اندر خارش اور ڈنک لگنے کا درد ہوتا ہے۔ اگر جلد پر زخم پڑ جاویں تو مندمل نہیں ہوتے۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ اور اونچی طاقتیں۔

Amygdalae Amarae

اما نگ ڈیلو امرا

NATURAL ORDER : Rosaceae
SYNONYMS : Bitter almoud; Karurca badam
PARTS USED : The dried, ripe seeds Kurnais.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کی علامتیں، اور ہائیڈروسیانک ایسڈ کی علامتیں آپس میں بہت ملتی ہیں ان کی تفریق ذرا مشکل ہے۔ آنکھوں میں غیر معمولی چمک، مگر دماغی حالت اتنی بہتر نہیں ہوتی۔ پیشانی میں بھاری پن، آدھے بائیں حصہ سر کا بھاری ہو جانا (داہنی طرف کا ہائیڈروسیانک ایسڈ) سر کا پیچھے کی طرف کھنچ جانا۔ آنکھوں کا بائیں طرف کھنچ جانا۔ گلے میں شدید گرمی۔ گلے کے غدودوں میں بھالے لگنے کا سا درد۔ گلے کا رنگ جامنی، نگلنا بہت مشکل غیر منہضم خوراک اور صفرا کی قے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد سانس کی تنگی کے دورے۔ دم گھٹنے کے ڈر کے ساتھ۔ بول چال میں لکنت۔ کھانسی کے ساتھ معدے تک پہنچنے والا سینہ کا درد، بائیں پستان کے نیچے سوئیاں چبھنے کا سا درد جس سے گہری سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ نیند میں خراٹے لینا۔ جلد ٹھنڈی چکنی، زرد یا نیلی۔ تپی کا اچھلنا، دورں کی صورت میں پیٹھ اور سر پیچھے کی طرف مڑ کر کمان سی بن جاتے کھانسی سینہ میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو :-

لارو سریس، ہائیڈروسیانک ایسڈ، اوپیم، سٹرامونیم، انثم ٹارٹ، لیکیسس، ناجا۔

اس دوا کا اثر ادویہ سے تشنگی دورے سے تیز ہوتے ہے ، اور ٹھنڈا پانی سر پر ڈالنے سے زائل ہوتا ہے ۔

Amygdalus Porsiar

امائگ ڈلس پرسیکا

Peach tree.

یہ دوا مختلف قسم کی قے میں نہایت مفید ہے اس دوا سے حاملہ مستورات کی قے کو بھی درست کیا جا سکتا ہے بچوں میں معدے کی خرابی اس قدر بڑھ جاتی ہے ۔ کہ وہ کسی قسم کی خوراک کو بھی برداشت نہیں کر سکتے سونگھنے اور چکھنے کی قوت کا زائل ہو جانا ۔ آنکھوں میں تحریک مثانہ سے خون بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے ۔

اس دوا میں جب معدہ اور آنتوں کی خرابی موجود ہوتی ہے ۔ تو عموماً زبان لمبی محسوس ہوتی ہے اور اس کے کنارے و نوک سرخ ہو جاتی ہے ۔ آنتوں میں تحریک ۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر ۔

Amylenum Nitrosum

امائی لینم نائٹروسم

CHEMICAL SYMBOL : $O_{11} H_{11} NO_3$: 117.10

SYNONYMS : Nitrite of amyl.
Amylomityous eathes.

TINCTURE : 1/10.

امل نائٹریٹ

یہ دوا ایلوپیتھی سے لی گئی ہے ۔ ایلوپیتھی میں یہ دوا دل کے درد ، غشی ، سکتہ اور مرگی میں ، جہاں دل کے فعل میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے ، یا دل میں کھنچاؤ بڑھ جاتا ہے ۔ شریانوں یا رگوں کو ڈھیلا کرنے کے لئے دی جاتی ہے لیکن ہومیوپیتھی میں تندرست آدمیوں پر تجربہ کر لینے کے بعد اس دوا کا ٹھیک ٹھیک فعل معلوم ہو چکا ہے ۔ اس کا عجیب و غریب فعل یہ ہے کہ تمام جسم پر تپکن پیدا کر دیتی ہے اور چہرے میں اتنے زور سے خون کو پہنچاتی ہے کہ چہرہ تمتما اٹھتا ہے ۔ دل پر اس کا خاص اثر یہ ہے کہ سینہ کے سامنے ایک قسم کے ورم کا احساس ہوتا ہے جس میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ سینہ کے سامنے والی ہڈی کا نچلا حصہ ریڑھ کی ہڈی کی طرف جھک گیا ہے ۔ اور اس میں ایک گڑھا پڑ گیا ہے ۔ دل میں بے چینی ، دل کی حرکت بہت تیز اور زور زور سے دل کو سکیڑنے والا درد ۔ نبض بھری ہوئی اور مضبوط ۔

مریض سمجھتا ہے کہ کچھ پیش آنے والا ہے جس کی وجہ سے کھلی ہوا کی زبردست خواہش ہوتی ہے ۔ سر میں تپکن کانوں میں پھٹنے کا احساس ۔ ہونٹوں کو چوسنا نیچے کے جبڑے کی چبانے کی سی حرکت ۔ حلق اور دل کی سکڑن سر میں سخت بھاری پن ۔ آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئی اور ٹکٹکی بندھی ۔ چہرہ کا معمولی حرکت سے بھی تمتمانا سرخی گرمی اور ورم ، گلا گھٹنے کا احساس ، گلے کا کالرتنگ محسوس ہوتا ہے ۔ اعصابی کمزوری اور کانپنا ۔

مریض کو کھلی ہوائیں ، ٹھنڈے پانی سے اور ٹھنڈی ہوا سے آرام محسوس ہوتا ہے ، گرم کمرے میں تکلیف پاتا ہے ۔

یہ دوا ان سب تکالیف کے لیے مفید ہے جن میں دل کا فعل بوجہ شریانوں یا رگوں کے سکڑ جانے کے خراب ہو چکا ہو ، مثلاً دل کے درد ، دورہ ، سکتہ ، دردِ سر ، سرسام ، حیض کی بے قاعدگیاں سن یاس کے دردِ سر اور زیادتی خون ، کھانسی جس میں دم گھٹنے کے دورے ہوں ، مرگی ، تشنج کے لئے بھی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے ۔

ڈاکٹر فیش لکھتے ہیں کہ " اس دوا سے ذرا سی دماغی یا جسمانی تحریک سے چہرہ کے تمتمانے کی پرانی شکایت بھی دور ہوتی ہے "

ہچکی اور جمائیاں ۔ یہ دوا عموماً مرگی کے دوروں کو عارضی طور پر سکون دیتی ہے ۔

علامات

دماغ ۔ پریشانی ، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ واقع ہونے والا ہے ۔ مریض کے لئے تازہ ہوا کی سخت ضرورت ہوتی ہے آرام سے نہیں بیٹھ سکتا ۔

سر ۔ بائیں طرف کا درد سر ، سر میں گرمی اور تپکن اس امر کے احساس کے ساتھ کہ سر بالکل بھرا ہوا ہے ۔ سر میں اور کانوں میں تپکن ۔ دھمکن اور اس امر کا احساس جیسے سر سمٹا جا رہا ہے ۔ اس حالت میں گلے میں اور دل میں کھنچاؤ اور تنگی محسوس ہوتی ہے (بیلاڈونا ، ہیوسمس ، سٹرامونیم) کنپٹیوں میں تپکن جس کو دیکھا جا سکتا ہے ۔ (گلونائن) اور کنپٹیوں میں کھنچاؤ کا احساس ۔ اس امر کا احساس کہ کوئی چیز اوپر کی طرف دوڑی جا رہی ہے اور چاندی میں تپکن پیدا کر رہی ہے خون کا منہ اور سر کی طرف چڑھ کر آنا ۔

آنکھ ۔ باہر نکلی ہوئی ، کمزور ، آنکھوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گھور رہی ہیں ۔ (بیلاڈونا ، ہیوسمس ، اوپیم) پپوٹوں کے پیچھے کی نسیں بڑھی ہوئی اور ان میں کھنچاوٹ ، مگر شریانیں بالکل اصلی حالت میں ۔ آنکھوں میں حدت اور سرخی ۔

کان ۔ کانوں میں تپکن کی زیادتی ۔

چہرہ ۔ چہرے کا تمتمانا ۔ چہرہ لال بعد میں معمول سے زیادہ پیلا (گلونائن) چہرے کا تمتمانا اور تمتمانے کے بعد چہرے کی رگوں کا سوجنا ، چہرے پر زیادہ گرمی اور سرخی ، اس امر کے احساس کے ساتھ کہ جلد میں سے خون بہہ نکلے گا (بیلاڈونا) سن یاس کے زمانہ میں چہرے پر تمتماہٹ کے دورے جن کے ساتھ پسینہ آئے ۔

حلق ۔ غذا کی نالی کے دونوں طرف حلق میں گلا گھٹنے کا احساس (بیلاڈونا ، سٹرامونیم) ۔ کالر تنگ محسوس ہوتا ہے ۔ اور ڈھیلا کرنے کی خواہش ہوتی ہے (لیکیسس)

آلات تنفس ۔ حلق میں تنگی کا احساس جو سینہ تک پہنچتا ہے جس سے حنجرہ اور ہوا کی نالی میں سانس کی تنگی اور دم کشی کا احساس ۔ ڈکار لینے کی خواہش کے ساتھ پیدا ہوتا ہے ۔ سینہ میں بے حد دباؤ اور بھراؤ کا احساس ۔ دورے والی دم گھٹنے والی کھانسی ۔

قلب اور نبض ۔ دل کے مقام میں بے حد پریشانی ، دل کی ضربات اور شریانوں کا تڑپنا ۔ بعض

انسانوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ (اکونائٹ، بیلاڈونا، ورٹرم ورائیڈم) دل کے مقام میں بے حد دباؤ اور دل کے فعل میں کپکپی۔ دل کے گرد کھنچاؤ اور درد (کیکٹس، لیلیم ٹگ) نبض بے قاعدہ، جھٹکے دینے والی اور متغیر ہونے والی، درد دل میں نزع کی سی حالت ہوتی ہے ذرا سی تحریک سے دل میں کپکپی۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم کے اوپر شکم کے نچلے حصوں میں کھنچاؤ، حیض کے دوران بائیں طرف کا درد سر صبح شروع ہوتا ہے دوپہر کو بہت بڑھ جاتا ہے اور شام کو گھٹ جاتا ہے اس درد سر کے ساتھ اکثر قے ہوتی ہے۔ بچہ ہونے کے بعد تشنج کے دورے۔ سن یاس میں خون کی زیادتی اور چہرے کا بار بار تمتمانا۔

وضع حمل کے بعد کے درد۔ سیلان خون کے ساتھ چہرے پر تمتماہٹ۔ سن یاس کے زمانہ کے درد سر اور تمتماہٹ کے دورے بے حد پریشانی اور دھڑکن کے ساتھ۔

ہاتھ اور پاؤں۔ اعضا میں تھکاوٹ کا احساس ہاتھوں کا کانپنا، گھٹنوں میں مسلسل انگڑائیاں لے۔ ہاتھوں کی وریدیں پھول ہوئی۔ انگلیوں کی نوکوں میں چبکن محسوس ہو۔

مخصوص خواص۔ تمام جسم کے ڈھیلے اور کمزور ہونے کا احساس۔ پسینہ کی عام طور پر زیادتی۔ رعشہ میں تمام عضلات حرکت کرتے محسوس ہونے میں تشنج یکے بعد دیگرے جلد جلد ہوتا ہے یہاں تک کہ آخر میں ایک دورے کے ختم ہونے پر دوسرا شروع ہو جاتا ہے گرمی کا برداشت نہ ہونا۔ چادروں کا اتار ڈالنا، اور دروازہ کھول دینا یہ بات موسم سرما میں بھی دیکھی جاتی ہے۔

بخار۔ بخار کی بے حد حدت جس کے بعد بعض اوقات جلد زیادہ ٹھنڈی اور چپچپی ہو جائے اور بعد میں زیادہ پسینہ آئے۔ انفلوانزا کے بعد مقدار میں زیادہ پسینہ۔

تعلق۔ یہ دوا کلوروفارم (تنفس کا بند ہو جانا) ارگٹ (تشنجی دورے) کا اثر زائل کرتی ہے۔ اور اس کا اثر کیکٹس (قلبی سکڑن) سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو:۔

اکونائٹ، بیلاڈونا، کیکٹس، گلونائن، کوکا۔

نوٹ:۔ دمہ کے دورے میں مدرٹنکچر کے چند قطرے رومال پر چھڑک کر مریض کو سونگھانے سے دمہ کے دورے کو آرام ہو جاتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳۔

Ambro Grisea

SYNONYMS : Ambergris.
A morbid secretion of liver
or intestinese of sperm whale.
Tincture 1x and highe.

امبراگریسیا

ویل مچھلی کا جھاگ

یہ دوا مشک کی طرح غنودگی، غشی، اعصابی کمزوری، جھٹکے اور تشنج پیدا کرتی ہے۔ مریضوں میں پریشانی،

اور اضطراب نمایاں ہوتا ہے۔ مریض، آدمیوں کی موجودگی میں پریشان ہوتا ہے اس کی کھانسی مجمع میں بڑھ جاتی ہے ہر کام کو خواب کے مانند دیکھتا ہے۔ حافظہ کی کمزوری ہوتی ہے پیٹ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پیڑو پر اس دوا کا خاص اثر ہوتا ہے مردوں میں فوطوں کی تھیلی پر خارش ہوتی ہے جس سے کہ خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے اور رانوں کے ذرا نیچے کچھ زخم سے معلوم ہوتے ہیں۔ مستورات میں حیض کے بعد ہر چھوٹے چھوٹے واقعہ سے یا پاخانہ یا کسی دوسرے کام میں زرا زور لگانے سے خون آجاتا ہے ان کی اندام نہانی میں خارش ہوتی ہے پیشاب کے وقت مثانہ اور اندام نہانی میں خارش ہوتی ہے۔ ان کے اندر خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے اور نیلگوں سفید آؤں کا اخراج ہوتا ہے۔

زچائیں قبض کی شکار ہو جاتی ہیں۔ اور دایہ کے سامنے پاخانہ نہیں پھر سکتیں۔

کھانسی بھی اس دوا کی عجیب ہے جو رات کے وقت اور بولنے سے بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی کے بعد ریاح خوب خارج ہوتے ہیں۔ سرسراہٹ والی اور دورے والی کھانسی کے ساتھ ریاح کا اخراج۔

اعضا سن ہو جاتے ہیں، ناخن پھٹ جاتے ہیں۔ تھوڑے سے کام کے بعد پسینہ آتا ہے۔ مریض تفکرات کی وجہ سے تھک جاتا ہے۔ نیند محسوس ہوتی ہے۔ مگر جیوں ہی سر تکیہ پر رکھتا ہے نیند غائب ہو جاتی ہے یہ دوا چڑچڑے اور جلد غصہ میں آجانے والے بچوں اور آدمیوں کے لئے یا ان آدمیوں کے لئے جو قبل از وقت بوڑھے ہو جاتے ہیں یا بوڑھے آدمیوں کے لئے یا قبل از وقت بوڑھی ہو جانے والی اور دبلی پتلی، سوالمزاج، مستورات کے لئے مفید ہے بے حد اعصابی ذکی الحس۔ صبح کے وقت تمام جسم میں بیرونی طور پر سن ہونے کا احساس اور سردی۔

یہ دوا زیادہ تر ہسٹریکل مزاجوں کے لئے یا ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کی تکالیف ریڑھ کی تحریک سے پیدا ہوتی ہوں اور جن میں تشنجی کھانسی وغیرہ پائی جائے۔ عمر کام کی زیادتی سے پیدا شدہ کمزوری تکالیف عموماً یک طرفہ ہوتی ہیں۔ راگ رنگ سے تمام تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

علامات

دماغ:۔ پریشانی، مایوسی، حافظہ کی کمزوری، کسی بات کے سمجھنے کی ناقابلیت، مزاج میں جلد بازی، بزدلی، زندگی سے مایوسی۔ آنکھوں کے سامنے بری بری شکلوں کا آنا۔ محفل میں اضطراب لوگوں سے ڈرے اور اکیلا رہنے کی خواہش ہو۔ دوسرے آدمیوں کی موجودگی میں کام کوئی نہ کر سکے۔ راگ رنگ سے رونے کی خواہش، وقت بہت آہستہ آہستہ گزرے۔ بوڑھے آدمیوں میں سوچنے میں دقت۔ سمجھ بوجھ میں کمزوری، ایک چیز کو چار پانچ بار پڑھے۔ لیکن پھر بھی سمجھ نہ سکے۔ پاگل ہو جانے کا ڈر۔ رات کے وقت بے حد پریشانی اور تمام جسم پر پسینہ

سر۔ چکر اور معدہ کی کمزوری کی وجہ سے لیٹنا پڑتا ہے۔ کھلی ہوا میں چلنے سے چکر کے دورے صبح کے وقت درد سر جیسے رات کو مباشرت کے بعد ہوا کرتا ہے، ہر دو دن کے بعد سر میں درد جس سے سر میں گرمی اور آنکھوں میں سوزش اور چہرے پر زردی ہوتی ہے۔ پیشانی میں چاند پر دبانے والا درد جس سے سر میں گرمی اور

چہرے پر زردی ہوتی ہے۔ یہ درد ہر دوسرے دن ہوتا ہے۔ اور مریض کو اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھنے کی فکر رہتی ہے گانا سننے سے سر میں اجتماع خون، سر میں درد، جیسے بھاری بوجھ اٹھانے سے موچ آگئی ہو کھوپڑی میں ہاتھ لگنے سے درد ہوتا ہے۔ کھوپڑی صبح کے وقت جاگنے پر پھوڑے کا سا درد کرتی ہے۔ اور بعد میں سن ہو جانے کا احساس تمام بدن کی طرف پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بالوں کا گرنا (گریفائٹس، ہیپر سلفر، نٹرم میور، لیکیسس، فاسفورس، سیپیا)۔ دماغ کے اوپری آدھے حصہ میں پھاڑنے والا درد۔ گردن کی پشت سے مڑنے والی کھچن اوپر کو اٹھ کر سر میں سے ہوتی ہوئی پیشانی کو آئے۔ لیکن گدی کے نچلے حصہ میں کسی قدر دباؤ باقی رہے سر کی داہنی جانب پر ایک چھوٹی سی جگہ جہاں پر کہ بال چھوئے جانے سے پھوڑے کا سا درد کرے۔

آنکھ۔ آنکھوں میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کو زور سے بند کر دیا گیا ہو، پپوٹوں پر خارش کا ایسا احساس ہوتا ہے کہ گویا پھنسی نکلیں گی۔ آنکھوں کی رگوں کا ورم اور ان میں سرخی، بینائی میں ابتری جیسے کہ دھند میں سے دیکھا جا رہا ہے آنکھوں میں دباؤ اور ٹیس جیسے مٹی سے ہو، آنکھوں سے پانی بہے۔

کان۔ قبل دوپہر کانوں میں زور کی گرج اور سیٹیوں کا بجنا، کانوں کے کیڑے رینگنے کا احساس اور ٹک ٹک کی آوازیں کانوں میں بہرے پن کا بڑھنا۔ بائیں کان میں گھڑی میں چابی لگنے کی سی آواز، داہنے کان میں شدید پھٹن۔ راگ رنگ کے سننے سے کھانسی بڑھے اور سر کو خون چڑھ آئے۔ قبل از وقت بڑھاپے کی وجہ سے بہرہ پن۔

ناک۔ نکسیر صبح کے وقت (اگریکس، برائی اونیا) ناک میں خشک شدہ خون جمع ہو جاتا ہے۔ نتھنوں کا تشنج، اکثر چھینکوں کا آنا۔ ناک کی خشکی اور ناک کا بند ہونا۔ خشک زکام۔ ناک کی رطوبت کا بند ہو جانا (پرانا مرض)

چہرہ۔ چہرے پر یرقان (چیلیڈونیم، کروٹن ٹگ، پاڈو فائلم) چہرے پر تشنج کی سی حرکات۔ رخساروں پر لال دھبے اور ہونٹوں میں اینٹھن۔ ہونٹ گرم۔ چہرے کے اوپری حصہ میں پھٹن۔ خصوصاً داہنے نتھنے کے پنکھے کے قریب داڑھی اور مونچھوں کے بالوں میں چھوٹے چھوٹے خارش کے دانے، اوپری جبڑے پر رخسار کے ورم میں درد۔ مسوڑھوں میں تپکن کے ساتھ۔

منہ۔ منہ سے بدبو (آرنیکا، ہیپر سلف، آئیوڈیم، کریازوٹ، نائٹرک ایسڈ، مرک) دانتوں میں کھنچنے کا سا درد جو کبھی ایک میں ہو اور کبھی دوسرے میں، جس کی زیادتی گرمی سے ہو اور سردی سے عارضی سکون ہو۔ لیکن یہ درد چبانے سے نہیں بڑھتا اور کھانے کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے مقدار میں زیادہ خون کا آنا صبح جاگنے پر منہ میں کڑوا ذائقہ، دودھ پینے کے بعد کھٹا ذائقہ، منہ میں چھوٹے چھوٹے دانے اور درد جیسے منہ جلا ہوا ہے۔ زبان میں ٹیس اور پھٹن کا سا درد۔

حلق۔ حلق میں سلیٹی رنگ کے بلغم کا جمع ہونا، جس کا نکالنا مشکل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ گلے میں زخم کا سا درد۔ گلے میں پچر کا سا احساس جس سے لقمہ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے، بوڑھے، نازک مزاج اور کمزور آدمیوں کا وہم۔ تالو کی اوپری جھلی میں جلن کا احساس۔ تالو میں پھاڑنے والا درد جو بائیں کان تک جائے، خالی نگلتے وقت حلق میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، حلق کے غدودوں میں کھنچاؤ کے احساس کے ساتھ، جیسے وہ متورم

ہوں لیکن درد کا یہ احساس غذا نگلتے وقت نہیں ہوتا، ہوا کا جھونکا لگ جانے سے حلق پک جائے، حلق سے داہنے کان میں سوئیاں چبھیں اور خصوصاً زبان کی حرکت پر درد ہو۔

معدہ۔ ذائقہ بدمزہ، بھوک ندارد، دودھ پینے کے بعد منہ میں کھٹاس، کھانے کے بعد گلے میں بوجھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لقمہ گلے میں اٹکا ہے کھانے کے بعد کھانسی اور ابکائی۔ یہ احساس ہو کہ خوراک معدے ہی میں نہیں پہنچی۔ پیاس بالکل ندارد، خالی کھٹی ڈکاروں کی کثرت (کاربوویج، نکس وام، فاسفورس، سلفر) ڈکاروں کی کثرت کے ساتھ شدید کھانسی کے دورے۔ ہر شام کو معدے میں گڑبڑ ہو جانے کا احساس۔ متلی اور قے۔ معدے میں جلن۔ دودھ پینے کے بعد سوزش، معدے سے گلے تک تیز رطوبت چڑھ کر آنا، گرم اشیاء کے پینے سے خصوصاً گرم دودھ سے تکالیف بڑھیں، ناشتہ کے بعد متلی، فم معدہ سے نیچے دباؤ اور جلن جس کو ریاح کے اخراج سے آرام ہو معدے میں دباؤ اور کھنچاؤ یا دباؤ اور سوئیاں چبھیں۔

شکم۔ شکم میں سردی کا احساس (اتھوزا، کیمفر) شکم کی ایک جانب سردی کا احساس۔ جگر کے مقام میں درد، کھانے اور پینے کے بعد پیٹ میں تناؤ۔ شام کے وقت، نصف شب کے بعد اور صبح اٹھنے پر کاٹنے والے درد، دستوں کے ساتھ شکم کے پٹھوں میں کھانستے وقت، کروٹ بدلتے وقت اور جسم کو حرکت دیتے وقت زخم کا سا درد، ریاح کا اجتماع، رات کے وقت ریاحی درد۔ پاخانہ کے بعد پیڑو کی گہرائی میں دباؤ۔ تلی کے مقام میں پھاڑنے والے درد۔ درد شکم جس کے بعد بعض اوقات دست آئیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کی بار بار بے سود حاجت (نکس وامیکا) یہ حالت پریشان کر دیتی ہے کسی کے سامنے اجابت کا نہ ہونا، قبض (ایلومنا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، نکس وامیکا، اوپیم، فاسفورس) بے قاعدہ پاخانہ، ہر دو دن بعد نرم، مہین، اسہال، ٹیالے پاخانے، پاخانہ کے بعد شکم میں بوجھ۔ پاخانہ کے ساتھ خون کا آنا۔ مبرز میں کھجلی تپکن اور ڈنک مارنے کا احساس پاخانہ اگرچہ سخت نہ ہو تاہم لمبا ہو مقعد میں سوئیاں چبھیں۔

مثانہ۔ رات کے وقت پیشاب کا بار بار آنا (بوریکس، فاسفورک ایسڈ) پیشاب کی زیادتی پانی پینے کی مقدار سے بھی زیادہ، پیشاب میں سرخی کی جھلک۔ پیشاب میں خون ملا ہوا۔ پیشاب سے تیزاب کی سی بو۔ پیشاب کے وقت پیشاب کی نالی کے منہ پر سوزش۔ پیشاب گدلا یہاں تک کہ کرتے وقت بھی۔ جس کے نیچے بھورے رنگ کا رسوب بیٹھے اور اوپر پیشاب صاف اور زرد ہو (ٹیرنٹولا) بوپنگ کھانسی کے دوران پیشاب میں سے کھٹی بو آتی ہے۔ مثانہ اور مبرز میں ایک ہی وقت میں درد پیشاب کی نالی میں احساس، جیسے کچھ قطرے نکل رہے ہیں پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی میں جلن اور سوزش۔

آلات تناسل مردانہ۔ بغیر بیرونی وجہ کے خواہش نفسانی میں تیزی اور آلات تناسل پر خارش۔ منی کی نالی میں سوزش۔ صبح کے وقت استادگی۔ اور عضو تناسل کا سن ہونا، رانوں کے درمیان میں زخم کا سا درد۔ صبح کے وقت بغیر خواہش نفسانی کے تیز استادگی، عضو بیرونی طور پر سن محسوس ہو اور بیرونی طور پر سوزش۔ احتلام فوطوں پر شہوانی خارش۔

آلات تناسل زنانہ۔ آلات تناسل کے بیرونی حصہ پر خارش (کینتھرس، کریازوٹ، مرک، سلفر) ہستامات

کریوزا کھجلانا پڑتا ہے (کریازوٹ)، کھجلی اور درد سے لب ہائے فرج متورم ہو جائیں خصیۃ الرحم کی جگہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ جو پیٹ میں کمزوری پیدا کرتا ہے یا پیٹ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ دو حیضوں کے درمیانی وقت میں خون کا اجرا (رکیکیس)، یہ خون ہر چھوٹے واقعہ ہر سخت پاخانہ کے بعد یا چلنے کے بعد جاری ہو جاتا ہے۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ (ایمو امونیا کارب، نکس، سیلان الرحم گاڑھا یا پتلا۔ اس کے آنے سے پہلے اندام نہانی میں دھکن کا سا درد ہوتا ہے۔ یہ رات کو زیادہ بہتا ہے۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی اور اس کے ساتھ سفید نیلے رنگ کی رطوبت کا اخراج، مقدار میں زیادہ نیلگوں لیوکوریا جس کی زیادتی رات کے وقت ہو۔ خواہش نفسانی کی دیوانگی، حیض کے دوران بائیں ٹانگ و وریدوں کی پھلاوٹ کی وجہ سے بالکل نیلی ہو جائے اور اس میں دبانے والے دردہوں، لیٹ جانے سے رحم کی تکالیف بڑھیں۔

آلات تنفس۔ شدید دورے کی سی کھانسی، جس کے ساتھ ہر کھانسی پر ریاح کا اخراج ہو۔ اور آواز کا بیٹھ جانا۔ کھانسی صرف رات کے وقت، حلق میں خراش کی وجہ سے (ایسوسمس) ہر روز شام کو کھانسی۔ بائیں پسلی کے نیچے درد کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہاں کوئی حصہ پھٹ گیا ہے۔ کالی کھانسی کے دورے، لیکن سانس میں کھڑکھڑ کی آواز نہیں آتی۔ بلغم بہت نمکین (کاربو ویج، لائیکوپوڈیم، سیپیا، فاسفورس) سینہ میں بھاری پن کا احساس جیسے کہ کسی رکاوٹ سے یا ڈھیلا رکھنے سے پیدا ہوا ہو (فاسفورس) سینہ میں پھوڑے کا سا درد (فاسفورس، ریوکس) سینہ میں کھڑکھڑاہٹ، سینہ کی بائیں جانب چیرنے والا درد۔ گاڑھے لیسدار بلغم کی وجہ سے آواز بیٹھی ہوئی یا آواز میں کھرکھراپن۔ حنجرہ اور ہوا کی نالیوں میں چبھن، خارش اور پھوڑے کا سا درد۔ اونچا پڑھنے سے یا بولنے سے کھانسی بڑھ جائے سینہ میں سکڑن جس کی وجہ سے گہرا سانس نہ لے سکے اور نہ ہی پوری طرح سے جمائی لے سکے۔ سینہ میں دباؤ کا احساس، جس کی زیادتی سانس باہر لیتے وقت ہو۔ بوڑھے آدمیوں اور بچوں کا دمہ۔ زیادہ بوجھ اٹھانے سے کھانسی بڑھ جائے سینہ میں اور گلے کے غدود میں خارش۔

قلب اور نبض۔ قلب کے مقام پر پریشانی جس سے تنفس میں دقت ہو، اور جس کے ساتھ تمتماہٹ کے دورے ہوں۔ کھلی ہوا میں چلتے وقت دھڑکن، چہرے میں زردی کے ساتھ شدید دھڑکن سینہ میں دباؤ کے ساتھ جیسے وہاں کوئی گولہ رکھا ہے یا جیسے منہ رکا ہوا ہے۔ نبض تیز۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں کندھے کے جوڑ میں چیرنے کا سا درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے موچ آگئی ہو یا مفلوج ہو۔ ہاتھوں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں چیرنے والا درد۔ ہاتھوں اور انگلیوں میں اینٹھن۔ جس کی زیادتی کسی چیز کو پکڑنے سے دن کے وقت آرام کے دوران بازو سو جائیں۔ ٹانگوں میں اور پنڈلیوں میں ہر رات کو تشنج (سلفر) ہر صبح کو ٹانگوں میں چیرنے والا درد۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کی پشت میں دبانے والے اور کھینچنے والے درد۔ بائیں کندھے یا دونوں کندھوں میں بھٹن۔ پیٹھ کی داہنی جانب میں باقی کے درد کمر کے عضلات میں درد بھرا کھنچاؤ۔

نیند۔ دن کو سونے کی خواہش، رات کو بے چینی، کار و بار کی فکر سے گھبراہٹ۔ نیند میں مسکرانا اور پریشان کن خواب نیند میں چونکنا، مریض رات کو سو نہ سکے حالانکہ نہ جانے کہ کیوں بے چینی کی نیند پریشان کن خوابوں

کے ساتھ۔ پریشان کن خواب اور نیند میں باتیں کرے۔

مخصوص خواص۔ پٹھوں میں اینٹھن اور تشنج (اگریکس، سائیکوٹا) حد سے زیادہ کمزوری اور نقاہت (آرسنک، چائنا)، علامات کھلی ہوا میں چلنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ لیکن بیٹھ جانے سے پھر نمودار ہو جاتی ہیں۔

جلد۔ جلد میں جلن، ہاتھوں کی انگلیوں کی نوکوں پر جھریاں پڑ جائیں۔ جلد کا سن ہو جانا۔ جلن دار دانے۔

بخار۔ قبل دوپہر جاڑا، سستی اور غنودگی کے ساتھ کھانے سے مریض کو آرام ہوتا ہے۔ جسم کے دوسرے حصوں میں جاڑا، چہرے میں حدت کے ساتھ۔ ہر پندرہ منٹ کے بعد جسم ایک دم گرم ہو جاتا ہے خصوصاً شام کے وقت۔ حرارت جسم کے مختلف حصوں میں لرزہ۔ اس کے بعد بخار، خصوصاً چہرہ پر۔ تھوڑی محنت پر پسینہ خصوصاً شکم اور رانوں پر رات کے وقت خصوصاً آدھی رات کے بعد مبتلا شدہ حصہ پر پسینہ۔

نوٹ:۔ یہ دوا بوڑھوں اور بچوں کے لئے کمزور شدہ کاروباری آدمیوں کے لئے جن لوگوں نے حد سے زیادہ محنت کی ہو۔ ان آدمیوں کے لئے جن میں خون کی کمی ہو نیند نہ آتی ہو اور جسمانی و عصبی طور پر کمزور ہو چکے ہوں۔ دبلے پتلے آدمی اور چڑچڑے مزاج والے لوگوں کے لئے مفید ہے۔

کمی اور زیادتی۔ تکالیف گرمی سے اور زیادہ بوجھ اٹھانے سے بڑھتی ہیں اور سردی سے کم ہوتی ہیں۔ راگ رنگ سے اجنبیوں کی موجودگی سے، کسی غیر معمولی بات سے، صبح کے وقت اور گرم مکان میں بڑھتی ہیں کھلی ہوا میں آہستہ آہستہ چلنے سے، ماؤفہ جانب لیٹنے سے اور ٹھنڈی اشیاء پینے سے کم ہوتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ نمبر ۲۰۰ اور اس سے اوپر بھی عصبی کمزوری میں اور بہرہ پن میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

مشک (غشی، ہسٹریکل دمہ)، کیسٹوریم، اسافوٹیڈا، سورینم، ویلیریانہ، کوکا (چہرہ کا تمتمانا) کالی برومیٹم، نکس وامیکا کلکیریا، نیٹرم کارب (شکم میں سردی) اکیلیا ریسی موسا (رات کی کھانسی)۔

نکس وامیکا (لاغر، مزاج چڑچڑا) آرسنک (دم کشی) فاسفورس (اعصابی تحریک سے دم کشی) (ایورسٹا (دو حیضوں کے درمیان خون کا اجرا) لیکیسس اور سیپیا (کسی بھاری چیز کو اٹھانے سے تکلیف)۔ کافیا چائنا، اگنیشیا، سلفر، پلساٹیلا، سٹافی سیگریا، سیکیل،

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے کیمفر، کافیا، نکس، پلساٹیلا اور سٹافی سیگریا سے۔

یہ دوا اثر زائل کر دیتی ہے:۔ سٹافی سیگریا دوطوں پر خواہش انگیز کھجلی، نکس وامیکا، کوکا۔

Ambrosia Artemisiaefolia

امبروسیا آرٹی میسی فولا

NATURAL ORDER : Compositae.
SYNONYMS : Reg Weed; Warm wood; Carrot weed.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا موسم خزاں کے نزلاوی بخار کے لئے مفید پائی گئی ہے۔ آلات تنفس اس دوا سے بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا بے فیور بخار کاہی) اور ہوپنگ کھانسی کے بہت سے کیسوں میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

اس دوا سے گرمی کے دست اور پیچش کو آرام ہوا ہے۔

علامات

ناک۔ پتلا پانی کوساز کام چھینکیں، ناک میں سے پانی کا بہنا۔ نکسیر۔ ہوا کی نالیوں اور پھیپھڑوں کی نالیوں میں سرسراہٹ کی وجہ سے کھانسی اور دم کشی (دمہ) کے دورے (اریلیا ریسی موسا، یوکلپٹس)۔

آنکھ۔ آنکھوں سے پانی، آنکھوں میں جلن اور ٹیس۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک

نوٹ:۔ بحالت نکسیر مدر ٹنکچر کے دس قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اور بعد نکسیر اس قدر شعوراک کے متواتر استعمال سے پھر شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

Imperatoria

امپر ٹیوریا

NATURAL ORDER : Umbelliferae
SYNONYMS : Peucedanum Ostrutbium; Koch.
PARTS USED : The roots.

اس دوا کا اثر محدود ہے۔ صرف چند علامات اس میں پائی جاتی ہیں۔ مگر وہ بہت عجیب و غریب ہیں منجملہ ان کے یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہوا کی نالیوں میں اور آنتوں میں خشکی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ کہیں رطوبت کا نام و نشان نہیں ملتا۔

علامات

دماغ۔ عام تحریک۔

سر۔ سر میں پراگندگی۔

معدہ۔ گرمی کا احساس شروع ہو کر جسم میں پھیلتا ہے۔

شکم۔ آنتوں میں رطوبت کی کمی اور خشکی کی زیادتی۔

آلات تنفس۔ ہوا کے راستوں میں حد درجہ کی خشکی اور رطوبت کی کمی۔

جلد۔ جلد میں خارش اور سوزش۔

بخار۔ معدے سے گرمی کا احساس شروع ہو کر تمام جسم پر پسینہ رہتا ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۲ تک۔

Ampelopsis Quinquefolia

امپلوپسس کوئن

NATURAL ORDER : Vitaceae.
SYNONYMS : American Ivy; False grape, Verginia Creepet.
PARTS USED : The bark and twigs.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کی آزمائش ابھی پورے طور پر نہیں کی گئی۔ دو بچوں کو جن کو اس کے پتے کھانے سے زہر چڑھ گیا تھا بغور دیکھا گیا، تو مفصلہ ذیل علامتیں معلوم ہوئیں:۔

پتے کھانے کے بعد فوراً ہی ان میں شدید قے اور دست پیدا ہو گئے جن کے ساتھ اینٹھن موجود تھی۔ پھر مردنی چھا گئی، پسینہ میں شرابور ہو گئے اور نبض کمزور ہو گئی۔ دو گھنٹے تک اسی حالت میں وہ غفلت کی نیند میں پڑے رہے۔ جس کے بعد قے اور دستوں کی وجہ سے جاگ پڑے۔ ان کی تکالیف شروع ہونے کے کئی گھنٹے بعد تک ان کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی رہیں۔

ڈاکٹر ہنس لکھتے ہیں کہ "یہ دوا ان لوگوں کی پرانی آواز بیٹھنے کے لئے جو جرانی میں مبتلا رہ چکے ہوں مفید ہے۔ ڈاکٹر ایس۔ آر۔ نگشن نے اس دوا سے گردوں کے استسقاء کو جو باوجود کئی قسم کے علاج کے اچھا نہ ہو سکا تھا۔ درست کیا، نیز فوطوں میں پانی اتر آنے کو بھی اس دوا سے ان کے ہاتھوں فائدہ پہنچا۔ وہ اس دوا کے پتوں کا جوشاندہ دیا کرتے تھے۔ مگر بعد میں مدر ٹنکچر بھی مفید ثابت ہوا۔

چھ بجے شام کو تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ سینہ کے بائیں حصہ میں پھوڑے کا سا درد اور ذکی الحسی، کہنیوں کے جوڑوں میں اور پیٹھ میں درد۔ تمام اعضاء میں پھوڑے کا سا درد۔ شکم میں گڑگڑاہٹ۔ ہیضہ کی سی حالت۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر۔

تعلق۔ مقابلہ کرو نہ ایتھوزا۔

Amphisbaena

ORDER : Lacertilia.
SYNONYMS : Amphisbaena Vermicularis.
PARTS USED : The jaw containing the poison is removed and trituraid.

امفس بینیا

یہ ایک چھپکلی ہے۔ جو سانپ کی طرح ہوتی ہے اور آگے پیچھے دونوں طرف چلتی ہے، یہ دوا اس چھپکلی کے جبڑوں یا زہر سے بنائی جاتی ہے۔

یہ ہڈیوں میں سلیسیا کی طرح علامات پیدا کرتی ہے۔ یہ خاص طور پر جبڑوں میں اور خصوصاً داہنے جبڑے میں پیدا کرتی ہے جو ہوا اور رطوبت سے بڑھ جاتا ہے درد سر بھی کئی قسم کے ہیں۔ چنانچہ ایک قسم کے درد سر میں یہ احساس ہوتا ہے کہ پاؤں سر میں رکھے ہوئے ہیں۔ ہوا لگنے کے سے درد اس دوا میں کثرت سے پائے جاتے ہیں اور کھجلی بھی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر جسم کے داہنے حصہ پر اثر کرتی ہے۔ اور اس کی علامتیں حرکت کرنے سے بڑھتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے دانوں کے ابھار۔

علامات

دماغ۔ بے صبری۔ صبح کے وقت غم گینی اور سستی۔ تھکاوٹ۔

سر۔ چکر، پہلے ایک طرف، پھر دوسری طرف گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مڑنے سے چکر بڑھتا ہے سخت درد سر۔ اس امر کے احساس کے ساتھ کہ پاؤں دماغ میں رکھے ہوئے ہیں۔ پیشانی کے داہنی طرف اولے گرنے کی سی مار کا درد۔ سر کی داہنی طرف ہوا لگنے کے سے درد۔ سر پر پسینہ۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ کی سکڑن۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے رسی باندھی گئی ہو، بائیں آنکھ کے اوپر والے پوٹے کا مسلسل تشنج۔

کان۔ کان کی اندرونی نالی میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہوا اندر دوڑ رہی ہے۔

چہرہ۔ اوپر والے ہونٹھ کے بائیں طرف بڑے بڑے درد کرنے والے دانے جو پک جائیں۔ نیچے والے جبڑے کی داہنی طرف کا سوجنا جس کی تکلیف ہوا میں اور مرطوبیت میں بڑھ جاتی ہے۔

منہ۔ دانت لمبے محسوس ہوتے ہیں خصوصاً داہنی طرف کے پیچھے کی پچھلی داڑھیں۔ دانت کا درد۔ بعد دوپہر اور شام کو چبانے سے دانتوں میں درد، اگر رقیق چیزوں کے دانتوں سے لگنے سے تکلیف نہیں ہوتی ہے۔

معدہ۔ فم معدہ میں سردی اور درد۔

شکم۔ آنت اترنا نالی میں پھاڑنے والا درد۔ اتری ہوئی آنت میں درد اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہوا بھری ہوئی ہے۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض۔

پیٹھ اور گردن۔ تمام ریڑھ کے ستون میں درد جو چلنے سے، بازو ہلانے سے۔ اور جھکنے سے بڑھ جائے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بازوؤں کے اگلے حصہ میں خارش کے دانوں کا نمودار ہونا۔ بازو میں درد بھرا درم۔ ٹانگوں میں درد کرنے والا کھنچاؤ۔ داہنی ٹانگ میں اینٹھن، چلنے میں یہ ٹانگ پیچھے رہتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مفلوج ہے۔

نیند۔ مریض کی مسلسل دس راتوں تک آدھی رات کو آنکھ کھل جایا کرتی رہی۔

طاقت۔ نمبر ۱۲ سے نمبر ۳۰ تک اور اوپر کی طاقتیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔
ہیلوڈرما، سلیسیا۔

Ammoniacum Gummi

NATURAL ORDER : Umbelieferae.
SYNONYMS : Gum ammoniae,
obtained from Dorema ammoniaeum.
Trituration of gum 1x and higher.

امونیکم گمی

یہ دوا بوڑھے اور کمزور آدمیوں کے لئے خاص طور پر ہوا کی نالیوں کے مزمن ورم میں مفید ہے۔

بدمزاجی اس دوا کی سب سے بڑی دماغی علامت ہے۔ یہ زیادہ تر بلغمی جھلیوں پر اثر کرتی ہے پہلے رطوبت کو گھٹا دیتی ہے۔ اور بڑھا دیتی ہے آنکھوں کے سامنے ستارے چمکتے ہیں۔ دھوئیں کے دائرہ نظر آتے ہیں۔ سر پر چوٹ لگنے سے بینائی دھندلی ہو جاتی ہے۔ پڑھنے سے بینائی دھندلی ہو جاتی ہے۔

فوطوں میں پانی بھرنا، بائیں طرف لیٹنے سے دل کی ضربات زیادہ سخت۔ بلغم کا زیادہ اکٹھا ہو جانا، بڑی آنت کے سرے میں سوئیاں چبھنے کا درد اور اس کے بعد دوسری جگہ درد۔ اس دوا سے اپنڈے سائٹس (داہنی طرف کی آنت کے چلے معہ کا ورم) کو آرام ہوا ہے اعضاء اور کمر کے نچلے حصہ کے بائی کے درد کو بھی صحت ہوتی ہے۔

یہ دوا بوڑھے آدمیوں کی ہوا کی نالیوں کی تکالیف میں جو سردی سے پیدا ہوں مفید ہے۔

علامات سردی سے اور سرد موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔

علامات

دماغ۔ بدمزاج، بے صبر، دماغی محنت کرنے کی ناقابلیت، ہر ایک چیز کا تاریک پہلو دیکھنا اور ہر کام کرنے سے دل چرانا۔

سر۔ خیالات پراگندہ۔ دماغی محنت نہیں ہو سکتی۔ سر میں بھاری پن۔ سر میں درد۔ پیشانی پر بوجھ۔ بھوؤں پر بوجھ

داہنی طرف سر پھٹنے کا احساس، سر کے پچھلے حصہ میں دباؤ۔ کھوپڑی میں سوئیاں چبھنے کا احساس، مبتلا شدہ حصوں میں کھجلی، بالوں کی جڑوں میں کھجلی کے دانے، پیشانی میں پراگندگی کا احساس، بینائی میں کمزوری کیساتھ

آنکھ۔ آنکھوں میں خشکی کا احساس۔ بائیں آنکھ کے اوپر والے پپوٹے میں ریت کا احساس: نظر کے سامنے ستارے دیکھنا دھوئیں کا چکروں میں دیکھنا (جب مریض دھواں دیکھتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ دھوئیں کے چکر بنے ہوئے ہیں) صبح سویرے اٹھنے پر بینائی دھندلی، آنکھوں میں جلن اور حدت کے ساتھ۔ پڑھنے کے لئے آنکھوں میں زور لگانا پڑتا ہے۔ آسمان پر بادل ہونے پر بھی دن کی روشنی برداشت نہیں ہو سکتی۔

کان۔ گدی پر کھجلانے سے بائیں کان میں گڑگڑاہٹ۔ کانوں میں گرج کی آواز اور سننے میں تکلیف۔ داہنے کان کی نالی کے بیرونی حصہ میں پھٹن کا احساس۔

ناک۔ صبح اٹھنے پر ناک میں بے حد خشکی۔ ناک میں رطوبت کی زیادتی۔ چھینکنا، چھینکنے کے بعد ناک سے زیادہ رطوبت کا اخراج۔ نتھنوں کے پنکھوں کی مسلسل حرکت۔

چہرہ۔ بے چینی کے احساس کے بعد چہرے کا پیلا پن اور اس سے پہلے چہرے کی رنگت کا بدلنا۔ بائیں رخسار کی ہڈی میں کنپٹی کی طرف کھنچاؤ کا احساس۔ نچلے جبڑے سے نیچے تپکن جو منہ میں جائے۔

منہ اور حلق۔ صبح جاگنے پر منہ اور حلق کی خشکی، تازی ہوا سے سانس لینے سے اس میں زیادتی، حلق میں کسی چیز کے پھنسنے کا احساس، جس کو نگلنے کی بار بار کوشش کرنی پڑے۔ خوراک کی نالی میں جلن اور چھیلن کا احساس۔ حلق کے پچھلے حصہ میں بھراؤ کا احساس جس کے ساتھ متلی ہو۔

معدہ۔ متلی، قے، ذائقہ میٹھا یا کھٹا۔

شکم۔ آنتوں میں ریاح۔ آنتوں میں ریاح کی وجہ سے گڑگڑاہٹ۔ آؤں ملا پاخانہ جس کے بعد لرزہ یا شدید درد۔ پتلے دست۔ آؤں کے دست۔ شکم میں دوڑنے والے درد، ریاح کا اجتماع پیشانی میں پراگندگی کے احساس کے ساتھ ملیں پاخانے بے حد ریاح کے ساتھ، سبز پر آؤں کے دست جن کے بعد جاڑا اور شکم میں قولنجی درد ہوں۔

مثانہ۔ پیشاب زیادہ جس میں لیکٹک آف یوریا کی زیادتی ہوتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں جلن۔ پیشاب کے ہو چکنے کے بعد چند قطروں کا قطرہ قطرہ آنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ داہنی منی کی نالی میں گولی کا سا درد۔ اور طفہ حصص میں بھی اندرونی کھنچاؤ۔ عضو کی جڑ میں درد، آلات تناسل پر خارش، فوطوں میں پانی۔

آلات تنفس۔ حلق میں مسلسل خراش جو کھانسی پیدا نہیں کرتی۔ سردی کے موسم میں بوڑھے آدمیوں کے پھیپھڑوں کی نالیوں کی تکلیف۔

سینہ۔ سانس چھوٹی اور تیز، پریشانی کے ساتھ۔ اندر سانس کھینچتے وقت تنگی کا احساس۔ سینہ کے بائیں طرف بھالے لگنے کے سے دردوں کے ساتھ۔ پیٹھ کی طرف یا داہنی طرف یا سینہ کی سطح پر تکلیف اور درد، پھیپھڑوں کی نالیوں کی پرانی کھانسی، سینہ میں زیادہ بلغم کا بھر جانا جس کو نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ اور سردی میں

بلغم کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بلغم سخت اور گاڑھا۔ دل کی حرکت زیادہ اور سخت۔ معدہ میں دل کی حرکت سنائی دیتی ہے۔ بوڑھے آدمیوں کے سینہ میں گڑگڑاہٹ۔

پیٹھ۔ کمر کی کڑیوں میں بوجھ اور وزن۔ کمر میں سانس اندر کھینچنے پر درد۔

ہاتھ اور پاؤں۔ کندھوں کے جوڑوں میں چیرنے والا درد۔ بائیں بازو میں کمزوری کا احساس۔ بائیں کا درد۔ بائیں کلائی اور کہنی میں ہڈی ٹوٹ جانے کا سا درد۔ بعض وقت یہ درد داہنے ہاتھ میں بھی ہوتا ہے انگلیوں کا ورم۔ داہنے ہاتھ کی درمیانی انگلی میں کھینچنے کا احساس۔ انگلیوں پر بسری، چلتے وقت چوتڑوں میں درد بیٹھنے پر داہنے چوتڑوں کے جوڑوں میں درد۔ ٹانگوں میں کمزوری۔ چلنے پر گھٹنے کے اوپر شدید درد پاؤں کے جوڑوں میں درد۔ حرکت کرنے پر جوڑوں کا کڑکنا۔ ٹانگوں کی ہڈیوں میں درد۔ زینہ چڑھنے پر ٹھوکر کھانے کی عادت پیروں کے انگوٹھوں میں ورم اور درد۔

مخصوص خواص۔ بازو اور ٹانگوں کے جوڑوں کی سوجن۔ اعصابی درد۔ تھوڑی محنت کرنے کے بعد سستی دن کو سونے کی خواہش۔ صبح اٹھنے کے بعد بھی سونے کی خواہش ہوتی ہے۔ معدے کے خالی ہونے پر جمائیوں کے ساتھ رونا بھی آتا ہے۔ رات کو نیند گہری نہیں آتی۔ خواب پریشان کرتے ہیں۔ جسم میں لرزہ اور جلد ٹھنڈی پسینہ کا جلدی آنا۔ نبض باریک تیز اور سخت۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

اس دوا کا اثر برائی اونیا اور آرنیکا سے زائل ہوتا ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔
سیپیا، انٹم ٹارٹ، بالسم پیرو۔

Ammonium Aceticum

امونیم السی ٹیکم

CHEMICAL SYMBOL : $NH_4C_2H_3O_2$; 7707

SYNONYMS : Solution of acetate. of ammoaium Spirit of mindererus.

SOLUTION : Drug Strength 1/10.

یہ دوا ایلوپیتھی حکمت میں پسینہ لانے والی اور ٹھنڈک پہنچانے والی ہے اس حکمت میں اس دوا کا زیادہ تر استعمال بخاروں کو اتارنے کے لئے کیا جاتا ہے چنانچہ یہ فیور مکسچر کا ایک جزو اعظم ہے۔

اس دوا کو لوشن کے طریقہ پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور آنکھوں کے دھونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ دوا شدید قسم کے بخاروں میں جن میں شدید قسم کا ورم ہوتا ہے استعمال نہیں کی جاتی۔ بلکہ جب ایسے بخار کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا معمولی تیزی کے بخاروں میں استعمال ہوتی ہے۔ معدے کی خرابی سے

اور صفراوی بخاروں میں یہ اس وقت استعمال ہوتی ہے جب کہ کافی دست آچکے ہوں۔ اور یہ خیال کر لیا جائے کہ معدہ صاف ہوچکا ہے لیکن سب سے زیادہ استعمال اس دوا کا اس حالت میں کیا جاتا ہے جب یہ خیال کر لیا جائے کہ پسینہ کے رک جانے سے بخار چاہے وہ بائی کے ہوں یا دوسری قسم کے پیدا ہوئے ہیں۔ چیچک، خسرہ اور لال بخاروں میں دانوں کو نکالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے استسقاء میں بھی یہ دوا استعمال ہوتی ہے۔

امونیا کے دیگر مرکبات کی طرح یہ دوا نظام عصبی میں یا دل کو کمزور کرنے والی نہیں، اس لئے یہ ایلوپیتھی کمزور مریضوں اور تپ محرقہ میں کامیاب دوا ورم کو دور کرنے والی سمجھی جاتی ہے۔ نیز یہ دوا سرکہ کی طرح جگر اور مثانہ کے لئے مفید سمجھی جاتی ہے۔

ڈاکٹر برنڈ سے لکھتے ہیں کہ اس دوا کا لوشن گرم کرکے فلالین کے ٹکڑے سے گلسوئے پر اور حلق کے غدودوں پر سینک کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر موشنز لکھتے ہیں کہ بچوں کے فوطوں میں پانی اتر آنے پر اس دوا کے لوشن سے لگاتار تر رکھنے سے فوطوں کی تکلیف ٹھیک ہوجاتی ہے۔

ڈاکٹر کپ اس دوا کی درد والے حیض میں بہت تعریف کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "اس دوا کو ہر گھنٹہ پر چھوٹے چمچہ کے برابر مریضہ کو دینے سے اور اس کے لوشن سے پیڑو کو سینکنے سے جلد آرام ہوجاتا ہے"

ہومیوپیتھی میں ابھی تک اس دوا کا پورے طور پر تجربہ نہیں کیا گیا ہے اور نہ اس کا زیادہ استعمال ہی کیا جاتا ہے۔ مگر ایک علامت اس دوا کی اتنی مکمل ہے کہ اس کو کسی حالت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، یعنی پسینہ کا حد سے زیادہ نکلنا۔ اگر کسی مرض کے اندر یہ علامت موجود ہو تو یہ دوا ہومیوپیتھک اصول کے مطابق فائدہ کرے گی۔

حلق میں چھیلن۔ معدے میں حدت کی زیادتی۔ جلد میں حدت۔ خصوصاً چہرے میں۔ سر میں بھاری پن تکریلے، پیشاب کی مقدار میں زیادتی (ذیابیطس شکری)

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

Ammonium Bromatum

امونیم برومیٹم

CHEMICAL SYMBOL : NH_4 Br; 97.95

TRITURATION : 2x and bigher fresh/Vments

اس دوا کا آنکھوں اور خصیۃ الرحم پر نمایاں اثر ہوتا ہے۔ صبح کے وقت آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں درد کرتی ہیں اور ان کے کناروں میں رطوبت ہوتی ہے (خصوصاً بائیں آنکھ میں) بائیں خصیۃ الرحم میں درد اور بھاری پن ہوتا ہے نیز ورم بھی ہوتا ہے۔ لیکچر دینے والوں کی دیرینہ حلق کی خرابی یکا یک کھانسنے کی خواہش

یہ خواہش اتنی اچانک ہوتی ہے کہ گلا گھٹتا ہے صبح اٹھنے پر گلے میں بلغم کے جمع ہوجانے سے ایک دم کھانسی۔ ۳ بجے پچھلی رات کو کھانسی، بلغم تاردار یہ دوا مرگی میں بھی کام آتی ہے جب کہ شعلہ یعنی سنسناہٹ معدے کے اوپر والے حصہ سے شروع ہوکر سینہ کی سامنے والی ہڈی کے دونوں طرف گزرتا ہوا حلق میں جاکر دم گھٹنے اور غشی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ ناخنوں کے نیچے ایک قسم کی خراش ہوتی ہے جس کو دانتوں سے کاٹنے سے آرام ملتا ہے۔ اس دوا میں مریض کو گرمی سے اور گرم چیزیں پینے سے آرام ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں اور ٹھنڈی ہوا میں تکلیف ہوتی ہے بہت سی شکایت ۳ بجے پچھلی رات کو زیادہ ہوتی ہیں۔ دم گھٹنے کے خدشہ کی وجہ سے مریض کو چلنا پڑتا ہے۔ حنجرے اور زخرہ کے مزمن نزلے۔ اعصابی درد سر، موٹاپا۔

علامات

دماغ۔ مرنے کا اندیشہ (معدہ کی تکالیف میں) بزدل۔ اپنے آپ پر بھروسہ کا نہ ہونا۔ لکھتے ہوئے لفظوں کے غلط ہجے لکھنا۔

سر۔ کانوں کے ٹھیک اوپر سر کے گرد سخت کس کر بندھی ہوئی پٹی کا احساس۔ آنکھ کے نزدیک سر میں درد، جیسے کہ میخ ٹھکی ہے۔ داہنی طرف کا درد جس کی زیادتی کھانسنے سے ہوتی ہے۔

آنکھ۔ شام کے وقت آنکھیں بڑی محسوس ہوتی ہیں اور ان کے سامنے مسلسل دھبے نظر آتے ہیں، ان میں ریت بھری محسوس ہوتی ہے۔ داہنی آنکھ میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گرم پانی بھرا ہے۔ داہنی آنکھ میں تاردار رطوبت، صبح کے وقت آنکھوں میں سرخی اور درد اور آنکھوں کے کناروں میں سفید رطوبت پپوٹوں پر ورم۔ پپوٹے بند ہوجاتے ہیں جن کو کھولنا مشکل ہوجاتا ہے شام کے وقت دیکھنے میں دقت۔ پربال، ناخونہ۔

ناک۔ ٹھنڈے کمرہ میں گھومنے یا بازو اٹھانے سے چھینکیں۔ داہنے نتھنے سے پتلی رطوبت (دوسرے دن گاڑھی) گرم کمرے میں جانے سے چھینکیں اور گرم کمرے میں ناک کا بند ہوجانا۔

منہ۔ منہ اور زبان میں شدید ٹیس جیسے جل گئی ہو۔ چلتے وقت حلق اور پھیپھڑوں میں گرمی کی وجہ سے منہ کھولنا پڑتا ہے۔ منہ میں تاردار بے مزہ ذائقہ کا بلغم۔ کئی گھنٹہ گزرنے کے بعد بھی منہ میں کھانے کا مزہ آئے۔

حلق۔ دن کے وقت حلق میں سفید لیسدار بلغم خون ملا ہوا۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد، نگلنے سے قبل درد مگر نگلتے ہوئے درد نہیں ہوتا۔ حلق کے داہنی طرف گرم ہوا کا احساس، اگرچہ معدہ ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ حلق میں ڈنک مارنے کا سا درد اور تحریک کھانسی کی رغبت کے ساتھ جس میں کمی چھینک سے ہوتی ہے حلق میں سرسراہٹ، خشک دورے والی کھانسی کی رغبت کے ساتھ، خصوصاً رات کے وقت تالو میں جلن۔ لیکچرار کی مزمن نزلاوی تکلیفات۔

معدہ۔ ریاح خارج ہونے سے معدہ کی کمزوری ہوجاتی ہے۔ فم معدہ سے اوپری مقام میں پریشانی تنفس میں دقت کے ساتھ۔

شکم ۔ آنتوں میں تیز مروڑ کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز ۔ پاخانہ کی یکایک حاجت اور دست۔ پرانی بواسیر کا دوبارہ عارضی طور پر ہو جانا۔

مثانہ ۔ داہنے گردے میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھاری بوجھ رکھ دیا گیا ہے۔ مگر دبانے سے اس احساس میں کمی ہو جاتی ہے لیکن ایک کھینچنے والا احساس باقی رہتا ہے۔

آلات تناسل زنانہ ۔ بائیں خصیۃ الرحم میں سوجن، سختی اور مسلسل ہلکا درد۔

آلات تنفس ۔ گھنٹوں مسلسل کھانسی جس کو رات کے وقت لیٹ جانے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ گلے میں سرسراہٹ جس سے کھانسی کے دورے ہوتے ہیں خصوصاً رات کے وقت۔ اچانک کھانسی کی خواہش یہ رغبت اتنی ناگہانی ہوتی ہے کہ بعض وقت دم گھٹتا محسوس ہوتا ہے۔ ہوا کی اور پھیپھڑوں کی نالی میں سرسراہٹ جس سے گلے میں خراش اور کھانسی ہوتی ہے۔ پچھلی رات بچوں کی کھانسی، تین بجے صبح کھانسی کے ساتھ جاگے صبح بستر سے اٹھتے وقت اچانک چھوٹی کھانسی حلق میں بلغم کے احساس سے۔ کالی کھانسی۔ دم گھٹنے کا احساس پھیپھڑوں میں تیز درد۔

سینہ ۔ تین بجے پچھلی رات سینہ کے سامنے والی ہڈی سے ریڑھ کی ہڈی تک درد۔ جس کو کروٹ بدلنے سے آرام ہوتا ہے۔

قلب ۔ چلنے سے تھک جانے پر دل کی حرکت بے قاعدہ۔

مخصوص خواص ۔ سستی اور تھکن۔ جو لیٹ جانے سے ، ریاح کے اخراج کے بعد پیشاب کرتے وقت بڑھ جاتی ہے۔ اعصابی بے چینی۔ ٹانگوں میں حرکت کرنے کے بعد درد۔

بخار ۔ سینہ کے پچھلے حصہ میں اور گدی میں سردی کا احساس۔

طاقت ۔ نمبرا سے نمبر۳ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو :۔

بیوسس ، کوریم ، ارجنٹم نائیٹریکم ، کالی بائی کرام ، کالی برومائڈ ، کاشیکم ، بیوفو ، ایلم سیپا (نزلہ کی زیادتی گرم کمرے میں)۔

لیکسس (نیند کے بعد تکلیف کی زیادتی)۔

اسکولس ہپ ، اٹروپیا ، گرنشیا ولا ، کریازوٹ ، سیپا (حلق میں بلغم کے اجتماع سے کھانسی)۔

Ammonium Benzoicum

امونیم بن زوئیکم

CHEMICAL SYMBOL : $NH_4 C_7 H_5 O_2$: 139.08

TRITURATION : 1x and higher.

اس دوا کی مخصوص علامتیں جو اب تک ثابت ہو چکی ہیں۔ یہ ہیں :۔ سر بھاری۔ پیشاب کم پیشاب دھوئیں کا سا۔ دایاں گردہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ گٹھیا بشرطیکہ اس میں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ

میں رطوبت یا پتھری کے نشان ہوں۔ (یعنی عضو ماؤف کے جوڑوں میں ایک قسم کا مادہ جمع ہو جاتا ہے جو دیکھنے میں کھریا مٹی سے مشابہ ہے)۔

اس دوا میں دایاں حصہ جسم زیادہ مبتلا رہتا ہے۔ یہ دوا البیومنیریا کے لیے مفید ہے۔ خصوصاً جب کہ یہ شکایت گٹھیاوی مزاج انسانوں میں پائی جائے۔

علامات

سر ۔ سر میں بھاری پن۔

آنکھ ۔ آنکھوں میں ورم اور درد کا احساس۔ پپوٹے متورم۔

چہرہ ۔ پھولا ہوا۔ پپوٹے متورم۔

زبان ۔ زبان کے نیچے داہنی طرف ورم (گلٹی کی طرح)۔

معدہ ۔ کھانے کے بعد ڈکار۔ معدہ میں گرمی بڑھی ہوئی۔

مثانہ ۔ داہنے گردے کے مقام میں کمر کو تکیہ پر جھکانے سے درد۔ پیشاب کم دھوئیں کا سا اور پیشاب میں تیز بو۔ پیشاب میں البیومن۔ پیشاب مقدار میں کم۔

آلات تنفس ۔ حنجرے میں بلغم کی زیادتی جس سے بار بار کھنکھارنے اور تھوکنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

پیٹھ ۔ کمر میں درد ، پاخانہ کی فوری حاجت کے ساتھ۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو :۔

(بنفشہ ، بنزوک ایسڈ ، کالیشیکم اور دیگر مرکبات امونیا۔ البیومنیریا میں مقابلہ کرو :۔ کالمیا ، ہیلونائس۔ مرک کار ، بربرس ، ولگیرس اور کینتھرس۔ نیز بینزائم ، کالیشیکم اور اریٹیکا یورنس۔

طاقت ۔ نمبر۲ سے نمبر۶ تک۔

Ammonium Picricum

امونیم پکریکم

CHEMICAL SYMBOL : $C_6 H_2 (NO_2)_3 . ONH_4$: 246.08

SYNONYMS : Picrate of Ammonium

TRITURATION : 1x and higher.

ڈاکٹر ایلن اپنی مشہور انسائیکلوپیڈیا میں اس دوا کے متعلق اس طرح فرماتے ہیں :۔ "گدی کے داہنی طرف کے لوتھی اعصابی درد یہ درد کان ، آنکھ کے حلقے اور جبڑے تک جاتے ہیں۔ ان مستورات کا چکر جن کو حیض کی بے قاعدگی ہو"۔

ڈاکٹر ہیل جنہوں نے پہلے پہل اس دوا کو ہومیوپیتھی میں شامل کیا لکھتے ہیں کہ "یہ دوا دماغ اور

حرام مغز کے ورم کو دور کرتی ہے۔"

گدی میں اور کان سے پیچھے ہڈی کے ابھار میں بھاری پن اور دبانے والے درد۔ سر کے دونوں جانب کنپٹیوں میں اور آنکھوں میں درد۔ دماغ نہ تو کام کر سکتا ہے۔ اور نہ کام کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے۔ سنگونیریا اور سمی سی فوگا کی طرح صفراوی درد سر گاہ بگاہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اس دوا سے ایک ایسا مریض اچھا کیا جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ "ایک درمیانی عمر کی نائی موٹی عورت کو ہر چھٹے یا آٹھویں دن صبح کے وقت جاگتے ہی گدی میں سخت درد ہوتا تھا۔ سر میں بھاری پن ہو جاتا تھا۔ اور اٹھنے پر چکر آتا تھا۔ اٹھنے پر درد سر کی زیادتی ہوتی تھی اور درد سر کے دونوں اطراف سے ہوتا ہوا کنپٹیوں اور آنکھوں تک پہنچتا تھا۔ بعد دوپہر متلی۔ کھٹی اور صفراوی رطوبت کی قے ہوتی تھی۔

دوسرا مریض ایک ڈاکٹر تھا۔ جو گاڑی میں سے گر گیا۔ اور اس کی گدی میں چوٹ آگئی، چوٹ سے زیادہ اس کو ڈر اور وہم تھا۔

کچھ دنوں کے بعد مریض نے محسوس کیا کہ بستر میں کروٹ بدلنے سے، سر گھمانے سے اور جھکنے سے گدی میں ایک قسم کا ایسا احساس ہوتا ہے۔ جیسے دل رک رک کر حرکت کر رہا ہے کئی دواؤں کے بعد امونیم پکریکم سے صحت یاب ہوا۔"

ڈاکٹر کلارک کا خیال ہے کہ چونکہ اس دوا میں پکرک ایسڈ کی زیادتی ہے اس لئے مندرجہ صدر مریضوں کو پکرک ایسڈ ہی ٹھیک کر سکتا ہے۔ ان کے خیال میں پکرک ایسڈ امونیم پکریکم سے بہتر ہے۔

یہ دوا ملیریا بخاروں میں اعصابی دردوں میں مفید ہے۔

طاقت ۔ تجزیہ ۳ سے بجز ۳۰ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

کلکیریا پکریکم، پکرک ایسڈ، سمی سی فوگا، سنگونیریا، فیرم پکریکا۔

Ammonium Phosphoricum

امونیم فاسفوریکم

CHEMICAL SYMBOL : $(NH_4)_2$ HPO4; 132.13
SYNONYMS : Phosphate of ammonium
Diammonium or thophosphate
TRITURATION : 1x and higher.

یہ دوا گٹھیا کے پرانے مریضوں میں جن کے جوڑوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہوں مفید ہے۔ نیز مزمن کھانسی میں مفید ہے۔

لقوہ۔ کندھوں کے جوڑوں میں درد۔ سینہ کے گرد تنگی۔ اعضاء کا بھاری پن اور لڑکھڑانا، ذرا سی ہوا کے جھونکے سے سردی۔ مگر اس دوا کا اصل فائدہ گٹھیا کے پرانے مرض میں ہے۔ جس میں جوڑوں میں گانٹھیں

پڑ گئی ہوں۔ ہاتھوں کی انگلیوں کے جوڑوں میں اور پشت میں گانٹھیں۔

نیز زکام صرف صبح کے وقت ہوتا ہے۔ جس میں چھینکیں آتی ہیں اور ناک سے پانی بہتا ہے گہری گہری کھانسی جس کے ساتھ سبزی مائل رطوبت کا اخراج۔

پیشاب میں گلابی رنگ کا رسوب۔

طاقت۔ بجز ۳ سے بجز ۳۰ تک۔

Ammonium Carbonicum

امونیم کاربونیکم

CHEMICAL SYMBOL : $NH_2\ HCO_3$; $NH_4\ NH_2\ CO_3$: 157.12
SYNONYMS : Volatile Salt.
SOLUTION : 1x in distilled water.
DILUTION : 2x and higher with distilled water.

یہ دوا آتش سوزک اور جسم کے اندر گہرا اثر پیدا کرنے والی ہے۔ بہت جلد خون کے اندر تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔ جسم کے تمام افعال کو ایک دم تہہ و بالا کر دیتی ہے۔ اور جسم میں ایک قسم کا زہر پیدا کر دیتی ہے جس سے لاثم کی نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔

اس دوا کی تمام رطوبتیں تیز ہوتی ہیں۔ مثلاً تھوک تیز ہوتا ہے۔ جس کے بہنے سے ہونٹوں میں جلن اور زخم ہو جاتے ہیں۔ اور ہونٹ درمیان سے اور کناروں سے پھٹ جاتے ہیں۔ آنکھوں کی رطوبت سے پپوٹے خشک ہو جاتے ہیں اور پھٹ جاتے ہیں۔ پاخانہ کی تیزی سے مبرز میں جلن اور زخم ہو جاتے ہیں اور اسی طرح عورتوں کے آلات تناسل بھی چھل جاتے یا زخمی ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ حیض کے خون کی تیزی سے یا سیلان الرحم کی تیزی سے ہو۔

اس دوا کا خون سیاہ اور پتلا ہوتا ہے۔ اور وہ جمتا بالکل نہیں۔ چنانچہ ناک سے۔ مثانہ سے، آنتوں سے، یا مستورات کے آلات تناسل سے نکلا ہوا خون بالکل نہیں جمتا۔ یہ سیاہ رنگ خون کا ظاہر کرتا ہے کہ جسم میں ایک بڑی خرابی کا آغاز ہو رہا ہے۔

دل پر یہ دوا شدید اثر کرتی ہے۔ یعنی دل کا دھڑکنا ہر جگہ جسم سے سنا جا سکتا ہے۔ اور دل کی یہ دھڑکن ہر حرکت سے بڑھ جاتی ہے دل کی اس دھڑکن کے ساتھ ساتھ مریض بالکل نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔

امونیم کارب سے خون کے اندر زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ لال بخاروں میں اور زہر بادیں۔

دل کی کمزوری کے لئے بشرطیکہ مریض بہت کمزور ہو چکا ہو، سوکھتا جا رہا ہو اور ذرا سی حرکت دل کی دھڑکن کو بڑھا دے تو امونیم کارب بہت مفید ہے مستورات میں یہ ایک خاص بات دیکھی گئی ہے کہ ہر دفعہ حیض کے وقت وہ نڈھال ہو جاتی ہیں۔ اور حیض شروع ہونے کے پہلے دن ان کو بہت دست آتے ہیں

دمہ میں یہ دوا بعض وقت بڑی مفید ہے۔ گرم کرہ میں سانس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا میں کم ہو جاتی ہے۔ لیکن مریض کی باقی جسمانی حالت سردی سے یا سرد ہوا سے بدتر ہو جاتی ہے۔

اس دوا کا ایک عام فعل ہڈیوں میں درد ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ دانتوں میں ہر موسم کی تبدیلی پر درد پیدا ہو جاتا ہے اور منہ کے یک دم ٹھنڈے یا گرم ہونے سے بھی دانتوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔

بال گر جاتے ہیں، انگلیوں کے ناخن زرد پڑ جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کے گل جانے سے دانت خالی ہو جاتے ہیں۔ نیز مسوڑھوں سے خون بہتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے اندر آکسیجن کی کمی ہے۔

آکسیجن کی کمی شروع سے آخر تک اس دوا میں پائی جاتی ہے اسی لئے اس دوا کا مریض ٹھنڈی اور کھلی ہوا میں موسم برسات میں نہانے سے تکلیف پاتا ہے اور گرمی کے موسم میں آرام محسوس کرتا ہے۔

ایک خاص علامت اس دوا کی یہ ہے کہ صبح منہ دھونے سے، نہانے سے نکسیر پھوٹتی ہے کھانسی دو سے پانچ بجے صبح تک تکلیف دہ ہوتی ہے۔

بچوں میں خاص یہ بات دیکھی گئی ہے۔ کہ وہ ناک صاف نہیں کر سکتے۔ یعنی ناک سے زور سے رطوبت نہیں نکال سکتے۔ زکام خشک اور ناک بند ہو جاتی ہے۔ رات کو منہ سے سانس لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ دماغ بھی اس دوا کے بہت کچھ زیر اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ دن کو نیند کا غلبہ اور رات کو نیند میں موت کے و دیگر پریشان کن خواب نظر آتے ہیں۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بے پروائی سستی، کاہلی، بزدلی اور بدمزاجی آ جاتی ہے۔ اور رونے کو جی چاہتا ہے۔ ڈاکٹر گلاڈون نے امونیم کارب سے ایک آدمی کے میلے رہنے کی عادت کو دور کیا ہے۔

یہ دوا موٹی اور سست عورتوں نیز ان بچوں کے لئے جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں مفید ہے یا ان عورتوں کے لئے جو ہمیشہ لخلخہ سونگھنے کی عادی ہوں۔ یہ دوا جسم کے داہنے حصہ پر زیادہ اثر کرتی ہے۔

یہ دوا موٹی تازی مستورات کے لئے جو موسم سرما میں بہت جلدی سردی کھا جائیں مفید ہے۔ رات کے وقت اور صبح تین بجے تکلیفات کا بڑھنا اس میں نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون آنا۔ خونی بواسیر۔ حیض کے ایام میں مبرز سے سیلان خون۔ خون ملی بلغم کھانسی کے ساتھ۔ سرسراہٹ والی کھانسی۔ دمہ کھانسی صبح دو بجے سے پانچ بجے تک۔ قلب کے مقام میں پریشانی، دھڑکن اور غشی کی حد تک کمزوری، جوڑ کے جوڑوں اور ہاتھوں میں درد جیسے تھکاوٹ سے ہو۔ پاؤں کے انگوٹھے اور کلائی میں درد جیسے موچ سے یا جوڑ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے ہو۔ درد جیسے جوڑ بندوں کی سکڑن سے ہو۔ بازوؤں اور ہاتھوں کا سن ہونا اور اکڑ جانا۔ باجرے کے سے دانے۔ غدود متورم۔ درد سر زیادہ تر صبح کے وقت متلی کے ساتھ۔ درد سر دبانے والے، ہتھوڑے لگنے کے سے اور پھاڑنے والے جیسے سر کے تمام حصص پیشانی کے راستہ باہر نکل آتے ہوں۔ دماغ میں ڈھیلے پن کا احساس، جدھر بھی سر کو موڑا جائے دماغ لڑھکتا محسوس ہو۔ آنکھوں میں جلن اور خشکی، آنکھوں کے سامنے سیاہ نشان اور ستارے۔ موتیا بند آنکھوں

کے زیادہ استعمال سے آنکھوں میں عضلاتی خرابی، سفید اشیاء پر دیکھنے سے زرد دھبے دکھائی دیں۔ ناخونہ ناک کی نوک پر پھوڑا، چہرہ کی جلد کھنچی ہوئی جیسے متورم ہے۔

سانس متعفن۔ حلق میں درد اور ورم جیسے اس میں کوئی چیز چبھ رہی ہے۔ چھیلن اور نگلنے میں دقت، متلی قے اور منہ میں پانی کا اجتماع، جس کی زیادتی کھانے کے بعد ہو۔ پاخانہ سخت اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں حیض کے دوران بواسیر کھڑے ہونے پر اڑی میں درد۔ پاؤں کے انگوٹھے کی گٹھیا۔

علامات

دماغ۔ بے پروائی اور سستی۔ طبیعت ہر وقت گری ہوئی۔ بھول جانا۔ بولنے اور لکھنے میں غلطیاں کرنا۔ مزاج میں چڑچڑا پن۔ طوفانی موسم میں غمگینی، پریشانی رونے کے ساتھ۔

سر۔ بار بار چکر کے دورے جیسے ہر چیز دورے میں گھوم رہی ہے۔ صبح کے وقت اٹھنے کے بعد جو تمام دن رہیں۔ لیکن زیادہ شام کے وقت نیز رات کے وقت جب سر کو حرکت دی جائے۔ درد سر صبح کے وقت بستر میں متلی، اور رطوبت کے منہ کو چڑھ آنے کے ساتھ، جیسے قے ہوگی۔ سر کے مختلف حصص میں سوئیاں چبھیں۔ دماغ کے ڈھیلے ہونے کا احساس۔ جیسے دماغ جھکی ہوئی جانب میں لڑھک گیا ہے کھانے کے بعد بھاری پن۔ پیشانی میں اور چاند پر دبانے والا ابھار۔ جیسے سر پھٹ جائے گا۔ (کونائٹ، برائی اونیا، نیٹرم میور) سر میں ہلکے پن کا احساس۔ رات کے وقت اور جاگنے پر سر میں خون کا اجتماع۔ چہرے پر گرمی، پیشانی پر کھانے کے بعد، ٹھنڈی ہوا چلنے کے وقت ٹیکن اور دبانے والا درد۔ اس کو گرم کرنے اور دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ کھوپڑی میں شدید خارش۔ پیشانی کی ہڈی کی جھلی میں کھینچنے والا درد۔ جس کی وجہ سے صبح نیند سے جاگ جائے۔ یہ درد صبح اٹھنے کے بعد جاتا رہتا ہے۔ کھوپڑی اور بال چھونے سے درد کریں۔

کان۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں۔ سننے میں دقت۔ دانت پیستے وقت کانوں، آنکھوں اور ناک میں جھٹکے کانوں سے اوپر خارش جو تمام جسم پر پھیل جائے، داہنے گلسوئے کے غدود میں سخت ورم۔

آنکھ۔ ازدواج البصر۔ روشنی سے نفرت آنکھوں میں جلن کے ساتھ، بینائی کے تو م خصوصاً تیز یا چمکدار رنگوں میں سینے پرونے کے بعد آنکھوں کے سامنے ایک بڑا سیاہ نقطہ متحرک سا۔ داہنی آنکھ کا موتیا بند۔ پپوٹوں پر دباؤ جس کی وجہ سے مریض آنکھوں کو نہیں کھول سکتا۔ حالانکہ وہ جاگتا ہوتا ہے۔ آنکھوں میں کسک پپوٹوں میں جلن کے ساتھ، داہنے اوپری پپوٹے پر گرم ہانجنی کھنچاؤ کے ساتھ۔ آنکھیں متورم اور بینائی میں دھندلا پن آنکھیں بالکل سرخ اور ان میں سے پانی بہے۔

ناک۔ نکسیر (ایکونائٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا) صبح کے وقت منہ دھونے پر۔ تیز رطوبت کا بہنا (آرسنک البم، ایلیم سیپا) ناک سے جلتی ہوئی رطوبت بہے جس میں زکام۔ خشک زکام۔ رات کے وقت ناک بند ہو جانا اور منہ سے سانس لینے کی ضرورت (نیٹرم آرس، نکس وامیکا) بغیر زکام کے ناک کا رات کو بند ہونا۔ جھکنے پر ناک

کی نوک میں خون کا اجتماع۔ بار بار ناک سے خون ملی رطوبت چھنکے۔ ناک سے بدبو۔

چہرہ۔ دماغی محنت کرنے پر اور کھانے کے بعد اور کھاتے وقت چہرے کا تمتمانا۔ منہ کے گرد کھجلی کے دانے، حیض کے دوران منہ پر پھوڑے اور ہرپیٹک کے سے آبلے۔ منہ کے کناروں پر پھوڑے کا سا درد، پھٹن اور جلن۔ چہرہ زرد اور پھولا۔ رخسار گھسوٹے اور گردن کے غدودوں میں سخت ورم جھلیاں۔ نچلا ہونٹ درمیان میں پھٹا ہوا۔ جس میں جلن ہو۔ اور خون بہے۔ ہونٹ نیلے۔ نچلے ہونٹ کی اندرونی جانب درد بھرے اور جلن دار آبلے۔

منہ۔ رات کو بستر پر جاتے ہی دانت میں درد۔ آپس میں دانتوں کو دبانے سے درد۔ دانت بڑے محسوس ہوتے ہیں۔ (کاربو اینی ملس، نائٹرک ایسڈ، مرک) زبان پر دانے۔ دانتوں کو آپس میں دبانے سے سر آنکھوں اور کانوں میں جھٹکے۔ چباتے وقت داڑھوں میں سوئیاں چبھیں۔ حیض کے دوران کھینچنے والا درد دانت جس میں کمی کھانے سے ہو۔ اور زیادتی گرم اشیاء پینے سے۔ مسوڑھے بے حد ذکی الحس اور ان سے جلد خون آئے۔ دانت کی جڑ میں زخم کا احساس۔ تھوک کی زیادتی خوراک کا کھٹا یا کسیلا ذائقہ۔ حلق اور منہ میں خشکی۔ چباتے وقت جبڑے میں کڑکن۔ بعض اوقات بولنے میں دقت ہو جیسے اعضاء کی کمزوری سے ہوتی ہے نیز درد سر سے۔ منہ کی اندرونی جانب سرخی اور ورم اور چھیلن کا سا درد۔

حلق۔ حلق سے غذا کی نالی تک شراب کی سی جلن، حلق کا کھرکھراپن اور چھیلن (کاربو وج، کاسٹیکم، فاسفورس، پلساٹیلا، رہوٹکس) کھانا نگلتے وقت حلق میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے حلق کا دایاں غدود متورم ہے گلے میں بدبودار زخم۔ گلے کے غدودوں میں زہریلے زخم (رانتھیمس، بپٹیشیا، میوریٹک ایسڈ) لال بخار، خناق وبائی و ناک کی بندش، بچہ نیند سے چونک پڑتا ہے کیونکہ سانس نہیں آتی، غدود متورم اور نیلگوں، اور حلق میں متعفن بلغم کا زیادہ مقدار میں ہونا، حلق میں جلن دار درد۔

معدہ۔ کھانے کے بعد یا رات کے وقت، معدہ میں بوجھ، کھانے کے بعد متلی۔ دبانے سے معدے میں درد سخت بھوک مگر تھوڑا کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہے ڈکار خالی یا نامکمل یا ان کا بالکل بند ہو جانا۔ معدہ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ معدہ میں حدت جو آنتوں میں پھیلے، مسلسل پیاس لیکن بھوک نہ ہو۔ صرف روٹی، ٹھنڈی غذا اور مٹھائیوں کی خواہش۔ کھانے کے دوران چہرے میں حدت، درد سر، متلی اور کمزوری۔ صبح کے وقت جاگنے کے بعد متلی۔ متلی اور جو کچھ کھایا ہے اس کی قے، جس کے بعد منہ کا ذائقہ کھٹا ہو۔ معدے میں درد، منہ میں پانی آنے کے ساتھ۔

شکم۔ شام کے وقت ریاح کی زیادتی۔ گلبریوں میں شام کے وقت لچکدار (زم)، ورم اور اس میں پھوڑے کا سا درد، شکم میں درد اور گڑگڑاہٹ۔ تلی کی تکلیفات۔ ناف کے اوپر دباؤ۔ شکم کے بائیں جانب دبانے والا درد آنتوں میں یکایک درد بھری سکڑن جو فم معدہ کو جائے جس میں کمی دبانے سے ہو اور لیٹنے سے بالکل ختم ہو جائے درد شکم اور کندھوں کی ہڈیوں کے درمیان درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ بواسیر کے مسے باہر نکلتے ہیں۔ مبرز میں خارش، ملین پاخانے کے پہلے اور پیچھے شکم

میں کاٹنے والا درد۔ پاخانہ کے وقت اور بعد میں خون کا آنا۔ پاخانہ رکا ہوا اور سخت، مگر بعد میں نرم۔ درد بھرے دست۔ پاخانے آدن ملے پاخانہ کی سختی کی وجہ سے قبض۔ پاخانہ کے بعد مذی کا اخراج۔ پاخانہ کے بعد بواسیر کے مسے باہر نکل آئیں اور ان میں بہت دیر تک رہنے والے درد ہوں۔ مریض چل نہ سکے۔ مسے بلا پاخانہ کرنے کے بھی باہر آجائیں۔ مقعد میں جلن جس کی وجہ سے رات کو سو نہ سکے اس جلن پر مڑوڑ کی وجہ سے بستر سے اٹھنا پڑے۔

مثانہ۔ مثانہ میں شدید اینٹھن۔ نیند میں از خود پیشاب کا ہو جانا۔ مثانہ پر پیشاب کا بوجھ کاٹنے والے دردوں کے ساتھ رات کے وقت بار بار پیشاب۔ صبح کے وقت نیند میں از خود پیشاب نکل جائے۔ پیشاب پیلاہٹ کے سے رسوب کے ساتھ۔ پیشاب میں سفیدی مائل رسوب۔ پیشاب گندا، متعفن اور خون ملا۔

آلات تناسل مردانہ۔ فوطوں اور منی کی نالیوں میں درد۔ بغیر خواہش کے استادگیاں۔ منی کا اخراج خصیوں میں چھونے سے ذکی الحس جس کی زیادتی استادگیوں سے ہو۔ خصیے اور فوطے تنگ جائیں جس کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا پڑے شدید خواہش نفسانی قریب قریب استادگیوں کے بغیر ہر روز رات کو احتلام۔ آلات پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ۔ اندام نہانی کے بیرونی حصہ کا ورم، خارش اور جلن (آرسنک، کینتھرس، کریازوٹ، مرک سلفر) حیض کا جلد جلد ہونا اور خون کی زیادتی (ایلو، کلکیریا کارب، نکس وامیکا) رات کے وقت بیٹھنے اور گاڑی میں چڑھنے سے حیض کے خون کی زیادتی، حیض کے شروع ہونے پر ہیضہ کی سی علامتیں یعنی دست، قے بے حد کمزوری اور جسم کا نیلا پن (حیض کا خون تیز، خون کالا اور چھیچھڑے (کروکس، سائیکلمن، اگنیشیا، پلاٹینا) حیض کا خون تیز جس سے رانوں پر زخم ہو جاتے ہیں۔ (سلفر) حیض کے دوران تمام جسم میں بے حد تھکن (کاربو اینی ملس) اور کوکولس) خصوصاً رانوں کی جس کے ساتھ جمائیاں، دانت کا درد، کمر میں اور جوڑوں میں درد اور جاڑا ہو اسیلان الرحم تیز اور خارش پیدا کرنے والا، جنس مخالف سے نفرت، شکم اور شرمگاہ کی نالی میں شدید پھٹن۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں بلغم کا اجتماع اور بھرآواز کا بھاری پن۔ چند قدم چلنے پر بھی سانس کا پھولنا (کونائٹ، آرسنک، کلکیریا کارب اور کیکٹس) خشک کھانسی خصوصاً رات کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حلق میں مٹی کے ذرات بھرے ہوئے ہیں۔ ہر روز تین بجے صبح شدید کھانسی (ڈروسرا، کالی کارب) حنجرے میں خراش سے دمہ کی کھانسی اور اس کے ساتھ سینہ میں تنگی کا احساس۔ جھکنے سے سینہ میں داہنی طرف سوئیوں کا چبھنا۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ کھانسی ہر روز صبح تین بجے تنفس میں دقت، دھڑکن اور سینہ میں جلن کے ساتھ سینہ میں تھکاوٹ کا احساس تنفس آہستہ خراٹے دار اور دقت سے ہو۔ موسم سرما کا نزلہ، پیچھے بلغم اور خون کے دھبوں کے ساتھ۔ چند زینے چڑھنے پر بھی تنفس میں بے حد دقت، جس میں کمی کھلی ہوا میں ہو۔ مریض گرم مکان میں داخل ہونے سے ڈرے، کیونکہ اس میں بے حد کمزوری اور تنفس میں دقت ہوتی ہے۔ سینہ کی بائیں جانب سوئیاں چبھیں جن کی وجہ سے بائیں جانب نہ لیٹ سکے سینہ کا نچلا حصہ زیادہ تر ماؤف ہوتا ہے۔

قلب اور نبض۔ دل کی دھڑکن کا بڑھنا اور اس کے ساتھ مرنے کی سی بے چینی۔ ٹھنڈا پسینہ۔ بولنے کے ناقابل سانس کی تکلیف اور ہاتھوں کا کانپنا، نبض تیز، قلب کمزور، تنفس میں دقت اور دھڑکن کے ساتھ جاگ پڑنا۔ بار بار دھڑکن کے دورے، فم معدہ میں سکون اور کمزوری کے احساس کے ساتھ درد دل۔

پیٹھ اور گردن۔ کمر میں شدید درد جسم کے ٹھنڈا ہونے کے ساتھ۔ دن کے دوران صرف آرام کرنے کی حالت میں کمر اور جوڑوں میں کھینچنے والا اور دبانے والا درد، دمچی میں سوئیاں چبھیں۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے بازو میں اینٹھن جس کی وجہ سے بازو پیچھے کھنچ جاتا ہے۔ داہنے بازو میں بھاری پن اور کمزوری کا احساس۔ انگلیوں کے سروں پر ورم۔ بسری۔ بغل کے غدود متورم اور درد کریں کہنی کے جوڑ میں کڑکن جب ہلایا جائے۔ کلائی میں ہاتھوں کی پشت میں اور انگوٹھوں میں درد ہاتھ کانپیں، ہاتھوں کی جلد پھٹ جائے۔ ہتھیلیوں کی جلد اکڑے۔ ٹھنڈے پانی میں دھونے سے ہاتھ نیلے دکھائی دیں اور جن کی جلد پھٹ جائے۔

ٹانگوں میں بے چینی، سوتے وقت پاؤں کا ٹھنڈا ہونا، رات کے وقت بستر میں پاؤں کے انگوٹھے کا درد ورم اور سرخی اور تمام پاؤں سوج جائے چوتڑ کے جوڑ میں شدید درد۔ جب چل رہا ہو۔ کھڑی ہوئی حالت میں یا زیادہ چلنے سے ایڑی میں درد جیسے پھٹ رہی ہے۔ یا پک رہی ہے۔ پاؤں کانپیں۔ ٹانگیں اکثر سو جائیں جب کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا رات کے وقت بستر میں لیٹا ہو۔ صبح جاگنے پر ایڑیوں میں شدید درد جیسے ہڈی تک زخم ہو گیا ہے۔

تمام اعضاء میں رات کے وقت درد، اکڑیں کترنے والے درد کے ساتھ۔ اعضاء کو پھیلانے کی خواہش، جوڑوں میں پھٹن جس میں کمی بستر کی گرمی سے ہو، ٹخنے اور پاؤں کی ایڑیوں میں پھٹن جس میں کمی بستر کی گرمی سے ہو۔

مخصوص خواص۔ تمام دن تھکن کا احساس، کھلی ہوا کو برداشت نہ کر سکنا (کوکولس، سیپیا، بیلسیا) جسم کے داہنی جانب کا بہ نسبت بائیں کے زیادہ ماؤف ہونا، جسم میں گنگرین کی رغبت۔

جلد۔ شدید خارش، کھجلانے کے بعد آبلوں کا نمودار ہونا جن میں جلن ہوتی ہے۔ جسم کا اوپر والا حصہ لال بخار کی طرح سرخ (بیلاڈونا) جسم پر بدنما دھبے۔ متعدی لال بخار۔ بوڑھے آدمیوں کا زہر باد جب دماغی علامات پیدا ہو جائیں۔ بعض اوقات پھوڑوں کے رات کے دردوں کو اس دوا سے سکون ہوتا ہے۔ قوت حیات میں کمی کی وجہ سے ابھار پوری طرح تیار نہ ہوں۔ ہاتھوں، پاؤں کی گھٹوں میں ٹانگوں کے درمیان، مقعد کے گرد اور آلات تناسل پر اکوتہ۔

نیند۔ نیند سے اکثر چونکنا اور بھڑکنا (اکونائٹ، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، ہیوسمس) رات میں پریشانی۔ خون میں آکسیجن کے کم ہو جانے سے نیند کا غلبہ۔ دن کے دوران نیند کا غلبہ۔ بعد دوپہر سونا پڑے یا آنکھوں میں درد، خواب، شہوانی، دل خوش کن، پریشان کن خطرہ کے۔ جن بھوتوں کے، مرنے کے، مردہ اشخاص کے جھگڑوں کے، ڈانٹ پھٹکار کے۔

بخار۔ شام کے وقت سردی یا جاڑا۔ صبح کے وقت روزانہ ماتھے پر پسینہ۔ بخار شام کے وقت خصوصاً چہرے میں ٹھنڈے پاؤں کے ساتھ۔ دق کا بخار صبح کے وقت پسینہ خصوصاً جوڑوں پر دن اور رات مسلسل پسینہ۔

نوٹ:۔ یہ دوا کمزور دموی مزاج آدمیوں کے لئے اور ان مستورات کے لئے جو نازک مزاج ہوں اور ہر وقت للخلہ سونگھنے کی عادی ہوں۔ خنازیری بچوں اور بوڑھے آدمیوں کے لئے مخصوص ہے۔

طاقت۔ بنبر ۶ سے بنبر ۳۰ تک۔

کمی اور زیادتی۔ معدہ کے بل لیٹنے سے (نائٹرک ایسڈ) داہنی طرف لیٹنے سے، درد والی کروٹ لیٹنے سے بیرونی دباؤ سے، گرم کمرے میں، خشک ہوا میں علامات کم ہوتی ہیں۔ ٹھنڈی کھلی ہوا سے ذکی الحس ہوتا ہے مرطوب طوفانی موسم میں، نہانے سے ماؤف حصص کو دھونے اور ٹھنڈی تر اشیاء لگانے سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔ ۳ سے ۵ بجے صبح تک بہت سی تکلیفات بڑھتی ہیں۔ حیض کے دوران تکلیفات بڑھتی ہیں۔ دوہرا ہو جانے سے علامتیں بڑھتی ہیں۔ منہ دھونے سے نکسیر پھوٹتی ہے۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر آرنیکا، کیمفر، ہیپر سلفر، بادام، زیتون اور ریندی کے تیل اور ترکاریوں کے تیزابوں سے زائل ہوتا ہے۔

یہ دوا سانپوں کے زہر (شلا لیکیسس، ناجا، ایپس کے اثر کو زائل کر دیتی ہے۔ ینز رسٹاکس اور کوئے کے دھوئیں سے پیدا شدہ زہر کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

مقابلہ کرو:۔ امونیا کے دیگر مرکبات، انٹم ٹارٹ، آرسنک، اودم رسانے والی سینہ کی ہڈی پر کھلنے کا ساوزن۔ لیکن اودم میں نیند کا غلبہ اور صدر دل میں ورم کم ہوتا ہے (لیکیسس) امونیا کارب کا مخالف ہے لیکن اودم میں نیند کا غلبہ — کاسٹیکم کے مخالف ہے (کافیا)، نا سنوری، بلسائیلا، سلفر۔

Ammonium Causticum

امونیم کاسٹیکم

CHEMICAL SYMBOL : NH_4HO

SYNONYMS : Ammonia water Ammonium Hydrate.

Ammonia-gas NH_3; 17.034 is dissolved water is colourless transparent liquid, with specific odour, strongly alkaline taste and reaction, sp. gr. 0.009 contains 2% gas

یہ دوا مقوی قلب ہے اور دل کی حرکت کی کمی سے پیدا شدہ غشی یعنی سکتہ، خون کے شریانوں یا رگوں میں رک جانے میں، خون کے آنے میں، سانپ کاٹنے میں اور خون کے دوران میں خرابی کی وجہ سے جلد کے

سینلے ہو جانے میں مفید ہے اور کلوروفارم کی بے ہوشی کے بعد سونگھائی جاسکتی ہے۔

بلغمی جھلی کی سوجن اور اس کے زخم اس دوا کے استعمال میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دوا امونیم کارب سے بہت ملتی جلتی ہے اور کاسٹیک کی وجہ سے اس دوا میں جلن ہے۔ مثلاً حلق، غذا کی نالی اور معدہ میں جلن کا احساس ہوتا رہتا ہے زبان پر اور منہ کے اندرونی حصہ میں سفید داغ پائے ہیں۔ پیاس کی زیادتی اور شدید سے ہوتی ہے آواز کمزور اور دھیمی، بول چال ٹوٹی پھوٹی اور آواز کا بیٹھ جانا۔ سانس کی تکلیف، مریض سانس لینے کے لئے بے چین رہتا ہے۔

امونیا کارب کی طرح اس کا مریض بھی بزدل اور پست ہمت ہوتا ہے۔ اور ذرا ذرا سی بات میں، یا واقعہ پر ڈر جاتا ہے۔

لرزہ بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے اس دوا کو کندھوں اور رانوں کے عضلات کے بائی کے دردوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلغمی جھلیوں سے خون کا اجرار ہوتا ہے۔ شام کے وقت دماغ میں تحریک سی پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

دماغ ۔ بزدلی اور ڈر

سر ۔ اس امر کا احساس کہ دماغ درمیان میں ابر دوا طراف میں اور پیچھے کی طرف نکلا ہوا ہے اور یہ کہ کھوپڑی میں میخ ٹھکی ہے اس احساس میں کوئی درد وغیرہ یا مریض کو پریشانی نہیں ہوتی۔

ناک ۔ ناک کی اوپری جلد میں ایک عجیب قسم کی سرخی، ناک بند۔ بہتا ہوا زکام۔

چہرہ ۔ چہرہ بالکل زرد، چہرے سے تکلیف کے آثار نیچے کا ہونٹھ سوجا ہوا (قدرے) قدرتی سے ہین گنا درمیان میں سیاہی۔ ہونٹھوں اور ناک کی اندرونی جھلی گلی ہوئے جبڑے کے نیچے کے دونوں طرف کے غدود سوجے ہوئے۔

منہ ۔ خون ملے ہوئے تھوک کی زیادتی۔ زبان کی جڑ اور غذا کی نالی کے پیچھے کے حصہ میں جلن اور کھرچن ہونٹھ، مسوڑے اور زبان پر ورم

حلق ۔ غذا کی نالی میں جلن خشکی، نگلنے میں سخت تکلیف اکوے یعنی کاگ پر سفید جھلی، غدودوں پر ورم کو المبا اور متورم۔

معدہ ۔ شدت کی پیاس، خون اور بلغم کی قے اور معدے کے اوپر والے حصہ پر بہت درد۔ معدہ کی غذا کا شدت سے منہ اور ناک کے راستہ نکلنا۔ غذا کی نالی میں جلن مگر معدہ میں جلن نہیں ہوتی۔

شکم ۔ درد اور اپھار۔ آنتوں میں ریاح سے گڑگڑاہٹ۔

پاخانہ اور مبرز ۔ خون ملے پاخانہ کی زیادتی، مروڑ۔

مثانہ ۔ پیشاب سرخ اور کبھی کالا۔ پیشاب میں البیومن اور ہائی لین کاسٹ کے سوپ

آلات تناسل زنانہ ۔ حیض پندرہ یوم قبل از وقت اور خون کی زیادتی۔

آلات تنفس ۔ مزمن کھانسی بلغم کی زیادتی کے ساتھ۔ بلغم میں خون کی دھاریاں۔ سانس کی تکلیف آواز کا بیٹھ جانا۔ حلق میں جلن اور زخم کا سا درد۔ گلا ایک دم بند ہو جاتا ہے۔ اور مریض سانس کی خاطر اچھلتا کودتا ہے۔ لمبی سانس لینے سے غذا کی نالی میں درد۔

بلغم کا اجتماع نہ رکنے والی کھانسی کے ساتھ۔ آواز کا جاتے رہنا۔ حلق میں جلن اور چھیلن۔ گہری سانس لینے پر غذا کی نالی میں درد، ناک کا خناق جلن دار اور سوزش پیدا کرنے والی رطوبت کے ساتھ۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ کندھوں کے پٹھوں میں بائی کا درد۔ بے حد تکان اور کمزوری۔ سیدھا کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے ذرا سی محنت کرنے سے اعضاء کا کانپنا۔ داہنے بازو میں تشنجی جھٹکے۔

مخصوص خواص ۔ تمام مخارج سے خون کا آنا جس سے غشی واقع ہوتی ہے۔ بلغمی جھلیوں اور سینہ کے اعضاء کی تکلیفات، غذا کی تکلیفات۔ غذا کی نالی اور بڑی آنت میں سکڑن۔ عضلات میں کمزوری کی وجہ سے سیدھا نہ کھڑا ہو جا سکے۔ معمولی محنت پر بھی بے طرح کانپنا۔ جلد گرم خشک بعد میں جلد پر تری اور پسینہ۔ نیند پریشان۔ ڈر جایا کرنا

جلد ۔ گرم اور خشک۔ ذرا سی محنت کرنے سے پسینہ۔

نیند ۔ نیند میں بار بار جاگنا۔

بخار ۔ بخار شام کے وقت۔ نبض پہلے کمزور اور مدھم بعد میں تیز ہو جاتی ہے۔

طاقت ۔ بڑھا ہے ہر سے تک۔

تعلق ۔ اس دوا کے اثر کو سرکہ اور دیگر ترکاریوں کے تیزاب زائل کرتے ہیں۔

مقابلہ کرو :۔ امونیا کارب

Ammonium Muriaticum

امونیم میوریٹیکم

CHEMICAL SYMBOL : NH_4 Cl : 53.50

SYNONYMS : Ammonium Chloride;
Sal ammoniae.

SOLUTION : 1/10 in distilled water.

DILUTION : 2x with distilled water.
3x and high with dispensing alcohol.

امونیم میوریٹیکم کا اثر امونیا کارب کی طرح جسم کے داہنے حصہ پر زیادہ نمایاں نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر گرنسے اس کو بائیں طرف کی دوا قرار دیتے ہیں۔ اس دوا کا خاص اثر پیشانی پر بھی ہوتا ہے۔

امونیم میوریٹیکم زخم اور زخم کی طرح درد پیدا کرتا ہے نیز ہڈیوں کے اپنی جگہ سے اتر جانے کی طرح کا بھی

درد ہوتا ہے۔ جیسے کہ جوڑ بند چھوٹے ہوگئے ہوں۔
امونیم کارب اور امونیم میوریٹکم کا مقابلہ کرو۔

امونیم کارب	امونیم میوریٹکم
۱۔ فالج کی طرح کمزوری ہوتی ہے اور کھلی ہوا میں تکلیف بڑھتی ہے۔	۱۔ فالج کی طرح کمزوری ہوتی ہے اور کھلی ہوا میں تکلیف بڑھتی ہے۔
۲۔ گرم غسل سے آرام نہیں ہوتا۔	۲۔ گرم غسل سے آرام ہوتا ہے۔
۳۔ ٹھنڈے اور نم دار یعنی تر موسم کو مریض بالکل ہی برداشت نہیں کر سکتا	۳۔ امونیا کارب کی ایسی تکلیف نہیں ہوتی۔
۴۔ اندھیرے کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔	۴۔ سٹرامونیم کی طرح اندھیرے کا ڈر ہوتا ہے۔
۵۔ کسی سے بھی نفرت نہیں ہوتی۔	۵۔ خاص آدمیوں سے نفرت ہوتی ہے۔

امونیم میوریٹکم میں سر کا بھاری پن اور پیشانی میں وزن پایا جاتا ہے۔ آنکھوں میں جلن شام کے وقت یا صبح کو ہوتی ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہو سکتی۔ منہ کے کناروں پر زخم۔ معدے میں بھوک ہونے کا احساس جو کھانے پر درست نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ احساس ناشتہ کے بعد اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ دونوں طرف یعنی دائیں اور بائیں پیٹ کے اوپر اور پسلیوں کے نیچے رک رک کر درد۔ جگر کے مقام پر جلن اور سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ تلی کے مقام پر سوئیاں چبھنے کا درد جو بیٹھنے سے زیادہ ہوتا ہے دونوں گھر یوں میں کھنچاؤ۔

دونوں کندھوں میں درد۔ دونوں کندھوں کے درمیانی حصہ میں برف کے مانند سردی کا احساس ہوتا ہے۔ جس کو گرم کپڑے سے ڈھانکنے سے بھی آرام نہیں ہوتا۔ بخار کی حالت میں لرزہ ہر وقت نمایاں طور پر رہتا ہے اور ملیریا بخار میں پیاس بالکل نہیں ہوتی۔

قبض اور بواسیر۔ پاخانے کے ساتھ خون آتا ہے۔ مسوں میں پھوڑے کا سا درد۔ سخت پاخانہ آنوں سے لپٹا ہوا عام طور پر آنوں کی زیادتی۔

حیض کے وقت سے بہت پہلے اور حیض کے خون کی زیادتی (امونیا کارب) چوتڑوں میں درد کے ساتھ۔ حیض کے دوران قے اور دست۔ نیز پاؤں کا اعصابی درد۔

زکام تیز، پتلا، کندھوں میں سردی کے احساس کے ساتھ، سونگھنے کی طاقت کا زائل ہو جانا۔ کھانسی اور دمہ۔ علامات شام کو اور کھلی ہوا میں بڑھتی ہیں۔

انگلیوں کے سروں پر زخم کی طرح کا درد نیز کٹے ہوئے اعضاء کے سروں پر اعصابی درد ہو (ایلم سیپا) ایڑیوں میں زخم کا سا درد۔ رگڑ سے زخم (ایلم سیپا)۔

عرق النساء میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے جوڑ بند چھوٹے ہو گئے ہوں۔ عرق النساء کی بیٹھنے اور چلنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

لیٹ جانے پر ٹانگوں میں کھنچاوٹ۔

یہ دوا ان آدمیوں کو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ جن کی ٹانگیں پتلی، دبلی اور دھڑ موٹا ہو۔ (امونیا کارب کا مریض سر سے پاؤں تک موٹا ہوتا ہے)

چر بیلے گومڑ۔ اس دوا سے ایک قسم کی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو ٹائیفائیڈ کی کیفیت کے بالکل مشابہ ہوتی ہے۔ یہ دوا ان موٹے اور سست مریضوں کے لئے مفید ہے جن کو آلات تنفس میں تکلیف ہو۔ دوران خون میں بے قاعدگی۔ کھانسی کے ساتھ مقدار میں زیادہ تار دار بلغم۔ مختلف حصص میں کھچنے کا احساس۔ اس دوا کی تکالیف کے بڑھنے کے اوقات۔ جسم کے مختلف حصص کے ماؤف ہونے کے ساتھ عجیب طرح سے منقسم ہیں۔ مثلاً سر اور سینہ کی تکالیف صبح کے وقت، شکم کی تکالیف بعد دوپہر، اعضاء کے درد جلد کی اور بخار کی علامات شام کے وقت۔

علامات

دماغ۔ درد سے کراہنا اور رونا۔ غم گین مگر رو نہیں سکتا۔ کسی سے گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ خاص خاص آدمیوں سے نفرت۔ غم گین، پر از اندیشہ جات سے جیسے اندرونی غم کے اثرات مالبد، چڑچڑا پن یا بدمزاجی زیادہ تر صبح کے وقت،

سر۔ چکر اور سر کا بھاری پن۔ کنپٹیوں میں چیرنے والا درد۔ کھوپڑی پر خارش چکر جیسے وہ کسی جانب گر جائے گی۔ پیشانی میں بھاری پن۔ زیادہ تر دن کے وقت اندرونی طور پر حدت کے احساس اور کسی قدر پسینہ کے ساتھ، گدی میں سکیڑنے والا درد۔ داہنی کنپٹی میں پھٹن جو وہاں سے چہرے کے داہنی جانب جائے۔ بال گریں سر میں خارش اور بھوسی۔

آنکھ۔ آنکھ میں جلن۔ پپوٹوں کا پھڑکنا۔ کسی چیز کو بغور دیکھنے سے یا پینے سے آنکھوں کے سامنے زرد دھبے، آنکھوں کے سامنے کہر، آغاز موتیا میں جیالی کے توہم۔ صبح کے وقت آنکھیں چپک جائیں۔ دھونے کے بعد کویوں میں جلن۔

کان۔ کانوں کے اندر درد (اندر سے باہر کی طرف آتا ہوا) کھلی ہوا میں زیادہ ہوتا ہے۔ کانوں میں کھجلی کے دانے۔ کانوں سے پانی بہنا، سننے میں دقت۔ داہنے کان کے سامنے گرجن اور بھنبھناہٹ دونوں کانوں میں خارش جس کو کھجلانے سے آرام نہ ہو اور رقیق میل کانوں سے رسے۔

ناک۔ زکام، ناک بند ہو جاتی ہے اور زکام کی حالت میں درد ہوتا ہے اور سونگھنے کی قوت بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ زکام میں رطوبت پانی کی سی پتلی اور تیز جس کے لگنے سے ہونٹوں پر زخم پڑ جاتے ہیں (آرسنک، ایلم سیپا، مرک کار) چھینکنے۔ چھینکوں کے ساتھ گلے میں سرسراہٹ۔ نتھنوں میں زخم کے سے درد۔ ناک میں

رکاوٹ اور بند ہونے کا احساس جس کی وجہ سے مسلسل اور بے سود ناک چھنکنے کی خواہش ۔ بائیں نتھنے میں سے نکسیر ۔

چہرہ ۔ کرہ میں چہرے پر جلانے والی گرمی ۔ چہرے پر دانے ۔ منہ کے کناروں اور اوپر والے ہونٹھ میں زخم ۔ ہونٹ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے ان پر چکناہٹ لگی ہے ۔ ہونٹھ خشک مرجھائے ہوئے ، پھٹے ہوئے اور زخمی ۔ خارش کے دانوں سے چہرہ پر تحریک کی سی جلن ہوتی ہے ۔ جس کو ٹھنڈا پانی لگانے سے آرام ملتا ہے نچلے جبڑے میں منہ کھولنے اور چبانے پر پھاڑنے والا درد ۔ غدودوں کی سوجن ۔ چہرہ بے حد پیلا ۔ چہرہ کی ہڈیوں میں پھٹن ۔ خصوصاً رخسار کی اور نچلے جبڑے کی ۔ جبڑے میں ورمی درد ۔

منہ ۔ زبان کی نوک پر آبلے ۔ جن میں جلن ہوتی ہے دآرسنک ، مرک کار) بوسیدہ دانت میں درد جو انگلیوں کے دبانے سے جاتا رہے ۔ نچلی بائیں جانب کے مسوڑھوں میں ورم جس کے ساتھ بائیں کنپٹی تک سوئیاں چبھیں ۔

حلق ۔ حلق میں درد ۔ حلق میں لیسدار بلغم ۔ اس قدر لیسدار ہو کہ اس کو کھنکھار کر نکالنا مشکل ہوتا ہے دالومنا بورکس ، کالی بائیکرام) حلق کے غدودوں میں ٹپکن ۔ سردی لگنے سے غدودوں کا ورم ، کھانا نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے ۔ کوے کے پیچھے ایک درد کرنے والی جگہ جس کو کھانے سے سکون ملے ۔ حلق میں اندرونی اور بیرونی ورم لیسدار بلغم کے ساتھ ۔ غذا کی نالی میں سکڑن ۔ نگلتے وقت اور نگلنے کے دوران جمائی لیتے وقت حلق میں سوئیاں چبھیں ۔ حلق میں خشکی ۔

معدہ ۔ صبح کے وقت کڑوی ڈکاریں ۔ اور منہ کا ذائقہ کڑوا ۔ بھوک نہیں ہوتی ۔ شام کے وقت پیاس کی زیادتی ۔ کھانے کے بعد حلق اور منہ سے پانی کا بہنا ، جس سے بےکلی ، دست اور اعضا میں درد جو بے چینی ، ڈکار زیادہ تر کھٹی اور نامکمل ۔ جو کچھ کھایا ہے اس کا لوٹ کر منہ تک آنا یا کڑوے پانی کا منہ تک آنا ۔ اکثر شدید ہچکی کا آنا اور ہچکی کے ساتھ اکثر سینہ میں درد ، منہ سے پانی بہنا ، معدے میں کترنے کا احساس ، ایسا احساس ہوتا ہے کہ معدے میں کیڑے ہیں ۔ معدے میں سوزش ۔ کھانے کے فوراً بعد ناف معدہ میں درد ۔ معدہ میں آکلہ ۔ لیمونیڈ کی پیاس ۔ ہچکی منہ میں سوئیاں چبھنے کے ساتھ ۔ معدے میں لڑھکن کا احساس ۔ صبح کے وقت جو ناشتے کے بعد جاتا رہے ۔

شکم ۔ زیادہ تر صبح کے وقت جاگنے پر تلی کے مقام میں سوئیاں چبھیں اور اس کے ساتھ سانس رکی ہوئی مریض کو بالکل سیدھا ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے شکم میں ہوا کا بھرنا ۔ پیٹ میں نوچنے کا سا درد ۔ گلٹیوں میں ورم اور کھینچن ۔ ہاتھ لگانے سے گلٹیوں میں زخم کا سا درد ۔ ناف کے گرد درد ۔ حمل کے دوران شکم کی علامات عود کر آئیں ۔ شکم پر چربی کا زیادہ چڑھ آنا ۔ بے حد ریاح ۔ شکم کے نچلے حصہ میں بھاری پن جیسے بوجھ سے ہو ۔

پاخانہ اور مبرز ۔ مبرز میں پاخانہ کے وقت اور پاخانہ کے کئی گھنٹہ بعد تک سخت جلن دالیو ، آرسنک ، سلفر) مبرز پر خارش ، زخموں کا سا درد اور مبرز کے کناروں پر مواد بھرنا ۔ خارش کے دانے ، شام کے وقت چلنے سے سیون میں پھاڑنے کا سا درد ، قبض ۔ پاخانہ سخت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آتا ہے (نیٹرم میور) پاخانہ پھرنے کے لئے بہت زور لگانا پڑتا ہے سبز چیچپے ، پتلے دست دآرسنک ، مرک) پاخانہ میں چمکدار لیسدار

آنوں ررکاسیکم ، پاخانہ آنوں سے لپٹا ہوا ہر دفعہ پاخانہ کا رنگ بدلا ہوا ۔ مسوں میں ڈنک مارنے اور پھوڑنے کا سا درد اور جلن بسیلان الرحم کے رک جانے کے بعد بواسیری مسے ۔

مثانہ ۔ رات کے وقت پیشاب کا بار بار ہونا ۔ اور پیشاب کی مقدار کی زیادتی دابرا ، نامنور کسالسیڈ) پیشاب میں امونیا کی سی تیز بو ۔ پیشاب کی حاجت لیکن صرف چند قطرے خارج ہوں اور پھر اگلے پاخانے کے ساتھ کافی مقدار میں پیشاب آئے ۔ مٹی کا رسوب ۔

آلات تناسل مردانہ ۔ بائیں منی کی نالی میں ٹپکن اور سوئیاں چبھیں ۔ بار بار استادگی ۔

آلات تناسل زنانہ ۔ حیض قبل از وقت اور حیض میں خون کی زیادتی ۔ دوران حیض شکم اور کمر میں درد ۔ رات کو خون کی زیادتی اور خون کی زیادتی کے باوجود رات کو شکم اور کمر میں درد بحالت حیض پاخانہ کے وقت آنتوں سے (مبرز سے) خون آنا بسیلان الرحم انڈے کی سفیدی کی طرح کا دبورشا ، بورکس ، بگکیلا فاس ، مزیریم) سیلان الرحم سے قبل ناف میں نوچنے کا سا احساس ، سیلان الرحم کی رطوبت پیشاب کرنے کے بعد بھلی اور تیلی ۔ حیض سیاہ اور منجمد ۔ جورات کے وقت زیادہ بہے ۔ حمل کے دوران شکم کی بائیں جانب درد ۔ جیسے موچ آگئی ہے ۔ حیض کے دوران سبزی مائل آنوں کے دست اور ناف کے مقام میں درد ۔ رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا ۔

آلات تنفس ۔ حنجرے میں جلن اور آواز کا بھاری پن ۔ گلے کی خراش سے خشک کھانسی ۔ رات کے وقت چت لیٹنے سے کھانسی ۔ کھانسی سے نیند کا نہ آنا ۔ سینہ میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ (انٹم ٹارٹ) سینہ میں دباؤ اور سوئیاں چبھنا ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خوراک کا لقمہ سینہ میں اٹک گیا ہے صبح کے وقت سینہ میں بوجھ ۔ خشک بار بار ہونے والی کھانسی جس کی زیادتی داہنی کروٹ لیٹنے سے یا چت لیٹنے سے ہو ۔ بعد میں تر کھانسی مقدار میں زیادہ بلغم کے ساتھ اور بلغم کی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ۔ اور بلغم کی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ کھانسی تھوک کی زیادتی کے ساتھ ۔

سینہ ۔ بازوؤں کو اوپر نیچے ہلانے سے دمہ کی سی حالت ۔ رات کے وقت یا کھلی ہوا میں سانس لینے سے تکلیف ۔ کھڑے ہونے پر سینہ میں ٹپکن ۔ سینہ میں تھوڑی جگہ میں جلن ۔ پھیپھڑے کمزور معلوم ہوتے ہیں اور ان میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے بیرونی سینہ میں تھکن کا سا درد ۔ سینہ پر خارش اور خارش کے سرخ دانے ۔ سرخ دھبے سینہ کے داہنے نچلے حصہ میں پھوڑے کا سا درد ۔ سینہ میں بھاری پن جب کھلی ہوا میں چل رہا ہو ۔

قلب اور نبض ۔ دل کے مقام میں پھٹن جو وہاں سے بائیں کلائی میں جائے ۔

پیٹھ اور گردن ۔ گردن میں اکڑن اور درد داکونائٹ اگیرکیس) بیٹھتے ہوئے بھی کمر میں درد ، جسم کے سیدھا کرنے سے درد میں زیادتی ۔ کمر میں درد کمر ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کچلی گئی ہو ۔ کمر اور کندھوں کے درمیانی حصہ میں سردی ، اعضا اور کمر میں سخت درد ۔ دمچی کی ہڈی میں پھوڑے کا سا درد ۔ جس کو بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے اور سونے پر درد بڑھ جاتا ہے ۔ کندھوں کی ہڈیوں میں درد خصوصاً سانس لینے پر ۔ دونوں کندھوں کے درمیان برف کی سی ٹھنڈک جس کو گرم کپڑوں سے لپیٹنے سے بھی آرام نہ ہو ۔ بیٹھی ہوئی حالت میں پیٹھ میں درد ۔ جیسے شکنجہ میں کسی ہو ۔ گردن کی ایک جانب پھاڑنے والے درد کے بعد دیگرے رخساروں میں پھٹن

کے ساتھ۔ بائیں کندھے کی ہڈی میں سوئیاں چبھیں۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ دائیں کلائی بھاری جیسے سوئی ہے۔ انگلیوں کی نوکوں میں درد جیسے زخموں سے ہو پہلے دائیں پھر بائیں کندھے کے جوڑ میں بائی کے درد۔ بائیں انگوٹھے کے ناخن کے نیچے سوئیاں چبھیں اور درد بھری تپکن ہو۔ انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیانی جگہ کی دونوں ہاتھوں کی جلد اکھڑ جائے بائیں جوڑ میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جوڑ بندست چھوٹے ہو گئے ہیں چلنے پر یا تو مریض کو کھڑا ہو جانا پڑتا ہے یا لنگڑا کر چلنا پڑتا ہے بیٹھ جانے میں پنڈلیوں میں کترنے والا درد۔ عرق النساء جوڑوں میں کھنچاؤ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریشے چھوٹے ہو گئے ہیں جس سے مریض جھک کر چلنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ گلہریوں میں موچ کا سا درد جس کی وجہ سے سیدھا نہیں چلا جا سکتا دائیں ایڑی میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایڑی پر زخم ہو گئے ہیں۔

عرق النساء جس کی زیادتی بیٹھی ہوئی حالت میں اور کم لیٹ جانے سے ہو۔ ان اعضاء میں جو آپریشن سے کاٹ دیئے گئے ہوں، اعصابی درد۔ تمام اعضاء میں چبھن اور درد بھرے جھٹکے کبھی یہاں اور کبھی وہاں۔

مخصوص خواص ۔ جسم کے مختلف حصوں میں زخم کا سا درد۔ جوڑوں میں کھنچاؤ جیسے جوڑ بندوں کے سکڑ جانے سے ہو۔ جسم کا دایاں حصہ بہ نسبت بائیں کے زیادہ ماؤف ہونا۔ سر اور سینہ میں درد جو صبح کے وقت خصوصاً بڑھتا ہے۔ رات کے کھانے کے بعد معدہ کی خرابی اور اعضاء میں درد۔ نیز جلدی تکالیف بخار کی علامات بھی شام اور رات کے وقت ظاہر ہوتی ہیں۔ ٹانگوں میں تھکن اور فالج کی سی کمزوری، بعض وقت چکر کے ساتھ یا ٹانگوں میں کھنچاؤ کے ساتھ۔ خون کا پھٹ جانا رات کے وقت ہڈیوں میں تیز کھینچنے والا درد

جلد ۔ جلد میں خارش اور سرسراہٹ جس سے کھجلانے کو جی چاہتا ہے اور کھجلانے کے بعد کھجلی کے دانے نکلتے ہیں۔ باجرے کے سے کھجلی کے دانے جن میں پیپ بھری ہوئی ہوتی ہے اور آپس میں مل کر بدن میں چٹے بن جاتے ہیں۔ جلد کا کئی جگہ سے پھٹ جانا۔ شدید جلن۔ جس کو ٹھنڈی چیز لگانے سے آرام ہو خارش عموماً شام کے وقت چمک، زیادہ تر دھڑ پر اور بازوؤں پر۔

نیند ۔ شام ہی سے نیند کا غلبہ۔ آدھی رات سے پہلے بے چینی۔ دو بجے آدھی رات کے بعد پیٹ کے درد یا کمر کے درد سے یا پیٹ میں اینٹھن سے بے خوابی۔ رات کے وقت چھینکوں سے حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ جس سے کھانسی پیدا ہو کر ہیں ڈر سے جاگے۔ خواب پانی میں گرنے اور بیماری کے بہت سویرے جاگ۔ پریشان کن ڈراؤنے اور شہوت انگیز خواب۔

بخار ۔ تقریباً چھ بجے شام کے سردی سے، لرزہ بغیر پیاس کے بخار بغیر پیاس کے، رات کو بستر میں لیٹنے کے بعد اور جتنی دفعہ بھی مریض نیند سے جاگے سردی اور لرزہ کندھوں کے درمیان سردی آدھی رات کے بعد پسینہ ہر حرکت پر پسینہ

کمی اور زیادتی ۔ کھانسی اور دم کشی کی علامات شام کو رات کے وقت اور کھلی ہوا میں بڑھتی ہیں۔ جھک کر چلنے سے تکالیف کم ہوتی ہیں اور سیدھا چلنے سے بڑھتی ہیں۔ بیٹھنے یا چلنے سے عرق النساء میں تکلیف بڑھ جاتی ہے اکثر علامات رات کے وقت ۲ بجے سے ۴ بجے تک بڑھتی ہیں

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ بعض وقت اونچی طاقتیں بھی بہتر کام کرتی ہیں۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

کمنیشیا میور، نیٹرم میور، ولیریانہ اور السیڈ میور ٹیکم (پاؤں میں اور ایڑیوں میں درد) رسٹاکس (دوم بیٹھنے سے زیادتی) سیبگا (موٹے آدمی) سیپیا، سلفر،

اندھیرے میں نفرت کے لئے مقابلہ کرو۔ کلکیریا، کاربو انیمیلس، سٹرونشیم، ولیریانہ، سٹرامونیم،

اگر امونیا میور سے تکلیف بڑھ جائے تو گرم پانی سے غسل کرانا چاہیے۔

امونیا میور کا اثر کڑوے باداموں، کافیا، اور نکس وامیکا سے زائل ہوتا ہے۔

Anacardium Occidentale

اناکارڈیم اوکسی ڈنٹل

NATURAL ORDER : Anacardiacease
SYNONYMS : Cashew nut.
PARTS USED : Tincture of the joice, between the outer and innet shell.

اس دوا کی علامات بعض ان مریضوں سے حاصل کی گئی ہیں جن کو اتفاقیہ اس سے زہریلا اثر ہو گیا۔ یہ دوا جلد پر بہت شدت سے اثر کرتی ہے زہر باد، آبلے اور ورم اس سے پیدا ہوتے ہیں یہ دوا رسٹاکس کے زہریلے اثر کو زائل کرتی ہے۔ اس کا عرق خارجی طور پر گٹے، گومڑ، داد اور نہ بھرنے والے زخموں پر استعمال کیا گیا ہے۔

یہ اناکارڈیم اورنٹیل کی طرح دماغ اور حافظہ میں کمزوری پیدا کرتی ہے فالج کی سی حالت پیدا کرتی ہے زبان پر سوجن اور درد۔ چہرے پر مواد بھرے دانے۔ خارش ناقابل برداشت چیچک سے چھالے (آبلے) جو درمیان سے خالی ہوتے ہیں۔

یہ دوا اس زہر باد کو فائدہ پہنچاتی ہے جو دائیں سے بائیں طرف کو جائیں (بائیں سے دائیں طرف جانے والے زہر باد رسٹاکس)

طاقت ۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

اناکارڈیم اورنٹیل، رسٹاکس، اکینیشیس، مزریم، کروٹن ٹگ۔

اس دوا کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے رسٹاکس سے اور ٹنکچر آیوڈین اوپر لگانے سے۔

Anacardium Orientale

اناکارڈیم اورنٹیل

NATURAL ORDER : Anacardiaceae.
SYNONYMS : Marking Nut; Bhularean,
PARTS USED : The resinous juice contained in the seeds.
TRITURATION : 1x and higher from resinous Juice.
TRITURATION : 1x and higher.

اناکارڈیم رسٹاکس سے کئی باتوں میں ملتا جلتا ہے۔ مگر بعض خصوصیات اس کی ایسی ہیں جو اس میں نہیں پائی جاتیں۔ ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اناکارڈیم میں دبانے یا چیرنے والے درد کا احساس ہوتا ہے مریض پچر ٹھونکنے کا سا درد بتلاتا ہے۔ یہ پچر ٹھونکنے کا سا احساس جسم کے کسی ایک حصہ میں اور کسی ایک تکلیف میں ہو سکتا ہے اور جب یہ احساس ہو تو اکثر حالت میں اناکارڈیم اس تکلیف کو ٹھیک کر دے گا۔ پچر کے احساس کے علاوہ جسم میں یا جسم کے کسی حصہ میں کس کر پٹی باندھنے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ریڑھ کے تکلیف میں پہلے مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مبتلا مقام پر کس کر پٹی بندھی ہے اور جب اس حصہ کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے تو پچر ٹھونکنے کا سا درد ہوتا ہے یا اگر گھٹنوں میں فالج کی کمزوری ہو تو ان میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ گھٹنے کس کر بندھے ہوئے ہیں۔

یہ مشہور بات تھی کہ یہ دوا کمزور طالب علموں کو امتحان سے پاس کرا دیتی ہے اور محض روایت پر نہ صرف کمزور طالب علم بلکہ اور کمزور دماغ رکھنے والے آدمی بھی دماغی قوت بڑھانے کی خاطر بموجب ہدایت کم و بیش اس دوا کا استعمال مٹھائیوں اور دیگر کھانے والی چیزوں میں کرتے رہے مگر ہنی من نے تجربات کر کے ہمیں ٹھیک ٹھیک یہ بتلا دیا ہے کہ کب اور کہاں یہ دوا ایسی کمزوریوں کو دور کر سکتی ہے۔

اس دوا کے مریض کے خیالات نہایت عجیب ہوا کرتے ہیں۔ دماغ کمزور معلوم ہوتا ہے ہر ایک چیز مانند خواب نظر آتی ہے۔ ہر ایک چیز اس کو پریشان کرتی ہے اور مریض بذات خود چڑچڑا ہوتا ہے کمزوری حافظہ یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ ایک منٹ پہلے جو خیالات اس کے دماغ میں تھے بھول جاتا ہے۔ دماغی طاقت بالکل سلب معلوم ہوتی ہے اور وہ خود حالت تذبذب میں پڑ جاتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ کون سا کام کرنا چاہیے اور اس لئے وہ کچھ بھی نہیں کرتا۔ نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک طاقت اس کو ایک کام کرنے کے لئے آمادہ کر رہی ہے۔ جب کہ دوسری اس کو کام سے روکتی ہے اور بعض اوقات اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ شیطان اور فرشتہ اس کے دائیں اور بائیں کندھے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ شیطان اس کو برائی کی طرف راغب کرتا ہے۔ فرشتہ اس کو روکتا ہے اگر مریض بذات خود پارسا اور نیک چلن ہے تو وہ کسی قسم کا تشدد کا کام نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے اگر اس کی زندگی نیک چلنی

سے نہیں گزری تو وہ تشدد اور برائیوں پر اتر آتا ہے جس کو کرتے ہوئے اس کو ذرا بھی عار نہیں ہوتا۔

ایک عجیب دماغی حالت اناکارڈیم میں پائی جاتی ہے کہ مریض قسمیں زیادہ کھاتا ہے اس علامت سے یہ سمجھنا چاہیے کہ بے اصول آدمی کی قسمیں کھانا بھی اس دوا سے ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ بات دماغی کمزوری سے پیدا ہوئی ہو تو یقیناً اناکارڈیم اس کو فائدہ کرے گا۔

اناکارڈیم کی تمام تکالیف کھانے سے عارضی طور پر ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً درد سر جو دماغی محنت سے پیدا ہوا ہو کھانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے حمل کے دوران صبح کی قے کھانے سے دور ہو جاتی ہے اور پیٹ کا درد بھی کھانے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور کھانسی بھی۔ مگر کھانا کھانے کے دو گھنٹے کے بعد جب کھانا ہضم ہونے پر ہوتا ہے تو تکالیف از سر نو شروع ہو جاتی ہیں۔

نائٹرک ایسڈ میں بھی قسمیں کھانے کی علامت موجود ہے مگر نائٹرک ایسڈ اس وقت مفید ہو سکتا ہے جب یہ عادت پارہ کے اجزاء کے استعمال سے پیدا ہوئی ہو۔

معدہ کی علامات اناکارڈیم کی بڑی عجیب و غریب ہیں۔ مریض ہمیشہ بھوکا محسوس ہوتا ہے۔ وہ کھاتے وقت تک اپنے آپ کو اچھا محسوس کرتا ہے مگر کھانے کے بعد اس کی پھر وہی حالت ہو جاتی ہے اس کو قبض رہتا ہے اور پاخانہ جانے کی اکثر حاجت ہوتی ہے مگر پاخانہ جانے پر اس کی حاجت رفع ہو جاتی ہے جیوں ہی پاخانہ جا کر بیٹھتا ہے تو پاخانہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ مقعد کی درد محسوس ہوتی ہے۔ اور مقعد کے اندر پچر کا احساس ہوتا ہے۔ مگر اس احساس کو رکے ہوئے پاخانہ کا نتیجہ نہیں خیال کرنا چاہیے۔ نکس وامیکا میں آنتوں کے فعل میں خرابی ہونے کی وجہ سے پاخانہ کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ مگر پاخانہ ہو چکنے کے بعد پاخانہ کی پھر بھی خواہش باقی رہتی ہے۔ نکس وامیکا میں پچر کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

سیپیا میں اناکارڈیم کی طرح مسلسل پاخانہ کے دوران اور بعد پچر کا سا احساس ہوتا ہے۔ مگر سیپیا میں پتلا پاخانہ بھی بہت مشکل سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ رحم کی خرابیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔

ایک فرانسیسی ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ اناکارڈیم اندرونی بواسیر کے لئے ایک لاثانی دوا ہے وہ اس دوا کو نمبر ۳ طاقت میں دن میں کئی بار کئی ہفتوں تک دیا کرتے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ اس سے مریض بالکل صحت یاب ہو جاتا ہے۔

بیرونی بواسیر کے لیے وہی ڈاکٹر لیم البم اسی طریقہ پر استعمال کراتے تھے۔

جلد کی تکالیف بھی قابل غور ہیں:۔ چہرہ خصوصاً بائیں طرف سوجا ہوا ہوتا ہے۔ اس پر چھپک کے سے خارش کے دانے نکل آتے ہیں۔ جو آپس میں چھپک کی طرح نہیں ملتے مگر ان میں زرد مواد ہوتا ہے۔ جو ہوا لگنے سے خشک ہو کر سخت کھرنڈ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ خارش اس قدر زبردست ہوتی ہے کہ مریض اپنے ناخنوں سے جلد کو چھیل دینے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی خارش نہ صرف منہ پر بلکہ جسم کے کسی ایک حصہ پر ہو سکتی ہے۔ اور اس خارش میں معدہ کی تکالیف کم و بیش موجود ہوتی ہیں۔ چہرہ پر زہر باد بھی ہو سکتا ہے جو بائیں سے دائیں کو جاتا ہے۔

ڈاکٹر سرکار لکھتے ہیں کہ آیورویدک میں یہ دوا جذام کے لئے بہترین سمجھی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ وہ بتلاتے ہیں کہ ہندو آیورویدی ڈاکٹر اس دوا کے عرق کو ہاتھ نہیں لگاتے کیونکہ ان کو ڈر رہتی ہے کہ کہیں اس کے عرق سے وہ جذام کا شکار نہ ہو جائیں۔ ڈاکٹر سرکار نے جذامیوں پر اس دوا کا تجربہ کر کے بتلایا ہے کہ جذام میں یہ دوا بڑی طاقت میں کچھ اثر رکھتی ہے۔

بہرہ پن حافظہ کی کمزوری کے ساتھ۔

دماغی طور پر مریض کے قویٰ عجیب طرح سے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ مریض ان لوگوں کی آوازیں سنتا ہے جو دور دراز جگہوں پر بستے ہوں یا جو مر چکے ہوں۔ اپنے آپ گولی مار کر مرنے کی خواہش (اشم ناریشا) توہم جیسے اس کا جسم اور دماغ جدا جدا ہیں۔ جیسے وہ دہرا ہے وہ آئینہ میں اپنی شکل کے سوائے ہر دوسرے کا چہرہ دیکھتا ہے۔ بینائی کے توہم خصوصاً گہرے رنگوں میں۔ ناک کے سامنے جلتے ہوئے کپڑے کی بو یا کبوتر کی بیٹ کی بو۔ درد سر جو آگے سے پیچھے کی طرف جائے گردن کی پشت میں اکڑن۔ گردن کی اکڑن حرکت سے بڑھ جائے۔ کالی کھانسی، دورے کے بعد غنودگی اور سانس کے لئے جھٹکے۔ خارش کو نہایت گرم پانی دیتا برداشت ہو سکے فوری سکون دے۔ غذا کی نالی میں ایک ذرے کا احساس جس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلسل نگلنا پڑے۔ ہتھیلیوں کی تکالیف کے لئے بھی مفید ہے۔ ہتھیلیوں پر چھالے۔

علامات

دماغ۔ حافظہ زیادہ کمزور (ارجنٹم نائٹ، ابراٹینم، بیرائٹا کارب، بیلیس، مرک، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، فاسفورک ایسڈ) خصوصاً مفرد ناموں کا بھول جانا۔ قبل از وقت بڑھاپا۔ دماغی محنت کی ناقابلیت۔ خیالات کا ایک دم غائب ہو جانا۔ خیالات کی کمی۔ توہمات، غمگینی، لاپروائی۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دشمنوں نے گھیرا ہوا ہے اور ہر ایک چیز اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ اور آنے والی مصیبت سے ڈرتا ہے۔

بددعا دینے اور قسم کھانے کی سخت عادت (نائٹرک ایسڈ، اور ٹیرم البم)، چڑچڑا۔ غصہ ور۔ کسی کی نہ ماننے والا۔ (برائی اونیا، کیموملا، نکس وامیکا، ہیپر سلفر، کالی کلورم)

چلنے پر متفکر یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ وہ دنیا میں اکیلا ہے، اس کو اپنے آپ پر بھروسہ نہیں رہتا۔ اس لئے وہ کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ پریشانی شام کے وقت چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق قویٰ عقلیہ مفقود ہونے کے ساتھ گرد و نواح کی ہر چیز سے شک کی وجہ سے آنے والی بد قسمتی کے خیال کی وجہ سے خیال کرے کہ وہ دو ارواح کے زیر علاج ہے جن میں سے ایک اسے برے کاموں کی طرف راغب کرتی اور دوسری نیک کاموں کی طرف۔ بے حد غمگینی اور مراق پن سخت کلامی کے ساتھ۔ دماغی تھکاوٹ بہت جلد غصہ میں آ جائے۔ شیطانیت پر تلا معلوم ہو دور دراز کی یا مردہ لوگوں کی آوازیں سنے سنجیدہ معاملات پر ہنسے۔ دماغی محنت سے پیشانی، کنپٹیوں اور گدی میں پھاڑنے والے درد سر پیدا ہوں۔

سر۔ تمام قویٰ کی کمزوری۔ دماغی محنت کرنے پر درد سر۔ جھکنے پر چکر۔ چکر جب رہا ہو جھکی ہوئی حالت میں، جھکی ہوئی حالت سے اٹھنے پر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جائے۔ اردگرد کی اشیاء یا اپنے آپ لڑتا معلوم ہو۔

چاند کے بائیں طرف ابھر لگنے کا سا درد، کھانسنے پر لمبی سانس لینے پر سر کے چاند میں دبانے والا درد کنپٹیوں میں بیچ لگنے کا سا درد (اگریکس، آرنیکا، کافیا اور اگنیشیا) جس میں کمی کھانے کے دوران ہو جاتی ہے۔ سر درد، پیشانی میں سکڑنے والا درد سر بے حد چڑچڑے مزاج کے ساتھ، درد ہر گھنٹہ بڑھتا ہی جائے اور پھر تمام سر ماؤف ہو جائے، جس میں زور سے دبانے سے عارضی سکون ہو۔ داہنی آنکھ کے اوپر اور سر کے بائیں حصہ میں سوئیاں چبھیں۔ سر میں ٹیکن والے درد۔ معدے کی خرابیوں سے اعصابی درد سر۔ کھوپڑی میں اور پیشانی میں شدید خارش، کھوپڑی پر بہت سے چھوٹے چھوٹے دانے جن میں چبھن سے درد ہو۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ کے گرد حلقے کے اوپر والے حصہ میں ابھر لگنے کا سا درد۔ بینائی ہلکی اور نزدیک کی بینائی کمزور۔ تیلیوں کا سکڑنا (فاسفورس، اوپیم، فاسفورس) رات کے وقت روشنی میں ہالہ محسوس ہونا، روشنی سے بے حد ذکی الحسی، بینائی کے توہمات گہرے رنگوں کے، آنکھوں کے سامنے ستارے آئیں، ڈھیلے پر آگے سے پیچھے کی طرف دباؤ۔

کان۔ کانوں میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے روئی سے بند کئے گئے ہیں۔ بائیں کان کی نالی میں اینٹھن کی سی سکڑن جس سے دبانے والا درد ہوتا ہے۔ دانتوں سے کاٹنے پر کانوں میں زخم کی طرح کا درد۔ کانوں میں مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ کی آوازیں کانوں میں گرج۔ سننے میں دقت۔ بعض اوقات قوت سامعہ بہت کم اور بعض اوقات بہت تیز۔ بائیں کان میں پھوٹنے والے اور سوئیاں لگنے کے سے درد جن کی زیادتی نگلتے وقت ہو۔

ناک۔ صبح سویرے اٹھنے پر کپڑا جلنے کی بو کا خیالی احساس۔ کبوتروں یا مرغوں کی بیٹ کی مسلسل خیالی بو خصوصاً اپنے کپڑے سونگھنے پر۔ سونگھنے کی قوت کا بالکل زائل ہو جانا۔ ناک کی درمیانی ہڈی پر داہنے نتھنے میں ایک سرخ دانہ جس کو چھونے پر پھوڑے کا سا درد ہو۔ چھینکیں جن کے بعد بہنے والا زکام ہو۔ اور آنکھوں سے پانی بہے۔ زکام دھڑکن کے ساتھ خصوصاً بوڑھے آدمیوں میں۔

چہرہ۔ زرد۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ داہنے رخسار پر اوپری ہونٹ کے نزدیک سفید چھلکے دار نقطے والے منہ کے گرد کی جلد کھردری اور اس میں رنگین اور خارش ہو۔ ہونٹوں کے بیرونی کنارے میں جلن دار خشکی جیسے مرچ سے ہو۔

منہ۔ مسوڑھوں کو معمولی طور پر ملنے سے بھی خون آ جاتا ہے منہ میں درد کرنے والے دانے (نائٹرک ایسڈ) ذائقہ برا بدبودار منہ کا یا غذا کا۔ منہ سے تعفن۔ زبان متورم محسوس ہو۔ جس سے اس کی حرکت اور بول چال میں رکاوٹ ہو۔ اور اس کے ساتھ منہ میں تھوک کی زیادتی۔ درد دانت جو منہ میں کوئی گرم چیز لینے سے ہو۔ نچلے سامنے والے ایک دانت میں درد۔ جس کی زیادتی زبان کے لگنے سے یا کھلی ہوا سے ہو۔ نچلے جبڑے کے دانت زیادہ تر ماؤف ہوں۔ تمباکو نوشی کے بعد ذائقہ کڑوا۔

حلق ۔ حلق میں چھیلن کا احساس، تالو میں لیسدار موٹا بلغم جو ناک کے نتھنوں کے پچھلے حصہ کو بند کر دیتا ہے کھانسی کے دوران، کھانے کے بعد حلق میں چھیلن کا احساس۔

معدہ ۔ کھاتے وقت تمام علامات غائب ہو جاتی ہیں اور دو گھنٹے کے بعد پھر شروع ہوتی ہیں۔ ہچکی، ڈکار متلی اور قے، ہاضمہ کمزور، معدہ میں تناؤ اور بھراؤ، معدے میں خالی پن کا احساس۔ اناکارڈیم کی بدہضمی کی تکلیف کو کھانے سے آرام ملتا ہے کھاتے یا پیتے وقت دم گھٹنے کا احساس۔ غذا اور پینے کی اشیاء بہت جلد جلد نگلے۔ بخار کے دوران پیاس۔ شوربہ پینے کے بعد کلیجہ میں جلن۔ جلن دار رطوبت معدے سے حلق کو اٹھ کر آئے۔ کھانسی کے بعد غیر منہضم غذا کی قے جس سے سکون ہو۔

شکم ۔ ناف کے اردگرد جیسے کہ ایک کند پھر آنتوں میں گھسیڑ دی گئی ہو۔ شکم میں مسلسل گڑگڑاہٹ (لائیکوپوڈیم ، نوکس اور مرکری)

پاخانہ اور مبرز ۔ پاخانہ کی بڑی تیز حاجت مگر پاخانہ میں بیٹھنے پر حاجت بغیر پاخانہ آئے ہی رفع ہو جاتی ہے، مبرز کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اور اس میں پھر ٹھکی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ (ایلو) کھانا کھانے کے بعد آنتوں کے اوپر والے حصہ میں پاخانہ کی حاجت۔ مقعد کی کمزوری، نرم پاخانہ بھی مشکل سے ہوتا ہے (السیومنیا) مقعد کے چھلے کی تشنجی سکڑن۔ مقعد پر خارش۔ مبرز سے نمی کا اخراج۔ پاخانہ کے دوران سیلان خون۔ درد بھرے بواسیری مسے (نائٹرک السیڈ، ہائپرکم، ارٹینیا)۔

مثانہ ۔ پیشاب کی مسلسل حاجت، پیشاب کی بار بار حاجت لیکن تھوڑی مقدار میں خارج ہو۔ پیشاب پانی کی طرح صاف، نکلتے وقت گدلا جس میں گندہ رسوب بیٹھے، جلانے پر مٹی کے رنگ کا دکھائی دے

آلات تناسل مردانہ ۔ شدید خواہش نفسانی، دن کے دوران استادگیاں۔ رات کے وقت احتلام بغیر شہوانی خوابوں کے۔ عضو مخصوص کے ساتھ ساتھ کاٹنے والا درد۔ فوطوں پر شہوانی خارش جس سے جماع کی خواہش پیدا ہو۔ پاخانہ کے دوران مذی کا اخراج۔

آلات تناسل زنانہ ۔ حیض مقدار میں کم، سیلان الرحم بھوڑنے کے سے درد کے ساتھ جس سے خارش پیدا ہو۔ حمل کے دوران متلی جس کی زیادتی کھانے سے قبل اور بعد ہو اور کبھی کبھار ہو۔

آلات تنفس ۔ سینہ کی داہنی جانب بوجھ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے پھر لگی ہے دل کے حصہ میں کمر تک جاتا ہوا سوئیاں چبھنے کا سا درد، تیز سانس لینے پر بھی، سینہ میں تنگی، اندرونی بخار اور پریشانی کے ساتھ۔ جس کی وجہ سے مریض کو کھلی ہوا میں جانا پڑے۔ بچوں میں بولنے سے یا غصہ کے دورے کے بعد کھانسی پیدا ہو یا بڑھ جائے کھانے کے بعد کھانسی، غذا کی قے اور گدی میں درد کے ساتھ بلغم، میٹھا سا لیسدار، سلیٹی مائل زرد۔

قلب اور نبض ۔ دل کے مقام میں سوئی سی چبھے، رات کے وقت اندر سانس لینے پر۔ قلب میں سوئیاں چبھیں، ہر مرتبہ دو سوئیاں یکے بعد دیگرے فوراً چبھیں، نبض عام طور پر تیز۔ دھڑکن، حافظہ کی کمزوری کے ساتھ بڈھے آدمیوں میں زکام کے ساتھ، بائی کا قدم حجاب الحب۔

پیٹھ اور گردن ۔ گردن کی پشت میں اکڑن (رسٹاکس)۔ ہلکی سوئیاں چبھنے کا احساس بائیں کندھے کی ہڈی میں

ہاتھ اور پاؤں ۔ بائیں بازو کے اوپر والے حصہ میں زبردست دھماکے جیسے کوئی ہتھوڑے لگا رہا ہو۔ ہاتھوں اور انگلیوں میں خشکی کا حد سے زیادہ احساس، انگوٹھے کا عصبی درد۔ بازوؤں میں فالجی کمزوری۔ بایاں بازو نیز انگلیاں سو جائیں۔ ہاتھوں نیز مٹھیوں پر مسا ہے۔ گھٹنوں کے اردگرد یہ احساس جیسے گھٹنوں کو کسی نے کس کر باندھ دیا ہے۔ گھٹنے مفلوج محسوس ہوتے ہیں۔ ان میں اتنی سختی اور اکڑن ہوتی ہے کہ چلنا مشکل ہو جاتا ہے پنڈلیوں سے ایڑیوں تک اور ٹانگوں میں اینٹھن کا سا اور کھینچنے والا درد۔ پنڈلیوں میں اینٹھن (کیکریا کارب، کیمفر اور سلفر) چلنے پر یا اپنی جگہ سے کھڑے ہونے پر۔ بائیں جوڑ کے گوشت میں پھر کا سا دباؤ۔ رانوں اور پنڈلیوں میں وزن۔ پنڈلی کی ہڈی میں درد بھری کھینچن۔ ٹانگوں میں کبھی یہاں کبھی وہاں سوئیاں چبھیں۔ ٹخنے میں درد جیسے موچ کھا گیا ہے۔ جب بائیں پیر پر زور ڈالا جائے۔ پیروں کے تلووں میں جلن۔ جب بیٹھا ہو۔ صبح کے وقت پیر ٹھنڈے۔

اعضاء میں تھکاوٹ کا احساس۔ ٹانگوں اور بازوؤں میں ایک ہی وقت میں بھٹن کے دورے جو اکثر ہوا کریں۔

جلد ۔ داد کے سفید داغ۔ بے حد خارش کرنے والے دانے۔ جلد میں خارش جس کو کھجلانے کے بعد زیادتی ہوتی ہے شدید کھجلانے والا اکوتہ۔ دماغی تحریک کے ساتھ چھوٹے چھوٹے دانوں کے ابھار، پتی اچھلنا چھوٹے چھوٹے آبلے۔ جن میں سے زردی مائل شفاف رطوبت رسے جو کھلی ہوا میں سخت ہو کر کھرنڈ بن جائے۔

بخار ۔ پیٹھ پر جاڑا۔ جیسے اس پر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا ہے چہرے پر حدت کے ساتھ۔ اندرونی جاڑا، یہاں تک کہ گرم مکان میں بھی۔ اوپری جسم میں بخار، پاؤں ٹھنڈے، اندرونی لرزہ اور سانس گرم۔ ہر روز بعد دوپہر چار بجے سے شام تک۔ بخار جو رات کا کھانا کھانے کے بعد جاتا رہے۔ شام کے وقت سر پر، شکم پر اور پیٹھ پر پسینہ۔ رات کے وقت شکم اور پیٹھ پر پسینہ، ہتھیلیوں پر چپچپا پسینہ خصوصاً بائیں پر۔

نیند ۔ پریشان کن آگ کے، مردہ آدمیوں کے خواب، بے خوابی کے دورے جو کئی راتوں تک رہیں بے چینی سے بے خوابی، خارش کی وجہ سے گہری نیند نہ سو سکے۔ صبح نو بجے تک گہری نیند۔

مخصوص خواص ۔ جسمانی کمزوری، مریض تمام وقت لیٹا رہنا چاہتا ہے۔ (کوکولس) زینہ چڑھنے پر حد سے زیادہ کمزوری۔ جسم کے مختلف حصص میں پھر لگنے کے سے دبانے والے درد۔ کسی ہوئی پٹی بندھے ہونے کا احساس۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا برداشت نہیں ہو سکتا۔ جلد زکام ہوتا ہے۔ (بیلاڈونا) کیکپی والی کمزوری یا فالجی کمزوری

یہ دوا عام طور پر حمل کی حالت میں۔ ہسٹریکل مستورات میں دماغی خرابیوں، مراقی طبیعتوں میں معدے کی تکالیف میں اور بوڑھے آدمیوں کے واسطے استعمال ہوتی ہے۔

کمی اور زیادتی ۔ گو رسٹاکس کی طرح آرام کرنے سے تکلیف کا بڑھنا اور حرکت سے تکلیف کا کم ہونا نہیں ہوتا، تاہم بہت سی علامات حرکت شروع کرنے کے وقت (گردن کی اکڑن) بڑھ جاتی ہے درد سر لیٹنے سے کم ہو جاتا ہے۔

پیانو یا ہارمونیم بجانے سے تمام جسم میں بھاری پن ہو جاتا ہے۔

رسٹاکس کی طرح اناکارڈیم میں بھی سردی کا احساس ہوتا ہے۔ زکام جلد ہو جاتا ہے۔ اور ہوا کے جھونکوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، نیز گرمی سے آرام ملتا ہے۔

علامات صبح کے وقت اور شام سے نصف شب تک بڑھتی ہیں۔ ۴ بجے شام کو روزانہ بخار ہوتا ہے اناکارڈیم کی کھانسی کھانا کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔ عموماً علامات کھانے کے بعد کم ہو جاتی ہیں۔ اور کھانے کے دو گھنٹے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

نوبت بھی اس دوا میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

انم نارث، فیرم، آئیوڈیم، لائیکوپوڈیم، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، پلاٹینا۔ ارٹیکا یورنس، پلساٹیلا، نیٹرم میور، کاسٹیکم۔ تھوجا۔

اس دوا کا اثر کافیا اور جلسیمیم سے زائل کیا جا سکتا ہے۔ اگر رسٹاکس سے معدہ کی خرابیاں پیدا ہو جائیں یا علامات دائیں سے بائیں کو جانے لگیں تو یہ دوا استعمال کرنا چاہیئے۔

یہ دوا لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا اور پلاٹینا کے بعد اچھا کام کرتی ہے۔

اس دوا کے بعد لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا اور پلاٹینا اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

Anthracinum

انتھرکسینم

NOSODE

An alcoholic extract of the anthrax poison prepared from the spleens of affected sheep.

یہ دوا بھیڑ کی تلی سے جب کہ بھیڑ سرطان کی بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہے یا صاف لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ سرطان میں سے "بیسی لس" جراثیم لے کر الکحل میں تیار کئے جاتے ہیں۔

پہلے پہل یہ دوا ۱۸۳۰ء میں تیار کی گئی۔ اور ڈاکٹر ڈیوفرسن نے بھیڑوں کے پیگ میں استعمال کی۔ ان کے نتائج اس قدر دل خوش کن تھے کئی کروڑ روپیہ سالانہ بچ گئی کیوں کہ بھیڑوں کی اموات کی اوسط بہت کم ہو گئی۔ ڈاکٹر کاش مین نے ۱۸۵۲ء میں اس دوا کو انسانوں پر استعمال کیا مگر ڈاکٹر راؤ نے اس دوا کو ۱۸۵۸ء میں سرطان اور بسری پر استعمال کر کے خلق خدا کی بہترین خدمت کی اس وقت سے یہ دوا ہومیوپیتھی میں استعمال کی جانے لگی۔

مجھے افسوس ہے کہ آج کل بھی ہومیوپیتھی میں اس دوا کا استعمال کرتے ہوئے بہت سے ڈاکٹر گھبراتے ہیں۔ حالانکہ یہ دوا سرطان بسری اور ان تمام زخموں اور پھوڑوں میں جن میں سمیت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے

نہایت مفید اور لاثانی ہے۔ میں صرف ڈاکٹر ایلن کی معلومات کا لفظ بلفظ ترجمہ دیتا ہوں۔ جس سے دوا کے خواص اور اس کے استعمال کا موقعہ و محل بخوبی سمجھ میں آئے گا۔

ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ یہ دوا مندرجہ ذیل شکایتوں میں نہایت مفید ہے:۔

۱۔ کاربنکل یعنی سرطان اور مبتلا شدہ حصہ کو کھا جانے والا زخم۔ جب ایسے زخم یا سرطان سے مواد بہتا رہتا ہو اور ان میں ناقابل برداشت جلن ہو۔

۲۔ جب غدود سوج گئے ہوں اور ان میں سخت گانٹھیں پڑی ہوں، نیز ان میں بیسی لس جراثیم بھی پائے جائیں۔

۳۔ جب آرسنک یا بہترین منتخب شدہ دوا سرطان یا زخموں کی سوزش اور جلن کو آرام نہ دے سکے۔ یا کم نہ کر سکے تو یہ دوا دینی چاہیئے۔

۴۔ ناک سے، منہ سے، مقعد سے، آلات تناسل سے کالے رنگ کا گاڑھا تارکول کا سا خون اگر بہتا ہو یا رستا ہو اور خون میں سمیت موجود ہو (کروٹیلس)۔

۵۔ متعدی بخار جس میں سمیت بہت پیدا ہو چکی ہو، اور جس میں مریض کی طاقت یکا یک کم ہو جاتی جا رہی ہو، نبض چھوٹ رہی ہو اور غنودگی و غشی ہو (پائی روجن)

۶۔ زہریلے زخم، سرطان، بسری اور زہر باد۔

۷۔ بسری نہایت برے قسم کی تکلیف دہ جس سے ہر وقت مواد بہے اور جلن بڑی غضبناک ہو (آرسنک، کاربالک ایسڈ، یوفربیم، لیکیسس)۔

۸۔ زہریلے چیچک کے سے دانے بذات خود چیچک، چھالے کالے یا نیلے (رائنیشیا، انجیفولیا، لیکیسس، پائی روجینم) یہ دانے بہت خطرناک ہوا کرتے ہیں۔

۹۔ سرطان میں جب نہایت ہی شدید جلن اور درد اور اس میں سے بدبودار اور تیز مواد بہتا ہے۔

۱۰۔ تمام جسم میں پھوڑے بڑے یا چھوٹے یا یکے بعد دیگرے نکلنے والے پھوڑے۔ نیز پھوڑوں کی آئندہ پیدائش کو روکتا ہے۔

۱۱۔ نہ مندمل ہونے والے زخم۔ سمیت کے بخار اور بے حد کمزوری (آرسنک، اکنیشیا، پائی روجینم)

۱۲۔ نامعلوم کیڑوں کے ڈنک۔ اگر ڈنک والی جگہ پر ورم ہو۔ اور اس کا رنگ تبدیل ہوتا ہے۔ یعنی پہلے سرخ پھر نیلا اور سوجن کے مقام سے جسم کے چاروں طرف لال دھاریاں نظر آویں (اکنیشیا، پائی روجن لیکیسس)۔

۱۳۔ زہریلے ورم، اگر مواد کے جذب ہو جانے سے پیدا ہوئے ہوں، اور ان میں غضب کی جلن اور درد ہو (آرسنک، اکنیشیا، پائی روجینم)۔

۱۴۔ گھوڑے، بھیڑیں اور دوسرے مویشیوں کی تلی کی وبائی بیماری۔

۱۵۔ وہ تکلیفات جو زہریلے بخاروں کی بری بو کے سونگھنے سے یا مردہ چیرنے کے کمرے کی ہوا سونگھنے

سے پراگندہ سانس سے، زہر چڑھنے سے پیدا ہوئی ہوں (اکینشیا، پائی روجنیم)

ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں:۔ کہ سرطان کے لئے یا سرطان کے نام سے اپریشن کرانا بڑی بھاری بیوقوفی ہے ایسی جراحی ہمیشہ نقصان دہ اور اکثر خطرناک ہوا کرتی ہے۔ کیوں کہ علامات قدرتی کو دبا کر مریض کو معرض خطر بنا دیا جاتا ہے کوئی مریض کبھی ٹھیک دوا سے نہیں مرا کرتا۔ اس لئے ہر ایک کو صرف اندرونی دوا سے ہی صحتیاب کرنا چاہیئے۔

اس دوا کا سب سے نمایاں نشان دنبلوں یا کاربنکلوں کا یکے بعد دیگرے ہونا ہے زہر باد جس میں سے بو آئے یا جس میں فاسد مادہ آچکا ہو نچلے جبڑے کے داہنی جانب کے نچلے حصہ میں سخت پتھر کا سا ورم، فاسد زخم جن سے بے حد بو آئے۔ جسم کے کسی مخرج سے سیلان خون جس میں خون سیاہ، گاڑھا، تارکول کا سا ہو جو بہت جلد پھٹ جائے۔ مُردہ چیرتے وقت پیدا شدہ زخم۔

علامات

سر۔ درد سر جیسے سر میں سے دھواں گزر رہا ہے۔ درد سر جاڑے کے ساتھ۔ سر میں ورم۔ سر پر یکے بعد دیگرے پھوڑوں کا نکلنا۔

چہرہ۔ گلسوؤں میں فاسد ورم۔ نچلے جبڑے کے قریب پتھر کی سی سخت سوجن۔ ٹھوڑی کے نچلے غدوددں میں درد بھرا ورم۔

شکم۔ احساس جیسے پردۂ صفاق آگے کی طرف ڈھکیلا جا رہا ہے۔ "تلی بڑھی ہوئی۔ جاڑے کے ساتھ شکم میں درد۔

پاخانہ اور پیشاب۔ قے جس کے بعد درد کے ساتھ اور بعض اوقات خون آمیز دست آئیں۔ بخار کے ساتھ دست۔ ہیضہ کی سی مردنی۔

قلب۔ قلب کی ضربات تیز لیکن کمزور۔ دل کی افعال کمزوری کی وجہ سے جلد پر نیلا پن۔ خون منجمد نہ ہو۔

پیٹھ اور گردن۔ بغلوں کے غدود متورم۔ بخار کے ساتھ اعضاء اور جوڑوں میں شدید درد۔ استسقائی ورم، زخم۔ ورم فاسد۔ بسر یاں ہوا روگرد کے گوشت کو کھاتی جاتی ہیں۔

مخصوص خواص۔ بے چینی، تشنی اور کزاز دورے۔ شدید جلن دار درد یں۔ کمزوری اور مردنی۔

جلد۔ کھرنڈ دار رسنے والے ابھار، خشک خارش، سیاہ یا نیلے آبلے۔ کاربنکل۔ پھوڑے۔ گوشت خورے زخم۔ فاسد چیچک۔

طاقت۔ نمبر ۳۰ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر ایپس آرسنک، کیمفر کاربوویج، کاربالک ایسڈ، لیکیسس، کریاذوٹ، سیلیا اور سائلی سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو:۔

آرسنک، کاربوانیملس، کاربوویج، اگینشیا، یوفربیم، لیکیسس، ٹیرنٹولاکیوبنسس کا سرطان کے شدید دردوں میں۔

آرسنک، کاربالک ایسڈ، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، فائی ٹولاکا اور سیکیل کے بعد یہ دوا زخموں کی جلن اور دردوں میں استعمال ہوتی ہے۔

اس دوا کے بعد اورم میور، نیٹرم آرس، فلورک ایسڈ، ہکلا لاوا اور سلیسیا استعمال ہوتے ہیں۔

Anthrokokali

انتھروکوکلی

Anthracite coal of a certain kind dissolved in boiling caustic potash.

یہ دوا جلد کی تکلیفات کھجلی، خارش، پرانا داد اور ناک کے پرانے زخم کے لئے مفید ہے سب سے عجیب بات اس دوا میں یہ ہے کہ کھجلی پورے چاند یعنی پورنماشی میں کم ہو جاتی ہے۔

شدید پیاس اور زیادہ پیشاب کا اس دوا میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ذیابیطس کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

مزمن بائی کے درد۔

صفراوی دورے، صفراء کی قے، شکم میں ریاحی ابھار، جلد میں مزمن پھیٹن۔

علامات

ناک۔ نتھنوں میں پرانے زخم اور چیر (شگاف)۔

منہ۔ منہ میں خشکی اور زبان سے بدبو۔

حلق۔ حلق میں خشکی۔ اندرونی گرمی جو معدے تک پہنچاتی ہے نگلنے میں دقت۔

معدہ۔ بھوک کی کمی۔ منہ کا ذائقہ خراب۔ پیاس کی زیادتی۔ صفراء اور سیاہ رنگ کی رطوبت کی قے اور متلی، معدے میں گرمی کا احساس۔ معدے میں مروڑ۔

شکم اور پاخانہ۔ شکم میں ریاح اور ابھار۔ درد قولنج۔ پاخانہ سیاہی مائل اور پتلا سا، لگاتار کئی دن تک دست۔

مثانہ۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب کا رنگ زرد۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن اور عضو کے منہ پر خارش۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔

آلات تناسل مردانہ۔ بار بار استادگی۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا دیر میں ہونا۔

جلد۔ پتی پرانا زہرباد، دانوں کی زیادتی اور دانوں میں سخت کھجلی۔ رات کے وقت دانے نکلتے ہیں اور صبح غائب ہو جاتے ہیں۔ استسقاء۔

نیند۔ بے خوابی۔ گھبراہٹ اور نبض کی تحریک کے ساتھ۔

بخار۔ لرزہ۔ بخار اور اس کے بعد ہلکا پسینہ۔ جسم کی سرخی اور بخار، پسینہ کے ذرا رک جانے پر پھر شروع ہو جاتا ہے تمام جسم پر پسینہ جس کے ساتھ سر میں درد اور تمام جسم میں چوٹ کا سا درد ہوتا ہے اور نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ رات کے پسینے، پاؤں پر چکنا پسینہ۔ پسینہ سے پہلے سینہ میں بے چینی اور شدید دھڑکن۔ جسم پسینہ کے بند ہونے کے بعد بھی بہت دیر تک تر رہتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳x سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو:۔

کاربوویج، سنگار بوائینس، مرکبات انٹی مونیم، رسٹاکس۔ ڈلکامارہ، فیرم آئیوڈائڈ۔

Anthemis Nobilis

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS : Roman Chemomile
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

انتھیمس نوبلس

انتھیمس نوبلس کیمولا سے ملتا جلتا ہے اور اس میں ہاضمہ کی خرابی پائی جاتی ہے۔ مریض سرد ہوا اور سرد چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

سر۔ سر میں سخت درد، اندر سے باہر کی طرف دباؤ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر پھٹ جائے گا۔

منہ۔ زبان کا رنگ سفید اور سفید چھٹے۔

شکم اور پاخانہ۔ چھوٹی آنت میں دائیں سے بائیں کو جاتا ہوا درد۔ دست پتلے پہلے سفید، پھر خمیر کے سے، پھٹے اور مروڑ اور پاخانہ کی بے سود حاجت۔ شکم میں سردی کا احساس، شکم ٹھنڈا۔ سردی کا احساس پیٹ سے ٹانگوں تک ہوتا ہوا گھٹنوں تک پہنچتا ہے۔ سبز میں کھجلی جیسے کیڑوں سے ہو۔ جگر کے مقام میں درد۔

آلات تنفس۔ زکام میں آنکھوں اور ناک سے زیادہ پانی کا بہنا، مکان کے اندر زکام کا بڑھ جانا گلے میں پھوڑے کا سا درد اور سکڑن، کھانسی اور خراش جس کی زیادتی گرم کمرہ میں ہو۔

مثانہ۔ شلنہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ منی کی نالی میں درد، پیشاب کا بار بار آنا۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم سے سیلان خون۔

جلد۔ جلد خشک جانے پاؤں کے تلووں میں خارش جیسے بوائیاں سے ہو۔

طاقت۔ مدرٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

نوٹ:۔ ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ اگر انتھیمس نوبلس کے جوشاندہ سے رحم سے خون جاری ہو جائے تو چائنا اس کو فوراً روک دیتا ہے۔

Antipyrinum

A product of Coal tar
CHEMICAL SYMBOL : $C_{11} H_{12}$ H. O.
SYNONYMS : Phenazon (Phenyl-dimethyl pyrazolen).
Solution & Trituration :

انٹی پائی رینم

انٹی پائی رین کا استعمال ایلوپیتھی میں بہت بری طرح سے کیا گیا ہے۔ کتنی جانیں اس دوا کی بدولت ضائع ہوئی ہیں اس کو نہیں بتلایا جا سکتا۔

اس دوا کا اثر انٹی فیرین کی طرح ہے، مگر اس میں جہاں انٹی فیرین کی طرح مریض پر پوری مردنی چھا جاتی ہے۔ وہاں اس کا اثر زیادہ تر جلد پر ہوتا ہے۔ جس پر لال بخار کے سے دانے نکل آتے ہیں۔ اور استسقائی ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ دوا خون کے اندر خون کے لال اجزاء کو کم کر کے سفید اجزاء کو بڑھاتی ہے۔ اور جلد کی عروق شعریہ میں ایک قسم کی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد کے نیچے جگہ بہ جگہ خون جمع ہو جاتا ہے۔ جس سے کہ جلد پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اور ورم ہو جاتا ہے جو اس دوا کا اکثر خاص فعل ہے۔

ڈاکٹر ہنس اس کو پیشاب کے از خود نکل جانے اور نکسیر کے واسطے مفید بتاتے ہیں۔

اس کی بڑی خوراکوں (ماذی) سے مقدار میں زیادہ پسینے، چکر، جلد میں نیلاپن، پیشاب میں البیومن اور خون پیدا ہوتے ہیں۔ سرخ بادہ پہلے چہرے اور بازوؤں پر ظاہر ہوتا ہے اور آخر میں ٹانگوں پر۔

علامات

دماغ۔ بے ہوشی، پاگل ہو جانے کا ڈر۔ تحریک مسلسل چلانا اور فکر۔ اعصابی پریشانی۔ بینائی اور سننے کے توہم۔

سر۔ درد سر دانت کے درد کے ساتھ۔ دونوں کانوں کے پیچھے چیرنے والا درد۔ سکڑن کا احساس ٹکن والے درد سر۔ کانوں کے نیچے درد، کانوں میں درد کے ساتھ۔

آنکھ۔ بینائی کا مکمل طور پر زائل ہو جانا، آنکھوں کے پپوٹوں کا اس حد تک سوج جانا کہ آنکھیں بالکل نہ کھلیں آنکھوں سے پانی۔ آنکھوں میں لال دھبے دار پس۔

کان۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں۔ کانوں میں آوازوں کی وجہ سے چکر۔

ناک۔ ناک میں جلن، سرسراہٹ، چھینکوں کے ساتھ اور ناک اور آنکھوں سے پانی کا بہنا۔ ناک اور چہرے پر استسقائی ورم۔

چہرہ۔ چہرہ پھولا ہوا اور چہرے پر سیاہی مائل سرخی۔ چہرے پر استسقائی پھلاوٹ۔

منہ ۔ دانتوں میں درد اور درد سر ایک ساتھ ۔ دونوں کانوں کے پیچھے پھاڑنے والا درد ۔ مسوڑھوں میں ۔ منہ میں اور حلق میں جلن ۔ زبان سوجی ہوئی ۔ تھوک خون ملا ہونٹوں پر ورم ۔ زبان میں زخم اور ترولے ۔ نچلے جبڑے کے ساتھ ساتھ دانت کا درد ۔

حلق ۔ حلق کے بائیں جانب سوجن ، جلن اور آواز بیٹھی ہوئی ۔ حلق میں خشکی ۔ بائیں غدود پر ورم اور سفیدی ۔ حلق میں سکڑن اور تنگی کا احساس ۔ نگلنے سے درد ۔ بدبودار بلغم کا نکلنا ۔ حلق میں سفید جھلی ۔

معدہ ۔ متلی اور قئے ۔ معدے میں درد اور جلن جس کی وجہ سے جھکنا پڑے ۔ معدہ میں ابھار کا احساس ۔

مثانہ ۔ پیشاب کا بار بار ہونا ۔ پیشاب کی مقدار میں کمی ۔

آلات تناسل مردانہ ۔ عضو مخصوص سیاہ ۔

آلات تناسل زنانہ ۔ شرمگاہ میں خارش اور جلن ۔ حیض کا بند ہو جانا ۔ سیلان الرحم پانی کا سا ۔

آلات تنفس ۔ تپلا زکام ۔ ناک کی اندرونی جھلی پر ورم ۔ آواز میں کمزوری اور کمی ۔ سانس میں تکلیف ۔

سینہ ۔ سینہ میں تنگی ۔ سینہ کے سامنے والی ہڈی میں گھٹن کا احساس ۔ لیٹا نہ جا سکے ۔ تنفس میں دقت ۔ احساس جیسے شکم اور سینہ کے اعضاء اوپر کی طرف حلق میں دھکیلے جا رہے ہیں ۔ اور دایاں حصہ شکم میں ہے ۔

قلب اور نبض ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کی حرکت بند ہو گئی ہے ۔ جس سے مریض نڈھال ہو جاتا ہے نبض کی چال کمزور اور تیز ۔

پیٹھ اور گردن ۔ گردن کے دونوں طرف یہ احساس جیسے ہزاروں سوئیاں ایک ہی وقت چبھ رہی ہیں ۔

اعضاء ۔ اعضاء میں ورم ۔ درد ۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ داہنے بازو میں اینٹھن ۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں میں اس قسم کی اینٹھن کہ ہاتھ کی انگلیاں اندر کی طرف آدھی مڑ جاتی ہیں ۔ اور ہاتھ ایک قسم کا پنجہ معلوم ہونے لگتا ہے ۔

جلد ۔ دانے خارش کے یا پتی کے جس میں حد درجہ کی کھجلی ہو ۔ خصوصاً انگلیوں کے درمیان تر کھجلی کے بے قاعدہ دانے جو آپس میں مل جائیں ۔ اور جسم پر چٹے سے بن جائیں ۔ یا یہ دانے آپس میں بہت نزدیک نزدیک ہوں ۔ پتی کا ایک دم ابھرنا اور ایک دم غائب ہو جانا ۔ پتی کے دانے چہرہ اور بازوؤں پر سرخ ہوں اور ٹانگوں میں ختم ہو جائیں ۔ لال بخار کی طرح کے سرخ دانے ۔

پیٹھ اور گردن ۔ گردن کے ہر دو جانب ہزاروں سوئیوں کے ایک دم چبھنے کا احساس جو سینہ اور شکم کے داہنی طرف جانے یہ احساس شدت سے فوطوں کی داہنی طرف اور داہنے خصیہ میں نیز ٹانگ دھا اور پاؤں میں ہو ۔ اس امر کا احساس کہ سینہ اور شکم اوپر کی طرف کھنچ رہے ہیں جس کی وجہ سے مریض سیدھا کھڑا نہ ہو سکے ۔ اور گر جائے داہنے بازو میں اینٹھن کے ساتھ جسم بھر میں رعشہ ۔ سرگرنے کے دورے میں عضلات کا کھنچ جانا ۔ دانتوں کا بجنا ۔ مردنی ۔ تمام جسم میں تشنج ۔ تمام جسم میں برف بھرے ہونے کا احساس ۔

بخار ۔ بے حد پسینہ ۔ تمام جسم پر تشنج ۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ۔ بغیر سردی کے لرزہ ۔ نبض بخار کے ساتھ ساتھ بڑھے اور گھٹے ۔

طاقت ۔ ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق ۔ مقابلہ کرو ۔

جلد کی تکلیفات : انیلیم ، انٹی فبرین ، آرسنک ، اکونائٹ رس ہو جانا ۔ ایک دم بیماری کا حملہ آور ہونا ، اس دوا کا اثر بیلاڈونا سے زائل ہوتا ہے ۔ اس دوا کا اثر ان آدمیوں پر زیادہ ہوتا ہے جو زیادہ مقدار میں قہوہ پیتے ہیں ۔

Antifebrinum

انٹی فبرینم

Acetanilid (formed from aniline)
CH_3 CONH C H.; Exalgine is a
derivative from this, Methylacetanilid.

جب یہ دوا درد سر اور بخار گھٹانے کے لئے دی جاتی ہے تو بعض وقت اس کے مہلک اثرات ظاہر ہوتے ہیں ۔ ایک مریض میں اس دوا کے کھانے کے بعد یہ علامات پیدا ہوئیں ۔

اس امر کا احساس کہ سر اس قدر بڑا ہو گیا ہے کہ تمام کمرے میں نہیں آتا ۔

دم کشی کی طرح سانس میں تکلیف بڑھ گئی اور مریض نے اپنے ارد گرد کے آدمیوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر زور سے دبایا ۔ وہ بذات خود دمہ کا مریض نہ تھا ۔ اس کو محسوس ہوتا تھا کہ اس کا پردہ مشاق کام نہیں کر رہا ہے ۔ اور اس کو کسی نہ کسی طرح سانس لینا چاہیئے ۔

سردی سے بے حد ذکی الحسی ۔

قلبی خرابی کی وجہ سے جلد پر نیلا پن ۔

غش کا احساس ۔ قلب میں کمزوری اور بے قاعدگی ، بلغمی جھلیوں میں نیلے پن ، البیومینیوریا ، اور پاؤں کے ٹخنے پر استسقائی ورم کے ساتھ ۔

Antimonium Iodatum

انٹی مونیم آیوڈیم

CHEMICAL SYMBOL : SbI; 500.36
SYNONYMS : Iodine of antimony.
TITURATION : 1x and higher.

ڈاکٹر بیل لکھتے ہیں کہ یہ دوا رحم کے بڑھ جانے میں ، تردم کشی ، یا تیز مزمن کھانسی (خواہ وہ نئی ہو یا پرانی یا اس کے ساتھ دمہ بھی ہو) اور دوسرے سینہ کی تکلیفات میں مفید ہے ۔ وہ اس کے علامات یوں بتلاتے ہیں ۔

" کھانسی کے بکثرت دورے جس میں سفید جھاگ دار ، یا گاڑھا زرد بلغم نکلے ، بھوک اور طاقت میں کمی ۔

معمولی بخار، جلد کا رنگ زرد ہو، آنکھوں کے ڈھیلوں اور جلد میں زردی۔

طاقت :- نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

Antimonium Arsenicum

انٹی مونیم آرسنکم

CHEMICAL SYMBOL : $SbA_3 O_4$

Trituration 1x and higher

یہ دوا مفصلہ ذیل تکلیفات میں مفید ثابت ہوتی ہے۔

ہوا کی نالیوں کی سوجن جس کے ساتھ کھانسی اور بے حد سانس میں تکلیف بھی شامل ہو کھانا کھانے پر اور لیٹ جانے پر تکلیف بڑھے۔ بلغمی نمونیہ پھیپھڑوں کی جھلی کا سوجن (ذات الجنب) خصوصاً بائیں طرف کی۔

آنکھوں کی سوجن اور چہرہ میں استسقائی ورم کمزوری کا احساس۔

انٹم آرس عموماً بائیں پھیپھڑے کے اوپری حصہ میں اثر پذیر ہوتا ہے لنگڑی کے اعصاب میں منتقل ہونے والے درد۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق :- مقابلہ کرو۔

دوسرے مرکبات انٹی مونیم، آرسنک، اورم، لیکیسس، پلساٹیلا، سلفر،

Antimonium Tartaricum

انٹی مونیم ٹارٹاریکم

CHEMICAL SYMBOL = 1K ($SbO C_2 H_4 O_6$ + Hs O 654.48

SYNONYMS : Tartaris Emeric; Potassium Antimonyl Tottarate; Potassio antimonio oxytartrate

Tincture 1x and higher.

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ اگر انٹی مونیم ٹارٹاریکم کے مریض کے چہرے پر نظر ڈال جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مریض کا چہرہ زرد، ناک کھنچی ہوئی اور سکڑی ہوئی۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی اور ان کے گرد کالے حلقے۔ لب زرد اور سکڑے ہوئے اور پنکھے کی طرح چلنے والے اور نتھنوں کے اندر سیاہی۔ چہرہ پر ٹھنڈا پسینہ چہرہ سرد اور زرد مریض کے چہرے سے تکلیف برستی ہے۔ مریض کے کمرے میں سخت بدبو ہوتی ہے۔ جس سے اندر داخل ہونے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ موت کمرے کے اندر گھس آئی ہے مندرجہ بالا علامتیں ان بلغمی مریضوں کے اندر جن کی صحت زائل ہو چکی ہو یا کمزور بچوں یا بوڑھے آدمیوں میں پائی جاتی ہیں۔

یہ دوا پہلے زمانہ میں قے کرانے کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ اسی لئے ہومیوپیتھی میں یہ دوا قے، اور متلی میں بہت مفید ہے۔ اپیکاک کی طرح قے اور متلی بہت ہوتی ہے لیکن انٹی مونیم ٹارٹاریکم کی متلی مسلسل نہیں رہتی اور قے کے بعد کم ہو جاتی ہے سینہ کے تمام قسم کے امراض میں جب بلغم کے اجتماع کی زیادتی ہو اور سینہ میں بلغم کی گھڑگھڑاہٹ سنائی دیتی ہو۔ مگر مریض میں اس کے نکالنے کی طاقت نہ ہو۔ غنودگی یا مکمل بے ہوشی میں بھی استعمال کی جاتی ہے چہرہ پیلا یا نیلا پڑ جاتا ہے۔ اور سانس کی تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے۔ دل کے میں گرمی ہوتی ہے۔ یا وہاں سے گرمی اٹھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ خون کی رگوں میں سردی کا احساس ہوتا ہے۔

ایک انگریز دوا فروش نے اپنے شاگرد کا کیس بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شاگرد کو ایک ہفتہ کے لئے گھوڑوں کے واسطے کھانسی کے گولے جس میں انٹی مونیم تھا بنانے کے لئے مقرر کیا اور اس کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ دوا کو نہ سونگھے لیکن اس کا خیال ہے کہ شاگرد نے دوا کو ضرور سونگھا۔ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد وہ بیمار ہو گیا۔ دوا فروش کا خیال ہے۔ کہ (اور اس میں شک بھی نہیں کیوں کہ بالکل ٹھیک ہے) اس کی بیماری کی وجہ انٹی مونیم تھا۔ علامات نہایت مخصوص تھیں۔ پہلے اس کو متلی، سستی اور سونے کی خواہش تھی۔ اس کو بستر میں رکھا گیا وہ رات کے وقت اٹھ بیٹھا اور سینہ پر سے خیالی بوجھ اتارنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کو پھر بستر میں لٹایا گیا۔ جس سے اس کو بے حد پسینہ آیا اور اس کے چہرہ اور سینہ پر دانے نکل آئے جس کے بعد اس نے بہت کمی کرتے کی اور اپنے آپ کو بہتر محسوس کرنے لگا۔ بخار رہا تھا۔ اور نبض کی رفتار ۱۲۰ تھی۔ فیور مکسچر جس میں لائیکر امونیا اور اسپرٹ ایتھر نائیٹریٹ تھا پینے کے لئے دیا گیا ایک ڈاکٹر کو بلایا گیا جس نے مریض کو دیکھ کر یہ بتلایا کہ بائیں پھیپھڑے میں بلاشبہ نمونیا کی علامات ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس نے یہ تسلیم کیا کہ اس نے اس قسم کے دانے کبھی نہیں دیکھے۔ اس واسطے ڈاکٹر نے کوئی نسخہ نہ لکھا۔ دو دن تک بخار رہا۔ جس کے بعد بخار اور نبض اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ دانے غائب ہو گئے اور انہیں کے ساتھ ساتھ نمونیہ کی کھانسی بھی چھ دن میں لڑکا بالکل اچھا ہو گیا۔

بچہ کو جب غصہ آتا ہے تو کھانستا ہے۔ یہ انٹی مونیم ٹارٹاریکم کی مخصوص علامت ہے دوسری علامت کھانسی صبح چار بجے اس کے علاوہ اس دوا کی علامات اندرونی لرزہ اور غشی بھی ہیں۔

وضع حمل کے وقت رحم کا منہ خشک ہو جاتا ہے درد کرتا ہے اور کھلتا نہیں۔ جس سے مریضہ کو پریشانی ہوتی ہے کراہتی ہے اور ہر درد کے ساتھ اس کو مرنے کا احساس ہوتا ہے تشنج اور کشنج کے دورے اعضاء میں بھاری پن اور سخت کمزوری۔ بائی کے درد میں گو پسینہ سے آرام نہیں ملتا۔ اندرونی اعضاء کا ورم یا منہ کی اور صفراوی تکلیفات مسلسل متلی۔ متلی کا احساس سینہ میں ہوتا ہے۔ (پلساٹیلا) بوجھ اور بھاری پن کا احساس جسم کے بعض حصوں میں مثلاً سر، گدی، دمچی کی ہڈی اور دیگر اعضاء تمام خون کی نالیوں میں چکن۔ بچہ چاہتا ہے کہ ہر وقت گود میں اٹھا کر پھرایا جائے۔ کسی دوسرے کے ہاتھ لگانے سے چلاتا ہے چڑچڑا پن سسکیاں لینا اور چلانا۔ دماغ کا کند ہو جانا اور دماغ میں وحشت، ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ دماغ سن ہو گیا ہے۔ سر کا کانپنا (پرانا مرض) سر اور ہاتھوں کا کانپنا۔ زبان دودھ جیسا سفید، اور

سفیدی میں زبان کی بلندیاں صاف نظر آتی ہیں۔ سخت متلی اور قے پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے شکم میں بوجھ اور پتھر کا احساس، خصوصاً آگے کی طرف جھک کر بیٹھنے سے۔

اس دوا کا جلد پر نمایاں اثر ہوتا ہے۔ اس کے خاص دانے چیچک سے بہت ملتے جلتے ہیں اور اسی لئے یہ دوا چیچک میں استعمال کی جاتی ہے۔ نیز ویکسی نیشن کے بجائے چیچک کا ٹیکہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے جو سود مند ہے کمر کے درد کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے (خصوصاً چیچک کے درد کمر میں ویریولینم اور انٹم ٹارٹ شروع سے آخر تک چیچک میں مفید ہیں)

ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ عضو مخصوص کی جڑ میں اگر مسے ہوں تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ انٹم ٹارٹ کی علامات گرمی سے بڑھ جاتی ہیں مگر انٹی مونیم کروڈم کی طرح معمولی گرمی یا دھوپ سے بڑھ جانے والی نہیں ہوتی اس دوا میں بائی کی بعض علامات کو گرمی سے آرام ہوتا ہے گرم دودھ یا پانی کھانسی کو بڑھاتے ہیں۔ نیز کھانسی بستر میں لیٹنے سے خصوصاً بستر میں گرم ہو جانے سے بڑھ جاتی ہے سردی سے اور نمی سے بھی علامات بڑھتی ہیں مگر انٹی مونیم کروڈم کی طرح ٹھنڈے پانی سے نہانے کے سے برے نتائج پیدا نہیں ہوتے انٹی مونیم ٹارٹاریکم و کروڈم دونوں میں چھونے سے یا غور سے دیکھے جانے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹاریکم کی علامات بیٹھنے سے، بیٹھے رہنے سے، بیٹھ کر اٹھنے سے، آگ کی طرف جھک کر بیٹھنے سے مبتلا شدہ حصہ کے بل سونے سے، حرکت سے یا حرکت کرنے کی کوشش سے بڑھتی ہیں مگر سیدھا بیٹھنے سے کم ہوتی ہیں۔

اس دوا میں درد سر کو کان کے درد کو اور کھانسی کی تکلیفوں کو آرام کرنے سے تکلیف ہوتی ہے کھانسی صبح چار بجے بڑھتی ہے جس کو ڈکار سے آرام ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کی تکلیفات میں انٹم ٹارٹ کا ایک نمایاں نشان سر پیچھے کی طرف لٹکا کر لیٹنا ہے۔ غشی کے دورے اندرونی لرزہ۔

اس دوا سے مخرج اور عضلات میں ڈھیلا پن متلی کے ساتھ اور متلی کے بعد پیدا ہوتا ہے متلی، قے، دست کمزوری، ٹھنڈا پسینہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ دوا ہیضہ کے لیے مفید ہے۔

شرابیوں یا گٹھیا وی مریضوں کی معدے کی تکلیفات۔ تقلیل البول۔ پیشاب میں خون، البیومن۔ مثانہ اور پیشاب کی نالی کی نزلاوی کیفیتیں۔ مبرز میں جلن۔ خون ملے آنوں کے دست۔

علامات

دماغ۔ شدید ہذیان، اپنے آپ باتیں کرنا۔ بدمزاجی، بے چینی، پریشانی، دہشت، بے حد غمگینی، اکیلے رہنے سے ڈر بچہ چھونے جانے پر روئے۔ ذرا ذرا سی بات پر ڈر جائے۔

سر۔ چکر آنکھیں بند کرنے پر، چلنے پر سر اٹھانے پر جس کی وجہ سے لیٹ جانا پڑے۔ آنکھوں کے سامنے ستارے اڑنے کے ساتھ چکر یکے بعد دیگرے غنودگی کے ساتھ۔ سر میں پھاڑنے والا درد۔ کھوپڑی چھونے سے

بے حد ذکی الحسی درد سر جیسے پیشانی کو کس کر باندھ دیا ہو۔ (جلسی میم، نائٹرک ایسڈ، مرک، سلفر) شراب کے سے نشہ کی حالت۔ صبح کے وقت سر میں پراگندگی اس امر کا احساس کہ ابھی اور سونا چاہیے۔ تکیہ پر سے سر اٹھانے پر بھاری پن (کیلکیس) پیشانی میں دبانے والے درد سوئیاں چبھنے والے جو بائیں آنکھ کے نیچے تک آتے ہیں۔ پیشانی کے داہنی کنپٹی میں کھینچنے والا درد جو اوپر داہنے جبڑے کے جوڑ تک پہنچتا ہے سر کا کانپنا خصوصاً کھانستے وقت۔

آنکھ۔ بینائی رکی ہوئی آنکھوں کے سامنے تارے خصوصاً بیمی ہوئی حالت سے اٹھنے پر، آنکھیں خون کی طرف سرخ آنکھیں اتنی تھکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ اپنے آپ بند ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کو زور سے بند کرنے کی خواہش۔ نگاہ کمزور دستوں کے دوران بینائی دھندلی۔ ڈھیلوں میں درد جیسے کوٹے پیٹے گئے ہوں۔ گٹھیاوی یا بائی کے خوب چشم۔

کان۔ کانوں میں گرمی۔ بائیں کان کے سامنے پھڑپھڑاہٹ جیسے کسی بڑے پرندے سے ہو۔ شام کے وقت لیٹنے پر داہنی بیرونی کان میں اینٹھن اور بھٹن جو بستر میں غائب ہو جائے۔

ناک۔ چھینکیں، بہتا ہوا زکام اور سردی جس میں سونگھنے اور چکھنے کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ (پلساٹیلا) ناک کی جڑ میں تکلیف دہ کھنچاؤ جیسے پٹی بندھی ہو (آرسنک، کیمفر، ہیوریٹرم البم) ناک کا بند ہونا یکے بعد دیگرے بہنے والا زکام کے ساتھ نکسیر

چہرہ۔ زرد کھنچا ہوا (آرسنک کاربوویج، ویریٹرم البم) نیلگوں، سارے چہرے میں چیرنے والے درد۔ بعض وقت یہ سر اور گردن میں بھی پہنچتے ہیں ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے (آرسنک) چہرے پر ٹھنڈا پسینہ۔ نچلے جبڑے اور ٹھوڑی میں سنسنانے والی پھڑکن۔ بائی کے دانت کے درد میں چہرے کے تمام اطراف میں پھیلنے والے درد یہاں تک کہ اس جانب کا سر اور گردن بھی ماؤف ہو جائیں۔ قے کرنے پر زور لگانے سے سر اور پیشانی پر گرم پسینہ۔ ٹھوڑی کی داہنی جانب جلن جیسے دہکتے ہوئے کوئلوں سے ہو۔

منہ۔ زبان کا رنگ سفید جیسے مٹی کا لیپ کیا گیا ہو۔ لال دھاریاں زبان سرخ اور دیان میں زبان خشک زبان کا ہلنا مشکل اور بعض وقت زبان ہلانے سے درد۔ صبح کے وقت شدید درد دانت۔ بائی کے نوبتی درد دانت مسوڑھوں سے خون بہے۔ ذائقہ نمکین، کھٹا کڑوا جیسے سڑے ہوئے انڈوں کا ہوتا ہے۔ تمباکو اور غذا کا ذائقہ محسوس نہ کرے۔ صبح کے وقت اٹھنے کے بعد منہ میں اس قدر درد کہ نگلنا مشکل ہو۔

حلق۔ حلق میں تیز درد۔ نگلنے میں تکلیف اور درد۔ تالو کے پچھلے حصہ پر چھوٹے سے کے سے درد کا احساس۔ خصوصاً جب نگل رہا ہو حلق میں زیادہ بلغم چھوٹی سانس کے ساتھ حلق میں کھردراپن اس احساس کے ساتھ جیسے کوئی چھوٹا سا پتہ کھنکھارتے وقت ہوا کی نالی کو روک رہا ہے نگلنے میں درد ہو یا نگلنا ناممکن۔

معدہ۔ تیزابوں کی خواہش (انٹی مونیم کروڈم، چائنا) سیبوں کی خواہش کے ساتھ پیاس کی زیادتی بالکل پیاس نہ ہونا (اپیس، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا) رات کے وقت خالی ڈکار جیسے سڑے ہوئے انڈے کھانے سے آتی ہے۔ (اگریکس، آرنیکا، سورینم، سیپیا) کھانے کے بعد جی متلانا بے چینی پیدا کرنے والی متلی۔ اور اس متلی سے معدے میں ہلکا سا بوجھ اور اس کے بعد پیشانی میں درد۔ نہ بند ہونے والی متلی جس سے قے ہوتی ہے اور تمام رات متلی جاری رہتی ہے۔ قے بہت کوشش کرنے پر۔ قے سخت اور بہت دیر تک

رہنے والی (اپیکاک) یہاں تک کہ مریض مرجھا جاتا ہے۔ اور اس قے کے بعد غنودگی آجاتی ہے (اینتھس، نکس موسکاٹا) اس قے کے ساتھ سر میں درد اور ہاتھوں کا کانپنا (پلاٹینا) معدے میں بھاری پن اور ابھار۔ ہر وضع میں قے سوائے جب داہنی جانب لیٹا ہو۔ تھوڑے تھوڑے ٹھنڈے پانی کے بعد پیاس۔ شدید ہچکی۔

ڈکار خالی، کھٹے، کڑوے، نمکین، متلی پیدا کرنے والی رطوبت کھائی غذا کے مزے کے معدہ میں اینٹھن فم معدہ میں یا شکم میں تپکن مستقل سے متعلق متلی کے ساتھ۔

شکم۔ شکم میں بھار ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ پتھر بھرے ہیں۔ چاہے مریض نے کچھ بھی نہ کھایا ہو۔ ہاتھ لگانے سے پیٹ سخت معلوم نہیں ہوتا، پاخانہ سے پہلے تیز کاٹنے والا درد (کالوسنتھ، مرک)، شکم میں ریاح۔ درد شکم کے دورے بے حد ریاح کے ساتھ شکم میں دباؤ محسوس ہو گا آگے کی طرف جھکنے پر شدید درد شکم جیسے آنتیں کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔ داہنی پھیری میں شدید جلن دار پھوڑے کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ پتلا، پانی کا سا، خون کے ساتھ، دست اور قے (اپیکاک) بدبودار دست مبرز میں سوئیاں چبھیں۔ پاخانے زردی مائل بھورے، پیلے صفراوی آنوں کے، پیلے سبزی مائل مقعد میں حدت کے ساتھ جیسے خمیر کے جن میں سے مرچے کی سی بو آئے۔

مثانہ۔ پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کی نالی میں جلن (کنا بس، سارسا پریلا، کینتھرس) پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب کی مقدار میں کمی۔ آخری قطروں میں خون جس کے ساتھ مثانہ میں شدید درد ہوتا ہے پیشاب سیاہی مائل۔ مٹیالا۔ سرخ گندا۔ (چیلیڈونیم) اور سخت بو کے ساتھ (بنزوک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ)

آلات تناسل زنانہ۔ حیض قبل از وقت۔ مقدار میں کم اور صرف دو دن رہے۔ حیض سے قبل کمر پر ان میں درد اور جاڑے۔ پانی کے سے خون کا یکوریا جو دردوں کی صورت میں آئے اور حس کی زیادتی جیسی ہوئی حالت میں ہو۔ شرمگاہ پر آبلے۔ دوران حمل آلات ہضم کی تکلیفات۔ متلی اور آؤں کی قے، ڈکار، غذا سے نفرت، تھوک کی زیادتی کے وقت۔ بچہ زرد، سانس کے لیے جھپٹے لیکن سانس نہ لے سکے۔ حالانکہ ناف میں تپکن موجود ہو۔

آلات تنفس۔ سانس چھوٹی (گریفائٹیس) تیز بھاری اذیت دہ، بستر میں بیٹھ کر لینا پڑتی ہے۔ (اکونائٹ، آرسنک) تین بجے صبح، شام کے وقت، کھانسنے اور بلغم نکالنے سے سانس کی تکلیفوں میں کمی۔ دم گھٹنا اور سانس میں تنگی۔ سانس نہیں لے سکتا اور بستر میں اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے (آرسنک، اکونائٹ، اور سپونجیا)۔ بلغم کے رک جانے سے سانس میں تکلیف۔ بلغم تھوکنے سے سانس کی تکلیف میں کمی۔ کھانسی چھوٹی (گریفائٹیس) تیز آواز کے ساتھ۔ کھانسی کی وجہ سے مریض کو اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ کھانسی نزلہ اور سینہ میں بلغم کا بولنا، لیکن بلغم نہیں نکلتا۔ جب کھانسی کا آنا کم ہو جاتا ہے تو مریض کا چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے۔ (کیونکہ خون میں آکسیجن کی کمی اور کاربانک ایسڈ گیس کی زیادتی ہو جاتی ہے)۔

سینہ۔ سینہ میں بلغم کا کھڑکھڑانا (اپیکاک، رما، سنورس، سینیگا، ٹارٹ ایمیٹک) سینہ بلغم سے بھرا معلوم ہوتا ہے۔ مگر مریض بلغم کو نکال نہیں سکتا۔ بے چینی اور سینہ میں گھبراہٹ اور گرمی کا دل تک اٹھنا۔ سینہ کی تنگی۔

کھانسنا اور سانس کے لیے جھپٹنا (اوپیم) بار بار ی سے خصوصاً بچے بیلاتے ہیں۔ اور ان کے چہرے میں تشنج ہوتا ہے۔ غصہ کرنے سے بچہ کو ہمیشہ کھانسی آتی ہے۔

صبح کے وقت آواز بیٹھی ہوئی جو کہ زیادتی بولنے سے ہو۔ بوڑھے آدمیوں کی نزلاوی تکلیفات اور ہوا کی نالیوں کی بلغم کی وجہ سے بدبودار نمرے کا آنا۔ بار سانس نکالنے کی ہبہ سے حد درجہ دل کے مقام میں اس قدر حدت محسوس ہو کر عام کمزوری کے ساتھ مریض کو ہاتھ اور پاؤں ڈھیلے کر دینے پڑیں پھیپھڑوں کی استسقائی ورم۔

قلب اور نبض۔ دھڑکن (اکونائٹ، آرسنک، ڈیجیٹلس، کیلکیریا کارب، اسپائی جیلیا، سلفر) نبض تیز، کمزور اور کانپنے والی دل کی گھبراہٹ، نبض بھری ہوئی سست (کنابس انڈیکا، ڈیجیٹیلس) یا سکڑی ہوئی اور معلوم نہ ہو سکے (اکونائٹ)۔ دل میں سخت پریشانی متلی اور صفراکی قے کے ساتھ

پیٹھ اور گردن۔ کمر میں شدید درد۔ ذرا سی حرکت سے ابکائیاں آتی ہیں۔ اور ٹھنڈا چپچپا پسینہ آجاتا ہے درد جیسے کمزوری سے ہوتا ہے۔ کھانا کھانے پر اور بیٹھنے پر درد کو آرام ہوتا ہے۔ ہڈیوں کی گریاں ایسی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے ایک دوسرے سے رگڑ گئی ہوں۔ کسی چیز کا چھوا جانا پسند نہ کرے۔ تیسرے کا ریکے ہٹی کھول دبنے کی رطوبت گردن کے عضلات کی اینٹھن بازوؤں کی حرکت پر گردوں کے مقام میں تیز سوئیاں چبھیں۔

اعضاء۔ اعضاء میں جس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ اور ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ تمام اعضاء میں کمزوری ہاتھ کا کانپنا (ایگریکس) چلنے پر ٹانگوں کی نسوں میں سکڑن (امونیم میور) شام کے وقت (رسٹاکس) بیٹھنے پر پاؤں کا سن ہو جانا۔ کمر کا داہنے کندھے میں درد جیسے جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو۔ پنڈلیوں، رانوں اور پنڈلیوں میں بائی کے درد۔ مسلسل انگڑائیوں کی خواہش۔ اعضاء میں اٹھنے پر اور اٹھنے سے ذرا قبل بائی کے درد اور کولہے میٹھے جانے کا احساس۔

مخصوص خواص۔ کانپنا تمام جسم کا (جائی سونگ) اندرونی، سر اور ہاتھوں کا۔ بچہ چاہتا ہے کہ کوئی گود میں لے کر گھمائے (کیمومل) ہاتھ لگانے سے چلاتا ہے۔ (انٹم کروڈم) نبض نہیں دیکھنے دیتا۔ تشنج اور کڑی اینٹھن۔ حد سے زیادہ بے ہوشی (اکونائٹ، آرسنک، رسٹاکس) حد سے زیادہ کمزوری اور سستی نیز غشی حد سے زیادہ کمزوری اور تمام جسم میں سستی تمام جسم کی شریانوں میں تپکن اور تھکن۔

جلد۔ چیچک کی طرح مٹر کے برابر دانے۔ لال حلقہ والے۔ چہرے پر چیچک کے سے دانوں کے بعد نیلگوں یا سرخ نشان رہ جاتے ہیں۔ تیزابی قسم کے دانے، آلات تناسل پر، رانوں پر اور جسم کے دوسرے حصوں پر۔ ان دانوں میں درد ہوتا ہے۔ کھجلانے والے مواد بھرے دانے جو جلد سوکھ جائیں چیچک میں دانوں کے نہ نکلنے سے تشنجی دورے پیدا ہو جائیں

نیند۔ نیند کا غلبہ (اوپیم)، سونے کی نہ رکنے والی خواہش (نکس موسکاٹا) جماہیاں لینا۔ نیند میں چونکنا کانپنا اور بازو اور پاؤں کا کھینچنا۔

بخار۔ تمام جسم پر لرزہ اور سردی۔ جاڑہ بیرونی جسم کے ٹھنڈے ہونے کے ساتھ، اکثر لرزے کے ساتھ جیسے اس کے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالا جا رہا ہے۔ جاڑا اور بخار دن کے دوران یکے بعد دیگرے ملے جاڑے کے بعد شدید گرمی زیادہ دیر تک رہنے والا بخار۔ چھوٹے جاڑے کے بعد زیادہ رہنے والا بخار۔ تمام جسم پر غیر معمولی جلد۔ ٹھنڈا چپچپا پسینہ تمام جسم پر زیادہ پسینہ۔ ماؤف حصص پر مقدار میں زیادہ پسینہ

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامتیں شام کے وقت، رات کے لیٹنے سے، گرمی سے، سرد مرطوب موسم میں، دودھ اور تمام کھٹی چیزوں سے بڑھتی ہیں اور سیدھے بیٹھنے سے، ڈکار لینے سے اور بلغم نکالنے سے کم ہوتی ہے۔

طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک۔ چھوٹی طاقتیں بعض وقت تکلیف کو بڑھا دیتی ہیں نمبر ۳۰ اور اوپر کی طاقتوں سے بھی عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہیں

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

اکونائٹ (کروپ کھانسی)۔ ایتھوزا سائی نیپم (اور اپیکاک (تشنج) امونیا کارب، آرسنک، (دمہ، دل کی علامات معدہ کی خرابی) برائی اونیا اور سنو نیز زیادہ تر بائیں پھیپھڑے میں۔ انٹم ٹارٹ داہنے پھیپھڑے میں۔ دانوں کے دب جانے کے بعد بیرا اور دماغی علامات۔ برائی اونیا، خسرہ، اور لال بخار میں زیادہ کام کرتا ہے بہ نسبت انٹم ٹارٹ چیچک میں۔ ایکیس (جاگنے پر سانس میں دقت)۔ لائیکوپوڈیم (سینہ کا نزلہ، نتھنوں کو پنکھے کی طرح چلنا۔ انٹم ٹارٹ میں نتھنے ڈھیلے ہو جاتے ہیں)۔ ویریٹرم (ٹھنڈک۔ جسم کا ٹھنڈا ہو جانا، تیزاب کی خواہش۔ ویریٹرم میں ٹھنڈا پسینہ اور غشی نمایاں ہوتی ہے سانٹم ٹارٹ میں جھپکے غنودگی اور پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے) اوپیم (کھانسی غنودگی جمائیوں کے ساتھ) اسنگوزیا (انفیلیا میں چہرے پر نیلاپن۔ اپیکاک (انٹم ٹارٹ میں غنودگی اور پھیپھڑوں کے بند ہو جانے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے) تھوجا (کسی مرض کے اثر بعد میں جب تھوجا کام نہ کرے اور سلیشیا فیل ہو جائے۔ انٹم ٹارٹ چیچک کے آبلوں کو ابھار دیتا ہے۔ تھوجا خشک کر دیتا ہے۔

فاسفورس (نمونیہ میں جبڑے کے ورم میں، سر میں پانی آجانے میں)

یہ دوا حسب ذیل دواؤں کے بعد اچھی کام کرتی ہے۔ بیلیسیا (جبڑے میں کسی غیر جسمانی چیز کے پھنس جانے سے تنفس میں دقت) پلساٹیلا (سینہ میں تپش، سوزاک کا دب جانا)، ٹرنٹیولا (مرطوب گھروں میں رہنے سے پیدا شدہ علامات) دیوڈینم

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے سا سافریڈا، چائنا، کوکس، کونیم (آلات تناسل پر)۔ اپیکاک، لاروسریسس، اوپیم (جب اس سے زہریلا اثر پیدا ہو چکا ہو تو اوپیم کافی مقدار میں دینا چاہیے) پلساٹیلا۔

Antimonium Sulph Aureum

انٹی مونیم سلفیوریٹم اورم

CHEMICAL SYMBOL : $Sb_3 S_3$; 400.75
SYNONYMS : Antimonium Sulphid.
Trituration 1x and higher.

اس دوا کا اثر زیادہ تر آنکھوں اور سینہ میں ہوتا ہے۔ سر کا جلن (آنکھ کی تکلیف کے ساتھ) بے بصری (آغاز میں) پتلی پر داغ۔ نیا اور پرانا نزلہ، اور بلغمی کھانسی، دمہ سے۔ نہانے پر تکسیر، منہ خراب۔ صبح کے وقت منہ چپچپا زرد سے اور پھیپھڑے کی نالیوں میں لیسدار اور سخت بلغم سانس میں تکلیف بائیں پھیپھڑے کے اوپر والے حصہ کے ورم سے خشک اور سخت کھانسی ہاتھوں اور پاؤں پر خارش ۱۸۲۵ء میں ڈاکٹر گلوبر نے اس دوا کو دنیا کے سامنے پیش کیا اس کی آزمائش ۱۸۳۰ء میں ڈاکٹر مرہوفر نے کی اور اس کی اشاعت ڈاکٹر ہیزن ۱۸۴۰ء نے کی ہومیوپیتھک ورلڈ جنوری ۱۹۰۹ء میں ڈاکٹر گوپی نے اس پر ایک مضمون لکھا۔ موصوف لکھتے ہیں کہ صنوبر یا پھیپھڑے کی نالیوں کے نزلہ کے اختتام پر یا ان تکالیف کی حاد حالت میں یا ہوا کی نالیوں کی دیرینہ تکالیف میں یہ دوا ایک جادو ہے۔ یہ دوا کھانسی اور نکوٹن کے بخاری پن کو اس خوبصورتی سے جلد از جلد رفع کر دیتی ہے کہ مریض تو کیا خود معالج حیرت زدہ ہو جاتا ہے اس میں حلکہ ہیں کہ سینیا، برومیم، فاسفورس، دوائیں ہر چند میں یکی ادا اپنی جگہ کام آتی ہیں۔ اگر کوئی ایسا کھانسی کا مریض تمہارے پاس آجائے جس کو دن اور رات کھانسی سے چین نہ پڑتا ہو۔ اور جس کا حلق اور سینہ کھانستے کھانستے پک گیا ہو تو ایسے مریض

کو انٹی مونیم سلف اورم آدھی گرین سے ایک گرین کی خوراک تک دن میں تین یا چار بار۔ نیز رات کو دینا چاہیے۔

ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ "مندرجہ صدر بیان کو میں نے آزمائش سے لفظ بہ لفظ صحیح پایا۔"

وہ کھانسی جو سخت پھیپھڑے کا سادہ نزلہ ایک ایسی علامت ہے۔ جو ہمیں کبھی دھوکا نہیں دے سکتی۔ اس دوا نے کتنی ہی دفعہ انفلوئنزا کی کھانسی کو نمبر ۳ میں درست کیا ہے۔ تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ سخت خشک کھانسی بلغم دیکھے:

اس دوا میں سرسراہٹ ہو۔ بلغم نہ نکال سکنے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہو پھیپھڑے کی نالیوں میں سکڑاؤ اور بوجھ پھیپھڑے کی نالیاں بھری ہوئی سانس لینے میں دقت۔ بلغم بڑھا ہوا رغوی کا ہرا۔ مٹھاس لیے ہوئے۔ پھیپھڑے کی نالیوں کی ذکی الحسی اس میں بہت پائی جاتی ہے۔ اور یہی ذکی الحسی کمر کی سطح میں۔ فوطوں میں، اور جسم کی دوسری جگہوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ نہانے سے تکالیف کا بڑھ جانا دوسرے انٹی مونیم کے مرکبات کی طرح اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ نہانے سے تکسیر ہونا درد سر سینہ میں درد اور ریڑھ میں درد نیند کے بعد۔

اس دوا کا اثر کولہے میں، پاؤں کے جوڑوں میں، شانے کے جوڑ میں، کلائی کی ہڈیوں میں، ناک کی نال میں، حلق میں (انٹی مونیم کروڈم کی طرح پیپ کا احساس) ناف اور فوطوں میں ہوتا ہے۔

علامات

دماغ ۔ خلفشات۔

سر ۔ سر میں پراگندگی، تنگی میں شدید چوٹ کی وجہ سے سر میں پراگندگی و پیشانی میں پراگندگی دبانے والے درد سر ایک جانب درد سر خصوصاً بائیں کنپٹی میں۔ سر کا جلن آنکھوں کی تکالیف کے ساتھ نصف شب کے بعد، خواب والی نیند کے بعد جاگ جائے اور درد سر محسوس کرے۔

آنکھ ۔ بے بصری کا شروع ہونا۔ پتلی پر داغ۔ آنکھ کی پتلی میں سے سفیدی کا باہر ابھر آنا۔

کان ۔ داہنے کان کے پیچھے سرخی مائل ورم

ناک شدید نزلہ قوت شامہ کے جاتے رہنے کے ساتھ۔ نزلہ اور بہنے والا زکام جس سے سانس میں دقت ہو۔ سر میں پراگندگی اور بھوک میں کمی کے ساتھ۔ نہانے سے تکسیر۔

دانت ۔ بانے والے سوراخ کے سے اور چیرنے والے درد دانت۔

منہ ۔ تھوک کی زیادتی پانی منہ میں جمع ہو جائے صبح کے وقت منہ کا ذائقہ چپچپا۔ زبان پر موٹا زرد میل

چہرہ ۔ چہرہ پر چیچک کے سے دانے اور کھجلی یا کیل۔

حلق ۔ حلق میں بلغم کی زیادتی حلق میں جلن اور حرارت۔ حلق اور سینہ میں کھانستے سے پھوڑے کا سا درد۔ حلق کے بلغم سے بدبو۔ حلق میں دباؤ جیسے کہ کچھ پھنسا ہوا ہے صبح کے وقت حلق میں کھرچنے کا سا احساس۔

بھوک لیسدار ذائقہ۔ ذائقہ میٹھا سا کڑوا اور ندارد۔ بھوک بالکل ندارد۔ غذا سے نفرت بھوک بڑھی ہوئی۔

معدہ معدہ اور نرم معدہ میں بوجھ اور بھاری پن

شکم جلن تمام بائیں جانب میں خصوصاً بائیں عضلات میں شکم جڑا ہوا اور سخت آنتوں میں مروڑ۔ آنتوں میں ذکی الحسی خصوصاً مقعد کے مقام پر گھرکی میں کھینچنے والے درد ناف کو ہاتھ لگانے سے تکلیف۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض، مقعد میں جلن اور مروڑ والے دردوں کے ساتھ۔ یکایک پاخانہ کی حاجت کے ساتھ ریاح کا زیادہ اخراج۔ پہلے موٹا پاخانہ سنہرے رنگ کا زرد اور لیسی کا سا، اس کے بعد شدید درد اور ناف کے گرد گڑگڑاہٹ۔

مثانہ۔ مثانہ کی نالی میں سرسراہٹ، پیشاب کی زیادتی کے ساتھ پیشاب عضو میں سرسراہٹ اور کھنچاؤ کے ساتھ پیشاب کی زیادتی، پیشاب بڑھا ہوا سیاہی مائل سرخ۔

آلات تناسل مردانہ۔ خارش اور دانے فوطوں پر جو سوزن تک جائیں۔ خواہش نفسانی غیر معمولی بڑھی ہوئی۔ آلات تناسل میں غیر معمولی ذکی الحسی، فوطوں کی تھیلی پر چیچک کے سے آبلے۔

آلات تنفس۔ حلق میں بوجھ اور کھنچاؤ کا احساس خصوصاً حنجرہ پر۔ حنجرہ میں اور ہوا کی نالیوں میں سرسراہٹ جیسے بلغم سے ہو۔ بلغم نکالنے کی نااہلی کے ساتھ پھیپھڑے کی نالیاں بھری معلوم ہوں، سانس میں دقت کے ساتھ کھانسی سے رات اور دن میں کوئی آرام نہ ملے، حلق اور سینہ پکے محسوس ہوں۔ بلغم خون آمیز ہو۔

سینہ۔ حجاب القلب میں بھاری پن اور پریشانی۔ کھانسی سے سینہ میں پھوڑے کا سا درد، تمام سینہ میں اور ریڑھ میں بائی کے درد جس کے ساتھ سانس میں دقت ہو۔ یہ حالت نصف شب کے بعد نیند کے یک دم جاگ جانے سے ہو۔

قلب۔ حجاب القلب میں بھاری پن اور پریشانی

نبض۔ نرم، ہلکی اور دبی ہوئی۔

گردن اور پیٹھ۔ گردن کی گرہوں میں دبانے والا درد یا احساس۔ کمر میں بائیں جانب یا پیٹھ کے تمام بائیں طرف جلن اور چبھن کا احساس۔

اعضاء۔ کندھوں اور رانوں کے عضلات میں کھنچاؤ۔ صبح کے وقت جوڑوں میں اکڑن اور کھنچاؤ۔ جوڑوں میں بائی کے درد اور مسلسل کھنچاؤ۔ ہاتھوں اور پیروں میں کھجلی۔

ہاتھ اور پیر۔ صبح کے وقت بازوؤں میں بھاری پن۔ بازوؤں کے جوڑوں میں بائی کے درد، بائیں کندھے کے جوڑ میں دبانے والے درد، بازوؤں کے اعصاب میں بجلی کے سے جھٹکے، خصوصاً کہنی کے جوڑ پر بازو کے اگلے حصہ میں دباؤ۔ اور بھاری پن انگلیوں میں ورم کا احساس۔

مخصوص خواص۔ صبح کے وقت بے حد کمزوری۔

جلد۔ فوطوں اور رانوں کے درمیان خصوصاً فوطوں پر خارش چیچک کے سے آبلے۔

نیند۔ یاد رہنے والے خواب، نصف شب کے بعد یک دم بے چینی سے تمام سینہ اور ریڑھ پر بائی کے درد کی وجہ سے یا سانس میں دقت سے جاگ جائے۔ گہری نیند پسینہ کے ساتھ نیند فرحت بخش نہ ہو۔

بخار۔ عام جاڑا، تمام ریڑھ میں لرزہ کے ساتھ بخار اور جاڑا یکے بعد دیگرے، رات کو معمولی پسینہ۔

طاقت۔ نمبر ۱× سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اورم (سینہ کی تکالیف میں) امونیم کارب (نہانے سے نکسیر) آرسنک، فیرم،

Antimonium Crudum

انٹیموئنیم کروڈم

CHEMICAL SYMBOL : $Sb_3 S_3$: 336.61
SYNONYMS : Antimonius Sulphid
Sulphide Sulfuretum Nigrum,
Sulfuratum Stibicum.
Trituration 1x and higher.

ڈکالاسر نمبر ۱

انٹیموئنیم کروڈم کے بارے میں۔ ڈاکٹر کنیٹ لکھتے ہیں کہ یہ دوا اس وقت مفید ہوگی جبکہ تکلیف کا ہر ایک سبب معدے سے شروع ہو یعنی اس امر کی پرواہ نہیں کہ درد سر ہوتا ہے، اعضاء یا جوڑوں میں درد ہے یا کوئی ... کے ساتھ معدے کی خرابی بھی موجود ہے۔ یا معدہ کی خرابی سے یہ تکالیف پیدا ہوئی ہیں تو اکثر تمام تکالیف کو ٹھیک کرنے کے لیے انٹیموئنیم کروڈ کافی ہوگی۔

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ مریض کی دماغی حالت بھی قابل غور ہے، مریض دنیا میں زندہ نہیں رہنا چاہتا اور زندگی اس کو ایک بار گراں معلوم ہوتی ہے۔ یہ دماغی حالت عام طور پر مسلسل بخار یا تپ محرقہ میں نیز موسمی بخار میں پائی جاتی ہے۔ مریض کی کمزوری آرسنک کی طرح ہوتی ہے لیکن آرسنک میں مرنے کا ڈر ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے انٹیموئنیم کروڈم میں مریض صحت ہونے کی بہ نسبت موت کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ آرسنک میں بے چینی اور پیاس بے حد ہوتی ہے۔ مگر انٹیموئنیم کروڈم میں نہ تو پیاس ہوتی ہے۔ اور نہ بے چینی۔

ڈاکٹر ہنی مین لکھتے ہیں کہ انٹیموئنیم کروڈم مفصلہ ذیل علامتوں میں مفید ہے:۔

"بچہ نہ تو ہاتھ لگانے دیتا ہے اور نہ اپنی طرف غور سے دیکھنے دیتا ہے (اس علامت کا یہ مطلب ہے کہ اگر بچہ کی طرف بطور دیکھا جائے یا اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی جائے تو بچہ چیختا ہے۔ روتا ہے اور ماں یا دایہ کے کندھے سے چمٹ جاتا ہے) سر میں خون کا اجتماع اور کھجلی، بالوں کا گرنا، پھوڑوں کا نہ بند ہونا، پرانا مرض الکحلی ڈکار، سستی، معدہ کی خرابی سے قے کرنے کی بے حد خواہش، بچوں میں سرخ پیشاب۔ سخت پاخانہ، بھوک کا گھٹنا اور ان سب علامتوں کے ساتھ ساتھ پیٹ میں درد، اس احساس کے ساتھ کہ ابھی دست ہوں گے، بڑی عمر کے آدمیوں میں کبھی دست اور کبھی قبض، سخت مشکل سے ہونے والا پاخانہ، ہر وقت زردی مائل سفید آؤں کا اخراج، بار بار پیشاب، پیشاب کے ساتھ مواد کا آنا، پیشاب کی نالی میں جلن اور کمر میں درد، پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں کاٹنے والا درد، ناک کا بند ہونا، کہنی کے جوڑ بندوں میں ورم اور درد، نیز بازو میں شدید سرخی اور ٹھٹھر جانا، چپ چاپ بیٹھنے سے ٹانگوں کا سو جانا۔ ٹانگوں میں شدید درد دانتوں میں کیڑے، پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن کے نیچے اگلی طرف گٹے، جلد بدنما، سردی کو برداشت نہ کر سکنا، ہر وقت نیند کا غلبہ۔"

ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ یہ دوا خصوصاً چھوٹے بچوں کے لیے اور بڑی عمر کے آدمیوں کے لیے مفید ہے۔ یہ دوا جسم کے نچلے حصہ میں بائیں طرف اور اوپر والے حصہ کے دائیں طرف زیادہ اثر کرتی ہے۔ جب علامات دوبارہ

ہوتی ہیں۔ تو وہ اپنی جگہ بدل دیتی ہیں یعنی ہم تن ایک طرف سے دوسری طرف کو چلی جاتی ہیں۔ ایک نہایت قابل طور علامت اس دوا کی یہ ہے کہ زبان کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان پر سفیدی پھیر دی گئی ہے۔ کنارے بے شک سرخ مگر رنگ زبان بالکل سفید ہوتا ہے دودھ پینے والے بچے جیسے دودھ کو یا پستانوں کو منہ لگاتے ہیں ویسے ہی وہ گھٹے دودھ کی قے کر دیتے ہیں یہ بات ایتھوزا میں بھی پائی جاتی ہے مگر اس دوا میں بچہ نیند کے بعد ایتھوزا کی طرح دودھ پیا نہیں جاتا۔ بلکہ اگر دودھ دکھایا جائے یا چھاتی منہ سے لگائی جائے تو بچہ منہ پھیر دیتا ہے۔

اس دوا سے بلغمی بواسیر بھی درست ہوا کرتی ہے۔ جبکہ مبرز سے ہر وقت آؤں رستی رہتی ہو۔

یہ دوا خنازیری مزاجوں میں جن میں جلد کے کھردرا ہو جانے اور کانٹے دار ابھاروں کی رغبت ہو مفید ہے۔ ان کانٹے دار ابھاروں کے ساتھ بے حد ذکی الحسی ہوتی ہے چونکہ جلد سے بھی ان کانٹے دار ابھاروں سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں اس لیے اکثر انٹم کروڈم سے درست ہوتے ہیں۔ ناخن بڑھتے وقت ٹوٹ جاتے ہیں۔ موٹا ہونے کی رغبت کھوپڑی پر خارش اور بالوں کا گرنا۔ خنازیری آشوب چشم میں کوئے خصوصاً ماؤف ہوتے ہیں۔ کانوں کے پیچھے تر ابھار (گریفائٹس) میں سے مواد کا بہنا۔ ذرا سے شور وغل سے چونکنا۔ بکسر جگر کے ساتھ۔ درد سر کے بعد خون کے سر کو چڑھ آنے کے بعد چاندنی رات سے جذبات متحرک ہوتے ہیں۔ بخار رات کے وقت بڑھ جاتا ہے۔ دستوں کے بعد دیگرے قبض کے ساتھ اکثر بوڑھے آدمیوں میں۔ شراب برداشت نہیں ہو سکتی بے چینی عضلات میں جھٹکے۔ نتھنے اور منہ کے نادیے پھٹے ہوئے۔ ان پر کھرنڈ اور ان میں پھوڑے کا سا درد۔ بے حد بھوک جس میں کھانے سے کمی نہ ہو۔ نم معدہ میں خالی پن اور حرارت غریزی میں کمی۔ تمام غذاؤں سے نفرت۔ سورج کی دھوپ برداشت نہیں ہو سکتی۔ ان تکالیف میں درد کا نہ ہونا۔ جن میں درد کے پائے جانے کی امید ہو سکے انٹم کروڈم کے حلقہ اثر میں آتا ہے۔ (وادیم) معدہ کی تکالیف کے ساتھ۔ گنٹھیا۔

علامات

دماغ۔ دماغ کی حالت پراگندہ۔ دن کے وقت حوصلہ کی کمی ہونے سے نفرت۔ رات کے وقت خودکشی کی خواہش۔ معمولی شور وغل پر چونکنا۔ تمام دن بدمزاجی، پست حوصلگی اور بغیر کسی وجہ کے پریشانی اور چڑچڑاپن۔ بچہ ہاتھ نہیں لگانے دیتا (سنا) یا اپنی طرف دیکھنے نہیں دیتا۔ کند ذہنی یا پاگل پن۔ زندگی سے بیزاری۔ مزاج ایسا کسی سے بھی بات چیت نہ کرنا چاہے چڑچڑا اور نکتہ چین۔ خواہ مریض کے لیے کچھ بھی کیا جائے اس کو تسکین نہ ہو۔ بستر کے نرم پیرا ہو جائیں مگر اس پر بھی کبھی درد کی شکایت نہ کرے۔ گولی مار کر مرنے کی خواہش۔ چاند کی روشنی میں جذبات متحرک ہوں۔

سر۔ پیشانی کا بھاری پن۔ جبکہ متلی (لوبیلیا، نکس، برائی اونیا) معمولی ہلکا سر درد۔ درد جو زینہ چڑھنے سے بڑھتا ہے۔ (کلکیریا کارب) دریا یا ندی میں نہانے کے بعد شدید درد۔ سر اعضا میں کمزوری اور کھانے سے نفرت کے ساتھ۔ کھٹی شرابوں کے پینے کے بعد یا شکر کے زیادہ استعمال سے پیدا شدہ ہاضمہ کی خرابی سے درد سر بالوں کے گرنے کے ساتھ۔ درد سر معدہ کی خرابیوں سے، شراب وغیرہ پینے سے سردی یا جاڑے، ابھاروں کے دب جانے سے۔ سر میں سردی کھا جانے کا احساس۔

آنکھ۔ آنکھیں سرخ، سوجی ہوئیں۔ آنکھوں میں کھجلی۔ رات کے وقت آنکھوں کا چپکنا۔ صبح کے وقت روشنی کا برداشت

نہ ہو سکنا (لائیکو پوڈیم، سلفر، نیٹرم میور) پپوٹوں میں سرخی اور ورم۔ (مرک، ارجنٹم نائٹریکم، گریفائٹس، لائیکو پوڈیم، سلفر) بیرونی کویوں میں درد۔ کویوں میں کیچڑ۔ آگ کی طرف دیکھنے سے کھانسی بڑھ جانے کویوں میں مزمن پپوٹوں کے کناروں کا ورم اور آشوب چشم بیرونی کویے کے قریب ایک چھوٹی سی جگہ جس میں پسینہ کم نکلتے بے حد درد ہو۔

کان۔ کانوں میں گرج اور گھنٹہ بجنے کی آوازیں۔ داہنے کان میں ایک قسم کا درد۔ یعنی جیسے ڈھول کے سامنے کوئی چیز پڑی ہے۔ جو کان میں انگلی ڈال کر ہلا لینے سے بھی ٹھیک نہ ہو۔ بائیں کان میں سرخی، ورم اور جلن۔ کان بہیں۔ کانوں کے گرد تر ابھار۔

ناک۔ نتھنے پھٹے ہوئے، نتھنوں میں زخموں کا سا درد اور نتھنوں پر پپڑی (دیسٹنس، گریفائٹس، پلسا ٹیلا، کالی بائیکرام، نائٹرک ایسڈ) سانس لینے پر ناک میں درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ٹھنڈی ہوا میں سانس لی جا رہی ہے۔ نتھنوں کا اکوتا، نکسیر، شام کے وقت۔ درد سر کے بعد جبکہ اس کے ساتھ خون کے سر کو چڑھ آنے کے ساتھ خشک یا بہنے والا زکام۔

چہرہ۔ چہرہ پر درد کرنے والے دھبے جن پر شہد کے رنگ کے سے دانے ہوتے ہیں۔ منہ کے کناروں کا پھٹ جانا اور ان میں پھوڑے کا سا درد (ورم، گریفائٹس، لائیکو پوڈیم، مرک، نائٹرک ایسڈ، زنکم) رخساروں پکنے والے اور بہت مدت تک رہنے والے کھجلی کے دانے (گریفائٹس، مزیرم) چہرے سے افسردگی ٹپکے۔ چہرے کے عضلات میں اینٹھن۔ بتی کے ابھار۔ ہونٹ خشک۔ منہ کے کنارے پھٹے ہوئے۔ تھوڑی پر جلن اور ڈنگ لگیں۔

منہ۔ کھوکھلے دانت میں درد رات کے وقت زیادتی (بیلاڈونا) کھانے کے بعد زیادتی (نکس ویکیس) ٹھنڈے پانی سے زیادتی (کلکیریا کارب، کوکولس، سٹافی سیگریا، سلفر) دانتوں کو زبان سے چھونے سے درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اعصاب پھٹ گئے ہیں۔ دانت میں سانس لینے پر سوئیوں کے چبھنے کا سا درد۔ خون کا بہنا۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں اور ان سے بہت جلد خون بہتا ہے منہ میں خشکی (السینفس، آرسنک، برائی اونیا، نکس موسکاٹا، میوسس، کالی بائی کرام) منہ میں نمکین تھوک کی زیادتی۔ (سانیکیلیم، مرک، کار، سیپیا اور سلفر) تالو میں پھوڑے کا سا درد حلق کو صاف کرنے پر بہت بلغم کا نکلنا۔ زبان کا رنگ بالکل سفید (کونائٹ، مرک، السینفس، برائی اونیا، نکس وامیکا، سلفر) زبان کے کنارے پر پھوڑے کے سے درد کا احساس اور خشکی۔

حلق۔ تالو میں چھیلن، حلق صاف کرتے وقت کافی مقدار میں بلغم نکلے نتھنوں کے پچھلے حصہ سے گاڑھے زردی مائل بلغم کو کھینچ کر تھوکنا پڑے، کھلی ہوا میں کھنکھارنا۔

معدہ۔ شدید پیاس ہونٹوں کی خشکی کے ساتھ (کونائٹ، آرسنک، برائی اونیا) شام کو اور رات کو جو کچھ کھایا ہے اسی کے ذائقہ کی ڈکار (کاربوانیملس، کلکیریا کارب، چائنا، گریفائٹس، پلسا ٹیلا) بلغم اور صفرا کی قے۔ شراب کے بعد متلی (آرسنک، نکس وامیکا، زنکم) تشنج کے ساتھ (نکس وامیکا، زنکم) اور دستوں کے ساتھ۔ خوراک سے نفرت (آرنیکا، آرسنک، کوکولس) تیزابوں کی خواہش (انٹم ٹارٹ، اور چائنا) معدہ میں زیادہ کھانے کے بعد

ابھار لیکن شکم سخت نہیں ہوتا دبانا (لائیکو پوڈیم) معدہ میں اینٹھن کا سا درد (آرسنک البم) اور قے کی نہ رکنے والی شکایت (آرسنک، انٹم ٹارٹ، ایپیکاک) معدہ کمزور جلد خراب ہوتا ہے معدے کے اوپر والے حصہ میں جلن (آرسنک) جیسے کلیجہ جلتا ہو مگر بھوک اچھی معدہ میں ابھار اور درد کا احساس۔ جگہ دبانے سے درد کرتا ہے (آرسنک برائی اونیا، لائیکو پوڈیم، نکس وامیکا) بھوک کا جاتا رہنا غذا کے نفرت کے ساتھ صبح جاگتے پر بھوک جیسے کھانے سے سکون نہ ہو اسی کے ساتھ ساتھ معدہ میں خالی پن کا احساس اور حرارت غریزی میں کمی کھانے کے بعد سستی اور لیٹ جانے کی خواہش دودھ پیتے بچے جوں ہی بوتل یا پستانوں کو منہ میں لیں رکھتے دودھ کی قے کردیں دست اور کالی کھانسی، سور کے گوشت اور تیزابوں سے بڑھ جائے، معدہ میں اینٹھن کے سے درد۔ معدہ میں جلن اور تشنج درد جس کی وجہ سے مریض بے حد پریشان ہو جائے، اور اپنے آپ کو دریا میں ڈبو دینا چاہے۔ معدہ کا نزلہ۔ زیادہ کھانے، کھٹی شراب سے، گرم موسم میں، نہانے سے خسرہ کے دوران گٹھیا یا بائی کی تکالیف کے دب جانے سے۔

شکم۔ شکم بہت ابھرا ہوا اور شکم میں گڑگڑاہٹ (لائیکو پوڈیم) شکم میں تردد جیسے دستوں سے ہو رہ دشکم، بھوک میں کمی، سخت پاخانے، سرخ پیشاب کے ساتھ۔ بائیں پسلی کے غدود سخت اور دبانے پر درد، پانی کے سے پتلے دستوں کے ساتھ آنتوں میں کٹن۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ پانی کا سا پتلا جس میں چھوٹے سدے ہوتے ہیں، یا غیر ہضم شدہ غذا کا (کلکیریا کارب، چائنا، پوڈوفائلم) دست سرکہ یا تیزابوں کے سے کھٹی شراب سے، زیادہ گرمی سے، ٹھنڈے پانی میں نہانے سے رات کے وقت، یا بہت سویرے یکے بعد دیگرے دست اور قبض رہی سی فوگا، نیٹرم میور، آرسنک، نکس وامیکا پوڈوفائلم بوڑھے آدمیوں میں سخت پاخانہ لمبا (برائی اونیا) قبض۔ بواسیر میں جلن اور کانٹے کا چبھنا۔ مبرز سے ہر وقت آؤں کا نکلتے رہنا۔ مس سے خون۔ پاخانے کے وقت مبرز میں درد، ایسا درد جیسے زخم کو چیر دیا گیا ہو مقعد پر خارش (نکس وام، سیلیشیا، سیپیا، سلفر) صرف آؤں کے دست مقدار میں زیادہ پاخانے کا احساس لیکن صرف ریاح کا اخراج ہو اور آخر میں بہت سخت پاخانہ ہو۔

مثانہ بار بار زیادہ پیشاب آنا پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن (اکونائٹ، کینتھرس، کنابس سٹائیوا، پیشاب گندلا اور متعفن۔ رات کے وقت مثانہ میں اینٹھن سے مریض جاگے پیشاب بار بار جس کے ساتھ آؤں آئے اور پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں شدید جلن اور کمر میں درد۔ از خود پیشاب۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی میں تحریک تمام جسم میں بے چینی کے ساتھ جس کی وجہ سے زیادہ دیر تک بیٹھ نہ سکے۔ احتلام شہوانی خوابوں کے ساتھ یا بغیر فوطوں کی بائیں جانب کٹن اور خارش جیسے نمک لگا ہو حشفہ کی نوک پر اور عضو مخصوص پر خارش۔ آلات کے گرد فوطوں پر ابھار۔ نامردی عضو مخصوص اور خصیوں کا سوکھنا۔

آلات تناسل زنانہ۔ نہانے سے حیض کے رک جانے کے بعد خصیۃ الرحم کے مقام میں ذکی الحسی اور درد۔ حیض سے قبل درد دانت کنپٹیوں میں سوراخ کرنے والے درد کے ساتھ سیلان الرحم پانی کا سا پتلا تیز سوزش پیدا کرنے والا اور اس میں آؤں کے لوتھڑے ہوں۔ حمل کے دوران آلات بعض کی اور بواسیر کی تکالیف رحم میں بوجھ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز باہر نکل رہی ہو ٹھنڈے پانی میں نہانے سے حیض کا رک جانا سیلان الرحم پانی جیسا پتلا جس میں

سخت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ بحالت حمل متلی قے اور دست۔

آلات تنفس۔ آواز کا بیٹھنا (کاربو ویج، کاسٹیکم، فاسفورس) گرم ہو جانے سے جس میں آرام کرنے سے کمی ہو۔ آواز کی کمزوری حلق میں شدید دورے اس امر کے ساتھ کہ حلق میں کوئی پھریری رکھ دی ہے پہلے موٹی ہوتی جاتی ہے بعد میں پتلی، نیز حلق میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔

صبح اٹھنے پر کھانسی کے دورے احساس جیسے شکم سے کھانسی اٹھ رہی ہے، پہلا دورہ نہایت سخت ہوتا ہے اور بعد میں ہلکے ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ آخری دورے میں صرف کھنکھارنا ہی باقی رہتا ہے۔ خشک کھانسی اور تنفس میں دقت کے ساتھ حلق میں جلن۔ سینہ میں درد کے ساتھ۔

کھانسی جس کی زیادتی گرم مکان میں داخل ہونے پر ہو۔ کھانسی جس سے تمام جسم ہل جائے اور مقدار میں زیادہ پیشاب از خود نکل جائے خسرے کے بعد کالی کھانسی۔ آگ کی طرف دیکھنے سے کھانسی بڑھ جائے۔ سینہ میں سکڑن جیسے دم گھٹے۔

مخصوص خواص۔ موسم گرما میں۔ رات کے پسینوں سے کمزوری، نیند کا غلبہ متلی، قے، دھوپ کا برداشت نہ ہو سکنا۔ پسینہ خشک ہونے کے بعد بخار اور پیاس۔ رات کے وقت بستر میں بخار پسینہ کے ساتھ، موٹا ہوتے جانا (کالی کارب، گریفائٹس، تشنج کے ساتھ۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کے غدود متورم۔ گردن کی پشت کے عضلات میں کھینچنے والے دردوں کے دورے بیٹھی ہوئی حالت میں داہنے کندھے کی ہڈی میں سوئیاں چبھیں گردن اور پیٹھ میں خارش بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھتے وقت پیٹھ میں شدید درد جو چلتے وقت غائب ہو جائے۔

ہاتھ اور پیر۔ ہاتھ کی انگلیوں میں گٹھیا کا درد۔ انگلیوں کے ناخن پہلے کی طرح جلد نہیں بڑھتے۔ ناخنوں کے نیچے بہت درد۔ ناخنوں کا رنگ بدلا ہوا۔ کھلی ہوئی انگلیوں میں ناخن ٹیڑھا پیدا ہوتا ہے۔ انگلیوں پر کیلوں کے سے گٹے۔ کہنی کے جوڑ میں کڑکن جب اسے حرکت دی جائے، بازوؤں انگلیوں اور ان کے جوڑوں میں کھینچنے والے درد

ٹانگوں میں بائی کا درد۔ شام کے وقت بائیں چوتڑ کے جوڑ میں درد بیٹھنے پر ٹانگوں کا سن ہو جانا۔ تلوؤں پر بڑے انگوٹھے کے نزدیک گٹے چلنے پر تلوؤں میں درد خصوصاً پتھر کے فرش پر تلوؤں پر چلنے پر سوئیوں کا چبھنا۔ جب چاپ بیٹھی ہوئی حالت میں ٹانگیں سو جائیں۔ چوتڑ کے جوڑ میں درد پھر اکھیا و گھٹنے میں درد بھری سختی کڑکن۔ تلوؤں گٹے اعضاء میں بائی کے اور گٹھیا کے درد۔

نیند۔ دن میں نیند کا غلبہ رات کو نیند سے ڈر کر بار بار چونکنا۔ گہری غیر فرحت بخش نیند بے خوابی بائیں جانب لرزہ کے ساتھ جس کے بل مریض نہیں سوتا۔ یا گرم ہو جانے پر خواہش نفسانی واستادگیوں کے ساتھ خواب۔ شرائی کے، شہوانی، پریشان کن جیسے اسے گزند پہنچانے والے، اور ڈراؤنے

جلد۔ آبلوں کی طرح پھوڑوں کا نکلنا۔ کیل، مسّے، چھوٹے چھوٹے دانے جیسے کیڑوں کے ڈنگ مارنے سے نکلا کرتے ہیں۔ ایپس، آرنیکا، لیڈم خصوصاً چہرے پر اور جوڑوں میں خسرہ کے سے دانے کا فیا۔ پلساٹیلا

چیچک کے دانے کہیں کہیں جسم پر بھورا کھرنڈ ہو معدہ کی تکالیف کے ساتھ اکوتہ۔ بتی اچھلنا جس کے ابھار خسرے کے سے ہوں بستر کے گرم ہو جانے پر خارش۔ جلد خشک۔ مہاسے۔ خشک ورم فاسد

بخار:۔ دن کے دوران گرم مکان میں بھی جاڑا۔ دوپہر کے وقت شدید جاڑا پیاس کے ساتھ بیٹھ پر جاڑا پاؤں برف مانند ٹھنڈے اور باقی جسم پر پسینہ۔ رات کے بخار۔ پسینہ کے ختم ہونے پر بخار اور جاڑا عود کرتا ہے۔

کمی اور زیادتی:۔ اس دوا کی علامتیں گرمی، (امیپ، پلساٹیلا، کیموملا، سیکیل، کیمفر) نیز ٹھنڈے پانی میں نہانے سے اور ٹھنڈی خوراک کھانے سے بڑھتی ہیں۔ دماغی علامات چاند کی روشنی میں بڑھتی ہیں بہت سی علامات رات کے وقت بڑھتی ہیں، چھونے سے، شراب سے، سرکہ سے، تیزاب سے، پھلوں سے، سؤر کے گوشت سے، روٹی سے اور مرغن چیزوں سے بڑھتی ہیں (مگر امل نقصان نہیں کرتی)

آرام کرنے سے اور لیٹ جانے سے تکالیف کم ہوتی ہیں مگر اٹھنے سے اور زینہ پر چڑھنے سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ دوا بچوں کے لیے نیز ان جوان آدمیوں کے لیے جو موٹے ہوتے جاتے ہیں بوڑھے آدمیوں کیلیے سردی سے نہلانے سے، (خصوصاً ٹھنڈے پانی میں) پیدا شدہ برے نتائج کے لیے مفید ہے۔

معاون:۔ سکوٹا

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔

اہتیاب، مونیلیں، ٹم مارٹ۔ امونیم میور۔ امیپ۔ برائی اونیا، گریفائٹس، پلساٹیلا، زمین کوکس، ببب رسٹاکس، سلفر، وریولائنم۔

کیموملا، چاشنا اور برائمونیم (دیکھے جانے سے نفرت)

ہیپر، رسٹاکس، سیپیا، سپائی جیلیا، سلفر (نہانے سے نفرت)

پلساٹیلا اور اپیکاک کے بعد اچھی طرح کام کرتا ہے۔

اس کے بعد پلساٹیلا، مرک اور سلفر اچھا کام کرتے ہیں۔

اس دوا کا اثر کلیریا کارب، ہیپر اور مرک سے زائل ہوتا ہے۔

برائی اونیا اس سے بہت ملتی جلتی دوا ہے۔

طاقت:۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک اونچی طاقتیں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

Antinionium Muriaticum

انٹی مونیم موریٹیکم

CHEMICAL SYMBOL : Sb.
SYNONYMS : Chloride of Antimony
Butter of Antimony.
Tritution

یہ دوا نچلے ہونٹ کے کینسر یعنی آگو میں استعمال کی گئی ہے۔

علامات یہ ہیں، غشی، بے ہوشی، جسم کا ٹھنڈا ہو جانا، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں اور بے نور، متلی، قے، حلق اور معدے میں جلن، بار بار پاخانہ کرنے کی بے سود کوشش، بلغمی جھلیاں کھائی ہوئی یعنی تباہ و خراب شدہ۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔ کرنیم

طاقت:۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

Indium

انڈیم

CHEMICAL SYMBOL : 114.S.
Is a silvery-gray, metal.
Trituration 1x and higher.

(ایک دھات)

انڈیم ایک دھات ہوتی ہے۔ جس میں نیل کے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں یہ سیسہ کی طرح نرم ہوتی ہے اور بہت ہی کم یاب ہے۔

اس دوا کا تجربہ ڈاکٹر ہل نے کیا تھا اس کی علامات اور اس کا اثر سیلینیم اور ٹیٹانم سے خصوصاً آلات تناسل مردانہ میں ملتا جلتا ہے۔

آلات تناسل مردانہ پر اس دوا کا اثر بہت زیادہ ہوا کرتا ہے طاقت میں اور قوت اساک میں نمایاں کمی ہوتی ہے رات کے وقت کثرتِ احتلام اور مباشرت کے خواب نظر آتے ہیں۔

درد سر بھی اس دوا کے زیر اثر آتے ہیں اور سب سے زیادہ عجیب بات جو درد سر میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ پاخانہ کے وقت جب مریض پاخانہ کے واسطے زور لگاتا ہے تو درد سر ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے ہومیوپیتھک فزیشن جلد نمبر ۸ ص نمبر ۵۹۲ میں ڈاکٹر بیرج ایک مریض کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ "ایک دس برس کا لڑکا پانچ یا چھ برس سے بعارضہ قبض بیمار تھا صرف ایک مرتبہ ہفتہ میں پاخانہ ہوتا تھا۔ پاخانہ سیاہ اور بعض وقت اس کے ساتھ خون ملا ہوا ہوتا تھا پاخانہ کے بعد سر میں سخت درد ہوا کرتا تھا پاخانہ کے وقت زور لگاتے ہوئے مریض اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور سر میں اس قدر شدت کا درد ہوتا تھا کہ چیختا تھا اس کو انڈیم نمبر ۲۰۰ کی چند خوراک دی گئیں جس سے اس کا قبض اور درد سر رفع ہو گیا

درد سر میں نیند کا غلبہ اور متلی بھی پائی جاتی ہے۔

حلق کی علامات بھی غور طلب ہیں، حلق کی علامات شام کے وقت بڑھ جاتی ہیں اور کھانا کھانے سے ٹھنڈا پانی پینے سے حلق کی تکلیف کو آرام ملتا ہے۔

پیشاب کو تھوڑی دیر اگر رکھ دیا جائے تو اس میں سے بے حد بدبو آیا کرتی ہے۔

عموماً حرکت سے تکالیف بڑھتی ہیں لیکن دوسری طرف ایک قسم کی بے چینی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے

مریض کو ادھر ادھر پھرنا پڑتا ہے۔ درد سر متلی اور قے والے۔ درد کمر۔

علامات

دماغ۔ دماغی کمزوری۔ دماغ تھکا سا محسوس ہوتا ہے۔ اور کسی کام کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ بے پرواہ اور بے وقوف سا معلوم ہوتا ہے۔ کسی چیز پر خیالات کو یکسو نہیں کیا جا سکتا۔ بے چینی ہر وقت بے چینی کی وجہ سے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ مطالعہ کرنے پر درد سر سے پاگل ہو جاتا ہے۔

سر۔ اپنی جگہ سے اٹھنے پر۔ لیٹ جانے پر متلی کے ساتھ بیٹھنے پر جھکنے پر تین اور چار بجے صبح چکر۔ چکر سر موڑنے سے، اٹھنے سے بڑھتا ہے۔ اور مریض بیٹھ نہیں سکتا۔ کنپٹیوں اور پیشانی میں ہلکا درد نیند کے غلبہ اور متلی کے ساتھ قبل دوپہر پریشان کن شدید درد سر۔ درد گدی کی داہنی جانب سے شروع ہو کر سر کے اوپر بائیں آنکھ تک پھیلتا ہے۔ سر میں دھمکن اور ٹیکن کے ساتھ درد جس میں حد سے زیادہ سر پر گرمی ہوتی ہے اور مریض بد مزاج ہو جاتا ہے یہ درد سر ٹھنڈے پانی میں سر کو دھونے سے رفع ہو جاتا ہے۔ تین بجے دوپہر درد سر شروع ہوتا ہے اور رات کو سوتے وقت تک رہتا ہے۔ صبح جاگنے پر درد سر جس کو کھانے سے آرام ہوتا ہے۔ کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ بعد پھر درد سر شروع ہو جاتا ہے جو دوپہر تک رہتا ہے۔ کھوپڑی میں شدید خارش جو کئی دن تک رہتی ہے۔ اور اس کی صبح کو زیادتی ہوتی ہے پاخانے پر زور لگاتے وقت سر میں درد۔ پاخانہ کے دوران سر میں بھٹن۔

آنکھ۔ چیزیں زعفرانی رنگ کی طرح زرد دکھائی دیتی ہیں۔ شام کے وقت آنکھوں کے سامنے دھندلا پن۔ آنکھوں کو حرکت دینے سے یا پھیرنے سے پیچھے سے گدی کی طرف آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد۔ بائیں آنکھ میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نیند سے بھاری ہو گئی ہو۔ دن کی روشنی میں اس میں تکلیف نہیں ہوتی مگر مصنوعی روشنی میں بھاری پن بڑھ جاتا ہے۔ بائیں آنکھ کے بیرونی زاویہ میں تشنجی اینٹھن۔

کان۔ شام کے وقت کانوں میں ٹیکن پورے داہنے کان کے اوپر چھوٹے چھوٹے خارش کے درد کرنے والے تر دانے۔

ناک۔ شدید چھینکوں کے دورے۔ نکسیر، ہر دفعہ ناک چھنکنے پر یا چھونے پر نکسیر۔ ناک کی رطوبت سبز خون ملی، پھر پانی کی سی پتلی زردی مائل۔

چہرہ۔ پیشانی پر بہت درد کرنے والے خارش کے دانے۔ یہ احساس کہ سوئیوں سے سوراخ کیا جا رہا ہے۔ ہر ایک ابھار کے گرد سرخی۔ تمام چہرے پر چیچک کے سے آبلے جن میں سوزش اور ڈنک مارنے کا سا درد ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ درد سر کے دوران۔ چہرے پر سرخی اور گرمی۔ نچلے ہونٹ کی بلغمی جھلی پر چھوٹے چھوٹے والے ان دانوں میں پانی کا سا مواد ہوتا ہے۔ منہ کے کناروں سے پھٹے ہوئے اور ان میں سے پھوڑے کا سا درد۔ نچلے ہونٹ کی بلغمی جھلی پر چھوٹے چھوٹے دانے چہرے پر مواد بھرے پکنے والے دانے۔

حلق۔ کوا بڑھا ہوا۔ نرخرے کے پچھلے حصہ میں گاڑھا لیس دار بلغم، بعض وقت جھلی، جس کا علیحدہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کوے اور تالو میں کھا جانے والے زخم، جن میں گاڑھی زرد پیپ آتی ہو۔ بایاں غدود میں ورم، درد اور نگلنے میں تکلیف۔ حلق کی داہنی طرف زخم کا سا درد۔ حلق میں مسلسل سرسراہٹ کی وجہ سے مسلسل کھنکھارنے

کی خواہش، حلق میں خشکی، ٹیکن، ڈنگ مارنے کا سا درد جس کی وجہ سے نگلنے میں تکلیف۔ حلق کی تکالیف شام کے وقت بڑھتی ہیں۔ کھانے سے اور ٹھنڈا پانی پینے سے کم ہو جاتی ہیں۔

معدہ۔ درد سر کی حالت میں متلی، گیارہ بجے صبح کے اور اٹھنے پر۔ لیٹ جانے کے بعد جگر کے ساتھ اور جگر میں درد کے ساتھ متلی، معدے میں اپھارا اور پھوڑے کا سا درد۔ معدہ میں تنگی کا احساس ایسا محسوس ہو جیسے سخت بے سکون ہو گا گیارہ بجے صبح کے قریب معدے میں بھینچنے کا احساس و متلی۔

شکم۔ جگر کے مقام پر سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ ناف کے مقام سے نیچے کی طرف تک مروڑ کا سا درد جیسے دست آئیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ لئی کا سا، مٹیالا، زردی مائل، لجلجا دار، پاخانہ میں غیر ہضم غذا کے ذرات۔ پاخانہ کے پہلے درد پیشاب کرتے وقت تھوڑے سے پاخانہ کا از خود نکل جانا۔ پاخانہ سخت قبض میں مبتلا۔ پاخانہ سخت خون ملا۔ دست بئیر شراب پینے سے۔ سر کے داہنے طرف درد کے ساتھ۔ پاخانہ کے بعد مبرز میں جلن اور مروڑ اور درد، پاخانہ پر زور لگاتے وقت شدید درد سر۔

مثانہ۔ پیشاب کرتے وقت درد۔ پیشاب کرتے وقت پاخانہ کا از خود نکل جانا۔ تھوڑی دیر پیشاب کو رکھ دینے سے پیشاب میں بو۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی و قوت باہ میں کمی۔ سرعت انزال۔ خواہش میں زیادتی، احتلام ایک رات میں دو دفعہ، چار راتوں تک لگاتار۔ رات کے وقت بغیر علم کے احتلام، عضو پر خارش۔ داہنے خصیہ میں درد، فوطوں میں سخت درد منی کی نالیوں کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف کھنچی۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض درد ہفتہ کے بعد نیچے دبانے والے درد، اس درد کے ساتھ مریضہ تند مزاج ہو جاتی ہے، اور روتی ہے۔

آلات تنفس۔ صبح اٹھنے پر حلق میں درد اور آواز کا بیٹھ جانا۔ لیٹ جانے پر لمبی سانس لینے کی خواہش بائیں کروٹ لینے سے تکلیف۔ چت لیٹنے سے آرام۔

سامنے والی سینہ کی ہڈی کے نچلے حصہ میں پچھلی طرف درد۔ سینہ کے اوپر والے حصہ میں تیز درد۔ سینہ کے بائیں جانب سینہ کی ہڈی کے نزدیک سوزش کا درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ داؤف حصہ پشت کی طرف کھینچ رہا ہے۔ بائیں بغل میں ہلکا درد۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن اور کندھوں میں اکڑن۔ شانے کی ہڈی کے اوپر دبانے والا درد۔ یہ درد بیٹھنے سے اور حرکت کرنے کے آغاز میں بڑھتا ہے۔ بائیں طرف شانہ کی ہڈی میں شدید درد۔ کندھوں سے سرین تک بائی کا درد جس کی گھوڑے پر سوار ہونے سے، سر ہلانے سے، صبح کو اور شام کو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کمر میں ہلکا درد۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں کندھے میں مسلسل درد۔ جیسے چوٹ لگ گئی ہو۔ بائیں کندھے میں سے شروع ہو کر تمام بازو میں درد۔ بائیں کندھے سے بائیں کہنی تک درد بعض وقت اس قدر شدت کا ہوتا ہے کہ بازو کا

معلوم دیتا ہے۔ انگلیوں میں تھکن کا سا درد بائیں بازو اور کندھے کے عضلات نرم ہوتے ہیں، اور ان میں طاقت نہیں ہوتی۔ ہتھیلیوں سے لگاتار پسینہ کا آنا اور ہتھیلیوں میں خارش۔

ٹانگوں میں تھکاوٹ چلتے ہوئے داہنی ران کے عضلات میں موچ کا سا درد۔ داہنی ٹانگ میں تیز گولی لگنے کا سا درد۔ پاؤں کی تمام انگلیوں میں پورے دن سوزش پاؤں میں پسینہ آسانی سے آتا ہے۔ اور پاؤں ٹھنڈے معلوم ہوتے ہیں۔ پاؤں پر پسینہ کی زیادتی۔ شام کے وقت اور تمام دن پاؤں کی انگلیوں میں شدید جلن دار خارش

جلد۔ کھوپڑی اور پاؤں کی انگلیوں میں خارش جسم کے مختلف حصوں میں خارش کے درد کرنے والے دانے۔

نیند۔ نیند کا غلبہ، دردِ سر اور متلی کے ساتھ نیند کا غلبہ، تندمزاجی کے ساتھ، چار بجے شام سے چھ بجے شام تک شام کے وقت گرم مکان میں۔

خواب: مباشرت کے، اِغلام کے، تمام دن کے واقعات کے، پریشان کن واقعات کے، غیر ملکوں میں ہونے کے، دیوانے بیلوں کے پیچھا کرنے کے، پہاڑوں کے، کابوس (نائٹ میئر) جس سے شیشے سے جاگتے پر چہرے سے دہشت ٹپکے۔

بخار۔ سردی کا برداشت نہ ہو سکنا۔ حرکت کرنے پر بہت کمزوری اور حلق میں درد کے ساتھ سردی اور تیز بخار۔ بحالت بخار شدید دردِ سر اور کمر کا درد اور پیاس۔ پسینہ آسانی سے آتا ہے۔ بخار متلی کے ساتھ جس میں کمی مکان کے باہر ہو۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے ۳۰ تک

کمی اور زیادتی۔ عام طور پر علامات مکان سے باہر ٹھنڈی ہوا میں، ٹھنڈے پانی میں نہانے سے، اور ٹھنڈا پانی پینے سے کم ہو جاتی ہیں۔

حرکت کرنے سے یعنی چلنے سے، اٹھنے سے، اٹھ کر بیٹھنے سے جھکنے سے، مڑنے سے، سر ہلانے سے آنکھوں کو حرکت دینے سے۔ گرم مکان میں علامت بڑھتی ہیں۔

برخلاف ان باتوں کے مریض بے چین ہو جاتا ہے اور حرکت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کئی ایک علامات صبح تک بجے ظاہر ہوتی ہیں اور پھر شام کو تین بجے سے چھ بجے تک، گیارہ بجے دن کے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

بیلا ڈونا (دردِ سر، قبض)، اسپرگیس (پیشاب) سنگوئیریا (دردِ سر بائیں کے درد)۔ فاسفورس۔ نیٹرم کارب سلفر اور زنکم (گیارہ بجے دن کے کمزوری کا احساس) فیرم (دردِ سر بلبلے اٹھنا۔ کندھوں کے عضلات میں لنگڑا پن) سلیشیم۔ پیٹانیم (آلات تناسل مردانہ) بروسیا لیکیس، نکس موسکاٹا۔ اوپیم، سٹانم اور شرد فتھس (درد سر نیند کے غلبہ کے ساتھ انثیم میں نیند کے غلبہ کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے۔) حلق کی علامات یعنی کھانے اور پینے سے آرام اسکوس۔ جیسیب۔ نیزاک ایسڈ سشس، اور لیکیس بھی پائی جاتی ہیں۔

Indigo

انڈی گو

NATURAL ORDER : Leguminosae,
SYNONYMS : Culour indicus; Indicum
PARTS USED : The whole substance.

(نیل)

ڈاکٹر نوئسٹ نے انڈی گو کو مرگی کے مریضوں پر استعمال کیا۔ مگر ان کو سوائے ان مریضوں کے جن کی مرگی آنتوں میں کیڑوں کی موجودگی کی وجہ سے ہوئی تھی کامیابی نہ ہوئی لیکن ان بخاروں میں جن کی وجہ سے آنتوں میں کیڑے تھے بہت مفید ثابت ہوا۔ تمام مریض دس سے بارہ برس کے نیچے تھے ان کا مزاج دموی تھا۔ وہ بعید کھانا کھایا کرتے تھے۔ زیادہ تر ان کی علامات یہ تھیں ہوجاتا، نزلاوی کھانسی شام کے وقت لمبے دوروں میں، زبان سفیدی مائل اور تر، سانس کبھی بدبودار، شکم بڑا مگر نرم، جو میں گھنٹے میں دو تین دست مٹیلے رنگ کے ٹی کی طرح اور کبھی بستے ہوئے۔ میز میں کیڑے، یہاں تک کہ رات کے وقت وہ نیچے نکل کر اوپر کی طرف گھوما کرتے تھے ڈاکٹر نسٹ نے (۱) ملین دستوں میں (موٹے آدمیوں کے جو حد سے زیادہ کھاتے تھے دن میں تین چار ملین دست زیادہ محنت کرنے کے بعد) (۲) مزمن سوزش شانہ (۳) پرانے سوزاک کے بعد پیشاب کی نالی میں مزمن زخم میں بہت کامیابی کے ساتھ انڈی گو استعمال کیا ہے۔

نارتھ امریکہ جنرل آف ہومیو پیتھی ۱۸۷۹ء صفحہ ۲۶۶ پر ڈاکٹر کول بائی نے اپنے بارہ سالہ طبابت میں جس قدر مرگی کے مریض ان کے زیر علاج ہوئے ہیں۔ ان سب کا ذکر کیا ہے۔ تقریباً سب مریضوں کا انھوں نے علاج انڈی گو سے کیا، مگر کامیابی ان کو صرف دس مریضوں میں ہوئی اور باقی ماندہ مریضوں کی زیادہ تعداد ایسی تھی جن کی مرگی کے دوروں میں کمی واقع ہو گئی۔ انھوں نے اس دوا کو کس طاقت میں استعمال کیا، نہیں بتایا۔ مگر اغلب ہے کہ انھوں نے انڈی گو کو ہی استعمال کیا۔

مصنف کا ذاتی تجربہ ہے کہ مرگی کے دوروں میں انڈی گو اسی وقت مفید ہو سکتا ہے۔ جبکہ مریض زیادہ تر غمگین ہو اور اپنے غم کو چھپانے کے لیے کئی کئی راتیں مسلسل اکیلے رہ کر رویا کرے یا دوروں کے پہلے مریض چڑچڑا اور جھلایا ہوا، اور دورے کے بعد حلیم الطبع اور بزدل ہو۔ انڈی گو کے مریض میں مرگی کے دورے سے پہلے سینہ سے ایک قسم کی لہر جس کو مریض شعلہ کہتے ہیں، اٹھ کر دماغ تک پہنچا کرتا ہے، اور یہ ڈر سردی سے عموماً ہوتا ہے بعض وقت یہ شعلہ آنکھوں کی بینائی میں بھی پراگندگی سی پیدا کر دیتا ہے۔

شام کے وقت اور بستر میں لیٹنے کے بعد خشک دم گھٹنے والی کھانسی کے دورے، اور ہر ایک کھانسی کے ساتھ نکسیر انڈی گو کی ایک مخصوص علامت ہے۔

ڈاکٹر ایس، ای بوٹ نے ہومیوپیتھک ریکارڈر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۷۰ پر لکھا ہے: میں نے کامیابی کے ساتھ انڈی گو کو رکے ہوئے حیض میں استعمال کیا ہے، کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مریضہ لگاتار اسقاطِ حمل کے لیے

اس کو استعمال کر رہی تھی ایسی رکے ہوئے حیض والی مریضہ کو ایک سے چار ڈرام تک انڈیگو کی خوراک دیکھا ہوں بڑی خوراکوں میں یہ متلی اور قے پیدا کرتا ہے، اس دوا کو حاملہ عورتوں میں نیز ان مریضوں پر جن کے معدے خراب ہو چکے ہوں یا جن کے آلات تناسل میں ورم ہو یا جن کے دماغ میں خون کی کمی ہو نا استعمال کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر نیش میڈیکل ایڈوانس جلد نمبر ۴۰ صفحہ ۲۲۳ پر ایک مریض کا ذکر فرماتے ہیں، وہ لکھتے ہیں "ایک مریض جو بلا عمر ۰ سال آیا وہ رفتہ رفتہ کام کرنے سے ناقابل ہو گیا تھا، کمزور، تمام جسم میں اکڑاہٹ خصوصاً دائیں جانب بازو اور ٹانگ میں۔ دائیں جوڑوں میں ٹانگ تک پہنچنے والا درد۔ آرام کرنے کے بعد حرکت کرنے پر درد بڑھتا تھا۔ بستر پر وہ کروٹ نہیں بدل سکتا تھا، بھوک بہت کم اگر معمولی کھانے سے ذرا زیادہ غذا کھا لیتا، تو کھانے کے چار پانچ گھنٹے کے بعد اس کے معدے میں زیادہ بے چینی ہو جاتی تھی، ہر دفعہ کھانے کے بعد اعضاء میں درد کی زیادتی ہو جاتی تھی، انڈیگو کی چند خوراکوں سے وہ بالکل صحتیاب ہو گیا۔"

اس کا اثر نظام عصبی پر بھی ہوتا ہے، اعصابی کمزوری اور مرگی۔

سانپ یا مکڑی اگر کاٹ لے تو زخم پر پسے ہوئے باریک نیل کا ڈالنا مفید ثابت ہوتا ہے (اسٹرن پوٹاشیم پرمیگنیٹ گولنڈیا)

انڈیگو میں بازوؤں کے عصبی درد اور عرق النسا بھی پائے جاتے ہیں، جو بہت عجیب و غریب ہیں، وہ بیٹھنے سے پیدا ہوتے ہیں یا زیادہ ہو جاتے ہیں، مگر چلنے پھرنے سے کم ہو جاتے ہیں۔

مزاج میں تحریک اور مصروف رہنے کی خواہش۔ کام نکلنا۔

سینہ کے اور لنگوٹی کے اعصاب میں درد۔ نکسیر بینائی کے جاتے رہنے کے ساتھ ہسٹیریا کی تکلیفات جہاں درد شدید ہوا ہے حد اعصابی تحریک مرگی۔ حدت کی تمتماہٹ، شکم سے اٹھ کر سر کو جاتی ہے) دورہ چکر سے شروع ہوتا ہو مرگی کا شعلہ کندھوں کے درمیان ایک درد بھری جگہ سے نکلے۔

علامات

دماغ۔ غمگین بے صبر، رات کو اکیلے میں رہنا۔

سر۔ چکر کی زیادتی سر میں درد کے ساتھ سر میں خون کا چڑھ آنا۔ اس امر کا احساس کہ سر قدرتی قد سے بڑھا ہوا ہے پیشانی کے گرد کسی پٹی بندھی کا احساس، دماغ میں دھمکی اور چیرنے والا درد، چاند پر دھڑکن کا احساس، کنپٹیوں اور ٹیلوں کا اٹھنا، جیسے کہ کھولتے پانی سے اٹھ رہے ہوں، سر میں پیچھے سے آگے کی طرف اٹھتی ہوئی لہریں جس سے بینائی میں فرق ہو جاتا ہے، شکم سے دماغ تک شعلے۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ منجمد ہو گیا ہے چاند پر اس امر کا احساس کہ بال پکڑ کر کھینچ کر کھاڑے جا رہے ہیں۔

آنکھ۔ آنکھوں کے پپوٹوں کا پھڑکنا، اور تشنج جس سے نظر میں کمی ہوتی ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں دباؤ نیچے والے پپوٹے کے غدودوں میں ورم۔

کان۔ کانوں میں دباؤ اور گرج کی آواز، کانوں کے پیچھے اور کانوں میں اینٹھن نیز نچلے جبڑے میں بھی

ناک۔ نکسیر، بینائی جاتے رہنے کے ساتھ (بعد دوپہر) بے حد چھینکیں اور اس کے بعد شدید نکسیر، ناک کی ہڈیوں اور کریوں میں پھاڑنے اور چیرنے کا سا درد۔

چہرہ۔ چہرہ کی ہڈیوں میں خصوصاً نچلے جبڑے میں چیرنے، پھاڑنے، اور مروڑنے کا سا درد، دائیں رخسار کی ہڈی میں کھنچاؤ، تھوک کے غدودوں میں، چہرے پر ورم رخساروں کی جلن کے ساتھ۔

منہ۔ دانتوں میں پھاڑنے والے اور کترنے والے درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دانتوں کو کھینچا جا رہا ہے یہ درد جبڑے سے کنپٹی اور کانوں میں جاتا ہے، تھوک کی زیادتی۔ کے ساتھ اور دائیں طرف کے آدھے سر پر پسینہ کی زیادتی کے ساتھ درد گرمی سے بڑھتے ہیں، حرکت سے کم ہوتے ہیں، اور ٹھنڈی ہوا سے بھی لمحہ بھر کے لیے کم ہو جاتے ہیں، نچلے دائیں طرف کے جبڑے میں تھکن۔

صبح سویرے جاگنے پر منہ کے سن ہونے کا احساس، زبان پر سوزش کا احساس، زبان زرد کیچڑ دار، دھات کا سا۔ نرخرے میں سکڑن کے احساس کے ساتھ خون ملے ہوئے تھوک کا تھوکنا۔

معدہ۔ ڈکار، ابکائیاں اور پانی کی سی رطوبت کی قے، ایسی قے۔ معدہ میں اس قسم کا احساس جیسے کہ بھوک لگنے سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وقتاً فوقتاً پیٹ میں گرم رطوبت کا منہ کو چڑھ کر آنا جس کا ذائقہ مٹھاس کا سا ہو، بھوک کا جاتے رہنا، تمتماہٹ کے دورے معدے سے اٹھ کر سر کی طرف جائیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ ملین پاخانہ، پیٹ میں مروڑ، پاخانہ کی نہ رکنے والی حاجت کے ساتھ، مبرز میں ہلکا درد سخت زیادہ مقدار میں ریاح کا اخراج۔ دست، ملین پاخانے ریاح کے ساتھ اور جلد پر ریزگی، اور ہاتھوں کی جھنجھناہٹ کے ساتھ، سخت قبض، پلپلا سخت، کم، رکا ہوا، مبرز پر خارش کیڑے ہر دفعہ پاخانہ کے بعد کاریخ نکلنا، مبرز اپنی جگہ سے گر جائے، رات کے وقت مقعد پر شدید خارش کی وجہ سے جاگ جائے۔

مثانہ۔ درد گردہ، پیشاب کی بار بار حاجت، مثانہ میں جلن کے ساتھ اور گدلے پیشاب کے تھوڑی مقدار میں آنے کے ساتھ، گدلے پیشاب کی زیادتی جس میں مواد زیادہ ہوتا ہے۔ اور پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں شدید سکڑن اور مثانہ میں سخت درد رہتا ہے، مریض پیشاب کی نالی کے پرانے زخم، پیشاب کی نالی کی تنگی، پیشاب کرنے کی مسلسل حاجت۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی کی کمی، پیشاب کی نالی، حشفہ اور فوطوں پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض جلد جلد، پستانوں میں ڈنگ مارنے کا سا درد جس کو مسلنے سے ایک لمحہ کے لیے آرام ہو جاتا ہے، حیض کے دوران پستانوں میں سوزش۔ مادی خوراکوں میں یہ دوا رکے ہوئے حیض کو جاری کر دیتی ہے۔ اور بعض اوقات اس سے اسقاط بھی ہو جاتا ہے اس لیے حاملہ مستورات میں اس کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔

آلات تنفس۔ شدید کھانسی مع قے اور نکسیر، شام کے وقت لیٹنے سے پہلے اور بعد شدید دم گھٹنے والی کھانسی جس سے قے ہو۔

سینہ۔ ہر دفعہ اندر سانس لینے پر سینہ میں گڑگڑاہٹ پستانوں کے گرد گولی لگنے کے سے درد۔

پیٹھ اور گردن۔ شانہ کی ہڈیوں کے درمیان سوئیاں چبھنا، کمر میں سوئیاں چبھنا جس کو پاخانہ ہو جانے کے بعد آرام ہو جاتا ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بازوؤں میں کمزوری، عضلات میں کھنچاوٹ، گردن کے نچلے حصہ سے بائیں بازو تک کے نیچے پھیلنے والا درد۔ داہنے کندھے کے جوڑ سے پورے بازو سے ہوتا ہوا انگوٹھے کے جوڑ میں درد جس میں حرکت کرنے سے آرام ہوتا ہے۔

کہنی سے انگلیوں تک پھاڑنے والا درد جو حرکت کرنے سے اپنی جگہ سے منتقل ہو جاتا ہے، ہاتھوں میں تشنج ہاتھوں کی وریدیں سرخ، متورم اور سخت۔

عرق النساء بیٹھنے سے درد بڑھتا ہے اور حرکت سے کم ہوتا ہے، اگرچہ حرکت کرنے سے بھی بعض وقت تکلیف بڑھتی ہے۔ شام کے وقت اور بعد دوپہر یہ درد اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض کو مجبوراً بیٹھنا پڑتا ہے ران کے درمیان سے گھٹنے تک کی ہڈی میں ناقابل بیان درد جس کو چلنے سے آرام ہوتا ہے مگر بعد دوپہر آرام کرنے سے پھر شروع ہو جاتا ہے گھٹنے کے جوڑ ٹخنے تک پھاڑنے والا درد جس کی زیادتی دوپہر کے بیٹھنے سے ہوتی ہے اور حرکت کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ ٹانگوں میں خصوصاً پاؤں کی انگلیوں میں چیرنے والا درد، شام کے وقت ٹانگوں میں سخت کمزوری جو لیٹ جانے کے بعد تک محسوس ہوتی ہے۔ اعضاء میں درد جس کی زیادتی ہر کھانے کے بعد ہو گھٹنے کے جوڑ میں سوراخ کرنے والا درد جس میں کمی چلنے سے ہو۔

مخصوص خواص۔ ماؤف حصہ پر لیٹنے یا بیٹھنے سے یا ماؤف حصوں پر کھجلانے سے درد یکایک غائب ہو جاتے ہیں یا اگر دوبارہ ہوتے ہیں تو ان کی شدت میں بہت کمی ہوا کرتی ہے، اعضاء میں پھاڑنے اور گولی لگنے کے سے درد، بعد دوپہر اور شام کے وقت اعضاء کے ریشوں میں تشنج۔

جلد۔ چہرہ اور تمام جسم پر خارش کے چھوٹے چھوٹے دانے، باریک اپھیاں قبض کے ساتھ جلد میں خارش ہتھیلیوں پر اور مختلف اعضاء پر چھوٹے، چہرے پر اور جسم کے مختلف حصص پر خارش جس کو ملنے سے آرام ہوتا ہے۔

نیند۔ شام کے وقت نیند کا غلبہ اور رات کو نیند کی پراگندگی، نیند میں وہمی تصویریں۔ رات کے وقت سر میں خارش کی وجہ سے نیند کا اچاٹ ہونا، نیند میں چونکنا، پریشان کن خواب، نیند میں تشنج کے اچانک دورے۔

بخار۔ جاڑا، جاڑے میں ہاتھ ٹھنڈے، شدید درد سر، پیشاب کرنے کی بار بار حاجت، پیشاب گدلا بحالت بخار چہرے پر خاص طور پر زیادہ گرمی اور پیشاب کی مقدار کا بڑھ جانا۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

کمی اور زیادتی۔ عام طور پر علامات آرام کرنے سے، بیٹھنے سے بعد دوپہر شام کے وقت کھانے کے بعد اور شام کے کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہیں، حرکت کرنے سے، اٹھنے سے، چلنے سے، دبانے سے، ملنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ لیکن چکر سر کے درد کے ساتھ شام کو کم ہوتا ہے اور کھلی ہوا میں بڑھ جاتا ہے۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر کیمفر اور نکس وامیکا سے زائل ہوتا ہے۔

مقابلہ کرو۔۔

سلفر (مرگی، معدہ بیٹھنے کا احساس، خون کا سر کو چڑھ آنا، کیڑوں سے پیدا شدہ بخار) کالی برومیٹم (مرگی کیلئے) آکلیا ریسی موسا (مرگی، جس میں دماغ کے اندر لہریں اٹھنے کا احساس ہوتا ہے) رسٹاکس (آرام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور حرکت کرنے سے تکلیف کم ہوتی ہے) بیوفو (مرگی۔ ایمبری گو کا مریض غمگین اور کم ہمت ہوتا ہے۔ بیوفو کا مریض غصہ ور اور پُرجوش) لائیکوپوڈیم (بعد دوپہر زیادتی) ارجنٹم نائٹریکم (مرگی، دماغی جذبات یا خوف کی وجہ سے دورے پہ دورے ہوتے ہیں) اگنیشیا (غمگینی اور ہسٹریکل تکلیفات)

Ancistrodon Contortrix

انسسٹروڈن کنٹاریٹرس

دیکھئے

سنچرس کنٹاریٹرس

ORDER : Ophidians.
SYNONYMS : Coppernead snake of North Amerion
Sohition of V snons.

Cenehris Contortrix.

Infiuenzium

انفلوانزیم

A Nosode of Influense.

(وبائی نزلہ کا زہر)

وبائی نزلہ میں بہت سے ڈاکٹروں نے بپٹیشیا کی بجائے انفلوانزیم کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے مصنف کا ذاتی تجربہ ہے، وبائی نزلہ میں حفظ ما تقدم کے طور پر عوام الناس کو انفلوانزیم نمبر ۳۰ دن میں دو بار دینا چاہیئے۔ اس سے وبائی نزلہ سے محفوظ رہا جا سکتا ہے لیکن خدانخواستہ جس گھر میں یہ مرض قدم رکھے اس میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مریض انفلوانزیم نمبر ۳۰ دن میں تین بار استعمال کریں اور جو آدمی اس موذی مرض سے محفوظ ہوں ان کو آرسنک نمبر ۳۰ دن میں دو بار استعمال کرنا چاہیئے، بہت سے مریض صرف انفلوانزیم ہی سے صحتیاب ہو جایا کرتے ہیں مگر چونکہ یہ دوا بہت گہرا اثر کرنے والی ہے اس لیے بعض وقت پرانی تکلیفات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں ـــ جس کے لیے دوسری ادویات بموجب علامت کے استعمال کرنا چاہیئے۔

معمولی زکام اور نزلہ میں بھی اور زکام اور نزلہ کی عادت کو روکنے کے لیے انفلوانزیم مصنف کے ہاتھوں

بہتر ثابت ہوا ہے۔ نزلہ کی پرانی عادت کو روکنے کے لیے اگر مصنف کی نظر میں کوئی دوسری دوا ہو سکتی ہے تو وہ ٹیوبرکولینم ہے۔

اس دوا کے معاون اکٹیا ریسی موسا، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، ہیپر سلفر، مرک اور ٹیوبرکیولینم ہیں۔

Angusture Spuria

انگسچوراسپوریا

NATURAL ORDER : Rutaceae
SYNONYMS :
Brtcea Antidysenterica.

دیکھئے

بروشیا انٹی ڈائی سنٹریکا

Angustura Vera

انگسچوراویرا

NATURAL ORDER : Rutaccae.
SYNONYMS : Bonplandia trifoliata.
Trituration on or tuncture of bark.

انگسچورا کا اثر نکس وامیکا، روٹا اور مرکیوریس سے ملتا جلتا ہے۔ مریض تھوڑی سی بات کو زیادہ محسوس کرتا ہے اور جلد غصہ میں آتا ہے۔ معمولی سی بات سے نکس وامیکا کی طرح اس کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے اور اس میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔

روٹا کی طرح پٹھوں اور جوڑوں میں سختی اور اکڑن نیز کھنچاؤ تنگی کا احساس اور چوٹ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ سر پہلے داہنی جانب پھر بائیں جانب کھنچتا ہے، نزدیک کی بینائی خراب، پیشانی میں رات کے وقت گرمی نیچے کے جبڑے کی ہڈی کا غیر قدرتی طور پر بڑھ جانا، نچلے جبڑے کا بیٹھنا (یہ پارہ کے زیادہ استعمال کے بعد ہوتا ہے) اوپر کی داہنی داڑھوں میں درد جس کو ٹھنڈی انگلی لگانے سے آرام ہوتا ہے، پیاس پانی پینے کی نہ رک سکنے والی خواہش، کھانسی کے بعد ہچکی، ریاح کا اخراج کھانسی کے ساتھ (ابرا) ہر پاخانہ کے بعد لرزہ اور جھرجھری کا احساس، مروڑ کے ساتھ ملین پاخانہ، سخت سدے والے پاخانے کے ساتھ بواسیر کے مسوں کا باہر نکل آنا، منی کا اخراج، عضو مخصوص کے سرے پر خارش (جیسے کھلی ہوا میں چل رہا ہو) فوطوں پر شدید خارش، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے یا گلے کی خراش سے خشک بار بار ہونے والی کھانسی، منہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے سرسراہٹ جو پیٹھ تک جائے، جھک کر بیٹھنے سے دھڑکن مگر سیدھا بیٹھنے سے آرام، داہنے کندھے کی ہڈی سے پستان تک درد (چیلیڈونیم)، بازو ہلانے سے گردن کی گرہوں میں درد، چپ چاپ بیٹھنے سے ہڈیوں میں چیرنے والا درد جس کو ٹھنڈی چیزوں کے لگانے سے اور اعضا کو پھیلانے والے پٹھوں پر اس دوا کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ تمام جوڑوں میں کڑکن، لمبی ہڈیوں کا سڑنا۔

اس دوا کی علامتیں جسمانی محنت سے جھکنے سے، جھک کر بیٹھنے سے، بازو اٹھانے یا ہلانے سے گرم دودھ پینے سے اور تین بجے بعد دوپہر بڑھتی ہیں۔ ٹھنڈی چیزیں لگانے سے، اعضا پھیلانے سے اور بائیں کروٹ لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔

یہ دوا زیادہ تر رعشہ اور فالج کی تکالیف میں کام آتی ہے۔ ایسے حالات میں چلنے میں بہت دقت ہوتی ہے کمزوری کیفیت، جوڑوں اور عضلات میں اکڑن اور سختی، بے حد کاہلی۔

علامات

دماغ۔ بزدلی، جلد ملنا، اپنے آپ پر بھروسہ نہ ہونا، بد مزاج، بے صبر تھوڑی سی بات سے غصہ میں آنے والا۔

سر۔ نشہ باز وں کی سی حالت، سر میں وحشت کا احساس، ندی عبور کرنے پر یا ٹھنڈی ہوا میں چکر، رات کے وقت سر میں درد اور چہرے پر گرمی، سر کے ایک جانب یا دونوں جانب درد جیسے غش آ جائے گا، دماغ میں چوٹ لگنے کا سا درد، سر میں اینٹھن کے سے درد، کنپٹیوں میں چیرنے والے درد زیادہ تر سورج غروب ہونے سے شروع ہو کر جب تک مریض سو نہ جائے، رہتا ہے، درد سر چہرے میں حدت کے ساتھ۔

آنکھ۔ آنکھوں میں بوجھ اور کھنچاؤ جیسے تیز روشنی سے ہو، پپوٹوں میں خشکی اور درد کا احساس جیسے کہ پپوٹے چپک گئے ہوں، آنکھوں میں جلن سرخی، رات کو پپوٹے چپک جاتے ہیں، آنکھوں کی پتلیاں ایک جگہ پر جم جاتی ہیں اور حرکت نہیں کرتیں، بینائی خراب، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض کہر میں سے دیکھ رہا ہے، دور کی چیزوں کو نزدیک لا کر دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

کان۔ کانوں میں اینٹھن کا سا درد، کانوں میں جھٹکے اور چیرنے کا سا درد، احساس جیسے کانوں کے سامنے اور کانوں کے اندر کوئی چیز رکھ دی گئی ہے، کانوں میں گرمی، سننے کی طاقت میں کمی ہو۔

چہرہ۔ چہرہ میں گرمی اور چہرہ کا رنگ نیلگوں سرخ، چہرے کے پٹھوں میں کھنچاوٹ چہرہ کی ہڈیوں میں اینٹھن کا سا درد، یہ درد آنکھوں کی پتلیوں اور کنپٹیوں میں جاتا ہے جس میں جھکنے سے، چھونے سے یا دماغی تحریک سے تکلیف بڑھ جاتی ہے، دانتوں کا بیٹھنا، اس تشنج کے بعد چہرہ اور ہونٹ کچھ وقت کے لیے نیلے رہتے ہیں، نیچے والے جبڑے کی ہڈی کا بڑھ جانا، چہرے کے غلاف میں کھنچن، رخساروں میں شدید درد، جبڑوں کو کھولتے وقت کنپٹیوں کے عضلات میں درد، جبڑوں کے جوڑ میں درد جیسے بہت زیادہ سے تھک گئے ہوں۔

منہ۔ دانتوں میں کھنچاؤ، کھوکھلے دانت میں درد، منہ اور ہونٹوں کی خشکی (شام کے وقت) منہ میں لیسدار بدمزہ اور بدبودار بلغم اور مسلسل پانی پینے کی خواہش، زبان کا رنگ سفید، زبان کا کھرکھراپن، زبان میں جلن کا احساس۔

معدہ۔ کھانا کھانے کے بعد اور تمباکو پینے کے بعد ذائقہ کڑوا، ٹھنڈا پانی پینے کی پیاس۔ یا پانی نہ پینے کی خواہش کے ساتھ پیاس، غذا سے بیزاری مگر قہوہ پینے کی نہ رکنے والی خواہش، سور کے گوشت سے نفرت، کھانا کھانے کے بعد نامکمل ڈکار جس کے ساتھ سینہ میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے، صفراوی ڈکار، کھانے کے وقت یا کھلی ہوا

میں چلتے وقت شل جس میں غشی کا سا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے شروع میں معدہ میں سے چاقو سے کٹنے کا سا درد۔ معدہ کے اوپر والے حصہ میں اینٹھن۔ تیزابی کیفیت بڑھی ہوئی۔ ذائقہ بدمزہ بھوک غائب۔ ڈکاریں کھانسی کے ساتھ

شکم۔ شکم میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد۔ اینٹھن۔ ناف سے سینہ کی سامنے والی ہڈی تک جلنے والا شدید درد گرم دودھ پینے کے بعد کاٹنے والا درد۔ شکم میں احساس جیسے خیر بیٹ رہا ہے بلکہ شکم میں ریاح کا اجتماع۔

پاخانہ اور مبرز پاخانہ بار بار اور زیادہ آنوں کے دست درد کے ساتھ دن اور رات کو دست پڑنے دستوں سے جسم کا سوکھنا۔

قبض۔ مبرز میں دبانے والا اور سکڑنے والا درد مسوں کے ورم کے ساتھ پاخانہ کے وقت مبرز میں جلن نرم پاخانہ کے ساتھ درد۔

مثانہ پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب کی مقدار کم یا پیشاب کا بار بار آنا اور پیشاب کی زیادتی پیشاب کے قبل مثانہ میں کمزوری اور پیشاب کے بعد سرد۔ پیشاب کا رنگ نارنگی کا سا جو رکھنے پر گدلا جائے۔

آلات تناسل مردانہ تمام آلات تناسل پر زیادہ کھجلی، بعض وقت خواہش نفسانی پیدا کرنے والی منی کا اخراج

آلات تناسل زنانہ۔ داہنے خصیۃ الرحم کی تکلیف اس امر کا احساس کہ رحم داہنے خصیۃ الرحم اور داہنے جوڑ کے ساتھ لگ رہا ہے۔

آلات تنفس۔ ہوا کی نالیوں میں بلغم کی وجہ سے آواز کا بیٹھ جانا آواز کمزور اور مدھم خشک کھانسی جس کی سینہ کے اندر چھیلن اور بلغم بولتا ہے شدید کھانسی اور زرد بلغم کا نکلنا۔ کالی کھانسی کی طرح کھانسی جس کے ساتھ ہچکی ہوتی ہے۔ اور کھانستے ہوئے ریاح کا اخراج۔ کھانسی ہر روز تین بجے شام کو ہو۔

سینہ تنفس کی تکلیف سے سانس کے دورے پھیپھڑوں کے اوپر والے حصوں میں سکڑن جیسے درد سے ہوتی ہے۔ جلد چلنے پر اور سیڑھی پر چڑھتے ہوئے سینہ میں تنگی کا احساس۔ معمولی ہاتھ لگانے سے بھی سینہ میں تکلیف۔ بازو ہلانے سے سینہ کے پٹھوں میں زخم کا سا درد۔

قلب۔ دل کے حصہ میں اور سینہ میں کاٹنے کی طرح جھٹکے اور دھماکے دل میں شدید تپکن، بیٹھے ہونے پر یا آگے طرف جھکنے پر رات کو بستر میں بائیں کروٹ لیٹنے پر، دھڑکن پریشانی کے ساتھ دل کا ایک دم متورم ہونے کا احساس، مرنے کے خوف کے ساتھ، بائیں کروٹ لیٹنے سے کمی دل میں درد اور سکڑن۔

پیٹھ اور گردن۔ بستر میں اور صبح کے وقت گردن کے پیچھے اور کندھوں کے درمیان بھاری پن پیٹھ کے اوپر شدید کھجلی، رات کے وقت، خصوصاً چار بجے صبح گھبراہٹ میں زخموں کا سا درد۔ پیٹھ کا تشنجی طور پر پیچھے کی طرف مڑ کر کمان بن جانا پیٹھ کے ساتھ ساتھ اینٹھن اور جھٹکے۔

ہاتھ اور پاؤں بازو بھاری۔ تھکے ہوئے، ایسا احساس جیسے مفلوج ہیں۔ کہنیوں میں، کلائیوں میں ہاتھوں میں، اور انگلیوں میں اینٹھن۔ کہنیوں اور ہاتھوں میں فالجی کمزوری انگلیوں میں ٹھنڈک ہو۔ کولہے کے جوڑوں میں

ٹانگوں میں، اور پیروں میں، ہڈیوں کے اتر جانے کا سا درد چلتے وقت رانوں میں جلن اور ٹانگوں میں تھکن کا سا درد ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی زمین پر پیر رکھنے سے پاؤں کے جوڑ میں درد جس سے لنگڑا پن پیدا ہوتا ہے۔ ٹانگوں کا فالج اور اس کے ساتھ ٹانگوں کا کانپنا۔ پاؤں کے جوڑوں کا تلوے ٹخنوں کے اندر کی طرف درد مریض مینڈک کی طرح چلتا ہے جوڑوں اور عضلات میں اکڑن اور کھنچاؤ لمبی ہڈیوں کا تشنج جوڑوں میں کڑکن۔ گھٹنوں میں اکڑن

مخصوص خواص۔ کمزوری اور اکڑن کا تمام جسم میں احساس جیسے مغز استخواں سخت ہو گیا ہے تمام مغز اور ہڈیاں پہلے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اعضا کا کر جانا چلتے وقت پٹھوں میں کھنچاوٹ مختلف اعضاء کا فالج جلنے میں تکلیف جس سے فالج کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ دوا کزازی کیفیت میں جب کہ تشنجی دورے موجود ہوں یا جھٹکے ہوں مفید ہے۔ مختلف حصوں کا سوکھ جانا تشنج کزازی تکالیف زیادہ چھونے سے، شراب پینے سے، اور شور سے پیدا ہوتی ہیں۔ کزازی کیفیات مندرجہ بالا امور کے علاوہ نیم گرم پانی پینے سے بھی پیدا ہوتی ہیں کزازی کیفیت میں ہونٹ اور رخسار نیلے ہو جاتے ہیں سانس بھاری ہو جاتی ہے۔ غرغراہٹ کی آواز نکلتی ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہونٹ نیچے اور اوپر ہلتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی میں بجلی کے جھٹکے۔ جوڑوں میں کڑکن۔ ہڈیوں میں سوراخ کرنے والے زخم جو ہڈیوں کو چھلنی کی طرح کر دیتے ہیں اور ہڈیوں کے مغز کو کھا جاتے ہیں۔

نیند شام کے وقت بے حد غنودگی، نصف شب سے پہلے بے خوابی۔ خوابوں سے بے حد پریشانی۔

بخار نبض تیز بے قاعدہ یا کبھی مدھم اور ضربات چھوڑنے والی (غیر مسلسل) صبح قبل دوپہر۔ جاڑا جانے سے پہلے پیاس سا تین بجے بعد دوپہر کے ہر روز جاڑا۔ کمرے میں داخل ہونے پر شام کا کھانا کھانے کے بعد بخار زیادہ تر چہرے پر بخار تین بجے صبح جس سے نیند کھل جاتی ہے اور اس کے بعد پھر سردی۔ ماؤف حصوں کا کانپنا شام کے وقت اور رات کو بخار کی بے چینی میں درد سر پیاس اور صفراوی قے بخار کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔

کمی اور زیادتی تمہید میں لکھی جا چکی ہے۔

طاقت۔ نمبر ۵ سے نمبر ۳۰ تک اور اونچی طاقتیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ہڈیوں کی تکالیف میں اگنس کاسٹس روٹا کی طرح ہے۔ اور اس بات میں مرکیوریس کے اثر کو زائل کرتا ہے بیلاڈونا (۳ بجے بعد دوپہر زیادتی۔ جلد چونکنا۔ مستورات کے آلات تناسل میں گرمی اور دانتوں کا میٹھا میٹھا درد) اوپیم سیپا۔ رسٹاکس، کیمومولا، کافیا (دانت کے درد سے آرام ہوتا ہے)، سائی کوٹا، اگنیشیا، نکس وامیکا (کزازی کیفیت) مرکیوریس، فاسفورس، سلیشیا (جبڑوں کی ہڈیوں کا گلنا۔ اکونائٹ۔ ایلوا بواسیر اور درد کمر) اسٹرامونیم، ڈلکامارا، لائیکوپوڈیم (مزاج)، نیٹرم میور، پلساٹیلا، سیپیا (خارش کے دانے) اپیکاک، لیڈم (چھبتے ہوئے زخم) رینن کولس بلبس (سینہ کے عضلات میں درد)

اس دوا کا اثر کافیا، برائی اونیا (درد سر) کے بعد درد شکم، چیلیڈونیم (داہنے کندھے کی ہڈی کے نیچے سے سینہ

کی طرف آنے والے درد) سے زائل ہوتا ہے۔

Angophora — انگوفورا

NATURAL ORDER : Myrataceae.
SYNONYMS : Metrosideros Coctatus; Red Gum.

یہ دوا قبض اور پیچش میں کبھی کبھی استعمال کی جاتی ہے۔ شروع شروع میں یہ دوا ڈاکٹر کپ نے ہومیوپیتھی میں داخل کی تھی۔

ہر وقت پاخانہ جانے کی خواہش اور پیڑو میں نیچے کی طرف دباؤ خشک سخت پاخانہ جس میں خون ملا ہوتا ہے دست، دردِ سر، متلی، ریاح سے پیٹ ابھرنا۔ اور پیٹ میں درد۔ اس دوا کے پینے کے بعد ایک ہفتہ تک پاخانہ نہیں ہوا اور سخت قبض رہا۔ اور بعد میں متلی، قے اور دست چکر اور کمزوری کے ساتھ بچنے والا درد مروڑ، منہ کے بل لیٹنے سے کم ہوتا ہے۔

طاقت مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک

تعلق اس دوا کا اثر اپیکاک سے زائل ہوتا ہے۔

Anantherum Muriaticum — انتھرم

NATURAL ORDER : Gaminese.
SYNONYMS : Vetier; Khus Khus.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

انتھرم نشہ کی سی حالت پیدا کرتی ہے۔ شدت کے عصبی درد۔ جیسا کہ سر کے ارد گرد گھوم رہے ہوں جیسے کہ فولاد کے تیر پیشانی سے گدی تک چل رہے ہوں چہرے کی ہڈیوں میں درد جیسے کہ ہڈیاں کچل گئی ہوں یا ان میں زخم پڑ گئے ہوں۔ چہرہ کے پٹھوں کا تشنج، ہونٹوں کے کناروں میں زخم (آتشک) گلے کے غدودوں کا ورم، حلق کی تنگی۔ نگلنے کی ناقابلیت اس امر کا احساس کہ بچر لگ گئی ہے سوزش اور سوئیاں لگنا۔ پیاس مگر پانی نہ پی سکنا۔ سر پر جلانے والی گرمی لیکن گلے میں ٹھنڈک۔ گلے میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز زندہ گلے میں ہے چلتے وقت اور نیند میں از خود پیشاب کا نکل جانا، جماع کی خواہش اس قدر بڑھی ہوئی کہ مریض اس کو ہر جائز و ناجائز طریقہ سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ پستانوں میں گلٹیاں سخت یا گلٹیوں پر زخم پھوڑوں پر مسل جیسے دانے داڑھی اور بھوؤں کے بالوں کا گرنا گلے کے اور گردن کے غدودوں کا ورم اور سختی، زخم اور پھوڑے، داد یا خارش کھوپڑی میں عضو پر آتشک کے سے شرمگاہ پر چھپک کے سے آبلے۔ بازوؤں اور ہاتھوں پر پھوڑے اور زخم، بازوؤں اور ٹانگوں پر بہت سوجن اور زہر باد سیاہ سرخ زہر باد کے دانے جن میں مواد پڑ جائے۔ چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس، زخم زرد نیلے آتشک کے، زخموں سے بدبودار مواد، ڈکار بدبودار اور سانس بدبودار۔

علامات

دماغ خوش مزاجی اور ہنسنے گانے پر طبیعت کا مائل ہونا۔ دماغی کمزوری۔

سر چکر، چکر میں پیچھے کی طرف گرنے کا اندیشہ، نشہ اور لڑکھڑاہٹ۔ سر کے داہنی طرف پیشانی میں اور کنپٹیوں میں بجلی کے لگنے کا سا درد، جیسے کا سا اور ہتھوڑے کا سا درد اور درد کے ساتھ متلی، قے اور آنکھوں کا جھپکنا۔ کنپٹیوں میں عصبی درد اور یہ احساس کہ لوہے کے تیر گھونپ دیئے ہیں جس سے مریض پاگل ہو جاتا ہے۔ یہ درد بعد دوپہر اور رات کو شور و غل سے، روشنی سے اور حرکت سے زیادہ ہو۔ احساس جیسے سر میں پانی بھرا ہو یہ احساس چلنے سے بڑھ جاتا ہے۔ سر کی کھوپڑی میں زخم اور خارش کے دانے جن میں سے مواد بہتا ہے اور موٹی پپڑی جم جاتی ہے۔

آنکھ آنکھوں کے سامنے آگ اور بجلی کے سے چمکنے والے داغ۔ ہر ایک چیز زیادہ روشن اور چمکدار محسوس ہوتی ہے بھوؤں پر مہاسوں کی طرح دانے۔

کان کان میں سیل کی زیادتی بہرہ پن جو شام کے وقت اور مرطوب موسم میں بڑھتا ہے۔

ناک ناک میں سوئیوں کا لگنا، جس کے ساتھ ناک کی جڑ میں پھیلنے والا درد ہوتا ہے۔ اندر لی ہوئی سانس کی ہوا برف کی سی ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے جس سے چھینکیں آتی ہیں زخم جن میں سے سبز اور بدبودار مواد خارج ناک کی نوک پر پھوڑے چھوٹی چھوٹی گلٹیاں، ناک ٹھنڈی، زرد ناک کی ہڈیوں میں ورم

چہرہ زرد اور سرخ دھبے، ڈنک لگنے والے خارش کے دانے، چہرے پر زخم داد، یا مواد نکلنے والے دانے، داڑھی اور بھوؤں کے بالکل گرنا۔ چہرے کی ہڈیوں میں درد جیسے کہ ہڈیوں کو کچل دیا ہو یا ہڈیاں اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہوں۔ دانتوں کا بیٹھنا، گلے اور گردن کے غدودوں کا بڑھنا، اور ان میں مواد کا پڑ جانا ہونٹوں کے کناروں پر آتشک کے سے زخم۔

منہ دانتوں میں اس قسم کا درد جیسے کہ دانتوں کو کھینچ کر نکالا جاتا ہے بار بار دانتوں کو آپس میں ملانے کی خواہش کھائے ہوئے اور خراب دانت، منہ سے بدبو۔

ذائقہ کڑوا یا خون کا سا یا میٹھا یا بدذائقہ، بول چال میں لکنت، زبان کی جڑ میں شدید درد جیسے کاٹ دی گئی ہو زبان پر چیر (شگاف) تھوک کی زیادتی (جیسے زیادہ پارہ کے استعمال سے ہوتا ہے) تھوک لیسدار۔

حلق حلق میں ورم اور بچر لگنے کا احساس، غدودوں کی سوجن، غدودوں میں جلن اور سوئیوں کا لگنا اور بعض وقت غدودوں میں ٹھنڈک پیاس، لیکن پانی کا نام سنتے ہی یا کوئی چمکدار چیز دیکھنے پر گلا سکڑ جاتا ہے۔

معدہ رات کو کھانے کے واسطے اٹھنا۔ معدے میں کدو دانے ڈکاروں سے درد ہوتا ہے۔ ڈکار خوراک کے مزے کی یا بدبودار متلی، قے، خوراک کی، خون کی، یا صفرا کی اور معدے میں شدید درد۔ معدہ کے اوپر والے حصہ میں بوجھ اور درد جس سے سانس میں بھی بے چینی ہو جاتی ہے ایک سخت گانٹھ کا معدہ سے جگر جگہ کی طرف جانے کا احساس۔

شکم۔ جگر کی سوجن، تلی میں جالے لگے اور تپکن کا درد۔ آنتوں میں مروڑ اور اینٹھن، تلی اور سینے کے ساتھ گلٹیوں میں سوجن

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ خون ملا۔ آؤں ملا، سیاہی مائل زرد، سفید، بدبودار دست اور اس کے ساتھ پیٹ اور مبرز میں جلن۔ اور درد شکم، سخت قبض۔ پاخانہ سخت گانٹھ دار بکری کی مینگنیوں کی طرح، بواسیر، مقعد پر خارش۔

مثانہ۔ پیشاب کرتے وقت سخت سوزش، چلتے وقت اور نیند میں پیشاب کا از خود نکل جانا پیشاب گدلا گاڑھا اور اس میں آؤں کی زیادتی، پیشاب کی مسلسل حاجت، مثانہ میں ذرا سا پیشاب بھی نہ رک سکے، مثانہ کا ورم

آلات تناسل مردانہ۔ پیشاب کی نالی میں اور عضو مخصوص پر آتشک کے سے زخم، جماع کی خواہش بڑھی ہوئی، ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرنا۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم کی گردن پر گیند کا سا ورم، شرمگاہ پر خارش کے دانے سفید یا سرخ پستانوں پر زہرباد کی طرح کے دانے اور ورم، پستانوں میں سخت (پتھر کی طرح) گلٹیاں، پستانوں کی گھنڈیوں کا پھٹ جانا۔

آلات تنفس۔ گلے کا بیٹھ جانا، ورم، غددوں کے متورم ہونے سے بولنے میں دقت، نرخرے میں خراش جو اکثر نرخرے میں چلا جاتا ہے یا ناک کے راستہ نکل آتا ہے۔

نرخرے میں ورم، شدید کھانسی جو رات کو یا خاک اڑنے سے بڑھ جاتی ہے۔

سینہ میں جلن اور پھوڑے کے سے درد کا احساس

قلب دل کے مقام میں سوزش اور اینٹھن جس سے بے چینی محسوس ہوتی ہے دل مفلوج ہوتا ہے اور اس میں مردنی کی سی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔

پیٹھ اور گردن پیٹھ اور گردن کی اکڑن۔ کمر میں درد

ہاتھ اور پاؤں جوڑوں میں بائی کا درد اور ورم ناخن بدشکل، بغل کے غددوں میں ورم کمر اور جوڑ کی ہڈیوں کے مقام پر اکڑن اور درد پاؤں کا پسینہ بدبودار۔

جلد پھوڑے اور زخم، زہرباد، خارش اور داد، ناخن بدوضع، زہرباد کا ورم۔ خلہ کے دانے

کمی اور زیادتی قہوہ سے پہلے تکلیف ہوتی ہے مگر بعد میں آرام، شراب پینے سے اور قہوہ سے دانت کا درد بڑھتا ہے۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق مقابلہ کرو

مستانی سیگیریا، مرگ، ہیترجا، بیلاڈونا، لیکیسس، کنابس انڈیکا، سٹرامونیم

اس دوا کا اثر مصالحہ دار شوربے سے زائل ہوتا اور اس کے دوران کسی قسم کی شراب نہ استعمال کرنا چاہیے

Inula Helenium

انولا

NATURAL ORDER : Compositae
SYNONYMS: Erecampane; Scabwart.
PARTS USED : The routs.

ڈاکٹر نکسر نے شروع شروع میں اس دوا کا استعمال کیا تھا یہ دوا کھانسی کے واسطے خاص طور پر مفید سمجھی جاتی ہے۔

حنجرے میں شدید سرسراہٹ سے پیدا ہونے والی کھانسی۔ جس کی رات کے وقت لیٹنے سے زیادتی ہوتی ہے حنجرے میں درد ہوتا ہے۔ نیز حلق میں سرسراہٹ کی وجہ سے مسلسل خشک کھانسی جس سے سانس میں تکلیف ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آواز بیٹھ جاوے گی۔

اس دوا کا اثر پیڑو پر بھی بہت نمایاں ہوا کرتا ہے پیڑو سے آلات تناسل اور مبرز کی جانب نیچے کو بوجھ سا ہوا کرتا ہے نیز اسی کی وجہ سے درد سر اور درد زہ کے سے درد بھی بعض اوقات نمایاں ہو جاتے ہیں

انولا میں اس امر کا احساس بھی پایا جاتا ہے کہ جسم کے اندر کوئی زندہ چیز حرکت کر رہی ہے یا ناف کے مقام پر ایک گولا سا رکھا ہوا ہے۔ جس کو مروڑا جا رہا ہے۔ اور کہ گولا بہ راستہ آلاتِ تناسل یا مبرز نکل آئے گا۔ ایک عجیب احساس اور بھی اس میں ہوا کرتا ہے جیسے کوئی شخص انگلی سے جسم کے مختلف حصص میں دبا رہا ہے خاص کر پرو خفاق میں یہ دباؤ کا احساس بعض وقت اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور اس کے دانت بھینچے ہوئے ہوتے ہیں۔

یہ دوا طبی جھلیوں کے لیے ذیابیطس میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے بہت سے غددوں کی نوعیت چاقو یا پن لگنے کی سی ہوتی ہے زیادہ تر علامات چبھنے کی سی ہوتی ہیں زہرباد۔ درد حیض سے پہلے حیض، لیکوریا، رحم میں درد جس کی وجہ سے لیٹا رہنا پڑتا ہے۔

علامات

دماغ بے حد پریشانی اور تمام جسم کا کانپنا۔ دوران حیض سردی سے دانتوں کا بجنا۔

سر جھکنے پر چکر۔ شام کے وقت سر میں پراگندگی مثل کے ساتھ درد سر داہنی جانب بعد بائیں جانب کھانے کے بعد پیشانی میں اور چاند پر ہونے والا درد اور تپکن، گرمی میں جھٹکے دار تپکن، بے خوابی کے ساتھ سر کو خون کا چڑھنا آنا شام کے وقت بائیں کنپٹی میں ایک روپیہ کے برابر جگہ میں سوزش پیدا کرنے والا درد۔ داہنی جانب میں چبھن کا سا درد۔

آنکھ اوپر کے پپوٹوں میں تشنج بائیں آنکھ کے ڈھیلے میں جلن، آنکھوں کے سامنے شعلہ تیرتی ہوئی دکھائی دیں۔

کان بائیں کان میں ہلکی سی سوئیاں چبھنے کے ساتھ داہنی بھوؤں کے اوپر درد۔

ناک ناک کے درمیان داہنی طرف سوئیوں کا چبھنا، ناک کی جڑ سے آنکھ بھوؤں تک کیڑے رینگنے کا احساس

چہرہ چہرے کا بایاں حصہ سرخ اور گرم۔ ناک کے نزدیک ایک سفید داغ چہرے کا تمتمانا، اور بائیں رخسار کا

سرخ ہوجانا

دانت :۔ رات کے وقت بوسیدہ دانت میں درد۔

منہ :۔ منہ میں خشکی کے ساتھ حلق میں سرسراہٹ اور درد جس کی وجہ سے نگلنے میں دقت ہوتی ہے

حلق :۔ نگلنے سے حلق میں درد۔ حلق میں سرسراہٹ کی وجہ سے کھانسی

معدہ :۔ صبح کے وقت متلی۔ ناف کے مقام کے اوپر ایک گولے کے سے رکے ہونے کا احساس اور لک میں مروڑ معدے میں درد۔

شکم :۔ شکم کے داہنی طرف شدید حرکت، احساس جیسے کوئی زندہ چیز ادھر ادھر حرکت کر رہی ہے یہ احساس خصوصاً حیض کے دوران ہوتا ہے ناف اور داہنی گلبری کے درمیان ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چاقو بھونک رہا ہے شکم کے بائیں جانب سے بائیں گلبری تک سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز :۔ مبرز اور آلات تناسل کی طرف دباؤ اور کھنچاوٹ جیسے وضع حمل کے وقت ہوتا ہے یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی حصہ باہر نکل آئے گا یہ احساس بار بار ہوتا ہے

مثانہ :۔ ایک گھنٹہ میں دس بار پیشاب کی حاجت، پیشاب کا قطرہ قطرہ ہونا۔ پیشاب متعفن۔

آلات تناسل زنانہ :۔ شکم میں حرکات، جیسے حیض شروع ہونے کے وقت ہوتی ہے۔ ان حرکات کے بعد زرد رنگ کا سیلانِ رحم شروع ہوتا ہے کمر میں اور رحم میں شدید درد دباؤ کے ساتھ جیسے دردِ زہ ہوتا ہے پاخانہ کی حاجت گو ہوتی ہے مگر مریضہ پاخانے سے ڈرتی ہے اور لیٹے رہنے پر مجبور ہوتی ہے آلات تناسل میں شدید کھنچاوٹ، شدید درد کمر کے ساتھ۔ رحم اور آلات تناسل کے مقام میں سوئیوں کا چبھنا۔ حیض جلد جلد اور درد کے ساتھ حیض کے دوران ٹانگوں پر خارش اور سردی سے دانتوں کا بجنا۔

آلاتِ تنفس :۔ پھیپھڑے میں شدید سرسراہٹ۔ جس سے خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے یہ کھانسی لیٹنے سے رات کے وقت بڑھ جاتی ہے اور پھیپھڑے میں درد ہوتا ہے۔

تر کھانسی جس میں گاڑھا بلغم نکلتا ہے اور جس کے ساتھ معدہ کی اور عام کمزوری ہوتی ہے نیز سیلان رحم بھی زیادہ ہوتا ہے مزمن کھانسی، مسلسل گلے میں سرسراہٹ کی وجہ سے خشک کھانسی اور سانس میں تنگی، خشک سرسراہٹ پیدا کرنے والی کھانسی، سامنے والی سینہ کی ہڈی کے پیچھے سوئیوں کا چبھنا۔ سینہ کے درمیان میں ٹیکن اور جھٹکے ہوا کی نالیوں کا مزمن ورم۔ زیادہ مقدار میں بلغم کے ساتھ کھانسی، سستی اور کمزوری، ہاضمہ کے ساتھ زیادہ مقدار میں بلغم کے ساتھ تکلیف دہ کھانسی۔

پیٹھ :۔ اندر سانس لینے سے پیٹھ اور سینہ میں درد۔ داہنے شانے کی ہڈی میں عارضی درد۔ حیض کے دوران میں شدید درد کمر۔

ہاتھ اور پاؤں :۔ داہنے کندھے اور کلائی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ داہنے بازو میں جھٹکے۔ بازو کا کہنی تک سن ہوجانا۔ بائیں ہتھیلی میں چیرنے کا سا درد جس کی وجہ سے مٹھی بند کرنا دشوار ہوتا ہے چھوٹی انگلی میں باریک سوئیاں چبھنے کا احساس۔ داہنی چھوٹی انگلی میں جھٹن اور اس کا مردہ محسوس ہونا۔

جوڑوں میں کھینچنے والا درد۔ داہنے جوڑ میں گھری تک، داہنے پاؤں کی درمیانی انگلی میں۔ اور داہنی ایڑی میں درد۔ رانوں میں چلتے وقت بائیں ٹخنے میں۔ داہنی ایڑی میں سوئیوں کے سے چبھنے کا درد۔ نیند کی حالت میں پنڈلیوں میں اینٹھن۔ بائیں ہتھیلی میں جھٹن۔

جلد :۔ خارش جیسے مکھیوں کے کاٹنے سے ہو۔ حیض کے دوران شدید خارش۔ جس کی بستر میں کھجلانے کے بعد سوزش ہوتی ہے۔

نیند :۔ بے چینی کی۔ نیند میں چونکنا اور چیخنا، پریشان کن اور شہوانی خواب۔

بخار :۔ بستر میں جاڑے سے کانپنا، ہاتھ اور ناخن نیلے۔

طاقت :۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

کمی اور زیادتی :۔ علامات رات کے وقت لیٹنے سے، حرکت سے، کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ مگر رحم کے درد لیٹنے سے نہیں بڑھتے بلکہ ان دردوں کی وجہ سے مریضہ لیٹنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ دبانے سے مالش کرنے سے علامات کم ہو جاتی ہیں۔

تعلق :۔ مقابلہ کرو۔

سیپیا (آلاتِ تناسل اور مبرز میں بوجھ) کروکس (ادھر ادھر کسی زندہ چیز کا شکم میں احساس) ٹربنتھا (پیشاب متعفن) اگنیشیا (کھانسی کی زیادتی لیٹنے سے اور شام کو) سلفر (کھجلی بستر میں رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے)

Anhalonium Lewinid

انہیلونیم

NATURAL ORDER : Cactaceae.
SYNONYMS : Mescal button.
TINCTURE : Extract or Influsion.

انہیلونیم دل کو کمزور کرتا ہے اور پاگل پن پیدا کرتا ہے اس کا نہایت عجیب اثر کانوں میں سننے کی نالی پر ہے۔ پیانو یا ہارمونیم باجے کی ہر ایک آواز، ایک دلکش تان معلوم ہوتی ہے اور اس تان کے ارد گرد رنگ برنگ کا ہالہ دکھائی دیتا ہے۔

اس سے ایک قسم کا نشہ ہوتا ہے جس میں کہ نہایت عجیب وغریب دلکش نظارے نظر آتے ہیں اپنی جسمانی طاقت بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیز نشہ میں دیو، جن، بھوت وغیرہ بھی دکھائی دیتے ہیں۔

یہ دوا دل اور آلات تنفس کے لیے مقوی ہے، ہسٹریا اور پیٹ کی خرابی کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ نیز دماغی تھکاوٹ، نیم بے ہوشی، ہذیان، لقوہ اور طرح طرح کے خرابیوں کے لیے مفید ہے۔

عضلات میں رعشہ، گھٹنوں میں جھٹکے اور توازن کا قائم نہ رہنا۔

علامات

دماغ :۔ وقت کے احساس کا زائل ہوجانا۔ خیالات کے اظہار میں تکلیف کسی پر اعتبار نہ کرنا اور جلد غصہ میں

آجانا، سست رہنا، بے جا قناعت، اپنے آپ کو دو محسوس کرنا، خیال کرے کہ اس کے دوست اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

سر۔ گدی کے درد سر بینائی میں پراگندگی کے ساتھ۔ گدی کے مقام پر مسلسل درد اور تھکاوٹ کا احساس۔ بینائی میں گھبراہٹ اور اس کی وجہ سے درد سر، چکر اور دماغ تھکا ہوا۔

آنکھ۔ آنکھوں کے سامنے وہمی خود پیدا کردہ چمکدار گوناگوں چیزیں۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی رنگ برنگی چیزوں کی نمائش۔ قدرتی اشیاء زیادہ چمکیلی معلوم ہوں اور سائے زیادہ گہرے اور چھوٹے غالبی طور پر لٹک جائیں۔

کان۔ معمولی آوازوں کی تھرتھراہٹ بڑھی ہوئی۔

منہ۔ بولنے میں بے حد دقت جزوی طور پر زبان کے فالج سے اور جزوی طور پر خیالات کی روانی میں کمی سے۔

معدہ۔ متلی جس کی زیادتی حرکت سے ہو اور کمی لیٹ جانے سے ہو۔

کمی اور زیادتی۔ علامات آنکھیں بند کرنے پر ظاہر ہوتی ہیں، متلی اور غشی حرکت سے، اسی لیے حرکت کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی، لیٹ جانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

تعلق۔ اس دوا کا نشہ بجنسہ ہندوستانی بھنگ کے نشہ کی طرح ہے۔

انیسم سلاٹم

دیکھئے

الیسیم

Anisum Stellatum

NATURAL ORDER : Magnoliaceae
SYNONYMS : Illicium Anisatum.
PARTS USED : The seeds.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اینگیلس اروننسز

Anagallis Arvensis

NATURAL ORDER : Primulaceae.
SYNONYMS : Scarlet Pimpernal.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا زیادہ تر جسم کی جلد پر اثر کرتی ہے تمام جسم پر گول گول داغ جن میں خشک کھجلی ہوتی ہے۔ جلد خشک اور کھر کھری ہو جاتی ہے۔ جوڑوں میں سوجن اور زخم۔ بگڑے ہوئے زخم یہ دوا جسم میں گھسی ہوئی چیزوں کو نکالنے میں مدد دیتی ہے، سانپ اور کتے کے کاٹنے میں استعمال کی گئی ہے۔ یہ دوا دماغ میں تیزی اور خوشی پیدا کرتی ہے۔

بائیں کان میں کھجلی اور سرسراہٹ، چہرے پر بھس کے سے دانے، خارش کے گول چٹے۔ پاخانہ سخت ہوتا ہے

جس سے مسوڑھوں میں درد ہوتا ہے، زبان پر کسی ٹھنڈی چیز کے رکھے ہونے کا احساس، حلق میں خشکی اور چھیلن کھانے کے بعد نزخرے میں اور کھانے کی نالی میں چھیلن، پیشاب والی نالی میں سرسراہٹ اور کانٹے چبھنے کا احساس، پیشاب کی نالی کا منہ چپکا ہوا، منی کی نالی میں چیرنے کا سا درد، آتشک جس میں نکسیر آتی ہو اور کمر میں درد ہو اور جلد پر خارش ہو، سینہ میں پھوڑے کا سا درد، سینہ پر خارش کے دانے بائیں کندھے سے گردن تک کھینچنے والا درد (یوپے ٹوریم پرف) ہاتھوں کی جلد خشک اور میلی معلوم ہوتی ہے، بائیں گھٹنے کے جوڑ میں درد اور سکڑن، آلات تناسل کی تکالیف، موتیابند، سوزاک اور آتشک، اگو تر کی حالت میں یہ دوا جلد کی سختی کو دور کرکے جلد کو نرم کرتی ہے اور مہاسوں کو رفع کرتی ہے۔

علامات

دماغ۔ مریض بے جا اور بے جا طور پر خوش رہتا ہے اس کو ہر بات میں بے جا اور بے جا خوشی رہتی ہے دماغ تیز ہو جاتا ہے اور ہر بات پر غور کرتا ہے کئی کئی دن لگاتار ہنستا رہتا ہے، ہر ایک چیز میں اس کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔ دماغی محنت کے بعد بے حد کمزوری، غمگینی۔

سر۔ گرمی سر کو چڑھتی ہے پیشانی پر تھوڑا سا پسینہ آتا ہے جس کے بعد آنکھوں میں سوئیاں چبھتی ہیں۔ اور شانہ میں سرسراہٹ اور کانٹے چبھتے ہیں اور جماع سے رغبت ہوتی ہے، آنکھوں کے گڑھوں کے ٹھیک اوپر درد اور اس کے ساتھ ڈکار اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ، دونوں کنپٹیوں میں درد آنکھوں تک پہنچتا ہے، شدت کا درد سر اور اس کے ساتھ تمام جسم میں درد، گدی میں ہلکا چیرنے والا درد جس سے متلی اور قے کی رغبت ہوتی ہے درد قہوہ پینے سے کم ہوتا ہے، پیشانی کی جلد تنگ محسوس ہوتی ہے۔

آنکھ۔ چیزیں ادھر ادھر بہتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، لکھ نہیں سکتا، درد سر کے بعد آنکھوں میں وزن کنپٹیوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد جو آنکھوں تک پہنچتا ہے، داہنی آنکھ کے ڈھیلے میں درد، جس کی زیادتی پپوٹوں کو ہاتھ لگانے سے ہو۔ پپوٹوں میں خارش۔

کان۔ آنکھوں پر دباؤ کے بعد داہنے کان میں بندش۔ بائیں کان میں سرسراہٹ اور خارش داہنے کان میں سوئیاں چبھیں۔

ناک۔ نکسیر، آتشک میں، ناک کی نوک پر ناخوشگوار سرسراہٹ جس سے شدت کی چھینکیں آتی ہیں، ناک سے زرد رطوبت کی زیادتی۔

چہرہ۔ داہنی رخسار کی ہڈی میں اعصابی درد جو بھوؤں تک جاتا ہے، چہرے کے پٹھوں میں درد، چہرے پر گول سفید، خشک خارش کے چٹے، رخساروں کی ہڈیوں پر خارش۔

منہ۔ کھوکھلے دانت میں درد، دل میں کپکپی کے ساتھ اوپر کی پچھلی داڑھ میں ہلکا درد اور داہنے رخسار کی ہڈی میں چیرنے والا درد، دانتوں کا درد، جیسے سرد ہوا کے لگنے سے ہو، چھونے سے اس میں زیادتی۔ دانتوں میں سردی کا احساس، مسوڑھوں میں ہلکا درد اور اس کے ساتھ پاخانہ بہت سخت آتا ہے زبان پر کسی ٹھنڈی

چیز کے رکھے ہونے کا احساس، کھانسنے سے منہ میں لیسدار تھوک کا آنا، داڑھوں میں کچھ درد کے ساتھ بھی منہ میں پانی کا بھر آنا۔

حلق۔ حلق میں خشکی اور چھیلن کا احساس گلے میں رات کو ٹھنڈی چیز لگنے کی سی سرسراہٹ۔

معدہ۔ دردِ سر کے ساتھ ڈکار، متلی اور قے کی رغبت اور آنتوں میں گڑگڑاہٹ۔

شکم۔ جگر میں درد اور جگر میں گانٹھوں کا پڑ جانا، شکم کا ریاح سے اپھارا، آنتوں کی رکاوٹ۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں خارش مبرز میں بھاری پن، بواسیر، بدبودار ہوا کا اخراج۔ پاخانہ پانی کا سا پتلا، نرم اور مٹی کا سا، پاخانہ سخت پتھر کا سا، سدے دار پاخانہ کے بعد خارش۔

مثانہ۔ زیادہ تر صبح کو پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن، منہ چپکا ہوا، پیشاب کے واسطے زور لگانا پڑتا ہے۔ پیشاب کی دھار منقسم یعنی چیری ہوئی پیشاب کی نالی میں سرسراہٹ سے جماع کی رغبت ہوتی ہے۔

آلات تناسل مردانہ۔ ایستادگی سے پیشتر اور دوران ایستادگی جلن، یہ جلن جماع کے وقت نہیں رہتی۔ داہنے فوطے میں کھنچاؤ۔ منی کی نال میں پھاڑنے والا درد۔

آلات تنفس۔ خصوصاً کھانے کے بعد حلق میں چھیلن، آواز کا بیٹھنا، اونچی آواز سے پڑھنے پر خراش کے احساس کے ساتھ خشک کھانسی، ناک سے زرد بلغم اور منہ سے تھوک کا آنا۔

سینہ۔ سینہ میں ایک قسم کی بے چینی، بخار کی حالت میں سینہ میں پھوڑے کا سا درد، کھانا کھانے کے بعد یا تیز چلنے پر داہنے پھیپھڑے میں دباؤ۔ یکایک اس امر کا احساس کہ سینہ کے اندر بیشمار سوئیاں ایک دم لگ گئی ہیں سینہ کے بائیں جانب خصوصاً سرِ پستان پر خارش کے دانے۔

قلب۔ کھائے ہوئے دانت میں درد ہونے کی وجہ سے اور رات کو بستر میں سینہ کی بےچینی سے پہلے دل کا زور سے کانپنا اور اس کے ساتھ تمام جسم کا کانپنا، دھڑکن۔

گردن۔ بائیں کندھے سے گردن تک کھنچاؤ۔ یہ درد بازو پھیلانے یا بازو اٹھانے سے پھر شروع ہو جاتا ہے۔ گردن کے پٹھوں کا لرزہ۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بازو کے اوپر والے حصہ کے باہر کی طرف کندھے کے قریب درد، بازو کے اگلے حصہ یعنی باند کی ہڈی میں درد، انگلیوں کے جوڑوں میں گٹھیا کا ورم، ہاتھوں اور انگلیوں کی جلد خشک، چپکی ہوئی اور سیلی، ہاتھوں پر خشک یا تر خارش، چوتڑ میں درد، داہنی ٹانگ میں سرسراہٹ اور چوتڑ کی ہڈی میں درد، بائیں ٹانگ میں پھاڑنے والا درد رات کو، داہنی ٹانگ میں کمزوری اور لنگڑاپن، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹانگ چھوٹی ہے، بائیں گھٹنے کے جوڑ میں درد، اس امر کا احساس کہ گھٹنے کا جوڑ زخمی یا متورم ہے، تمام اعضاء میں اینٹھن۔

جلد۔ تمام جسم پر خشک بھوسی کے سے دانے، خارش گول چٹوں کی شکل کی خارش، زخم اور ورم جوڑوں میں خراب شدہ زخم، جلد کے اندر گھسی ہوئی غیر اشیاء کو باہر نکالنے میں یہ دوا مدد کرتی ہے۔

مخصوص خواص۔ سرد مزاج، لرزہ، تھکاوٹ، غنودگی۔

نیند۔ رات کو دیر میں سونا، بے چینی کی نیند، بہت سویرے جاگنا، نیند کے بعد طبیعت اچھی نہیں ہوتی۔

کمی اور زیادتی۔ چھونے اور کھانے کے بعد علامات بڑھتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔ کافیا (خوش مزاجی)، سائیکلیمن۔
لیتھم کارب (جلد کھرکھری، داد) سیپیا، ٹیلیوریم۔ (داد)
پلسائیلا۔ (سرد مزاج، نزلہ)

انیلینم

Anilinum

CHEMICAL SYMBOL : $C_6H_2NH_2$
SYNONYMS : Phenylamine; Auilin Oil
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

انیلینم کی علامات بہت حد تک آرسنک سے ملتی جلتی ہیں، قے، دست، پھٹنے والے درد، مرگی کے سے دورے، جسم کا نیلا ہو جانا۔ اس دوا کی خاص علامتیں یہ ہیں، جلد میں تحریک اور ورم بھی ہوتا ہے، بے حد چکر اور سر میں درد، چہرہ ارغوانی، عضو مخصوص اور فوطوں میں درد و ورم کے ساتھ، پیشاب کی نالیوں کے گومڑ، شدید قسم کا حبس جس کے ساتھ جلد کا رنگ بدل جائے، ہونٹ نیلے ہو جائیں، بھوک تیز ہے اور ہاضمہ کی خرابی ہو۔ ایلوپیتھی میں یہ دوا اینی لائن انجکشن کے ذریعہ اکلہ کی گلٹیوں کو کم کرنے کے لیے دی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اینی لائن کے انجکشن کسی حد تک جراثیم کو مارنے کے لیے مفید ثابت ہوئے ہیں۔

علامات

دماغ۔ کند ذہن۔

سر۔ چکر، سر پھٹنے کا سا درد۔

آنکھ۔ آنکھوں میں تکلیف۔ جلن، سرخی، نیچے کا پپوٹا پھولا ہوا۔

چہرہ۔ چہرہ کا رنگ جامنی۔

منہ۔ ذائقہ کڑوا۔

معدہ۔ سر میں اور معدہ میں شدید جلن، بعد میں قے، ابکائیاں، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے، معدہ بہت سخت اور معدہ میں شدید درد۔

آلات تناسل مردانہ۔ عضو میں اور فوطوں کی تھیلی میں درد و ورم، اس کے بعد نامردی، مثانہ کی نالی میں سخت گلٹیاں۔

جلد۔ کلائی میں ترخارش کے دانے، دائنے کلائی کے اردگرد اس طرح معلوم ہوتے ہیں جیسے پونچی پہنی ہے جلد پر ورم، سرخی اور ناقابل برداشت خارش، اکوتہ جس میں ابھار سرخ رنگ کے ہوں۔

نیند۔ غنودگی۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔ انٹی پائیرن، انٹی فبرین، فنسیٹنم، گلونائن، آرسنک۔

Ova Testa

اواٹسٹا

SYNONYMS : Egg shell: Ovi Gallinae. Pellicuta

Trituration of the shell, not including its lining membrane.

اس کا دوسرا نام کلکیریا اوی گیلینی بھی ہے یہ انڈے کا چھلکا ہے جس میں چھلکے کے اندرونی جھلی شامل نہیں ہے اس دوا کو گاڑھے سیلان الرحم میں استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کمر میں درد اس دوا کی ایک خاص علامت ہے، کمر کے درد میں یہ احساس ہوتا ہے کہ کمر کے ٹوٹ کر دو حصے ہو گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اُبلے ہوئے انڈوں کے پانی سے ہاتھ دھونے سے ہاتھوں پر مسے بڑھ جاتے ہیں اس لیے یہ دوا کلکیریا کے ساتھ ساتھ مسوں کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

اواٹسٹا بھی کلکیریا کے مرکبات میں سے ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ کلکیریا کا رب ہے مگر ہومیوپیتھی میں اس کا درجہ کلکیریا کارب کے برابر نہیں رکھا گیا، تجربہ سے شاید کسی دن کلکیریا کارب کا سا ضروری اور اہم بن جائے۔

مصنف نے لیکوریا (سیلان الرحم) کی مریضاؤں کو جب اواٹسٹا تجویز کیا تو ان کو ہمیشہ ہدایت کی کہ وہ شام کے وقت بنارسی آملہ کا مربہ چھ ماشہ گرم دودھ کے ساتھ کھائیں اس سے سیلان الرحم بہت ہی جلد درست ہو جاتا ہے مصنف ایسا کیوں کرتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں پیش کی جا سکتی ہے مگر تجربہ سے ایسا ہی معلوم ہوا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳x۔

Upas

اوپاس

NATURAL ORDER : Loganiaeceae.

SYNONYMS : Strychnos tiente.

PARTS USED : The root and baris.

ڈاکٹر ٹیسٹ نے کمال دلیری کر کے اس دوا کی آزمائش کی یہاں تک آزمائش کی اور یہاں تک آزمائش

میں پہنچے، جب تک کہ کزاز پیدا نہ ہو گیا، زیادہ تر علامات ان کی آزمائش کے اندر سر اور آنکھوں میں پائی گئیں۔ قابل ذکر درد سر جو اس دوا سے پیدا ہوا، وہ یہ تھا کہ بائیں کنپٹی میں آگے سے پیچھے کی طرف اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف، بیرونی حصہ سر کو کھینچنے والا ہوتا تھا، درد بائیں حلقہ چشم کے کنارے رکتا تھا اس دوا کے درد عام طور پر بھالے لگنے کے سے اور جلنے کی طرح ہوتے ہیں، آنکھوں میں بوجھ ہوتا ہے۔ اور احساس ہوتا ہے کہ پپوٹوں کے نیچے کوئی چیز پڑ گئی ہے، آنکھوں کے حلقوں میں شدید درد، پپوٹوں کا سوجنا اور بینائی میں خرابی۔

غنودگی اوپاس کا ایک مخصوص فعل ہے۔ ہر روز صبح آنکھوں میں کمزوری، پانی ہوتا ہے، پپوٹے اس قدر بھاری ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ بند ہو جاتے ہیں جیسے غنودگی سے ہو جائیں۔ بائیں حصہ جسم پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ حلق کے بائیں جانب درد، بائیں طرف کا عرق النساء اور بائیں طرف کی آنکھ میں زخم، ذکی الحسی بھی قابل غور ہے مثلاً چڑچڑاپن، جلد غصہ میں آنا، سڑی مزاج، معمولی سی سردی سے تکلیف کا بڑھ جانا۔ ذرا سی تحریک سے تشنج، حلق کے بیرونی حصہ میں ذرا سے دباؤ سے دم گھٹنا وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھنے کے قابل علامات یہ ہیں۔ چکر جو درد سر شروع ہونے پر بند ہو جائے۔ دماغ اور آنکھوں کے حلقوں میں اینٹھن، درد سر، تمام جسم میں تھکن کے ساتھ، ناک میں کھاد کی سی بو، داہنے پھیپھڑے سے جگر تک چاقو سے کاٹنے کا سا احساس، گھٹنے کی جوڑ والی ہڈی پر خارش، گوشت اور انڈے سے نفرت، محض اس کے خیال سے متلی کا پیدا ہو جانا، زبان پر اس قدر گاڑھا سفید میل ہوتا ہے کہ اس کو چھیلا جا سکتا ہے، آلات تناسل پر بھی اس کا اثر نمایاں طور پر ہوتا ہے۔ جماع کے بعد بہت سی تکلیف اور علامات پیدا ہو جاتی ہیں، تشنجی دوروں کے بعد بے حد تھکاوٹ، شدید قسم کے تشنجی اور کزازی دورے، سانس کا رک جانا، چہرے کا بایاں آدھا حصہ سرخ گرم جبکہ داہنا نصف پیلا اور ٹھنڈا ہو۔

عجیب احساسات یہ ہوتے ہیں:۔ (۱) دماغ کا زور سے ہلایا جانا (۲) جیسے گذشتہ شب حد سے زیادہ جماع کیا گیا ہو (۳) آنکھوں میں کوئی چیز یا ریت پڑی ہو (۴) جیسے کہ غذا کی نالی میں کوئی چیز اٹک گئی ہو اور اس کی وجہ سے نگلنا مشکل ہو (۵) کمر کے گرد لوہے کی پٹی محسوس ہو جس سے سانس رکے۔

علامات

دماغ۔ چڑچڑا، غصہ ور، لڑاکا، ذکی الحس، یکسوئی قلب کا بہت دقت سے ہونا۔

سر۔ شدید درد مروڑنے کا سا، دماغ اور آنکھوں کے حلقوں میں جاگنے پر درد سر جس کو کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے دونوں کنپٹیوں میں کھنچاؤ اور بوجھ، زیادہ تر بائیں طرف جو چھونے سے گرم معلوم ہوتی ہیں۔ ہر چند لمحہ میں بائیں کنپٹی میں آگے سے پیچھے کی طرف سر کے بیرونی طرف ایک کنارے پر رکتا ہے جو چھونے سے گرم معلوم ہوتا ہے، دماغ پر اور جانبر میں گہرا گولی کا سا درد، جماع کے بعد بھاری پن، کھوپڑی کا سُن ہو جانا۔

آنکھ۔ آنکھوں اور آنکھوں کے حلقوں میں درد، آشوب چشم، اس امر کا احساس کہ پپوٹوں کے نیچے ریت یا کوئی اور

چیز رکھی ہے۔ ہر روز صبح کے وقت آنکھوں میں کمزوری، آنکھوں میں پانی کے ساتھ پپوٹے اس قدر بھاری ہوتے ہیں کہ آنکھیں خود بخود بند ہوجاتی ہیں اور غنودگی کی سی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ پپوٹوں سے خون بہنا، آنکھوں کے حلقہ کی ہڈیوں میں اور ناک کی ہڈیوں میں ہلکا درد۔ بینائی دھندلی، الفاظ ایک دوسرے کے اندر گھستے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے کہ آنکھوں کے سامنے کہر ہو، آنکھوں کے گڑھوں کے نیچے شدید بھالے لگنے کے سے درد۔ کثرت مباشرت کے بعد آنکھیں کمزور ہوجائیں، آنکھیں کھنچتی ہوئی اور ان کے گرد سیاہ حلقے گوہانجنیاں۔

کان۔ کانوں کی کریوں میں درد۔ قوت سامعہ پر اثر کیے بغیر کانوں کی بندش۔

ناک۔ شام کے وقت شدید تر زکام، پہلے داہنے نتھنے کا بند ہونا پھر بائیں کا۔ ہر پندرہ منٹ کے بعد ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے مریض سو نہیں سکتا۔ ناک میں کھاد کی بو۔

چہرہ۔ چہرے پر پیلا پن چہرے پر سرخی، چہرے کی بائیں جانب سرخ اور گرم، داہنی جانب پیلی اور ٹھنڈی۔

منہ۔ زبان خشک جلتی ہوئی، زبان پر سفید میل، ہونٹوں پر داد کے دانے، تھوک کی زیادتی میں تھوک کا ذرہ کھٹا۔

حلق۔ صبح کے وقت بار بار بلغم کا کھنکھارنا، حلق میں نگلنے کے وقت ایسا درد جیسے کہ کوئی چیز غذا کی نالی میں پھنسی ہوئی ہو۔

معدہ، بھوک کا نہ ہونا، گوشت اور انڈوں سے نفرت، ان کا خیال متلی پیدا کرتا ہے، بھوک مگر پہلے لقمہ سے پیٹ بھر جائے۔ شدید پیاس، کھانے کے بعد کڑوی ڈکاریں۔

شکم۔ جگر کے مقام میں اور جگر میں درد، ریاح کی کثرت مگر ریاح کے اخراج سے فائدہ نہیں معلوم ہوتا مگر گڑگڑاہٹ بائیں آنت میں سانس لینے سے یا چھونے سے زخم کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں شدید درد جس میں بدبودار ریاح کے اخراج سے کمی ہوتی ہے تھوڑی دیر کے بعد ملین پاخانہ اور درد۔

مثانہ۔ رات کے وقت داہنے گردے میں درد، پیشاب برانڈی کی طرح گہرے سرخ رنگ کا، پیشاب مقدار میں کم اور مشکل سے ہوتا ہے۔

آلات تناسل مردانہ۔ ایستادگی اور خواہش میں کمی، جماع کے بعد حد سے زیادہ کمزوری، جماع کے بعد کمر میں درد۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی طاقت کے نہ رہنے کے ساتھ، کثرت مباشرت سے پیدا شدہ درد کمر یا بینائی کی کمزوری۔

آلات تنفس۔ آواز کا بیٹھنا، شام کو حنجرہ اور ہوا کی نالی میں درد سے کھانسی اور بغیر رنگ کے بلغم کا نکلنا، صبح کے وقت سانس میں تیزی، کمر کے گرد لوہے کی پٹی ہونے کے احساس سے گہرے سانس نہ لے سکے۔

سینہ۔ سینہ کی سطح میں کھینچنے کا سا درد، داہنے پھیپھڑے سے جگر تک چاقو لگنے کا سا درد جس سے سانس رکتی ہے یا شدید دھڑکن۔

قلب اور نبض۔ لکھتے وقت شدید دھڑکن اور داہنے نتھنے کے متورم ہونے کا احساس، نبض تیز کمزور یا سست رفتار۔

کمر اور گردن۔ صبح کے وقت گردن کے پچھلے عضلات میں درد بھری سختی، گردن کی داہنی جانب جلن۔ ریڑھ کی ہڈی میں کھینچنے کا احساس۔

اعضاء۔ ناخنوں کا متورم ہوجانا، ناخنوں کی جڑوں میں خارش اور سرخی، کمزوری، ہاتھ پاؤں کا سُن ہوجانا۔ بائیں طرف عرق النساء۔

مخصوص خواص۔ تمام جسم میں جھٹکے اور سر کا پیچھے کھنچ جانا، گردن میں یا بازوؤں اور ٹانگوں میں معمولی سی تحریک پر بھی تشنجی دورے۔ دوروں کے بعد حد سے زیادہ کمزوری، صبح کو اور قبل دوپہر بے آرامی، سردی کا برداشت نہ ہو سکنا، چہرہ پر پیلا پن۔

جلد۔ داد کے سے دانے ہونٹوں پر، پیڑو پر مسلسل خارش۔

نیند۔ صبح کے وقت نہ رکنے والی غنودگی، رات کے وقت بے آرامی، دو بجے صبح تک سو نہ سکے۔

بخار۔ جلد جاڑا محسوس کرے، شام کے وقت جاڑا اور ہتھیلیوں میں جلن، ریڑھ کے ساتھ ساتھ اور دونوں بازوؤں میں جلن۔ شام کے تمتماہٹ کے دورے غنودگی کے ساتھ، رات کے پسینے۔

کمی اور زیادتی۔ علامات چھونے سے (بائیں آنت میں درد) دباؤ سے (حلق) حرکت سے چلنے سے، بعد دوپہر اور شام کو قبل دوپہر زیادہ ہوتی ہیں، اٹھنے پر اور شام کو کھانا کھانے کے بعد کھلی ہوا میں (درد سر) کم ہوتی ہیں، صبح کے وقت بھی بڑھتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

تشنجی علامات میں: نکس، اگنیشیا۔

گٹھیا کے دردوں میں: نکس وامیکا۔

مبرز میں بھالے لگنے کے سے درد: اگنیشیا۔

ناک میں بدبو: اناکارڈیم

حلق میں درد جیسے کسی چیز کے اٹک جانے سے ہو: ہیپر، ارجنٹم نائٹریکم، نائٹرک ایسڈ۔ اس کا اثر کیمورازی سے زائل ہوتا ہے۔

اوپرکیولینا ٹرپیتھم

Operculina Turpethum

یہ دوا بخار، طاعون اور اسہال میں کام آتی ہے۔

علامات

دماغ۔ ہذیان، بے چینی اور بکواس کے ساتھ، بستر سے بھاگ جانے کی خواہش، درد کی وجہ سے غشی۔

شکم۔ پانی کے سے پتلے دست اول بیٹھنے کے احساس کے ساتھ، ہیضہ، بواسیر۔
جلد۔ غدود جاذبہ کا بڑھ جانا اور سخت ہو جانا، پھوڑے اور بہت آہستہ مندمل ہونے والے دنبل۔
طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

Opuntia Vulgaris

اوپنشیا

NATURAL ORDER : Caotaceae
SYNONYMS : Indian Fig; Prickly pear
PARTS USED : The plant.
TINCTURE : Drug Strength : 1/10.

اس دوا کو ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ پی نے آزمایا، نہایت عجیب علامات اس دوا میں پائی گئیں کہ متلی معدہ سے نیچے انتوں تک اس امر کے احساس کے ساتھ ہوتی ہے کہ ابھی دست آئیں گے۔ نیز یہ احساس بھی پایا جاتا ہے کہ آنتیں شکم کے نچلے حصہ میں اتر آئی ہیں، خون کا پیشاب بھی دیکھا گیا ہے اناکارڈیم کی طرح اس کے مریضوں میں بھی قسم کھانے کی عادت پائی جاتی ہے اور عضو کا نٹے چبھنے کے سے ہوتے ہیں اور کہیں کہیں کھنچاوٹ اور سُن ہونے کا احساس بھی پایا جاتا ہے، دست متلی کے ساتھ، شکم کے نچلے تیسرے حصہ میں متلی کا احساس۔

علامات

دماغ۔ لاابالی (کبھی کام میں مصروف ہو جانا اور کبھی کام چھوڑ کر دعا مانگنے لگنا) کبھی قسمیں کھانا، لکھتے وقت حروف کا بیچ میں سے چھوڑ جانا۔ مضمحل مضطرب۔
سر۔ دماغ میں کھچاؤ کا احساس۔
آنکھ۔ داہنی آنکھ کے ڈھیلے میں درد، پپوٹوں میں ٹیس اور سکڑن۔
ناک۔ ناک کریدنے پر بائیں نتھنے سے خون بہنا، تھوڑا سا خون اور تھوڑی سی رطوبت۔
چہرہ۔ پیلا۔
منہ۔ چباتے وقت داہنے گال کو اندر سے کاٹنا، دانتوں کی حس بڑھی ہوئی، چائے بدمزہ معلوم ہوتی ہے۔ منہ میں تھوک
حلق۔ حلق سے زیادہ بلغم کا نکلنا، حلق میں دھکا احساس، جبڑوں میں سکڑن کا احساس ہونگلتے وقت کا نپنا۔
معدہ۔ ناشتہ کے لیے بھوک کا نہ ہونا اور نہ کھانے کے لیے بھوک، متلی، معدہ سے نیچے آنتوں تک محسوس ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دست آئیں گے۔ متلی کے ساتھ معدہ میں بھاری پن اور ہلکا درد یا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اینٹھن ہو رہی ہے۔
شکم۔ شکم کا اپھار، قلب اور تلی میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنتیں اتر کر پیٹ کے نچلے حصہ میں پہنچ گئی ہیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کی یکایک حاجت۔ پاخانہ ملین۔
مثانہ۔ پیشاب محسوس ہوتے ہی فوراً پیشاب کرنے جانا پڑے۔ پیشاب کی مقدار زیادہ۔ بار بار پیشاب میں بعض وقت خون۔
آلات تناسل مردانہ۔ داہنے خصیہ میں کھینچنے والے درد، ایستادگی خواہش جماع کے ساتھ۔ احتلام آلات تناسل سوکھے ہوئے دکھائی دیں۔
آلات تنفس۔ سانس پھولنا مگر اس سے سینہ میں تنگی نہیں ہوتی۔
قلب۔ دل میں درد۔
ہاتھ اور پاؤں۔ بائیں بازو میں کہنی کے نیچے درد۔ جھکنے سے یا بیٹھنے سے ٹانگوں کا سُن ہو جانا۔
جلد۔ گردن اور بائیں کان کے نیچے چھوٹے چھوٹے سے دانے جن میں سے خون بہے۔
نیند۔ نیند میں عورتوں کے خواب۔
طاقت۔ نمبر ۲۔
تعلق۔ مقابلہ کرو۔
بیرس امر گوسا دمیکسیکو کے حکیم اس دوا کو پرانے اسہال میں اکسیر سمجھ کر استعمال کرتے ہیں،
رگیی نس کیونس (اسہال، پیچش اور پرانے دست)
متلی، معدہ اور شکم کے بیٹھنے کا احساس۔: اپیکاک
قسم کھانے کی عادت، اناکارڈیم

Opium

اوپیم

NATURAL ORDER : Papaveraceac.
SYNONYMS : Poppy Afim.
PARTS USED : The inspissated juice.
constituting the opium.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(افیون)

اوپیم یا افیون مرکب دوا ہے اس میں کئی ایک عناصر ملے ہوئے ہیں مثلاً مارفیا، نارشیا، کوزیا، کرٹیوپیا، کوڈیا بھے میا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہر ایک عنصر کا اثر انسانی جسم پر علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔ رہنی مین لکھتے ہیں کہ اس کا اثر جانچنے کے لیے باقی بہت سی دواؤں کی بہ نسبت زیادہ دشواریاں پیش آئی ہیں اس کا اثر اس قدر مخلوط ہے کہ اس کی ٹھیک ٹھیک تصویر کو سمجھنا ذرا مشکل ہے۔ اس دوا کے اثر کے متعلق مختلف مصنفوں نے مختلف دلائل کا موجودہ زمانہ

تک خاتمہ ہوتے ہوئے نظر نہیں آتا۔ مشکل یہ ہے کہ جہاں اس دوا کا اثر نظام عصبی کے کچھ حصوں کو قوت بخشتا ہے وہاں دوسری جانب نظام عصبی کے دوسرے حصوں میں گڑبڑ بھی پیدا کرتا ہے جہاں بڑی مقدار میں اس دوا کے کھانے سے یہ انسانی قوائے حس کو بے حس کر کے درد کو مٹا دیتی ہے۔ وہاں دوسری طرف دماغ پر اس قدر گہرا اثر کرتی ہے۔ کہ بہت عرصہ تک اس کے اثرات کھانے والے کے جسم و دماغ میں مشاہدہ کیے جا سکتے ہیں۔

اگر افیون کھانے والوں کا بغور مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات صاف طور پر معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے گرد و نواح کے حالات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اگر وہ نواح کی چیزوں کی ماہیت کو سمجھنے میں کس قدر نااہل ہوتے ہیں نظر میں وہ اکثر میں بچھوتے ہیں ان کو دھوکا ہوتا ہے، غرضیکہ ان کے تمام قویٰ، عقلی و قوی اس دھوکا دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ درد کا احساس بھی اول تو کر ہی نہیں سکتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو بہت کم، اسی لیے ہومیوپیتھک کتابوں میں یہ سب سے پہلی علامت اوپیم میں لکھی ہے۔ جو نہایت ہی عجیب ہے۔ کہ "ہر مرض، ہر شکایت بغیر درد کے ہوتی ہے" اس لیے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ درحقیقت مریض کو درد نہیں ہوتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے قوی حس اس قدر مفلوج ہو جاتے ہیں۔ کہ درد ہوتے ہوئے بھی وہ لوگ درد کا احساس نہیں کر سکتا۔ ایلوپیتھی میں آجکل یہ ایک فیشن ایبل طریقہ بن گیا ہے کہ ہر درد میں چاہیے وہ کسی قسم کا ہو مارفیا کا انجکشن دے کر مریض کے قوی حس کو مفلوج کر دیا جاتا ہے کیا یہ علاج قدرتی ہے، یا غیر قدرتی؟ اس کا جواب ناظرین اپنے ضمیر سے لیں۔

ڈاکٹر ڈنیش لکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ہومیوپیتھک کالج کے ایک پروفیسر نے نیند لانے یا درد کو آرام دینے کے لیے افیون یا اس کے مرکبات کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے میں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ہومیوپیتھک معالج جن باتوں کے لیے افیون یا اس کے کسی مرکب کو دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ اسے اپنی میٹریا میڈیکا اور اصول ہومیوپیتھی کا مطالعہ کرنا چاہیے یا ہومیوپیتھی کو خیرباد کہہ کر ایلوپیتھک طریقہ حکمت کو اختیار کرنا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ افیون زیادہ مقدار میں دینے سے نیند نہیں پیدا کر سکتی، بلکہ غنودگی پیدا کرتی ہے اور درد کو آرام نہ دے کر مریض کو درد کے احساس سے بے حس کر دیتی ہے کتنی ہی بیماریاں یا مریض روزانہ اس قسم کے دیکھنے میں آتے ہیں جن کی تکالیف افیون کے زیادہ استعمال کے پردہ کے پیچھے بڑھ کر مخلوط ہو چکی ہیں اور بعض وقت بالکل لاعلاج ہو جاتی ہیں۔ درد، بخار اور دوسری سب علامتیں بیماری کی ایک بولتی ہوئی زبان ہیں جو یہ پکار پکار کر بتاتی ہیں کہ بیماری کہاں اور کیا ہے اور اس میں دوا کی راہنمائی کرتی ہیں ٹھیک دوا اگر دی جائیگی تو افیون سے کہیں جلد نہ صرف درد کو نیست و نابود کر دیگی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بیماری کی جڑ بھی کاٹ دیگی۔ مگر جہاں تک اس قدر جلد نہیں رکے تو بھی کچھ دیر کے لیے تکلیف اٹھانا اور دوا کے فعل کا انتظار کرنا بدرجہا بہتر ہے۔"

اوپیم کے مریض کی دماغی حالت پر اگر غور کیا جائے تو یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ مریض کا دل مطمئن ہوتا ہے، وہ اکیلا رہنا چاہتا ہے، وہ بتاتا ہے کہ اسے کوئی تکلیف نہیں چاہے اس کا بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ درجہ تک پہنچا ہوا کیوں نہ ہو اور وہ خود گرم پسینہ میں شرابور ہوا ہو اور نبض تیز رفتار ہو۔ مریض عموماً غنودگی میں ہوتا ہے آپ اس سے لاکھ بار اس کی تکلیف کے متعلق سوال کیجئے مگر اس کی طرف سے ہمیشہ یہی جواب ملے گا "میں اچھا ہوں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے" لیکن اس کے تیماردار بتاتے ہیں کہ نہ تو مریض کو پیشاب ہوتا ہے نہ پاخانہ۔ مریض کا چہرہ پھولا ہوا ارغوانی

رنگ کا، نظر خیرہ، بادلوں کی سی، آنکھیں شفاف، پتلیاں سکڑی ہوئیں دکھائی دیں گی یا بعض وقت مریض غشی کی حالت میں بہت بکواس کرتا ہے۔ لیکن یہ علامت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ عام طور پر مریض بے ہوشی میں ہوتا ہے کوئی جواب نہیں دیتا اگر جگایا بھی جائے تو بھی اپنی تکلیف بیان نہیں کر سکتا۔ اور نہ بیان کرنا چاہتا ہے۔

درد سر بھی اوپیم کے بڑے عجیب ہیں۔ مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ لیٹ نہیں سکتا۔ درد صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور اس قدر شدت کا ہوتا ہے۔ کہ نہ تو مریض حرکت کر سکتا ہے۔ نہ آنکھ جھپکا سکتا ہے۔ اور نہ سر ہلا سکتا ہے نہ ذرا سا جھٹکا گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا، چہرہ ارغوانی، نیلا، آنکھیں خون فشاں مگر مریض اپنی علامات بیان نہیں کر سکتا ایسے درد سر کو اوپیم کی ایک خوراک درست کر دیتی ہے۔

جہاں ایک طرف اوپیم کے مریض میں درد کا نہ محسوس کرنا پایا جاتا ہے وہاں دوسری طرف درد کی یہ شدت دکھائی دیتی ہے۔ اس کی وجہ یہی بتائی جا سکتی ہے۔ کہ اوپیم انسانی جسم پر دو قسم کا اثر کرتی ہے، مقدم اثر یہ ہوتا ہے کہ غنودگی پیدا کر کے قوائے حس کو بے حس کر دے اور اثر ثانی میں جب قوت مدافعت اثر مقدم کو زائل کرتی ہے تو اثر ثانی نمایاں طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہنیمن میٹریا میڈیکا پیورا میں لکھتے ہیں کہ تھوڑی مقدار میں افیون کے استعمال کرنے سے مقدم اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ عضلات ارادی میں کچھ دیر کے لیے تحریک اور چستی پیدا ہو جاتی ہے لیکن غیر ارادی عضلات میں کچھ عرصہ تک کے لیے سستی اور تحریک کم ہو جاتی ہے۔ اور جہاں افیون اثر مقدم میں خوش دلی اور دلیری بڑھا دیتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں دوسری طرف بیرونی قوائے حس اور ہوش کو کند اور بے حس کر دیتی ہے اس لیے انسانی جسم کی قوت مدافعت اس کا بالکل الٹا لیکن تیز اثر پیدا کر دیتی ہے۔ جس کو اثر مقدم کہنا چاہیے اور اس اثر میں عضلات ارادی کی تحریک اور تیزی میں کمی اور غیر ارادی عضلات کی چستی، خیالات کی کمی، غشی اور بیرونی احساس کی زیادہ ہو جاتی ہے۔" جو کچھ ہنیمن نے اس دوا کو لکھتے ہوئے شروع میں بیان کیا ہے۔ کہ "اس دوا کے اثر کو جانچنا بہ نسبت کسی دوسری دوا کے کہیں زیادہ مشکل ہے" وہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ اس دوا کے اثر مقدم اور ثانی کو جدا جدا کر کے دکھانا ایک نہایت مشکل امر ہے، صرف مریضوں کو دیکھنے ہی سے یہ بات جلد سمجھ میں آ سکتی ہے، میں جانتا ہوں کہ بعض آدمیوں پر افیون کسی مقدار میں بھی نیند نہیں پیدا کر سکتی۔ جہاں دوسرے لوگوں کے لیے اوپیم نمبر ۳۰ کی ایک خوراک دینا نیند پیدا کرنے کے لیے کافی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ درد کو محسوس نہ کرنا اوپیم کا سب سے بڑا نشان ہے، لیکن اوپیم کے استعمال میں بہت سے شدید درد بھی پائے جاتے ہیں۔ منجملہ جن کے درد سر کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے درد زہ کے متعلق ہنیمن فرماتے ہیں: رحم میں شدید درد زہ کے سے درد جس سے مریضہ اپنے شکم کو دوہرا کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نہایت پریشانی سے مریضہ کو بار بار پاخانہ کی بے سود حاجت ہوا کرتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ اثر مقدم ہے۔ یا اثر ثانی مگر مجھے کئی بار درد کے ساتھ حیض کی مریضہ عورتوں میں اوپیم نمبر ۲۰۰ سے ایکھزار تک دینے کا اتفاق ہوا۔ اور میں نے حیض کے درد کو روکنے کے لیے باقی سب دواؤں سے اوپیم کو کہیں بہتر پایا۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں۔ کہ "اوپیم دافع سودا ہے اور اکثر معالج اوپیم کے بجائے سلفر کا غلط استعمال کرتے ہیں

جہاں مریض میں مادہ قبولیت کی کمی کی وجہ سے دوا اپنا فعل نہ کر رہی ہو۔ وہاں اکثر اوپیم سلفر کی بہ نسبت زیادہ کارگر ہے۔ اوپیم کے زخم بالکل بے درد ہوتے ہیں۔ نہ تو ان میں انگور رہتا ہے۔ اور نہ وہ مندمل ہوتے ہیں اور نہ وہ پھوڑے اور نہ وہ جسم کے اندر گہرے ہوتے ہیں۔ حالانکہ قدرت کے اصول کے مطابق زخموں میں درد ہونا چاہیے۔ ایسے زخموں میں اوپیم ہی ایک دوا ہے۔ جو ان کو مندمل کر دے گی۔

فالج یا کام کی سرانجام دہی میں کمی یا سستی اس دوا میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً مبرز میں سخت گولیاں یا مینگنے بھرے ہوتے ہیں۔ مبرز مفلوج ہوتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ مبرز میں فعل کے سرانجام دینے کی قوت باقی نہیں رہتی مریض کو نہ تو اس سے مبرز میں، شکم میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اور نہ پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ یا یہی حالت بعینہٖ مثانہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔ کیونکہ مثانہ میں پیشاب کے بھرے ہونے کے باوجود بھی نہ تو مریض کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور نہ مریض پیشاب کے لیے اپنے عضلات پہ زور کر سکتا ہے۔ ایسے وقت میں سوائے اوپیم کے کوئی دوا کارگر نہیں ہو سکتی۔ اوپیم نمبر ۲۰۰ کی ایک یا تھوڑا کوں سے مریض کو پاخانہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب بھی۔

مبرز یا مثانہ کے مفلوج ہو جانے سے دوسری بات یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ پاخانہ اور پیشاب از خود نکل جاتا ہے اور مریض کو ان کے ہونے یا نکلنے کا علم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں بھی اوپیم مفید ثابت ہوتی ہے۔

وضع حمل کے وقت اگر دردِ زہ پوری طاقت سے نہ ہوتا ہو یا رحم کے اندر سکڑنے کی طاقت موجود نہ ہو۔ تو اوپیم بہت کام کرتی ہے۔ اور اکثر اوپیم کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ بچوں کو افیون دینا بہت خطرناک ہے اسی لیے اوپیم کا اثر رحم میں بچہ پر بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ رحم کے اندر بچہ کی حرکات کو کم کرنے کے بجائے اوپیم اور بھی تیز کر دیتی ہے اسی لیے ہومیو پیتھی میں اوپیم رحم کے اندر بچہ کی بہت زیادہ حرکات کو ٹھیک کرتی ہے۔

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد حرکات نہ کرے نہ روئے نہ سانس لیوے یعنی بالکل مردہ سا ہو جائے تو اکونائٹ کے بعد اوپیم بہت اچھا کام کرتی ہے نیز عفونتی بخار کے تشنج و تشنجی دوروں کی بہترین دوا ہے۔ بچوں کے سرسام یا سر میں پانی اتر آنے میں غنودگی، بے ہوشی خراٹے لینا۔ چہرے کی حد سے زیادہ سرخی اوپیم کی خاص علامت ہیں یہی علامات سکتہ۔ بے ہوشی اور شرابیوں کے سکتہ میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بھی اوپیم یکساں مفید ہوتی ہے بچوں کے تشنج اور دورے بھی اس دوا کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ اجنبیوں کے بلانے یا ہاتھ لگانے سے، غصہ یا ڈر کے باعث مغلوب شدہ ماں یا دایہ کے دودھ پینے سے، رونے سے تشنج اور دورے ان حالات میں بچوں کی آنکھیں آدھ کھلی ہوتی ہیں اور آنکھوں کی پتلیاں اوپر کی طرف چڑھ جاتی ہیں۔

مرگی کے دورے نیند کی حالت میں ہوتے اور مرگی کے دوروں کے بعد مریض نیند میں ہو جاتا ہے اور بڑے زور سے خراٹے لیتا ہے یہ دوا کنواز میں کام آتی ہے جب دورہ چیخ سے شروع ہوتا ہے۔

غنودگی اور بے ہوشی کے لیے اوپیم ایک لاجواب دوا ہے۔ غنودگی اور بے ہوشی میں مریض بہت بولتا یا بکواس کرتا ہے اس کو جانوروں کی وہمی شکلیں دکھائی دیتی ہیں کمرہ کا ہر کونہ یا ہر چیز کو بہت غور سے دیکھتا ہے پرانے شرابیوں کی غشی اور لرزہ تھوڑی سی شراب پینے سے پھر دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور چہرے سے جھینپ نمایاں

ہوتا ہے مریض اگر سوتا ہے۔ تو خراٹے لیتا ہے۔

اب اگر نیند کے دوسرے پہلو کو دیکھا جائے تو اس میں عجیب باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ نیند کا غلبہ نیند میں مریض خوش دل معلوم ہوتا ہے۔ ذکی الحس ہوتا ہے۔ ڈر، بزدلی اور دوسرے احساسات (نیند میں) پائے جاتے ہیں معمولی سے شور غل یا واقعہ سے ایک لمحہ کے واسطے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ مگر فوراً ہی پھر بند ہو جاتی ہے۔ مریض سونا چاہتا ہے۔ مگر سو نہیں سکتا کیونکہ معمولی سا شور و غل یا آواز اس کے اعصاب میں عجیب قسم کی حس پیدا کر دیتی ہے۔

اوپیم بخار کی ایک خاص دوا ہے۔ ڈاکٹر کوگر نے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے مریض تمام دن سردی نہ محسوس کرے لا ممکن ہے کہ خفیف سی سردی محسوس بھی نہ کرے۔ مگر رات کے وقت جب مریض بستر میں سوتا ہے۔ تو اس کو بستر کی چادر بہت گرم معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ٹی۔ ایف۔ ایلن لکھتے ہیں کہ "اوپیم کا بخار اکونائیٹ سے بہت ملتا جلتا ہے اوپیم کے بخار میں نبض بہت تیز بغیر کسی ورم کے ہوتا ہے۔ اس میں خاص نشان یہ ہوتا ہے۔ کہ پیاس بہت تیز ہوتی ہے اور نیند کا غلبہ حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ مگر اکونائیٹ کی طرح بے چینی، ڈر اور پریشانی نہیں ہوتی اوپیم کا بخار نوبتی اور مسلسل دونوں قسم کا ہوتا ہے جلسی میم کا بخار بھی اوپیم کی طرح ہوتا ہے مگر جلسی میم کے بخار میں پیاس نہیں ہوتی"

ایلوپیتھی میں اوپیم یا اس کے مرکبات کو آنکھ کے مریضوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر سنود بھی آنکھ میں اوپیم کی سفارش کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ آنکھ پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔

اوپیم میں مفصلہ ذیل عجیب احساسات پائے جاتے ہیں۔ ہوا میں اڑنے کا احساس نشہ پہ ہے۔ یا دماغ میں دھواں بھر گیا ہے۔ یا آنکھیں گڑھوں سے بڑی ہیں۔ یا آنکھوں میں ریت یا مٹی بھری ہے۔ یا پپوٹے مفلوج ہو گئے ہیں یا سینہ پر کس کر پٹی بندھی ہے۔ یا آنتوں کے کٹ کر ٹکڑے ہو جائیں گے۔ معدہ میں پتھر کا احساس کسی سخت چیز کا شکم کے دائیں جانب بھرنے کا احساس، مبرز کے بند ہو جانے کا خیال، احساس جیسے ٹانگیں جسم سے الگ ہو گئی ہیں، وغیرہ۔

ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ سب کچھ کی بیماری میں اوپیم بہت کام کی چیز ہے۔

اوپیم کی تکالیف ڈر سے، صدمہ سے، شرمندگی سے، یکایک خوشی سے، لکڑی کے کوئلے کے دھوئیں سے، شراب سے، سیسہ سے یا دھوپ سے پیدا ہوتی ہیں۔

یہ دوا خصوصاً شرابیوں، بچوں اور بوڑھوں کے واسطے یا ان لوگوں کے واسطے جن کے اعضاء ڈھیلے ڈھالے ہوں اور سر کے بال ہلکے ہوں مفید ہے۔ نیز جب عمدہ تجویز کی ہوئی دوا اپنا اثر نہ کرتی ہو، تو اس دوا کو دینا چاہیے۔

علامات

دماغ کمل بے ہوشی (بیلاڈونا، ہیوسمس، الاردسٹریس)۔ سانس کی آہستگی اور خراٹے کے ساتھ بیرونی واقعات سے بالکل غافل۔ ہذیان و آنکھیں کھلی، چمکتی ہوئیں، چہرے پر سرخی اور چہرہ پھولا ہوا۔ خوفناک وہمی تصاویر کا آنکھوں کے سامنے آنا (زنکم، بیلاڈونا، ہیوسمس، سٹرامونیم)۔ شراب کے نشہ کی سی حالت، غنودگی کے ساتھ جیسے دھوئیں

میں رہنے سے یہ حالت ہوئی ہو۔ آنکھوں میں خشکی، جلن اور گرمی (بیلاڈونا)۔ کند ذہنی، پاگل پن جیسے شراب پی ہو (نکس موسکاٹا)۔ دیوانگی، پراگندگی، موت کے سامنے ہونے کا خوف۔ پریشانی، خیالات کی تیزی، زندہ دلی کنا بس انڈیکا، ذکی الحس، غصہ، جلد ڈرنا (نکس)۔ مریض کچھ نہ چاہے سکتہ کی سی حالت اپنی تکالیف اور بیماری کو نہ سمجھ سکے خیال کرے کہ وہ اپنے گھر پر نہیں ہے۔ خیال کرے کہ جسم کے عضو بہت لمبے ہیں۔ زیادہ خوشی سے، ڈر سے، غصہ سے یا شرمندگی سے پیدا شدہ تکالیف ڈر کے بعد ڈر کا خوف باقی رہے۔

سر۔ سر میں بھاری پن، پراگندگی اور کند ذہنی جس سے خیالات کو جمع کرنا اور لکھنا مشکل ہو جائے (نکس ایپکا)۔ ایسا احساس جیسے مباشرت کے بعد کمزوری کا ہوتا ہے۔ چکر جیسے نشہ سے ہو جائے (نکس موسکاٹا، پلساٹیلا، نکس وامیکا)۔ سر میں خون کا چڑھ آنا اور تپکن (بیلاڈونا)۔ پڑھتے وقت داہنی پیشانی میں درد پھر داہنی کنپٹی میں نوچن کنپٹیوں میں ہلنے والا درد پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ (ویریٹرم البم)۔ آوازوں سے، روشنی سے اور خفیف بو سے بھی بیحد ذکی الحس سکتہ چکر، کانوں میں بھنبھناہٹ بہرہ پن، سرخ پھولے ہوئے اور گرم چہرے کے ساتھ، کمزوری اگر ان سر میں بے حد بھاری پن، اٹھنے پر غشی کی حد تک کمزوری، آنکھوں کی حرکت پر درد سر بڑھ جائے، سر میں پانی اتر آنے کی مزمن تکلیف۔

آنکھ۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں جن پر روشنی کا اثر نہ ہو (بیلاڈونا) پتلیاں سکڑی ہوئی (مرک کار، فاسفورس فائی ٹولاکا نائی سوسٹگما) آنکھیں شعاعات باہر نکلی ہوئیں اور حرکت نہ کریں (ایمل نائٹریٹ، بیلاڈونا، ہیوسس، سٹرامونیم)، آنکھیں آدھی بند، سرخ، جلی ہوئی اور خشک (بیلاڈونا) آنکھوں میں مٹی یا ریت کا احساس پپوٹوں کا لٹک جانا جیسے مفلوج ہوں (کاسٹیکم، کونیم، جلسیمیم) احساس جیسے آنکھیں گڑھوں کے لیے بہت بڑی ہیں۔ آنکھیں گھوری ہوئیں نچلے پپوٹے متورم۔

کان کانوں میں شدید گرج (اکونائٹ، بیلاڈونا، چائنا) قوت سامعہ کی تیزی (کافیا، کوکا) بہت دور کے پر بولتے ہوئے کوؤں کی آوازیں اور گھڑی کی ٹک ٹک سے سو نہ سکے، کانوں سے خون کا سیلان۔

چہرہ۔ چہرہ پھولا ہوا، سیاہی مائل سرخ اور گرم (اکونائٹ، بیلاڈونا، ہیوسس، سٹرامونیم) تمتمایا ہوا پیلا اور چہرے پر خاک اڑتی ہوئی۔ دودھ پیتے بچوں کے چہرے کا بوڑھوں کے چہرے کی طرح دکھائی دینا۔ چہرہ ٹیڑھا اور بدوضع دسائی کرتا، کیوپرم، نیچے کے ہونٹ اور جبڑے لٹکے ہوئے (لائیکوپوڈیم) منہ کے کناروں پر کھنچاؤ یا تشنج (لاگینیشیا) چہرے کے عضلات میں کپکپی، اینٹھن اور تشنجی حرکات چہرے کی وریدیں پھولی ہوئی، منہ پر جھاگ۔

منہ۔ زبان کا فالج۔ بولنے میں تکلیف (کاسٹیکم، ڈلکامارہ، نکس موسکاٹا، نکس وامیکا، ہیوسس، جلسیمیم) زبان کا رنگ ارغوانی سیاہ (فاسفورس)، سفید (آرسنک، برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر) منہ میں خشکی (آرسنک، برائی اونیا ڈلکامارہ، نکس موسکاٹا) غرغرے میں سکڑن۔ منہ میں اور زبان پر زخم۔ تھوک کی زیادتی، خون کا تھوکنا۔

حلق۔ حلق میں خشکی (ایپس، آرسنک، نکس موسکاٹا)۔ فالج کی وجہ سے نگل نہ سکنا (نکس موسکاٹا)

معدہ۔ بھوک کا نہ رہنا (ایلومنا، آرسنک، چائنا، نیٹرم میور، فاسفورس، سلفر) ہچکی، غذا کی تے۔ سبز رطوبت کی تے (آئرس، پوڈوفائلم) خون کی تے بے میلس، نکس وامیکا، پوڈوفائلم، سٹانم)۔ پاخانے کی سی رطوبت کی تے۔

شدید کاٹنے والے درد شکم اور درد ردوں کے ساتھ تے۔ معدہ میں بھاری پن اور دباؤ (آرسنک، برائی اونیا) معدے میں شدید درد جس کے دبانے سے زیادتی ہو۔ معدہ میں سکڑن تبض کے ساتھ۔ شدید پیاس (آرسنک، اکونائٹ برائی اونیا، سلفر، نائٹرک ایسڈ) غذا سے شراب کی خواہش، پیاس ندارد۔

شکم۔ اعضائے اندر سست پڑ جائیں (ایلومنا) آنتوں میں طاقت نہ رہے۔ سخت جلاب بھی کام نہ دیں شکم سخت، ابھرا ہوا جس کو چھونے سے درد ہو (اکونائٹ، بیلاڈونا) پیٹ میں ابھار پیٹ میں ریاح یا پاخانہ خارج کرنے کی طاقت نہ رہے۔ (کاربو ویج، لائیکوپوڈیم) پیٹ کے نچلے حصہ میں کھنچاؤ جس میں ہاتھ لگانے سے درد ہو۔ ناف یا آنت کا اترنا شکم میں شدید کٹن اور مروڑ کا درد (کالوسنتھ) شکم میں دبلنے والا درد، ایسا محسوس ہو کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کٹ رہے ہیں درد شکم کے دوران پاخانہ کی حاجت اور سخت پخانہ کا اخراج تلی متورم۔

پاخانہ اور مبرز:۔ درد شکم کے دوران مبرز کا بند ہو جانا جس کی وجہ ریاح نکلنے میں دقت ہو۔ از خود پخانہ کا نکل جانا (آرنیکا، کاربو ویج، ہیوسس، رسٹاکس) پاخانہ بودار (آرسنک)، ڈر کے بعد (جلسیمیم) دست سفید جیسے دار لیس کے سے، سفید جن سے مقعد میں جلن ہو (ایلو، آرسنک، سلفر) سیاہ بدبودار (آرسنک لیپٹنڈرا) آنتوں میں طاقت نہ رہنے کی وجہ سے تبض (ایلومنا، کیمفر، پلمبم) چھوٹی آنتوں میں پاخانہ کا رک جانا۔ پاخانہ سخت گول، سیاہ سدے (ایلومنا، کالی کارب، پلمبم، تھیالا اور مبرز میں آکر ٹوٹ جائے (میگنیشیا میور، نیٹرم میور) بچوں کے اسہال غنودگی تشنج اور نیند میں خراٹے لینے کے ساتھ شدید ترین قبض۔ پاخانہ جانے کی حاجت نہ رہے مبرز میں شدید درد جیسے پھٹ جائے گی، ہیضہ جس میں ٹائیفائڈ کی سی علامات ظاہر ہو جائیں یا کیمفر بہت بری طرح استعمال کیا گیا ہو

مثانہ پیشاب کا از خود نکل جانا (بیلاڈونا، ہیوسس) مثانہ کے مفلوج ہونے سے پیشاب کا رک جانا یا پیشاب کی نالی کی اینٹھن یا ماں اور دایہ کے غصہ کی حالت میں دودھ پینے کے بعد بچہ کا پیشاب رک جانا۔ پیشاب کی حاجت مگر پیشاب کا نہ اترنا۔ اگر اترے بھی تو بہت زور کرنے کے بعد پیشاب مقدار میں کم تھیالا اور گہرا (کینتھرس) پیشاب کی دھار بہت کمزور اور پیشاب کے شروع ہونے میں دقت ڈر کے بعد پیشاب رک جائے یا از خود نکل جائے پیشاب میں خون

آلات تناسل مردانہ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی بار بار استادگی اور احتلام کے ساتھ (فاسفورس، نکس وامیکا) خواہش نفسانی کے خیالات۔ قوت باہ میں کمی۔ نامردی،

آلات تناسل زنانہ ڈر کی وجہ سے حیض کا رک جانا۔ دردِ زہ کا رک جانا اینٹھن اور غشی کے ساتھ عفونتی بخار میں تشنجی دورے، اور دردوں کے درمیانی وقفہ میں غشی اور بے ہوشی۔ خوف یا ڈر جانے سے اسقاط حمل کا خدشہ نفاس کا رک جانا۔ رحم میں شدید درد زہ کے درد پاخانہ کی بار بار حاجت کے ساتھ جس کی وجہ سے مریضہ کو دوہرا ہونا پڑے جس سے رحم اپنی جگہ سے گر جائے، رحم کا اندرونی جھلی کے ورم کے بعد رحم سے متعفن رطوبت کا اخراج حمل کے دوران پیٹ میں بچہ کی شدید حرکات

آلات تنفس حنجرے میں سرسراہٹ اور چھیلن کے احساس سے خشک کھانسی (ریکس) جو پانی پینے سے بہتر ہو، غنودگی، اور سانس کے لیے جھٹنے کے ساتھ (انٹم ٹارٹ) تاہم سو نہ سکے۔ گہرے خراٹے لینا۔ منہ کھولے ہوئے۔ بار بار دو رکو دگہری سانسوں کا لینا۔ لمبی اور سرد آہوں کی طرح سانس، سانس بے قاعدہ مدھم اور سانس میں خراٹے۔ حنجرے میں ورم کی وجہ سے حلق میں گھر گھر کی سی آواز۔ کم لیسدار بلغم کے ساتھ کھانسی اور سینہ میں بلغم کا بولنا۔ کھانسی میں سانس پھولنے اور چہرہ نیلا ہو جانے۔ کھانسی کے ساتھ تمام جسم پر پسینہ۔ نیند آنے میں تنفس رک جائے جس کو دوبارہ جاری کرنے کے لیے مریض کو ہلانا پڑے۔ کھانسی تنفس میں وقت اور چہرے کے نیلگوں ہو جانے کے ساتھ نیز خون ملے بلغم کے ساتھ ڈفتھیریا۔ نیند کے دوران دم گھٹنے کے دورے۔ سینہ میں اکڑن اور کھینچاؤ شرایوں کا خون تھوکنا۔

قلب اور نبض۔ نبض بھری ہوئی مگر آہستہ اور بی ٹیلس سانس میں خراٹے کے ساتھ نبض سست رفتار اور نرم نبض چھوٹی اور کمزور (نیرم) دل اور نبض کی رفتار کا محسوس نہ ہو سکنا۔ رفتار بے قاعدہ۔ قلب کے قریب جلن دوران خون کی خرابیوں سے جلد کا نیلا پڑ جانا۔

پیٹھ اور گردن۔ پیٹھ تشنجی طور پر جھک کر کمان کی طرح بن جائے۔ (سائیکوٹا) گردن کی وریدیں پھول جائیں۔

اعضاء۔ خوف کے بعد تمام اعضاء کا خصوصاً بانہوں اور ہاتھوں کا کانپنا۔ ہاتھوں میں اور کلائیوں میں ورم اور سن ہو جانے کا احساس۔ اعضاء میں تشنجی جھٹکے اور ان کا سن ہو جانا۔ اعضاء میں اینٹھن اور تشنجی حرکات (سائیکوٹا، بیلاڈونا جیوس) ہاتھ اور پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا (کیمفر، ویریٹرم البم) بے درد کا فالج۔ تشنجی دورے جن کی زیادتی روشنی کی چمک سے ہو۔ بانہوں کا فالج۔ ٹانگوں میں کمزوری اور سن ہونا اور فالج۔ پاؤں میں بھاری پن اور ورم۔ احساس جیسے ٹانگیں اس کے جسم سے علیحدہ کر دی گئی ہیں اور وہ کسی دوسرے کے قبضہ میں ہیں۔

مخصوص خواص۔ سر بانہوں اور ہاتھوں میں اینٹھن اور کانپنا۔ کبھی کبھی جوڑوں میں جھٹکے۔ جسم ٹھنڈا۔ غنودگی جس کو جسم کی حرکت اور سر کو ننگا کرنے سے آرام ہو کیونکہ تشنجی دورے جو چیخ سے شروع ہوتے ہیں جن میں منہ پر جھاگ ہوتا ہے اعضاء کانپتے ہیں۔ آنکھیں آدھی کھلی ہوتی ہیں۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں، جن پر روشنی اثر نہیں کر سکتی۔ چہرہ سیاہی مائل سرخ اور گرم (جیوس) یہ دورے ڈر، غصہ وغیرہ سے ہوا کرتے ہیں۔ عام طور پر نظام عصبی کی بےحسی۔ دوا کا اثر ختم ہونے پر (کاربو؟) قوت حس کی کمی اور پھر زیادتی۔ بوڑھے آدمیوں کا یا شرابیوں کا سکتہ کے بعد فالج۔ بستر کا اس قدر گرم محسوس ہونا کہ اس میں سو نہ سکے۔ لاغری۔ دبلا پن۔ سوکھ جانا اور کمزوری۔

تلینڈر غنودگی کا غلبہ جاگ نہ سکے (ریکس موسکاٹا) نیند غیر فرحت بخش۔ نیند میں خراٹے لینا (سلفر) نیند کا غلبہ مگر سو نہ سکنا (کیمو ملا، بیلاڈونا، ریکس) بے چینی، بے آرامی کی نیند۔ گہری نیند میں خواب۔ ڈرکی شکلیں اور خیالات کی زیادتی ہوتی ہے بے خوابی رسمی سی ہوگا۔ کانپنا، قوت سامعہ کی تیزی کے ساتھ اور دور سے گھڑیوں کی ٹک ٹک اور کوؤں کی کائیں کائیں بھی کو پریشان کرتی ہے۔ اور سو نہیں سکتی۔ نیند میں کراہنا۔ نیند آنے پر سانس کا بند ہو جانا (ریکس اگرانڈیلیا) بستر کے کپڑوں کا نوچنا۔ بچہ کالی بلیوں اور کتوں کے خواب دیکھے۔ خواب شہوانی اور دل خوش کن۔

بخار۔ جسم ٹھنڈا، سر گرم، اعضاء ٹھنڈے، سر گرم، رخسار سرخ اور جلتے ہوئے۔ تمام جسم جلتی ہوئی آگ کی طرح

چاہے جسم پسینہ میں شرابور ہو، کپڑے اتار دینے کی خواہش۔ بستر کا بہت گرم محسوس ہونا۔ ٹھنڈا پسینہ تمام جسم پر خصوصاً سر اور پیشانی پر بعض وقت بخار کی حالت میں غنودگی اور بے ہوشی۔ ٹائیفائیڈ کی قسم کے بخار۔ غنودگی جس سے مشکل سے جگایا جا سکے۔ بولنا چالنا بند ہو۔ آنکھیں آدھی کھلیں۔ ہلکا ہذیان یا زور زور سے چیخے چلائے اور بھاگنے کی کوشش کرے۔ چہرہ سیاہی مائل سرخ۔ دماغ کے مفلوج ہو جانے کا خدشہ۔ ہلا دینے والا جاڑہ، پھر بخار اور نیند اور پسینے کے ساتھ، صرف جاڑے کے دوران پیاس۔

جلد۔ جلد خشک بغیر بخار کے۔ تمام جسم پر نہایت تکلیف دہ خارش اور ہلکی کانٹوں کی سی چبھن۔ جلد پر نیلے دھبے۔ جلد پر سرخی اور خارش۔ تمام جسم پر استسقائی کیفیت۔ تمام جسم پر گرم پسینہ سوائے ٹانگوں کے، کپڑے اتار دینے کی خواہش

کمی اور زیادتی۔ علامات نیند میں، اور نیند کے بعد، پسینہ کی حالت میں خشیات سے، پریشانی سے خوف سے، سرزنش سے، یا علامت سے۔ سانس اندر کھینچنے سے حرکت کرنے سے، اور حمل کے دوران بڑھتی ہیں۔ چھونے سے بستر کا سخت معلوم ہونا۔ پیٹ کی تکلیف بڑھتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں ہو سکتی مگر سر ننگا کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ سانس کی تکلیف ٹھنڈی ہوا میں کم ہوتی ہے۔ بستر گرم محسوس ہوتا ہے۔ جسم کو سردی سے آرام ملتا ہے اور گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ گرم ہو جانے پر تکلیفات بڑھ جاتی ہیں یا پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ پانی پینے سے خشک اور کھانسی کم ہوتی ہے۔ ٹھنڈک کھا جانے سے ہوا کی نالیوں میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ مسلسل چلنے سے آرام ملتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک۔ اونچی طاقتیں بھی بہت مفید ہوتی ہیں۔

اگر افیون کا زہر چڑھ جائے تو پوٹاشیم پرمنگنیٹ ایک گرین دس چھٹانک پانی میں ملا کر ہر پانچ پانچ منٹ کے بعد پلانا چاہیے تاکہ مریض کو قے ہو جب اچھی طرح سے قے ہو جائے تو بجائے ایک گرین کے پوٹاشیم پرمنگنیٹ دو گرین ملا کر پلانا چاہیے مریض کو کسی حال میں سونے نہ دینا چاہیے کیونکہ اگر مریض سو گیا پھر وہ کبھی نہ جاگ سکے گا۔ اور ہمیشہ کے واسطے سو جائے گا۔ آکسیجن سونگھانا اور کیمفر اور نیز قہوہ بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں (دیکھو بیان آکسیجنیم)۔

اوپیم کا اثر زائل ہوتا ہے وریلا ڈونا، اپیکاک، ہکس سے۔

اگر اوپیم سے اعصابی تحریک پیدا ہو گئی ہو تو، کیمو میلا۔

لاغری، سلفر، ارجنٹم نائٹ، سارساپریلا، کیمفر

اوپیم اثر زائل کرتی ہے۔ بیلاڈونا، ڈیجی ٹیلس، ریکیس، مرک، ہکس، سٹرکونیا، پلمبم، سٹرامونیم، انٹم ٹارٹ کا

یہ دوا مفصلہ ذیل کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے، اکونائٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، ہیوسس، نکس ہکس موسکاٹا، اور انٹم ٹارٹ۔

مقابلہ کرو:-

بچپن کی اور بڑھاپے کی تکلیفات میں، برٹیا کارب۔ ملی فولیم۔

شرابیوں کا سکتہ :۔ برٹیا کارب

قوتِ مدافعت میں کمی :۔ سورنیم (شفایاب ہونے کی مایوسی) امبرا، چائنا، لاروسرسیس، سینہ، سلفر، کاربوویج دطیریانہ (اوپیم میں غنودگی زیادہ پائی جاتی ہے)

ماں کے ڈر جانے سے بچوں میں تشنج :۔ ہیوسمس (ڈر سے)، کیموملا، نکس)

ڈر کے نتائج جب کہ ڈر ابھی موجود ہو :۔ اکونائٹ، ہیوسمس

ڈر سے اسہال :۔ جلسیمیم، پلساٹیلا، ویریٹرم (ڈر کی دیرینہ تکلیفات، فاسفورک ایسڈ، نیٹرم میور، سلیشیا)

اچانک خوشی کے نتائج :۔ کافیا

نیند میں سانس کا رک جانا :۔ گرنڈیلیا

نیند کا غلبہ مگر نیند نہ آئے :۔ بیلاڈونا، کیموملا۔

بستر اس قدر گرم معلوم ہو کر لیٹا نہ جائے :۔ آرنیکا۔ سائی اوپیا

پاخانہ میں سیاہ سدے :۔ پاخانہ سخت، گریفائٹس، چیلیڈونیم، پلمبم، ٹھوجا۔

چیچک کا دب جانا :۔ زنکم

پاخانہ مبرز کے منہ تک آ کر پھر اوپر چڑھ جائے :۔ ٹھوجا، سلیشیا، سینی کولا۔

نیند میں اور نیند کے بعد تکلیف کا بڑھ جانا :۔ لیکیسس، ایپوسائنم

حمل میں بچہ کی حد سے زیادہ حرکت :۔ سلیشیا، ٹھوجا، سلفر، کروکس میں بغیر حمل کے بھی تمام پیٹ میں بچہ کی حرکات کا احساس ہوتا ہے)

رحم میں کمزوری :۔ (سکڑنے کی طاقت نہ ہونا) مارفیا، کلوریلم، سیکیل۔

قلب میں گرمی :۔ کروکس، لیکینتھس، روڈوڈینڈرن

زیادہ بولنا یا بکواس کرنا :۔ کیوپرم، ہیوسمس، لیکیسس، سٹرامونیم۔ ویریٹرم البم (گیتیں ہانکنا :۔ ویریٹرا البم ہیوسمس، مذہبی مضامین پر زیادہ بولنا :۔ ویریٹرم البم)

سکتہ تشنجی دورے کے ساتھ :۔ بیلاڈونا، ہیوسمس، لیکیسس)

سکتہ کے بعد فالج :۔ آرنیکا (بائیں جانب) بیلاڈونا، لیکیسس، نکس، رسٹاکس۔

ہذیان جس میں مریض کانپے (اوپیم پرانے شرابی جلد غصہ میں آنا۔ ڈر، کمرے کے کنارے سے جانوروں کا نکلتے دکھائی دینا اگر مریض سو جائے تو سانس میں خراٹے) لیکیسس (سانپ دیکھنا، حلق میں دم گھٹنے کا احساس نیند سے یکایک چونک کر بستر سے پھاند پڑنا جیسے خواب سے ہو) سٹرامونیم (علامت تشدد آمیز اور شدید، نیند سے ڈر کر چونک پڑنا۔ ہر ایک کونے سے جانوروں کا نکلتے دکھائی دینا جن سے بچنے اور بھاگنے کی کوشش کرے چہرہ چمکدار سرخ) کنابس انڈیکا (وقت اور جگہ کے اندازہ میں غلطی) آرسنک (موت کا ڈر، اکیلا نہ رہ سکے) ککلیریا (جیسے ہی آنکھ بند کرتا ہے ویسے ہی خیالی شکلوں سے مجبور ہو کر آنکھیں کھول دیتا ہے)

کھانسی کے ساتھ غنودگی :۔ انٹم ٹارٹ

مبرز کی کمزوری سے قبض :۔ ایلومنا (نرم پاخانہ بھی نہ ہو) پلمبم (چھوٹے سخت سیاہ سُدّے مبرز کی اینٹھن کے ساتھ) برائی اونیا (لمبے اور سخت پاخانے) گریفائٹس (سُدّے آپس میں آنوں کے تار سے بندھے ہوئے)

پیٹ کا حد سے زیادہ ابھر جانا :۔ لائیکوپوڈیم، کاربوویج، کولچیکم، رینونکلس (گیس روزنک ریاح کا نہ نیچے کی طرف خارج ہونا نہ اوپر کی طرف)

لکڑی کے کوئلہ کے دھوئیں سے پیدا شدہ نتائج :۔ بووسٹا، آرنیکا

پھیپھڑوں میں تشنج :۔ مشک، اپیکاک، ڈروسرا

اچانک پیدا شدہ جذبات کے اثر :۔ اگنیشیا میں چہرہ مردوں کا سا زرد اور بعض وقت تمتمایا ہوا۔ اوپیم میں چہرہ سیاہی مائل سرخ پھولا ہوا، اوپیم میں مریض ذور سے جھنجھلاتا ہے نیز اوپیم میں ڈر زیادہ پایا جاتا ہے دونوں دواؤں میں اچانک جذبات بھڑکنے سے تکلیف بڑھتی ہیں۔ مثلاً سزا کے بعد جسم اکڑ جاتا ہے۔ اور چہرے کے عضلات میں اینٹھن ہو جاتی ہے۔

دماغی ورم :۔ بیلی بورس (اوپیم میں سانس کے ساتھ زور کے خراٹے ہوتے ہیں نبض بھری ہوئی مگر سست لیکن بیلی بورس میں نبض کمزور بالکل محسوس بھی نہیں ہو سکتی)

مبرز کی سکڑن :۔ لیکیسس، پلمبم، نیٹرم میور

Aurum Iodatum

CHEMICAL SYMBOL : AuIs.
Iodide of Gold.

اورم آئیوڈیٹم

آئیوڈائڈ آف گولڈ

اس دوا کی علامات۔ صبح، بعد دوپہر، شام کے وقت اور رات کے وقت زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ کھلی ہوا کی مریض کو خواہش ہوتی ہے اور کھلی ہوا ہی میں مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے کسی ایک عضو کا سن ہو جانا اعضاء کے اردگرد کسی ہوئی چیز کا احساس ہوتا ہے یہ دوا آنکھ اور ہڈیوں کے ورم اور ان کے گل جانے کے لیے مفید ہے مریض سردی میں بہتر ہوتا ہے اور گرمی سے حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ اعضاء میں استسقاء محنت تمام تکلیفات کو بڑھا دیتی ہے۔

اس دوا کا مخصوص فعل غدودوں میں سختی پیدا کرتا ہے۔ اعضاء، ہڈیوں، غدودوں اور پانی کی جھلیوں کا ورم۔ لیٹ جانے سے (خصوصاً گرم بستر میں) تکلیفات بڑھ جاتی ہیں حرکت بھی تکلیفات میں زیادتی کر دیتی ہے۔ خون کا اجتماع۔ نبض تیز، یہ دل کی تکلیفات کے واسطے بہترین ہے علامات جسم کے داہنی طرف ہوا کرتی ہیں۔ آتشک میں یہ دوا بے بہا ثابت ہوئی ہے کانپنا، تیز چلنا تکلیف پیدا کرتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ چلنا

تکلیف کو کم کر دیتا ہے عام طور پر گرمی سے، گرم ہوا سے، کھلی ہوا میں چلتے چلتے گرم ہو جانے سے، گرم بستر سے گرم مکان میں، گرم کپڑوں سے تکلیف بڑھتی ہے، صبح کے وقت کمزوری، مزمن ورم، حجاب القلب، دل کی دھڑکنوں کی تکلیفات، حنجرے کا تشنج۔ بوڑھے آدمیوں میں فالج خصوصاً جن میں آتشک کا تاثر ہو، ناک سے بدبو سی، پھوڑے، ہڈیوں کا ورم خصیۃ الرحم کے گومڑ، رحم کا بدگوشت۔

علامات

دماغ دن رات کمزوری۔ غیر معمولی، خوشی کے دورے، دوستوں کی صحبت سے نفرت اپنے آپ پر بھروسہ نہ کرنا۔ صبح کے وقت دماغی پراگندگی، معمولی باتوں سے بھی پریشانی، تحریک، لوگوں کا اور شیطان کا ڈر، بے صبر ہر کام سے نفرت پاگل پن کے ساتھ دل کا بیٹھ جانا، خون کا اجتماع، چہرہ پر سرخی اور چہرہ پھولا ہوا۔ ارادہ کا کچا بغیر وجہ کے غصہ، دماغی کمزوری، انتہائی غم اور بے چینی بزدلی اور رونا۔

سر۔ سر میں گرمی، بھاری پن اور خون کا دورہ، کھوپڑی پر خارش، صبح کے وقت سر میں درد، جس کو ٹھنڈی ہوا سے اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پیشانی کے بائیں طرف یا کسی ایک طرف درد پیشانی میں، اور گدی میں اور چاند پر دبانے والا درد، سر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد سر میں اور کنپٹیوں میں پھاڑنے والا درد، پیشانی میں تپکن۔

آنکھ۔ نزلے سے، خنازیر سے، آتشک سے آنکھوں میں ورم یا آشوب چشم، آنکھوں سے پانی بہنا آنکھوں میں دبانے والا اور سوئیوں کے چبھنے کا سا درد، آنکھوں کا باہر نکلنا اور آنکھوں کی سرخی آنکھوں کے سامنے چمکدار رنگ بینائی دھندلی، ایک چیز کو دو دیکھنا، آنکھوں کے سامنے شعلے۔

کان۔ کانوں سے بدبودار رطوبت کا اخراج، کانوں میں گھنٹہ بجنے اور گرجنے کی سی آوازیں کانوں میں سوئیوں کے چبھنے کا سا درد، قوت سامعہ میں کمی۔ شور و غل سے ذکی الحس۔

ناک نزلہ، ناک کی سرخی، تر یا خشک زکام، ناک سے خون، ملی، سبزی مائل سخت سا پپڑی، بدبودار پیپ ملی، گاڑھی یا زرد رطوبت کا آنا، نکسیر، ناک کا بند ہو جانا۔ ناک میں درد، قوت شامہ کا نہ رہنا چھینکوں کی کثرت ناک متورم، ناک میں زخم۔

چہرہ چہرہ پیلا، کبھی سرخ، چہرہ اور ناک پر خارش کے دانے، چہرہ میں درد، تھوک کے غدودوں اور دیگر قسم کے غدودوں میں درد۔

منہ منہ آنا، مسوڑھوں سے خون آنا، مسوڑھوں کی سرخی زبان مٹیالی، زبان میں خشکی منہ سے بدبو۔ زبان میں درد، مسوڑھوں کے ورم کے ساتھ منہ سے تھوک آنا، ذائقہ بدبودار، کھٹا یا میٹھا، مسوڑھوں میں زخم دانتوں میں پھاڑنے کا سا درد، دانت لمبے محسوس ہوتے ہیں۔

حلق حلق میں جلن اور بلغم۔ نگلنے میں تکلیف، حلق متورم اور حلق میں زخم۔ گھیکا کو اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے خصوصاً جب کہ مریضوں میں آتشکی تاثیر موجود ہو۔

معدہ بھوک کی زیادتی، بھوک اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ مریض کو سیری نہیں ہو سکتی۔ غذا سے نفرت، شراب کی خواہش، معدے کا اپھار، معدے میں خالی پن کا احساس۔ ڈکار جس سے آرام محسوس ہو، ہچکی اور متلی، معدہ میں کاٹنے والا، دبانے والا، سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ پیاس کی زیادتی صفراوی قے۔

شکم جگر کی کئی ایک تکلیفات کے واسطے مفید ہے یہ دوا جگر کی کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے جس، ریاح شکم میں درد، کھانے کے بعد۔ حیض کے دوران شکم کی داہنی جانب اور آنتوں میں، جگر میں جلن اور اینٹھن داہنی طرف کاٹنے کا سا درد شکم میں گڑگڑاہٹ، بچوں کا دق الامعاء۔

پاخانہ اور مبرز یکے بعد دیگرے قبض اور دست، پاخانہ کا مشکل سے ہونا صبح کے وقت دست ریاح کی زیادتی بواسیر کے مسّے۔ مبرز میں سوزش پاخانہ زیادہ مقدار میں، بدبودار، سخت گُٹھلے دار

مثانہ پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا، پیشاب میں البیومن اور بدبو۔

آلات تناسل مردانہ خصیوں کی سختی۔ رات کے وقت تکلیف دہ استادگی اور بعد میں نامردی فوطوں میں پانی اترنا، خصیوں میں سختی اور گرہی گلٹیوں کا بڑھ جانا، خصیوں میں درد آلات تناسل پر پسینہ، خواہش نفسانی کی زیادتی، خصیوں میں ورم۔

آلات تناسل زنانہ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی خصیۃ الرحم میں، رحم میں اور رحم کے منہ میں سخت گلٹیوں کا بڑھ جانا خصیۃ الرحم اور رحم پر ورم، سیلان الرحم تیز سوزش پیدا کرنے والا، زیادہ گاڑھا اور زرد، حیض یا تو بالکل نہ ہو یا زیادہ ہو رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا، بانجھ پن۔

آلات تنفس سانس کا جلد جلد آنا۔ دمہ۔ رات کے وقت دل کی تکلیف کے ساتھ اور زینہ چڑھنے پر سانس میں دقت۔ سانس بے قاعدہ، پھریری اور دم گھوٹنے والی۔

کھانسی خشک اور دورے والی، صبح کے وقت بلغم کا آنا۔ دل کی تکلیف سے بلغم میں خون اور بلغم کا مشکل سے نکلنا۔ بلغم بدبودار۔ لسیدار اور زرد۔

سینہ دل کے مقام میں بے چینی، سینہ میں ورم، سینہ میں سکڑن، دل کے مقام میں سکڑن، سینہ میں گرمی، دل کا بیٹھ جانا، دل کا ورم، حجاب القلب (دل کی بیرونی جھلی) کا ورم دل اور سینہ کی سکڑن، سینہ میں کھانستے وقت سینہ کی ہر دو اطراف میں درد، سینہ میں سوزش، رات کے وقت ذرا سی محنت سے دھڑکن چلنے پر دل کے فعل میں شدید بے قاعدگی، بغل کے غدودوں کا ورم، چھاتیوں میں دودھ کا رک جانا۔

پیٹھ اور گردن کمر میں درد۔

ہاتھ اور پاؤں سر گرم اور ہاتھ ٹھنڈے، ٹانگیں اور پاؤں ٹھنڈے پاؤں بھاری، کولہے کی ہڈی سے جوڑ کی تکلیف اعضاء پر خارش، اعضاء میں۔ جوڑوں، کہنی میں، جوڑ میں گھٹنے میں کندھے میں کلائی میں ہاتھوں کی انگلیوں کے جوڑوں میں بائی کا گٹھیا کا درد۔ اعضاء میں استسقاء کے ورم، اعضاء میں کمزوری۔

نیند خواب۔ خواہش نفسانی کے۔ متفکرانہ۔ پریشان کن۔ ڈراؤنے۔ نیند بے چین بےخوابی والی بہت سویرے جاگنا۔

جلد۔ بدن میں گرمی، جلد ٹھنڈی، گردن، سینہ، اور بازو کے اگلے حصہ پر اکوتہ، داد کے دانے خارش اور جلن زخم، آکہ، زخموں سے زرد مواد نکلتا ہے۔

بخار۔ گرم بستر میں جاڑا۔ لرزہ، پسینہ، صبح کے وقت اور رات کو پسینہ کی زیادتی

طاقت۔ نمبر ۱ سے ۳x تک و نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک اور اوپر تک کی طاقتیں۔

کمی اور زیادتی۔ اورم آرسنک میں علامات کھلی ہوا اور ٹھنڈی ہوا میں ٹھہر جاتی ہیں۔ گرمی سے اور سینکنے سے ان کو آرام ملتا ہے مگر اورم آئیوڈیٹم کے علامات کھلی ہوا اور ٹھنڈی ہوا میں اور ٹھنڈا پانی لگانے سے کم ہو جاتی ہیں اور گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

آرسنک۔ آئیوڈیٹم۔ مرک، آرسنک، آئیوڈیٹم، اور اورم آرس۔

Aurum Arsenicum

Arseniate of Gold.
Trituration.

اورم آرسینکم

آرسینیٹ آف گولڈ

اس دوا کی علامات صبح کے وقت، قبل دوپہر، شام کے وقت، رات کے اور آدھی رات کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اور اس کی علامات کھلی ہوا اور سرد ہوا میں بڑھ جاتی ہیں گو مریض کھلی ہوا کی خواہش کرتا ہے تمام اعضاء کے ارد گرد کسی ہوئی پٹی کا احساس۔

یہ دوا تمام قسم کے آکلہ لیسنہ کے غدود، ہڈیوں کے زخم اور ہڈیوں کے گل جانے کے لیے بہترین ہے بشرطیکہ یہ تکلیفیں ٹھنڈے مرطوب موسم میں بڑھ جائیں نیز یہ دوا تمام قسم کی اینٹھن، مرگی کے دورے، چاہے ان میں بے ہوشی ہوتی ہو یا ہوش باقی رہتا ہو اور اختناق الرحم کے دوروں کیلیے مفید ہے ہاتھوں اور پاؤں کا استسقاء جسم سوکھ جاتا ہے یعنی لاغر ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا پانی پینے کے بعد یا معمولی سی محنت سے تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں تمام جسم میں چیونٹیاں سی رینگنے کا احساس، تمام جسم اور اعضاء کا بھاری محسوس ہونا۔

گلٹیوں کا سخت ہو جانا اس دوا کا ایک مخصوص فعل ہے مثلاً غدودوں میں سختی اور آکلہ کی گلٹی کی سختی جسم کے مختلف حصوں مثلاً بلغمی جھلیوں، ہڈیوں، غدودوں، کرنیہ، پانی کی جھلیوں میں ورم ہو جاتا ہے مریض ہمیشہ لیٹے رہنے کی خواہش کرتا ہے لیکن لیٹنے سے بھی بے چینی پیدا ہوتی ہے اور کئی ایک علامتیں بڑھ جاتی ہیں گرم بستر میں لیٹنے سے آرام معلوم ہوتا ہے حرکت عام طور پر تکلیف کو بڑھا دیتی ہے مگر بے چینی کی وجہ سے مریض حرکت کرتا رہتا ہے۔ مختلف حصص کا اور مبتلا شدہ (عضو ماؤف) حصص کا سن ہو جانا جسم کے مختلف حصص میں مثلاً ہڈیوں اور

غدودوں میں سوراخ کرنے والا، چوٹ لگنے کا سا، سوزش پیدا کرنے والا، کاٹنے والا، اندر کی طرف دبانے والا، سوئیاں چبھنے کا سا درد اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے، بلیر درد کے فالج

یہ دوا ان کی صحت عرصہ سے خراب ہو یا موٹے مریضوں کے لیے مفید ہے۔ اندرونی تپکن، نبض تیز، بے قاعدہ چھوٹی اور کمزور جسمانی محنت ناقابل برداشت، درد کا برداشت نہ ہو سکنا، کثرت مباشرت اور دیگر عیاشانہ عادتوں کے بعد اگر مریض کمزور ہو جائے تو یہ دوا مفید ہوتی ہے۔

علامات زیادہ تر جسم کے داہنی طرف نمودار ہوتی ہیں۔ نیز نیند میں تکالیف ظاہر ہوتی ہیں مریض گرم موسم میں بہتر محسوس کرتا ہے غدود متورم ہوتے ہیں۔

یہ دوا دیرینہ آتشک اور اعصابی دردوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

علامات نیند کے بعد ظاہر ہوتی جو جسم کو برہنہ کرنے سے اور چلنے پھرنے سے بڑھ جاتی ہیں علامات کھلی ہوا میں چلنے سے، تیز چلنے سے اور تیز ہوا میں چلنے سے بڑھتی ہیں عام جسمانی کمزوری، صبح کے وقت دماغی یا جسمانی محنت سے بڑھ جاتی ہیں مریض طوفانی موسم میں اور جاڑہ میں اپنے آپ کو زیادہ تکلیف میں مبتلا پاتا ہے۔

پہلے پہل اس دوا کو ڈاکٹر کرسٹین سنددق کے مریضوں میں استعمال کیا بعد میں یہ دوا آتشک کے لیے خصوصاً آتشک کے پرانے سر کے مدود، سلی پھوڑوں، جس اور سبز جس کیلیے استعمال کی گئی ہے اس دوا کا پہلا اثر بھوک کو بڑھانا اور آنتوں اور معدے کی تقویت بڑھا کر نشوونما کو بڑھاتا ہے۔

یہ دوا آتشک کے دیرینہ مریضوں کی تکالیف، خنازیری مزاج والوں کی تکالیف، دیرینہ نزلہ کی شکایات اور جسم میں گلٹیوں کے بڑھ جانے میں اور نہ بھرنے والے زخموں اور آکلہ میں، نیز مستورات کے رحم اور خصیۃ الرحم کے ورم، پستانوں اور رحم کی گلٹیوں کے سخت ہو جانے میں اور مستورات کی دیگر شکایتوں وغیرہ میں مفید ہے۔

علامات

دماغ لاپرواہ، زود و رنج، غصہ سے تکالیف کا بڑھ جانا، تھوڑے سے غصہ، دن رات پریشانی، ستانے ضمیر کی نجات کی دوسروں کی نکتہ چینی، موت کی خواہش، رات کو نیم بے ہوشی، وہمی مزاج اجاڑوں میں درد سے، اپنی صحت سے، اور مذہب کی طرف سے مایوسی، چڑچڑا، بے صبر شام کو اور رات کو مجمع میں خوف، خوف، موت کا شیطان کا، عوام الناس کا جلد بھول جانے والا، اور جلد ڈر جانے والا، پاگلوں کی سی حالت اور پاگلوں کے سے خیالات گھر اور بچوں کی طرف سے بے پرواہ (اس دوا کی دماغی علامات ایک دوسرے کے متضاد پائی جاتی ہیں یہ ضروری نہیں کہ کل علامات ایک ہی مریض میں پائی جائیں) خیالات میں تیزی، دور اندیشی، انتہائی ذہانت، ارادہ کا کمزور، کبھی حد سے زیادہ خوشی، باتونی ہنسی کرنے والا یا خوش دل اور ہنسنے والا، زندگی سے بیزار اور پاگل پن، ضدی اور ہٹیلا، لڑاکا، بے چین، آواز نا قابل برداشت کثرت مباشرت اور جلق سے دماغی خرابی، چینا، خودکشی کی خواہش، کھڑکیوں سے پھاندنے کی کوشش، ایک لمحہ میں حلیم الطبع اور دوسرے لمحہ میں تشدد پر مائل۔

سر۔ سر میں خون کا چڑھ آنا، دماغی محنت سے سر بھاری ہو کھوپڑی پر کھجلی کے دانے اور دانتوں پر کھنڈ

بال گرنا، سر میں پانی آجانا (دماغی پردوں کا استسقاء) صبح بیدار ہونے پر شام کو بعد دوپہر ٹھنڈی ہوا میں مرطوب موسم میں بالوں کو باندھنے سے کھانسنے سے، دماغی محنت سے، حرکت کرنے سے، لیٹ کر اٹھنے سے، نیند کے بعد اور طوفانی موسم میں درد سر۔ اس درد سر کو گرمی سے آرام ہوتا ہے، پیشانی میں، سر کے دونوں طرف یا کسی طرف کنپٹیوں میں درد سر میں، پیشانی میں، چاند پر سوزش کرنے والا درد، سر میں سوئیاں چبھنے کی طرح پھاڑنے کا سا درد اور سر کھولنے سے تکلیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہے

آنکھ۔ صبح کے وقت پپوٹوں کا زرد پیپ سے دکھڑ، سے چپکنا، روہے، پلکوں کا گر جانا۔ آشوب چشم، نزلے سے یا خنازیری مادہ کی وجہ سے یا آتشک کے زہر سے آنکھوں سے پانی بہنا۔ آنکھ مشکل سے کھلے، صبح کے وقت، رات کو، روشنی سے، پڑھنے سے۔ آنکھوں میں درد سوزش اور آنکھوں میں ریت کا احساس یا سوئیاں چبھنے کا سا درد، اس درد کو گرمی سے آرام ہوتا ہے بینائی کے عصب کا فالج۔ آنکھوں کا باہر نکل آنا۔ پتلیوں کا سکڑ جانا۔ پتلیوں اور آنکھوں کی سرخی۔ پپوٹوں میں زخم۔ بینائی میں پراگندگی۔ آنکھوں کے سامنے چمکدار رنگ۔ بینائی کمزور (دھندلی) چیز کا نیچے والے حصہ کا صاف نظر آنا اور اوپر والے حصہ کا نظر نہ آنا، بینائی کا جاتا رہنا۔

کان۔ کانوں کی ہڈیوں میں ورم اور ان کا گل جانا، کانوں سے بدبودار زیادہ مقدار میں گاڑھی اور زرد رطوبت کا آنا، کانوں کے بند ہونے اور کھلنے کا احساس، کانوں میں خارش، کانوں میں گھنٹے بجنے۔ گرجنے۔ کڑکنے اور گڑگڑاہٹ کی سی آوازیں۔ کان کے اندر، کان کے پیچھے اور کانوں میں سوزش پیدا کرنے والا۔ اور سوئیاں چبھنے کا سا درد پہلے قوت سامعہ تیز بعد میں کم اور آخر میں بالکل بہرہ پن۔

ناک۔ پرانے آتشک کے مریضوں کی ناک کی ہڈیوں کا گلنا اور سڑنا۔ یہ دوا پرانے نزلہ کو جو کسی دوا سے صحتیاب نہ ہو سکا ہو درست کر دیتی ہے، ناک سرخ، بار بار تر یا خشک زکام ہونا۔ ناک کی رطوبت خون ملی ہوئی بدبودار، پیپڑی دار، سبزی مائل، زیادہ مقدار میں، گاڑھی، پتلی یا زرد اگر ناک بند ہو جائے تو ناک میں خارش اور نکسیر، یہ دوا ناک کی بدبو کے لیے مفید ترین ہے، ناک کی ہڈیوں میں سوراخ کرنے کا سا اور سوزش پیدا کرنے والا درد، قوت شامہ پہلے بڑھی ہوئی اور بعد میں بالکل جاتی رہے، چھینکوں کی کثرت، ناک متورم اور ناک میں زخم۔

چہرہ، ایریسی پلس (ناک پر پھوڑا جو ناک کے دونوں جانب پھیلتا ہے اور اس کے اندر دق کے جراثیم پائے جاتے ہیں) ہونٹ پھٹے ہوئے، ہونٹوں کا رنگ نیلا، مٹیالا، پیلا اور لال دھبے دار، چہرہ پر اور پیشانی پر کھجلی کے دانے چیچک کے سے دانے اور انبوریاں، چہرے سے تکلیف کا ظاہر ہونا، زہرباد، چہرے پر، جبڑے کے غدود میں، تھوک کے غدود میں درد ہونٹوں میں جلن، چہرے پر ٹھنڈا پسینہ، چہرہ پر ورم ہونٹ پر زخم۔

منہ۔ منہ آنا، مسوڑھوں سے خون نکلنا، زبان پھٹی ہوئی مٹیالی، لال یا خشک، زبان پر گرمی اور منہ میں بلغم، گردہ دبتی بولنے میں تکلیف، مسوڑھوں اور زبان کا ورم۔ ذائقہ کڑوا، پھیکا، کسیلا، بدبودار کھٹا، میٹھا یا بدمزہ منہ میں۔ مسوڑھوں، زبان پر آتشک کے زخم اور آتشک کے دانے، دانتوں کا ہلنا یا ان کے لمبے ہونے کا احساس یا دانتوں کا گلنا، رات کے وقت چباتے وقت چھونے سے دانتوں میں درد۔

حلق۔ حلق میں ورم، بلغم نگلتے وقت حلق میں درد، سوزش اور سوئیاں چبھنے کا احساس، نگلنے میں تکلیف۔

معدہ۔ نہ سیر ہونے والی بھوک، غذا سے، گوشت سے نفرت مگر شراب، قہوہ، ٹھنڈا پانی، دودھ کی خواہش، معدہ میں ابھار اور کڑوی ڈکاریں، متلی درد سر کے ساتھ، ہچکی، پیٹ میں کاٹنے کا سا، دبانے کا سا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد، شدید پیاس، صفراوی قے۔

شکم۔ جگر کا بڑھنا اور سخت ہونا، گلٹی میں آتشک کی گلٹی، نفخ اور ریاح، شکم میں درد، رات کو، کھانسنے سے، کھانے کے بعد، حیض کے دوران، پیٹ میں درد، دائیں طرف آنتوں کے مقام میں جس کو گرمی سے اور سینکنے سے آرام ہوتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیٹ اور آنتوں کے غدود کا ورم، اس دوا سے جگر کی بہت سی تکلیفوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

پاخانہ یا مبرز۔ قبض یا دست، صبح کے وقت اور رات کو، بدبودار ریاح، مبرز سے خون، بیرونی مسے، مبرز پر پھنسی پاخانہ کے وقت مبرز میں درد، دستوں کی حالت میں پاخانہ ہونے وقت اور پاخانہ کے بعد جلن۔ پاخانہ کی حالت میں کانچ کا نکلنا پاخانہ مقدار میں زیادہ سبز، سخت، سدے دار لمبا۔ بدبودار یا رقیق ہو۔

مثانہ۔ مسلسل پیشاب کی بے سود خواہش۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ ہونا، رکنا، رات کو ازخود نکل جانا۔ اور ناکافی پیشاب کی نالی میں ورم اور جلن۔ پیشاب میں البیومن، خون گہرے رنگ کا، بدبودار، پیشاب میں ریت یا گاڑھا مواد اور رسوب۔ عضو مخصوص کے گھونگھٹ اور خصیوں میں ورم، خصیوں میں درد، آلات تناسل پر پسینہ، عضو پر زخم اور آتشک کے پھوڑے اور زخم۔

آلات تناسل زنانہ۔ یہ دوا رحم کے آکلہ کے لیے مفید ترین ہے خواہش نفسانی کی زیادتی۔ شرمگاہ پر خارش کے دانے۔ خصیۃ الرحم پر ورم، سیلان رحم تیز، سوزش پیدا کرنے والا۔ مقدار میں زیادہ، سفید گاڑھا یا زرد۔ حیض بالکل بند زیادہ جلد جلد ہونا۔ مقدار میں کم یا رکا ہوا۔

خصیۃ الرحم اور رحم میں درد۔ شرمگاہ میں جلن اور رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

آلات تنفس۔ حنجرہ اور ہوا کی نالی میں بلغم۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ سانس میں تیزی، رات کو دمہ۔ رات کے وقت زینہ چڑھنے سے۔ چلنے سے۔ سانس میں تیزی اور بے قاعدگی دم گھٹنا۔

صبح کے وقت، رات کو، ٹھنڈی ہوا میں۔ کھانسی: خشک چھوٹی اور دوروں والی۔ بلغم صبح کے وقت اور شام کو خون ملا ہوا، بدبودار، مزہ میں میٹھا، گاڑھا یا زرد۔

قلب۔ دل کی تکالیف کے لیے یہ بہترین دوا ہے، درد دل، سینہ میں اور دل میں سکڑن کا احساس دل کی پھڑپھڑاہٹ۔ جلدی حرکت کرنے سے، لیٹ جانے سے، چلنے سے۔ سینہ میں تنگی اور دل کی گھبراہٹ کھانسنے سے، اندر سانس لینے سے، سینہ میں درد، کھانسنے سے اندر سانس لینے سے، دل میں جلن اور سینہ میں دباؤ۔ اندر سانس لینے سے سینہ میں، سینہ کے ہر دو اطراف میں اور سینہ کی سامنے والی ہڈی میں اور دل میں سوئیاں چبھنے کا سا درد، رات کے وقت ذرا سی محنت سے حیض کے دوران چلنے سے اختلاج (دل کی دھڑکن)، دل کی کمزوری۔

پیٹھ اور گردن۔ پیٹھ میں سردی، اندر سانس لینے سے پیٹھ میں کمر کے مقام پر اور ریڑھ کی ہڈی میں درد۔

کمر میں دبانے والا، چوٹ کا سا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد، کمر کی کمزوری۔

ہاتھ اور پیر۔ پیروں اور انگوٹھوں کا پھٹ جانا، ہاتھوں کا برف کی مانند ٹھنڈا ہوجانا بحالت درد سر، پیروں اور ٹانگوں کا ٹھنڈا ہوجانا۔ ناخنوں کا نیلا ہوجانا۔ آرام کرتے وقت اعضاء کا سو جانا۔ رات کو جاڑے کے دوران اعضا میں جوڑوں میں درد، گٹھیا، بائی کے درد، منتقل ہونے والے درد، اعضاء میں کندھوں میں، کلائیوں میں، گھٹنے میں اور پیروں میں سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ اعضاء میں، جوڑوں میں، بازوؤں میں، کہنیوں میں، کلائیوں میں ہاتھوں کی انگلیوں میں، رانوں اور تلوؤں میں، چیرنے والے درد، اعضاء کا بغیر درد کے فالج کا احساس جوڑوں میں ٹانگوں میں، اور گھٹنوں میں سختی اور اکڑن، جوڑوں میں ورم، اعضاء اولیٰ میں یعنی ہاتھوں میں، ٹانگوں میں اور پیروں میں استسقائی ورم، ناخنوں کے ورم، جوڑوں کی کمزوری۔

نیند۔ گہری یا غنودگی کی نیند، بے چینی کی نیند، آدھی رات کے پہلے بے خوابی، آدھی رات کے بعد نیند کا اچاٹ ہو نا نیند کے بعد فرحت نہ حاصل ہو۔ خواب عیاشی کے، متفکرانہ، مردہ لوگوں کے موت کے ڈراؤنے۔

بخار۔ شام کے وقت، رات کو بستر میں، کپڑے اتارنے میں جاڑا۔ رات کے وقت بخار، خون کی نالیوں میں بے حد جلن، کپڑا اوڑھنے کی خواہش، صبح کے وقت اور رات کے وقت پسینہ، پسینہ کی زیادتی۔ پسینہ کی حالت میں کپڑا نہ اتار سکنا۔

جلد۔ جلن اور بعض وقت سردی کا احساس، جلد کا رنگ بدل جانا، نیلے یا زرد دھبوں کا پڑنا، کھجلی کے دانے آبلے پھوڑے، اکوتہ، داد، باجرے کے سے دانے، آتشک کے زخم اور دانے، پتی اچھلنا اور زہرباد، جلد میں کیڑے رینگنے کا احساس۔ جلد میں استسقاء کی سی کیفیتیں، زخم نیلے، سوزش پیدا کرنے والے اکلہ کے گہرے اور بہتے ہوئے مواد خارش اور سوزش پیدا کرنے والا۔ بدبودار، زرد، ناسور کا سا، ناسور، بدبودار کنارے سخت آتشک کے زخم اور ناسور اور آتشک کے سخت اور گلٹیاں۔

چونکہ یہ دوا آرسنک اور اورم یعنی سنکھیا اور سونے کا مرکب ہے اس واسطے اس کی تمام علامات ہر دو ادویہ سے ملتی جلتی ہیں تعلق کے لیے ہر دو ادویہ متذکرہ بالا کو ملاحظہ کرنا چاہیے۔

نمبر × ۱ سے نمبر × ۳ تک و ۶ نمبر سے نمبر ۳۰ تک اور اوپر۔

Aurum Bromatum
اورم بروملیٹم

CHEMICAL SYMBOL : Au Br₃.
Bromide of Gold.
Trituration.

برومائڈ آف گولڈ ڈاکٹر ای ایم ہیل کی نظر میں دوسرے سونے کے مرکبات سے بہتر تھا۔ ان کا خیال ہے کہ خاص خاص اعصابی تکالیف میں جس میں مرگی کے سے دورے یا درد سر یا دماغی کمزوری یا مات کو ڈر،

یا نیند کا ہر وقت غلبہ پایا جاتا ہو، بہترین دوا ہے قلب کے خونوں کی بیماری میں اور قلب کے ڈوب جانے میں اور غشی میں بھی۔ اگر بحالت غشی نبض کمزور اور جسم ٹھنڈا ہو مفید ہے غشی کے یہ دورے خون کے سر کو چڑھ آنے کے ساتھ جس میں چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور دھڑکن ہوتی ہے۔ اور یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں

طاقت۔ نمبر × ۲ سے نمبر ۳۰ تک

Aurum Sulphuratum
اورم سلفیوریٹم

CHEMICAL SYMBOL : Au_2S_4; 490,61
SYNONYMS : Yellow Sulphide or Sulphuret of Gold.
TRITURATION : 1x and higher.

سلفائڈ آف گولڈ

یہ دوا سونے اور سلفر کا مرکب ہے جب علامات سونے کی پائی جائیں اور ان میں کچھ سلفر کی بھی ملتی ہوں تو یہ دوا نہایت مفید پائی جاتی ہے اس دوا کی نہایت عجیب مخصوص علامات یہ ہیں۔

خود بخود سر کا ہلنا، گردن کا فالج معلوم ہوتا ہے، گدی میں بھالے لگنے کا سا درد، ناک پر سرخی اور ناک کا ورم ناک میں کھرنڈ، خشک نزلہ، ناک میں ذرا سا ہاتھ لگانے سے بھی درد۔ جسم کے دوسرے حصص میں بھی چھونے سے تکلیف پائی جاتی ہے۔ کھانے کے بعد سقے کی خواہش، رات کو از خود پیشاب کا نکل جانا۔ نامردی، عضو مخصوص میں بھالے لگنے کا سا درد، آلات تناسل میں بھاری پن، شرم گاہ میں گرمی، بھالے لگنے کا سا درد۔ اور خارش پستانوں کا ورم، پستانوں کو چھونے سے درد، پستانوں کی گھنڈیاں پھٹی ہوئیں اور ان میں بھالے لگنے کا سا درد۔ گاڑھا زرد سیلان الرحم، خصوصاً صبح کے وقت، چلتے وقت لڑکھڑاہٹ، تھکاوٹ، ڈراؤنے خواب، چوروں وغیرہ کے۔

علامات

دماغ تنہائی پسند، زندگی سے بیزار

سر مسلسل سر کا ہلنا، مسلسل سر کو خون کا چڑھ آنا۔ گدی میں بھالے لگنے کا سا درد، کھوپڑی میں خارش میں رات کے وقت زیادتی ہوتی ہے کھوپڑی میں سوزش، تیز درد، بالوں کا گرنا۔

آنکھ پپوٹوں کی سرخی، صبح کو چپکنا، بیرونی کویے کے قریب گوہانجنیاں، روشنی کا برداشت نہ ہوسکنا

ناک ناک کی سرخی اور ورم، ناک پر کھرنڈ، چھونے سے درد۔

چہرہ ہونٹ پھٹے ہوئے۔

منہ مسوڑھوں کی سرخی، ورم، اور سیلان خون ۔ منہ آنا۔

حلق غدہ ترلیسہ (کا ورم)

معدہ شدید پیاس، کھٹی ڈکاریں، اکثر ہچکی کا آنا۔ بہت آہستہ آہستہ غذا کا ہضم ہونا۔ پانی کی سی ڈکاریں جن میں غیر منہضم غذا کا مزہ ہو۔

مثانہ رات کے وقت از خود پیشاب کا نکل جانا۔ پیشاب گاڑھا، زرد، سرخ اور پیشاب میں ریت۔

آلاتِ تناسل مردانہ بار بار استادگی، مباشرت کی خواہش کے ساتھ مگر ہم بستری کے وقت استادگی نہیں رہتی۔ نامردی۔

آلاتِ تناسل زنانہ گاڑھا زرد سیلان الرحم۔ خصوصاً صبح کے وقت حیض بے قاعدہ۔ رحم کو چھونے سے درد۔ پستانوں پر ورم۔ چھونے پر پستانوں میں درد۔ پستانوں کی گھنڈیوں کا پھٹ جانا۔

آلاتِ تنفس رات کے وقت زور کی کھانسی کے دورے، شدید کھانسی میں بلغم کی کمی۔ مگر بلغم میں خالص خون رات کے وقت دم گھٹنے والی کھانسی کے دورے۔

قلب اونچائی پر چڑھنے سے دھڑکن

نیند خوف ناک خواب چوروں کے جلادوں کے۔

عام خواص چلتے ہوئے لڑکھڑانا۔

طاقت نمبر x ۱ سے نمبر x ۳ تک و نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک۔

Aurum Metallicum

اورم میٹیلکم

CHEMICAL SYMBOL : Au; 197.2
SYNONYMS : Metallic Gold, Precipitated gold, Gold Leaf.
TRITURATION : 1x and higher of fine precipitated metal.

سونا

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں۔ "اورم میٹیلکم کا مریض ہمیشہ ہر واقعہ اور ہر بات کا تاریک پہلو دیکھتا ہے روتا ہے، دعا مانگتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ موت کی خواہش کرتا ہے اور خودکشی کو اس کا جی چاہتا ہے عجیب بات ہے کہ یہ دھات جس کے حاصل کرنے کے واسطے بنی نوع انسان دن رات سرگرداں ہے۔ اگر کھائی جائے تو دنیا میں بدترین قسم کے غم اور تکالیف پیدا کر دیتی ہے"۔

سونے کا اثر جسم پر ہر جگہ اور ہر رگ و ریشہ میں ہوتا ہے یہ ریشوں کو گلا دیتا ہے زخم پیدا کر دیتا ہے اور تازہ خنازیر کو حل کر دیتا ہے اس واسطے یہ دوا آتشک کے مریضوں میں جہاں مرکری زیادہ کا استعمال زیادہ کیا گیا ہو،

بہت مفید ہے۔ خنازیر (کنٹھ مالا) اور ہڈیوں کے مزمن ورم کے لیے مفید ہے۔

اس سے خون کا اجتماع ہو کر سیلان خون ہو جاتا ہے۔ سوراخ ہو جاتا ہے۔ سوراخ کرنے والا درد اور جلتی ہوئی سوئیاں چبھنے کا احساس بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

کسی دوا میں بھی اس قدر دماغی خرابی نہیں پائی جاتی جس قدر اس میں پائی جاتی ہے اور ہر مرض میں جہاں حد سے زیادہ غمگینی پائی جائے سب سے پہلے اس دوا کا مطالعہ کرنا چاہیے اس دوا کا مریض حد سے زیادہ غمگین، ناامید ہوتا ہے خودکشی کی رغبت اور موت کی خواہش ہوتی ہے غم، ڈر، غصہ، تردید، اور ہجر و مفارقت سے پیدا شدہ تکالیف ہسٹریا کبھی ہنسنا کبھی رونا۔ سر میں چکر آنا۔ سر کا گرم ہونا۔ سر میں خون کا چڑھ آنا۔ جھکنے سے چکر (مگر کھڑے ہونے سے چکر نہیں آتا) کھلی ہوا میں چلنے سے نشہ کی سی حالت۔ سر میں ٹھنڈی ہوا کی لہروں کا احساس (اگر سر کو اچھی طرح نہ لپیٹا ہو) لیٹنے سے کھوپڑی کی ہڈیوں میں درد۔ آنکھوں کے سامنے تارے، کان سے پیپ، ہڈی کا ابھار، اور ناک کی ہڈیوں کا سڑنا۔ ناک سے بدبو۔ جگر کا ورم۔ یرقان۔ اشیاء کا صرف آدھا حصہ دکھائی دینا۔ آنت اترنا۔ حلق خصیوں میں سخت گلٹیوں کا پڑ جانا، لڑکوں میں خصیوں کا پورے طور پر نہ بڑھنا۔ خصیوں میں ورم یا اعصابی درد۔ خصوصاً دائیں میں، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا اور رحم میں سختی۔ لڑکیوں کا بڑی عورتوں کا سیلان الرحم گاڑھا (بغیر بے سکتے) جو چلنے پر بڑھ جائے سینہ میں تنگی کی وجہ سے دم گھٹنا۔ سینہ کے اندرونی ورم سے دھڑکن، دھڑکن سے خوف اور گھبراہٹ۔ درد قلب میں درد بائیں بازو اور انگلیوں تک پھیل جاتا ہے رات کے وقت ہڈیوں میں سوراخ کرنے کا سا درد، درد کا برداشت نہ ہو سکنا، خوفناک خواب، بحالت نیند تیز تیز سسکیاں بھرنا ہسٹریا کے دورے میں کبھی ہنسنا اور کبھی رونا سر اور سینہ کے ورم اور دھڑکن کے ساتھ حد سے زیادہ غصہ۔

جاڑا زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں جاڑہ، ہاتھوں اور پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔ (بعض اوقات تمام رات رہتا ہے) بخار صرف چہرہ پر ہوتا ہے۔ پسینہ رات کے پچھلے حصہ میں یعنی بہت سویرے۔ صرف آلاتِ تناسل پر پسینہ۔

آتشک میں ہڈیوں کا زخم۔ گوئٹر، خنازیر، صبح سویرے جاگنے پر یا سردی لگنے پر اعضا میں شدید درد۔ ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ "اگر قلب، جگر، گردوں کے عضلات کے درمیانی حصص میں تکلیف ہو جائے یا ان میں تبدیلی واقع ہو جائے یا اگر مریض گٹھیا سے تکلیف پا رہا ہو تو یہ دوا مفید ہوا کرتی ہے۔ آتشک کے مریضوں کا آشوب چشم روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا۔ پتلی کا زخم، سبز موتیا بند (نزول الماء الاخضر) خنازیری مزاج والوں کا آشوب چشم۔ آنکھوں سے پانی وغیرہ کو بھی اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے۔

زخم جو ہڈیوں کو ماؤف کر لیں اعضاء میں صبح جاگنے پر پائی کا کھنچاؤ تیز سردی لگ جانے پر۔ ہڈیوں کے سروں کا بڑھ جانا۔ اور ہڈیوں میں رات کے درد خصوصاً کھوپڑی کی ناک کی اور تالو کی۔ یہ دوا عموماً آتشک کے دوسرے درجہ میں، نیز جہاں پارہ بری طرح استعمال کیا گیا ہو مفید ہے۔ پائی بلڈ پریشر، سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے رات کے وقت درد کے دورے۔

یہ دوا دبلے، پتلے آدمیوں کے لیے جن کے بال اور آنکھیں سیاہ اور چہرہ زرد ہو نیز سیاہ بالوں والے

خنازیری مزاج والوں کیلیے مفید ہے کمزور ہوجانے والے بچوں، دوشیزہ لڑکیوں اور بوڑھے انسانوں کے لیے نیز آتشک مزاجوں کے لیے جنہوں نے پارہ کا کثرت سے استعمال کیا ہو مفید ہے۔

علامات

دماغ زندگی سے بیزار، خودکشی کی رغبت (ناجا، نکس وامیکا) وہمی، پاگل، مریض کا اپنے آپ کو بالکل گرا ہوا خیال کرنا غمگین مریض خیال کرتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنے کے ناقابل ہے اور کبھی اس کو کامیابی نہیں ہوسکتی۔ نا امید پست حوصلہ، اداس ہونے والا (لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا، رسٹاکس) حد سے زیادہ پریشانی پریشانی کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتے رہنا۔ (آرسنک) دھڑکن، معمولی سی بات کی بھی زیادہ فکر دامن گیر رہتی ہے بہادر خوف رہتا ہے (اکونائٹ، بیلاڈونا، چائنا، اگنیشیا، فاسفورس) خفیف آواز سے ہی پریشانی ہوجاتی ہے چڑچڑا، وہمی مزاج، ذرا سی تردید سے غصّہ میں آجاتا ہے۔ (برائی اونیا، کیموملا، نیٹرم، نکس وامیکا) غم غصہ اور محبت سے مایوسی (ہجر) سے پیدا شدہ تکالیف (ہیوسمس، اگنیشیا، فاسفورک ایسڈ) بدمزاج، بات کرنے سے نفرت، دماغ و حافظہ کی کمزوری، خودکشی کی باتیں کرے۔ بغیر سوالات کے جواب کے انتظار کیے مسلسل سوالات کرتا جائے۔ حافظہ کمزور، بے چین اور جلد باز، دماغی اور جسمانی طور پر کاموں لگے رہنے کی خواہش۔ مریضہ کو اپنے اوپر بھروسہ نہ رہے۔ اور وہ خیال کرے کہ دوسرے بھی اس پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں اس لیے غمگین رہے۔

سر چکر۔ نیچے جھکنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض چکر میں گھوم رہا ہے اس چکر کو سر اوپر اٹھانے سے آرام ہوتا ہے۔ (برائی اونیا، کونیم، نکس وامیکا) ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نشہ پیا ہو (سٹرامونیم) کھلی ہوا میں چلنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بائیں جانب گر جائے گا۔ (گریفائٹس، کلکیریا کارب، گلونائن، سیپیا، سلفر) مریض کو لیٹ جانا پڑتا ہے مگر ذراسی حرکت سے چکر پھر شروع ہوجاتا ہے۔ سر کو خون کا چڑھ آنا جس کے ساتھ آنکھوں کے سامنے ستارے معلوم ہوتے ہیں چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اداس کو ذراسی دماغی محنت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ بیٹھنے پر کھوپڑی میں درد، احساس جیسے کھوپڑی ٹوٹ گئی ہو۔ گدی کے داہنی طرف سے شروع ہوکر دماغ میں ہوتا ہوا پیشانی تک۔ باریک چیرنے والا درد جو ذراسی حرکت سے بڑھ جاتا ہے چوٹی پر گرمی، سر کی ہڈیوں میں گومڑ۔

دماغی محنت سے دردِ سر۔ یکایک سر میں چکر اور بے ہوشی، اگر سر کو گرم نہ رکھا جائے تو سر میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ میں ٹھنڈی ہوا پہنچ رہی ہے۔ سر میں بھنبھناہٹ کی سی آوازیں۔ پیشانی اور کنپٹیوں کی گہرائی میں پھاڑنے والا درد جو کھلی ہوا میں غائب ہوجائے۔ بالوں کا گرنا۔ سر کی ہڈیوں میں سوراخ کرنے والا درد۔ جس کی زیادتی چھونے سے ہو۔

آنکھ آنکھیں باہر نکلی ہوئی۔ ریت کا احساس، ایک چیز کو دیکھنا۔ یا چیزوں کا ملا ہوا نظر آنا (بیلاڈونا، سائیکوٹا نائٹرک ایسڈ۔ فاتی ٹولاکا) ایک چیز کا صرف نچلا حصہ صاف دکھنا اوپر کا آدھا حصّہ سیاہ معلوم ہوتا ہے (بایاں آدھا لائیکوپوڈیم) دیکھنے سے آنکھوں میں گرمی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خون نے بینائی کے عصب کو دبالیا ہے

کمزوری اور بوجھ کا آنکھوں میں احساس، آنکھ کے ڈھیلے میں دبانے والا درد، اوپر سے نیچے کی طرف اندرونی طرف داہنی آنکھ میں، جس کی حرکت کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے آنکھوں میں مسلسل پانی آنا (یوفریشیا) صبح کو آنکھوں کا چپکنا (الیمنتھس، کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم۔ مرک، سلفر) پپوٹوں میں جلن آنکھوں کے اندرونی کونوں میں جلن اور سوئیوں کا چبھنا اور خارش۔ بینائی چاند کی روشنی میں اور بہت دنوں کے بعد بہتر معلوم ہوتی ہے چیزیں چھوٹی دکھائی دیتی ہیں اور دور معلوم ہوتی ہیں۔ روشنی سے بے حد ذکی الحسی۔ آنکھوں کے گرد تمام جانب بجلی کے جھٹکے کا سا درد۔ نیز آنکھوں کے ڈھیلوں میں۔ آنکھوں کی گرد کی ہڈیوں میں شدید درد جالا یا ماڑا، پپوٹے کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے آبلے جن پر کھرنڈ بن جائیں، پلکیں گر جائیں۔

کان کانوں سے پچھلی ہڈی کے ابھار کا گل جانا۔ (کیپسیکم) کانوں سے بدبودار رطوبت کا اخراج (بودبسٹا) سننے کی قوت بڑھی ہوئی۔ کانوں میں درد، شوروغل کا برداشت نہ ہوسکنا گر راگ بھلا معلوم ہوتا ہے کان اور ناک میں خشکی کی وجہ سے سننے میں دقت، کانوں میں گرجنے کی سی آوازیں۔ مزمن، اعصابی بہرہ پن، کان کی نالی ہمیشہ مواد سے آئی ہوئی، کانوں میں جلن، بھنبھن اور خارش، گھسے ہوئے متورم جو چھونے سے درد کریں۔

ناک ناک میں زخم، نتھنے پپڑ اور نتھنوں میں درد۔ (نائٹرک ایسڈ) ناک سے سانس نہیں لی جاسکتی (آرم) ناک میں کھرنڈ۔ (انٹم کروڈم، گریفائٹس، کالی بائکرام، پلساٹیلا) زکام کی طرح ناک بند معلوم ہوتی ہے مگر سانس بالکل آسانی سے چلتی ہے۔ ناک میں جلن، خارش، تیزی، ناک میں پھوڑے کے سے درد کا احساس خصوصاً جب ناک کو چھوا جائے۔ ناک کی ہڈیوں میں درد۔ داہنے نتھنے کے نیچے نہ نتھنے میں سرخی اور ورم سونگھنے کی قوت بڑھی ہوئی۔ ہر چیز میں بو زیادہ محسوس ہوتی ہے (اگریکس، کونائٹ، کالنیا، بیلاڈونا، کولچیکم، ہیپر سلفر، لائیکوپوڈیم) ناک صاف کرنے سے بدبو۔ ناک کی ہڈیوں کے زخم اور ہڈیوں کا گل جانا (کلکیریا کارب، مرک) ناک میں سوراخ کرنے والے درد، جس کی زیادتی رات کے وقت ہو ناک اور منہ سے ناقابلِ برداشت بو، نتھنوں کی نالیوں کے پچھلے حصّہ سے بلغم کا اخراج، زکام جس میں رطوبت انڈے کی سفیدی کی طرح گاڑھی ہو اور بلبلا چھینکیں ناک، سرخ اور متورم۔

چہرہ چہرے کے بائیں جانب کھینچنے والا، درد چیرنے والا درد کنپٹیوں اور رخسار کی ہڈیوں میں چیرنے اور کھینچنے والا درد۔ چہرے کی ہڈیوں کا ورم اور رخسار کی ہڈیوں کے زخم۔ ایک رخسار پر ورم جبڑوں میں درد کے ساتھ۔ تھوک کے غدودوں میں ورم اور درد۔ (آرم کلکیریا کارب، آئیوڈیم، رسٹاکس) چہرہ پیاپیشانی پر خارش کے باریک دانے چہرہ پھولا ہوا اور چمکدار جیسے چہرہ پر پسینہ ہو۔ چہرہ نیلگوں، رخسار کی ہڈی میں شدید چبھن۔

منہ دردِ دانت، جس میں گرمی و ورم کے ساتھ، دانتوں کا ہلنا، مسوڑھوں پر زخم رخساروں کے ورم کے ساتھ رات کے وقت دانت کا درد جس کو ٹھنڈی ہوا منہ میں کھینچنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے مسوڑھے متورم سیاہی مائل سرخ جو چھونے سے یا کھاتے وقت پھوڑوں کی طرح درد کریں اور جن سے خون بہے۔

منہ سے بدبو۔ (آرنیکا، ہیپر سلفر، آئیوڈیم، کریازوٹ، مرک، نائٹرک ایسڈ، پلساٹیلا) جیسے خراب شدہ پنیر سے آتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا یا بدبودار (آرنیکا، ہیپر سلفر، مرک، پلساٹیلا) تالو کی ہڈیوں میں زخم تالو میں چیرنے والا درد

زبان میلی، خشک اور زخمی۔ ذائقہ کڑوا یا متعفن، ذائقہ ندارد۔ اور اس کے ساتھ زبان نہ ہل سکے (جو چمڑے کی طرح سخت ہو جائے) زبان اور منہ پر چھوٹے چھوٹے زخم، عالم شباب میں لڑکیوں کے منہ سے بو۔

حلق۔ گلسوڑوں میں درد جیسے دبائے گئے ہوں یا چھونے سے زخم کا سا درد ورم، جبڑے کے پیچھے والے غدود میں سے یا بغیر نگلنے کے درد، ورم، غدودوں میں درد اور زخم، پانی پینے سے پانی ناک کے راستہ نکل جاتا ہے۔ نگلتے وقت حلق میں سوئیاں چبھیں، بلغم نکالنا مشکل ہو۔ غدود متورم اور سرخ سخت تالو میں سوراخ کرنے والا درد۔ تالو اور ناک کی ہڈیوں کا سڑنا

معدہ خوراک سے خصوصاً گوشت سے تکلیف ہوتی ہے، قہوہ پینے کی بے حد خواہش، بھوک اور پیاس کی زیادتی۔

معدے میں درد۔ جیسے بھوک لگنے سے ہوا ہو بے حد پیاس اور بھوک، معدہ میں متلی اور درد کے ساتھ معدے کے ہر دو جانب ورم اور اس میں چھونے سے درد ہوتا ہے۔ معدے میں جلن اور گرم ڈکار، جلن اور کاٹنے کے سے درد پسلیوں کے پیچھے بائیں جانب معدہ کے درد۔ یہ درد سانس باہر نکالنے سے بڑھ جاتے ہیں بے حد بھوک اور پیاس معدے میں متلی کے ساتھ دوپہر کے وقت نیم معدہ کے قریب دباؤ، متلی میں جلن اور گرم ڈکاریں۔ ڈکاروں سے دھڑکن کو آرام ملے، دماغی محنت سے متلی۔

شکم۔ شکم کے داہنی طرف جلن اور کاٹنے کے سے درد۔ ریاح کا اجتماع اور گڑگڑ نا ڈکار بود ج، ہپاٹنا لائیکو پوڈیم) شکم میں نفخ، ریاح سے شکم میں اینٹھن۔ آتشک یا پارہ کے استعمال سے گلٹی کے غدودوں میں ورم۔ ملت کو ریاحی درد۔ بدبودار ریاح کا کثرت سے اخراج۔ شکم میں بھاری پن۔ ہاتھ اور پاؤں برف کی سے ٹھنڈے۔ شکم کے اعضاء کی خرابیوں کی وجہ سے پیدا شدہ شکم کا استسقاء۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کی زیادتی مبرز میں، رات کے دست، رات کے دست مبرز میں جلن کے ساتھ قبض پاخانہ سخت، بڑا اور سدے دار، قبض زیادہ تر حیض کے دوران، بدبودار ریاح کا اخراج۔ بواسیر، مبرز کی نزلاوی کیفیت کے ساتھ قبض، پاخانہ کے دوران بیرونی مسوں سے خون آئے۔

مثانہ پیشاب کا بند ہو جانا۔ اور پیشاب کی خواہش کے ساتھ مثانہ میں درد اور بوجھ پانی کے سے پیشاب کا بار بار ہونا، پیشاب گاڑھا، مکھن نکالے ہوئے دودھ کی طرح جس میں گاڑھا مواد ہوتا ہے پیشاب کی مسلسل حاجت، پیشاب استسقائی کیفیتوں میں صاف اور سونے کے رنگ کا، یرقان میں مقدار میں کم، اور بھورا مائل بھورا۔ مثانہ کا فالج پیشاب کے رک جانے کے ساتھ۔

آلات تناسل مردانہ۔ داہنا خصیہ متورم، جس کو چھونے یا سینے سے کھینچے اور دبانے والا، چوٹ کا سا درد ہوتا ہے۔ خصیوں کا ورم اور ان میں سخت گانٹھیں (کونیم، روڈوڈینڈرن، پلساٹیلا) رات کو اس تادگی اور احتلام، (فاسفورک ایسڈ) ہوا بیض نفسانی حصے سے زیادہ بڑھی ہوئی خواہش اور عضو کی کمزوری، فوطوں میں پانی بھرنا آتشک کی گلٹی، اور آتشک کے زخم، گلٹیوں کے غدود پک جائیں، ٹھکیں، کمزور اور لاغر ہوتے جانے والے لڑکوں میں خصیے غیر نشو و نمایافتہ فوطوں پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ شکم میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حیض شروع ہونے والا ہے رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا اور اس میں سخت گلٹیوں کا پڑ جانا۔ رحم کی تکالیف میں خودکشی کے ارادے حیض یا تو دیر میں ہوتا ہے یا بالکل کم یا بالکل نہیں ہوتا، حیض سے پہلے بغلوں کے غدودوں کا ورم، حیض کے دوران درد شکم اور کا بخ کا نکلنا سیلان رحم زیادہ مقدار میں۔ تیز سوزش پیدا کرنے والا، زرد گاڑھا سفید (اس میں بو نہیں آتی) چلنے سے زیادتی بحالت حمل یرقان اور خودکشی کی طرف رغبت۔

بانجھ پن۔ آتشکی تاثر والی مستورات میں، نیز غیر نشو و نما یافتہ مستورات میں جو دماغی طور پر اپنے بانجھ پن کی وجہ سے ہمیشہ غمگین رہیں۔ حیض کا نہ ہونا رحم اپنی جگہ سے گرا ہوا اور غدہ کا نہ بڑھنا۔ شرم گاہ کی نالی بے حد ذکی الحس ہو۔

دودھ نہ آئے زچگی میں محنت کرنے کے بعد، سیلان خون کے بعد دھڑکن۔ درد زہ کے دوران مریضہ بے حد پریشان ہو جائے اور کھڑکی سے چھلانگ کر اپنے آپ کو ختم کرنا چاہیے۔

آلات تنفس دم پھولنا، مسلسل گہری اور لمبی سانس کا لینا۔ مریض کافی ہوا نہیں حاصل کر سکتا (آرسنک، ہائم لیبرٹ، فاسفورس) خصوصاً رات کے وقت، اندر سانس کھینچتے وقت سینہ میں سوئیاں چبھنا، دم گھٹنے کے دورے سینہ کی اینٹھن کے ساتھ، سینہ کے ورم سے دمہ، رات کے وقت کھلی ہوا میں چلنے سے سینہ میں بہت تنگی، چہرہ نیلگوں، دھڑکن، بے ہوش ہو کر گر جانا۔

ہوا کی نالی اور سینہ میں بلغم کا اجتماع جو صبح کے وقت مشکل سے نکلتا ہے ناک سے آواز نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے رات کے وقت ہوا کی کمی سے کھانسی۔ صبح جاگنے پر کھانسی، زرد گاڑھا بلغم نکلتا ہے ہلکے بالوں والے آدمیوں میں صبح کا دمہ خصوصاً پارے (مرکری) کے استعمال کے بعد جس میں چہرہ نیلگوں ہو جائے یہ دمہ مرطوب موسم میں یا گرم ہوا میں ہو۔ صبح سو کے اٹھنے پر کھانسی لیس دار زرد بلغم کے ساتھ، ہر روز رات کے وقت غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک خشک، دورے والی اعصابی کھانسی۔

قلب اور نبض شدید دھڑکن، پریشانی، لرزہ اور خوف کے ساتھ (اکونائٹ) دل کے مقام میں درد جو بائیں بازوؤں میں انگلیوں تک پھیلتا ہے چلتے وقت دل دبتا ہوا محسوس ہوتا ہے دھڑکن کی وجہ سے چلتے چلتے رکنا پڑتا ہے نبض کمزور مگر تیز، درد، ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہو کر ہیں اور آخر میں قلب میں مجتمع ہو جائیں جس کی وجہ سے مریض کو سیدھا بیٹھنا پڑے، احساس جیسے قلب چند سیکنڈ کے لیے حرکت کرنا بند کر دیا ہے جس کے بعد فوراً ایک زور کی پھڑپھڑاہٹ کے ساتھ قلب کا فعل جاری ہو جائے۔

پیٹھ اور گردن گردن کے غدود متورم، گردن میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گردن کے عضلات چھوٹے ہو گئے ہیں، جھکنے سے اس درد میں زیادتی ہوتی ہے، کمر میں ڈنگ لگنے کے سے درد، ریڑھ کے نچلے حصہ میں درد، صبح کے وقت خاص طور پر کمر میں درد بہت زیادہ تیز ہوتا ہے اور بعض وقت اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض حرکت نہیں کر سکتا۔

اعضاء اعضاء سن ہو جاتے ہیں چلنے کی بہ نسبت لیٹے جانے سے زیادہ سن ہو جاتے ہیں، دھڑکن کے وقت بائیں بازو کو پکڑ لینا پڑتا ہے، اعضاء میں درد۔ ورم اور حرکت نہیں کر سکتے۔ جاگنے پر اعضاء میں جیسی صبح کے وقت

جاگنے پر اعضاء میں فالجی کھنچاوٹ۔ نیز سردی کھا جانے پر۔ کلائیوں اور رانوں کی ہڈیوں کی جھلیوں میں ورم ہڈیوں کا سڑنا۔ ناک کی، تالو کی اور کان سے کنپٹی کے پچھلے ابھاروں کی ہڈیوں کا سڑنا۔

ہاتھ اور پاؤں بائیں کندھے میں سوراخ کرنے کا سا درد، بازوؤں میں درد۔ کلائی اور ہاتھوں کی ہڈیوں میں تیز اینٹھن کا سا درد۔ انگلیوں کے جوڑوں اور ہڈیوں میں فالج کا سا درد، ہتھیلیوں میں خارش، داد، ناخن نیلے پڑ جاتے ہیں۔

صبح اور شام کے وقت رانوں میں شدید درد گھٹنوں میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کس کا باندھا ہوا ہے چلا نہیں جا سکتا۔ پیروں کی انگلیوں کی ہڈیاں تیز پیروں کی ہڈیوں میں سخت درد۔ ہڈیوں میں سخت گانٹھیں اور زخم احساس جیسے تمام خون نچلی ٹانگوں کی طرف آگیا ہے۔ ٹانگوں کا استسقاء۔

مخصوص خواص درد کو برداشت نہ کر سکنا (کیموملا، کافیا۔ اگنیشیا) ٹھنڈی ہوا کا برداشت نہ ہونا۔ (چائنا، کوکولس سیپیا، سلیشیا) ہسٹریا۔ ہسٹریا میں ہنسنے کے بعد دیگرے ہنسنا اور رونا۔ (اگنیشیا، نکس، موسکاٹا، فاسفورس) اعصابی کمزوری رنج پیدا کرنے والی پریشانی اور تحریک، ہڈیوں میں سوراخ کرنے والا درد، ہڈیوں کا سڑنا خصوصاً پارہ کے استعمال کے بعد تمام جسم پر سردی کا برداشت نہ ہو سکنا جسم میں خون کھولتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ درد چوٹ کا سا جس میں بہت تیز کھنچاؤ ہوتا ہے۔ اعضاء میں فالج کی سی کمزوری ہوتی ہے۔ یہ درد زیادہ تر جوڑوں میں ہوتا ہے۔ اور صبح کے وقت جاگنے پر لیٹے رہنے کی حالت میں مبتلا شدہ حصہ کو ننگا کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ مگر بستر میں سے اٹھ جانے سے یہ درد غائب ہو جاتا ہے۔ تکالیف خصوصاً در رات کے وقت بڑھیں۔

نیند مریض تمام رات جاگتا ہے۔ دن کے وقت نہ تو درد ہوتا ہے اور نہ سستی اور کمزوری چوروں کے خواب (آرنیکا بیلاڈونا، پلساٹیلا، سلفر) نیند میں سسکیاں بھرنا درد کی وجہ سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے مریض درد سے مایوس ہو جاتا ہے زندہ رہنا نہیں چاہتا، کھانا کھانے کے بعد غنودگی۔ صبح جاگنے پر کمزوری اور تھکاوٹ، آدھی رات کے بعد بے خوابی صبح کے وقت بستر میں کروٹ پیٹے جانے کا احساس۔

بخار نبض چھوٹی مگر تیز، رات کے وقت تمام جسم کا لرزہ، مگر لرزہ کے بعد نہ تو بخار ہوتا ہے اور نہ پیاس تمام جسم کا بالکل ٹھنڈا ہو جانا اور ناخنوں کا نیلا پڑ جانا متلی اور بعض وقت قے جس کے بعد کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے چہرے پر بخار مگر ہاتھ پیر ٹھنڈے، صبح کے وقت پسینہ کی زیادتی خصوصاً آلات تناسل پر۔

جلد شدید خارش جو پہلے تلوؤں میں شروع ہو اور پھر تمام جسم پر پھیل جائے شام سے نصف شب تک گہرے زخم جو ہڈیوں کو بھی ماؤف کر لیں۔ (خصوصاً پارہ کے ناجائز استعمال کے بعد) پیلے زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے چٹے جن میں ڈنک لگیں اور جلن ہو یہ چٹے کھلی ہوا کی نسبت مکان میں کم ہو جاتے ہیں۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

یہ دوا زیادہ تر خنازیری مزاج، یا سوداوی مزاج والوں کے لیے نیز آتشک کے مریضوں کے لیے یا پارہ کے استعمال کے بعد مفید ہے۔

کمی اور زیادتی اورم مٹیلیکم کی مخصوص علامت یہ ہے کہ اس کی تکالیف سورج غروب ہونے سے آفتاب نکلنے تک بڑھتی ہیں۔ تکالیف رات کے وقت، صبح سویرے، جاگنے پر اور سردی لگنے پر زیادہ ہوتی ہیں۔ بستر

میں داخل ہونے پر لرزہ ہوتا ہے۔

حرکت کرنے سے، چلنے اور گرم ہونے سے اس کی تکالیف میں کمی واقع ہوتی ہے بہت سی تکالیف صرف موسم سرما میں ہوتی ہیں۔

تعلق مقابلہ کرو۔

سٹلینجیا (آتشک میں) امونیا کارب، ارجنٹم مٹیلیکم، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، اسافوئٹیڈا (آنکھ کے گرد درد مگر اسافوئٹیڈا میں دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ پارہ سے ہڈیوں میں زخم اور ہڈیوں کا گل جانا) بیلاڈونا، کیپسیکم (کان سے پچھلے ہڈی کا ابھار کا گلنا۔ موٹاپن) کلکیریا کارب (رات کو خوف بلغمی اور سوداوی مزاج) کلکیریا فاس کوکولس (خالی پن کا احساس) چائنا اور کافیا (حد سے زیادہ تحریک) ہیپر سلفو آئیوڈیم، کالی بائی کرام (گہرے زخم خنازیری آشوب چشم، ناک میں بدبو، آتشک) کیوپرم (دمہ) ڈیجی ٹیلس، فیرم، گلونائن، کالی کارب، کالی آئیوڈائڈ (آتشک) کالی برومیٹم (دل کی تکلیف اور ادھر ادھر پھرنے کی خواہش) لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک۔ نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا (آنت اترنا، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا) پیلیڈیم، پلاٹینم، پلساٹیلا، ہیپائی جیلیا، سلیشیا، سیپیا، سلفر ٹیرنٹولا (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دل گھوم گیا ہے۔)

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے بیلاڈونا، چائنا، کوکولس، کافیا، کیوپرم، مرک، سولینم نائگرم، پلساٹیلا، سپائی جیلیا سے یہ دوا اثر زائل کرتی ہے مرک، کالی آئیوڈائڈ، سپائی جیلیا، نیز شراب کے دیرینہ اثرات کا۔

Aurum Muriaticum

اورم میوریٹیکم

CHEMICAL SYMBOL : $AuCl_3$; 303.58
SYNONYMS : Auric Chlorid; Chlorid of Gold; Muriate of Gold.
TRITURATION : 2x and higher.
Should be protected from light.

کلورائڈ آف گولڈ

اورم میوریٹیکم کا اثر جسم پر اور دماغ پر بہت زبردست ہوتا ہے وہ مریض جو دیرینہ آتشک کے بیمار ہوں جن کی ہڈیوں میں درد پیدا ہو چکا ہو۔ اور جن کی تکالیف رات کے وقت بڑھ جاتی ہوں یا جن کو پارہ (مرکری) بہت استعمال کرایا گیا ہو اس دوا سے مستفیض ہوا کرتے ہیں۔

بائی کی تکالیف میں چاہے وہ دیرینہ ہوں یا نئی، یا بائی کا بخار جس میں جوڑوں میں زیادہ تکلیف ہی ہو مگر بخار اور درد تو رفع ہو گیا ہو اور قلب میں تکلیف پیدا ہو چکی ہو یہ دوا اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

استسقائی کیفیتیں جو نوبتی بخار، یا لال بخار کے بعد قلب یا جگر کی تکالیف سے پیدا ہو چکی ہوں اور ان کے ساتھ پیشاب میں البیومن آتا ہو۔

اورم میوریٹیکم کا اثر قلب پر بہت ہوا کرتا ہے۔ شدت کی دھڑکن، دل میں پھوڑے کا سا درد۔ بھاری پن اور دل میں سختی کا احساس اور دل کی بیماری کے شدید اجتماعِ خون، نزلاوی اور غدودوں کی تکالیف بھی اس دوا میں پائی جاتی ہے۔ جسم کے مختلف حصص میں خصوصاً زبان اور آلاتِ تناسل پر دھبا سے نمودار ہوجاتے ہیں ہاضمہ کمزور ہوجاتا ہے۔ کھانے کے بعد دست آتے ہیں۔

اورم میوریٹیکم اینٹی سائیکوٹک ہے اس کے استعمال سے رکی ہوئی رطوبت (سوزاک کا مواد) پھر جاری ہوجاتا ہے۔ اس دوا سے اعصاب میں سختی اور اعصاب میں گلٹیاں پڑجانے کو بھی فائدہ ہوا ہے سن یاس میں اور سن یاس کے بعد رحم سے خون چاہے کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ آتا ہو بشرطیکہ مریضہ سوزاک کے مرض میں مبتلا رہ چکی ہو خصوصاً مفید ہوا کرتی ہے سخت جاڑا اور شدید بخار۔ نیز دق کے بخار کے واسطے بھی مفید ہے۔

یہ دوا خنازیری مزاج دموی و بلغمی مزاج دونوں کے واسطے مفید ہے پارہ کے مرکبات کی طرح سونے کے مرکبات بھی جسمانی ریشوں کو تحلیل کر دیتے ہیں دل کے فعل کو زیادہ تیز کر دیتے ہیں۔

سینہ کے اعصابوں میں ورم جلن دار زرد تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا۔ پیشانی کی ایک جانب سوئیاں چبھنے کے سے درد، سستی تھکاوٹ کام سے نفرت کے ساتھ

علامات

دماغ دماغی حالت عام طور پر اورم میٹیلکم سے ملتی جلتی ہے اس دوا میں بھی خودکشی کی طرف رغبت ہوتی ہے مریض ہر وقت اپنی خراب شدہ صحت کو سوچا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا حوصلہ پست ہوجاتا ہے۔ اور موت کی خواہش کرنے لگتا ہے زندگی سے بیزار، رونا اپنے پیشے سے نفرت، بے حد زیادہ چڑچڑا دنیا میں کوئی چیز اس کو خوشی نہیں دے سکتی جسمانی اور دماغی بے چینی پائی جاتی ہے

سر تمام سر میں مسلسل سوزش، جس کی بائیں جانب زیادتی ہوتی ہے سر گرم اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پیشانی پر کھنچاوٹ اور خارش، آتشک کے دردِ سر چکر کے ساتھ، سر کے پردوں کا ورم۔ دردِ سر ٹھنڈی چیزیں لگانے سے کم ہوتا ہے رات کو دردِ سر کی زیادتی۔

آنکھ بائیں آنکھ میں اعصابی درد، پپوٹوں کے کناروں کا دیرینہ ورم، آنسوؤں کے غدودوں کا ورم آتشک کی وجہ سے دیرینہ آشوبِ چشم صبح کے وقت پپوٹوں کا چپک جانا۔ رات کے وقت عصبی سکتہ میں بینائی ہلکی ہوتی ہے۔ آتشک اور لال بخار کے بعد بے صبری، آنکھوں میں سوزش پیدا کرنے والے درد، آنسوؤں کے غدود کا ناسور رگڑنے میں اچانک بینائی کا جاتا رہنا۔

کان رات کے وقت کانوں میں سوزش اور کانوں کے پیچھے خارش، کانوں میں گھنٹہ بجنے گرجنے اور بھنبھناہٹ کی سی آوازیں، بہرہ پن ہوجانے کے بعد کانوں کی تکالیف گانا سننے سے کم ہوتی ہیں۔ کانوں کے پیچھے اکوتہ۔

ناک ناک میں درد، خنازیری مزاج والوں کے ناک میں بدبو، ناک میں سرسراہٹ، سوزش۔ سرخی اور ورم ناک میں سرخی اور نتھنوں میں زخم۔ ناک میں خشک زرد، کھرنڈ اور ناک کے بند ہوجانے کا احساس، ناک کے زخموں

میں سے زرد پیپ لیوپس (ناک کی جلد پر دق کا زخم یا ناک پر سلی پھوڑا)

چہرہ چہرہ پر سرخی، بھوؤں کے اور سر کے بالوں کا گر جانا، داہنی رخسار کی ہڈی کا بڑھ جانا۔

منہ دانتوں کا ہلنا، دانتوں میں ناسور، دانتوں میں درد، زبان پر سخت گلٹیاں، مہاسے، آکلہ، زخم

حلق بار بار نگلنے کی خواہش، حلق میں بھر کا احساس، تھوک کی زیادتی، دھات کا سا مزہ

معدہ معدہ میں سوزش، کاٹنے اور سوئی چبھنے کا احساس، اینٹھن اور ہاضمہ کی کمزوری۔

شکم جگر میں سختی، تلی بڑھی ہوئی، شکم متورم، گھبریوں میں اکڑن، مجبر لیبل کے غدودوں کا بڑھ جانا۔

پاخانہ اور مبرز دست رات کے وقت زیادتی۔ کھانے کے بعد، آنتوں میں درد کے ساتھ۔

بواسیر۔ پاخانہ کے دوران خون کا سیلان، مسوں کا سخت ہونا۔ اور ان میں سے مواد کا آنا۔ مبرز میں سوزش پیدا کرنے والا درد۔ ناسور۔

آلاتِ تناسل مردانہ طاقتِ جماع کی کمی۔ خواہش جماع کی زیادتی، کمزوری پیدا کرنے والی استادگی حشفہ پر خارش جس کی وجہ سے نیند اچاٹ ہوجاتی ہے منی کی نالی میں کھینچنے والا درد۔ آتشک کے زخم سخت گلٹیوں کا پڑنا اور ان میں سے مواد نکلنا۔ عضو کے گھونگھٹ پر سے کنڈائی ہونا۔ بائیں خصیہ میں درد بھری کھنچن۔ جو اوپر گھبرے تک جائے اور دردوں کی صورت میں ظاہر ہو۔

آلاتِ تناسل زنانہ شرمگاہ سے مسلسل سیلان، شرمگاہ میں سوزش، سن یاس میں خون کی زیادتی بے حد رحم ہلکے زرد رنگ کا سوزش پیدا کرنے والا۔ نیز سیلان الرحم سے رانوں پر زخم ہوجاتے ہیں اور شرمگاہ میں کھجلی سوزاک کا سا مواد، دونوں گھبریوں میں ورم کے ساتھ۔

آلاتِ تنفس آواز کا بیٹھنا، بولنے میں دقت، سانس کا پھولنا، حنجرہ کے بند ہوجانے کا احساس آتشک سے اور زیادہ پارہ کے استعمال سے حنجرے کی تکالیف، سینے والی ہڈی کے نیچے درد۔ زور کی کھانسی، گاڑھے زرد بلغم کے ساتھ، سینہ میں پریشان کن سکڑن، دمہ جس کی زیادتی رات کو ہوتی ہے۔

ذات الجنب میں بائیں طرف سینہ کے درد، درد اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔

قلب دل کے مقام کے اوپر جلانے لگنے کا سا درد۔

ہاتھ اور پاؤں کلائیوں میں ورم۔ ہاتھوں میں کسی چیز پکڑنے سے جلانے کا سا درد۔ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں میں چیرنے والا درد۔

ٹانگیں متورم، رانوں میں درد، ٹانگوں پر سخت گلٹیوں کا پڑنا۔ ہڈیوں کی جھلی میں تپ محرقہ کے بعد درد اور ورم۔

مخصوص خواص سخت بے چینی، ہر لمحہ مریض جگہ بدلا کرتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پارہ کی طرح مریض ایک مقام پر نہیں رہ سکتا۔ سستی، کام کرنے سے نفرت۔ تمام جسم میں ناقابلِ بیان تھکاوٹ۔ جسم کے مختلف حصوں میں خاص طور پر بازوؤں اور ٹانگوں میں کھینچنے والے درد۔

کمی اور زیادتی علامات زینہ چڑھنے سے بڑھتی ہیں، ٹھنڈے پانی میں نہلانے اور ٹھنڈے موسم میں کم ہوتی ہیں، گرمی سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ مریض کپڑے اتار کر پھینک دیتا ہے۔

طاقت۔ تیسرا سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اکونائٹ، امونیم کارب، ارجنٹم میٹیلکم، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، بیلاڈونا، کیلیریا، کیلنبس سٹائیوا، فیرم، گلونائن لائیکوپوڈیم، مرک، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پلاٹینا، سلیشیا، سلفر۔

گندھک کے چشموں پر رہنا اور وہاں کا پانی استعمال کرنا سخت تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے بیلاڈونا کناس سٹائیو امرک سے۔

Aurum Muriaticum Natronatum

اورم میوریٹیکم نٹرونیٹم

CHEMICAL SYMBOL : Au Cl_3 NaCl; 362.04

SYNONYMS : Aurum et Natrum Muriate; Sodium Auro Chlorid. Chloride of gold and sodium.

TRITURATION : 1x and higher.

کلورائیڈ آف گولڈ اینڈ سوڈیم

اورم میوریٹیکم نیٹرونیٹم میں سوراخ کرنے والے درد شروع سے آخر تک پائے جاتے ہیں بائیں آنکھ کے اوپر کھوپڑی، سینہ، رانوں اور ہڈیوں میں عموماً یہ درد دیکھنے میں آتے ہیں تکالیف سرد مرطوب موسم میں اکتوبر سے موسم بہار تک دردسر بڑھتی ہیں۔

زبان پر چھالے، سفید دست (یرقان میں) گردوں میں ورم، آتشک کے زخم، زخم اور چھالے آتشک کی گلٹی، خصیۃ الرحم پر سخت گلٹیاں، رحم کے ایک جانب گلٹی اور دوسری طرف کا گل جانا، سوزش پیدا کرنے والا تیز سیلان الرحم۔ زنانہ آلات تناسل پر چیچک کے سے آبلے۔ پستانوں یا رحم میں آکلہ، دیرینہ گنٹھیا بائی کے درد خنازیر تمام تکالیف آرام کرنے سے بڑھتی ہیں۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں کہ "اگر اس مرکب (اورم میوریٹیکم نیٹرونیٹم) کو زیادہ مقدار میں دیا جائے تو اس سے شدید قسم کے شکم کے درد پیدا ہوتے ہیں اور ان دردوں کے ساتھ اینٹھن، کپکپی کے دورے بے خوابی اور شدید قسم کے عضو تناسل کی استادگی اور بیہوشی ہوتی ہے اس مرکب سے فم معدہ میں درد، متلی، بھوک کا نہ ہونا اور قبض بھی پیدا ہوتا ہے۔ قبض ہائیڈراسٹس کی طرح صرف نزلہ میں ہوا کرتا ہے۔ میں نے اس دوا سے اعصابی بدہضمی اور درد کھانے کے بعد دست، نیز یرقان میں بھی کامیابی حاصل کی ہے اس دوا کا ابتدائی اثر خصیۃ الرحم و رحم میں تحریک اور حیض قبل از وقت، اسقاط حمل کا ہوتا رہنا، خواہش نفسانی کا حد سے زیادہ بڑھ جانا، رحم پر زخم اور رحم کا ورم ہوتا ہے جس کے واسطے اس دوا کو ہومیوپیتھک کی اونچی طاقتوں میں استعمال کرنا چاہیئے، اثر ثانی اس کا یہ ہوتا ہے کہ حیض کم ہوتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا ہے خواہش نفسانی کم ہو جاتی ہے خصیۃ الرحم کے بڑھ جانے سے یا کمزوری پیدا ہو جاتے سے

یا بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے، ان تکالیف کے واسطے چھوٹی طاقتوں کا (۱x سے ۳x تک) استعمال کرنا چاہیئے، اس دوا کو زچہ کے عفونتی بخار اور زچہ کے عفونتی بخار میں دماغی خرابی، خواہش نفسانی کی زیادتی کے ساتھ خصیۃ الرحم کا ورم اور سلسلہ شکم اور آنتوں میں درد، خودکشی کی خواہش میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر برنٹ کا خیال ہے کہ رحم کے گومڑ کے واسطے یہ مرکب سونے کے تمام مرکب سے بہتر ہے۔

آتشکی چھیل، نچلے جبڑے کی ہڈی کی جھلی میں ورم، خصیوں میں ورم، نظام عصبی کی خرابی سے پیدا شدہ ہائی بلڈ پریشر۔

علامات

سر۔ سر میں شدید سوراخ کرنے کے سے درد زیادہ تر آنکھوں کے اوپر، ہر روز صبح کو آنکھوں میں بھاری پن پیشانی اور سر میں ہلکا درد، یہ درد سہ پہر تک رہتا ہے اور شام کو اس میں کمی ہوتی ہے ناک کی رطوبت تیز سوزش و خارش پیدا کرنے والی اور بدبودار ہوتی ہے۔ سر کے بالوں کا گرنا۔

آنکھ۔ نیم بصری (آنکھ میں بغیر کسی ظاہری تکلیف کے) آشوب چشم، خنازیری، آکلہ کی وجہ سے۔

ناک۔ زخم، ہڈیوں کے زخم اور ہڈیوں کا گلنا۔ ناک سے بدبو، ناک کا ورم (خنازیری) اگر مریض کو زکام ہو جاتا ہے تو ناک پر زہرباد شروع ہو جاتا ہے۔

منہ۔ دانتوں کا ہلنا، دانت ہلے معلوم ہوتے ہیں، مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں اور پیچھے سامنے دانتوں کے پیچھے تالو میں ورم اور سرخی۔ زبان سفید، زبان پر چھالے، زبان کی نوک میں جلن، منہ سے تھوک بہنا، زبان میں سختی اور اس میں سوئیاں چبھیں۔

شکم۔ شکم کے دائیں جانب بوجھ، استسقاء

پاخانہ اور پیشاب۔ پاخانہ چکنی مٹی کی طرح۔ بسوں کا نمودار ہونا جو باہر نکل آئیں اور درد کریں۔

آلات تناسل مردانہ۔ عضو کے اگلے پردہ پر زخم اور ان کے گرد گلٹیاں، عضو پر کھا جانے والے یعنی گلا دینے والے گہرے زخم۔

آلات تناسل زنانہ۔ رحم پر زخم اور گلٹیاں، خصیۃ الرحم کا بڑھ جانا، سیلان الرحم تیز، سوزش پیدا کرنے والے آلات تناسل پر چیچک کے سے آبلے۔ زخم پر گلٹیاں پڑ جانے کی وجہ سے اسقاط حمل (اگر آتشک کی مریضہ کو دوران حمل یہ دوا دی جائے تو مرض کا کوئی اثر ہونے والے بچہ پر نہیں ہوتا) رحم اور پستانوں پر آکلہ اور زخم، رحم کی گردن میں سختی، رحم کی جھلی کا مزمن ورم اور رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا۔ رحم تمام پیڑو کی جگہ کو گھیرے۔ خصیۃ الرحم میں سختی خصیۃ الرحم میں استسقاء۔

قلب۔ نیند میں دل کے فعل کی بے قاعدگی اور سانس پھولنا، کھڑے ہونے کے دوران شدید دھڑکن اور دباؤ کا احساس۔

پیٹھ اور گردن۔ سر جھکانے سے گردن کی گرہوں میں کڑکن۔ گردن کی پشت کی جلد میں سوزش پیدا کرنے والے درد گردن سے گرمی شروع ہو کر سر اور رخساروں میں جاتی ہے گردن کی بائیں جانب سے درد شروع ہو کر کندھے

تک جاتا ہے اور اسی درد میں گردن داہنی طرف جھکانے سے تکلیف بڑھتی ہے اور بعض وقت آرام کرنے کی حالت میں یہ درد ناقابل برداشت ہوجاتا ہے پیٹھ پر چیچک کے سے آبلے۔

ہاتھ اور پیر۔ داہنی بغل کی جلد میں سوزش، بازو اور کہنیوں نیز ہڈیوں میں سوراخ کرنے والا درد، ہاتھ کی انگلیوں کے سروں پر سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

رانوں گھٹنوں اور پنڈلیوں کی ہڈی (پہلے داہنی طرف) میں درد، پیروں کی انگلیوں میں درد۔

جلد۔ تمام جسم پر ناقابل برداشت خارش جس کے بعد خارش کے دانے پیدا ہوتے ہیں۔ یرقان۔

بخار۔ پیٹھ پر جاڑا اور یا دو نمایاں ہوتا ہے جلد پر نمایاں بخار پسینہ صرف جسم کے آدھے داہنے حصہ پر پسینہ کی زیادتی۔

طاقت۔ نمبر ۲x سے ۳x تک، نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک۔ پرانی بیماریوں میں نمبر ۲۰۰ اور اوپر۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ارجنٹم نائٹریکم۔ آرسنک البم یاگا۔ برائی اونیا۔ کروٹن ٹگ، کونیم، گریفائٹس، ہیپر، آیوڈیم۔ کالی بائی کرام، کالی آیوڈم لائیکوپوڈیم، مرک۔ نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، سلفر، تھوجا۔

Aurum Muriaticum Kalinatum

اورم میوریٹیکم کالی نیٹم

CHEMICAL SYMBOL : K. Cl, $AuCl_3$ $2H_2O$
SYNONYMS Double Chloride of Potassium and Gold.
TRITURATION : 1x and higher.

کلورائڈ آف پوٹاشیم اینڈ گولڈ

ڈاکٹر برفورڈ رحم سے خون کی زیادتی اور رحم کے سخت ہوجانے کے واسطے اس دوا کو مفید بتلاتے ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۱x سے نمبر ۳ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ اورم میوریاٹیکم نیٹرونیٹم، ہائیڈراسٹین میوریٹیکم۔

Auruntium

اورنشیم

NATURAL ORDER : Rutaceae.
SYNONYMS : Citrus Vulgaris; Orange; Santara.
PARTS USED : The peels.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(سنگترہ)

ایلوپیتھی میں اس کا عرق (ٹنکچر) بطور بیٹر ٹانک (کڑوی اور مقوی دوا) کے استعمال ہوتا ہے۔ اعصابی تکالیف

اور کئی قسم کا اعصابی درد اس دوا سے پیدا ہوتے ہیں، نیز جلد پر بھی بہت سی علامات اس کے حلقۂ اثر میں آتی ہیں۔ ہاتھوں میں نمارگی سرخی اور ورم۔ بوڑھے آدمیوں کی تکالیف جسم کے ٹھنڈا ہونے اور جاڑے کے ساتھ۔

علامات

دماغ۔ حد سے زیادہ تحریک۔

سر۔ داہنے آدھے سر کا درد۔

چہرہ۔ چہرہ کا اعصابی درد خصوصاً کنپٹیوں داہنی کنپٹیوں میں گولے لگنے کا اور زور چبنے والا۔

دانت۔ مسلسل دانت کا درد، دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے اور گر جاتے ہیں۔

حلق۔ حلق میں کچھ اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس سے دم گھٹ جاتا ہے عجیب قسم کا حلق میں ذائقہ جو کئی دن تک رہتا ہے اور بعض وقت اس سے نیم کی سی بے ہوشی ہوجاتی ہے۔

مثانہ۔ گردوں اور مثانہ میں درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا خون بہت زیادہ ہوتا ہے۔

سینہ۔ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں درد۔

قلب۔ دھڑکن۔

مخصوص خواص۔ یہ دوا بوڑھے آدمیوں کی تکالیف خاص کر جاڑے کے واسطے مفید ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایک سنگترہ ناشتہ سے پہلے کھالیا جائے تو شرابیوں کی شراب کی خواہش کو کم دیتا ہے۔

جلد۔ عام جسمانی خارش یا محض بازوؤں میں خارش، جس میں ہاتھ سرخ اور متورم ہوجاتے ہیں، دانے اور خارش کی دیگر علامات ٹھیک لال بخار کی طرح۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو روٹا، اگنیشیا۔

Oreodaphne Californica

اوریوڈفنے کالی فورنیکا

NATURAL OREER : Lauraceac.
SYNONYMS : Mountain Laurel; Spice Bush; Balm of Heaven
PARTS USED : Leaves.
TINCTURE :

یہ دوا اعصابی درد سر، حرام مغز کے پردوں کا ورم، دست اور آنتوں کے درد میں مفید ہے، گردن اور گدی میں درد جو نیچے کندھوں کی ہڈیوں کو جائے۔ سر میں بے حد جاری رہن سر کو مسلسل حرکت دینے کی خواہش کے ساتھ جس سے کوئی آرام نہ ملے۔

علامات

سر۔ چکر جس کی زیادتی جھکنے سے یا حرکت کرنے سے ہوتی ہے سردرد۔ پپوٹے بھاری اور تشنج شدہ۔ درد دونوں آنکھوں کے حلقوں میں اندرونی جانب دباؤ کے ساتھ خصوصاً بائیں طرف جو دماغ میں سے گزر کر کھوپڑی پر اور وہاں سے گدی میں جاکر رکتا ہے۔ اس درد کی زیادتی روشنی سے، شوروغل سے آواز سے ہوتی ہے اور آنکھیں بند کرنے اور چپ چاپ لیٹے رہنے سے کمی ہوتی ہے۔ مسلسل گردن اور گدی کے مقام میں درد جو شانے کی ہڈیوں میں ہوتا ہوا ریڑھ کے ستون میں اور پھر سر میں اور کانوں میں پہنچتا ہے۔ سر میں بہت بھاری پن جس سے سر کو لگاتار ہلانے کی خواہش ہوتی ہے مگر سر کی حرکت سے درد کو آرام نہیں ہوتا۔ پپوٹوں کا نہ اٹھ سکنا۔ تشنج

معدہ۔ ڈکاریں تلی اور لرزہ کے ساتھ

طاقت۔ نمبرا سے نمبر ۳ تک مدر ٹنکچر سے تھا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

Origanum Marjorana

اوری جینم

NATURAL ORDER : Labiatae.
SYNONYMS : Sweet Marjoram.
PARTS USED : The entire plant.
Tincture :

مستورات میں تمام قسم کی خواہشات نفسانی کے جوش کو اس دوا سے درست کیا گیا ہے علامات اس میں یہ ہیں: غمگینی جس کے فوراً بعد خوش دلی اور شادی کے خیالات۔ مباشرت کے خواب۔ مباشرت کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خواہش۔ پستانوں کی گونڈیوں میں ورم خارش اور پستانوں میں درد۔

ڈاکٹر بیرنگ لکھتے ہیں کہ: میں نے عورتوں اور مردوں دونوں کی خواہش نفسانی کی تحریک کو اس دوا سے ٹھیک کیا ہے: ڈاکٹر ولیم بورک لکھتے ہیں کہ: یہ دوا نظام عصبی پر عموماً اثر کرتی ہے۔ جلق اور بڑھے ہوئے نفسانی جذبات اور مشت زنی کو درست کرتی ہے۔

عجیب احساسات یہ ہیں: بھاگ جانے کی خواہش۔ سر میں حدت جوں جوں حدت اور مشت زنی بڑھتی ہے سر ادھر ادھر گھومتا ہے۔

علامات

دماغ۔ تمام دن غمگینی۔ رات کو زندہ دل۔ حد سے زیادہ خوشی شادی کے خیالات اور دوڑنے کا جذبہ مباشرت کے دل خوش کن خیالات اور آلات تناسل میں شدید تحریک۔

سر۔ شام کے وقت لیٹ جانے سے چکر کنپٹیوں میں درد۔ سر میں حدت۔ جونہی حدت بڑھے سر خود ایک جانب سے دوسری جانب ہلنے لگے۔

ناک۔ ناک کی نوک میں سکڑن اور سرسراہٹ۔

معدہ۔ بھوک کا نہ رہنا۔ شب کو بے حد پیاس۔ ہچکی

شکم۔ شکم میں شدید درد رات کو نیند سے بیدار کر دیتا ہے۔

مثانہ۔ پیشاب کی باربار حاجت۔ رات کو کئی بار پیشاب کے لیے جاگنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ احتلام مشت زنی کی عادت۔

آلات تناسل زنانہ۔ جماع کی حد سے زیادہ خواہش۔ خواہش نفسانی کی دیوانگی۔ خواہش نفسانی کی اس قدر زیادتی کہ ناجائز حرکتیں کرنے پر مجبور ہو۔ جوش نفسانی سے سیلان الرحم۔ بانجھ پن، رحم میں ریاح۔ جلق (انگشت زنی) سے ایک قسم کی دیوانگی۔ خواہش نفسانی کی زیادتی کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائے۔ شہوانی خیالات اور خواب

سینہ۔ پستانوں کی گھنڈیوں میں ورم اور خارش۔ پستانوں میں درد۔

کمر۔ شانے کی ہڈی کے نیچے درد۔

مخصوص خواص۔ حد سے زیادہ جسمانی کمزوری، بے چینی، خواہش نفسانی کی تحریک سے پیدا شدہ اختناق الرحم۔ بانجھ پن، سیلان الرحم

نیند: نینکاڈر کی وجہ سے بار بار اچاٹ ہونا خواب ستکرانہ۔ مباشرت اور عیاشی کے یا خواہش نفسانی کو جوش میں لانے والے۔

کمی اور زیادتی۔ علامات شام کے وقت لیٹ جانے پر چکر اور رات کے وقت پیاس کی زیادتی بڑھتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

لڑکیوں کے جلق میں، گریشی اولا۔

جلق، بھاگنے کی خواہش، سر میں گرمی اور سر کی حرکت۔ پستانوں کی تکالیف میں: بیوفو، دوڑنے کے جذبہ کے لیے: آئیوڈیم۔

دنیز مقابلہ کرو۔

فیرولا گلوکا (عورتوں میں حد سے زیادہ نفسانی خواہش، گدی میں برف کی سی ٹھنڈک) پلاٹینا، ویلریانم کینتھرس ہیومس، جیلونائس۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

Ornithogalum Umbellatum

اورنیتھوگالم امبیلیٹم

NATURAL ORDER : Liliaceae.
PARTS USED : Entire Plant.

یہ دوا پرانی معدہ کی خرابیوں اور شکم کی تکالیف از قسم آنتوں کے آکلے، معدے کے آکلہ میں بہت مفید ہے۔

اس دوا کا اثر پائی لورس (معدے کے نیچے کا مخرج جو آنتوں سے ملتا ہے) پر ہوتا ہے جس میں یہ دوا سکڑن پیدا کرتی ہے اور بڑی آنت میں ابھار ہو جاتا ہے۔

حد سے زیادہ کمزوری اور سستی کی وجہ سے رات بھر مریض بے چین رہتا ہے۔

ڈاکٹر کوپر اورنیتھوگالم کے متعلق لکھتے ہیں "میں نے یہ علم کہ یہ دوا آکلہ میں فائدہ کرتی ہے اس طرح حاصل کیا کہ ایک مریضہ بعمر ۴۵ سال نے خود سری مزاج کی تھی جس کا ہاضمہ کمزور تھا اور کئی بار ذات الجنب کا شکار ہو چکی تھی، دق الریہ کا بھی اس کے متعلق شک تھا۔ ہاضمہ اس قدر خراب تھا کہ وہ خوراک کی خوشبو بھی نہ برداشت کر سکتی تھی۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کے وقت کھائی اسی رات کو معدہ اور آنتوں میں نفخ پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کو متعفن ڈکاریں آنے لگیں، نفخ اس قدر زیادہ تھا کہ بیچاری کو اپنے کمر کے کپڑے بھی ڈھیلے کرنے پڑے اس کے ساتھ ہی بے حد دماغی اور جسمانی کمزوری محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ خودکشی کی بھی رغبت پیدا ہو گئی رات بھر سستی اور قے رہی۔ سینہ میں اور معدے میں بھی درد اور خالی پن معلوم ہوتا تھا جس کا احساس کئی روز تک متواتر ہوتا رہا مگر جوں جوں وقت گذرتا گیا مریضہ اچھی ہوتی گئی اور مریضہ کی نہ صرف ہاضمہ اور معدہ کی شکایت دور ہو گئی بلکہ جسمانی طور پر مریضہ بالکل تندرست ہو گئی اورنیتھوگالم تکلیف کے اکثر مریضوں کے اندر پہنچ کر فوراً پائی اور رس اینٹھن کی سکڑن پیدا کر دیتی ہے آنتوں میں ریاح سے ابھار پیدا ہو جاتا ہے اور جب غذا پائی اور رس سے آنتوں میں جانے لگتی ہے تو حد درجہ کا درد پیدا ہو جاتا ہے:

آکلہ اور آکلہ کی علامات کا ڈاکٹر کوپر نے جن کے مشاہدہ کا مندرجہ بالا اقتباس دیا گیا ہے حوالہ دیتے ہوئے ایک مریض کے متعلق لکھا ہے جو بدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ مریض کی عمر چالیس برس کی تھی اس کے معدہ میں آکلہ تھا جس کا اپریشن ہسپتال میں کیا گیا۔ اپریشن کرتے وقت یہ معلوم ہوا کہ آکلہ سے معدہ کی بہت سی جگہ گھری ہوتی ہے اور تمام جگہ کو کاٹ دینا مریض کی زندگی کے لیے خطرناک ہے اس وقت اپریشن نہ کیا گیا بلکہ جو حصہ شکم کھولا گیا تھا اس کو دیں سی دیا گیا۔ ڈاکٹر کوپر نے اس مریض کو ۲۲ جولائی ۱۸۹۸ء کو دیکھا مریض اس وقت بستر میں جان کنی کی سی حالت میں تھا وہ زیادہ وقت تک کوئی چیز اپنے معدہ میں نہ رکھ سکتا تھا گرم غذا کھانے سے تکلیف کم ہو جاتی تھی مگر ٹھنڈا پانی پینے سے بڑھ جاتی تھی، درد رات کے وقت زیادہ ہو جاتے تھے۔ وہ معدے سے شروع ہو کر ہاتھوں اور کندھوں کے درمیان آیا کرتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی لوہے کا ٹکڑا شکم اور سینہ میں اوپر کی طرف دبایا جا رہا ہے، شکم لیٹے کے ذرا نیچے ابھرا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ زبان سرخ، پیچھے کی طرف میلی، قبض مگر کبھی کبھی دست بھی آ جاتے تھے۔ مریض کا باپ ۔۔۔ برس کی عمر میں معدہ میں زخم ہونے سے مرا تھا۔ ستمبر ۲۰ جولائی کو صبح سویرے کوپر نے اورنیتھوگالم مدرٹنکچر کی ایک خوراک دی اس دوا کے بعد درد بڑھ گیا اور دوسرے دن ۳ بجے صبح مریض درد سے پاگل معلوم ہوتا تھا اور پھر ایک بجے بعد دوپہر اس کو پاخانہ ہوا، تین بجے صبح اس نے کاربوویج، ہر گھنٹہ پر استعمال کرنا شروع کیا۔ ۲۶ جولائی ۱۸۹۸ء کو اس دوا یعنی کاربوویج کا استعمال مریض نے بند کر دیا کیونکہ مریض کا خیال تھا کہ اس سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ اب درد تمام جسم میں پہنچتا تھا ۲۷ جولائی ۱۸۹۸ء کو جھاگ دار رطوبت بذریعہ قے نکلنی شروع ہوئی جس سے مریض کے درد میں افاقہ ہونے لگا۔ ڈاکٹر کوپر نے

یہ سمجھ لیا کہ دوا نے اصل مرض کی اب بیخ کنی شروع کی ہے مگر اس کا اثر کار بودیج نے کچھ روک دیا ہے اس واسطے کوپر نے اورنیتھوگالم کی دوسری خوراک ۲۰ جولائی کو بھیجی جو مریض نے شام کے وقت پی، دوا پینے کے فوراً ہی بعد مریض کو سیاہ لعاب دار رطوبت کی قے شروع ہو گئی، جس سے نہ صرف درد میں افاقہ ہوا بلکہ عام جسمانی صحت بھی بڑھنے لگی، مریض نے ۲۹ اگست کو بتایا کہ سوائے کبھی کبھی معدہ کے نچلے حصہ میں درد کے باقی ہر طرح سے اچھا ہے۔ ہاں البتہ یہ شکایت کرتی ہیں رات بھر نہیں سو سکتا کیونکہ اعضاء میں ریگن کا احساس ہوتا ہے نیز بیٹھنے سے ٹانگیں اور پیرسُن ہو جاتے ہیں اسی لیے آرام سے نہیں بیٹھا جا سکتا اگر پڑھنا بھی ہو تو بھی چل کر پڑھنا پڑتا ہے پیروں میں بھی درد ہوتا ہے اور متورم بھی ہو جاتے ہیں۔ ایک خوراک ۹ ستمبر کو دی ۱۸ کو مریض نے بیان کیا کہ پہلے سے بہتر بائیں ٹانگ اور پاؤں میں درد تو ہے مگر اس قدر زیادہ نہیں، معدہ میں معمولی درد ہے مگر ورم میں زیادتی ہے ڈاکٹر کوپر نے پھر اس کو ۳۰ ستمبر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دوا پینے کے بعد پاؤں اور ٹخنوں پر ورم زیادہ ہو گیا تھا مگر آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا، ۳۰ ستمبر کو داہنی ٹانگ میں چوٹ کا سا درد محسوس ہوا۔ اب ورم اور درد ٹانگ (داہنی) میں زیادہ تھا اور دبانے سے ورم میں گڑھا پڑ جاتا تھا کھانے سے یہ احساس ہوتا تھا کہ معدہ پھٹا جاتا ہے کچھ ریاح بھی تھے مگر پاخانہ باقاعدہ ہوتا تھا پھر ایک خوراک دی گئی اور کوپر کو یقین ہو گیا کہ یہ دوا سیدھی آکلہ پر اثر کر رہی ہے اور ماؤف جگہ سے چھڑا رہی ہے۔ ڈاکٹر کوپر بتلاتے ہیں کہ چند دنوں میں مریض میرے پاس آیا وہ بڑی پریشانی میں تھا اور اپنا پاجامہ ہٹا کر اس نے اپنی ٹانگوں کی حالت مجھے دکھائی جس کو وہ بہت بُری خیال کرتا تھا، مجھے یہ یقین ہو گیا کہ ٹانگوں کی یہ حالت زہر کے اپنی جگہ سے چھوٹ جانے کی وجہ سے ہے اسی لیے میں نے امرار کے ساتھ اس کو فی الحال ہر ایک دوا کے استعمال کو روک دینے کی صلاح دی، یہ مریض بہت جلد صحتیاب ہو گیا میں نے چند یوم کے بعد اس کو نہایت اچھی طرح سے دیکھا اس میں کوئی نشان یا دوسری تکلیف سوائے آپریشن کے نشان کے باقی نہ تھی میں نے اسے ۱۹۰۱ء میں بھی بالکل تندرست پایا"

دوسری مریضہ بعمر ۵۰ سال کے متعلق ڈاکٹر کوپر فرماتے ہیں کہ مریضہ کی بہن معدے کے آکلے سے مری تھی، مریضہ کو پندرہ سال پیشتر خون کی قے ہوئی جب ہی سے اس کو کبھی کبھی درد شکم ہو جاتا تھا، موجودہ علامات یہ تھیں معدے میں درد سستی کے ساتھ۔ دن میں تین بار قے جسم کے ہر ایک عصب میں بوجھ کبھی ایک حصہ میں اور کبھی دوسرے میں تیز سینہ میں درد بھوک کے بعد رات کو کبھی یا خالی پیٹ ہونے پر بھی ریاح کی زیادتی اور کبھی کبھی نچلے حصہ میں ورم کا احساس۔ کبھی کبھی دل کا جلنا اور ابکائیاں۔ نیند کا درد کی وجہ سے اچھی طرح نہ آنا نیند میں خواب اور قبض اورنیتھوگالم مدرٹنکچر ۲ نومبر کو دیا گیا ۱۳ نومبر کو مریضہ کو پھر دیکھا، تکالیف میں کمی ہو چکی تھی اور قے بند ہو گئی تھی مگر ایک نئی شکایت پیدا ہو گئی کہ رات کو مریضہ پسینہ کی حالت ہی میں جاگ جاتی یہ شکایت بھی ۲۷ تاریخ تک کم ہو گئی اب درد میں بہت افاقہ تھا مگر درد کے پہلے مریضہ سرد ہو جاتی تھی، ۲۷ نومبر کو دوسری خوراک دی گئی۔ دوا دینے کے دوسرے دن مریضہ کو دست شروع ہو گئے اور مریضہ دن بدن اچھی ہوتی گئی یہاں تک کہ وہ دوا کی چند خوراکوں سے بالکل شفایاب ہو گئی۔

ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں کہ اس دوا کے مدرٹنکچر کا ایک قطرہ فی خوراک دینا چاہیے اور دوا کو اس وقت تک نہ دہرانا

چاہیے۔ جب تک کہ پہلی خوراک کا اثر بالکل زائل نہ ہو جائے۔
قویٰ میں کندی مکمل کمزوری۔ متلی کے احساس کی وجہ سے مریض رات بھر جاگتا ہے۔

علامات

دماغ۔ پست حوصلگی اور خودکشی کی رغبت۔

منہ۔ زبان پر سرخی مگر زبان کے پچھلے حصہ پر میل۔

معدہ۔ معدہ و شکم کا اپھار۔ بار بار متعفن ریاح کی ڈکاروں کے ساتھ جس کی وجہ سے مریض کپڑے ڈھیلے کر لے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس اپھار میں مریض میں بری طرح کی پست ہمتی اور خودکشی کی رغبت ہو جاتی ہے۔ انتہائی کمزوری اور سینہ بیٹھنے کا احساس۔ متلی جس سے مریض رات بھر سو نہیں سکتا۔ بحالت درد جان کنی کی سی حالت اور کسی چیز کو معدہ پر نہیں رکھ سکتا۔ یہ تکلیف گرم غذا کھانے سے کم ہوتی ہے۔ مگر ٹھنڈا پانی پینے سے بڑھ جاتی ہے۔ رات کے وقت زیادہ تر معدہ میں درد شروع ہو کر دل اور کندھوں کی طرف پھیلتا ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی لوہے کی اینٹ سینہ اور شکم میں دبا رہی ہے۔ ببلبہ کے مقام پر ورم دکھائی دیتا ہے۔ کھاتے وقت معدہ بند محسوس ہوتا ہے۔ معدہ میں درد متلی کے ساتھ۔ دن میں دو تین بار قے۔ بے حد ریاح کا اجتماع بعض وقت سینہ متورم ہوتا ہے۔ دل کی جلن اور ہچکیاں۔ بستر میں کروٹ بدلنے سے یہ محسوس ہوتا ہے جیسے پانی کی بھری ہوئی مشک الٹ دی گئی ہے۔ زبان میل معدے میں زخم یا آنتوں میں آکر بعض وقت خون کے سیلان کے ساتھ جب غذا "پائی اورس" سے آنتوں میں جاتی ہے۔ اس وقت شدید درد ہوتا ہے سیاہ رطوبت کی قے۔

شکم۔ شکم میں سختی اور اپھار۔ ریاح کے گولے بن کر شکم کے ادھر ادھر گھومتے رہیں۔

پاخانہ۔ قبض۔ دست۔ دستوں سے تکالیف میں کمی ہوتی ہے۔

اعضاء۔ بیٹھے ہونے پر ٹانگیں اور پیر سن ہو جاتے ہیں۔ رات کے وقت ٹانگوں میں رینگن کا احساس ہوتا ہے جس سے مریض رات بھر آرام سے نہیں سو سکتا۔ ٹانگوں اور پاؤں پر ورم جس کی وجہ سے چلا نہیں جا سکتا۔

مخصوص خواص۔ درد سے پہلے جسم کا ٹھنڈا ہو جانا۔ جسم کے اعصاب پر وزن اور بوجھ کبھی ایک حصہ میں کبھی دوسرے میں جس کے ساتھ بعض وقت خوراک کے بعد اور بعض وقت خالی پیٹ سینہ میں درد ہوتا ہے۔ پیروں میں رینگن کے احساس کی وجہ سے بے چینی اور آرام سے نہ بیٹھ سکنا۔ مریض کو ٹہل کر پڑھنا پڑھتا ہے۔ کیونکہ بیٹھنے سے ٹانگیں اور پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔

اعضاء۔ اعضاء میں رینگنی کا احساس ہونے کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ درد سے نیند کا اچاٹ ہونا خواب پریشان کن۔ رات کے وقت پسینہ میں نیند کا کھل جانا۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر ایک قطرہ فی خوراک جب تک پہلی خوراک کا اثر زائل نہ ہو جاوے اس وقت دوسری خوراک نہ دینی چاہیے۔

تعلق۔ سمتا بدکس

یلم سٹائیلوا۔ ریاح بدہضمی وغیرہ میں یلم سٹائیلا۔ اپس نائیگرا۔ کیمومیلا۔ چائنا۔ کاربوویج۔ اور لائیکوپوڈیم۔

Ostrya Virginica

اوسٹریا

NATURAL ORDER : Cupuliferae.
SYNONYMS : Hop hornbeam.
ron wood; Lever wood.
Tincture :

اوسٹریا ورجینیکا کا اثر زیادہ تر جگر پر نمایاں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہلکا درد سر پیچھو میں اور کندھوں میں درد شکم میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ "یہ دوا خصوصاً اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہے جبکہ زبان کی جڑ میں درد میل، نشتر اور دوپہر کے کھانے کی بھوک نہ رہنا۔ اور بے حد درد کے ساتھ متلی ہو برخلاف اس کے بھوک کی زیادتی۔ مریض کا چار بجے صبح کھانے کے واسطے جاگنا اور معدہ کا بیٹھنا بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے۔
اس دوا میں متلی پیدا کرنے والے درد ہوتے ہیں اور بعض وقت سیاہ رنگ کے پاخانے بھی ہوتے ہیں۔
ملیریا بخار سے پیدا شدہ خون کی کمی میں۔ صفراوی کیفیتوں میں اور نوبتی بخاروں میں استعمال کی جا سکتی ہے۔

علامات

دماغ۔ بے حد اعصابیت ہلکے درد کے ساتھ۔

سر۔ سر میں ہلکے پن کا احساس (یہ علامت معدے کی تکالیف میں پائی جاتی ہے) جو چلنے سے بڑھتی ہے۔ پیشانی کا شدید درد جو جھکنے سے بڑھ جاتا ہے ہلکا درد سر متلی کے ساتھ۔ شدید دبانے والا درد دابنی کنپٹی میں اور دابنی داڑھوں میں صبح کے وقت دابنی طرف کا درد سر۔ شدید تپکن والے پیشانی کے درد جن کی زیادتی جھکنے سے ہو۔

کان۔ بائیں کان میں کھینچنے والا درد۔ کان کے پچھلی ہڈی کے ابھار میں اندر سے باہر کی طرف شدید درد۔

چہرہ۔ چہرہ، سر اور ہاتھوں پر پرچھائیاں۔

منہ۔ دابنی نچلی داڑھوں میں سوراخ کرنے والا اور تیز درد۔ زبان کی جڑ پر زرد میل۔ ذائقہ تانبے کا سا، پھیکا، میٹھا، کڑوا، بدمزہ۔

معدہ۔ بھوک بڑھی ہوئی چار بجے صبح کھانے کے واسطے اٹھنا پڑتا ہے۔ بھوک کا نہ رہنا۔ پیشانی کے ہلکے درد سر کے ساتھ۔ بار بار متلی۔ معدہ میں جلن۔ کسی ثقیل چیز کے معدے میں ہونے کا احساس جس کی کمی کھانے سے ہوتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں گھوڑے کی سواری سے یا دیگر سواریوں سے معدے میں خرابی اور متلی معدے کا بیٹھنا۔ معدہ میں متلی پیدا کرنے والے درد۔

شکم۔ شکم کے دابنی جانب درد جس کی زیادتی چلنے سے ہوتی ہے۔ اور اسی کے ساتھ لقصاعیت اور ہلکا درد سر ہوتا ہے جگر کے دابنے حصہ میں درد کھٹی ڈکاروں کے ساتھ۔ ناف کے مقام کا اندر کی طرف کھنچ جانا۔ ناف کے مقام پر بار بار درد جو پیڑو کی طرف جاتا ہے۔ اور پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے نیز ریاح بھر جاتے ہیں اور مروڑ

ہوتی ہے۔ شکم میں اعصابی درد۔ شکم میں ریاحی گڑگڑاہٹ کا درد رات کے وقت جگا دے۔
پاخانہ اور مبرز: مبرز میں درد کا احساس۔ پاخانے کے بعد کانچ نکلی ہونے کا احساس۔ پاخانہ لیس۔ صفراوی۔ مروڑ کے ساتھ اور زور لگانے سے ہوتا ہے۔ مین پاخانہ بغیر مروڑ کے دست۔ دستوں کے ساتھ مبرز میں جلن سیاہ سے دار پاخانہ۔
پیٹھ: کمر میں درد اس قدر شدید کہ نہ تو بستر میں کروٹ بدلی جاتی ہے۔ اور نہ بیٹھا ہی جاتا ہے۔ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے۔ کمر دمیتم۔ بڑائی اونیا۔ نکس وامیکا۔ مسلسل کمر میں درد جھکنے اور چلنے سے زیادہ ہوتا ہے۔
اعضاء: ٹانگوں، اور بازوؤں میں ہلکا درد صبح کے وقت بائیں انگلیوں میں ہلکے کھنچنے والے بائی کے درد۔۔۔ دابنے گھٹنے میں کھچنے والے درد۔ ٹانگوں میں اینٹھن کے سے درد جن کی زیادتی چلنے سے ہو۔
نیند: جمائی لینے کی مسلسل رغبت، نیند۔ بے آرامی کی۔
بخار: جاڑا کندھوں کے اور تمام جسم پر ہلکا پسینہ کمزوری کے احساس کے ساتھ۔
کمی اور زیادتی: علامات حرکت کرنے سے جھکنے سے، اور چلنے سے بڑھتی ہیں۔ نیز چونکہ صبح چار بجے اور تین بجے بعد دوپہر بڑھتی ہیں۔
تعلق: اس دوا کا اثر میکروٹینی برائی اونیا، اور نکس وامیکا کے دردوں سے زائل ہوتا ہے۔
مقابلہ کرو:
رات کے وقت بھوک کی وجہ سے جاگنا۔ اگنیشیا، لائیکوپوڈیم۔ فاسفورس۔ سیاہ پاخانہ۔ پٹسٹیلا۔۔۔

Osmium Metallicum

اوسمیم

CHEMICAL SYMBOL—: Os; 190.9
SYNONYMS : French and German Osmium,
TRITURATION : 1x and higher.

(پلاٹینم قسم کی دھات)

یہ پلاٹینم کی قسم میں سے ایک دھات ہے اور اس سے نبوں کی نوکیں بنائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر جے۔ جی بلیک نے سائیکلوپیڈیا آف ڈرگ پیتھوجنسی میں اوسمیم پر ایک بہت کارآمد مضمون لکھا ہے۔
اوسمیم یا اوسمیم ایسڈ کی بُو بالکل کلورین کی طرح سے ہوتی ہے اور اسی بو سے مختلف رطوبتوں میں مختلف قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً پیشاب اور ڈکاریں متعفن۔ بغلوں کے پسینہ میں لہسن کی سی بُو آتی ہے۔ آلات تنفس میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک قسم کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ ناک اور حنجرہ ٹھنڈی ہوا کو برداشت

نہیں کر سکتے۔ کھانسنے پر حنجرہ، ہوا کی نالیوں اور سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے درد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بولنے سے بھی حنجرے میں درد ہوتا ہے۔ کھانسی حنجرے کی یا سینہ میں بہت گہری سرسراہٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ کھانسی دوروں کی صورت میں آتی ہے۔ اور کھوکھلی ہوتی ہے۔
جس قدر دوائیں کھانسی اور دمہ پیدا کرتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان دواؤں کا اثر جلد پر بھی ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے اوسمیم سے بھی جلد میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔
آلات تناسل مردانہ میں اس دوا کا اثر بہت زبردست ہے۔ ڈاکٹر بوگر نے ایک مریض کو جس کی منی کی نالی میں اوپر کی طرف سوئیاں چبھنے کا سا درد تھا۔ اس کی ٹانگیں خصوصاً پنڈلیاں کمزور ہو چکی تھیں، یہاں تک کہ مریض کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔ اس دوا سے صحت بخشی۔ انہیں ڈاکٹر صاحب نے ایک چوالیس سالہ آتشک کے مریض جس کے شکم کے نیچے حصہ میں ہلکا مگر مستقل درد تھا جو دبانے سے بڑھتا تھا۔ نیز اس کے حشفہ میں درد تھا، اسی دوا سے درست کیا۔ اس دوا میں ایستادگی بڑے غضب کی ہوتی ہے۔ بعض وقت تمام دن ایستادگی رہتی ہے۔ انزال بہت زور سے اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ گردوں میں بھی اس دوا کا اثر ہوتا ہے بعض وقت ورم گردہ کے آغاز میں بہت مفید ثابت ہوا کرتی ہے۔
درد سر بڑے شدید ہوتے ہیں اور زیادہ تر دماغ میں ہوا کرتے ہیں۔
ڈاکٹر جی۔ ایس۔ نورٹن ہومیوپیتھک ورلڈ جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ دوا سبز موتیا بند کے واسطے بہت مفید ہو سکتی ہے۔"
اس دوا کے عجیب احساسات یہ ہیں۔ (۱) احساس جیسے سر کے گرد پٹی بندھی ہے۔ (۲) یا ٹوٹے ہوئے پتھر نگلے ہیں۔ (۳) یا پیٹھ اور کندھوں میں کیڑے رینگ رہے ہیں۔ (۴) ٹانگیں اور پاؤں بھرے محسوس ہوتے ہیں۔
یہ دوا نئے حنجرے کے ورم اور درد مزمن کھانسی، نمونیہ۔ کالی کھانسی۔ دورے والی کھانسی۔ لیسدار اور تاردار بلغم جس کے نکالنے میں بہت زیادہ تکلیف ہو، نیز آنکھوں کے حلقوں کے اعصابی درد کے لیے مفید ہوتی ہے۔
آلات تنفس کی تحریک اور نزلاوی کیفیتیں پیشاب میں البیومن، ہوا کی نالی میں درد۔ ناخن گوشت کے ساتھ پیوست ہو جاتے ہیں۔
ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ اس دوا سے سبز موتیا بند اور آنکھوں کے گرد درد، اور بینائی کی خرابی درست ہوتی ہے۔

علامات

دماغ: غمگین، چڑچڑا، بے صبر۔ دماغی کمزوری کا احساس۔ الفاظ کا غلط استعمال کرنا۔ ڈنکا مارہ ہلیم کام کرنے کی رغبت کا نہ ہونا۔ کھانسی کے ساتھ رونا اور چیخنا۔
سر: درد سر بھاری۔ ہلکا۔ آنکھوں کے اوپر اور نیچے ایک جانب کا درد سر جو کانوں کو جائے پیشانی کے درمیان میں نیز پاگل بنا دینے والا جو سر کی پشت پر جائے اور جس میں کمی ماؤف حصہ پر دبانے سے ہو۔
آنکھ: آنکھ کے حلقہ میں درد۔ پپوٹوں کا تشنج سے بند ہو جانا۔ بینائی میں دھندلا پن۔ الفاظ ایک دوسرے میں ملے

ہوئے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ ریت ہوں (سائیکلیمن، فاسفورس جلسی میم) آنکھوں میں جلن پانی کی زیادتی کے ساتھ چراغ کے گرد نیلگوں یا زرد ہلکا دکھائی دینا۔ (فاسفورس) یا قوس قزح، لیکن دور سے روشنی کا شعلہ مٹی یا دھوئیں میں لپٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آنکھوں کی ٹیس جس میں کمی کھلی ہوا میں ہو لیکن ٹیس کے بعد آنکھیں کمزور ہوں جس کی وجہ سے پڑھ نہ سکے

کان۔ کانوں میں گھنٹے بجنے کی آوازیں۔ شام کے وقت کان کا درد پہلے داہنے میں پھر بائیں میں۔

ناک۔ زکام چھینکوں کے ساتھ (کونائٹ، ارجنٹم نائٹ، یوفریشیا) ناک میں جلن اور سرسراہٹ ناک کا ٹھنڈی ہوا کو برداشت نہ کر سکنا (ہائیڈراسٹس، سوریٹم) قوت شامہ کا جاتے رہنا۔ نتھنوں کی نالیوں کے پچھلے حصہ میں ڈھیلے بلغم کا اخراج۔ سر سے ناک کی طرف خون کا دوڑنا۔

منہ۔ جبڑوں میں اور چبانے والے عضلات میں درد۔ زبان میلی۔ کنارے کھرکھرے۔ زبان کے درمیان سرخ دھاری۔ تھوک کی زیادتی۔ منہ میں خون کا ذائقہ (سیلاٹزہ، اسکولس ہپ، کوکوس، مرک، ناجا)۔

معدہ۔ ڈکار، متلی، قے، تھوک کی زیادتی۔ حد سے زیادہ بے چینی اور معدہ میں ہلکا درد اور بھاری پن۔ سرخ ولایتی مولی کی بو کی ڈکاریں دوروں کی صورت میں پانی کی سی قے جو بعد میں زردی مائل لیسدار مادے کی ہو جائے مزمن قے معدہ میں دباؤ کے ساتھ

شکم۔ اپھارہ کی حس، بے حد گڑگڑاہٹ۔ گلٹیوں میں درد جو خصیوں میں جائے۔ گلٹی میں کمزوری جو منی کی نالیوں میں جائے

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کے دوران اور پاخانہ کے بعد مبرز میں جلن (آرسنک، کینتھرس، آئرس، مرک، دست، قبض۔ پاخانے چھوٹے اور دبرے ہوں، روزانہ نو یا دس دست جن سے قبل یا بعد درد شکم ہو اور قریب قریب جن کے ساتھ سیاہ خون آئے۔ پاخانہ کی حاجت لیکن صرف ریاح کا اخراج ہو۔

مثانہ۔ پیشاب میں البیومن (مرک کار، فاسفورس، فائی ٹولاکا، ٹیلیم، ٹیرنتھن، گیرا، ٹیا) کم مقدار میں کم دلیم، پیشاب میں چمک دار سرخ رسوب گردے میں ورم، پیشاب کی تراوش میں کمی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیوں اور منی کی نالی میں درد (کلیمیٹس، سپنجیا)، شدید ایستادگی، حشفہ اور گھونگھٹ پر درد۔ حشفہ کی بائیں جانب سرخ۔ جماع کے دوران منی کا بہت دیر تک انزال ہوتا ہے۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں سرسراہٹ، تحریک جس کی وجہ سے کھانسی ہوتی ہے۔ حنجرے میں زکام کا سا درد، جلن (ڈروسیرا، رسٹاکس، ریومکس) ہوا کی نالیوں میں رطوبت کی زیادتی (انٹم ٹارٹ، اپیکاک، فاسفورس، سٹانم) تار دار بلغم جس کو نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ اور نگلنا پڑتا ہے (کالی بائیکرام) سانس کی نالی میں جلن، کھانسی اور نزلہ کے ساتھ حنجرہ میں درد اور آواز کا بیٹھ جانا۔ جس کی گھر میں داخل ہونے سے زیادتی ہوتی ہے۔ دورے والی کھانسی کے دورے (کوریلیم، ڈروسیرا) خشک کھانسی، مزمن کھانسی سانس میں تکلیف، تنگی، سینہ میں تنگی (مرک کار، فاسفورس) سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے کھانسنے پر درد، یہ درد سینہ کے دونوں طرف پھیلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جلن بھی ہوتی ہے۔ بہت دیر تک کھانسنے کے بعد لیس دار اور لسے دار بلغم نکلتا ہے۔ حنجرے کے حاد ورم میں دورے والی کھانسی اور گاڑھے تار دار بلغم کا اخراج۔ دورے والی کھانسی، احساس جیسے حنجرہ سے

جلی چھٹ گئی ہے۔ اونچی آواز خشک، سخت کھانسی کے چھوٹے چھوٹے دورے جو سینہ میں بہت نیچے سے اٹھتے محسوس ہوں اور تمام جسم کو ہلا دیں۔

کمر۔ کمر اور رانوں میں درد۔

مخصوص خواص۔ عام کمزوری۔ اعضا میں کاٹنے والے اور نوچنے والے درد۔ بغلوں میں پسینہ جس سے لہسن کی سی بو آئے جس کی زیادتی شام اور رات کے وقت ہو۔

جلد۔ ہاتھوں کی پشت پر پھٹے۔ کلائیوں، ہاتھوں اور رخساروں پر چیچک کے سے آبلے چھوٹے چھوٹے نوکدار دانے جن کی جڑ میں سرخی کے دائرے ہوتے ہیں۔ خارش، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کیڑے رینگ رہے ہیں۔ اکوتہ خارش کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کھجلانے والے دانے۔

بخار۔ جاڑہ زیادہ تر پیٹھ پر، بخار تنفس میں دقت کے ساتھ۔ بخار جس میں جلد خشک اور گرم ہو۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

کمی اور زیادتی۔ چھونے سے (زبان اور سینہ کے سامنے والی ہڈی) سواری سے (آواز بیٹھنا) علامات بڑھتی ہیں۔ حنجرے میں درد، کھانسی، بولنے سے بڑھتی ہے۔ زیادہ علامات مثلاً کھانسی جلدی تکلیفات بے چینی شام کے وقت بڑھتی ہیں۔ کھانسی آدھی رات تک رہتی ہے۔ کھلی ہوا سے کھانسی اور نزلہ بڑھتا ہے مگر کھلی ہوا سے آنکھوں کی ٹیس کم ہوتی ہے۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر فاسفورک ایسڈ، سیلیشیا، ٹکتورم سوڈیم، ہیپر، سپنجیا (حنجرے میں درد) بیلاڈونا، مرک (حنجرے کا نزلہ) سے زائد ہوتا ہے۔

مقابلہ:۔ اریڈیم، سلینیم، پلاٹینا، ٹیلیوریم

آنکھوں اور پھیپھڑوں میں:۔ کلوریم، بروم

ناخنوں کی جلد میں:۔ فلورک ایسڈ۔

خارش میں:۔ سلفر۔

نزلہ، کھانسی، حنجرہ میں درد کے ساتھ: سالم سیپا (گمرایلم سیپا کی تکلیف کھلی ہوا میں کم ہوتی ہے۔ خارش کے دانے:۔ آرسنک، رسٹاکس۔

Ocimum Canum

اوسیمم کینم

NATURAL ORDER : Labiatae.
SYNONYMS : Brazilian Alfavaea Tuls
PARTS USED : The leaves and seeds.

(تلسی)

یہ دوا ویدک میں بہت قدیم زمانہ سے زیادہ تر ملیریا یا بخاروں کے لیے استعمال کی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ جلیا

تلسی کے پیڑ ہوتے ہیں، وہاں مچھر یا دوسرے زہریلے کیڑے نہیں آ سکتے۔ نیز اس کے متعلق عام خیال یہ بھی ہے کہ یہ دماغ کو طاقت دیتی ہے، کچھ بھی ہو مصنف آیورویدک طریقہ حکمت سے چونکہ ناواقف ہے اس واسطے اس کے ان خواصوں کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اوسیم کینم ان دواؤں میں سے ایک ہے جو ڈاکٹر میور رے نے ہومیوپیتھی میں داخل کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:- "برازیل میں اس کا استعمال گردوں، مثانہ اور پیشاب کی تکلیفات میں کیا جاتا ہے۔" انھوں نے اس دوا کے متعلق جس قدر بھی علامات دی ہیں وہ کئی دفعہ تجربہ میں ٹھیک اتری ہیں وہ اس دوا کی علامات دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

درد گردہ شدید قے کے ساتھ ہر پندرہ منٹ کے بعد، مریض اپنی مٹھیاں دباتا ہے۔ اور ہر وقت کراہتا اور چیختا رہتا ہے، درد گردہ کے بعد پیشاب میں اینٹ کے رنگ کی ریت خارج ہوتی ہے۔ اور پیشاب سرخ ہوتا ہے۔ اور بعض وقت پیشاب کا رنگ زعفرانی ہوتا ہے، پیشاب گاڑھا اور اس میں مشک کی سی بو آتی ہے۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۴۱ صفحہ ۸۷ پر دو مریضوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک مریض بعمر ۲۷ سال کو ہر تیسرے یا چوتھے ہفتہ شدت کا درد شکم داہنی طرف ہوا کرتا تھا یہ درد صبح شروع ہوتا تھا اور بارہ سے پندرہ گھنٹے رہتا تھا۔ پہلے چار گھنٹوں میں درد بڑھتا ہی رہتا ہے جب درد نہایت شدت کو پہنچتا تھا تو قے کھٹی رطوبت کی اور بعد میں پانی کی سی پتلی اور آخر قہوہ کی طرح سیاہ ہوتی تھی۔ قے کے بعد درد کی شدت میں کچھ افاقہ معلوم ہوا کرتا تھا پیشاب میں کوئی رسوب نہ تھا درد کے یہ دورے سات سال سے متواتر ہو رہے تھے مگر شروع شروع میں درد شام کے وقت شروع ہوتا تھا، خاندان میں مرگی کا مرض تھا اور مریض جب بچہ تھا تو اس کو تین مرگی کے دورے ہوئے تھے۔ اوسیم کینم نمبر ۲۰۰ ایک خوراک دی گئی۔ دو سال تک کوئی درد نہیں ہوا۔ مگر دو سال کے بعد جب اس کو دوبارہ درد ہوا تو اوسیم کینم کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا بلکہ ڈائسکوریا ۲۰۰ نے فائدہ بخشا۔

دوسری مریضہ ایک عورت بعمر ۴۴ سال تھی اور اس کے درد کمر کے داہنی طرف سے شروع ہو کر پیٹھ کو جاتا تھا۔ درد گولی لگنے کا سا تھا، پیشاب بار بار ہوتا تھا، اور پیشاب میں بعض وقت منجمد خون بھی آ جاتا تھا۔ ٹربنتھنا نے عارضی طور پر فائدہ کیا مگر اوسیم کینم نمبر ۲۰۰ کی ایک ہی خوراک سے اس کو مکمل فائدہ ہو گیا۔

ڈاکٹر پی سی مجمدار کلکتہ نے دو مریضوں کے متعلق بیان کیا ہے، پہلا مریض ایک ڈاکٹر بعمر ۴۵ سال تھا۔ ڈاکٹر مجمدار کو صبح چار بجے بلایا گیا انھوں نے دیکھا کہ مریض سخت تکلیف میں ہے مریض کے داہنے گردے سے درد اٹھ کر کمر کی طرف آتا تھا اور وہاں سے پیڑو میں جاتا تھا قے مسلسل ہو رہی تھی، قے میں صفراء اور ایک قسم کا تیزاب نکلتا تھا۔ لائیکوپوڈیم، اپیکاک، سارسا پریلا اور بربرس نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اوسیم کینم ۳x دیا گیا، فوراً آرام ہو گیا اور پھر کسی دوسری دوا کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

دوسرا مریض بعمر ۵۰ سال تھا اس کے بائیں گردہ میں پھاڑنے والا درد تھا ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے افیون وغیرہ

بھی دی، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ڈاکٹر مجمدار نے اس کو چھٹے روز دیکھا۔ وہ درد سے چلا رہا تھا، صفراوی قے تھی، اور حد درجہ کا قبض تھا۔ اوسیم کینم ۳x ایک قطرہ ہر تین گھنٹہ کے بعد دیا گیا جس سے مریض بہت جلد صحت یاب ہو گیا اور دو یوم کے بعد اس کے پیشاب کے ساتھ پتھری کے ریزے نکل گئے۔

شرم گاہ کا باہر نکل آنا، بچہ کو دودھ پلاتے وقت پستانوں میں درد اوسیم کینم کی خاص علامات ہیں گلبریلی اور پستانوں کے غدودوں کا ورم۔

گردے میں پتھریاں، گردے کا درد خصوصاً داہنی جانب کا۔

علامات

شکم۔ گلبریوں کے غدودوں کا درد۔

پاخانہ۔ دست دن میں کئی بار۔

مثانہ۔ پیشاب گندلا جس میں سفید یا البیومن کا رسوب ہو۔ پیشاب زعفرانی۔ سرخ (خون ملا) اور اس میں درد گردہ کے بعد اینٹ کے رنگ کی ریت نکلے۔ گاڑھا پیشاب جس میں مشک کی ناقابل برداشت بو ہو پیشاب کرتے وقت جلن، گردہ میں اینٹھن کے درد۔ درد گردہ (زیادہ تر داہنی طرف مگر بائیں گردہ میں بھی)۔ شدید قے کے ساتھ درد گردہ کی حالت میں کراہنا، مٹھیاں دبانا اور چیخنا، پیشاب کی نالی میں درد، پیشاب میں تیزابی کیفیت کی زیادتی، پیشاب میں یورک ایسڈ کی زیادتی۔

آلات تناسل مردانہ۔ بائیں خصیہ میں گرمی ورم اور بیضہ ذکی الحسی۔

آلات تناسل زنانہ۔ شرم گاہ میں ورم اور شرم گاہ کے بڑے لبوں میں جلنے لگنے کا سا درد۔ شرم گاہ کا باہر نکل آنا، پستانوں پر خارش، پستانوں کے غدودوں کا ورم، پستانوں کے سروں (یعنی گھنڈیوں) میں شدید درد چھونے سے بھی مریضہ چیختی ہے۔ بچہ کو دودھ پلاتے وقت پستانوں میں درد۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنی ران کا سن ہو جانا۔

نیند۔ زہر دیئے جانے کے خواب۔ اپنے دوستوں عزیز و اقارب کے خواب۔

بخار۔ یہ دوا چونکہ پسینہ لاتی ہے اس واسطے صفراوی بخار میں اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۲x سے نمبر ۳۰ تک

بائی کے دوروں میں تلسی کی پتیوں کا جوشاندہ بنا کر پینا مفید بتایا جاتا ہے۔

تعلق۔ اس دوا کے بعد ڈائسکوریا اچھا کام کرتا ہے۔

مقابلہ کرو:-

درد گردہ میں:- ڈائسکوریا، کلکیریا، بربرس ولگ، کالوسنتھ۔

پستانوں کے درد میں:- بورکس (پستانوں میں دبانے والا احساس):- اوسیم کینم میں پستان تنے ہوئے، کروٹیلس ہری، ٹلینڈریم (شرم گاہ کا باہر نکل آنا) سشافی سیگریا۔

Usnea Barbata

اوسینا باربٹا

NATURAL ORDER : Lichenes.
SYNONYMS : Bearded Usnea.
PARTS USED : The entire licben.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا کتاب نیوانیڈ اولڈ فارگاٹن ریمیڈیز (نئی اور پرانی معمولی ہوئی ادویات) میں ملتی ہے مصنف اس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہے۔

اس دوا کے متعلقہ حالات یونائیٹڈ اسٹیٹ میڈیکل انوسٹیگیٹر نمبر ۲۸۲ پر شائع ہوئے تھے اور مصنف مضمون ہذا نے لکھا ہے۔

مارچ ۱۸۸۴ء میں میں جنگل میں لکڑی کاٹ رہا تھا میں نے نرم سی شاخیں کاٹیں ان شاخوں پر کائی سی جمی ہوئی تھی میں نے اس کائی کو غور سے دیکھا اور تھوڑی سی اتار کر کھائی میرا سر درد کرنے لگا اور مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میرا خون دماغ کو دوڑ رہا تھا میں نے ایک گٹھا لکڑی کا کاٹا اور گھر چلا آیا میری بیوی میرا سر دباتی رہی اور میں سو گیا دوسرے دن صبح میں اتنا بہتر تھا کہ آج تک ایسا اچھا میں نے اپنے آپ کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ میں پانچ یوم کے واسطے باہر چلا گیا واپسی پر میں اپنے کاٹے ہوئے درخت کی طرف گیا تو درخت کو دیکھتے ہی مجھے درد سر یاد آ گیا۔

میں نے کچھ کائی جمع کی اور اس کا ٹنکچر بنایا میرے پاس درد سر کا ایک مریض تھا۔ اس دوا نے فوراً درد سر کو رفع کر دیا۔

موسم خزاں میں ستمبر کے قریب کچھ نوجوان لڑکیاں ہیر چننے آئیں۔ منجملہ ان کے دو نوجوان لڑکیوں کو دھوپ میں پھرنے کی وجہ سے درد سر شروع ہو گیا اور لیٹ گئیں۔ میں نے ایک بوند مدر ٹنکچر کی ایک پیالہ پانی میں ڈال دی اور ان کو ایک ایک چھوٹا چمچہ ہر پندرہ منٹ پر استعمال کرنے کے واسطے ہدایت کی۔ دوسری ہی خوراک سے ان کا درد سر جاتا رہا۔

ایک نوجوان بیاہی ہوئی عورت اپنے ایک رشتہ دار سے ملنے آئی اس کے سر میں درد ہوا کرتا تھا مجھے بلایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ عورت درد سر سے پاگل ہو رہی ہے مریضہ نے کہا "مجھے پانچ سال سے درد ہوا کرتا ہے اور میں ڈاکٹروں سے تنگ آ گئی ہوں" میں نے اس دوا کے مدر ٹنکچر کا ایک قطرہ ایک پیالہ پانی میں ڈال دیا اور ہدایت کر دی کہ ہر بیس منٹ میں دو ایک چمچہ پیئے۔ درد جاتا رہا۔ میں نے دس قطرے ایک ڈرام کی شیشی میں ڈال دیے اور شیشی کو الکحل سے بھر دیا (۱x بنا دیا۔ مصنف) اور ہدایت کی کہ جب درد ہوا کرے اس شیشی میں سے ایک قطرہ پی لیا کرے ایک سال کے بعد مریضہ نے چٹھی لکھی اور شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ وہ بالکل صحت یاب ہو گئی ہے۔

میں کئی اور مریضوں کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ جن کا درد سارے سر میں یا پیشانی میں اس احساس کے ساتھ کہ کنپٹیاں یا آنکھیں پھٹ جاویں گی اس سے جاتا رہا۔ میں نے ہمیشہ اس دوا کو مدر ٹنکچر میں استعمال کیا ہے میں نے اس کے علاوہ اور کوئی اثر اس دوا کا مشاہدہ نہیں کیا۔

اس دوا کا سب سے بڑا نشان یہ ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ خون دماغ کو دوڑ رہا ہے یہ درد سارے سر میں یا پیشانی میں ہوتا ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ کنپٹیاں یا آنکھیں پھٹی جاتی ہیں۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے ۴x تک

Oophorinum Ulmus Fulva

اوفورنیم

Ovarian Extract.
Trituration of expressed juice
of overy of sheep or cow.

بھیڑ یا گائے کے خصیۃ الرحم سے نکلی ہوئی رطوبت

یہ دوا خصیۃ الرحم کے کٹ جانے کے بعد (چاہے وہ اپریشن کی وجہ سے ہو یا کسی دوسری وجہ سے) پیدا شدہ تکلیفات اور سن یاس کی تکلیفات میں بہت زیادہ مفید ہے یہ دوا خصیۃ الرحم کے گومڑوں میں مفید بتائی جاتی ہے۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۳۲ صفحہ نمبر ۲۹٦ پر ڈاکٹر ٹانڈ نے اوفورنیم کے مشاہدات بیان کیے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"کئی دفعہ سن یاس کی تکلیفات میں میں نے اس دوا سے بہترین فوائد حاصل کیے اعصابی تکلیفات میں یہ دوا بڑے کام کی چیز ہے میں نے سن یاس کے علاوہ سبز جُش کی مریضہ پر بھی جس کو کیلوں اور داد کی شکایت تھی مفید پایا۔ نیز ایک ۲٦ سالہ کو جو پیدائش ہی سے خارش میں مبتلا تھی اس دوا سے صحت یاب کیا اس مریضہ کو حیض کے ایام میں خارش کو کچھ وقت کے لیے سکون ہوتا ہے حیض کے دوران تکلیفات کا کم ہونا اس کو رحم کے قریب لاتا ہے۔

Ulmus Fulva

اولمس فلورا

NATURAL ORDER : Ulmaceae of Urticaceae.
SYNONYMS : American Slipery Elm.
Moose Elm.
PARTS USED : Tincture and decuction of
the bark.

یہ دوا کینیڈا کے پہاڑوں پر ملتی ہے اور اس کا جوشاندہ اور چھال بطور پلٹس کے درد پیس درد کو کم کرنے کیلیے استعمال کیا جاتا ہے ڈاکٹر ربنطے نے ایک بار مریض کو جس کے ممبرز کی اندرونی جھلی بالکل خشک ہو گئی تھی اور جس کی وجہ سے مریض حد سے زیادہ تکلیف میں تھا، اولمس فلورا کا مدر ٹنکچر ۳ قطرے فی خوراک دے کر صحت یاب کیا۔

ڈاکٹر کوپ کہتے ہیں کہ "اس دوا کی چھال کو پیس کر بطور نسوار کے استعمال کرنا بہرے پن کے لیے بہت مفید ہے بشرطیکہ بہرہ پن کانوں کی نالی کے رک جانے کی وجہ سے ہوا ہو۔

پاؤں میں چیونٹیوں کا رینگنا، ٹانگوں میں اور پاؤں میں سن ہونے کا احساس اور پنڈلیوں کے درد، کلائیوں پر بائی کے درد۔ اعضاء کے مختلف حصص میں سن ہونے کا احساس سرسراہٹ اور پھوڑے کے سے درد کا احساس۔

Oleum animale

اولیم اینی مل

SYNONYMS : Oleum animale aetherenm;
Oleum Cornu Cervi;
Dippel's animal oil.
Bone naphtha.
TINCTURE : Dilution in alcohol.

بارہ سنگھا کے سینگ کا تیل

اس دوا کو ۱۷۱۱ء میں جرمن کا شہر ڈپل دوا فروش نے دریافت کیا تھا اور یہ دوا موجد کے نام ڈپل آئل سے مشہور ہے اس کا ذکر جنرل آف میڈیسن سنز کلکتہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۹ ۴ ۲ پر ڈاکٹر مسر کار نے کیا ہے اور اس کے بعد ڈاکٹر نین تگ اور ویکس نے اس کی اچھی طرح آزمائش کر کے ہومیوپیتھی میں اس دوا کو بلند درجہ دیا ہے چونکہ اس میں کاربن زیادہ ہے اسلیے اس دوا میں دیگر کاربن دواؤں یعنی کاربو انیملس اور کاربو وج کی طرح تمام جسم کے تقریباً ہر حصہ میں سوزش پیدا کرنیوالے درد اور سوزش کا احساس پایا جاتا ہے اور بعض وقت کالی کارب کی طرح سوئیاں چبھنے کا احساس بھی ہوتا ہے اور بعض وقت کاربن اور کالی کارب ہردو کی علامات پائی جاتی ہیں ایسی حالت میں "گرم سرخ سوئیوں کا چبھنا" بہت زیادہ ہوتا ہے یوں تو سوئیاں چبھنے کا احساس اور درد تمام اطراف میں ہو سکتا ہے مگر سب سے زیادہ بات اس دوا کے احساس میں یہ ہوتی ہے کہ یہ احساس پیچھے سے آگے کی طرف ہوتا ہے مثلاً "پیچھے سے پستانوں میں سوئیاں چبھنا" یا پیٹھ کے دونوں اطراف سے بوجھ اور باؤ شروع ہو کر آگے کی طرف آنا" اوپر کی طرف دھکیلنا یہ دوسری مخصوص علامت ہے یہ بات عموماً رخساروں کی ہڈیوں میں پائی جاتی ہے۔ تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ رخساروں کی ہڈیاں اوپر کی طرف دھکیلی جارہی ہیں اور ٹھیک یہی احساس خصیوں میں پایا جاتا ہے یعنی خصیہ اوپر کی طرف کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور درد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر را کے ریکارڈ میں ہم ہیسا اولیم اینی مل کی بڑی عجیب مثالیں ملتی ہیں ایک موقع پر انہوں نے اولیم اینی مل نمبر ۱ سے ایک مریض کو صحت بخشی جس کو کئی سال سے خصیوں میں تکلیف تھی مریض کو سال میں تین چار بار خصیوں کے درد کے دورے اٹھا کرتے تھے مریض کو یہ احساس ہوتا تھا کہ کوئی اس کے خصیوں کو پکڑ کر زور سے اوپر کھینچ رہا ہے۔

ڈاکٹر دیو نے اس دوا سے ایک مریض کے دانت کا درد ٹھیک کیا علامت یہ تھی کہ درد کو دبانے سے آرام ہوتا تھا کتابوں میں یہ علامت پائی جاتی ہے "دائیں اوپر والی داڑھ کا درد جس کو دبانے سے آرام ہو"

ڈاکٹر اولڈ لکھتے ہیں کہ اس دوا کے عجیب احساسات یہ ہیں "ہونٹوں میں تشنج اور نچلے جبڑے کے نیچے ورم رخسار کی ہڈی کا اوپر کی طرف کھنچے ہوئے محسوس ہونا، منہ میں چکنا ہٹ کا احساس اور برف کا سا سفید تھوک کا اجتماع گالوں کی اندرونی بلغمی جھلی کا ڈھیلا پن جس کی وجہ سے مریض کھاتے وقت اپنے گالوں کو کاٹ لیتا ہے زبان میں

پھوڑے کا سا درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زبان پھل گئی ہے ہونٹوں پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انڈے کی سفیدی لگا کر سکھا دی گئی ہے حلق میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے (گو کہ ہوا گرم ہو) کھانے اور پینے کی مگر خالی نگلنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ نیم ابلے ہوئے انڈوں اور روٹی کی خواہش اور گوشت سے نفرت معدہ میں پانی بھرے ہونے کا احساس، کبھی برف کے ٹکڑے رکھے ہونے کا احساس، خصیوں میں اس امر کا احساس کہ ان کو پکڑ کے اوپر کھینچا جا رہا ہے سر اٹھانے پر ریڑھ کی گریوں کا کڑکنا۔ کھوپڑی میں اس امر کا احساس کہ کھوپڑی کو کاٹ کر پھر جوڑا گیا ہے سر میں خون کے چڑھ آنے کا احساس، گرم، سرخ، سوئیوں کے سینہ میں چبھنے کا احساس جسم کے مختلف اعضاء میں اینٹھن

اس دوا میں حیض جلد جلد ہوتے ہیں مگر خون کی مقدار میں کمی ہوا کرتی ہے اس دوا میں جسم کا زیادہ تر بائیں جانب مبتلا ہوا کرتی ہے اور تکلیفات آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے اوپر کی طرف جاتی ہیں۔

علامات

دماغ غم گین، غم پر لگاتار سوچتے رہنا، لاپرواہی، خیالات کا ایکدم دماغ سے نکل جانا۔

سر چاند پر بوجھ جو گدی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جھکنے پر چکر، صبح بستر میں چکر، کھلی ہوا میں جھکنے پر چکر، سر میں خصوصاً پیشانی میں درد بعض وقت معمولی سی دماغی محنت سے درد، آدھے سر کا درد اور دماغ کی جڑ میں ٹیکن جو اسی طرف کی آنکھ تک جاتی ہے۔ حرکت سے، محنت سے، کھانے سے بڑھتا ہے مالش کرانے سے کم ہوتا ہے درد سر جانے والے جس میں مریض چڑچڑا اور غمگین ہو جاتا ہے یہ درد کھانے کے بعد ہوتا ہے اور سر پر مالش کرانے سے درد کو آرام ہوتا ہے۔ کھوپڑی کھوپڑی پر خارش، جلن اور خارج کے تدلے جس کو مالش سے آرام ہوتا ہے۔ رخسار کی ہڈیاں اوپر کی طرف کھنچی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ کمرہ میں داخل ہونے پر احساس جیسے خون گدی کو چڑھ رہا ہے۔

آنکھ آنکھوں میں ٹیس کا درد، بینائی دھندلی، آنکھوں کے سامنے چکدار شیلڈ کا آنا کھاتے وقت آنکھوں میں ٹیس اور درد جو آنکھیں ملنے سے رفع ہو جاتا ہے آنکھوں میں سوزش کا درد کھلی ہوا میں چلنے سے یا شام کے وقت مصنوعی روشنی میں قریب نظری کے سامنے بادل سا معلوم ہوتا ہے آنکھ کے پپوٹوں اور بھوؤں کا پھڑکنا۔ پپوٹوں میں تشنج وغیرہ۔

کان کانوں میں گولی لگنے کا سا درد، کانوں میں سوراخ کرنے کا سا اور پھاڑنے کا سا درد، کانوں میں سرسراہٹ گانے کی اور بھنبھناہٹ کی آوازیں جو شور وغل سے زیادتی ہو جاتی ہیں۔

ناک پتلی، تیز سوزش پیدا کرنے والی رطوبت جو کھلی ہوا میں زیادہ ہوتی ہے ناک کی نوک پر سرسراہٹ اور خارش شدید خشک زکام، زکام میں گاڑھی رطوبت جس سے ناک میں درد پیدا کرنے والی کھینچاوٹ پیدا ہوتی ہے ناک کی نوک پر خارش اور جلن۔ ناک کی درمیانی ہڈی پر جلن اور چھوٹے چھوٹے دانے جن میں سے مواد بہے۔

چہرہ چہرہ کھنچا ہوا محسوس ہوتا ہے، اینٹھن کے سے درد، ہونٹوں میں تشنج، رخسار کی ہڈی کا اوپر کی طرف کھنچے ہوئے محسوس ہونا۔ دانتوں کو آپس میں ملانے سے دانت کو آرام ہوتا ہے رخسار میں سرخی یہاں تک کہ جب جلد ٹھنڈی ہو تب بھی رخسار سرخ ہو۔ چہرے کے دائیں آدھے حصہ میں فالج کا احساس ہونٹوں میں خارش، ہونٹ پھٹے ہوئے

منہ گالوں کا کاٹنے وقت کاٹنا کا سٹیکم / زبان میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، منہ میں چکناہٹ کا احساس، منہ میں خشکی، منہ میں سفید برف کی مانند تھوک کا اجتماع، زبان میں درد جیسے جھلس گئی ہو، زبان میں جلن اور ٹیس کا احساس، دانت میں کھینچنے اور پھاڑنے والا درد، جو عموماً کان سے شروع ہو۔

حلق حلق میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز حلق میں اٹکی ہے خصوصاً نگلتے وقت یہ احساس زیادہ ہوتا ہے حلق میں سکڑن اور دم گھٹنا خصوصاً صبح اور شام کے وقت، خشکی خصوصاً خالی نگلنے کے وقت حلق کی خشکی منہ میں کھٹے مزے کے ساتھ حلق میں جلن، حلق میں لیسدار بلغم کا اجتماع، کھانے کے بعد لیسدار بلغم کا کھنکھارنا، جوا حلق میں ٹھنڈی محسوس ہوتی ہے، حلق میں چبھن وار درد۔

معدہ روٹی کے سوا باقی سب غذا، اور گوشت سے نفرت، نیم ابلے انڈوں کی خواہش، خالی ڈکاریں متلی اور قے کی حاجت کو آرام دیتی ہیں۔ معدے میں پانی ہونے کا احساس، ٹھنڈک کا احساس، معدہ کی سکڑن جس کو ڈکاروں سے آرام ہوتا ہے۔ نرم ابلے ہوئے انڈوں کی خواہش۔ رطوبت کاٹنے کو چڑھ کر آنا جس کا مزہ پیشاب کا سا ہو معدے میں برف کی مانند ٹھنڈک یا جلن وار حدت کا احساس۔

شکم ریاح اور گڑگڑاہٹ۔ پاخانہ کی بے سود حاجت مبرز میں جلن کے ساتھ بدبودار ریاح کا کثرت سے اخراج جگر و تلی کے مقام میں گولی لگنے کے سے درد اور دباؤ، شکم میں ابھار اور تناؤ جسم کی خفیف سی حرکت بھی مریض کو تکلیف دے، شکم میں پکڑنے والا درد جو معدے تک آئے متلی کے ساتھ۔

پاخانہ اور مبرز قبض۔ پاخانہ سخت مقدار میں کم اور دقت سے ہوتا ہے قدرتی پاخانہ جمنے پر بھی مشکل سے ہوتا ہے لیس پاخانے بار بار۔ دست۔ دستوں سے پہلے، دوران اور بعد میں مبرز میں کاٹنے والا درد، مبرز میں جلن اور ڈنگ کا سا احساس پاخانے کے بعد شکم میں کوٹے پیٹے جانے کے درد۔

مثانہ بار بار پیشاب کی حاجت، بہت سے مروڑ کے ساتھ اور مقدار میں کم، مثانہ میں بوجھ، پیشاب کی زیادتی، پیشاب پیلا اور پیشاب میں ہلکے رنگ کا رسوب، پیشاب کی نالی میں جلن، سبزی مائل پیشاب کی بار بار اور فوری حاجت بہت سے مروڑ کے ساتھ تھوڑے سے پیشاب کا اخراج۔

آلات تناسل مردانہ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی سرعت انزال منی کی نالی سے فوطوں تک درد، خصیوں میں اوپر کی طرف کھنچاؤ اور درد، سیون میں بوجھ اور درد، غدہ مذی کا بڑھ جانا، رات کے وقت استادگی اور احتلام، خصیوں میں احساس جیسے وہ پکڑ کر اوپر کے طرف کھینچے جا رہے ہیں خصوصاً داہنا۔

آلات تناسل زنانہ حیض قبل از وقت اور مقدار میں کم حیض کا خون سیاہ حیض سے پہلے اور حیض کے دوران شکم اور رانوں میں چیرنے والے درد، نیز سر میں درد اور ہاتھ پاؤں میں کمزوری، سیلان رحم میں بالکل صاف شفاف رطوبت

آلات تنفس آواز کا بیٹھ جانا، حلق میں کھر کھراہٹ کی وجہ سے کھانسی، رات کے وقت ہوا کی نالی میں ہلکی سکڑن، چت لیٹنے پر سانس میں تنگی، یہ احساس ہوتا ہے کہ زخرہ دبا دیا گیا ہے۔ مگر سانس کی تنگی پہلو بدلنے پر نہیں رہتی، سینہ میں تنگی زینہ چڑھنے پر، پہاڑ پر چلنے سے یا پیٹ میں ابھار سے سینہ میں درد سینہ کے اوپر والے حصہ میں سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نزدیک گرم سرخ سوئیاں چبھنے کا احساس۔ بائیں پستان کے نیچے سوئیاں چبھنا، پستانوں میں کھنچاؤ پیچھے سے آگے۔

کی طرف سوئیاں چبھنا۔ یہ درد ملنے سے غائب ہو جاتا ہے مگر ملنا بند کر دینے سے پھر شروع ہو جاتا ہے دل کے مقام میں درد۔

ہاتھ اور پاؤں کمر میں موچ کا سا درد سر اٹھانے پر ریڑھ کی ہڈیوں میں کڑکن ارا بھی نیم کا سا تھوڑا نچے کندھوں میں بال کا سا درد، ایڑیوں کے پسینہ میں مچھلی کی سی بو۔ داہنی ٹانگ اور بائیں بازو میں لنگڑا پن ہاتھوں اور پاؤں کے انگوٹھے میں کھینچنے اور کھو دنے کا احساس جیسے ان میں زخم ہو گئے ہوں چلتے وقت ٹانگوں میں کڑکن۔

مخصوص خواص مختلف حصص میں تشنج کے سے کھنچاؤ اعضاء میں کھنچاوٹ، اور پھاڑنے والے درد مختلف حصص میں سرسراہٹ، کئی ایک اعضاء میں کھنچاوٹ، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جوڑ بند چھوٹے ہو گئے ہیں۔ اعضاء کی سختی اور فالج کی سی کمزوری اور کپکپی، سستی، بیٹھے رہنے کی خواہش، غشی، لڑکھڑانا۔

جلد شدید خارش، تقریباً تمام جسم پر جلد کے مختلف حصص میں ٹیس اور جلن، خارش کے تروڑنے جو پھوڑوں کی تہہ میں تیز سوزش پیدا کرنے والے زخم۔

نیند دن کو سونے کی بے حد رغبت جمائیوں اور بار بار انگڑائیوں کے ساتھ خصوصاً دوپہر کے کھانے کے بعد رات کے وقت سوتے رہنا شام کے وقت غنودگی آنا۔ ہلکی نیند تھوڑے سے شور سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔

بخار کھلی ہوا میں چلنے کے بعد سردی گرم مکان میں۔ انگیٹھی کے پاس، کھلی ہوا سے گرم مکان میں آنے پر لرزہ پیٹھ میں برف کی طرح ٹھنڈک۔ شام کے وقت گرمی، تھوڑی دیر بخار جس کے ساتھ اکثر سر پر پسینہ ہوتا ہے کھانا کھاتے وقت پسینہ۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ اور اونچی طاقتیں۔

کمی اور زیادتی سہلانے یعنی مالش کرنے سے آرام ہوتا ہے (یہ اس دوا کا مخصوص نشان ہے) انگڑائی لینے سے دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ اوسیم ایثی مل کو سرد مزاج ہے تاہم اس کے زکام اور جاڑے گرم کمرہ میں بڑھتے اور کھلی ہوا میں کم ہوتے ہیں۔ تمام انگلیوں میں کاٹنے والے درد کو ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈبونے سے آرام ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے سے معدہ میں بوجھ ہوتا ہے۔ گرم پانی یا گرم چائے اور کسی اور گرم چیز کے پینے سے تکلیف بڑھتی ہے حرکت سے بعض بائی کے دردوں کو آرام ہوتا ہے۔ سر اٹھانے سے گردن میں کڑکن ہوتی ہے کھانے سے پسینہ، آنکھوں کا پانی اور درد سر بڑھ جاتے ہیں مریض کی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ غذا یا رقیق اشیاء کے نگلنے سے حلق کو آرام ہوتا ہے۔ مگر خالی نگلنے سے حلق میں تکلیف بڑھتی ہے حرکت سے اور دماغی محنت سے تکلیفات بڑھتی ہیں جھکنے سے سینہ میں پھٹنے والے درد ہو جاتے ہیں بہت سی علامات بعد دوپہر اور دن کے بعد دوپہر کو بڑھتی ہیں حیض کے قبل دوران اور اجراء پر تکلیف ہوتی ہے شور غل سے کانوں میں آوازوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ وضع بدلنے سے کئی ایک تکلیفات کم ہوتی ہیں کھلی ہوا اور ڈکاروں سے تکلیفات کم ہوتی ہیں

تعلق۔ اس دوا کا اثر کیمفر، نکس، اور اوپیم سے زائل ہوتا ہے۔

یہ دوا برائی اونیا کے بعد اچھی طرح اپنا فعل دکھاتی ہے۔

اس دوا کے بعد سیپیا اچھی طرح کام کرتی ہے۔

مقابلہ کرو:-

دردِ سر میں جب دردِ سر کی حالت میں پیشاب کی زیادتی ہو، اگنیشیا، جلسی میم

پپوٹوں میں تشنج اور اینٹھن، اگیریکس۔

خصیوں میں درد: پلساٹیلا۔

ٹھنڈا پانی پینے کے بعد تکلیفات معدہ، آرسنک، فاسفورس، کاربوویج۔

شور و غل کے بعد تکلیف کا بڑھنا: اگریفائٹس (گریفائٹس کو شور و غل سے آرام ہوتا ہے)

سہلانے اور مالش سے آرام: فاسفورس، نیٹرم کارب، کاربالک ایسڈ، کینتھرس۔

زکام کی زیادتی کھلی ہوا میں، ایلم سیپا۔

سر میں سن ہونے کا احساس، گریفائٹس۔

سر ہلانے سے گردن میں کڑکن: نکولم۔

انڈے کی سفیدی کے چہرے پر خشک ہونے کا احساس: ایلومنا، برائیٹا کارب، مگنیشیا کارب، فاسفورک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ۔

کھانے اور پینے سے حلق میں آرام مگر خالی نگلنے سے تکلیف: لیکیسس

ڈکاروں کا ذائقہ پیشاب کا سا کھاری: اگنس کاسٹس میں ڈکاروں میں پیشاب کی سی بو ہوتی ہے۔

غمگین، پلساٹیلا (مگر اولیم اینی مل میں برخلاف پلساٹیلا کے بدمزاج ہوتا ہے)

نبض آہستہ: ایپوسائنم۔

آگے جھکنے سے درد سر اور درد کی حالت میں زبان پر چھیلن کا سا درد، سنگوئنریا۔

سرد مزاجی: نکس وامیکا، سائیکلےمن، کالی کارب (لیکن یہ سب کھلی ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔)

پیشاب کرتے وقت سوزش: کاسٹیکم، پیٹرولیم۔

زکام: پیٹرولیم۔

سوئیاں چبھنا: کالی کارب، کاربوانیملس۔

گدی میں کترنے والے درد، گلونائن، نیٹرم سلف۔

روٹی کی خواہش (نیٹرم میور میں روٹی سے نفرت)

شکم میں حرکات، کروکس۔

پاؤں کا پسینہ رک جائے، سائیلیا، سلفر

گرم اشیا پینے سے تکلیف: لائیکوپوڈیم، گرم اشیا پینے سے آرام۔

جوڑوں میں کڑکن، بنزوک ایسڈ۔

Oleum Jecoris Aselli

اولیم جیکورس الیسی لی

NATURAL ORDER : Gadidae.
SYNONYMS : Oleum jecoris Morshuae; Cod liver oil.
A fix oil obtained from livers of Godus morrhua and some other allied fishes.
Tincture or Trituration :

(کاڈلیور آئل یعنی مچھلی کا تیل)

دنیا میں بہت سے آدمی ایسے ملتے ہیں جو کاڈلیور آئل یا مچھلی کا تیل برداشت نہیں کر سکتے اگر صرف اسے غذا ہی سمجھ لیا جائے تو قدرتی طور پر اس کو غذا کی طرح بلا ضرر انسانی جسم کے اندر تحلیل ہونا چاہیئے مگر یہ نہیں ہے اس لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں دوا کی ماہیت موجود ہے۔

ایلوپیتھی میں عموماً اس کو بلا کسی علامت یا وجہ کے تپ دق اور خنازیر یا کسی دوسری قسم کی کمزوری میں استعمال کیا جاتا ہے اس لیے بعض وقت تو یہ مریضوں کے واسطے اکسیر ثابت ہوتا ہے اور بعض وقت نقصان دہ بھی۔

ڈاکٹر نائیڈ ہارڈ نے اس کی آزمائش کر کے نہایت مخصوص علامات بیان کی ہیں جن کو کئی دفعہ مریضوں پر تجربہ کر کے آزمایا گیا اور درست پایا گیا۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ اس کے اثر سے جگر اور جگر کے مقام میں درد پھوڑے کا سا درد یہ علامات نہ صرف جگر اور جگر کے مقام میں ہی مشاہدہ کی گئی ہیں بلکہ جگر اور جگر کے مقام کے علاوہ حلق سینہ شکم گردے خصیۃ الرحم جوڑوں اور پٹھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

دوسری علامت دھڑکن ہے یہ دھڑکن کھانسی کے ساتھ اور دم پھولنے کے ساتھ ہوا کرتی ہے، تیز پھڑکن کا احساس (گھڑی کی چال کی طرح) کمر سے شروع ہو کر آہستہ آہستہ گردن تک پہنچتا ہے اور جوں جوں یہ احساس اوپر کی طرف ہوتا جاتا ہے شکم اور سینہ اس سے اس قدر متاثر ہو جاتے ہیں کہ مریض ایک ہی جگہ پر جم جاتا ہے۔ اور حرکت کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ تمام جسم بھر میں سنسنی کا احساس ہوتا ہے اور اس حساس میں خون پورے دل میں جمع محسوس ہوتا ہے۔

تپ دق اور خنازیر میں مچھلی کا تیل بہت نام پیدا کر چکا ہے مگر اس کا ٹھیک استعمال اس وقت ہوتا ہے جب خشک کھانسی، رات کی کھانسی، کھانسی کے ساتھ زرد یا سفید بلغم، سینہ میں پھوڑے کا سا درد، خصوصاً کھانسی کے وقت اور سینہ میں جگہ جگہ سوئیاں چبھنا اور کمر تک سوزش موجود ہو۔

بخار میں بھی اس کی علامات بے حد نمایاں ہیں، چاہے وہ تپ دق ہو یا تپ نوبتی یعنی بخار شام کے وقت زیادہ ہو جاتا ہے۔ بحالت بخار ہتھیلیاں جلتی ہیں۔ سردی سے پہلے اور سردی کے دوران پیاس کی زیادتی ہوتی ہے اور جب بخار تیز ہو جاتا ہے تو کھانسی ختم ہو جاتی ہے۔

چونکہ اس دوا کا مزاج سرد ہے اس لیے اس کی علامات سردی سے سرد ہوا سے اور مرطوب موسم سے بڑھ جاتی ہیں مثلاً کھانسی۔ ٹھنڈک اور مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہے۔

بلغم ہی میں زردی اس دوا میں نہیں پائی جاتی بلکہ حلق سے نکلنے والے بلغم اور زبان کا رنگ نیز سیلان الرحم کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے۔

آلات تناسل زنانہ میں اس دوا کا اثر بہت نمایاں ہوتا ہے حیض کے خون کو بڑھاتی ہے اور حیض بندشدہ کو پھر جاری کردیتی ہے۔

ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ داد میں اگرچہ بسی لیثم کا استعمال بار بار کرنا مفید ثابت ہوتا ہے مگر مچھلی کا تیل داد کو صابن سے دھو کر لگانا بھی مفید ثابت ہوا ہے نیز سوکھے کی بیماری میں بچوں کو مچھلی کے تیل سے مالش کرنا زیتون کے تیل کے برابر مفید ہے۔

مصنف کا ذاتی تجربہ ہے کہ سوکھے کی بیماری میں مچھلی کے تیل کی مالش زیتون کے تیل سے کہیں زیادہ مفید ہے۔

قوت جاذبہ کی کمی، حرارت عزیزی کی کمی، خون کی کمی کمزوری اور سوکھے پن میں اس کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے اگر بچے دودھ نہ ہضم کرسکتے ہوں تو یہ بہترین دوا ہے۔

دردسر عموماً پیشانی میں اور داہنی آنکھ کے اوپر ہوتے ہیں، کھانستے وقت سر پھٹتا محسوس ہوتا ہے۔

دیگر علامات یہ ہیں: چہرہ سرخ (دق میں بھی)، بھوک کی زیادتی، سانس میں تعفن۔ پاخانہ کے دوران پیشاب کی نالی سے آؤں کا اخراج جلن کے ساتھ، ہونٹوں کا سوکھا۔ سر اور ہاتھ گرم، رات کے وقت بے چینی اور بخار۔

علامات

دماغ۔ چڑچڑا پن۔ اپنے آپ کو مصیبت زدہ محسوس کرنا۔

سر۔ چکر، پیشانی میں ہلکا درد۔ کھانسی کے بعد پھٹنے والے دردسر، درد جو گدی سے پیشانی کو آئے۔ متلی کے ساتھ بائیں سے داہنی کنپٹی کو درد کا احساس۔

آنکھ۔ متورم پلکیں ہوا میں چلنے سے آنکھوں سے پانی، دھواں جاڑا نابینائی، پپوٹے بھاری جن کو اٹھا نہ سکے آنکھوں کے اوپر بھاری پن، ہاتھوں میں خشکی اور پھٹے ہونے کے ساتھ۔

ناک۔ خشک نزلہ، کھانسی اور چھینکیں، نزلہ زکام میں آواز کا بھاری پن اور سینہ میں چھیلن کا سا درد، مزمن نزلہ اور ناک سے بو، نیند کے دوران نکسیر حیض رکے ہونے ہونے کے ساتھ۔

چہرہ۔ چہرہ پر سرخی۔

منہ۔ زبان پر زرد میل، منہ کے پھٹے ہونے کا احساس، سانس متعفن۔

حلق۔ بلغم کھنکھارنے کے بعد حلق میں درد۔ حلق کی پرانی تکالیف زرد بلغم کے ساتھ۔ گھیگھا متورم حلق میں سرسراہٹ تنفس میں کمزوری۔

معدہ۔ بھوک کی زیادتی یا کمی، دودھ برداشت نہ کرسکنا، پیاس شدت کی جاڑہ سے پہلے اور جاڑہ کے دوران متلی

دوران جاڑہ اور جاڑہ کے بعد صفراوی یا تیز سوزش پیدا کرنے والی قے۔ معدہ میں جلن۔ معدہ میں بوجھ۔

شکم۔ جگر اور جگر کے مقام میں بھاری پن اور پھوڑے کا سا درد جس کی تکلیف محنت سے بڑھتی ہے تلی میں درد کھانسی سے تلی میں درد۔ تلی کے مقام میں جھٹکے والے اور کھینچنے والے درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ دست رات کے وقت اور صبح سویرے جاڑہ کے ساتھ قبض۔

مثانہ۔ پیشاب میں اینٹ کے ریت کا سا رسوب، ہر روز صبح پاخانے کے دوران پیشاب کی نالی سے آؤں کے اخراج کے ساتھ۔ گردوں میں پھوڑے کا سا درد۔

آلات تناسل زنانہ۔ خصیۃ الرحم میں درد۔ حیض درد کے ساتھ۔ حیض کا رک جانا۔ حیض کے خون میں کمی۔ سیلان الرحم زرد کمر کے درد کے ساتھ۔ دونوں خصیۃ الرحم میں پھوڑے کا سا درد۔

آلات تنفس۔ آواز بیٹھنا تیز سوئیوں کے سے درد، سینہ میں سوزش پیدا کرنے والے نقاط۔ خشک سرسراہٹ پیدا کرنے والی اور بار بار ہونے والی کھانسی خصوصاً رات کو خنازیری بچوں میں کالی کھانسی۔ تمام سینہ میں پھوڑے کا سا درد، خون کی قے (اکلائیفا انڈیکا، ملی فولیم) دھڑکن اور تکالیف کے ساتھ۔ بخار کی زیادتی میں کھانسی کم ہوجاتی ہے۔ کھانسی رات کے وقت صبح کے وقت شدید دورے، سینہ میں درمیان میں سرسراہٹ۔ رات کے وقت لیٹ جانے پر جس کی وجہ سے سو نہ سکے، دن کے دوران تر ٹھنڈے مرطوب موسم میں لاغری اور کمزوری کے ساتھ۔

پیٹھ اور گردن۔ پیٹھ سے گردن تک پھوڑے کا سا درد۔ کمر سے گدی تک پھڑکن کمر میں کمزوری اور ہلکا درد جس کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ کمر سے نیچے چوتڑوں کے مقام میں درد جس سے چلنے میں دقت ہو۔

اعضاء۔ کہنیوں اور گھٹنوں میں درد۔ پرانے بائی کے درد جس سے ریشے عضلات اور جوڑبند سخت ہوں۔ ہتھیلیوں میں جلن۔ کندھوں میں بائی کے درد۔ ہاتھ خشک اور پھٹے ہوئے تلی میں درد کے ساتھ بائیں بازو کی ہڈی میں درد۔ چوٹ کے جوڑ کی تکالیف خصوصاً جب ہڈی میں شروع ہوں۔ ٹھگڑی کا درد، ماؤف ٹانگ کے سوکھ جانے کے ساتھ۔ جوڑوں کے گرد دنبل اور ناسور۔ پیروں میں پھوڑے کا سا درد۔ پیر ٹھنڈے۔

مخصوص خواص۔ سوکھا پن، تمام جسم میں رینگن کا احساس، دل میں خون کے دوران کے ساتھ تمام جسم میں درد کمر سے پھڑکن دگھڑی کی چال کی طرح، شروع ہوکر گدی تک جاتی ہے اور اس سے شکم اور سینہ اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ مریض جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے۔ ہاتھ پیر ہلا نہیں سکتا۔ عضلات اور جوڑبندوں میں درد۔ ریشوں کے بائی کے درد۔ عضلات میں سکڑن۔ کسی جانب سوئیوں کا چبھنا اور نیچے دبانے کے احساسات جس کی زیادتی اس جانب کو اندر کی جانب جھکانے سے ہو۔ لاغری۔

جلد۔ کھجلی کے دانے خشک، تر، داد کے سے۔

نیند۔ شام کے وقت مسلسل سردی۔ تپ دق۔ رات کے پسینے، ہر رات ہتھیلیوں میں بخار، روزانہ رات کو بخار جس کی وجہ سے بے خوابی ہو۔ بخار کے بعد مقدار میں زیادہ پسینہ خصوصاً سر، گردن اور بازوؤں پر۔

کمی اور زیادتی۔ علامات چھونے سے، سواری کرنے سے، گرنے سے، حرکت سے بازو اٹھانے سے جھکنے سے اور چلنے سے بڑھتی ہیں، ہنسنے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے کھانسنے سے سینہ میں اور سر میں درد ہوتا ہے۔ لیٹ

جانے سے اور کھانسی سے تنگی کا احساس سینہ میں ہوتا ہے۔ بخارے کھانسی کم ہوجاتی ہے، ہوا کے جھونکے سے، سردی لگ جانے سے، سرد و مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

طاقت۔ کاڈلیور آئل خالص یا نمبر ×۱ سے نمبر ×۳ تک

تعلق - اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے: آگریس ورس کولر (جالہ ،متلی اور دستوں کے ساتھ)

مقابلہ کرو: ۔تپ دق میں، داد میں اور سوکھے پن میں: بسی لینم، تھاسفورس۔

لاغری (سوکھا پن) اور بے حد بھوک: آئیوڈیم

کھانسی کے ساتھ درد سر: کیپسیکم۔ برائی اونیا، نیٹرم میور

مرطوب آب و ہوا میں رہنے کے بدنتائج: نیٹرم سلفر، ارینیا ڈیڈیما۔

پپوٹوں کا بھاری پن: جلسی میم، اوپیم۔

Oleum Ricinus

اولیم ریسی نس

دیکھئے

ریسی نس

NATURAL ORDER : Euphorbiaceae
SYNONYMS : Ricinus Communis; Castor oil.
A fixed oil expressed from the seeds of Ricinus Communis.

Olium Santali

اولیم سنٹالی

(روغن صندل)

اس دوا کا اثر مثانہ اور آلات تناسل پر خصوصاً سوزاک کے لیے نہایت نمایاں ہے۔ یہ دوا طاقت بھی بخشتی ہے اور گندے مواد کو خارج بھی کرتی ہے، دو یا تین قطرے اس کے شکر پر ڈال کر دینے سے بار بار ہونے والی کھانسی (جس میں بہت کم بلغم کا اخراج ہو) کو بہت جلد آرام دیتی ہے۔

علامات

آلات تناسل مردانہ۔ درد کرنے والی ایستادگیاں۔ حشفہ کا ورم، گاڑھے زرد مواد کا اخراج، سیون میں درد۔ پیشاب بار بار سوزش کرنے والا اور ٹیس پیدا کرنے والا، پیشاب کی نالی کے مخرج پر ورم اور سرخی، پیشاب کی دھار چھوٹی کمزور، گردے کے مقام پر تیز درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پیشاب کی نالی میں گولا سا پھنسا ہوا ہے جس کے

کھڑے ہونے سے زیادتی ہوتی ہے قرحہ گاڑھے مواد کے زیادہ مقدار میں اخراج کے ساتھ مثانہ میں مزمن ورم۔

طاقت۔ ۲ سے ۱۰ قطرے تک کیپسول میں۔

Oleander

اولینڈر

NATURAL ORDER : Apocynaceae.
SYNONYMS : Rose Laurel; Nerium Oleander
PARTS USED : The fresh leaves.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اولینڈر کے پودے گلاب کے پودے کی طرح ہوتے ہیں اور اس میں گلاب ہی کے سے پھول بھی ہوتے ہیں، یہ بہت زہریلا پودا ہے۔ ہنی مین نے اس دوا کی پہلے پہل آزمائش کی تھی۔

ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۱۲ صفحہ ۲۰۳ میں ڈاکٹر گولن لکھتے ہیں: اولینڈر سے معدہ میں ورم، دست، غشی اور تکلیف پیدا ہوتی ہے اور بعض وقت موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر الونیو اور مارگاگنی نے اولینڈر سے دل کی دھڑکن، پریشانی، بے خوابی، بے ہوشی، قے، پیاس، نیند کا غلبہ، بول نہ سکنا اور موت کا مشاہدہ کیا۔

ہنی مین لکھتے ہیں: یہ دوا کسی وقت میں دماغی تکلیفوں کے واسطے مثلاً لاپرواہی وغیرہ نیز بغیر درد کے فالج، سر میں خارش کے دانے اور سر کی بعض دیگر بیرونی تکالیف کے لیے مفید ثابت ہوگی، آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے جو الفاظ ہنی مین نے اس کے متعلق کہا تھا وہ آج لفظ بلفظ صحیح ہو رہا ہے، کھوپڑی کی جلدی تکالیف کے لیے یہ بہترین دواؤں میں سے ہے کھوپڑی کی جلد کا ذب رالپ ڈرمس) کا بدشکل ہوجانا، کھوپڑی پر شدید خارش جیسے جوئیں پڑ جانے سے، پھر کھجلانے کے بعد ایسا درد جیسے کھجلانے سے جلد چھل جائے۔ سر کی ان علامتوں کو کئی بار اس دوا سے ٹھیک کیا گیا ہے۔

اولینڈر میں فالج کی علامات بھی بہت کثرت سے ملتی ہیں، پیشاب اور پاخانہ کا از خود نکل جانا، ریاح کے ساتھ پاخانہ نکل جاتا ہے۔ غذا بغیر ہضم ہوئے ہی نکل جاتی ہے بینائی ایک ہی لمحہ کے واسطے زائل ہوجاتی ہے۔

دودھ پلانے والی عورتوں کے لیے جن کو دودھ پلانے کے فوراً بعد ہچکی شروع ہوجاتی ہے بہت مفید دوا ہے۔ دیدگر میں ایک عجیب بات ہے کہ اولینڈر کے درد سر کو آنکھیں ایک طرف پھیرلے سے آرام ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی عجیب بات ہے جو کسی دوسری دوا میں نمایاں طور پر نہیں پائی جاتی۔ کوئی تکلیف جس کے ساتھ درد سر کو آنکھیں ایک طرف پھیرنے سے آرام ہوجائے تو اولینڈر سے دور ہوجاتی ہے ماسی ایک علامت سے رہنمائی کرکے کتنی ہی دفعہ باقی تکالیف کو اولینڈر کی ایک ہی آدھ خوراک سے شفا ہوتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنکھوں کی دھند ایک طرف آنکھیں پھیرنے سے بڑھ جاتی ہے۔ یہ علامت درد سر کی علامت کے بالکل برعکس ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ دوا بھینگاپن کے واسطے بہت مفید ہے بعض وقت آنکھیں بدوضع معلوم ہوتی ہیں۔

یہ دوا جسم کے بائیں حصہ پر زیادہ تر اثر کرتی ہے۔ بائیں طرف کی کان اور بائیں طرف کا سُن ہوجانا اس دوا میں کئی دفعہ مشاہدہ کیا گیا ہے، بازوؤں اور ٹانگوں میں سُن ہونے کا احساس، ٹھنڈے پانی کی پیاس۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۳۳ صفحہ ۹ پر ایک بچہ کے متعلق ذکر ہوا ہے کہ ایک چار پانچ سالہ بچہ نے اولینڈر کا

ایک پتر ستر میں ڈال لیا مگر فوراً ہی تھوک دیا، چند منٹ میں اس کی زبان سرخ ہوگئی اور زبان کا وہ حصہ جس پر پتہ رکھا گیا تھا، چھل گیا، یہ چھیلن زبان پر برابر ایک سال تک رہی، پتہ منہ میں رکھنے کے دس ماہ بعد بچہ کے ٹخنوں پر اور پنڈلیوں پر چیچک کے سے آبلے ظاہر ہوگئے۔

جلد بھی بہت ذکی الحس ہوتی ہے اور بہت جلد پھٹ جاتی ہے اور یہ پھٹن خصوصاً جب اولینڈر کی دیگر تکالیف کے ساتھ پائی جائے تو اولینڈر اور بھی یقینی دوا بن جاتی ہے۔

عجیب احساسات جو اس کا فالج میں مفید ہونا بتاتے ہیں یہ ہیں، تمام جسم میں جھنجھناہٹ کا احساس سن ہونے یا بے درد کے مفلوج ہونے کا احساس جیسے اندرونی عضص پھول گئے ہیں بیرونی عضص میں تپکن، جلد میں سوئیوں کا احساس۔

علامات

دماغ۔ لاپروائی، پڑھتے وقت دماغ میں پراگندگی، پڑھتے وقت فقروں کا مطلب سمجھ نہ سکنا، حافظہ کا نہ رہنا۔ قوئی عقلیہ میں کمی، بات کا جلد سمجھ میں نہ آنا، ہر بات پر بدمزاجی، ہر کام کرنے سے نفرت، تنگیتی شدید قبض کے ساتھ۔ دماغی محنت کے بعد صحت، تتماہٹ کے دورے، مخالفت برداشت نہ کر سکے، غصہ میں آجائے۔

سر۔ چکر، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چکر سے گر جائے گا کسی چیز پر نظر جما کر دیکھنے سے یا صبح بستر پر سے اٹھنے پر چکر، چکر، فالج سے قبل بہت عرصہ کے لیے نیچے دیکھنے سے چکر۔

سر میں بھاری پن اور دباؤ، پیشانی میں اندر سے باہر کی طرف دباؤ، پیشانی میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پیشانی پھٹ جائے گی، درد سر کو ایک طرف کرنے اور آنکھیں پھیرنے سے آرام ہوتا ہے کھوپڑی پر شدید جلن اور خارش جیسے جوؤں سے ہوا کرتی ہے، کھجلانے سے پہلے تو آرام محسوس ہوتا ہے مگر بعد میں جلن، درد اور پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ کھوپڑی کی جلد کا ذب را اوپر والی جلد کا بدنما ہو جانا، گدی میں خصوصاً کھرنڈ والے تر خارش کے دانے۔ دماغ میں درد جیسے سر پھٹ جائے گا، سر میں سُن ہونے کا احساس پیشانی پر اور پیشانی کے بالوں کے کناروں پر سوزش والی کھجلی جس کی زیادتی گرمی سے ہو۔

آنکھ۔ پڑھتے وقت پپوٹوں میں جلن اور کھنچاؤ، اشیاء کو صرف اسی وقت دیکھ سکے جب اطراف میں دیکھ رہا ہو، پڑھتے وقت آنکھوں سے پانی بہے، ازدواج البصر، احساس جیسے آنکھیں پیچھے کی طرف سر میں کھنچ رہی ہیں، آنکھیں کھنچی ہوئیں۔

کان۔ بیرونی کان میں اینٹھن کی طرح کھنچاوٹ، کانوں پر اور کانوں کے گرد جلد کے دانے اور زخم۔

چہرہ۔ صبح کے وقت چہرہ زرد اور کھنچا ہوا اور آنکھیں کے گرد سیاہ حلقے، چہرہ کے بعد دیگرے پیلا اور سیاہی مائل سرخ، اوپری ہونٹ کا سن ہونا، منہ پر جھاگ۔

منہ۔ دانت کا درد صرف چباتے وقت، بول نہ سکنا، شام کے وقت غذا میں کوئی مزہ نہیں ہوتا ہے۔ رات کے وقت لیٹنے پر، داڑھوں پر کھنچن، پریشانی، متلی، اور بار بار پیشاب کے ساتھ، مسوڑھے نیلگوں سفید، زبان کھردری، میلی سفید، منہ میں خشکی کے ساتھ۔

معدہ۔ بھوک کی زیادتی، کھاتے وقت ہاتھوں کا کانپنا، غذا اور سبز رطوبت کی قے، قے کے بعد پھر بھوک اور تمام

جسم میں کمزوری، ٹھنڈے پانی کے واسطے پیاس کی زیادتی، شدید خالی ڈکار، معدہ میں تپکن جیسے دھڑکن ہو رہی ہے۔ دودھ پلانے والی مستورات میں فم معدہ میں خالی پن کا احساس جو کھانے کے بعد بھی قائم رہے۔ فم معدہ میں اچانک میٹھے کا احساس متلی اور قے کے ساتھ۔

شکم۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ متعفن ریاح کا اخراج جیسے بگڑے ہوئے انڈوں کی ہوتی ہے، آنتوں کا ناف کے گرد نوچن اور سوئیاں جیسی۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کے بعد مبرز میں جلن علی الصباح غیر ہضم غذا کے جو گذشتہ روز کھائی تھی، دست پتلے ملین اور زرد دست، ریاح خارج ہوتے وقت پاخانہ کا نکلنا، مقعد میں جلن دار درد، حمل کے دوران پتلے ملین پھر سخت اور مشکل پاخانے، دق میں دست آنتوں میں دردوں کے ساتھ۔

آلات تنفس۔ اندر سانس کھینچتے اور باہر نکالتے وقت سینہ کے سامنے والی ہڈی اور سینہ کے بائیں طرف سوئیاں چبھنا۔ لیٹی ہوئی حالت میں تنفس میں رکاوٹ، نیز احساس جیسے سینہ بہت تنگ ہے اور اس کے ساتھ لمبی گہری سانس لینی پڑے تنفس خرالے دار حنجرہ میں سرسراہٹ سے شدید ہلا دینے والی کھانسی، سینہ میں خالی پن اور ٹھنڈک کا احساس۔ لیٹی ہوئی حالت میں دمہ کی سی سانس کا چلنا، تنفس میں دقت۔

قلب۔ دل کے اوپر ہلکا درد جس کی زیادتی جھکنے سے اور سانس باہر نکالنے سے ہوتی ہے، پریشان کن دھڑکن سینہ کا پھیلا ہوا محسوس ہونا۔

ہاتھ اور پیر۔ بازوؤں اور انگلیوں میں اینٹھن، کلائیوں اور انگلیوں میں ہلکا دباؤ۔

ٹانگوں میں چلتے وقت کمزوری، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پیروں کا اگلا حصہ سُن ہوگیا ہے ٹانگوں اور پیروں کا فالج۔ اعضاء میں حرارت غریزی میں کمی، پیر مسلسل ٹھنڈے، بے درد کا فالج، ہاتھوں کی انگلیوں میں ورم اور جلن دار اکڑن، ہاتھوں کی وریدیں پھول جائیں، جوڑوں میں اکڑن۔

جلد۔ جسم کے مختلف حصص کی شدید خارش، خارش کے تر دانے جن سے خون اور رطوبت رستی ہے، کھرنڈ بن جاتے ہیں کپڑے اتارنے پر خارش، رات کے وقت جلن، جلد بیحد ذکی الحس، جلد پھٹ جائے، پسینہ مقدار میں کم۔

بخار۔ تمام جسم پر بغیر پیاس یا بخار کے سردی اور جاڑا۔ نوبتی حدت کے دورے جن کی زیادتی جسمانی یا دماغی محنت سے ہو۔

نیند۔ جمائیاں جاڑے اور عضلات کے کانپنے کے ساتھ، بے چینی کی نیند بار بار جاگے۔ شہوانی خواب احتلام کے ساتھ۔

کمی اور زیادتی۔ جلدی تکالیف کو پہلے کھجلانے سے آرام ہوتا ہے مگر پھر جلد میں جلن اور درد بڑھ جاتا ہے۔

تکالیف ٹھنڈی اور کھلی ہوا میں بڑھ جاتی ہیں۔

دانت کے درد کو بستر میں سے باہر نکل جانے پر آرام ہوتا ہے۔ چبانے سے دانت کا درد اور سر کا درد بڑھتا ہے نیچے کی طرف دیکھنے سے چکر وغیرہ بڑھ جاتے ہیں آنکھیں پھیر کر دیکھنے سے آنکھوں کی دھندلاہٹ بڑھتی ہے۔ مگر سر کے درد کو آرام ہوتا ہے۔ اٹھ کر کھڑے ہونے سے سر کا درد اور چکر بڑھتا ہے جھکنے سے دل میں درد معلوم ہوتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ اولینڈر کا اثر زائل ہوتا ہے: کیمفر (نئے اثر)، سلفر (پرانے نتائج) سے

معاون۔ کرنیم، لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا، سپائی جیلیا۔

مقابلہ کرو۔ چڑچڑاپن اور غصہ میں، سٹانی سیگریا۔ بیوسمس، نکس۔

غصہ کے بعد افسوس میں، کروکس۔

دودھ پلانے والی مستورات کی تکالیف میں، کاربوانیملس۔

کھاتے وقت دستوں میں فیرم، فیرم کے دستوں میں درد نہیں ہوتا، فیرم کے دست کھانا کھاتے وقت ہوتے ہیں۔ (آرسنک کے دست معدہ میں سردی یا سرد اشیاء کی وجہ سے) بدہضمی سے دست زرد، دستوں کے ساتھ شدید درد، جلن ہوتی ہے۔ دست آدھی رات کے وقت زیادہ آتے ہیں اور پیاس ہوتی ہے اوضیئم ناٹریکم (پانی یا کوئی رقیق چیز پینے کے فوراً بعد دست)، چائنا (پتلے پانی کے سے دست جس میں ہضم خوراک کے ذرات ہوتے ہیں، دست کرنے والے کھانے کے بعد از خود دستوں کا نکل جانا۔ یہ دست یا تو پھل کھانے سے ہوتے ہیں یا پھل کھانے سے بڑھ جاتے ہیں)، الیپس، فاسفورس اور فاسفورک ایسڈ، مبرز کا منہ کھلا ہوا۔

بچوں کی کھوپڑی پر کھرنڈ والے خارش کے دانے: مزریم، سلفر، وائی اولا ٹرائی کلر، ونکا مائنر۔

دل بیٹھنے کا احساس: سیپیا۔ (اولینڈر میں اس کے ساتھ شکم میں نفخ کا احساس ہوتا ہے۔ سینہ خالی اور ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔)

Oenanthe crocata

اونینتھی کروکاٹا

NATURAL ORDER : Umbelliferae
SYNONYMS : Water Drop wott; Dead tongue.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اونینتھی کروکاٹا ایک زہریلا پودا ہے اور اسی سے کتنی ہی بار مہلک حادثے ہوئے ہیں، سائیکلوپیڈیا آف ڈرگ پیتھوجینسی میں اس کے زہر سے کئی اموات کا ذکر کیا گیا ہے اور نیز یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد جب لاش کو چیر کر معائنہ (پوسٹ مارٹم) کیا گیا تو مفصلہ ذیل تبدیلیاں دیکھی گئیں۔

(۱) جسم کی بہت سختی اور اکڑان (۲) انگوٹھے ہتھیلیوں سے بہت سختی سے جڑے ہوئے تھے۔ جن کا ہتھیلیوں سے جدا کرنا ناممکن تھا (۳) چہرے کی رنگت ارغوانی اور ناخن نیلے (۴) دماغ کے نیچے کے پردوں میں ورم اور سر کی کھوپڑی میں بالکل سیاہ رنگ کے خون کا اجتماع۔ (۵) حرام مغز میں ورم (۶) آواز تنفس کی بلغمی جھلیاں گہری سرخ جن میں جھاگدار یعنی پھیلنے والی بلغم بھری ہوئی پھیپھڑے بند اور سیاہ (۷) دل کھانے دار سیاہ رطوبت (۸) غذا کی نالی سیاہ

یہ دوا ہومیوپیتھی میں مرگی کے دوروں، حمل کی حالت میں یا حیض کے وقت میں مرگی کے دوروں میں، زچگی کے بخار، متعدی بخار کے تشنجی دوروں میں، نیز چہرہ کی اینٹھن اور تشنج میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے، مرگی کے دوروں میں جن میں یہ دوا خاص طور پر مفید ہوتی ہے ان میں قے، پیٹ کا تن جانا اور ابھرنا، عضو مخصوص کی اینٹھن یا آلات تناسل میں

بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر میکیکن ایک مریضہ کی بابت بتاتے ہیں کہ مریضہ کی عمر ۱۹ برس کی تھی اسکے ماں باپ کی صحت بہت اچھی تھی مگر مریضہ کو اب تک حیض نہیں ہوا تھا، مریضہ جھلی، ضدی اور پاگل سی ہوگئی تھی اور جب اس کو حیض ہونا چاہیئے تھا تب اس کو مرگی کے دورے ہوا کرتے تھے۔ اونینتھی کروکاٹا ۳۰ دیا گیا، دوسرے مہینہ میں دورے تو نہ ہوئے مگر حیض جاری ہوگیا اور اس کی مرگی و دماغی کیفیت بھی درست ہوگئی۔

ساؤتھ امریکہ جنرل آف ہومیوپیتھی جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۳۰۵ پر ڈاکٹر گریزن ایک مریضہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ مریضہ بعمر ۴۲ سال، ۱۲ برس کی عمر سے حیض شروع ہوا، ابتدا میں درد نہ ہوتا تھا مگر بعد میں حیض کے ساتھ درد شروع ہوگیا ۲۳ برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی اس کے دو بچے ہوئے، ایک شادی سے اٹھارہ مہینے کے بعد اور دوسرا پہلے بچہ کے سترہ مہینے کے بعد پہلے حمل کے چوتھے مہینے اس کے بڑ میں درد محسوس ہوا جس کی وجہ سے وہ چل نہیں سکتی تھی یہ درد وضع حمل تک موجود رہا۔ چھٹے مہینے اس کو پہلا مرگی کا دورہ ہوا اور وضع حمل تک اس کے دورے اور بھی ہوئے۔ وضع حمل سے تین یوم قبل بعد دوپہر اس کو ایسا محسوس ہوا کہ اس کے سر کے ایک جانب چوٹ لگی ہے وہ گر گئی مگر پوری بیہوش نہ ہوئی، اس کے بعد اس کو شدید درد سر ہوا۔ وضع حمل کے بعد اس کا بچہ پانچ ماہ تک زندہ رہا۔ ان پانچ ماہ میں اس کو کوئی دورہ نہ ہوا، بچہ مرنے کے تین ماہ بعد اس کو پھر حمل شروع ہوگیا اور مرگی کے دورے بھی شروع ہوگئے اور یہ دورے وضع حمل تک کم و بیش ہوتے رہے، وضع حمل کے بعد جب مریضہ چلنے پھرنے لگی، تو یہ دورے پھر شروع ہوگئے ان میں وقفہ چھ ہفتہ سے چھ مہینہ تک ہوا کرتا تھا مگر جب کبھی دورہ ہوتا تھا تو یکے بعد دیگرے کئی دورے مسلسل ہوا کرتے تھے، دماغی حالت بھی خراب ہوگئی، دورہ سے پہلے کوئی حملہ نہیں ہوتا تھا، سوائے اس کے کہ وہ خوف محسوس کرتی تھی یا اپنے آپ کو مردہ خیال کرنے لگتی تھی ان دوروں میں کبھی تو تھوڑی دیر کیواسطے بے ہوشی ہوتی تھی اور کبھی بہت دیر تک بے ہوشی رہا کرتی تھی پہلے یہ دورے رات کو ہوا کرتے تھے پھر دن کو ہونے لگے کبھی ایک دن میں دو اور تین بھی ہوجایا کرتے تھے یہ اکثر حیض کے ساتھ ہوا کرتے تھے رحم زیادہ بڑھ جاتا تھا اور اس کے عضلات ڈھیلے پڑ چکے تھے، پیشاب کا وزن متناسبہ یعنی سپیسی فک گریوٹی کم ہوگیا، اونینتھی کروکاٹا ۳x پانچ قطرے دن میں چار دفعہ ۶ نومبر کو دینا شروع کیا گیا ۱۲ دسمبر کو ایک زبردست دورہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ غذا کی بداعتدالی سے (حیض کے ایک ہفتہ بعد ہوا) اور دوا کو دس ماہ تک جاری رکھا گیا، دن بدن مریضہ کی صحت درست ہوگئی اور آخر دس ماہ کے بعد مریضہ بالکل صحتیاب ہوگئی۔

ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۹ صفحہ ۲۵۴ پر ڈاکٹر کوپر نے ایک مریض کے متعلق لکھا ہے کہ ایک سپاہی کی صحت ڈیڑھ سال کی قید سے رہا ہونے کے بعد بالکل خراب ہوچکی تھی اس کو جلدی مرگی کے دورے شروع ہوگئے دورے شروع ہونے کے پچیس سال کے بعد جب ڈاکٹر کوپر نے اس کو دیکھا تو مریض کو چار پانچ دورے روزانہ ہوتے تھے اس کی حالت یہاں تک خراب ہوچکی تھی کہ وہ اپنا نام بھی نہیں لکھ سکتا تھا اور بعض وقت وہ دوڑنا شروع کردیتا تھا اور اتنا تیز دوڑتا تھا کہ چار پانچ میل سے کم فاصلہ پر اس کو پکڑا نہیں جاسکتا تھا، اونینتھی کروکاٹا نمبر ۲ کی پانچ بوندیں دی گئیں، پہلی ہی خوراک سے اس کو دورہ بہت ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ دوا اس کیواسطے بہت

زیادہ تھی۔ خوراک دوا کی کم کر دی گئی ایک سال میں وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔

ڈاکٹر املن لکھتے ہیں کہ اونیتھی کروکاٹم سے مرگی کے دورے ٹھیک ہو سکتے ہیں ایک حاملہ کے ساتویں مہینے کے دورے میں ایک بچہ کے جھپک نکلنے سے پہلے مرگی کے دورے میں ایک مریضہ کے حیض کے دوران مرگی میں مفید ثابت ہوئی ہے اس دوا سے ایسی کھانسی جس میں بلغم سینہ کے نچلے حصہ میں گڑگڑ آتا ہے اور بلغم پھینے دار (جھاگ دار) ہوتا ہے ٹھیک ہوتی ہے۔

عجیب علامات یہ ہیں: تشنجی دوروں کے دوران جسم ٹھنڈا، جیسے مردہ ہو: حلق میں کھڑکھڑاہٹ (جیسے دم گھٹ رہا ہو) سن ہونا ٹانگیں بالکل سیدھی پھیلی ہوئیں، چہرے پر سرخ دھبے، چہرے میں تشنجی اینٹھن، جلدی تکالیف مضو مشاغدرش اور نکسیر، مرگی کے دورے جن کی زیادتی حیض کے دوران کہیں ہو۔

علامات

دماغ:۔ تشدد آمیز ہذیان (بیلاڈونا، کینتھرس، سٹرامونیم) جیسے شراب پی ہو (اوپیم) پاگل پن یکایک مکمل بے ہوشی (بیلاڈونا، اوپیم)

سر:۔ شدید چکر، گر جانے کے ساتھ متلی اور قے، بے ہوشی اور تشنج کے ساتھ سر میں شدید درد سکتہ کی سی کیفیت، بول نہ سکنا، بے ہوش ہو جانا، چہرے کا پھول جانا، نبضوں کا پھیل جانا، سانس میں تنگی اعضا کا سکڑ جانا اور اکڑ جانا۔ (بیلاڈونا) دورے کے بعد غنودگی۔

آنکھ:۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں (بیلاڈونا، ہیوسمس، اوپیم، سٹرامونیم) آنکھیں اوپر کی طرف یا اندر کی طرف مڑی ہوئیں

ناک:۔ ناک سے خون آئے۔

چہرہ:۔ چہرے کے عضلات میں تشنج دانتیٹھی (اگیریکس، بیلاڈونا، سائی کوٹا، لکس، دمیکا، اگنیشیا) چہرہ نیلا اور متورم زرد اور ٹھنڈا، چہرے پر پریشانی دانتوں کا بھینچنا، جبڑوں کی سختی سے آپس میں مل جانا (السنتھنا، سائی کوٹا، اگنیشیا ہیوسمس، لاروسرسس نلجانکس وام) چہرے پر گلابی داغ چہرہ نیلگوں اور آنکھیں پتھرائی ہوئی۔

منہ:۔ زبان متورم اور باہر نکلی ہوئی، بکی ہیلی، منہ پر جھاگ (سائی کوٹا، کیوپرم، ہیوسمس، لاروسرسیس) خون ملی رطوبت، منہ خشک، بیٹھا ہوا بول نہ سکنا۔

حلق:۔ حلق میں شدید سکڑن اور جلن

معدہ:۔ ہچکی، درد، متلی، قے

شکم:۔ نفخ، درد قولنج کے ساتھ

پاخانہ:۔ خود بخود نکل جانا بند ست

آلات تنفس:۔ سانس میں تشنج، تنگی، سانس، جلد جلد وقت سے چھوٹی اور سانس میں خراٹے کی آواز سانس میں کھانسی سے اور مرتا ہوا سے رکاوٹ کا ہونا، سانس کا مشکل سے معلوم ہو سکنا سرسراہٹ والی کھانسی سینہ کے نچلے حصہ میں کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ جس کے ساتھ گاڑھا جھاگ دار بلغم نکلے۔

قلب اور نبض قلب کے مقام میں درد، نبض کمزور، بے قاعدہ، محسوس کرنے میں دقت

مخصوص خواص مرگی کے دورے تشنجی دوروں کے بعد غنودگی یا گہری نیند، مکمل بے ہوشی تشنجی دورے چکر پاگل پن متلی، قے، بے ہوشی کے ساتھ، دورے کی حالت میں آنکھوں کی پتلیاں اوپر چڑھی ہوئی، پتلیاں پھیلی ہوئی (السنتھنا، بیلاڈونا، سائیکوٹا) اچانک دورے، دوروں میں دانتوں کا بھینچ جانا۔ زبان کا کٹ جانا اور دورے کے بعد مکمل بے ہوشی، دورے میں چہرے پر سوجن اور نیلا پن منہ اور ناک سے جھاگ۔ یا خون کا جھاگ۔ تشنجی۔ بے ہوشی نبضیں کمزور اور کمزوری کے ساتھ، دورے میں مردے کی طرح ٹھنڈا ہو جانا۔ ٹانگیں اکڑی ہوئی، تشنجی دوروں میں پیچھے کی طرف مڑ کر کمان کی طرح بن جائے۔

اعضاء لنگڑی کے اعصاب کے ساتھ ساتھ درد جو بیٹھ میں شروع ہوں ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔

بخار:۔ حرارت غریزی کی کمی، حصے زیادہ ٹھنڈک۔ پسینہ کی زیادتی۔ پسینہ متعفن

طاقت نمبر ۲ سے نمبر ۲۰۰ تک

کمی اور زیادتی دبانے سے حلق کا درد زیادہ ہوتا ہے مگر آلات صدر کے گہرے درد کو آرام ہوتا ہے نگلنے سے حلق میں درد ہوتا ہے۔ تمام علامات پانی سے بڑھتی ہیں

تعلق مقابلہ کرو

مرگی میں، سائیکوٹا، آرٹی، میشیا وگرس، بیوفو۔

Oenothera Briennis

انوتھیرا

NATURAL ORDER : Onagraceae.
SYNONYMS : Evening Primrose.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

زرد گلاب

ڈاکٹر فرنگٹن لکھتے ہیں کہ:۔ انوتھیرا (زرد گلاب) کھیتوں اور اجاڑ جگہوں میں عام طور پر ملتا ہے یہ کمزور کرنے والے پتلے دستوں کے واسطے بہترین دوا ہے یہ دستوں کو اس لیے نہیں روکتی کہ اس میں ٹمینک لیڈ ہے بلکہ یہ سچے معنوں میں ہومیوپیتھک دوا ہے جو دست پیدا کرتی ہے اور دستوں کو درست کرتی ہے دست بلا کسی کوشش کے ہوتے ہیں اور ان دستوں کے ساتھ اعصابی کمزوری ہوتی ہے۔ نیز دماغی استسقاء کی ابتدا بھی کبھی ان دستوں کے ساتھ ساتھ پیدا ہوتی ہے۔

شروع شروع میں ڈاکٹر رکر نوٹ نے ایک عورت کو اس دوا کا ایکسٹرکٹ ساٹھ (۶۰) قطرے فی خوراک جسمانی اور دماغی پریشانی اور تھکاوٹ کے لیے دیا۔ پہلی بات جو دوا سے محسوس ہوئی وہ یہ تھی کہ دماغی اور جسمانی قوتیں مفلوج

ہوتے ہوئے محسوس ہوتے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد دست اور پیشاب بہت مقدار میں آیا اور مریضہ کی تمام شکایات دور ہوگئیں۔

ڈاکٹر ہرڈس نے ہومیوپیتھک ریکارڈ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۴۱۹ پر ایک مریض کا حوالہ دیا ہے مریض ۶۵ برس کا تھا۔ پچھلے دو برس سے کھانے کے بعد معدہ میں شدید درد ہوتا تھا انوتھیرا کے مدرٹنکچر کے پچیس قطرے سے وہ مریض مستقل طور پر صحت یاب ہوگیا۔

اس دوا کی یاد رکھنے کے قابل یہ علامات ہیں کہ جسم عموماً سن ہوجاتا ہے اور جسم پر گرم پسینہ پیشاب کی تیز حاجت کے ساتھ مگر ان سب کو دست اور پیشاب کے زیادہ ہوجانے کے بعد آرام ہوجاتا ہے نیز یہ دوا کمزور کردینے والے پتلے دستوں کے واسطے بہترین ہے یہ دست بلا کسی کوشش کے ہوتے ہیں اور بہت کمزور کردیتے ہیں ان دستوں کے ساتھ دماغی استسقاء کی ابتدا بھی ہوا کرتی ہے

علامات

دماغ: ۔ نیم بے ہوشی، سر اٹھانے، سوچنے اور حرکت کرنے کی ناقابلیت۔

سر: ۔ سر میں ہلکا پن، شدید چکر، چکر اعضاء کی کمزوری اور دل کے پھڑکنے کے ساتھ جس کو دست اور پیشاب کے ہوجانے سے آرام ہوتا ہے۔

آنکھ: ۔ پپوٹوں کو اوپر اٹھانے کی ناقابلیت

شکم: ۔ شکم اور ہاتھ پاؤں کے عضلات میں تشنج۔ ناف کے نیچے مروڑنے اور توڑنے والے درد کے ساتھ

پائخانہ اور مبرز: ۔ پتلے اور کمزور کرنے والے دست۔ بغیر کسی کوشش کے یا بغیر کسی درد کے بھی دستوں کا زیادہ مقدار میں آنا۔

مثانہ: ۔ تمام جسم پر گرم پسینہ کے ساتھ پیشاب کی زیادتی۔

اعضاء: ۔ اعضا کی کمزوری، ہاتھ پاؤں کے عضلات میں تشنج۔

مخصوص خواص: ۔ شدید چکر جس سے حرکت کرنی دشوار ہوجاتی ہے۔ تمام جسم پر کانٹے چبھنے اور سن ہوجانے کا احساس جس سے مریض پاگل سا ہوجاتا ہے شدید اینٹھن اور تشنج، مریض اپنے جسم کو ڈھانپنا چاہتا ہے۔ جسم پر مالش کی خواہش ہوتی ہے اور گرم پانی یا گرم دودھ یا گرم چائے پینا چاہتا ہے چکر اور اعضا میں کمزوری کے ساتھ دل کے مقام میں دھڑکن، جلد میں کانٹوں کا چبھنا اور جسم کا سن ہوجانا وغیرہ۔ کھل کر دست آنے سے یا کھل کر پیشاب کے ہونے سے درست ہوجاتا ہے کمزور کرنے والے پتلے دست بغیر کسی کوشش کے۔

جلد: ۔ جلد کے نیچے کانٹے چبھنے کا سا احساس اور تمام جسم کے سن ہوجانے کا احساس۔

بخار: ۔ جسم پر گرم پسینہ کے ساتھ پیشاب کی زیادہ حاجت

طاقت: ۔ مدرٹنکچر سے نمبر ۳ تک

تعلق: ۔ مقابلہ کرو۔

دستوں میں پراپیکاک، نیفائم، نیوفریوٹم۔
زیادہ پیشاب ہونے سے آرام، اگنیشیا، جلسی میم
پاخانہ کے بعد آرام، ہپائی اونیا، کولچیکم، کالوسنتھ، کروٹیلس، رسٹاکس، سیپیا، سلفر
فالج کی علامات، جلسی میم

Onosmodium Virginianum

اونس موڈیم

NATURAL ORDER : Burraginaceae
SYNONYMS : Ralse Gromwell.
PART USED : The roots and seeds.

اس دوا کی آزمائش ڈاکٹر ڈبلیو۔ ای گرین نے کی تھی اور ۱۸۸۵ء میں انہوں نے اپنے مشاہدات اس دوا کے متعلق شائع کیے تھے ڈاکٹر گرین کے مشاہدات میں سب سے عجیب و غریب بات یہ تھی کہ جس قدر آدمیوں نے اس دوا کا استعمال کیا ان سب کو نہ تو یکسوئی میسر رہی اور نہ اپنے اعصاب پر قابو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس دوا کے استعمال کرنے والے اس قابل ہی نہ رہتے کہ اپنے خیالات کو یکسو کرسکیں۔ اپنے خیالات کو اپنی مرضی کے تابع رکھ سکیں یا زینہ سے اترتے وقت یا کسی دوسری بھی جگہ کے جانے پر وہ نشیب و فراز کا صحیح اندازہ کرسکیں۔ سر کا چکر، تمام عضلاتی کمزوری اور سن ہوجانے کا احساس بھی مشاہدہ کیا گیا اس کے بعد اعصابی قسم کے درد کی علامات۔ لیٹے ہوئے فالج کی سی کیفیت دیکھنے میں آئی ان اعصابی دردوں کی نوعیت بھاری پن اور ہلکے درد کی تھی اس درد سے گردن ریڑھ اور پیڑو کے مقام کی نسیں مبتلا ہوگئیں یعنی آنکھیں، گدی، آنکھوں سے گدی تک، کمر، ریڑھ وال درد کے سب سے بڑے مرکز حلق، آنتیں، پستان، قلب اور دوسرے اعضا تھے اس دوا کا اثر جسم کے بائیں حصہ پر بہ نسبت داہنے حصہ کے زیادہ تھا پڑھتے وقت آنکھوں میں کھنچاوٹ سی محسوس ہوتی تھی جیسے کہ چھاپے کے باریک حروف پڑھنے سے آنکھوں پر زور پڑتا ہے اور پڑھنے والوں کو یہ خواہش رہتی ہے کہ کتاب دور رکھ کر اس کو دیکھا جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کے اندرونی عضلات پر اس دوا کا گہرا اثر ہوا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ ایک قسم کا آنکھوں کے عضلات میں فالج کا اثر ہوگیا جس سے آنکھیں کچھ حد تک بیکار ہوگئیں، اونس موڈیم کا اسی لیے سب سے نمایاں نشان یہ ہے کہ "پڑھنے سے یا نظر جما کر دیکھنے سے آنکھوں میں تناؤ اور اسی لیے درد سر" آنکھوں پر توجہ کی وجہ سے درد سر کے مریض جس قدر اس دوا سے صحت یاب کیے گئے ہیں شاید کسی اور دوا سے نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ای ایس نورٹن نے نارتھ امریکہ جرنل آف ہومیوپیتھی صفحہ ۷۹۲ پر کئی ایک مریضوں کے متعلق بیان فرمایا ہے منجملہ ان کے ایک مریضہ بعمر ۲۳ سال کی تھی جس کو تین سال سے دردسر کی شکایات کی درد خصوصاً گدی میں ہوا کرتا تھا درد کی نوعیت پھوڑے کے سر درد اور اکڑن کی سی تھی جو اکثر ریڑھ کے نیچے تک پہنچتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو ہاتھ لگنے سے اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ سر کے بائیں جانب ہلکا درد جو وقتاً فوقتاً آنکھوں تک تیر کی مانند پہنچتا ہے آنکھوں میں تنی

اور کھنچاؤ۔ درد سر کی زیادتی صبح کے وقت کچھ جھکنے کے ساتھ۔ اونس موڈیم نے تمام علامات کو دور کر دیا۔ دوسری مریضہ قریب نظری اور شدید درد سر میں مبتلا تھی مسلسل ہلکا اور بعض وقت شدید درد گدی کے داہنی طرف اور داہنی آنکھ میں تھا جو تھک جانے سے، کھانسی سے یا کسی اچانک حرکت سے بڑھ جاتا ہے اونس موڈیم ×۲ نے شفا بخشی۔

ڈاکٹر نورٹن کا خیال ہے کہ اعصابی کمزوری کی وجہ سے پیدا شدہ درد بھی اس دوا سے رفع ہو جاتے ہیں مگر جب کہ وہ آنکھوں کی تھکاوٹ کے علاوہ کسی اور تھکاوٹ سے ہوتے ہیں انہوں نے ایک مریضہ کے متعلق لکھتے ہوئے بتایا ہے کہ مریضہ نو سال سے بہری تھی، چار سال تک برابر اس کے دونوں کانوں میں گرجنے اور سیٹیوں کی آوازیں آتی رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ گدی میں ہلکا درد بھی تھا جو شام کے وقت بڑھ جاتا تھا کانوں میں درد بھی تھا اور چکر بھی، دونوں کان مدت سے بہتے تھے جس کی وجہ سے ان کے پردے سخت ہو چکے تھے۔ اونس موڈیم ×۱ سے یہ تمام درد رفع ہو گئے مگر اس میں قوت سامعہ دوبارہ نہ پیدا ہوئی۔

ڈاکٹر گرین نے بھی اپنے بڑے عجیب و غریب مشاہدات بیان کیے ہیں ایک مریض کے متعلق وہ بیان کرتے ہیں کہ مریض ریڑھ کے ستون کی کمزوری میں مبتلا تھا اور اس کی کمر میں سخت درد ہوتا ہے خواہش نفسانی مسلسل بڑھی ہوئی رہتی تھی، اور اسے گی غضب کی تھی، چت لیٹنے سے سب تکلیفیں بڑھتی تھیں۔ اپنے اعضاء پر اس کو پورا قابو نہ تھا ٹانگوں اور پاؤں میں کچھ سرسراہٹ رہتی تھی۔ اور کسی قدر سن بھی ہو جاتے تھے۔ اونس موڈیم مدر ٹنکچر ۵ قطرے دن میں چار بار دینے سے مریض صحت یاب ہو گیا دوسری مریضہ کی ٹانگوں میں درد تھا اور کسی قدر سن بھی ہو جاتی تھی، دل کے مقام پر پریشانی اور عام جسمانی کمزوری موجود تھی قلب بڑھا ہوا تھا، اونس موڈیم پانچ قطرے ہر تین گھنٹے پر دیے گئے دوسرے دن مریضہ کو بہت کچھ فائدہ ہوا لیکن مریضہ اس دوا کو جاری نہ رکھ سکی کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اس دوا نے پیشاب کی نالی میں تحریک پیدا کر دی ہے ایک اور مریضہ کا حوالہ دیتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ مریضہ بعمر ۳۰ سال جسم کی موٹی اور بھاری ایک دن آندھی پانی میں وہ باہر ہو گئی جاگنے پر اس کے دونوں کانوں میں مسلسل گرج کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں جس کے ساتھ نمایاں بہرہ پن بھی تھا اٹھنے کی کوشش کرنے پر لڑکھڑا کر گر گئی۔ پانچ دن کے بعد وہ چل نہ سکتی تھی۔ اور بغیر مدد کے کھڑی بھی نہ ہو سکتی تھی کانوں میں مسلسل آوازیں آتی تھیں حافظہ سلب ہو چکا تھا، بینائی بالکل خراب ہو گئی تھی اور کسی چیز کو نزدیک سے دیکھنے پر اسے ایک کی دو دو دکھائی دیتی تھی۔ اور وہ اونچے اونچے قدم اٹھا کر چلتی تھی اور گر پڑتی تھی اور یہی حال اس کا زینہ چڑھنے یا اترنے سے ہوتا ہے اونس موڈیم ×۱ ایک بوند ہر دو گھنٹے کے بعد پایا گیا دوسرے دن اس کی حالت زیادہ خراب ہو گئی ۲۴ گھنٹے کے لیے دوا بند کر دی گئی اور پھر یہی دوا ×۶ طاقت میں دی گئی پہلی ہی خوراک سے اس کو فائدہ ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ بالکل تندرست ہو گئی

آلات تناسل زنانہ میں اس دوا سے رحم میں اینٹھن، خصیۃ الرحم اور پستانوں میں درد اور حیض کی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں ڈاکٹر جے ڈبلیو کارٹ ہومیوپیتھک نیوز جلد نمبر ۲۶ صفحہ نمبر ۵۶ آپ ایک مریضہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں سے اونس موڈیم مدر ٹنکچر ۵ قطرے فی خوراک ہر ایک گھنٹہ پر دے کر ایک مریضہ کے رحم کی شدید اینٹھن کو درست کیا مریضہ کے رحم میں گومر موجود تھا۔

ڈاکٹر ینگ لنگ کا خیال ہے کہ اونس موڈیم کے اثر سے عورت اور مرد دونوں کے آلات تناسل کی کمزوری

ہو جاتی ہے۔ مگر ڈاکٹر جونس کہتے ہیں کہ اونس موڈیم عورتوں اور مردوں کے آلات تناسل کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ اگر ہر دو صاحبان کی رائے کو بغور دیکھا جائے تو دونوں ہی صاحبان اپنے اپنے خیال میں درست ہیں کیونکہ اونس موڈیم کے اثر مقدم سے کمزوری پیدا ہوتی ہے مگر اثر ثانی ایسی کمزوری کو دفع کر دیتا ہے چنانچہ ڈاکٹر گرین نے ایک اڑتیس (۳۸) برس کے جریان کو جو مشت زنی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اونس موڈیم سے صحت یاب کیا۔

رحم کے درد تمام کپڑے اتارنے سے اور چت لیٹ جانے سے کم ہو جاتے ہیں اونس موڈیم کا ایک مخصوص نشان ناک میں اور حلق میں خشکی ہے ڈاکٹر ینگ لنگ نے ایک مریضہ کو جس کے ناک اور حلق میں خشکی تھی۔ اونس موڈیم دیا مریضہ کی نہ صرف خشکی ہی دور ہو گئی بلکہ اس کے پستان بھی درست ہو گئے جو قبل ازیں بالکل سوکھ گئے تھے خشکی کے احساس کے ساتھ ٹھنڈے پانی کی ہمیشہ پیاس ہوتی ہے جس سے سکون ملتا ہے ینگ لنگ لکھتے ہیں کہ "میرے ہاتھوں مدر ٹنکچر اور ۳۰ نمبر ہمیشہ فیل ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اونس موڈیم کو ایک لاکھ طاقت میں استعمال کرنا ہی بہتر ہے"۔

ڈاکٹر ایچ الیف ایونس نے دس سالہ درد سر کو اونس موڈیم سے محض اس علامت پر ٹھیک کیا کہ مریض کا درد سر اندھیرے میں اور لیٹ جانے سے بڑھ جاتا ہے۔

پھوڑے کا سا درد ڈاکٹر ن بھی اس میں نمایاں طور پر ملتے ہیں گدی میں اوپر کی طرف دبانے والا دباؤ۔ سر کے درد آنکھ سے اوپر کی طرف جاتے ہیں جھنجھرے سے پیدا شدہ کھانسی میں بلغم کو نکلتا ہوتا ہے مستورات میں خواہش نفسانی میں کمی یا بالکل جاتے رہنا مریض محسوس کرتا ہے جیسے وہ پیدا ہی تھکا ہوا تھا۔

علامات

دماغ باتونی لیکن بے طریقہ یعنی ایک بات کا تعلق دوسری بات سے نہیں ہوتا ربط جڑا۔ ارادہ کا کمزور، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی خوفناک واقعہ ہونے والا ہے اور اس کو روکا نہیں جا سکتا نیچے نظر کرنے سے خوف کہ مبادا وہ آگ میں یا زینہ پر سے چلتے وقت گر نہ جائے سوچنا چاہتا ہے مگر سوچ نہیں سکتا کیونکہ یکسوئی توجہ نہیں ہو سکتی بہت تیز لکھتا ہے مگر توجہ کی یکسوئی نہ ہونے سے فقرے اور الفاظ عبارت میں چھوڑ جاتا ہے پڑھتے پڑھتے بھول جانا۔

سر ناک میں خشکی کا احساس سر میں پریشانی ہلکا چکر اور سر میں بھاری پن پیدا کرنے والا دبانے والا درد گدی میں صبح کے وقت چلنے سے گدی سے پیشانی تک درد زیادہ تر بائیں جانب کنپٹیوں میں اور جبڑوں کی ہڈیوں میں درد (کیپسیکم) درد سر کی زیادتی اندھیرے میں لیٹ جانے سے، درد سر کی کمی، نیند سے تر جاگنے پر فوراً دوبارہ ہو جانا۔

آنکھ نظر دھندلی۔ پتلی میں کمزوری اور ڈھیلوں کی وریدوں کا بڑھ جانا آنکھوں سے کام لینے سے آنکھوں میں تھکن اور کھنچاوٹ، آنکھیں بھاری، عضلات میں کمزوری اور کھنچاوٹ۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد۔ جو کنپٹی تک جاتا ہے۔ قریب نظری۔

کان کانوں میں بھاری پن، قوت سامعہ کمزور۔

ناک شدید خشکی، حلق سے بلغم کا اخراج، حلق میں زخم کا سا درد، بند ہو جانے کا احساس۔ علامات ٹھنڈے پانی سے اور ٹھنڈا کھانا کھانے سے کم ہوتی ہیں۔

معدہ :- بھوک زیادہ یا بھوک اور پیاس کم۔ ٹھنڈے پانی اور برف کی چیزوں کی خواہش۔ کھانے کے بعد ڈکار متلی بحالت حمل متلی، ذائقہ کڑوا، برا۔

شکم :- نفخ کا احساس، جس کو کپڑے اتارنے سے آرام ہوتا ہے۔ درد قولنج جس میں آگے کی طرف جھکنے سے آرام ہوتا ہے ناف کے نیچے درد جس کو چت لیٹنے سے یا کپڑے ڈھیلے کرنے سے آرام ہوتا ہے۔

مثانہ :- مرد کی پیشاب کی نالی میں درد، خارش کے ساتھ پیشاب کرنے سے پہلے اور بعد درد، پیشاب بار بار مگر کم۔ پیشاب کا وزن متناسبہ بڑھا ہوا، اور پیشاب میں یوریا کی زیادتی۔

آلات تناسل مردانہ :- مسلسل خواہش نفسانی کی تحریک۔ آلات تناسل کی کمزوری سے نامردی، خواہش نفسانی کا نہ رہنا، سرعت انزال، استادگی کمزور۔

آلات تناسل زنانہ :- رحم میں شدید درد نیچے دبانے والے درد۔ خواہش نفسانی کا مکمل طور پہ جاتے رہنا اس امر کا احساس کہ حیض شروع ہوگا۔ پستانوں میں درد۔ پستان کی گھنڈی میں خارش۔ حیض جلد جلد اور زیادہ دن تک رہنے والا۔ رحم کے مقام پر درد۔ سیلان الرحم زرد، تیز سوزش پیدا کرنے والا اور زیادہ۔

سینہ :- پستانوں میں درد زخم کا سا۔ پستان متورم اور ان میں درد۔ دل میں درد، نبض تیز، بے قاعدہ اور کمزور۔

پیٹھ :- کمر میں درد، ٹانگوں اور پیروں میں سرسراہٹ اور ان کا سن ہو جانا۔

ہاتھ اور پیر :- کمر میں درد۔ ٹانگوں میں تھکن اور ان کے سن ہونے کا احساس۔ ٹھوکر کھانا۔ دائیں اور بائیں طرف نشیب و فراز کا زیادہ معلوم ہونا۔ بائیں کندھے میں درد۔ عضلات کی کمزوری اور تھکن۔

مخصوص خواص :- معمولی سی محنت سے کپکپی۔ اعصابی کمزوری کا احساس جس سے کہ فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا عضلات پر قابو نہیں رہتا۔ بائیں جانب لیٹنے کی نااہلیت۔ کمزوری۔

کمی اور زیادتی :- ٹھنڈا پانی پینے اور ٹھنڈا کھانا کھانے سے، کپڑے اتارنے سے، اور چت لیٹنے سے علامات کم ہوتی ہیں۔ مگر درد سر لیٹنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور اندھیرے میں بھی زیادہ ہوتا ہے۔ نیز علامات تنگ کپڑے پہننے سے، حرکت سے، اور جھٹکے سے بڑھتی ہیں۔ درد سر نیند سے کچھ وقت کے لیے عارضی طور پر کم ہو جاتا ہے۔

طاقت :- نمبر ۳۔ اور اوپر کی طاقتیں زیادہ تر استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن ۲، اور ۲x بھی بعض حالات میں مفید ثابت ہوتے ہیں

تعلق :- مقابلہ کرو، رحم کی تکالیف میں بیلوناس، لیلیم ٹگ، سیپیا، نیٹرم میور وغیرہ۔
نظر کی خرابی میں :- لیلیم ٹگ (بھینگا پن)۔ پکرک ایسڈ (قریب نظری) نیٹرم سلف (قریب نظری) نظر کی خرابی سے درد سر جلسی میم کا اثر زیادہ تر دا ہنی طرف ہوتا ہے۔ مگر اونس موڈیم کا بائیں طرف لیلیم ٹگ، سپائی جیلیا، روٹا، اور نیٹرم میورشیا۔

Ononis Arvesis

اونس

NATURAL ORDER : Leguminosae.
SYNONYMS : Rest-Harrow; Cammock.
PARTS USED : The entire plant.

ہومیو پیتھک ورلڈ جلد نمبر ۲۵ صفحہ ۵۲۸ پر ڈاکٹر کوپر نے ایک بھٹے کے مزدور بعمر ۵۴ سال کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ وہ تیرہ سال کی عمر میں شاید لو لگنے سے ایک ہفتہ کے لیے بیمار ہو گیا۔ اس کو محسوس ہوا کرتا تھا کہ گدی میں کسی چیز نے پکڑ رکھا ہے۔ ۲۵ برس کی عمر میں اس کو بھر یہی تکلیف ہوئی مانع ستائیس میں سے یہ دورے روزانہ ہونے لگے تھے۔ گدی سے ایک شعلہ اٹھ کر تمام سر پر پھیلتا تھا وہ خوفناک منہ بناتا تھا، مگر چیخ کبھی نہ مارتا تھا بے ہوش ہو جاتا۔ اس کے چہرے پر پیلا پن۔ مردوں کا سا ہو جاتا۔ اور زمین پر گر پڑتا تھا۔ دوروں کے بعد اس کو درد سر اور چکر ہوتا تھا اور کئی کئی رات متواتر اس کو نیند نہ آتی تھی۔ اونس مدر ٹنکچر سے نو مہینہ کے اندر وہ بالکل صحت یاب ہو گیا ایک خاص علامت اس دوا کی یہ ہے۔ کہ جتنی دفعہ مریض اپنا منہ دھوتا تھا، اتنی ہی بار اس کی نکسیر جاری ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر ہینسن کہتے ہیں۔ کہ اس دوا سے گردوں کا ورم بھی دور ہو جاتا ہے۔

طاقت :- مدر ٹنکچر۔

Oniscus Asellus

اونیس کس

ORDER : Isopoda.
Class Crustacea of the Articulatas.
SYNONYMS : Armadillo Officinalis;
Sow bug Sow Louse.
Tincture of the living animals.

برف کا کھٹمل

جرمنی میں یہ مشہور ہے کہ جس کو یہ کھٹمل کھلا دیا جائے تو اس کو مرگی کا دورہ کبھی نہ ہوگا۔

ڈاکٹر ہیرنگ کا خیال ہے۔ کہ یہ دوا کینتھرس، ایپس کی طرح بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر ولف نے بعد مشاہدہ یہ لکھا کہ اس دوا کے مریض کا چہرہ پیلا اور نظر وحشیانہ ہوتی ہے۔ اور مسلسل قے ہوتی ہے۔ نیز اس دوا میں درد قولنج ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ پیٹ میں نفخ اور تناؤ ہوتا ہے۔ مثانہ اور مبرز میں مروڑ۔ پیشاب کی نالی میں کٹن اور جلن۔ ڈاکٹر ہیرنگ کے مشاہدہ میں درد سر آنکھوں کے اوپر اور ناک میں، حلق اور معدہ کی سکڑن مبرز میں سوزش۔ خون آمیز بلغم کا اخراج اور عضو کی استادگی کی زیادتی۔ لیکن خواہش جماع ندارد وغیرہ علامات

پائی گئیں ۔ موخرالذکر دو علامتیں کینتھرس میں پائی جاتی ہیں۔ جماہیاں اور انگڑائیاں بھی اوڈیس کس کی علامتوں میں سے ہیں ۔

چونکہ اس دوا میں پیشاب لانے کی زبردست طاقت ہے۔ اس لیے اسکو استسقائی کیفیتوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

دمہ کی کیفیتیں ہوا کی نالیوں کی تکالیف کے ساتھ۔

علامات

سر :۔ سر کا بھاری پن ۔ ابروؤں پر اور ناک کی جڑ میں درد۔ شریانوں میں شدید ٹپکن ۔
کان :۔ داہنے کان کے پچھلے ہڈی کے ابھار میں سوراخ کرنے والا درد۔
چہرہ :۔ پیلا وحشیانہ ۔
منہ :۔ دانت میں درد۔ تالو میں دباؤ۔
حلق :۔ حلق میں اینٹھن جیسے وہ بند ہو جائے گی۔ خون آمیز بلغم کا اخراج ۔
معدہ :۔ متلی اور مسلسل قے ۔
شکم :۔ درد قولنج پیٹ میں نفخ کے ساتھ۔
پاخانہ اور مبرز :۔ مبرز میں جلن ، پاخانہ کی یکایک حاجت ۔ پاخانہ کا فوراً بغیر کسی تکلیف کے ہونا ۔ مقعد میں جلن دار درد ۔
مثانہ :۔ مثانہ میں مروڑ۔ بغیر پیشاب یا کسی اور قسم کی خواہش کے پیشاب کی نالی میں درد کی زیادتی ۔ اور بے چینی پیشاب کی نالی میں کھنچن اور جلن ۔
آلات تناسل مردانہ :۔ بار بار استادگی لیکن جماع سے نفرت ۔
مخصوص خواص :۔ انگڑائیاں لینے کی رغبت ۔ خون کی قے ہونا۔
نیند :۔ جماہیوں کی کثرت ۔
طاقت :۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک ۔

Aviare

A preparation of children tuberculosis.

اوَیاری

مرغوں کی تپ دق سے تیار شدہ دوا

ابتدا میں ڈاکٹر کارٹیر نے اس دوا کا تجربہ کر کے انٹرنیشنل ہومیو پیتھک کانگریس منعقدہ ۱۸۹۶ء میں اس کے خواص بیان کیے انہوں نے بتلایا کہ اس دوا کا بہترین اثر پھیپھڑوں کے اوپری حصہ میں ہوا کرتا ہے ۔ اور انفلوانزہ میں ہوا کی نالیوں میں ورم ، یا خسرہ کے بعد ہوا کی نالیوں میں ورم (جو دق الریہ کی پیش خیمہ ہوتی ہیں)

کے واسطے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ انہوں نے کئی ایسے مریضوں کو اس دوا سے صحت یاب کیا جن کی امید زندگی منقطع ہو چکی تھی ۔

اس وقت کے بعد آج تک یہ دوا مختلف طاقتوں میں استعمال ہوتی رہی ہے ۔ اور مریضوں کو اس سے فائدہ پہنچتا رہا ہے ۔

طاقت :۔ نمبر ۳ نمبر ۲۰۰ اور اوپر کی طاقتیں ۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو ۔
بسی لینم ۔ بسی لینم ٹسٹیم ۔ ٹیوبر کیولینم ، آرسنک آئیوڈیٹم ۔

Ovi Gallinae Pellicula

اووی گے لی نی پیلی کولا

(مرغی کے انڈے کے چھلکے کی اندرونی جھلی)

یہ دوا ہومیو پیتھی کے مایۂ ناز ڈاکٹر سوان کی ایجاد ہے ۔ ڈاکٹر سوان لکھتے ہیں "کہ زمانہ قدیم سے مرغی کے انڈے کے چھلکے کی اندرونی جھلی رات کے وقت پیشاب نکل جانے کے واسطے اور خواہش نفسانی کی زیادتی کے لیے مشہور ہے انڈوں کو کسی طریقہ پر بھی استعمال کیا جائے ، لیکن اس کا اثر آلات تناسل مردانہ اور زنانہ پر ہوا کرتا ہے ۔ انڈے خصیۃ الرحم کی پیدائش ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر خصیۃ الرحم پر اپنا اثر زیادہ دکھاتے ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ اوولسٹا سیلان الرحم کی ایک بہترین دوا ہے "

ڈاکٹر سوان نے جب اس دوا کی آزمائش شروع کی تو پہلی خوراک اس کے سی ، ایم (ایک لاکھ طاقت) کی ایک نوجوان عورت کو دی ۔ وہ عورت جسمانی محنت برداشت کرنے سے ناقابل تھی (اس کا علم ڈاکٹر موصوف کو دوا دیتے وقت نہ تھا ۔) فوراً ہی اس دوا سے اس کی مدت العمر کی تکلیف رفع ہو گئی ، اگرچہ اس کے آلات تناسل میں علامات پیدا ہوئیں جن میں وہ عورت پہلے کبھی مبتلا رہ چکی تھی ۔ مگر وہ علامات بھی خود بخود رفع ہو گئیں ۔

ڈاکٹر نیگ لنگ نے ہنی مین ایڈوانس جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۴۱۲ پر ایک مریضہ کے متعلق لکھا ہے "کہ مریضہ ۴۲ برس کی تھی اور اس کی علامات یہ تھیں ۔ قلب کے مقام میں ہلکا درد زیادہ تر دل کے نیچے کے حصہ میں جو بائیں خصیۃ الرحم تک جاتا تھا ۔ کبھی یہ درد اس قدر شدت کا دل کے مقام پر ہوتا تھا ، کہ سانس لینا مشکل ہو جاتا تھا ۔ کبھی دل کی جڑ میں اس قسم کا شدید درد سانس میں رکاوٹ پیدا کرتا تھا ۔ صرف پیچھے کی طرف جھکنے سے سانس میں ذرا آسانی ہوتی تھی اس دوا کی ایک ہی خوراک سے تکلیف رفع ہو گئی ، مگر مریضہ کے منہ میں انڈوں کا سا ذائقہ کچھ عرصہ کے لیے پیدا ہو گیا "

آزمائش میں عجیب علامات یہ پائی گئیں ۔ تکالیف کا بہت جلد شروع ہونا اور بہت جلد رفع ہو جانا ۔ نیند میں

جھٹکے کمر میں گرمی اور باقی سارے جسم پر ٹھنڈک۔ رحم کے نیچے دبائے جانے کا احساس۔ رحم میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دھکیل رہا ہے۔ اور خون کی دھاریں بہہ رہی ہیں۔ اس امر کا احساس کہ جسم میں کوئی چیز الٹ گئی ہے۔

یہ دوا یکایک پیدا ہونے والے دردوں میں۔ رحم کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے میں۔ درد کمر۔ بائیں جوڑ میں درد۔ کمزوری درد قلب۔ بائیں خصیۃ الرحم کے درد میں استعمال کی جاتی ہے۔

علامات

دماغ:۔ حیض کے پہلے دماغی پریشانی۔ ناامید۔ غصہ اور غمگین بغیر کسی وجہ کے (خصیۃ الرحم کی تکلیف میں مریضہ غمگین ہوا کرتی ہے)

سر: چکر کا احساس۔ زینہ اترنے پر چکر کا احساس اور دم کا رکنا۔ گدی کا احساس۔

آنکھ:۔ آنکھوں کے اوپر سایہ کا احساس۔ آنکھیں کھنچی ہوئیں۔ بائیں آنکھ میں سے ہوتا ہوا گدی میں درد۔ مریض آنکھوں کو بڑے زور سے دبا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ آنکھیں نکل پڑتی ہیں۔

ناک:۔ شدید زکام۔ چھینکیں۔ ہونٹ پھٹے ہوئے۔

چہرہ:۔ آنکھیں کھنچی ہوئیں۔ چہرہ پژمردہ۔ پیشانی اور رخساروں پر چیچک کے سے چھوٹے چھوٹے دانے۔

منہ:۔ حیض کے دوران عجیب قسم کی منہ میں بو۔ انڈوں کا سا ذائقہ۔ تیزابی تھوک۔

حلق:۔ حلق میں زخم کا سا درد جس کی وجہ سے کھانسی ہوتی ہے۔ حلق متورم۔ غدود متورم۔ حلق میں خشکی کی وجہ سے کھانسی۔

معدہ:۔ معدہ میں جلن اور بھاری پن۔ سینہ کے سامنے کی ہڈی اور پیٹھ کے درمیان کسی پتھر کے رکھے ہونے کا احساس۔

شکم:۔ حیض کے قبل شکم میں حد سے زیادہ ابھار نیچے دبانے والے درد کے ساتھ۔ حیضوں کے درمیان بائیں طرف زخم کے سے درد۔ اور رحم میں نیچے دبانے والے درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم کے ساتھ کوئی بھاری بوجھ لٹک رہا ہے۔ چت لیٹنے پر کمر میں درد۔

پاخانہ اور مبرز:۔ قبض پاخانہ بے قاعدہ۔ پاخانہ میں ریت کی طرح اجزا جو مبرز سے بہت درد کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ رات کے وقت یکایک دست مروڑ کے ساتھ حیض کے دوران مبرز میں جلن۔

مثانہ:۔ ہر دفعہ کھانسنے یا چھینکنے سے پیشاب کا نکل جانا۔ پیشاب کرنے سے شرمگاہ میں خصوصاً داہنی طرف شدید خارش۔ پیشاب گہرا زردی مائل، سرخ۔

آلات تناسل زنانہ:۔ حیض کے دوران عجیب قسم کی منہ میں بو۔ حیض کے شروع ہو جانے پر تمام تکالیف کا رک جانا۔ شکم کے نچلے حصہ میں بوجھ اور نیچے دبانے والا درد۔ اس امر کا احساس کہ حیض شروع ہو گا۔ حیض کے بعد سیلان الرحم گاڑھا سفید دودھ کی طرح جس کے شروع ہونے سے پہلے رحم میں درد ہوتا ہے۔

جھکنے سے شکم کے بائیں طرف درد۔ اور اس امر کا احساس کہ کوئی چیز پیٹ کے اندر الٹ گئی ہے۔ شرمگاہ میں خارش حیض کے دوران نیند کا غلبہ حیض کے بعد بائیں ران کے سامنے والے حصہ میں معمولی درد۔ پستانوں میں زخم کا سا درد کپڑوں کے دباؤ اور وزن کا برداشت نہ ہو سکنا خصیۃ الرحم خصوصاً بائیں میں درد اور ورم۔

آلات تنفس:۔ زکام کے ساتھ شدید کھانسی۔ سینہ میں سکون۔ سینہ میں سامنے والی ہڈی کے درمیان درد اور دم گھٹنا۔ جس کو سینہ پر گھونسا مارنے سے اور جھٹکے سے آرام ہوتا ہے۔

قلب:۔ دل کے نیچے کے حصہ میں ہلکا درد اور اس کے ساتھ اندرونی سردی کا احساس۔ یہ درد بائیں خصیۃ الرحم تک پھیلتا ہے۔

کمر:۔ کمر میں درد۔ ریڑھ کی ہر ایک گریا میں درد۔

ہاتھ اور پاؤں:۔ بائیں جوڑ میں درد (خصیۃ الرحم کے مقام سے شروع ہوتا ہے) یہ ہاتھ پاؤں اور ٹانگ میں جاتا ہے اور اس کی وجہ سے تمام ٹانگ کمزور معلوم ہوتی ہے۔ حیض کے دوران بائیں جوڑ کے اندر گہرا درد۔ مگر حیض کے بعد آرام ہو جاتا ہے۔

مخصوص خواص:۔ ٹانگوں میں کمزوری، خصوصاً گھٹنے میں جس کے بعد رحم کے نیچے کی طرف دبائے جانے کا احساس ہوتا ہے۔ کمزوری جس کے ساتھ حرکت کرنے کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ ڈر ہوتا ہے۔ مریضہ چپ چاپ پڑی رہتی ہے ہاتھوں اور کلائیوں میں کوئی چیز از قسم زیور گھڑی وغیرہ پہنی نہیں جا سکتی۔

نیند:۔ حیض کے دوران۔ سونے سے تمام جسم میں جھٹکے۔ حیض کے دوران حد سے زیادہ نیند کا غلبہ۔

کمی اور زیادتی:۔ حرکت کرنے سے۔ حیض کے قبل، دوران حیض، اور بعد میں تکلیف۔ مگر حیض کا خون شروع ہونے پر کئی ایک تکالیف کم ہو جاتی ہیں پیچھے جھکنے سے (سانس کی تکلیف میں) جھٹکے یا گھونسے مارنے سے (سینہ کے درد میں) آرام محسوس ہوتا ہے۔ دباؤ اور چھونے سے (شکم، پستان اور خصیۃ الرحم کی تکالیف بڑھتی ہیں۔

طاقت:۔ نمبر ۲ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو اوا (سیلان الرحم میں)۔ ناجا (قلب کے مقام اور بائیں خصیۃ الرحم میں درد)۔ کالی بائی کرام (زکام کی حالت میں ناک میں زخم اور کھنڈ پٹریاں) لیکٹو کا۔ اور لائیکو پوڈیم (چھونے اور دباؤ سے تکلیف)۔ بیلاڈونا۔ اور لائیکوپوڈیم (درد کا فوراً ہونا)۔ لیکیسس (حیض کے ظاہر ہونے پر تکلیفات رک گئی)۔

Iberis Amara

ایبرس

NATURAL ORDER : Cruciferae.
SYNONYMS : Butter Candytuft.
PARTS USED : The seeds.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ دوا ڈاکٹر ہیل نے ہومیوپیتھی میں داخل کی تھی۔ ایلوپیتھک میٹیریا میڈیکا کے مطابق یہ دوا قلب کے لیے

جانے کے واسطے مفید ہے۔ ایلوپیتھک کے ڈاکٹر سلوسٹر لکھتے ہیں۔ کہ ایبرس سے قلب کی شدت اور تیزی کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ اور نبض کو ہلکا کیا جا سکتا ہے ،،

ڈاکٹر ہیل کا مشاہدہ ہے۔ کہ ایبرس سے دل کی تیزی کم ہوتی ہے اور نبض دھڑکن کی حالت میں بھی معتدل ہو جاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ایبرس کا اثر تھوڑی دیر کے واسطے قلب کو کمزور کرتا ہے۔ مگر اثر ثانی دل کے فعل کو اور زیادہ تیز کر دیتا ہے۔ اور یہ تیزی زیادہ دیر تک قائم رہتی ہے "

ایبرسس کا اثر قلب پر بہت نمایاں ہوتا ہے۔ ذرا سی جسمانی حرکت یا محنت سے دھڑکن۔ اور ہلکا درد یا سوئیاں چبھنے کا ایسا درد ہوتا ہے۔ درد بائیں بازو تک پہنچتا ہے۔ بائیں بازو کو سن کر دیتا ہے اور نبض کی چال وقفہ دار (یعنی بیچ بیچ میں نبض کا ضربات چھوڑ دینا) ہو جاتی ہے۔ دل کی متذکرہ تکلیف کے ساتھ ساتھ سر اور گردن میں گرمی اور ابھار سا۔ چکر، متلی، اعصابی تحریک، ڈر، اور خوف وغیرہ کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے ہاتھ اور پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔ حلق میں دم گھٹنے کا احساس پاخانہ کا نہ ہونا (قبض ٹیکس) بائیں طرف سر میں سوئیاں چبھنے کا سا تیز درد۔ دل کی ہر ضرب پر دل کی خلاؤں کے بیچوں بیچ ہوتا ہے۔ کمزوری اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ مریض ہمیشہ لیٹا رہنا چاہتا ہے۔

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۲۵ صفحہ ۴۸۹ پر ڈاکٹر پروکٹر، ایبرس کی بابت تحریر فرماتے ہیں ۱۸۹۰ء میں معمولی وبائی نزلہ مجھے ہوا۔ وبائی نزلہ کے رفع ہو جانے کے بعد دو سال تک میں دل کی کمزوری میں مبتلا رہا۔ بس لگ بھگ جاگتا تھا مجھے دل کی پریشانی محسوس ہوتی تھی۔ معمولی سی محنت سے حد درجہ کی کمزوری، دل کی چال کی بیقاعدگی، اور دھڑکن پیدا ہو جاتی تھی۔ چونکہ تمباکو پینے سے بھی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ اس لیے تمباکو چھوڑنا پڑی۔ کوئی شراب انگوری شراب کے موافق نہیں آتی تھی۔ تمام دوائیں معمول کے مطابق استعمال کیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایبرس مدر ٹنکچر کا ایک قطرہ ملک شوگر میں دو یا تین بار دن میں استعمال کیا دس دن کے استعمال کے بعد یکایک دل اپنی اصلی جگہ پر پہنچ گیا۔ اور کوئی تکلیف باقی نہ رہی میں نے کتنے ہی اس قسم کے مریضوں کو ایبرس سے تندرست کیا "

ایک خاص بات جو مصنف نے اس دوا میں پائی وہ یہ ہے۔ کہ جب مریض خود اپنے دل کا احساس کرتا ہے تب یہ دوا بہت مفید ہوا کرتی ہے۔ آگے سے پیچھے کی طرف تیز ڈنگ لگنے کے سے درد جگر کے مقام پر بھراؤ اور درد۔

علامات

دماغ :۔ غمگین آہیں بھرنا۔ چڑچڑاپن، حافظہ کی کمزوری، صبح اٹھنے پر چڑچڑاپن۔ ذکاوت کا احساس، پیشانی پر ٹھنڈے پسینہ کے ساتھ۔

سر :۔ چکر۔ ہلکے درد اور سردی کے ساتھ۔ صبح اٹھنے پر لیٹ جانے کی خواہش کے ساتھ۔ ذرا سی محنت کرنے پر سستی کے ساتھ کھڑے ہونے کے بعد، جھکنے سے گدی میں سر موڑنے پر ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ سر کا پچھلا

حصہ پکڑ کھا رہا ہے گردن میں گرمی اور بھراؤ چہرہ تمتمایا ہوا، ہاتھ اور پاؤں کی ٹھنڈک کے ساتھ۔ سر کے داہنی طرف درد، صبح اٹھنے پر پیشانی میں درد اور بھوک کا نہ ہونا۔ سر میں درد و چکر جاڑے کے احساس کے ساتھ۔

آنکھ :۔ آنکھوں کی سرخی چہرہ کے تمتمانے اور دھڑکن کے ساتھ اور اس امر کا احساس کہ آنکھیں اندر سے باہر کی طرف دھکیلی جا رہی ہیں۔

کان : سننے میں کمی اور سانس کی تنگی، کانوں میں گونج، سر کے بھاری پن، متلی اور دھڑکن کے ساتھ۔

حلق :۔ حلق مٹی سے بھری ہوئی ہونے کا احساس دونوں غدودوں کے بڑھے ہونے کا احساس، گاڑھے لیس دار، تار دار بلغم کی کھنکھار جس کی کھانا کھانے کے بعد کمی ہوتی ہے۔ حلق میں سکڑن کا احساس، دل میں درد سانس پھولنے اور دھڑکن کے ساتھ، حلق میں سرسراہٹ تار دار بلغم کی کھنکھار کے ساتھ۔

بھوک :۔ بھوک کا نہ ہونا بدہضمی کی شکایت، ترش اشیاء کی خواہش۔

معدہ :۔ کھانے کے بعد کھٹی ڈکاریں، متلی، تمام جسم پر سردی کے احساس کے ساتھ۔

شکم :۔ پیٹ کے داہنی جانب نفخ، اور بے چینی، جگر کے مقام میں درد۔ نیلے رنگ کے پاخانہ کے ساتھ آنتوں میں نفخ، آنتوں میں درد، رقیق اور سفید دستوں کے ساتھ۔

پاخانہ اور مبرز :۔ نیلا۔ رقیق، سفید یا لمبا اور سفید۔

مثانہ :۔ بار بار پیشاب کی حاجت، مگر پیشاب کی مقدار میں کمی۔ پیشاب کی مقدار میں زیادتی۔

آلات تنفس :۔ حلق اور حنجرہ میں سرسراہٹ، اور خشکی، کچی کھانسی تک تار دار بلغم کی کھنکھار کے ساتھ کھانا کھانے سے اس میں کمی ہوتی ہے۔ حنجرے میں سکڑن کا احساس۔ زینہ چڑھنے سے دم پھولنا اور دھڑکن بار بار لمبی سانس لینے کی خواہش مگر اس سے آرام نہیں ملتا۔ سانس میں تیزی اور دقت۔

سینہ :۔ سینہ کے سامنے والی ہڈی کے نیچے تیسری پسلی میں ہلکا درد۔ سینہ کے سامنے والی ہڈی کے پیچھے بھاری پن اور سکڑن، تمام سینہ میں بھالے لگنے کے سے درد کے ساتھ، سینہ میں بوجھ اور پریشانی کا احساس۔

قلب اور نبض :۔ دل کی حرکت اور اس کا فعل مریض خود محسوس کرے۔ بائیں جانب مڑنے سے سوئی کے چبھنے کا سا تیز درد۔ دل کی ہر ضرب پر دل کے خلاؤں کے بیچوں بیچ ہوتا ہے۔ دھڑکن، چکر، گلا گھٹنے کے ساتھ۔ دل کے مقام پر سوئیاں چبھنے کے سے تیز درد۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے سرسراہٹ شروع ہو کر بازو کے اوپر تک پھیلتی ہے۔ بازو اور انگلیاں سن ہو جاتی ہیں، اور نبض بیقاعدہ جھٹکے دار ہوتی ہے۔ معمولی سی محنت سے دھڑکن چلنے سے دل کی حرکت تمام سینہ میں صاف دکھائی دیتی ہے۔ بیٹھنے سے اس میں کمی ہوتی ہے۔ لیکن تھوڑی سی محنت سے پھر شروع ہو جاتی ہے۔ نبض بھری ہوئی بیقاعدہ اور غیر مسلسل (جس میں نبض کی ضربات چھوٹ جاتی ہیں) نبض کی چال بڑی عجیب و غریب ہوتی ہے ایک ہی وقت نبض کی دو چالیں ہوتی ہیں، ایک کا ذکر تو اوپر کیا گیا ہے۔ دوسری چال اس کے ساتھ ساتھ بھری ہوئی باریک، ہلکی اور آسانی سے دب جانے والی ہوتی ہے نبض کا ہر تیسری ضرب کو چھوڑ دینا دل کے مقام

پر دباؤ اور دباؤ کا احساس، اور لگا ہے گا جیسے تیز سوئیوں کے چبھنے کے سے درد آگے سے پیچھے کی طرف جاتے ہوئے، دل کی حرکت ۷۰ سے ۹۰ تک فی منٹ دل کا بڑھ جانا۔ استسقاء قلب کے بڑھ جانے کے ساتھ۔ معمول کی محنت سے، ہنسنے سے، کھانسی سے شدید دھڑکن۔ ذرا سی محنت سے دل میں شدید درد۔ قلبی کمزوری سے دم پھولنا۔ دل کا تحلیل ہونا۔ پچھلی رات ۲ بجے دھڑکن کی وجہ سے نیند کا اچاٹ ہونا۔ بائیں طرف لیٹنے سے رات کے وقت دل میں تیز درد۔ لیٹنے سے مسلسل ہلکا درد۔ کھانسی سے چہرہ تمتانا۔ رات کے وقت بستر میں دل میں تیر لگنے کے سے درد جن کی زیادتی بائیں کروٹ لیٹنے سے ہو۔ دل میں کھینچنے والا درد جس میں ہاتھ سے دبانے سے کمی نہ ہو۔

گردن اور پیٹھ:۔ گردن اور سر میں بھراؤ کا احساس۔

ہاتھ اور پیر:۔ ہاتھ اور پیر ٹھنڈے۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سرسراہٹ شروع ہو کر تمام بائیں بازو میں پھیلتی ہے۔ تمام بازو سن ہو جاتا ہے، اور نبض کی چال بے قاعدہ اور جھٹکے دار ہوتی ہے۔ بائیں بازو میں بھاری پن اور ہلکا درد۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے انگلیوں میں جھنجھناہٹ اور سن ہو جانا۔ داہنے کندھے میں بائی کے درد محنت کرنے کے بعد ٹانگوں کا کانپنا

نیند:۔ رات کے وقت دل میں درد۔ نیند میں تمام قسم کے خواب۔

مخصوص خواص:۔ زینہ چڑھنے پر تنفس میں دقت اور دھڑکن۔ احساس کردہ انگلی تک ہلانے کے ناقابل ہے تھک جانے پر اعصابیت اور چڑچڑاپن۔ تمام جسم میں پھوڑے کے سے درد اور لنگڑے پن کا احساس جیسے سردی کھا جانے سے ہو۔ تمام جسم میں کانپنے کا احساس جس کی وجہ سے لیٹ جانا پڑے۔ مٹھائیات کی خواہش۔

بخار:۔ ہاتھ پیر کے ٹھنڈے ہو جانے اور چہرہ کے تمتانے کے ساتھ ساتھ سر اور گردن میں بھراؤ اور گرمی تجزیری سردی۔ تجزیری علامات جلد رفع ہو جائیں۔

طاقت:۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

کمی اور زیادتی:۔ رات کے وقت، صبح اٹھنے پر، ذرا سی حرکت سے، ہنسنے سے، کھانسنے سے، جھکنے سے، چلنے سے، لیٹنے سے، بائیں کروٹ لیٹنے سے، کروٹ بدلنے سے علامات بڑھتی ہیں۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے مریض لیٹنے پر مجبور ہوتا ہے۔ تیز چپ بیٹھنے سے، بعد دوپہر، اور کھلی ہوا میں تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ تمباکو پینے سے اور شراب پینے سے بھی تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

تعلق: مقابلہ کرو۔

کیکٹس، بیلاڈونا، ڈجی ٹیلس، ایمل نائٹریٹ، کریٹیگس، سپائی جیلیا، فائی سی اولس، لیپیڈیم۔

Abies Canadensis

ایبس کیناڈن سس

NATURAL ORDER Coniferae.
SYNONYMS Hemlock Spruce.
PARTS USED The back and buds.
TINCTURE Drug Strength 1/10.

اس دوا کی آزمائش ابھی پورے طور پر نہیں ہوئی۔ مگر تاہم ایک اس میں ایسی مکمل علامات ہیں جن کی وجہ سے یہ ایک حد تک مفید ترین ہو سکتی ہے۔ اس میں عجیب بات یہ پائی جاتی ہے۔ کہ مریض کو بھوک زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ اشتہار سے زیادہ کھانے کی خواہش کیا کرتا ہے۔ معدے میں کھانے سے قبل چبھنے والے درد اور کمزوری ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں یہ مریض اپنے آپ کو بڑا محسوس کرتا ہے۔ اور اس ہلکے پن کے ساتھ ساتھ معدہ میں کمزوری کا احساس اور بھوک کی زیادتی ہوا کرتی ہے۔ اور اگر کھانا کھا لیا جائے تو بہت آسودہ ہو جاتا ہے۔ دھڑکن پیدا ہو جاتی ہے۔

احساسات بھی اس دوا کے عجیب ہوتے ہیں۔ مریض ایسا محسوس کرتا ہے۔ کہ جگر اور داہنا پھیپھڑا چھوٹا اور سخت ہو گیا ہے۔ داہنے شانے کی ہڈی کے نیچے درد محسوس ہوتا ہے۔ مریض ٹانگیں سکیڑ کر لیٹتا ہے۔ بعض وقت مریض کو اس بات کا احساس ہوتا ہے۔ کہ خون کی بجائے رگوں میں ٹھنڈا پانی دورہ کر رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے مریض کو جاڑا محسوس ہوتا ہے۔ اور مریض کانپتا ہے۔ قرحہ۔ کمزوری۔ تمام وقت لیٹا رہنا چاہے۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی، ہاتھ ٹھنڈے کلیجہ بیٹھنے کا احساس۔

اس دوا میں خرابی معدہ زیادہ نمایاں ہوا کرتی ہے۔ اور مستورات کو عجیب اشیاء کھانے کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ خصوصاً جب ان کے رحم اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہوں۔

علامات

دماغ:۔ خاموش بے پرواہ۔ چڑچڑا، اور جلد غصہ میں آجائے (کیموملا، نکس وامیکا)۔

سر:۔ سر کے ہلکے ہونے کا احساس۔ نشہ کا سا احساس (کوکولس، نکس موسکاٹا، نکس وامیکا، اوپیم) سر کے تیرنے کا احساس۔ جیسے کہ سر کی چوٹی میں ورم آگیا ہو (بیلاڈونا)

آنکھ:۔ بائیں آنکھ کے بیرونی کوئے پر گویا گنجی نکلنے کا احساس۔

منہ:۔ منہ میں خشکی دار زنگ (برائی اونیا، نکس موسکاٹا)

معدہ:۔ معدہ میں بھوک اور کمزوری کا احساس، (ہائیڈراسٹس، فاسفورس، پلساٹیلا، اگنیشیا، سیپیا، سلفر، گوشت کی خواہش (میگنیشیا کارب) اچار کی خواہش (ہیپر) اور دوسری سادی اشیاء کی رغبت، اشتہا سے یا طاقت ہاضمہ سے زیادہ کھانے کی رغبت (برائی اونیا، فیرم، لائیکو پوڈیم، مرک، سینا)

انتوں میں تِل کا احساس۔ معدہ میں ابھار۔ جلن (آرسنک کوبلیکم، کینتھرس، نا سفورس، ورٹرم البم) جگر کی خرابیوں کے ساتھ۔ کتوں کی سی بھوک۔

شکم:۔ کھانے کے بعد انتوں میں گڑگڑاہٹ، بہت زیادہ بھوک کے ساتھ (لائیکو پوڈیم، چائنا) جگر کے مقام کا سخت محسوس ہونا۔ انتوں میں تِل کا احساس۔ احساس جیسے جگر چھوٹا اور سخت ہو۔

براز و پاخانہ:۔ براز میں جلن (آرسنک، کینتھرس، ائرس، مرک) قبض۔

مثانہ:۔ دن اور رات پیشاب کی کثرت۔ پیشاب بھوسے رنگ کا۔

آلات تناسل زنانہ:۔ اس امر کا خیال کہ رحم نرم اور کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اور اس لیے یہ اندیشہ ہوا کرتا ہے کہ حمل ساقط ہو جائے گا۔ رحم کے نچلے حصہ پر پھوڑے کا سا درد جس کو دبانے سے آرام ہو رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا۔ مریضہ بے حد کمزور اور ہر وقت لیٹی رہے۔

آلات تنفس:۔ سانس میں دقت (اکونائٹ، آرسنک)۔

قلب:۔ معدہ کے تناؤ سے دھڑکن۔ دل کے فعل کے لیے زیادہ محنت کرنی پڑے۔

پیٹھ اور گردن:۔ داہنے کندھے کی ہڈی کے پیچھے درد (چیلیڈونیم، پوڈو فائلم)۔ کمر میں کمزوری کا احساس۔ کندھوں کے درمیان ٹھنڈے پانی کا احساس۔

مخصوص خواص:۔ ہاتھ ٹھنڈے اور مرجھائے ہوئے۔ جلد دار ٹھنڈی اور چپچپی۔ ٹانگیں سکیڑ کر لیٹنا حد سے زیادہ کمزوری، ہر وقت لیٹے رہنے کی خواہش۔ عضلات میں اینٹھن یا جھٹکے۔

نیند:۔ رات کے وقت زیادہ بے چینی اور کروٹیں بدلتے رہنا (اکونائٹ) حد سے زیادہ غنودگی

بخار:۔ پیٹھ کے نیچے جاڑا (کیپسیکم، ییکیسس) تمام جسم میں سردی کا احساس جیسے رگوں میں خون کے بجائے پانی بھرا ہو۔ رات کے پسینے۔

طاقت:۔ نمبر ا سے نمبر ۳ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔ ایبس نائگرا۔ سائنا، ہفوریا، نکس وغیرہ۔

Abies Nigra

ایبس نائگرا

NATURAL ORDER : Coniferae.
SYNONYMS : Black Spruce.
PARTS USED : The resin.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

سب سے زیادہ عجیب بات جو اس دوا میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ غذا کی نالی کے سرے (کوڑی) پر جو معدہ سے ملتا ہے، کسی سخت چیز یا سخت ابلے ہوئے انڈے کے رکھے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ یہ علامت چائنا میں بھی پائی جاتی ہے۔ مگر چائنا میں احساس سینہ کی سامنے والی ہڈی کے پاس ہوتا ہے۔ پلساٹیلا اور برائی اونیا میں کھانے کے بعد غذا کا فم معدہ میں رکے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ آرسنک میں یہ

احساس پایا جاتا ہے کہ غذا، غذا کی نالی میں ہی رکی ہے۔ جب یہ علامت کسی مریض میں پائی جائے۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ بیماری کہاں اور کیا ہے، یہ دوا مفید ہوتی ہے (نمونیہ میں، احساس ہوتا ہے کہ کوئی سخت چیز پھیپھڑے میں رکھی ہے، جس کو مریض کھانس کر نکالنا چاہتا ہے)۔

اگر چائے یا تمباکو کی بد اعتدالی سے خرابی معدہ پیدا ہو جائے تو عموماً یہ دوا مفید ہوا کرتی ہے۔ رات کے وقت بھوک سے نیند کا اچاٹ ہو جانا بھی اس دوا میں ملتا ہے۔ معدہ کی خرابی سے سر میں پریشانی و خماروں کی تمتماہٹ کے ساتھ۔ اس دوا کا ایک معمولی فعل ہے۔

ڈاکٹر ہیل کہتے ہیں "اس دوا میں درد معدہ ہمیشہ کھانے کے بعد ہوا کرتا ہے"

بوڑھے آدمیوں کی بدہضمی کی تکلیفات دل کی افعالی خرابی سے کمزوری کے ساتھ۔

علامات

دماغ:۔ بزدل، غمگین، چڑچڑا، سوچنے اور پڑھنے کا نا اہل، دن کے وقت دماغ کام نہ کرے، اور رات کے وقت بے خوابی۔

سر:۔ گرم، چہرہ پر سرخی، دن میں دماغی سستی اور رات میں بے خوابی۔ چکر۔ سر میں شدید درد۔

کان:۔ بائیں کان کی بیرونی نالی میں درد۔

حلق:۔ حلق میں دم گھٹنے کا احساس۔ احساس جیسے غذا کی نالی کے نچلے سرے پر کوئی چیز پھنسی ہے۔ اوپر کی طرح میں۔ (پیکنگ ایلڈر)

معدہ:۔ رات کو بے خوابی اور بھوک۔ صبح کو بھوک کا بالکل نہ لگنا مگر دوپہر اور رات کے وقت غذا کی از حد خواہش۔ فم معدہ کے بالکل اوپر سکڑن کا مسلسل اور پریشان کن احساس۔

معدہ میں درد جو ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہے۔ معدہ میں دل کی طرف کوئی سخت ابلا ہوا انڈا یا اسی قسم کی کوئی سخت چیز رکھی رہنے کا احساس یا ایسا محسوس ہوتا ہو کہ معدہ کے اندر سخت گانٹھیں پڑ گئی ہیں ڈکاروں کا بکثرت آنا۔ قبض۔

سینہ:۔ پھیپھڑے دبے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ سانس لینے پر پورے طور پر نہیں پھولتے۔ ایسا احساس کہ کوئی سخت چیز سینہ میں رکھی ہے جس کو مریض کھانس کر نکالنے کی کوشش کرتا ہے، مگر وہ کھانسنے سے نہیں نکلتی، بلکہ سینہ میں درد بڑھ جاتا ہے۔ اور منہ سے رال بہنا شروع ہو جاتی ہے۔ لیٹنے پر سانس لینے میں زیادہ تکلیف دل میں تیز اور کاٹنے والا درد دل میں بھاری پن۔ اور دل کی حرکت میں کمی تنفس میں دقت۔

آلات تناسل زنانہ:۔ حیض کا تین ماہ کے لیے بند ہو جانا حیض کا رک جانا، یا دیر سے آنا۔

آلات تنفس:۔ تھوڑی سی محنت کرنے پر سانس کا پھولنا۔

مخصوص خواص:۔ سانس کا جلد پھول جانا۔ ہڈیوں میں بائی کا درد اور ہڈیوں میں درد۔ کیے بعد دیگرے جاڑا و بخار کمر میں درد (بیلاڈونا، کالوفائلم، سمی سی فوگا، پلساٹیلا، کریازوٹ)

پیٹھ:۔ ہڈیوں میں بائی کا درد۔ کمر میں درد۔ (بیلاڈونا، کالوفائلم، سمی سی فوگا، پلساٹیلا، کریازوٹ۔

نیند:۔ دن میں نیند کا غلبہ مگر رات کو بے خوابی اور بے چینی۔ برے برے خواب دیکھنا۔

بخار:۔ پرانے نوبتی بخار۔ جن کے ساتھ معدہ میں درد شامل ہوتا ہے، یا ہر دفعہ یکے بعد دیگرے جاڑا اور بخار۔

طاقت:۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک۔

تعلق:۔ مقابلہ کرو۔

چائنا، برائی اونیا (معدے میں بوجھ) پلساٹیلا یا ٹنا، تھوجا، کیوپرسیس (درد کے ساتھ بدہضمی) نکس وامیکا، کالی کارب۔

Apis Mellifica

ایپس ملیفیکا

NATURAL ORDER : Hymenoptera.
FAMILY : Abidae.
SYNONYMS : The common livebee,
Honey Bee.
PARTS USED : The live bee.

شہد کی مکھی کا زہر

شہد کی مکھی اگر کسی شخص کے ڈنگ مارتی ہے تو اس کو ڈنگ مارنے کا سا درد۔ جلن، تیز بھالے لگنے کا سا درد ہوتا ہے اور ساتھ ہی سوجن بھی بہت زیادہ ہوتی ہے، اور یہی درد اور سوجن اس دوا کی سب سے بڑی علامت ہے۔

جسم میں چھونے سے تکلیف ہوتی ہے اور جسم پر پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بالوں کو ہاتھ لگانے سے بھی بال دکھتے ہیں۔ سخت محنت کرنے کے بعد کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مریض لیٹنے کے لیے مجبور ہوتا ہے۔ اور اسی کے جسم کے اندر تھکاوٹ اور چوٹ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔

بے حد بے چینی اور اعضا کا کانپنا جھٹکے اور تشنج، لقوہ۔ جسم کے آدھے حصہ میں تشنج اور دوسرے آدھے حصہ میں لنگڑاپن یا مکمل فالج۔ یہ دوا زیادہ تر جسم کے داہنے حصہ پر اثر کرتی ہے۔ اور اس کی علامتیں داہنے سے بائیں کو اور اوپر سے نیچے کو جاتی ہیں (بائیں سے داہنے کو: ریسٹاکس)۔

ایپس کی جلن کو سردی سے آرام ملتا ہے۔ (آرسنک کی جلن کو گرمی سے) ڈنگ لگنے کا سا درد بہت سی بیماریوں میں اور جسم کے کئی حصوں میں ملتا ہے۔ پانی کی جھلیوں میں یا دماغی جھلیوں میں پانی اتر آنے پر یا ورم ہو جانے پر جب مریض بے ہوشی میں دل ہلانے والی چیخ مارتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ مریض کی حالت بہت نازک ہے۔ اس موقعہ پر ایپس ہی دوا ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ اس دوا سے آنکھوں میں، اپھوٹوں میں، کانوں میں لبوں پر، منہ میں سرخی اور

فوطوں میں سرخی اور ورم ہو جاتا ہے اور ان میں ڈنگ مارنے کا سا درد اور جلن ہوتی ہے۔ اور سب کو ٹھنڈا پانی لگانے آرام ملتا ہے۔" آگے چل کر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ "حلق کی سوجن بھی جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد موجود ہوتا ہے۔ لیکن جب مرض زیادہ ترقی کر چکا ہو تو سوجن میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا جو خطرناک علامت ہے بپٹیشیا کی سوجن ایپس سے کم ہوتی ہے۔"

ایپس بہت آہستہ آہستہ اثر کرتی ہے۔ اس لیے اس دوا کو جلد نہ بدلنا چاہیے۔ جب پیشاب میں زیادتی ہو جائے تو سمجھنا چاہیے ایپس کا اثر ہو رہا ہے۔ اور مریض کے لیے پیشاب کا زیادہ ہونا ایک مبارک فال ہے۔

ایپس کے استسقا میں بھی جلندھر کا رنگ دیکھنے میں مومیائی یا سفید زردہ مائل ہوتا ہے۔ آنکھوں کے پپوٹوں کا ورم شیشہ کی طرح شفاف ہوتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے سوجن ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے تھیلا لٹک رہا ہے۔ جسم میں جلن چوٹ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ دل کے استسقا میں پہنچنے کے بعد پاؤں سوج جاتے ہیں اور ان میں بے حد درد اور جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ سینہ کی تکلیفات میں سینے کے اندر تنگی کا احساس ہوتا ہے اور مریض سے لیٹا نہیں جاتا۔ تنگی۔ سکڑن اکڑن اور سوجن جسم کے کئی حصوں میں پائی جاتی ہے۔ شکم میں بھی سکڑن کا احساس ہوتا ہے۔ پاخانہ میں سختی، پاخانہ کے لیے زور لگاتے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ پیٹ کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تنگ کپڑوں سے اور تنگ چیزوں سے لیکیسس کی طرح نفرت بے حد کمزوری۔ فالج کی سی کمزوری۔ ڈفتھیریا دیگر سخت تکلیفات کے بعد فالج۔

ڈاکٹر کوپر تھوریٹ لکھتے ہیں کہ "ایپس پانی اتر آنے کی دہن میں ایک بے بہا دوا ہے چاہے یہ سوجن بذات خود بیماری یا دوسری بیماریوں یا زہرباد کے ساتھ ظاہر ہوئی ہو۔ کچھ بھی ہو یہ دوا پانی اتر آنے کے درمیان میں یعنی استسقا میں ایک نایاب دوا ہے۔ ایسی حالتوں میں مریضوں کو پیاس بالکل نہیں ہوتی اور پیشاب میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے استسقا بہت جلد جلد بڑھتا ہے۔ اور خصوصاً جسم کے اوپر والے حصہ اور چہرہ میں ہوتا ہے۔ ایسے استسقا اگر گردے کے فعل کی خرابی سے ہو گئے ہوں تو یہ دوا اور بھی مفید ہو جاتی ہے۔"

سینہ میں دم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مریض لیٹ نہیں سکتا اور مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مر رہا ہے۔ پھیپھڑوں کی جھلی کی سوجن (پلوریسی) میں یہ دوا سلفر کا مقابلہ کرتی ہے۔ سرسام کی حالت میں بچہ اپنے سر کو ادھر ادھر گھماتا ہے۔ اور دل ہلا دینے والی چیخ مارتا ہے۔ پیشاب کے امراض میں یہ دوا کینتھرس کا مقابلہ کرتی ہے۔ حلق کی سوجن میں بشرطیکہ یہ ورم بہت جلد بڑھا ہو، اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ زہرباد میں جب سوجن بہت جلد جلد بڑھتی ہے۔ اور اگر اس سوجن میں ڈنگ مارنے کا سا درد اور جلن موجود ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔

یہ دوا ملیریا بخار جس میں جاڑا تین بجے بعد دوپہر شروع ہوتا ہے، بشرطیکہ دوسری علامات بھی اس دوا کی موجود ہوں مفید ہے۔ پتی اچھلنے میں یہ دوا عام طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ مستورات کی تکلیفات میں مثلاً خصیۃ الرحم میں درد، اور خصیۃ الرحم اور رحم میں سوجن۔ داہنے خصیۃ الرحم میں درد۔ جلن وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ مگر یاد رہے کہ حمل کے پہلے تین ماہ میں اس دوا کا استعمال ذرا سنبھال کر کرنا چاہیے۔ کیونکہ چھوٹی

طاقتوں میں یہ دوا حمل کو ساقط کر دیتی ہے۔

ایپس آنکھوں کی تکلیف میں، سرطان وغیرہ میں جہاں ڈنگ لگنے کی طرح جلن کی علامات موجود ہوں بے بہا دوا ہے

چونکہ شہد کی مکھیوں کی ملکہ حد سے زیادہ حاسد اور کینہ ور ہوا کرتی ہے۔ اسی لیے ایپس کی مریضہ (صرف مستورات) میں ہمیشہ حسد اور کینہ دیکھا جاتا ہے۔

بے حد اعصابیت بے چینی اور ذکی الحسی۔ غشی کی حد تک کمزوری۔ مریض پر غنودگی طاری ہوتی ہے اور جسم گرم ہوتا ہے۔ اور اسی حالت میں پیاس یا پیاس کا نہ ہونا پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات نرخرے اور نرم تالو میں استسقائی ورم کی وجہ سے تنفس میں بے حد دقت ہوتی ہے۔ زہرباد کے ورم جس کے ورم میں جلد جلد استسقائی کیفیت پیدا ہو جائے اور خصوصاً جب اس میں جلن اور ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں۔ خصیۃ الرحم کی استسقائی کیفیت اور اعصابی درد (خصوصاً دائیں خصیۃ الرحم) (دیا بایاں خصیۃ الرحم۔ لیکیسس، سمی سی فوگا)۔

یہ دوا چیچک کے ٹیکے کے بداثرات اور ابھاروں کے دیر میں نکلنے کے لیے مفید بتائی جاتی ہے۔

علامات

دماغ:۔ بے ہوش (بیلاڈونا، ہیوسمس، اوپیم)۔ غنودگی جس میں دل ہلانے والی چیخیں۔ سرسام۔ بکواس (ایناکارڈیم۔ نکس موسکاٹا، ناجا؛ فاسفورک ایسڈ)

مریض کا بھلکڑ پن۔ ہاتھ سے چیزیں گراتا ہے۔ اور چیزوں کو توڑتا ہے۔ مصروف بے چین، اپنے پیشہ کو بدلنے والا۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے۔ رونے سے باز نہیں رہ سکتا (اگنیشیا، نیٹرم میور نکس موسکاٹا، پلساٹیلا۔ چڑچڑا پن (برائی اونیا، کیمومیلا) پاگل پن۔ لاپرواہ (فاسفورس، فاسفورک ایسڈ مستورات میں حسد (ہیوسمس، لیکیسس۔) آلات تناسل کی تحریک سے پاگل پن۔ توہم کردہ چل نہیں سکتا اس لیے بھاگنا پڑے یا اچھل اچھل کر چلنا پڑے۔ مرنے کا احساس۔

سر:۔ درد سر، چکر کے ساتھ۔ سر میں پراگندگی اور غنودگی جس کے ساتھ مسلسل دبانے والے درد آنکھوں کے گرد اور اوپر ہوتے ہیں۔ جن کو کسی قدر دبانے سے آرام ملتا ہے۔ دماغی پراگندگی چلنے کی بہ نسبت بیٹھنے پر زیادہ ہوتی ہے، مگر لیٹ جانے اور آنکھیں بند کرنے پر حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تمام سر میں ہلکا درد معلوم ہوتا ہے۔ داہنی آنکھ کے اوپر سے درد شروع ہوتا ہے۔ اور داہنی آنکھ کے ڈھیلے تک پہنچتا ہے، پیشانی میں اور کنپٹیوں میں درد۔ بائیں کنپٹی میں درد۔ کچھ غنودگی اور بے ہوشی میں پڑا رہتا ہے۔ دل ہلا دینے والی اچانک چیخیں مارتا ہے۔ بھینگا پن۔ دانت پیسنا۔ تکیہ میں سر ادھر ادھر ہلانا (ہیلی بورس) جسم کے ایک طرف تشنج دوسری طرف فالج۔ سر پر پسینہ۔ پیشاب کی مقدار کم۔ پیشاب دودھیا سرسام اور سر کے پردوں میں پانی کا اترنا۔ سر سوجا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تمام دماغ میں تھکاوٹ کا احساس

بکر چینکوں کے ساتھ جس کی زیادتی لیٹ جانے پر ہو یکایک بجلی لگنے کے سے درد۔ گدی میں بھاری پن کا احساس جیسے گھونسہ لگنے سے ہو جو گردن کی طرف جاتا ہے اور اس کے ساتھ خواہش نفسانی بڑھی ہوتی ہے اس درد کو دبانے سے آرام آتا ہے۔

آنکھ:۔ آنکھوں کے گرد۔ آنکھوں میں جلن، ڈنگ مارنے گولی لگنے اور چیرنے والے درد۔ آنکھوں کے پپوٹے بہت سوجے ہوئے، سرخ اور پھولے ہوئے (آرسنک، فاسفورس کالی آئیوڈائیڈ) اوپر والا پپوٹا آنکھ پر تھیلے کی طرح لٹک پڑتا ہے (کالی کارب)، روبہ۔ آنکھوں میں سرخی اور سیاہ دھاریاں، آنکھوں کی پتلی موٹی، ورم اس پر پیلے دھوئیں کی طرح یا نیلے رنگ کے نشان پردہ انگوری پر ورم، پتلی پر ورم، آنکھوں میں اور پپوٹوں میں خارش۔ آنکھوں کی کمزوری جس کے ساتھ درد۔ پانی کا نکلنا۔ روشنی کا برداشت نہ کر سکنا۔ اور پانی بہنا (اکونائٹ، آرسنک، بیلاڈونا، یوفریشیا، مرک)۔ آنکھوں سے گرم پانی کا آنا۔ یکایک بجلی لگنے کے سے درد۔ گوہانجنیاں۔

کان:۔ دونوں کانوں پر سرخی اور سوجن (اکونائٹ، بیلاڈونا، پلساٹیلا) زہرباد۔ سونگھنے میں دقت۔ ہر ترچھ چیخ کے ساتھ ہاتھ کو کان کے پیچھے لے جاتا ہے۔

ناک:۔ سوجن، سرخی اور پھول جانا (رسٹاکس) زکام جس کی گرمی سے زیادہ ہوتی ہے۔ زبان کی نوک ٹھنڈی نتھنوں میں پھوڑے جن کو ٹھنڈک سے سکون ہو۔ ناک سے گاڑھی، سفید متعفن رطوبت کا اخراج جس میں بعض اوقات خون ملا ہوتا ہے۔

چہرہ:۔ چہرہ پر پانی اتر آنے کی طرح کا ورم (آرسنک) رنگ ورم کی طرح، زرد چہرہ، سوجا ہوا لال اور گرم (بیلاڈونا) جس کے ساتھ جلن اور چیرنے والے درد ہوتے ہیں۔ (آرسنک) چہرہ کا زہرباد جس میں بخار ہوتا ہے زبان میلی ہوتی ہے اور پیاس ہوتی ہے۔ چہرہ کھنچا ہوا زرد اور بیماروں کا سا۔ رخساروں میں جلن پاؤں ٹھنڈے ہونے کے ساتھ۔ بائیں رخسار کی ہڈی میں ڈنک لگنے کے سے درد۔

منہ:۔ ہونٹھ پھولے ہوئے۔ اوپر کا ہونٹھ سوجا ہوا (ہیپر سلفر) گرم اور سرخ (بیلاڈونا) زبان کے کناروں پر جلنے والے۔ درد کرنے والے اور ڈنگ مارنے والے آبلے۔ منہ میں اور حلق میں تیز جلن (مرک کار) زبان پر ورم خشکی اور زبان پھٹی ہوئی (بیلاڈونا) زبان پر پھوڑے کی طرح درد۔ زخم یا تردلنے (آرسنک، بپٹیشیا، رسٹاکس) بائیں اوپر کی داڑھوں میں درد۔ مسوڑھوں میں شدید درد اور ان سے خون بہے۔ مسوڑھوں اور رخساروں میں سرخی اور ورم دانتوں میں لگنے کے سے اور پھوڑے کے سے درد کے ساتھ بولنے یا زبان کو باہر نکالنے کی نااہلیت جھاگ دار اور لیسدار تھوک کی زیادتی۔

حلق:۔ حلق میں گرمی اور خشکی بغیر پیاس کے (نکس موسکاٹا، پلساٹیلا) حلق میں جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد (اکونائٹ، کینتھرس، کیپسیکم) حلق اندر اور باہر سے سوجا ہوا۔ بھاری تنگی کا احساس۔ سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف غدودوں پر منہ اور حلق میں زخم (ایلینتھس، مرک، آئیوڈائڈ) کوا متورم، غدود متورم، ان میں استسقائی پھیلاوٹ اور آگ کی سی سرخی۔ حلق میں مچھلی کے کانٹے کا احساس۔ حلق میں لیسدار بلغم۔ ڈفتھیریا۔

معدہ:۔ بخار میں پیاس کا نہ ہونا (پلساٹیلا) معدے میں آگ کی سی جلن (آرسنک) معدے کے اوپر ہاتھ لگانے

سے درد، ہذیانی اونیا) منہ اور دستوں کے مانند (ایپاکاک) نہ بھوک ہو، نہ غذا کی خواہش۔ نہ بجھنے والی پیاس، مریض بار بار لیکن ایک وقت میں تھوڑا پانی پیئے۔ خصوصاً بخار نزلہ میں، دستوں میں، دفتیریا میں اور چند استسقائی کیفیتوں میں ریڑھ اور دماغ کے پردوں کے ورم میں، خصیۃ الرحم کے استسقائی ورم میں، شکم کے استسقائی ورم میں۔ اور سل میں پیاس نہ ہو۔ ترش اشیا اور دودھ (جس سے تکلیفات کم ہو) کی خواہش۔

شکم: ۔ آنتوں میں اور شکم میں درد۔ چھونے سے درد، جھکنے پر، دبانے پر (بیلاڈونا، بلنی اور نابگس وامیکا) شکم میں ابھار دبانا، شکم میں جلنے پر، ہاتھ لگانے پر، اینٹھنے پر درد۔ شکم میں دونوں جانب پسلیوں سے نیچے درد جو اوپر کی جانب جلیے۔ شکم کا استسقا، ورم بار یطون۔ داہنی گھبرنا میں ورم شکم میں گڑگڑاہٹ۔ شکم میں متلی کا احساس جس کی وجہ سے مریض کو خیب تجاب بیٹھنا پڑے۔

پاخانہ اور مبرز: ۔ مبرز میں دستوں کے ساتھ زخموں کا سا درد۔ پاخانہ کے پہلے ریاح کا اخراج۔ دست مقدار میں زیادہ شیانے سیاہی مائل۔ نارنگی کے رنگ کی، سبزی مائل۔ یا زرد آنوں والے (پلساٹیلا، مرک، سلفر) دست زرد پانی جیسے پتلے، ملین۔ بیٹی کے سے، دست جسم کی حرکت سے ہوتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مبرز کا منہ کھلا ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت دست (ایلو) خون ملے بے درد کے دست۔ وضع حمل کے بعد بواسیری مسے جن میں ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں۔ قبض، ایسا محسوس ہو کر پاخانہ پر زور لگانے سے کوئی چیز پھٹ جائیگی مبرز میں تنگی۔

مثانہ: ۔ پیشاب کرتے وقت جلن اور درد (کنابس سٹائیوا) پیشاب کی بار بار حاجت مگر صرف چند قطروں کا ہونا (اکونائٹ، کینتھرس) پیشاب کم اور رنگ گہرا (اکونائٹ) پیشاب رکا ہوا (اکونائٹ، ہیوسمس، سٹرامونیم) بار بار زیادہ پیشاب کا ہونا (اپیو سائنم، ارجنٹم میٹیلکم) پیشاب کی نالی میں جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔ پیشاب کے پچھلے قطروں کے نکلتے وقت جلن اور ٹیس۔ گردوں میں درد۔ دبانے پر۔ یا جب جھکا ہوا ہو: پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ اچانک درد کے بار بار دورے۔ بچوں میں پیشاب دقت سے ہو۔ پیشاب کی نالی کی تنگی اور تقطیر البول۔ پیشاب میں البیومن اور کاسٹس :۔

آلات تناسل مردانہ: ۔ فوطوں کی تھیلی کا استسقا۔ فوطوں میں پانی اترنا۔ بار بار اور زیادہ دیر تک رہنے والی استادگیاں خصیوں میں ورم زیادہ تر داہنے میں۔

آلات تناسل زنانہ: ۔ داہنے خصیۃ الرحم کا بڑھ جانا (بیلاڈونا) جس کے ساتھ بائیں پستان کے مقام پر درد ہوتا ہے اور کھانسی ہوتی ہے۔ رحم میں، خصیۃ الرحم میں، جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔ حیض کے دوران داہنے خصیۃ الرحم میں درد، بڑھ میں دباؤ۔ جیسے حیض شروع ہونے سے قبل ہوتا ہے۔ متورم خصیۃ الرحم میں کاٹنے اور ڈنگ لگنے والا درد جو حیض کی حالت میں بڑھ جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم اور رحم کا استسقا، حمل کے پہلے مہینوں میں اسقاط۔ لب ہائے فرج میں استسقائی کیفیت جس کو ٹھنڈے پانی سے آرام ہو۔ نوجوان لڑکیوں میں حیض رکے ہوئے دماغی اور سر کی علامت کے ساتھ۔ درد والے حیض خصیۃ الرحم میں شدید دردوں کے ساتھ۔ خصیۃ الرحم کے گومڑ، رحم کی جھلی میں ورم۔ ڈنگ لگنے کے سے دردوں کے ساتھ لیکوریا۔ مقدار میں زیادہ تیز سوزش پیدا کرنے والا، سبز۔ پستانوں پر زہر باد کا ورم۔ پستان کے کینسر

کے گومڑوں یا کھلے زخموں میں جلن یا ڈنگ لگنے کے سے درد۔ نوزائیدہ بچوں کے نافہ کے ورم۔

آلات تنفس: ۔ سینہ کی ہڈی کے نیچے خراش سے کھانسی۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ سینہ میں درد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چوٹ لگی ہے (آرنیکا، روٹا، ہائیلا، بیلیا)۔ سانس میں تیزی، اور تکلیف گلے میں سوجن۔ دم گھٹنے کا بے حد احساس گلے کے گرد مریض کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتا (لیکیسس) سینہ کے بائیں جانب سینہ کی ہڈی کے درمیانی حصے کے قریب ہلکا درد۔ جس سے سینہ میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے اور سانس میں تکلیف ہوتی ہے۔ آدھی رات کے پہلے شدید کھانسی جو لیٹنے اور سونے میں بڑھتی ہے۔ (لیکیسس)۔ شفاف جھاگ دار خونی بلغم۔ سینہ کے بائیں طرف اور پیٹھ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ دل کے ٹھیک نیچے ناگہاں درد جو سینہ کے داہنی طرف جاتا ہے۔ اور جس سے دم گھٹتا ہے۔ سینہ کے سامنے کل حصہ میں جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔ پردہ صفاق کے مقام پر گرمی کا احساس جیسے دوڑنے سے ہوتا ہے۔ جھرے میں استسقائی ورم۔ سینہ میں ورم۔ احساس جیسے وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا ہے عدم دم گھٹنے کا احساس، جن کی وجہ سے حلق کے گرد دم گھٹنے کا احساس۔

پیٹھ اور گردن: ۔ گردن کی پشت میں اکڑن۔ گردن کی داہنی جانب بائیں کے سوئیاں چبھنے کے سے درد بائیں کندھے سے گردن کی پشت کو کھینچنے والا درد۔ پیٹھ پر جلن اور حدت۔ پیٹھ کے درمیانی بائیں حصہ میں احساس جیسے کوٹا پیٹا گیا ہے۔ شام کے وقت دمچی کے مقام میں جھلنے اور دبانے والا درد، جس کی زیادتی ہر بیٹھنے کی کوشش پر ہو۔

ہاتھ اور پاؤں: ۔ ہاتھوں میں استسقائی ورم۔ انگلیوں میں خصوصاً ناخنوں کی جڑوں کے اوپر سن ہونے کا احساس۔ انگلیوں پر پسہری جس میں جلن، تکن اور ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پاؤں کے انگوٹھوں میں اور سارے پاؤں میں اس امر کا احساس جیسے بہت بڑے ہو گئے ہیں، سوج گئے ہیں اور اکڑ گئے ہیں۔ ٹانگیں اور پیر موم کی طرح زرد، اور ان میں استسقائی ورم دار سنک۔ پاؤں کے انگوٹھوں میں جلن اور اس کے ساتھ سرخی (ایگریکس)۔ پاؤں ٹھنڈے۔ گھٹنے متورم ان میں پھوڑے کا سا درد۔ ذکی الحس اور ورم میں چبک اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔ اعضا میں تھکاوٹ اور کوٹے پیٹے جانے کا سا احساس ہاتھ اور پیر کا نہیں۔ کندھوں میں بائی کے درد (پہلے داہنے میں پھر بائیں میں)۔

مخصوص خواص: ۔ ہاتھ اور پیر ورلڈ میں اور سارے جسم میں استسقائی پھلاوٹ۔ تمام اعضا اور بنامیں کر گرمی تھکاوٹ جیسے کہ زیادہ محنت سے تھکن ہو گئی ہو اور چوٹ کا سا درد جس کی بیٹھ کر اٹھنے سے زیادتی ہوتی ہے، (درشاکس) تمام جسم میں سستی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی شہد کی مکھی کی طرح ڈنگ لگنے کے سے اور جلن کے ساتھ درد، تمام جسم پر سوئیاں چبھنا۔ تکالیف دائیں سے بائیں کو جاتی ہے۔ تکالیف بائیں سے دائیں کو (لیکیسس) دلا بائیں سے دائیں کو (رشاکس)۔ آنکھوں میں، ہونٹوں میں، کانوں میں، چہرے میں، ہونٹوں میں، زبان میں، گلے میں، مبرز میں اور فوطوں میں سرخی اور سوجن کے ساتھ ڈنگ لگنے کے سے درد اور جلن ہوتی ہے۔ چھونے سے اور دبانے سے تکلیف ہوتی ہے یکایک کمزوری جسم کے ٹھنڈے ہونے کے ساتھ۔

جلد: ۔ جلد سفید شفاف۔ جلد میں ڈنگ لگنا۔ جلنا یا سوئیوں کا چبھنا یا خارش۔ چھونے سے جلد میں تکلیف، پتی کا اچھلنا جس میں مکھی کے ڈنگ کی طرح درد ہوتا ہے۔ یا دوسرے کیڑوں کا ڈنگ جس میں رات کے وقت ناقابل برداشت خارش ہوتی ہے (لاٹم کرو ڈم، آرٹیکا، لیڈم)۔ تمام جسم پر پتی کا اچھلنا (اکونائٹ، پلساٹیلا) خشک زہر باد

کی سوجن اور سرخی۔ سرطان جس میں جلن ہو اور زنگ گنے کا سا درد ہو (آرسنک)۔ نہایت سرخ دانے (بیلاڈونا)۔ یکایک تمام جسم کا پھول جانا خسرہ کے سے ابھار گرم موسم میں پتی کا اچھلنا جس میں پسینہ نہیں آتا۔

نیند۔ نیند کی بے حد خواہش۔ حد درجہ کی نیند کا خمار (انسم ٹارٹ، نکس موسکاٹا) خواب متفکرانہ۔ نیند دیر میں آتی ہے نیند کے دوران چیخیں اور یکایک چونکنا بے حد غنودگی بے چینی کی نیند اور نہ ختم ہونے والے خواب۔ خواب سفر کے رونے کے، آدمیوں کے مجمع کے ناخوشگوار۔

بخار۔ تو تی بخار جاڑا بعد دوپہر تین بجے جو گرمی میں ذرا سی حرکت سے بڑھتا ہے اور چہرہ اور سینہ تمولا پر بخار رہتا ہے۔ اور کمر کے پچھلے حصہ تک پھیلتا ہے اور حد درجہ کی کمزوری ہوتی ہے بخار کی حالت میں کم زیتی درد سر رہتا اور عموماً مریض گہری نیند سو تا رہتا ہے پسینہ اول تو ہوتا ہی نہیں اگر ہوتا ہے تو بہت کم مسلسل بخار جس میں پیاس بالکل نہیں ہوتی تین بجے بعد دوپہر زیادہ تیز ہوتا ہے اور مریض غنودگی کی حالت میں پڑا رہتا ہے بجائے پسینہ پیاس نہیں ہوتی زبخار کی حالت میں بھی پیاس نہیں ہوتی مگر دوران جاڑا ہمیشہ پیاس ہوتی ہے۔

بخار اترنے کے بعد بائیں طرف پسلیوں میں۔ پاؤں پر ورم۔ پیشاب کم۔ اعضاء اور جوڑوں میں درد کا پہنچے اور نڈھال ہونے کے بعد پسینہ بنتا ہے اور پھر پتی اچھلتی ہے۔

بخار کے دورے کے بعد نیند آجاتی ہے تمام جسم پر جلن دار بخار رہتا آہستہ آہستہ کچھ حصوں کا ٹھنڈا ہو جانا اور بقیہ کا گرم رہنا۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

یہ دوا آہستہ آہستہ اثر کرتی ہے اس لیے کئی دن تک اس دوا کو دینا چاہیے جب تک پیشاب کی مقدار بڑھ نہ جائے۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامات چھونے سے اور دبانے سے بڑھتی ہیں سوائے سر کی تکالیف کے جو کہ دبانے سے آرام ہوتا ہے اس امر میں ایپس، انٹی مونیئم کی طرح ہے اور انہیں کی طرح سے گرمی اور خصوصاً گرم مکانوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا (پلساٹیلا، آیوڈیم، کالی آیوڈائیڈ، کیمفر، سکیل، سلفر) بستر کی گرمی سے زیادتی ٹھنڈے پانی سے کمی۔ بہت سی تکالیف خصوصاً آنکھوں اور سینہ کی تکالیف میں رات کے وقت زیادتی ہوتی ہے اور مندمل ہانے والی چیزوں سے یا کراہنے سے اچانک بڑھتی ہے صبح کے وقت منہ میں بلغم بے چینی اور دستوں کی زیادتی ہوتی ہے شام کے وقت زہرباد، جگر، درد سر، جاڑا اور بخار میں زیادتی ہو جاتی ہے بہت سی علامات لیٹنے سے بڑھتی ہیں۔ اور بیٹھنے سے کم ہوتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

دسپا اور سانپوں کے زہر، اسٹیکٹ ایسڈ (استسقاء) اکونائٹ، لاما کارڈیم (پتی)، ایپو سائنم (استسقاء)، آرنیکا (چوٹ کا سا درد) آرسنک (تپ محرقہ استسقاء لال بخار۔ پتی اچھلنا اور جاڑا) بیلاڈونا (سرسام)، گلے میں زخم زہرباد (لال بخار) (برونیم) حیض کے دنوں میں خصیۃ الرحم کا ورم، ہلا ئی اودنیا (سرسام)، بالی کا اور کینتھرس (جلنا) تیلے زہر باد اور رشائے، کی تحیت) جائنا کو بیکم کروٹن گم (پتی اچھلنا) یو فریشیا (درد ہے) فیرم، گریفائٹس، ہیپر

آیوڈیم لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم آرس، نیٹرم میور (جاڑا، پتی اچھلنا، خصیۃ الرحم کے مقام پر تناؤ) پلساٹیلا، رسٹاکس (آنکھیں، لیکن ایپس میں مواد کم و بیش ہوتا ہے۔ زہرباد کے دانے، لیکن ایپس کی نسبت زیادہ سیاہ ہوتے ہیں اور بائیں سے دائیں کو پھیلتے ہیں۔ ایپس دائیں سے بائیں کو۔ تپ محرقہ بے چینی مگر ایپس میں کا تناؤ زیادہ رہتا ہے زیکس (سبزی مائل زرد صبح کے دست بغیر درد کے) سائنا، ہیپا، بلیلیا (خصیۃ الرحم کی تکالیف سرپستان (گھنڈیاں) اندر کی طرف دھنسے ہوئے۔ زبان پر زخم چیچک کے ٹیکے کے اثرات مابعد ارٹیکا اور زنکم)

ایپس کے زہر کو نیٹرم میور، بیٹھا تیل، پیاز، امونیا، ایپکاک (پیا ہوا)، ایپکاک اور لانے سے) لیکیسس لیڈم، زائل کرتا ہے۔

ایپس کا اثر زائل کرتا ہے: کینتھرس، آیوڈیم، ڈیجی ٹیلس، چائنا کا۔

یہ مفصلہ ذیل دواؤں کے بعد اچھی طرح کام کرتا ہے۔

برائی اونیا (جب سرسام میں مریض چیخنا شروع کرے۔) ہیلی بورس (جب غنودگی شروع ہو جائے) آیوڈیم، ہیپر، مرک، لائیکوپوڈیم، سلفر

اس کے بعد مفصلہ ذیل دوائیں اچھی طرح کام کرتی ہیں:

گریفائٹس، کالی بائکرام، آرسنک، فاسفورس، سٹرامونیئم، سلفر، لائیکو، آیوڈیم، رسٹاکس۔

نوٹ:۔ ایپس کی پرانی علامات میں نیٹرم میور کام دیتا ہے رسٹاکس کو کبھی وغیرہ کی حالت میں ایپس کے آگے پیچھے کبھی نہ استعمال کرنا چاہیے۔

Apocynum Androsaemifolium

ایپو سائنم

انڈروسی می فولیم

NATURAL ORDER : Apocynaceae;
SYNONYMS : Spreading Dog's bane.
PARTS USED : The bark.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ایپو سائنم انڈروسی می فولیم میں جسم کا کانپنا حد سے زیادہ کمزوری چہرہ اور جسم میں ورم کا احساس۔ ہاتھ اور پاؤں پر ورم ہونا یہ علامات ظاہر کرتی ہیں کہ یہ دوا استسقاء کی حالتوں میں ایپو سائنم کین سے ملتی جلتی ہے بجارین۔ نیند کی بے حد خواہش کے ساتھ جسم کے مختلف حصوں میں منتقل ہونے والے درد جسم اور چہرے پر خارش۔ تمام جسم پر زیادہ مقدار میں پسینہ درد اوپر سے نیچے کی طرف جاتے رہیں۔ اور سانس لینے اور بائیں جانب مڑنے سے زیادہ ہوتے ہیں جوڑوں میں حاد بائی کے درد اور اکڑا پن متورم ہونے کے احساسات۔ ہر چیز کا ذائقہ اور خوشبو شہد کی سی معلوم ہو، بائی کے درد منتقل ہونے والے ہوتے ہیں ان کے ساتھ کھنچن اور اکڑا پن ہوتی ہے۔

ڈاکٹر بیل نے اس دوا سے بائی کا گٹھیا دور کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جوڑوں میں شدید درد مع بخار ادی دست

اور دانتوں میں منتقل ہونے والے درد اس دوا میں ہوتے ہیں۔ اس دوا کے مدر ٹنکچر کی کئی قطروں کی خوراک دینے سے کیڑے نکل جاتے ہیں۔

اس دوا کو گردے اور مثانہ کی پتھری نکالنے کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے

علامات

سر :۔ سر کے پچھلے حصہ و نیز گردن میں اکڑاؤ اور درد۔
ناک :۔ ہر ایک چیز سے شہد کی سی بو آتی ہے۔
چہرہ :۔ چہرہ میں تشنج۔ بائیں رخسار کی ہڈی میں شدید درد۔
دانت اور منہ :۔ بائیں نچلے جبڑے کے تمام دانتوں میں درد۔ منہ میں نہایت خوشگوار مزہ۔
معدہ اور شکم :۔ قے اور دست زیادہ دستوں سے آرام ملتا ہے۔ بائیں گلبری میں درد، قبض۔
مثانہ اور آلات تناسل :۔ صاف پیشاب کا زیادہ مقدار میں آنا۔ زیادہ مقدار میں حیض آٹھ دن تک جاری رہتا ہے جس کے ساتھ شدید دبانے والا درد ہوتا ہے۔
اعضاء :۔ ہاتھوں اور پیروں کا ورم۔ تمام جوڑوں میں شدید درد۔ گھٹنے اور داہنے کندھے میں زیادہ درد۔ تلووں میں جلن اور اینٹھن۔ بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں شدید درد۔ تلووں میں بے حد حدت (سلفر) پیروں کی انگلیوں میں سرسراہٹ کے درد۔ تلووں پر مقدار میں زیادہ پسینے بے حد حدت کے ساتھ
طاقت :۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں۔
تعلق :۔ مقابلہ کرو۔
برائی اونیا، اڑس، کولچیکم، السٹونیا، بنزوک ایسڈ، ایپو سائینم کین۔ سٹرو فنتھس۔

Apocynum Cannabinum

ایپوسائینم کینابینم

NATIONAL CRDER : Apocyaneeae.
SYNONYMS : Black Indian Hemp.
PARTS USED : The roots.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ایپو سائینم کین، ایپس سے بالکل ملتی ہے۔ اگر ان دونوں کی علامات کو بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونوں میں ہی استسقاء بانی کے درد۔ استسقاء سے پیدا شدہ پیشاب کی کمی اور جسم کے مختلف حصوں کا ورم دونوں پائے جاتے ہیں۔ اور ماسوائے صرف ایک بات کو یعنی سردی گرمی سے تکلیف یا آرام کو نظر انداز کر دیا جائے تو دونوں دواؤں میں تفریق کرنا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ ایپس کی تمام تکالیف کو ٹھنڈے پانی کے لگانے سے اور ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے۔ مگر ایپو سائینم کینابینم کو ٹھنڈک اور ٹھنڈے پانی سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرمی سے

آرام ملتا ہے۔ نیز ایپوسائینم کین کے استسقاء میں پیاس حد درجہ کی ہوتی ہے۔ مگر ایپس کا مریض بالکل نہیں پیتا اور نہ پیاس ہی ہوتی ہے۔

سٹروفنتھس اور ایپوسائینم کین بھی آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ دونوں میں ہی معمر کی خرابی دل کے فعل کا حد درجہ گھٹ جانا اور استسقاء پائے جاتے ہیں۔

ایپوسائینم کین دل گردے اور آنتوں کے فعل کم کر کے ان کی نالیوں کو ڈھیلا کر دیتا ہے نیز غنودگی وحشت اور کلیجہ کا بیٹھنا پیدا ہوتا ہے۔ جگر اور ذہن کا ابھار۔

استسقاء جسم کے تمام حصوں میں ورم اور دل کا استسقاء اس دوا میں پایا جاتا ہے پسینا اور پیشاب بہت کم ہو جاتا ہے سر میں پانی اتر آنے کی حالت میں بچہ غنودگی میں پڑا رہتا ہے۔ اس کا ایک بازو اور ایک ٹانگ از خود مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں بائیں جانب فالج۔ ایک آنکھ کی پتلی تو ادھر حرکت کرتی رہتی ہے کہ جب کہ دوسری آنکھ کی پتلی بالکل بے حرکت رہتی ہے۔

اسی طرف توجہ دلائی ... کے مریض یعنی گھمری جو تین اور گردے کے درد کے مریض اس دوا سے صحت یاب ہوئے ہیں ... سے جلایا کرتے تھے ایک مریض کو یکایک درد شروع ہوا اور معمول ... اس کا درد ختم ہو جاتا تھا۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں کہ گردے کا استسقاء اس دوا کی ایک خاص بیماری ہے اور اس کو یہ دوا ہمیشہ نفع کرتی ہے استسقاء کی حالتوں میں اگر حیض رک گیا ہو تو یہ دوا حیض کو پھر جاری کر دیتی ہے۔

ذیابطیس میں اگر مریض کلیجہ بیٹھنے کی شکایت کرے۔ اور اس کو کمزوری بہت بڑھی ہو تو یہ دوا مفید ہوتی ہے حیض میں خون کی زیادتی نیز اس میں خون کی زیادتی بھی اس دوا سے ٹھیک ہوتی ہے۔

پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے یا قطرے قطرے ہوتا ہے۔ گردے کی تکلیف میں یا معمر کی خرابیاں متلی، قے غنودگی، اور تنفس میں دقت کے ساتھ۔

کھانے کے بعد فوراً دست۔ بھوک ہونے پر بھی غذا یا پانی کی فوراً قے۔

علامات

دماغ :۔ پست ہمتی (لائیکو پوڈیم نیٹرم میور، پلساٹیلا) وحشت برسنا، چڑچڑاپن مریض دستوں اور شکم کی استسقائی کیفیتوں میں چڑچڑاپن اور اعصابیت۔

سر :۔ چکر داہنی کنپٹی میں چبھنے والا سخت درد جس کے بعد چکر آ جاتا ہے چکر یکایک شروع ہوتا ہے اور یکایک بند ہو جاتا ہے سر میں پانی اتر نا جس میں غنودگی ہوتی ہے ایک آنکھ کی بینائی بالکل نہیں رہتی اور دوسری آنکھ کی بینائی بہت ہوتی ہے ایک بازو اور ایک ٹانگ از خود مسلسل حرکت کرتے ہیں پیشانی آگے کی طرف بڑھی ہوئی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشانی بڑی ہو گئی ہے شام کے وقت بھاری پن اعضاء اور کمر میں درد۔

آنکھ :۔ آنکھوں پر ورم، صبح و شام کو تکلیف بڑھتی ہے آنکھوں میں ریت کا احساس۔ بائیں آنکھ میں حدت اور سرخی

ناک۔ سخت زکام۔ مسلسل چھینک۔ بچوں کی ناک کا بند ہونا۔ سنوفلس۔ ناک اور گلا صبح اٹھنے پر گاڑھے زرد بلغم سے بھرا ہوتا ہے۔ ناک کی اندرونی جھلی میں ایک عجیب خشکی اور ناک میں اکڑاؤ اور سختی کا احساس اس سختی کے بعد گاڑھی رطوبت کا آنا۔ پرانا زکام جس میں ناک بند ہو جاتی ہے۔ مریض کو زکام بہت جلد ہوتا ہے اور نتھنے ورم کرتے ہیں۔ بہت جلد زکام ہو جاتا ہے۔ اور نتھنے رطوبت سے بھر جاتے ہیں۔ صبح کے وقت جاگنے پر حلق اور نتھنوں میں گاڑھی زرد رطوبت کا اجتماع۔

چہرہ۔ دستوں کی حالت میں چہرہ کا رنگ زرد اور چہرے پر ٹھنڈا پسینہ۔ ہونٹ خشک۔ لیٹ جانے کے بعد چہرہ پھول جائے۔ اٹھ کر بیٹھنے سے یہ پھلاوٹ جاتی رہے۔

منہ۔ زبان خشک۔ بے حد پیاس۔ زبان پر میل۔ لگاتار تھوکنا۔ ذائقہ کڑوا۔ جاگنے پر منہ میں خشکی اور پیاس منہ میں تحریک کی زیادتی جس کی وجہ سے مسلسل بیداری۔

معدہ۔ جاگنے پر پیاس۔ پیاس زیادہ لیکن پانی موافق نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے درد پیدا ہوتا ہے۔ اور پانی پینے کے بعد فوراً پانی نکل جاتا ہے۔ دا آرسنک۔ خوراک یا پانی برداشت نہیں ہو سکتا کیونکہ فوراً قے ہو جاتی ہے۔ معمولی کھانے کے بعد بھی پیٹ بھرا ہوتا ہے بھوک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب کھانا کھایا جاتا ہے۔ تو معدہ میں پڑا رہتا ہے۔ کھٹا ہو جاتا اور تکلیف دیتا ہے۔ معدہ کا بیٹھنا۔ ہائیڈراسٹس، اگنیشیا، پلساٹیلا، سیپیا۔ معدہ اور سینہ میں خلل، لمبی سانس نہیں لی جا سکتی۔ پرانے دستوں کے ساتھ استسقاء۔ نیند کے بعد متلی۔ شدید متلی، شدید قے، کمزوری اور غنودگی۔ جلد ٹھنڈی۔ شکم میں استسقاء، شکم تنا ہوا اور درد کرے۔

پاخانہ اور مبرز۔ صبح کے وقت بغیر درد کے معمولی دست۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد از خود اور بہت تیزی سے نکلنے والے دست۔ دست مقدار میں زیادہ، زرد مٹیالے۔ چکنی مٹی کی طرح بعض وقت اس میں غیر ہضم غذا کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ پانی کے سے پتلے دست۔ ریاح کے ساتھ اور مقعد میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ مبرز میں اینٹھن۔ پاخانہ مقدار میں کم۔

پاخانے کے بعد بے حد کمزوری۔ پاخانہ سخت نہ ہونے پر بھی قبض۔ بواسیر میں مبرز میں پچر ٹھونکی ہونے کا احساس مبرز میں مروڑ۔ مبرز میں نیچے کو دباتے والا درد۔ پاخانہ کی مقدار بہت کم۔ دست پتلے پاخانہ کی علامتیں کھانا کھانے کے بعد فوراً بڑھتی ہیں۔

مثانہ۔ مثانہ میں کمزوری۔ پیشاب کم لیکن تیل کی طرح سے آسانی سے نکلتا ہے۔ مثانہ میں شدید درد۔ پیشاب میں زیادتی اور مثانہ کی کمزوری کی وجہ سے تقریباً پیشاب از خود ہوتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب کا رنگ ہلکا۔ رات کو پیشاب کا بستر میں نکل جانا۔ تقطیر البول۔ پیشاب گدلا اور گرم۔ پیشاب کا رک جانا۔ ٹانگوں میں فالج کے ساتھ

آلات تناسل مردانہ۔ حشفہ اور فوطے کی تھیلی ورم کی ہوئی۔ استسقاء۔

آلات تناسل زنانہ۔ نزف کرنے والا حیض جس میں خون کی زیادتی ہوتی ہے۔ چاہے خون مسلسل آئے یا رک رک کر۔ مگر خون کی زیادتی دونوں حالتوں میں ہوتی ہے۔ بعض اوقات خون کے ساتھ بڑے بڑے لوتھڑے ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت خون رقیق ہوتا ہے۔ نوجوان لڑکیوں میں حیض کی کمی شکم اور ٹانگیں پھولی ہوئی۔ حیض کی زیادتی

کے ساتھ متلی، قے، دھڑکن، نبض کمزور ہوتی ہے اور تکیہ سے سر اٹھانے پر غشی سی ہوا کرتی ہے نیز نزف اور استسقائی کیفیتوں کے ساتھ۔ سن یاس میں سیلان خون۔

آلات تنفس۔ آلات تنفس میں دباؤ کی وجہ سے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض کو رک رک کر گہری سانسیں لینا پڑتی ہیں۔ رات کے وقت شدید کھانسی۔ پھیپھڑوں سے خون آنا۔ خشک یا تر کھانسی۔ پھیپھڑوں میں دباؤ تھوڑا سا کھانے کے بعد معدہ اور سینہ میں دباؤ جس کی وجہ سے تنفس میں دقت ہو۔ سینہ کا استسقاء۔ مر جانے کی نزدیک والی خواہش۔ کھانسی کے ساتھ مقدار میں کم سفید بلغم۔

قلب اور نبض۔ دل کے مقام میں کمزوری کا احساس۔ دل کی چال میں پھڑکن۔ دھڑکن کے ساتھ تیز اور کمزور والا اور دو نبض کی چال مدھم۔ ہلکی، بے قاعدہ، رک رک کر چلنے والی کبھی تیز اور پھر آہستہ چلتے وقت تیز اور کمزور سر ہلانے پر تیز چلنے سے دھڑکن نحیف وہ اور دل کی چال معلوم نہیں کی جا سکتی۔ قلب کی خرابی کی وجہ سے جلد نیلی ہو جائے۔ قلبی تکالیف کے ساتھ عام استسقاء۔

اعضاء۔ رعشہ کی کیفیت۔ صبح کو حرکت کرتے ہوئے جوڑوں میں اکڑاؤ اور سختی معلوم ہوتی ہے ایک ٹانگ اور ایک بازو کی مسلسل از خود حرکت۔

ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں کا رنگ نیلگوں دونوں گھٹنوں میں درد، پاؤں ٹخنوں اور ٹانگوں میں ورم بعضاً میں خارش۔ اعضاء میں اینٹھن۔

مخصوص خواص۔ رطوبتوں خصوصاً پیشاب اور پسینہ میں کمی۔

نیند۔ سر پر غنودگی اور رات کو بے چینی، نیم بے ہوشی، بستر میں لیٹنے سے نیند معلوم ہوتی ہے مگر آتی نہیں، متلی اور قے کے پہلے اور بعد غنودگی۔

بخار۔ جسم پر ٹھنڈے پسینہ کی بوندیں۔ لال بخار اور زیادہ کونین کے استعمال کے بعد استسقاء بستر پر لیٹ جانے پر بخار، پسینہ، جوں ہی جلد نرم ہوا استسقائی کیفیتیں بڑھ جائیں۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر۔ ا قطرے دن میں تین بار۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی علامتیں ٹھنڈے پانی پینے سے اور جسم پر سے کپڑے اتارنے سے بڑھتی ہیں نیز صبح کے وقت جاگنے پر نیند کے بعد تکالیف زیادہ ہو جاتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ایپوسائینم انڈروسیمی فولیم، السٹونیا، سٹروفنتھس، ایسٹک ایسڈ، ایپس (استسقاء میں پیاس کا نہ ہونا)، آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، چائنا، کولچیکم، ڈیجی ٹیلس (استسقاء میں نبض مدھم)، ہیلی بورس (استسقاء سر میں پانی اترنا)، ایروگمبوجیا۔ ٹرا بیڈیم (دست)، کالی کارب، لائیکو پوڈیم، مرک، نکس وامیکا، اگنیشیا، سپائی جیلیا، سلفر، وریٹرم۔

Apomorphinum

اپومارفینم

CHEMICAL SYMBOL : $C_{17}H_{17}NO_2$

اپومارفینم میں افیون کے قے کرنے والے خواص موجود ہیں یہ دوا نہایت جلد قے پیدا کرتی ہے ، اور اگر بذریعہ انجکشن اس دوا کو جسم میں پہنچایا جائے تو بہت جلد قے ہو جاتی ہے اس قے میں عجیب بات یہ ہے کہ کوئی درد ، متلی وغیرہ قے کے پہلے نہیں ہوتی ۔ غنودگی غشی اگر دماغ میں گلٹی ہونے کی وجہ سے قے ہوتی ہو تو اس دوا سے رک جاتی ہے دوا افیون اور شراب کے اثر کو یا ان دونوں کی پیدا شدہ علامات کو درست کر دیتی ہے ۔ ایسی حالت میں اس دوا کو ۳۰ میں استعمال کرنا چاہیے ، نمونیہ کے ساتھ شراب کی خواہش مسلسل متلی ، قے اور بے خوابی کے ساتھ ۔

علامات

سر اور معدہ ۔ چکر ، متلی اور قے ، قے کرنے کی بے حد رغبت ۔ تمام جسم پر خصوصاً سر پر گرمی ۔ خالی ابکائیاں اور درد سر سینہ کی جلن ، شانے کی ہڈی میں درد جلن کی قے ۔ اور سمندری قے ، پتلیاں پھیلی ہوئیں ۔

طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۶ تک ۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو ۔

اوپیم ، اپیکاک ، انٹم ٹارٹ ۔

Apium Graveolens

ایپیم گریوی اولنز

NATURAL ORDER : Umbelliferae.
Tincture of the seeds.

یہ دوا پیشاب کی سخت ترین رکاوٹ ، تیکن والے درد اور سینہ کی جلن میں نیز حلق چہرہ اور ہاتھوں کی سوجن میں استعمال ہوتی ہے ، نیز درد کے ساتھ ہونے والے حیض میں بھی استعمال کی جاتی ہے ۔

معدہ میں ایک ناخوشگوار احساس ۔ ڈکاروں کے ساتھ ۔ فم معدہ میں میٹھنے کا احساس جو کئی گھنٹے تک رہے اور جس کو کھانے سے تھوڑی طور پر آرام ہو بائیں جانب کے تیکن والے درد سر جن کی زیادتی ذرا سی حرکت سے اور کمی آرام سے ہو ۔ پتی کا اچھلنا ۔ ہمیشہ لرزے کے ساتھ جس میں تیز ڈنگ لگنے کی سی خارش ہو اور تپ جلد جلد اپنی جگہ بدلے ۔ بائیں داڑھوں میں درد جس میں کمی منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے ہو ۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی کے اوپر شدید مکڑن ، لیٹ جانے پر گھٹن کا احساس جو پیٹ تک جائے ۔

علامات

دماغ ۔ دماغ ہر وقت غور و فکر میں دھوپ ہی کرے ۔ غم گینی ۔ رات میں تیاری سوچنے کی وجہ سے سونہ سکے ۔ سر ۔ درد سر پیشانی میں ، دائیں آنکھ اور کنپٹی پیشانی کے وقت زیادتی ۔ دائیں کنپٹی پر مکا دبانے والا درد اس کے ساتھ متلی ۔ بائیں کنپٹی پر شدید درد چہرے کے بائیں جانب اور جبڑے تک پھیلے بائیں کنپٹی کو دبا کر دبے جھٹکے سے یا گھونسہ مارنے سے بہا ہو ۔ ناک کے راستہ سانس باہر نکالنے سے تکیہ کو سا درد ۔ درد سر کو کھاتے وقت اکسی ہوا میں ، آنکھیں بند کرنے سے کمی آرام سے ٹھنڈا پانی پینے سے گرم کپڑے سے لپیٹنے سے آرام اور کھانے کے بعد روشنی سے پڑھنے سے یا مطالعہ کرنے ، یا قد اسی حرکت سے یا ہر ملانے سے بڑھے ۔

آنکھ ۔ آنکھیں گڑھوں میں گھسی ہوئی معلوم ہوں ۔ آنکھوں میں خارش ، بائیں آنکھ کے اندرونی گوشے میں خارش اور ٹیس ۔

کان ۔ کچھ بہرہ پن (زیادہ تر بائیں کان میں) بے درد کی تیکن کان سے تکلیف دے سیلان

ناک ۔ نتھنوں سے موتی کے رنگ کی رطوبت ۔ یکایک جسم کا حلق کے اندر گرنا تب دونوں نتھنوں میں سرسراہٹ اور چھینکیں ۔ داہنے نتھنے میں سرسراہٹ پانی بہنا اور چھینکیں ۔ نتھنوں کو بند ہو جانا پیشانی میں درد کے ساتھ :

منہ ۔ زبان کی نوک پر ایک درد کرنے والا نشان اوپر اور نیچے والے دانتوں میں ہلکا درد دانت کے درد کو ٹھنڈے پانی سے آرام ہو ۔

حلق ۔ تالو اور حلق سیاہی مائل سرخ ، متورم اور درد کرے ۔

معدہ ۔ معدہ میں بڑا سا احساس اور ڈکار سینہ کی جلن ۔ معدہ کے اوپر والے حصہ میں دبے کا احساس جو کئی گھنٹہ تک رہے جس کو کھانے سے کچھ آرام ہو ۔ سنگترے کی خواہش ، سیبوں کی بھوک ۔

پاخانہ اور مبرز ۔ پاخانہ سے پہلے شکم سے سید ھا مبرز میں درد اس امر کے احساس کے ساتھ کہ ایک منٹ کے لیے بھی پاخانہ نہیں رک سکتا ۔

مثانہ ۔ پیشاب کی سخت ترین رکاوٹ جو بغیر سلائی کے نہ نکلے ۔

آلات تناسل زنانہ ۔ دونوں خصیۃ الرحم کے مقام پر خصوصاً داہنے ، تیز چبھن کے سے درد جو جھکنے سے بائیں کروٹ ٹانگیں اوپر کھینچ کر لیٹنے سے کم ہوتے ہیں سر پستان ذکی الحس ۔

آلات تنفس ۔ ہوا کی نالی کے سرے میں سرسراہٹ اور اس کی وجہ سے خشک کھانسی رات کے وقت سانس میں آواز ، دھڑکن ، دل کی دھڑکن سینہ پر ہاتھ رکھنے یا سننے سے گن لیا کے ۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی کے اوپر شدید مکڑن ، لیٹ جانے پر گھٹن کے احساس کے ساتھ جو وہاں سے بیٹھ کو جائے ۔

گردن اور پیٹھ ۔ گردن میں حرکت کرنے سے درد اور دبانے سے پھوڑے کا سا درد ۔ کمر میں ہلکا درد ۔ کمر میں درد

میں کو بستر میں اٹھنے سے اور ادھر ادھر چلنے سے آرام ہو، لیٹنے سے تکلیف بڑھے۔ کمر میں درد شکم میں ہلکے درد کے ساتھ۔

ہاتھ اور پیر۔ رات کے وقت داہنی ٹانگ میں درد۔ رانوں کی اندرونی طرف جلن اندرونی رانوں کی سطح میں پھوڑے کا سا درد۔ جو گھٹنوں تک جائے (بائیں طرف زیادتی) خارش کے لال چٹے کمر کی بائیں جانب۔

مخصوص خواص۔ اندرونی بے چینی کی وجہ سے نہ تو آرام سے بیٹھا جائے اور نہ لیٹا جائے دماغ ہر وقت غور و فکر ہی میں رہے۔

جلد۔ تمام جسم پر خارش۔ سرخ دانے، جیسے کیڑوں کے ڈنگ سے ہو گئے ہوں شدید خارش کھجلانے سے خارش اپنا مقام تبدیل کر دیتی ہے رات کے وقت کپڑے اتارتے پر خارش، رات بھر جا بجے صبح تک خارش انگور رنگنے والے زخموں سے مقدار میں زیادہ مواد پیپ ارز کے ساتھ

نیند۔ بے خوابی مگر بے خوابی سے تھکاوٹ محسوس نہ ہو۔ بائیں کنپٹی کے مقام پر درد کی وجہ سے نیند اچاٹ ہو جائے ایک سے تین بجے صبح تک جاگتا رہے۔

بخار۔ چار بجے صبح جاگنے پر ماتھے پر پسینہ۔

کمی اور زیادتی۔ درد کمر لیٹنے سے بڑھے اور حرکت کرنے سے کم ہو لیکن والے درد و زرا سی حرکت سے بڑھیں اور آرام کرنے سے کم ہوں۔ پتی اچھلنے کے قبل معدہ میں بوجھ معلوم ہو۔ جو پتی اچھلنے پر نہ رہے، بائیں داڑھوں میں درد۔ جس کو ٹھنڈے پانی سے آرام ہو۔

طاقت۔ نمبر ا سے ۳۰ تک۔

Epigea Repens

ایپی جیا ریپنز

NATURAL ORDER : Ericaceae.
SYNONYMS : Trailing Arbutus.
Tincture of the seeds.

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایپی جیا ریپنز گردہ کی پتھری کے لیے زمانہ قدیم سے استعمال کی جاتی رہی ہے۔ یہ دوا پیشاب میں درد۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ ہونا۔ اور پیشاب کے ساتھ تیمٹی کو درست کرنے کے واسطے بہت مفید ثابت ہوئی ہے ڈاکٹر ہیل نے ایک مریض کو جس کے پیشاب میں خونی رسوب آرہا تھا اور جس کو درد کی حد سے زیادہ تکلیف تھی اس دوا کے دس قطرے دن میں چھ بار دیے اس کے پیشاب میں مٹیالے رنگ کی بہت سی باریک ریت خارج ہوئی اور اس مریض کی تمام تکلیف رفع ہو گئیں۔

مثانہ کا دیرینہ ورم پیشاب کے بعد ٹیمٹی۔ پیشاب میں پیپ شانہ میں پتھری، اور گردہ میں پتھری پیشاب میں مٹیالے رنگ کی باریک ریت مثانہ کے منہ میں پیشاب کرتے وقت جلن پیشاب کی نالیوں کا ورم اور پیشاب کا زیادہ مقدار میں آنا وغیرہ پیشاب کی تکالیف کے لیے بہت مفید دوا ہے نیز یہ دوا مثانہ اور گردہ میں

سے پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے (یعنی ریت بنا کر) نکال دیتی ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر پانچ قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

چمیلا۔ پوڈاارس، ارٹیکا یورنس، یورک ایسڈ، چیافیلا، لائیکوپوڈیم، پریرا بریا، کلیبریلا، ڈیاسن کناس، اربوٹس۔

Epiphegus Virginiana

ایپی فیگس

NATURAL ORDER : Orobanchaceae
SYNONYMS : Beechdrop.
PARTS USED : The antire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ایپی فیگس ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں زیادہ تر اعصابی درد سر کے لیے جو ہذیان و دماغی محنت سے پیدا ہوتے ہوں نہایت مفید ہے۔ یہ درد سر نیند کے بعد کم ہو جاتا ہے اور اس میں درد اندر سے باہر کی طرف دبانے والا ہوا کرتا ہے بہت بڑی علامت جو اس دوا میں دیکھی گئی ہے وہ مسلسل لیس دار تھوک کا تھوکنا ہے اگر کسی درد سر میں بھی یہ علامت مشاہدہ کی جائے تو یہ دوا یقیناً درد سر کو فائدہ بخشے گی۔ خریداری و فروخت سے پیدا شدہ درد سر کے لیے بھی مفید ہے۔

زبان پر زرد میل کڑوا ذائقہ کھانے کے بعد غنودگی۔ لیکن پاخانے یا دست۔

اکلکٹک طریقہ علاج میں یہ دوا خارجی طور پر مندمل ہونے والے زخموں اور منہ آنے کے واسطے استعمال کی جاتی ہے لیکن اس میں کہاں تک سچائی ہے اس کو نہیں بتلایا جا سکتا۔

داہنے سے بائیں اور اوپر کا داہنا۔ نیچے کا بایاں حصہ، داہنی بائیں کنپٹی سے زیادہ ماؤف۔ ماؤف شدہ ان حصوں پر علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس دوا کا اثر بہ نسبت مردوں کے عورتوں پر زیادہ ہوتا ہے لیکن معتقدین بر دو پر اس کا اثر یکساں پایا۔

علامات

دماغ۔ لکھتے وقت غلط الفاظ لکھنا۔ دھڑکن سے موت کا خوف دوا پینے سے صحت کے بگڑنے کا خوف

سر۔ کنپٹیوں میں اندر سے باہر کی طرف درد زیادہ تر داہنی کنپٹی میں۔ پیشانی میں دبانے والا باہر سے اندر کی طرف والا چیرنے والا، درد کا یکایک نمودار ہونا۔ بحالت درد سر لسدار تھوک کا مسلسل تھوکنا جیسا کہ پہلے بتایا دماغی محنت یا اعصابی کمزوری سے پیدا شدہ درد سر، درد سر سے پہلے بھوک کا احساس دوران درد سر کھوپڑی کسی ہوئی محسوس ہو۔

آنکھ ۔ درد پڑھتے وقت الفاظ آنکھوں کے سامنے دھندلے ہو جائیں ۔
منہ ۔ ذائقہ کڑوا مسلسل تھوکنے کی خواہش، لیسدار چپچپا تھوک ۔
معدہ ۔ متلی ۔
پاخانہ ۔ پاخانہ ملین ہونے کے باوجود مشکل سے ہو ۔
قلب ۔ دھڑکن ۔ دھڑکن سے کمزوری کا احساس ۔
اعضاء ۔ بائیں کندھے اور بائیں گھٹنے میں درد ۔
نوٹ ۔ اس دوا کی تکالیف جسمانی یا اعصابی یا دماغی محنت سے اور دماغی تحریک سے اور دن بھر کی دوڑ دھوپ سے پیدا ہوتی ہے ۔ (خرابی)
طاقت ۔ نیپا سے ۳۰ تک ۔
کمی اور زیادتی ۔ کھلی ہوا میں، بستر میں سے اٹھنے پر، علامات بڑھتی ہیں اذ بیٹھنے سے علامات کم ہوتی ہیں ۔
تعلق ۔ مقابلہ کرو
فاسفورس ذہین اور نیند کے بعد علامات میں کمی) اکیسس، سلفر، نیٹرم میور (ان ہر سہ دواؤں میں نیند کے بعد تکالیف بڑھ جاتی ہیں) ۔
آرسس ورس، مل لوٹش، جینگو نیریا، فاگس (درد سر، اور تھوک کی زیادتی، منہ میں ورم اور پانی سے ڈر) ۔

Epilobium Palustre

ایپی لوبیم پالسٹر

NATURAL ORDER : Onagraceae.
SYNONYMS : Epilobum Lineare;
Willow Herb.

ایپی لوبیم پالسٹر کو ڈاکٹر جے ۔ ایس ۔ رائٹ نے شروع شروع میں استعمال کیا حلق کا تھوک سے بھر جانا نگلنے کی ناقابلیت ۔ بخار اور درد سر کی علامات اس دوا میں پائی جاتی ہیں مزمن دست مروڑ اور آؤں کے اخراج کے ساتھ ۔ ایک لڑکے نے ایپی لوبیم ہرسوٹم کے کچھ پھول کھالیے، تو اس کو کئی مرگی کے دورے یکے بعد دیگرے ہوتے ۔

علامات

سر ۔ درد سو بخار کے ساتھ ۔
چہرہ ۔ چہرے پر سرخی ۔
منہ ۔ تھوک کی زیادتی ۔ سستی اور زبند کا غلبہ مگر تھوک کی زیادتی سے گلا گھٹ جانے کی بجیسے سوز کے ۔
حلق ۔ صبح کے وقت گلا بھرنا شروع ہوتا ہے دوپہر کے وقت پانی بھی نہیں نگلا جا سکتا حنجرہ میں دونوں طرف بیرونی سخت گلٹیاں ۔

پاخانہ اور مبرز ۔ آنتوں دن تین میں پاخانے اگلے دن پاخانہ کا نہ ہونا ۔
مثانہ ۔ پیشاب سرخ ۔
بخار ۔ لرزہ گیارہ بجے صبح شروع ہوتا ہے یا گھنٹہ تک رہتا ہے پھر بہت زور سے بخار چڑھتا ہے تمام جسم میں درد، اور شدید درد سر ہوتا ہے بخار رات بھر رہتا ہے ۔ سو نہیں سکتا ۔
طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک ۔

Etherum

ایتھرم

CHEMICAL SYMBOL : (C_2H_3) O
SYNONYMS : Ethyl Oxide;
Ethyl Ether; Sulphuric Ethes.
Solution.

(اتھائیلک ایتھر یا سلفیورک ایتھر)

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ ایتھر کا اثر قوائے عقلیہ اور قوئی حس کو کم کر دیتا ہے یہ دوا عمل جراحی کے وقت مریض کو بیہوش کرنے کے واسطے استعمال کی جاتی ہے آئرلینڈ میں کئی آدمی شراب کی طرح اس کو پیتے ہیں کیونکہ ایتھر کا نشہ بھی ٹھیک شراب کی طرح ہوا کرتا ہے اور دماغ میں توہمات خوشی کے خیالات پیدا کر دیتا ہے اور بعض وقت بالکل انسان کو پاگل بنا دیتا ہے تشنج اینٹھن اور رعشہ بھی بعض وقت دیکھا جاتا ہے ہومیوپیتھی میں تمام علامات ایتھر پینے والوں سے، اور ایتھر سونگھانے کے بعد حاصل کی گئی ہیں یا بعض صاحبان نے خود اپنے تجربہ کرنے کے بعد قلمبند کی ہیں ۔
ایتھر سے ہوا کی نالیوں کا ورم بھی پیدا ہوتا ہے جس کے لیے بیلا ڈونا بہترین دافع اثر ہے اور سردی محسوس ہوتی رہتی ہے ۔
ڈاکٹر میکفلکن نے ایک ساٹھ برس کی مریضہ جو اعصابی درد میں بہت مدت سے مبتلا تھی اور عجیب بات اس درد میں یہ تھی کہ ہر دفعہ درد کی حالت میں مریضہ کی کھوپڑی پروانے نکل آیا کرتے تھے ایتھر ۲x سے صحت یاب کیا ۔

علامات

دماغ ۔ خوش مزاجی ۔ حد درجہ کا غمہ، چہرے کا تمتمانا ۔ دل خوش کن خواب: ہواؤں میں اڑنے کے اور دلفریب نظارے خوفناک خواب ۔ اپنے مرنے کے خواب ۔ کم حوصلگی ۔ مکمل بے ہوشی ۔
سر ۔ چکر ۔ غنودگی ۔ ایتھر کے نشہ کے بعد درد سر اور بینائی کی کمی ۔ سرسام کنپٹیوں کی شریانوں کا پھڑکنا اور زور سے ٹپکنا ۔ سر کا ایک طرف جھک جانا یا گر جانا ۔ سر کا شدید اعصابی درد ۔ ذو بثمالات درد سر پھر دانوں کا نکلنا ۔
آنکھ ۔ آنکھوں میں مستی ۔ آنکھوں کا بند ہو جانا ۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں ۔ آنکھوں میں دھند ۔

کان ۔ آوازوں کے سننے کی کمی۔ نزدیک کی آوازیں بھی دور سے سنائی دیتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں

چہرہ ۔ چہرہ کا تمتانا

منہ ۔ اکثر منہ کا کھولنا۔ تھوک کی زیادتی۔ منہ پر جھاگ۔ تلفظ کا مشکل سے ادا ہونا۔

آلاتِ تنفس ۔ ہوا کی نالیوں میں گرمی یا ڈنگ کے سے احساس سے شدید کھانسی خون کا آنا سانس میں تیزی اور تکلیف پھیپھڑے اور دماغ کا ورم ۔ سینہ میں حد درجہ کی سردی کا احساس ۔ سینہ میں تنگی کا احساس۔

قلب ۔ قلب میں پریشانی۔ نبض بھری ہوئی اور پوری رفتار سے۔

اعضاء ۔ ٹانگوں کا فالج ۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے ۳۰ تک ۔

تعلق ۔ ایتھر کے اثر کو بیلاڈونا زائل کرتا ہے ۔ (کلوروفارم کا اثر فاسفورس سے زائل ہوتا ہے)

Aethusa Cynapium

ایتھوساسائی نیپیم

NATURAL ORDER : Umbelliferae.
SYNONYMS : Dog poisoir.
Fool's parsley.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اگر اس دوا کی تعریف ہمیں ایک ہی لفظ میں کرنی ہو تو ہم کہیں گے "شدت"۔ اس کی ہر ایک تکلیف بڑی شدت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے مثلاً شدت کی قے۔ شدت سے درد، شدت کا ہذیان اور شدت کے تشنج وغیرہ جہاں ایک طرف تکالیف کے پیدا کرنے میں یہ دوا بہت تیز ہے تو دوسری طرف اس کے نتائج مابعد بھی ویسے ہی تیز ہیں یعنی تکالیف کے بعد کمزوری اور نیند کا غلبہ جسمانی اور دماغی کمزوری حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے یہاں تک کہ مریض قطعی طور پر اپنے خیالات کو یکسو نہیں کر سکتا اور نہ وہ دماغی کام ہی سرانجام دے سکتا ہے بلکہ اس کا دماغ توہمات کا گھر بن جاتا ہے وحشی سی ہو جاتی ہے اور وہ اس نیند یا بیہوشی میں کتے اور بلیاں دیکھا کرتا ہے اور وہ اپنے بستر میں کودتا ہے یا کسی کھڑکی میں پھاند جانے کی کوشش کرتا ہے بچوں میں یہ علامات ان کے رونے چیخنے اور چلانے سے معلوم کی جاتی ہے جس جس طرح تکلیف بڑھتی جاتی ہے اسی طرح مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے اور روتا رہتا ہے یا اس پر ہر وقت غنودگی طاری رہتی ہے ۔

اس دوا میں ایک خاص بات یہ بھی ملتی ہے کہ بچہ دودھ پیتا ہے وہ تھوڑی دیر کے بعد زرد یا نیلا دہی بن کر بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے اور قے کے بعد اس قدر کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے کہ بچہ غافل ہو کر سو جاتا ہے جب بچہ جاگتا ہے تو پھر بھوک محسوس کرتا ہے اور دودھ پینے پیاس کی حالت پھر وہی ہو جاتی ہے اگر اس دوا سے بچہ کو نہ بچایا گیا تو بچہ کا بچنا بہت مشکل ہو جانے کا ہے۔ انسانوں میں بھی اس قسم کی شدید صورتیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ وہ معدہ میں ایک قسم کی تکلیف

بتلاتے ہیں جس کو وہ بیان نہیں کر سکتے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ متلی اور درد ان کے معدے اور کھانے کی نالی میں رہتا ہے اور پیٹ میں سخت نفخ ہوتا ہے جس کو ہاتھ لگانے سے ان کو درد کا احساس ہوتا ہے ۔

ناک کی نوک پر ہر پس اکثر ایک قسم کا دانہ ہوتا ہے ڈاکٹر کنیٹ نے اس دوا کے مریض کا خاکہ یوں کھینچا ہے کہ مریض دیکھنے میں موٹا تازہ اور خوب کھانے پینے والا اگر اس کی ناک پر نظر ڈالی جائے تو اس کی ناک کی نوک ذرا سی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد اس پھیلی ہوئی جگہ پر ستارے کا سا دھبہ دکھائی دینے لگتا ہے پس اگر کسی مریض کی ناک کی نوک پر ستارے کا سا دھبہ موجود ہو اور اس کو قے کی بھی تکلیف یا دودھ بالکل ہضم نہ ہو سکتا ہو تو اس دوا کے استعمال کا خاص موقع سمجھنا چاہیے۔

ان لوگوں کے لیے جنہیں کھانے کے ایک گھنٹہ بعد غذا منہ کو آتی ہو ڈاکٹر گرنسی کے خیال کے مطابق اچھا سے شفا ہوتی ہے مکان میں داخل ہونے پر چہرے اور سر پر ورم کا احساس، آنکھوں کے ڈھیلے تشنجی طور پر نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں چلنے کے بعد ہاتھوں میں ورم کا احساس تشنجی دورے جن کے ساتھ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں ۔

بغلوں یا پستانوں میں ورم جس میں چبھنے والے درد ہوں بے حد کمزوری جو بہت زیادہ تر دانت نکالنے والے بچوں کے لیے اور بوڑھے آدمیوں کو ہیضہ کی تکالیف میں مفید ہے۔ بچوں کے موسم گرما کے دست جب دستوں کے ساتھ دودھ ہضم نہ ہوا اور دوران خون میں کمزوری ہو ۔

علامات

دماغ ۔ بے چینی اضطراب چیخنا۔ چلانا اور رونا بے ہوشی و غفلت، کتے، بلیاں وغیرہ دیکھنا۔ بستر پر سے کودنے کا خیال کھڑکی سے پھاندنے کی کوشش، حافظہ کی کمزوری۔ خیالات یکسو نہ کر سکنا اور سوچنے میں نااہل ہذیان دماغی تھکاوٹ اور کمزوری۔ بے حد غمگین خصوصاً جب اکیلا ہو بے حد پریشانی اور بے چینی جن کے بعد درد شکم ہو۔ دوپہر اور کھلی ہوا میں درد سر۔

سر ۔ سر اور دماغ شکنجہ میں جکڑا ہوا محسوس ہو چکر اور چکر میں نیند کا غلبہ۔ سر نہ اٹھا سکنا۔ پیشانی میں درد اور بوجھ سر کے پچھلے حصہ میں ریڑھ کی ہڈی تک درد سر کی۔ گرمی میں چہرے پر چڑچڑاہٹ اس امر کا احساس کہ کوئی بال کھینچ رہا ہے سر کی علامات کو مبرز سے ہوا خارج ہونے پر (انگڑائیاں) اور پاخانہ کے بعد آرام ملتا ہے چکر اور چکر میں غنودگی جب چکر میں آرام ہوتا ہے تو سر زیادہ گرم ہو جاتا ہے گدی کے درد سر جو نیچے ریڑھ کو جاتے ہیں کی کمر نیچے بیٹھنا اور دبانے سے ہو شدید درد جیسے دماغ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہو پیشانی میں دبانے والا درد جیسے پھٹ جائے گی سر میں سوئیاں چبھیں اور ٹیکن ۔

آنکھ ۔ اوپر دیکھنے سے چکر اور درد سر بڑھ جاتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئیں اور روشنی کا برداشت نہ کر سکنا آنکھیں نیچے کی طرف مائل پتلیوں پر میکیہ کے سے دانے پپوٹوں کے سروں کا ورم اور رات کو چپکنا۔ آنکھوں کے سامنے لال پیلے ستاروں کا آنا دھندلا نظر آنا۔ نیند آنے پر آنکھوں کا ادھر ادھر پھیرنا آنکھیں نیچے کی طرف کھنچی ہوئی اشیاء قدرتی قد سے بہت بڑی معلوم ہوں ۔

کان ۔ کان خصوصاً داہنے کان میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرم گرم پانی نکل رہا ہے داہنے کان میں زرد مواد نکلتا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ کانوں کے درد کو کانوں میں انگلی ڈال کر باہر کھینچنے سے آرام معلوم ہوتا ہے کان بند محسوس ہوتے کانوں میں چہکنے کی آوازیں احساس جیسے کانوں سے کوئی گرم چیز نکل رہی ہے۔

ناک ۔ ناک کی نوک پر چھیپیں اور ستارے کا نشان۔ ناک کی رطوبت گاڑھی جس سے ناک بند معلوم ہوتی ہے چھینکنے کی بے سود خواہش۔ ناک کی نوک پر سلے کے دانے۔

چہرہ ۔ ناک کے نتھنے سے منہ کے کنارے تک ایک قسم کا کھنچاؤ جس سے چہرہ پر پریشانی کے نشان پائے جاتے ہیں جبڑے میں اور جبڑے کی ہڈیوں میں چیرنے کا سا درد جبڑے ملے ہوئے چہرہ بھرا بھرا ہوا اور چہرے پر سرخ نشان۔ رخسار اور منہ کے کنارے ہاتھ لگنے سے ٹھنڈے معلوم ہوتے ہیں۔

منہ ۔ ذائقہ کڑوا۔ پنیر کا سا۔ اٹھتے پر صبح کو ذائقہ میٹھا زبان تر سفید۔ سیاہ ملبی محسوس ہوتی ہے آواز ایک دم گھبرائی ہوئی۔ منہ اور حلق میں زخم یعنی منہ اور گلے کا آنا۔ جب مرض بڑھ جائے تو منہ میں تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے منہ میں خشکی مسوڑھوں میں ڈنگ لگتے، اور پھاڑنے والے درد۔

حلق ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گلا تنگ ہو گیا ہے اور اس کی وجہ سے نگلنے میں دقت۔ گلے اور گلے میں سوئیاں چبھنے کا سا درد گلے کی جھلی پر سرخی اور ورم۔

منہ اور حلق میں گرمی کھاتے وقت پیشانی میں بھارتا ہیں۔ چیک کے دورے نرم تالو سرخ اور متورم۔ حلق میں جلن اور چھوٹے چھوٹے آبلے۔

معدہ ۔ معدے کا دودھ ہضم نہ کرنا۔ دودھ پینے کے فوراً بعد قے کی صورت میں قے۔ قے کے فوراً بعد پھر بھوک اور غنودگی کا غلبہ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد خوراک کا منہ تک چڑھ کر آنا دودھ کی طرح بھاگدار مواد کی شدید قے۔ دستوں کے ساتھ سبز مواد یا بچوں میں پتلی قے۔ قے کے بعد جسم کا ٹھنڈا اور چپچپا ہو جانا اور شدید غنودگی کا چھا جانا دن کی تاپھٹکی دودھ کی اور اور پنیر کی سی بلوت کی قے غذا کو دیکھتے بر تسلی۔ معدہ اور اوپری حصہ الٹ کر نیچے کی طرف گیا ہوا محسوس ہو اور اس کے ساتھ سینہ تک جلن کا احساس ہو۔ معدہ میں پھاڑنے والا درد جو نلکی نالی تک جائے۔

شکم ۔ شکم اور شکم کے نیچے والے عضو ٹھنڈا۔ اعضاء میں ٹھنڈک اور اس کے ساتھ اندرونی درد۔ پس کر گرم پانی سے سینکنے سے آرام ہوتا ہے قے کے بعد پیکر اور درد۔ نفخ اور کاٹتا ہوا درد۔ شکم پر پانی کی نیلگوں ورم قے کے بعد جس کے بعد قے ہچکی اور کمزوری ہو۔ شکم تنا ہوا اور ذکی الحس۔ ناف کے گرد بلبلے اٹھنے کا احساس۔

پاخانہ ۔ دستوں کا رنگ زرد چمکدار یا سبز پانی کا سا۔ شدید مروڑ کے ساتھ سبز اٹھنے پر پیٹ میں مروڑ کے ساتھ دست دستوں میں سبز نیلا صفراوی مادہ کا اخراج مروڑ کے ساتھ خونی دست بچوں کا سیسہ دستوں میں پچھ تازہ سرد اور پسینہ سے چپچپا ہو جاتا ہے۔ چہرے پر سردی چھا جاتی ہے اور آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں سخت قبض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیوں میں پاخانہ خارج کرنے کی طاقت ہی نہیں رہی۔ بڑھاپے کے دست۔ دست غیر منہضم غذا کے پہلے چمکدار اور زرد۔ مائل اور پھر سبز اور چپچپے۔ سبزی مائل آؤں کے صفراوی خونی آؤں کے بے حد درد اور مروڑ کے ساتھ دست جن میں دودھ کی پھٹکیاں ہوں۔

مثانہ ۔ مثانہ میں درد اور بار بار پیشاب کی حاجت مگر ... میں درد جس کی زیادتی چھینکنے سے گہری سانس لینے سے اور بیٹھنے سے ہو پیشاب سرخ۔ سفید رسوب والا مقدار میں زیادہ سفید پانی کا سا کوشش کے بعد بار بار۔

آلات تناسل مردانہ ۔ داہنا خصیہ اوپر کھنچا ہوا اگر دوں میں درد کے ساتھ

آلات تناسل زنانہ ۔ آلات تناسل میں چھالے لگنے کا سا درد رحم میں جانے پر رحم میں گرمی۔ اور داغ حیض میں خون بالکل پانی کا سا۔ چھاتیوں کے غدودوں کا پھولنا۔ اور چھاتیوں میں جالے لگنے کے سے درد۔ وضع حمل کے درد کمزور اور بے قاعدہ۔

آلات تنفس ۔ مرض کی تکلیف مریض کو بولنے کے ناقابل بنا دیتی ہے تنفس کی تکلیف ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینہ جکڑا گیا ہے جس سے سانس میں تکلیف ہوتی ہے سینہ کے بائیں جانب سوئیوں کے چبھنے کا سا درد کھانسنے سے سر میں سن کر دینے والا درد سینہ کی بائیں جانب سوئیاں چبھیں تنفس ہلکا جس میں ہچکیاں آتی ہیں۔

قلب اور نبض ۔ دل کی دھڑکن اور اس کے ساتھ درد سر نبض تیز اور گہری ہوئی۔ سخت چھوٹی اور تیز بے قاعدہ اور اس قدر کمزور کہ محسوس نہ ہو سکے۔ شدید دھڑکن اور چکر۔ درد سر اور بے چینی کے ساتھ۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ سر کو سنبھالنے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہونا یعنی حد سے زیادہ کمزوری۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شکنجہ میں کس دی گئی ہے سر کی پشت اور گردن میں اس قدر شدت کا درد کہ وہ ریڑھ کی ہڈی تک آتا ہے جس کو گرم شراب کی مالش سے آرام ہوتا ہے۔ گردن کے غدودوں کا پھولنا جن کی شکل تسبیح دانوں کی سی بن جاتی ہے پیٹھ میں اور کمر میں درد۔

ہاتھ اور پیر ۔ کھجلی کے دانے جوڑوں پر خصوصاً گھٹنوں میں اور ٹخنے پر نمودار ہوتے ہیں کشش کہ جوڑوں میں تشنج بازوؤں کے اگلے حصہ اور ہاتھوں کا ورم۔ انگوٹھا اور انگلیاں اندر کی طرف مڑ جاتی ہیں چلنے سے رانوں کا کھنچ جانا ٹانگوں میں خارج کا سا درد۔ پاؤں میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔ احساس جیسے بازو چھوٹا ہو گیا ہے بازوؤں میں سن ہونے کا احساس ٹانگوں میں سوراخ کرنے والے اور گولی کے سے درد۔ بائیں چوتڑ سے ران تک جالے لگنے کے سے درد داہنی ایڑی سے تلوے میں جالے لگنے کے سے درد۔

مخصوص خواص ۔ مرگی کے دورے میں انگوٹھے ہتھیلیوں کے اندر جھکے ہوئے۔ چہرے پر سرخی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئیں ہتھیلیاں پھیلی ہوئیں۔ ایک جگہ جمی ہوئیں منہ پر جھاگ دانت بھینچے ہوتے نبض چھوٹی سخت اور تیز تشنج غنودگی اور ہذیان کے ساتھ۔ اعضاء سرد اور جسم میں اینٹھن بے حد کمزوری بچے نہ کھڑے ہو سکیں اور نہ سر سنبھال سکیں۔ بچے دودھ پینے کے بعد فوراً ہی قے کر دیں تشنجی دوروں میں انگلیاں نیچے کی طرف مڑ جائیں۔

جلد ۔ دانے جن میں سے جلد سے خون نکل آیا کرے۔ تمام جسم پر کالے اور نیلے چٹے تمام جسم بعض وقت نیلا یا کالا پڑ جاتا ہے۔ استسقاء چلتے وقت ٹانگیں پھیل جائیں اور جلد پسینہ آئے جلد ٹھنڈی اور چپچپے پسینے سے ڈھکی ہوئی جوڑوں کے گرد خارش کے دانے ہاتھوں کی جلد خشک اور سکڑی ہوئی۔ ابھاروں میں گرمی سے خارش پیدا ہو۔ پھوڑے پھوٹے پانی بھرے آبلے جن میں لیٹنے سے خارش ہو۔

نیند۔ تھے یا بستوں کے بعد پوری نائل ہو کر سو جاتا ہے نیند کی حالت میں آنکھوں کے ڈیلوں کا ادھر ادھر پھرنا۔ نیند میں معمولی تشنج سارا دن نیند کا خمار جسمانی دردوں کی وجہ سے بے خوابی نیند میں بار بار چونکنا۔ بچہ اس قدر تھک جائے کہ دودھ نوراً سو جائے

بخار۔ شدید بخار میں بھی پیاس کا نہ لگنا پسینہ کی حالت میں بھی کپڑے کو اتار نہ سکنا بخار خصوصاً صبح کے وقت لرزہ کے ساتھ۔ ہاتھ پاؤں میں لرزہ اور بے چینی چہرہ پر سرخی اور گرمی مگر اندرونی طور پر سردی کا محسوس ہونا ہے تھوڑی سی محنت سے پسینہ۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی تمام علامات تین سے چار بجے صبح تک نمو ہے۔ شراب سے ٹھنڈے پانی سے اور بستر کی گرمی سے بڑھتی ہیں ہیں کھلی ہوا میں چلنے سے (سوائے دماغی علامات کے) اور بولنے سے اس دوا کی کم ہوتی ہیں۔ گرمی سے تمام امراض میں ناقابل برداشت کمبل پیدا ہوتی ہے۔

یہ دوا بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں اور بڑھاپے کے دستوں میں مفید ہوتی ہے۔ مریض کھلی ہوا میں اور مجمع میں بہتر محسوس کرتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ یہ اوپیم کے اثر کو زائل کرتی ہے۔ اور اس دوا کا اثر ترکاریوں کے تیزاب شلغم، ہرکز، نارنگی جامن وغیرہ کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے۔

مقابلہ کرو۔
سائی کوما، کونیم، اوینتھی کروکاٹا، نکس کروڈنم، کلکیریا کارب (دودھ کی قے)، آرسنک، اپیکاک، اوپیم

معاون۔ کلکیریا کارب۔

Adrenalin

CHEMICAL SYMBOL : $C_3 H_{16} O_3 N$
SYNONYMS : Epinephrina
Prepared front an aid extract of
suprarenal gland ur synthetically.

ایڈری نالن

(گردوں کے اوپر کے غدودوں کی تراوش)

ایڈری نالن یا ایپی نفرین گردوں سے اوپر غدود ہوتے ہیں جو جسم کی تمام حرکات کو درست رکھنے کا موجب بنتے ہیں چنانچہ تمام ہمدردی کے اعصاب کا توازن قائم رکھتے ہیں اسی لیے ایڈری نالن کا بطور دوا استعمال بھی دنیا میں مفید اور لازمی ہے۔

اگر اس دوا کا سائی لوشن یعنی محلول ایک سے ایک ہزار کی نسبت میں کسی جگہ مقامی طور پر جھلیوں میں لگا دیا جائے تو اس جگہ کے خون کو خشک کر دیتا ہے کیونکہ اس محلول میں عروق شعریہ کو سکیڑنے کی بڑی زبردست طاقت

ہے۔ اس کا فعل ہمیشہ تیز اور بے ضرر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آنکھوں یا دیگر نازک جھلیوں پر عمل جراحی کرتے وقت جراح اسے لگا دیتے ہیں تاکہ عمل جراحی میں خون ایک قطرہ بھی ضائع نہ ہو۔

دانت نکالتے وقت عموماً اسی کو کوکین کے ساتھ دانتوں کے جراح بذریعہ انجکشن دیا کرتے ہیں تاکہ دانت نکالنے کے بعد بہت کم خون نکلے۔

اس کے استعمال سے چونکہ شریانوں میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے اسی لیے یہ دوا مقوی قلب سمجھی جاتی ہے یہ نبض کی رفتار کم کر کے ڈیجی ٹیلس کی طرح دل کے فعل کو کچھ وقت کے لیے درست کرتی ہے۔

دمہ میں ایڈری نالن کا سائی لوشن یعنی محلول ایک سے ایک ہزار کی نسبت میں بذریعہ انجکشن ۵ سے ۱۵ قطرے تک دینے سے عام طور پر دمہ کے دوروں کو روک دیتی ہے مگر بار بار ایسے انجکشن دینے سے بعض وقت خطرناک بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ دل اور شریانوں کی سختی کو بڑھا کر دل کے فعل کو یک دم بند کر سکتا ہے۔

ہومیوپیتھک طریقہ استعمال میں یہ زیادہ تر گردوں کے ورم میں مفید ثابت ہوتی ہے اور اس وقت خصوصی علامات اس دوا کی یہ ہوتی ہیں۔ جلد کے رنگ کا پیتل کی طرح پیلا ہو جانا۔ کمزوری۔ لاغری۔ نبض کی حد تیزی وغیرہ جہاں اس دوا کا استعمال ۲x یا ۳x میں کیا جاتا ہے پیشاب میں خون۔

چونکہ جب اس دوا کو بذریعہ انجکشن دیا جاتا ہے تو رگوں کے سکڑ جانے سے بلڈ پریشر تیز ہو جاتا ہے اس لیے یہ دوا بلڈ پریشر کے لیے بھی مفید ہو سکتی ہے۔

Adonis Vernalis

NATURAL ORDER - Ranunculaceae
Infusion or tincture of the plant.

ایڈونس ورنالس

یہ دوا بھی کنوالیریا کی طرح مقوی قلب تصور کی جاتی ہے بائی کے دردوں یا انفلوئنزا کے بعد اگر قلب ماؤف ہو جائے تو کام آتی ہے۔

اگر عضلات قلب ماؤف ہو جائیں اور نبض میں بے قاعدگی آ جائے تو یہ دوا قلب کی حرکات کو درست کر کے نبض کو باقاعدہ بناتی ہے نیز استسقاء قلب میں مفید ہے۔ سینہ اور قلب کی استسقائی کیفیتیں۔ قوت حیات میں کمزوری قلبی کمزوری اور آہستہ و کمزور نبض کے ساتھ پیشاب مقدار میں کم۔ اور اس میں البیومن اور کاسٹس۔

علامات

سر۔ ہلکا محسوس ہو گدی سے کنپٹیوں کے گرد ہوتا ہوا آنکھوں تک درد کرے مگر اٹھنے پر۔ یکا یک سر کو چوٹ پر یا پیٹ جانے پر۔ کھوپڑی تنگ محسوس ہو۔

منہ۔ زبان میلی، زرد۔۔۔ درد کرے اور جلنی محسوس ہو منہ میں چپچپاہٹ۔

قلب اور نبض۔ درد قلب۔ دھڑکن اور دم گھٹنا جیسی دمہ اگر پڑے ہو تو قلب پر بوجھ آ جائے۔ دل کے

فعل میں بےقاعدگی نبض تیز اور بے قاعدہ۔

معدہ ۔ بھاری بوجھ۔ معدے میں کمزوری کا احساس۔ مکان سے باہر بہتر محسوس کرے۔ بھوک سے پیدا شدہ کترن کا احساس۔

مثانہ ۔ پیشاب پر تیل کی سی چکناہٹ۔ پیشاب مقدار میں کم۔ البومن۔

آلاتِ تنفس ۔ گہرا سانس لینے کی بار بار خواہش۔ سینہ پر بوجھ کا احساس۔

نیند ۔ بے چینی کی۔ خوفناک خوابوں کے ساتھ

تعلق ۔ ایڈونائیڈین (ADONIDIN) مقوی قلب ہے اور پیشاب لاتی ہے ½ سے ½ گرین روزانہ یا دو سے پانچ گرین تک۔ یہ طاقت میں اس سے شریانوں میں دباؤ (پریشر) بڑھ جاتا ہے نیز وریدوں کو درست کرتی ہے۔

مقابلہ کرو ۔ ڈیجی ٹیلس، کریٹیگس، کنوویلیریا، سٹروفینتھس۔

طاقت ۔ مدرٹنکچر کے دس قطرے۔

Aesculus Glabra

ایسکولس گلیبرا

NATURAL ORDER : Sapindaceae.
SYNONYMS : Fetid or chio Buckete
PARTS USED : The ripe nut.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا اثر بھی ایسکولس ہپ کی طرح مبرز پر زیادہ نمایاں ہوا کرتا ہے اس دوا کے اثر سے سخت سدے دار پاخانہ ہو جاتا ہے جس کو پھرتے وقت بڑی تکلیف اور درد ہوتا ہے بواسیر کے مسے جامنی رنگ کے ہوتے ہیں جن کے ساتھ کمر میں ٹانگوں میں درد ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں یہ بیرونی مسے جامنی رنگ کے بہت درد کرتے ہیں ان کے ساتھ قبض، چکر اور ٹانگوں میں کمزوری ہوتی ہے

اس دوا کی بواسیر میں سر میں بھاری پن بھی بعض وقت ہوا کرتا ہے مگر یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کبھی درد سر نہیں ہوتا بینائی دھندلی ہوتی ہے یا بالکل جاتی رہتی ہے، آنکھیں ایک جگہ جم جاتی ہیں اور بے نور معلوم ہوتی ہیں۔ آواز بھاری اور زبان ساقط معلوم ہوتی ہے۔

کی تسی حلق میں یکایک سرسراہٹ سے پیدا ہوتی ہے حلق میں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر سے سر سراہٹ ہو رہی ہو جس سے مریض کھنکھارتا ہے۔ اور خون آمیز بلغم خارج کرتا ہے۔

علامات

دماغ ۔ پریشانی چکر کے ساتھ جس کے بعد اکثر غنودگی ہوا کرتی ہے۔

سر ۔ چکر، لڑکھڑانے اور بے ہوشی کے ساتھ۔ چکر سر میں بھاری پن، اور بینائی میں دھندلا پن کے

ساتھ آواز بھاری، متلی، قے، غشی، شام کے وقت۔

آنکھ ۔ آنکھیں گرد جائیں اور بے نور ہو جائیں۔ بینائی دھندلی یا بینائی کا جاتے رہنا۔

منہ ۔ آواز بھاری اور زبان جیسے اکڑ گئی ہو۔

معدہ ۔ متلی، قے، نفخ، اینٹھن کے سے درد۔

پاخانہ اور مبرز ۔ سخت سدے دار پاخانہ قبض۔ بہت درد کرنے والے جامنی رنگ کے مسے (بواسیر کے) جن کے ساتھ کمر اور ٹانگوں میں درد ہو۔

آلاتِ تنفس ۔ حلق میں یکایک سرسراہٹ گویا کہ پر سے کی جا رہی ہو۔ جس سے کھانسی آئے اور بعد میں خون ملا بلغم نکلے۔

پیٹھ اور گردن ۔ پیٹھ میں بے حد لنگڑا پن اور کمزوری۔ ٹانگوں میں کپکپی۔

طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

ایسکولس ہپ، ایلو، کالنسونیا، اگنیشیا، نکس وامیکا۔

Aesculus Hippocastanum

ایسکولس ہپوکاسٹینم

NATURAL ORDER : Sapindaceae
SYNONYMS : Horse Chestnut.
PARTS USED : The ripe nut.

یہ دوا زیادہ تر بادی بواسیر میں، مستورات کی بیماریوں میں کمر کے درد میں کام آتی ہے۔ اس دوا کی علامتیں نیند میں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لیے اس دوا کی علامتیں جاگنے پر آسانی سے مشاہدہ کی جا سکتی ہیں مریض جب سو کر جاگتا ہے تو اس کے دماغ میں ایک قسم کا اضطراب ہوتا ہے اور وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے گرد و نواح میں کیا چیزیں ہیں اور کون کون سے آدمی ہیں لائیکو پوڈیم کی طرح یہ ان بچوں کے لیے مفید ہے جو نیند میں ڈر کر چونک پڑتے ہیں اس دوا میں غم و غصہ، حافظہ کی کمزوری، کام کرنے سے نفرت پائی جاتی ہے اور اس میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ رگوں میں ورم آ جاتا ہے۔

اس دوا کا خاصہ ہے کہ تمام جسم میں پلساٹیلا اور کالی کارب کی طرح درد ہوتا ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے ان دردوں کی نوعیت ڈنک کی سی چیرنے والی اور بجلی کے جھٹکے کی سی ہوتی ہے بعض وقت تو یہ درد بعض جسم کے اوپری حصہ (جسم کے زیادہ گہرے حصہ میں نہیں) پر ہوتا ہے اور بعض اوقات اعصاب اور رگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس دوا کا درد سر بھی قابل غور ہے جس کی مخصوص علامت یہ ہے کہ سر کے پچھلے حصہ میں مخصوص ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر درد کی وجہ سے کھل جائے گا۔

یہ دوا آنکھوں کے لیے بھی بہت مفید ہے جس کی خاص علامت یہ ہے۔ آنکھوں میں زیادہ سرخی، پانی بہنا، پتلیوں میں جلن اور آنکھوں میں دانوں کا نمودار ہونا۔

کھٹی کڑوی اور بدمزہ ڈکاریں۔ قے کرنے کی خواہش کھانے کے بعد کھانے کا حلق تک لوٹ لوٹ کر آنا سینہ میں جلن اس حالت میں اس کا مقابلہ فاسفورس اور فیرم کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کھانے کے تھوڑی دیر بعد کھائی ہوئی خوراک میں کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے اور اسی لیے اس وقت تک کھٹی ڈکاریں آیا کرتی ہیں جب تک کہ معدہ میں پہنچی ہوئی خوراک باہر نہیں نکل جاتی۔ یہ حالت فاسفورس، فیرم، آرسنک اور دوسری دواؤں میں پائی جاتی ہے چونکہ ایسکولس ہپ کھانے کے بعد متواتر اضطراب، جلن اور قے کا رجحان ہوتا رہتا ہے اس لیے یہ دوا معدے کے زخم (السر) کے لیے مفید ہو سکتی ہے (معدہ کے السر میں کھانے کے بعد اضطراب، جلن متلی اور قے ہوتی ہے) اگر ہم اس دوا کی شکم کی علامات کا بغور مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ شکم اور معدہ میں تکلیف زیادہ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے ہاضمہ کی کمزوری، قبض کا رہنا، اور مبرز کا پاخانہ کے وقت باہر نکل پڑنا، بواسیر وغیرہ اسی قسم کی تکلیفوں سے مریض پریشان رہتا ہے کھانے کے بعد آنتوں میں اور مبرز میں ایسی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے جس کو جلن درد وغیرہ کہا جا سکتا ہے نیز یہ محسوس ہوتا ہے کہ مبرز میں چھوٹے چھوٹے کانٹے یا لکڑیاں رکھ دی گئی ہیں۔ اور یہی علامت بادی بواسیر کی سمجھنا چاہیے۔

قدرتی بات یہ ہے کہ جب بادی بواسیر ہو گی تو کمر میں درد رہے گا پس اس دوا کی مخصوص علامت یہ ہے کہ مریض چلتا ہے یا اپنی جگہ سے اٹھتا ہے تو یہ درد کمر سے چوتڑوں میں آتا ہے (سلفر، پٹرولیم، اور اگرکس)۔

اکثر اوقات مستورات کے درد کمر میں جو چلتے وقت کمر سے شروع ہو کر چوتڑوں میں جاتے اور درد کی نوعیت دباؤ کی ایسی ہو۔ یا آلات تناسل میں کھنچاؤ سا معلوم ہو یا اگر سیلان الرحم میں اس قسم کا درد محسوس ہو تو یہ فائدہ بخشتی ہے۔

کسی سے ہانتہ تک کے گٹھیا کے درد میں بھی بہت مفید ہوتی ہے درد ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت جلد جلد منتقل ہوتا رہتا ہے یہ درد چاقو سے کاٹنے کی طرح کا ہوتا ہے جس کو بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے شکم میں تکن خصوصاً پیڑو میں یرقان غیر معمولی دستوں کے ساتھ جگر کے مقام میں پھوڑے کا سا درد اور پھراؤ شکم میں چھوتے پھوڑے کا سا درد قبض پاخانہ ملبا جس کے بعد کانچ کے باہر نکل آنے کا احساس ہو اس کے مریض بخونا نکھیں اور چڑچڑے ہوتے ہیں اندر سانس کھینچتے وقت ناک اور حلق ٹھنڈی ہوا سے بے حد ذکی الحس ہوتے ہیں۔ وریدوں کا بڑھ جانا۔

علامات

دماغ۔ پست ہمت، غمگین غصہ ور، تنگ مزاج (برائی اونیا، کیمو ملا، نکس وامیکا) خیالات کا یکسو نہ ہو سکنا۔ **سر۔** پیشانی میں بوجھ۔ دماغ میں شدید درد جالے لگنے کا۔ کنپٹیوں میں درد، کندھے، گردن اور گدی کا تھکنا سر کا اس قدر بھاری ہو جانا کہ اس کا بوجھ گردن نہ سنبھال سکے اور تمام قسم کے درد سر، بواسیر کی تکلیف کے ساتھ

ساتھ ہوں۔ سر کی داہنی جانب سے بائیں جانب پیشانی میں سے ہوتے ہوئے اعصابی سوئیاں گھنے کے سے درد جن کے بعد قم معدہ میں کبھی کبھی درد ہو۔ گدی پر، گردن پر، اور کندھوں پر تناہٹ کے دورے سر میں پراگندگی کا احساس چکر کے ساتھ جس کروٹ کے بل لیٹا ہو گدی کے اس جانب پھوڑے کا سا درد۔

آنکھ۔ آنکھوں میں بھاری پن آنکھوں میں حدت۔ آنکھوں کی پتلیوں میں درد بائیں آنکھ میں درد آنکھوں سے پانی بہنا ڈھیلوں میں پھوڑے کا سا درد آنکھوں کے سامنے تارے اڑیں۔ بائیں آنکھ کے گڑھے میں گہرا جلندار اور ڈنگ لگنے کا سا درد۔ جیسے ڈھیلے کے گڑھے میں ہو۔ آنکھوں کے پپوٹوں اور بائیں آنکھ کے نچلے عضلات میں پھڑکن۔

ناک۔ ناک گلے اور تالو میں خشکی اور ڈنگ مارنے کا سا درد چھینکوں کے بعد زکام نتھنوں کے پچھلے حصے میں خشکی نتھنوں کے پچھلے حصہ میں ڈنگ لگیں اور جلن ہو۔ اندر کھینچی ہوئی سانس ٹھنڈی محسوس ہو اور ناک اس کی ذکی الحس بہنے والا زکام جس میں رطوبت پتلی پانی کی ہو۔ ناک میں جلن اور چھینکیں پیشانی میں درد ہو اور اندر کھینچی ہوئی ہوا سے ذکی الحس ہو۔

چہرہ۔ منہ دھونے کے بعد چہرے پر انتہائی ورم زرد چہرے سے مصیبت کا اظہار (آرسنک) چہرہ بائیں جانب کبھی کبھی حدت اور سرخی۔

منہ۔ منہ زبان سفید یا زرد (برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا) ذائقہ میٹھا یا کڑوا (اکونائٹ، سپائیا، کاسٹکم، برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر) یا کسیلا (مرک، سلفر) زبان جلی ہوئی معلوم ہو (ایپس، برائی، پلساٹیلا، سیپیا) تھوک کی زیادتی کے ساتھ ذائقہ چکنا، یا تانبہ کا سا۔ الفاظ ٹھیک تلفظ ادا کرنے کے لیے زبان پر قابو نہ پا سکنے، منہ میں گاڑھا زرد بلغم دانتوں پر میل سے ہونے کا احساس۔

حلق۔ حلق میں جلن سوئیوں کا چبھنا یا کیڑوں کے رینگنے کا احساس۔ یہ احساس کہ گلے میں کوئی چیز رکی ہوئی ہے جس کو نگلنے کے لیے بار بار کوشش کرنا گلے میں خشکی اور کھردراپن جیسے سردی لگ جانے سے ہوتا ہو بیں تنگی کا احساس نگلنے میں وقت زخرے میں دانے اور ورم جگر کی خرابیوں کے ساتھ تار دار میٹھے ذائقے کے بلغم کا کھنکارنا۔

معدہ۔ دل کا رتپی اور قے شدت کی قے (انٹم ٹارٹ، ایپی کاک) معدے میں جلن (آرسنک البم، کینتھرس، آئرس، فاسفورس) کھانے کے بعد غذا کا حلق تک آنا۔ اور سینہ میں سوزش معدہ میں پتھر کا سا بوجھ (اکونائٹ، آرسنک، برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا) ریاح خالی ڈکاریں، شدید ابکائیاں اور قے معدے میں جلن صبح سویرے معدے میں خالی پن اور کترن کا احساس معدے کے اوپری حصہ میں تنگی کے دورے تنفس میں دقت کے ساتھ۔

شکم۔ شکم کے داہنی جانب بے حد ذکی الحس (برائی اونیا، جیلیڈونیم، چائنا، مرک)۔ سوئیاں چبھنے کے سے درد نفخ جگر اور نرم معدہ میں بے حد پریشانی (جیلیڈونیم، نکس وامیکا) مسلسل شدید درد معدے سے ہوتا ہوا جگر کے داہنی طرف تک آئے پیٹ پر ہاتھ لگانے سے درد ہو۔ بدبودار ریاح کا اخراج ناف کے مقام پر درد۔ پیڑو میں تکلیف، تلی کے مقام میں درد۔ ناف کے قریب کٹن کے ساتھ۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ داہنی گھوڑی کے قریب کٹن۔

پاخانہ اور مبرز ۔ مبرز میں خشکی اور اس امر کا احساس جیسے مقعد میں چھوٹی چھوٹی لکڑیاں بھری ہوئی ہوں۔ (نائٹرک ایسڈ) مبرز میں درد، جلن، کھجلی یعنی خارش (سلفر)، اور زخم ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی مقعد کو کند چاقو سے کاٹ رہا ہو۔ بواسیر کے مسّے نیلگوں رنگ کے جلن، بادی بواسیر کے مسّے جن میں سے شاذ و نادر ہی خون نکلتا ہو اور جن میں کمر ٹوٹنے ہونے اور چلنے سے درد کی زیادتی ہو۔ پاخانہ سخت خشک اور مشکل سے ہو پاخانہ کا رنگ سیاہی مائل مبرز میں پاخانہ آنے سے پہلے ایسا محسوس ہوتا ہو جیسے سختی آگئی ہو پاخانہ کے بعد کمر میں درد۔ اور مبرز کا باہر نکل آنا قبض، مقعد کا منہ کسی بڑے بڑے مسّے ہو جانے کی وجہ سے بند معلوم ہو پرانے دستوں کو بشرطیکہ کمر کا درد اور بواسیر کی شکایت موجود ہو یہ دوا فائدہ کرے گی۔ خونی یا بادی بواسیر جس کی زیادتی سن یاس میں ہو اور جس کے ساتھ تیز گولی لگنے کے سے درد ہوں سوتی کیڑوں سے پیدا شدہ تحریک اور ان کو نکالنے کے لیے مفید ہے مقعد میں جلن پیٹھ میں اور پیچھے جاڑے کے ساتھ۔

مثانہ ۔ بائیں گردے میں درد۔ بار بار پیشاب کرنے کی حاجت مگر پیشاب کی مقدار میں کمی (کینتھرس، کاسٹیکم) پیشاب کا رنگ سیاہی مائل۔ پیشاب جلتا ہوا۔ پیشاب میں مٹیالے یا زرد رنگ کا رسوب پیشاب میں گاڑھی آؤں کا رسوب، بار بار تھوڑے پیشاب کا ہونا، پیشاب گرم جلن دینے والا۔

آلات تناسل مردانہ ۔ پاخانہ کے وقت مذی کا اخراج۔

آلات تناسل زنانہ ۔ پرانا سیلان الرحم، رطوبت کا رنگ گہرا زرد۔ رطوبت گاڑھی، لیسدار، حیض کے بعد جاری ہونے والی اور درد کمر کے ساتھ رحم کے منہ پر ورم۔ رحم کا اندر کی طرف گرنا (یعنی رحم کا رحم ہی کے اندر گرنا) کمر میں سخت درد جو کولہوں تک آئے۔ پیڑو کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کے پیچھے مسلسل دھڑکن۔ حمل کے دوران بواسیر کی وجہ سے چلتے وقت چوتڑ اور ریڑھ کی ہڈی کا جوڑ جواب دے جائے، اور جس کی وجہ سے بیٹھ جانا پڑے اور لیٹنے سے کمی ہو۔

آلات تنفس ۔ گہری سانس لینے سے یا نگلنے سے بڑھنے والی کھانسی، سینہ میں پھوڑے کا احساس سینہ میں سکڑن محسوس ہو (فاسفورس) صبح کے وقت بلغم کی زیادتی جگر کی تکلیف سے کھانسی، دائیں پھیپھڑے میں درد سانس کی حرکت پر سینہ میں حدت کا احساس۔ چھوٹی خشک کھانسی جس کی زیادتی گہری سانس لینے سے اور نگلنے پر ہو۔

قلب ۔ دل کے مقام میں تیر لگنے کے سے درد، دل میں بھراؤ اور دھڑکن کے ساتھ دل کے مقام میں جلن اور درد دل کے مقام پر اینٹھن۔ دل کا فعل بھاری اور بھرا ہوا یعنی دل کے فعل میں زیادتی اور جس کی وجہ سے رگوں میں ہر جگہ نبض نمایاں ہو۔

پیٹھ اور گردن ۔ کمر اور چوتڑوں میں درد جو آگے کی طرف جھکنے اور چلنے سے زیادہ ہو (سمی سی فوگا) بیٹھنے کے بعد اٹھنا تقریباً ناممکن ہو چلنے سے پاؤں مڑ مڑ جائیں۔ اور پیروں کے تلوے درد کریں یا تھک جائیں یا سوج جائیں۔ کندھوں کے درمیان درد، ریڑھ کی ہڈی کمزور معلوم ہو گردن کی پشت میں تھکاوٹ اور لنگڑے پن کا احساس دائیں کندھے کی ہڈی اور سینہ میں درد جس کی زیادتی اندر سانس کھینچنے پر ہو۔

ہاتھ اور پیر ۔ فالج کا سا بازوؤں اور ٹانگوں میں درد بایاں گھٹنہ سویا ہوا۔ اور اس میں درد (یہ درد ایسا شدید ہوتا ہے کہ مریض محسوس کرتا ہے کہ فالج ہو جائے گا۔) اعضاء میں پھوڑے کا سا درد بازو اور کندھے کی ہڈی کے مقام اتصال پر پیچھے بازو کی طرف آنے والا انگلیوں کا سا درد بایاں بازو اور ہاتھ زیادہ گرم بھاری اور متورم محسوس ہو اور دایاں بازو مفلوج محسوس ہو جس کو اٹھا نہ سکے ٹانگیں اور پیٹ کمزور جس کی وجہ سے چل نہ سکے اور لیٹنا پڑے۔ جوڑوں میں اکڑاؤ اور درد۔

مخصوص خواص ۔ بازو، ٹانگوں اور ریڑھ کی ہڈی میں فالج کا احساس، کمزور تھکا ہوا اپنے آپ کو محسوس کرے (الیومنا، چائنا، سلفر) انگڑائی اور جمائی لینے کی رغبت مختلف اعضاء میں بھراؤ۔ ایسا محسوس ہو کہ ان میں بہت خون آگیا ہے۔ بلغمی جھلیاں خشک، متورم سوزش زدہ جلتی ہوئی محسوس ہوں۔

بخار ۔ جاڑا چار بجے شام کو۔ زیادہ تر پیٹھ پر محسوس ہو۔ بخار سات بجے شام سے بارہ بجے رات تک بخار کی حالت میں پیاس نہیں ہوتی، اگر درد سر ایسا محسوس ہو کر سر پھٹ جائے گا پسینہ زیادہ اور گرم۔ شام کا بخار، جلد گرم اور خشک۔

نیند ۔ جمائیوں اور انگڑائیوں کی خواہش، غنودگی۔ مریض سو جائے اور جاگنے پر تو جانے کہ وہ کہاں ہے معدہ میں جلندار درد کی وجہ سے جاگے۔ صبح جاگنے پر تھکا ہوا محسوس کرے اور تمام جسم میں درد ہو۔

جلد ۔ چیونٹیاں رینگنے کا احساس کھوپڑی، ناک اور تالو پر۔ خارش مخصوصاً کمر کے گرد۔

کمی اور زیادتی ۔ اس دوا میں تکالیف ٹھنڈی ہوا میں۔ ٹھنڈے موسم میں چلنے سے، اپنی جگہ سے اٹھنے سے، پاخانہ آنے کے بعد، کھانے کے بعد، نیند سے جاگنے کے بعد نہانے کے بعد بڑھتی ہیں۔ اور لیٹنے سے۔ آرام کرنے سے اور تازی کھلی ہوا میں پھرنے سے کم ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں بواسیر میں کمی ہوتی ہے اور سردی میں بڑھ جاتی ہے۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳ تک۔

تعلق ۔ ایسکولس گلیبرا، ایلو، کالنسونیا، مرک، نکس وامیکا، پوڈوفائلم، اور سلفر۔
نکس وامیکا بواسیر میں۔ ایسکولس ہیپوکاسٹینم کے اثر کو زائل کرتا ہے۔
نکس وامیکا، کالنسونیا اور سلفر کے بعد استعمال ہو سکتا ہے۔

مقابلہ کرو: ۔

کالی بائکرام (گلے کی تکلیف)۔ فائی ٹولاکا (حلق کی تکلیف میں)۔

Aphis Chenopodi Glauci ایفس چینو پوڈیائی گلوسائی

NATURAL ORDER : Insceta.

ایفس میں مندرجہ ذیل علامتیں پائی جاتی ہیں۔

زکام جس میں نتھنوں کے کنارے خصوصاً نتھنوں کی درمیانی دیوار میں (جو نتھنوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے) جلن ہوتی ہے۔ اور یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ گویا تمام دانت کا درد۔ یہ درد بستر میں بڑھتا ہے اور صرف اس وقت دانت کے درد کو آرام ملتا ہے جب مریض کو گرم گرم پسینہ بہت زور سے نکلتا ہے (دیگر علامات میں ہر ایک تکلیف کو پسینہ سے آرام ملتا ہے) شکم میں کاٹنے والا درد۔ تیز ریاح کا گڑگڑانا۔

مبرز اور مثانہ میں، پاخانہ اور پیشاب کی بے سود حاجت۔ صبح کے وقت اٹھتے ہی ابلی ہوئی جوار کی طرح کئی پاخانے ان پاخانوں کے ساتھ پیٹ میں درد اور مبرز میں جلن ہوتی ہے پاخانہ کے ساتھ ریاح کا اخراج۔ پاخانہ میں کبھی کبھی مٹی کا سا مواد ہوتا ہے۔ اور کبھی خون کے دھبے بھی۔

علامات

سر۔ شام کے وقت سر میں پراگندگی جیسے کہ نزلہ کے ساتھ ہو اور اس کے ساتھ چہرہ پر گرمی اور پیشانی پر پراگندگی میں کھنچاؤ اور کساؤ ہوتا ہے یہ درد سر حرکت سے بڑھتا ہے نیز حرکت سے چکر آتا ہے۔

آنکھ۔ کئی راتوں تک پپوٹوں میں جلانے والی گرمی۔

کان۔ نتھنوں کی جلد میں پھیلنے والا درد۔ شدید چھینکیں بعض وقت چھینکوں کے ساتھ جبڑے میں درد ہوتا ہے۔ زکام جس میں نتھنوں میں خصوصاً نتھنوں کی دیوار میں جلن اور تیزی ہوتی ہے پتلا زکام۔

چہرہ۔ چہرے کا رنگ پیلا یا زردی مائل۔ چہرہ پر شام کے وقت یا رات کو گرمی سر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زکام ہو گیا ہے۔ کبھی کبھی صبح ہونٹوں پر خشکی۔

دانت۔ پہلے دانت کو درد کھوکھلے دانت میں شروع ہوتا ہے پھر درد سارے داہنی طرف کے دانتوں میں پھیل جاتا ہے اس درد کی نوعیت پھاڑنے والی اور گولی لگنے کی سی ہوتی ہے۔ یہ درد داہنے کان اور کنپٹی میں بھی پہنچ جاتا ہے یہ درد عام طور پر رات کو بستر میں ہوتا ہے گرم گرم پسینہ کے آجانے سے اس درد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت دانتوں میں پھاڑنے والا درد۔ اور صبح کو پھاڑنے اور گولی لگنے کا سا درد ہوتا ہے جو چہرے کے اوپر والے حصہ تک پہنچتا ہے۔

منہ اور حلق۔ زبان کی نوک پر درد کرنے والے تر دانے۔ منہ میں خشکی۔ بعض وقت بلغم کا کھنا اور تھوک کی زیادتی۔ منہ میں حلق میں بلغم کا اجتماع جس سے منہ کا ذائقہ برا اور ہر وقت کھنکھارنے اور بلغم تھوکنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے حلق میں اندر سانس لینے سے جلن اور تیزی۔ نیز سرخی اور ورم حلق میں جلن اور جیسے کسی تیزابی چیز سے ہو۔

معدہ۔ گوشت اور روٹی سے نفرت۔ پیاس کی زیادتی بعض اوقات رات کو بوجہ حلق کی خشکی کے پیاس بڑھ جاتی ہے خالی یا غذا کے مزہ کی ابکائیاں۔

شکم۔ شکم میں کبھی رات بھر اور کبھی دن کو درد اس کے ساتھ بار بار پاخانہ اور پیشاب ہونے کی حاجت ریاح کا اخراج شکم میں ریاح کا گڑگڑانا جس سے ریاح کثرت سے خارج ہوتے ہیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ جانے کی بے حد حاجت اور مبرز پر بوجھ کے ساتھ مبرز میں جلن کے ساتھ پتلے پاخانہ ریاح نکلنے کے بعد پھر پاخانہ کی حاجت پیٹ میں درد کے ساتھ کبھی کبھی پاخانہ کے قبل اور بعد ریاح کا اخراج صبح کے وقت پانی کے سے پتلے آؤں کے دست جس میں خون کے دھبے ہوتے ہیں اس پاخانہ کے ساتھ پیٹ میں درد ہوتا ہے مبرز میں پھاڑنے والا درد۔

مثانہ۔ کبھی کبھی مثانہ میں پھاڑنے والا درد اور خصوصاً پاخانہ کی بے سود حاجت کے ساتھ پیشاب کی نالی میں سرسراہٹ (جیسے کسی تیزابی چیز سے ہو) جس کی وجہ سے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے عضو مخصوص میں شہوت کی سی تحریک جھاگ دار اور گہرے زرد رنگ کا زیادہ پیشاب جس کی کبھی کبھی پیشاب کی نالی میں تیزی محسوس ہوتی ہے شام کے وقت پیشاب جھاگ دار مٹیالے رنگ کا جس کے نیچے رات بھر رکھنے سے زرد رسوب جمع ہو جاتا ہے پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں خصوصاً پیشاب کی نالی کے منہ پر جلن۔

آلات تنفس۔ حلق اور حنجرے میں جلن۔ جیسے تیزاب لگا یا گیا ہو کھلی مرطوب اور ٹھنڈی ہوا سے حنجرہ میں جلن اور خراش جس سے کھانسی آتی ہے اور کھانسی میں بلغم نکلتا ہے۔ آواز میں بھاری پن، جو کھنکھارنے سے دور ہو جاتا ہے۔ خشک کھانسی گلے میں خراش سے ہوتی ہے۔

گردن اور پیٹھ۔ بائیں کندھے کی ہڈی میں درد۔

اعضاء۔ اعضاء میں چوٹ کا سا درد جس کے ساتھ بازو کے اوپر والے حصہ میں۔ اور کندھوں میں پھاڑنے والا درد (بائی کا درد) ہوتا ہے یا گھٹنوں سے پاؤں تک خصوصاً پنڈلیوں کی ہڈی اور تلوؤں میں۔ رات کو دانت کے درد کے بعد گھٹنوں سے اوپر رانوں میں کھنچاؤ رگوں میں چیرا لگنے کے سے درد۔

نیند۔ زیادہ درد نہ ہونے پر بھی رات کو بے خوابی۔ شہوت کے خواب اور احتلام۔

بخار۔ تمام جسم میں خصوصاً پیٹھ میں لرزہ۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں میں سوزش اور صبح کے وقت ہتھیلیوں میں پسینہ۔ شام کے وقت نبض میں تیزی اور پتلا زکام یا صبح کے وقت نبض تیز اور باریک۔ سانس گرم۔ ہونٹ خشک۔ صبح کے وقت چہرے پر پسینہ صبح کے وقت یا رات کو بستر میں گرم پسینہ یا تمام جسم پر گرم پسینہ۔

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اتھوسا (صبح اٹھنے پر پاخانہ کی حاجت پیٹ میں پاخانہ کے پہلے درد)۔

نیٹرم سلف (صبح اٹھنے پر پاخانہ اور ریاح کا اخراج)۔

نکس وامیکا (پیشاب اور پاخانہ کی بار بار بے سود حاجت)۔
سلیسیم (پیٹھ کے اوپر اور نیچے جاڑا)

Equisetum Hyemale

ایکوسیٹم

NATURAL ORDER : Equicetaceae.
SYNONYMS : Scouring Rush.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ایکوسیٹم کا اثر زیادہ تر آلات بول پر مشاہدہ کیا جاتا ہے گردوں میں (خصوصاً داہنا) مثانہ میں اور پیشاب کی نالیوں میں درد۔ پیشاب کی مسلسل خواہش۔ گو پیشاب صاف ہلکے رنگ کا زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے تاہم اس سے کوئی آرام نہیں محسوس ہوتا بلکہ بعض وقت تکلیف بڑھ جاتی ہے پیشاب کرتے وقت درد، خصوصاً حاملہ عورتوں کو وضع حمل کے بعد رات کو سوتے میں پیشاب نکل جانا رات کے وقت پیشاب نکلتا ہے تو مریض خلقت کے ہجوم کا خواب دیکھا کرتا ہے اس دوا کے درد شدید یا ہلکے ہوا کرتے ہیں جو اکثر پیشاب کے بعد نہیں ہوتے۔

ڈاکٹر فرنگٹن لکھتے ہیں کہ ہولائی نیریا میں بھی سوتے میں پیشاب نکل جاتا ہے مگر اس میں پیشاب کی بار بار درد کے ساتھ خواہش ہوتی ہے اور مریض کو رات کے وقت اٹھنا پڑتا ہے۔"

فالج کے ایک مریض کا ایکوسیٹم سے پیشاب اور پاخانہ اپنی حالت پر آگیا۔

کہا جاتا ہے کہ ایکوسیٹم سے رحم کے خناق کو صحت حاصل ہوتی ہے۔

یہ دوا بوڑھے آدمیوں اور پاگلوں کے پیشاب کے قطرہ قطرہ آنے میں اور پیشاب کی زیادتی میں مفید ہوتی ہے نیز پیشاب میں خون آنا۔ سوزاک اور قرحہ کے واسطے بھی مفید پائی گئی ہے ریڑھ کی ہڈی اور چوتڑوں کی ہڈی کے مقام اتصال پر درد۔

علامات

دماغ۔ چڑچڑا، اور جلد تھک جانے والا۔

سر۔ شدید درد سر چہرہ پر گرمی بغیر سرخی کے اور اس کے ساتھ درد سر پیشانی میں سکڑن کا احساس۔
کھوپڑی کے اس امر کا احساس کہ کسا ہوا صافہ یا پٹی بندھی ہے۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ کے بیرونی زاویہ میں شدید درد۔

کان۔ آواز کی پراگندگی۔ بائیں کان کے پچھلی ہڈی کے ابھار میں عارضی درد اور اکڑن کا احساس۔

چہرہ۔ چہرے کا تمتمانا گرمی کا احساس، گرمی اور جلن کا احساس۔ گرمی اور جلن بغیر سرخی کے۔

حلق۔ تیز چبھنے والا درد۔

معدہ۔ بھوک کی زیادتی۔

شکم۔ ناف پیٹ کے نیچے کے دونوں حصوں میں بھاری پن اور ہلکا درد۔ نچلے حصہ شکم میں درد اور بدبودار ریاح کا اخراج۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کے وقت اور بعد مقعد میں ٹیس پاخانہ کے ساتھ ساتھ ریاح کی زیادتی پاخانہ کے بعد اس امر کا احساس کہ پاخانہ ابھی اور ہوگا۔

مثانہ۔ داہنے گردے میں ہلکا درد۔ پیشاب کی یکایک حاجت کے ساتھ مثانہ میں درد مانند ایسا محسوس ہو کر بھرا ہوا ہے اس درد کو پیشاب کرنے کے بعد آرام نہ ہو۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں بے حد سوزش (ایپس، کنابس سٹائیوا، کینتھرس)، پیشاب کی نالی میں تیز کاٹنے والا درد اور رات کو بار بار پیشاب ہونا پیشاب کی مسلسل حاجت (اکونائٹ) پیشاب کی مسلسل خواہش مگر پیشاب کم ہو۔ پیشاب گہرے رنگ کا اور کم مقدار میں (اکونائٹ، ایپس)، پیشاب میں مواد کے رسوب کچھ دیر پیشاب رکھ دینے سے پیشاب میں مواد کی زیادتی دکھائی دے۔ بار بار پیشاب کی حاجت اور پیشاب کر چکنے پر شدید درد۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ ہونا۔ پیشاب کرتے وقت شدید کاٹنے والا درد۔ پیشاب کی نالی کے مخرج سے ذرا پیچھے پیشاب کی نالی میں چبھن پیشاب کی نالی میں کاٹنے والی کھجلی جو کھجلانے سے بڑھ جائے۔

بچوں کا رات کے وقت پیشاب نکل جانا۔ بوڑھی عورتوں کو پیشاب زیادہ ہونا یا خود بخود پاخانہ نکل جانا حمل کے دوران اور وضع حمل کے بعد پیشاب کا رک جانا اور پیشاب کا خود بخود نکل جانا۔ داہنے گردے میں سخت درد۔ جو نچلے حصہ شکم تک پیشاب کی فوری حاجت کے ساتھ پھیلتا جائے پیشاب کی نالی کے مخرج میں چبھن اور پیشاب کی نالی کے ساتھ پیشاب کی فوری حاجت۔ پیشاب مقدار میں زیادہ پیشاب کی نالی میں جلن اور عضو مخصوص میں تیز درد کے ساتھ مثانہ کے مقام میں درد اور ذکی الحسی خصیتوں میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ جو اوپر منی کی نالیوں میں جائے۔

آلات تناسل مردانہ۔ بعد دوپہر شدید استادگی خصیوں میں اور منی کی نالیوں میں درد زیادہ تر بائیں میں۔

پیٹھ اور گردن۔ کمر میں درد خصوصاً بیٹھے ہوئے چت لیٹنے اور چلنے سے آرام ہو۔ کمر کے داہنی طرف بوجھ کا احساس ریڑھ کی ہڈی اور چوتڑ کی گریوں کے مقام اتصال پر شدید بائی کا درد جو بائیں چوتڑ کے جوڑ سے ہوتا ہوا بائیں ٹانگ سے باہر کی طرف گھٹنے سے تین انچ اوپر تک جائے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ کندھوں کے اوپر کے حصوں، تیز شانے کی کریوں میں درد جو ذرا سی حرکت سے بڑھ جائے داہنے چوتڑ کے جوڑ میں اور گھٹنے کے جوڑ میں درد۔ ذرا سی محنت سے گھٹنوں میں کمزوری صبح سویرے جاگنے پر بائیں گھٹنے کے اندر کی طرف درد جس کو چلنے سے آرام ہو۔ بائیں کندھے میں درد تمام جسم میں لرزہ اور سر میں حرارت کے ساتھ۔

نیند ۔ غنودگی ہونے بھاری تھکا دینے والے ہجوم کی ہچکیوں کے، اور مختلف چیزوں کے خوابوں سے نیند کا اچاٹ ہونا۔

بخار ۔ جاڑا کمر کے نیچے سے شروع ہو کر اوپر کو جائے۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۶ تک۔

کمی اور زیادتی ۔ دبانے سے۔ چھونے سے، حرکت سے، بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہے کھانے سے کمر کے درد میں لیٹنے سے درد کم ہیں۔ اور چلنے سے درد کمر اور گھٹنوں کے درد کو آرام ملتا ہے اس دوا کا اثر داہنے حصہ جسم پر زیادہ نمایاں ہوتا ہے تکالیف بعد دوپہر لیٹ جانے سے کم ہوتی ہیں۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

ایپس کینتھرس فیرم فاس، چساٹیلا، کناپس، سٹائیو اور کینتھرس اس دوا سے بہت ملتا جلتا ہے بگز پیشاب میں خون، مروڑ پھیلن زیادہ ہوتی ہے گو مرادِ پیشاب میں بیپ اکوسیٹم میں زیادہ ہوتی ہے)

Elaterium

ایلیٹیریم

NATURAL ORDER : Cucurbitaceae.
SYNONYMS : Squirting Cucumber.
PARTS USED : Juice of the fruit.
TRITURATION : 1x and higher.

ڈاکٹر چیمبرز لکھتے ہیں کہ، اگر اس کو کھا لیا جائے تو جو جھلی سب سے پہلے اس کے عرق کو جذب کرے گی اس میں سے بے حد پانی کی سی رطوبت نکلنی شروع ہو جائے گی اگر اس کے اجزات کو کچھ دیر تک سونگھا جائے تو یہ ناک سے رطوبت بہانا اور چھینک لانا شروع کر دے گی اگر یہ غذا کی نالی میں کسی طرح پہنچ جائے تو معدہ کی جمع شدہ تمام غیر منہضم اشیاء کو بذریعہ قے باہر نکال دے گی اور اگر معدہ تک پہنچ جائے تو میعنہ کے سے دست پچکاری کی طرح نکلنے والے لاہ شروع کر دے گی۔

اس دوا کی خصوصی علامات یہ ہیں۔ پانی کے سے پتلے دست زیادتی کے ساتھ پچکاری کی طرح سے آتے ہیں ہیری کا بیری (استسقاء کی سی حالت) میں اس دوا سے ڈاکٹر کو پر کے مشاہدہ کے بموجب درست کی جا سکتی ہے زیتون کی سی ہلکی سبز رطوبتیں اور چھینے دار دست، ہیضہ، چھوٹے بچوں کے دست، تر نائیدہ بچوں کا یرقان دستوں کے ساتھ استسقاء۔

جمائیاں لینا اس دوا میں خصوصاً پایا جاتا ہے اور جب بخار میں جاڑے سے پہلے یا ہیضہ کی سردی کے پہلے جمائیاں آتی ہوں تو یہ دوا نہایت مفید ہوا کرتی ہے جمائیاں بخار سے پہلے جاڑے کی حالت میں برابر آتی رہتی ہیں۔ ایلیٹیریم پھوڑوں کو پھوڑنے میں مدد دیتا ہے مرطوب موسم سے پیدا شدہ برے نتائج اس امر کا احساس کہ بائیں آنکھ میں کوئی کانٹا پھر رہا ہے، جیسے نتھنوں کی نالیوں کا پچھلا حصہ اور غذا کی نالی کا اوپری حصہ بڑھ گئے ہیں رکے ہونے نوبتی بخار سے پیدا شدہ دماغی خرابیاں یا پتی اچھلنا۔

سردی کی تکالیف خصوصاً جب کہ ان کے ساتھ اس کے مخصوص پانی کے سے پتلے اور یکدم پچکاری کی طرح سے چلنے والے دست موجود ہوں۔ استسقاء کی بعض کیفیتوں میں بھی یہ دوا بہت مفید ہے۔ رات کے وقت گھر سے باہر نکل کر گھومنے کی بے حد خواہش۔

علامات

دماغ ۔ پست حوصلہ، گھر سے رات کے وقت باہر نکل کر گھومنے کی نہ رکنے والی خواہش۔

سر ۔ اس امر کا احساس کہ نتھنوں کی نالیوں کا پچھلا حصہ اور غذا کی نالی کا اوپر والا بڑھ گیا ہے۔

معدہ ۔ متلی۔ پانی کی سی رطوبت یا سبز صفراوی رطوبت کی قے بہت کمزوری کے ساتھ۔

شکم ۔ آنتوں میں کاٹنے والا اور مروڑنے والا درد۔

پاخانہ اور مبرز ۔ زیادہ مقدار میں پتلے دست، آنتوں سے جھینے دار پچکاری کی طرح دستوں کا آنا پچکاری کی طرح آنے والے دست۔ ہلکے زیتون کی طرح سبزی مائل دست۔ بواسیر کے مسوں سے خون دستوں کے ساتھ شکم میں کٹن۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ انگلیوں، انگوٹھوں، گھٹنوں اور ٹخنوں میں تیز درد، پیر کے انگوٹھوں میں گٹھیا کے درد۔ کولہے کے جوڑ میں درد، دستوں کے ساتھ گٹھیا سے پیدا شدہ گانٹھیں۔

بائیں ٹنگڑی کے عصب کے ساتھ ساتھ گولی لگنے کے سے درد جو نیچے کی طرف جائیں۔

نیند ۔ غیر مسلسل اور جلد جلد اچاٹ ہو جانے والی نیند۔

بخار ۔ جاڑے کی حالت میں مسلسل جمائیاں اور انگڑائیاں۔ اعضاء میں درد بجالت رکا بخار سر میں شدید چیرنے والا درد۔ آنتوں میں درد۔ انگلیوں کے سروں تک پہنچنے والا درد۔ پسینہ سے تمام تکلیفوں میں کمی اگر نوبتی بخار کا دبا ہوا ہو تو پتی اچھلے، اپڑ پڑ کی آواز والے دستوں کے ساتھ جاڑا اور بخار ہو۔

جلد ۔ جلد میں ٹیس اور ڈنگ لگیں جلد میں استسقائی پھلاوٹ نوبتی بخاروں کے دب جانے سے پتی کا اچھلنا، جلد کا رنگ سنگترے کا سا۔

کمی اور زیادتی ۔ مرطوب موسم یا مرطوب جگہ سے تکالیف میں زیادتی۔

طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک۔ استسقاء کی حالتوں میں اگر پاخانہ لانا ہو تو ایلیٹیریم ایک ۱/۲ گرین تک دینی چاہیے یہ محض عارضی طور پر تکالیف کو کم کرتی ہے۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

برائی اونیا، کالوسنتھ (عرق النساء)

ورٹیٹرم (اعصابی درد)

کوپیکیم، کروٹن ٹگ، ورٹیٹرم (ہیضہ کی تکلیفیں)۔

سکیل (زیتون کے سے سبزی مائل دست) کینتھرس (مروڑ کے ساتھ دست، اور پیشاب میں جلن۔

ایپس، ایپر، اگنیشیا، رسٹاکس (تو بتی بخار میں تپ اچھلنا۔)

Allium Sativa

ایلم سٹائیوا

NATURAL ORDER : Liliaceae.
SYNONYMS : Garlic; Lahsun.
PARTS USED : Matore bulb.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(لہسن)

یہ دوا ان لوگوں کے لیے زیادہ موافق آتی ہے جو کھانے پینے کے زیادہ شائق، جسم کے توانا اور پٹھوں کے مضبوط ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے آدمی بے حد موٹے بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ دوا ان لوگوں کے لیے زیادہ تر مفید ہے جو کھاتے تو بہت ہیں مگر پانی تھوڑا پیتے ہیں دماغی طور پر وہ متفکر اور بے صبر ہوتے ہیں۔ ان کو اس امر کا شبہ رہتا ہے کہ وہ علاج سے مستفیض نہ ہو سکیں گے۔ اس لیے کچھ تو ویسے بھی وہ دوا کو برداشت نہیں کر سکتے اور کچھ ان کو زہر کا شبہ ہوا کرتا ہے ڈاکٹر ٹشٹ کا مشاہدہ ہے کہ یہ دوا موٹے مریضوں کو جن کو بدہضمی کی پرانی شکایت ہو اور ذرا سی کھانے کی بد پرہیزی سے ان کو بدہضمی ہو جاتی ہو یا ہوا کی نالیوں کی مزمن نزلاوی تکالیف میں یا دورے والا دمہ ہو مفید ہے انہوں نے اس دوا سے پرانا سانس پھولنے کا عارضہ، جوڑوں کے بائی کے درد۔ اور بچہ کے دودھ چھڑانے کے بعد پستانوں کے ورم کو رفع کیا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو بھی اس دوا سے فائدہ پہنچایا ہے۔

ایلم سٹائیوا کے درد زیادہ تر اندر سے باہر کی طرف دبانے والے یعنی ابھار پیدا کرنے والے ہوتے ہیں ان دردوں کی نوعیت ڈنگ مارنے کی سی۔ یا ڈنگ مارنے یا جلن کی سی۔ یا ڈنگ مارنا فالج کی سی کمزوری لیے ہوئے یا چیرنے اور اینٹھن پیدا کرنے کی سی ہوتی ہے بعض اوقات یہ درد آہستہ آہستہ بڑھ کر حدت کے برابر پہنچ جاتے ہیں (سلفر، سٹانم)

اگرچہ یہ دوا ایلم سیپا سے ملتی جلتی ہے تاہم ایک دوسرے کے متضاد ہیں اور ان ادویہ کو ایک دوسرے کے قبل یا بعد نہ استعمال کرنا چاہیے۔

حیض میں یا معدہ کی تکالیف کے ساتھ درد سر ہوا کرتا ہے سر اتنا بھاری ہوتا ہے کہ آنکھیں نہیں کھلتیں حیض کے شروع ہونے پر یہ درد کم ہو جاتا ہے مگر حیض کے بند ہونے کے فوراً بعد پھر شروع ہو جاتا ہے۔

ہر شب کو پڑھتے کے وقت آنکھوں میں نزلاوی ورم ہو جاتا ہے زکام تو خشک، پتلا اور رستا ہوا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ناک کی جڑ کے اوپر دبانے والا درد ہوتا ہے منہ میں زخم اور مسوڑھوں میں گوشت خوردہ (اسکروی) ایک قسم کا زہر جس سے مسوڑھوں پر یا تو زخم ہو جاتے ہیں یا خون رستا رہتا ہے یہ تکلیف عام طور پر کھانے کی بد اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے)۔

اس دوا میں زبان پر بال کا احساس ہوتا ہے جو پڑھتے وقت زیادہ ہوتا ہے میٹھے ذائقہ کے تھوک کی زیادتی معدے کا ذرا سی خوراک کی بد اعتدالی سے خراب ہو جانا۔ معدہ کے اوپر اور بڑی آنت میں درد جس کو دبانے اور جھک کر بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے۔

حیض میں خون زیادہ آتا ہے۔ اور بحالت حیض شرمگاہ اور رانوں میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے پستان متورم ہو جاتے ہیں اور ان میں ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے۔

آلات تنفس میں بھی بعض علامتیں بڑے کام کی ہیں ہوا کی نالیوں کا نزلاوی ورم جس میں بلغم خون کی طرح لیسدار ہو اور نکالنے میں بڑی دقت ہو کیپسیکم کی طرح کھانسی میں سانس بدبودار ہو جاتی ہے تمباکو پینے سے کھانسی۔

ران اور چوتڑ کے عضلات میں درد جس کی زیادتی ذرا سی حرکت سے ہو۔ حالانکہ مریض ٹانگ کو ہاتھوں سے اٹھا سکتا ہے جلد ذکی الحس اور خشک ہوتی اور اس پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں۔

چوتڑوں میں پھاڑنے کا سا درد، کمر میں اور بڑی آنت کے پچھلے حصہ میں درد، پھیپھڑوں کا دق۔

نکلنے والے دانے جن میں خارش اور جلن ہو متورم جگہ پر سرخ یا سفید چھوٹے چھوٹے دانے گنہاپن ہاتھوں کی جلد خشک ہو جاتی ہے جوڑوں کی جلد کھنچی ہوئی ہوتی ہے ہر قدم اٹھانے پر آنتوں میں پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں پھیپھڑوں کی دق پھیپھڑوں سے خون آنا دق کی حالت میں کھانسی اور بلغم کم ہو جاتا ہے، بخار نارمل وزن بڑھ جاتا ہے اور نیند باقاعدہ ہو جاتی ہے۔

علامات

دماغ۔ تنگی۔ نیند کی حالت میں رونا۔ اس امر کا اندیشہ کہ صحت یاب نہ ہو گا دوا برداشت نہ کر سکے۔ زہر دیے جانے کا خوف بے صبر بھاگن چاہے۔ بے حد ذکی الحس۔

سر۔ کسی چیز کو زیادہ دیر تک غور سے دیکھنے سے چکر اپنی جگہ سے اٹھنے پر تھوڑی دیر کے لیے چکر، پیشانی میں بھاری پن لیے ہوئے درد۔ درد سر حیض کے پہلے شروع ہوتا ہے حیض کے آنے پر بند ہو جاتا ہے اور حیض کے بند ہونے پر پھر شروع ہو جاتا ہے

بدہضمی کے مریضوں کا درد سر کنپٹیوں میں تپکن نزلہ سے بہرہ پن۔

آنکھ۔ رات کے وقت نزلاوی آشوب چشم آنکھوں سے جلتا ہوا اور تیز پانی نکلتا ہے پپوٹوں میں چکوں پڑھتے وقت آنکھیں متورم ہو جاتی ہیں اور ان سے پانی بہتا ہے۔

کان۔ نزلہ سے بہرہ پن۔ کان میں سخت اور پپڑی دار میل۔

ناک۔ زکام خشک اور ناک کی جڑ میں دبانے والا درد۔ چہرے اور ناک کے نتھنے کے مقام اتصال پر درد۔ رات کے وقت نکسیر۔

چہرہ۔ ہونٹوں پر خشکی چہرے کے ایک جانب جھالے لگنے کا سا درد۔

منہ ۔ نیچے کے دانتوں میں سرسراہٹ کا احساس نیچے کے مسوڑھوں میں ورم صبح اور رات کو زبان پر بال کا احساس جو جلد جاگنے پر شروع ہو جاتا ہے کھانے کے بعد رات کو، قبل دوپہر تھوک زیادہ پیدا ہو۔ منہ کی علامات پڑھنے سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔

حلق ۔ حلق میں کسی ٹھنڈی سی چیز کا اوپر آتے ہوئے محسوس ہونا۔ حلق میں تیز اور گرم بخارات کا اٹھتے ہوئے محسوس ہونا صبح کے وقت بلغم کا اکٹھا ہونا اور اس کے ساتھ سر کا بھاری پن۔ حلق میں خشکی گرمی اور حنجرے میں زخم کا سا درد۔

معدہ ۔ بھوک بہت زیادہ بغیر بھوک کے بھی کھانے کی خواہش گھی، مکھن کی خواہش پیاس جو بعض وقت نیند رہ کے کھانے کے بعد متلی اور ڈکار، ڈکاروں کی وجہ سے تھوک کی زیادتی خوراک کی ذرا سی بداحتیاطی بدہضمی پیدا کر دیتی ہے سینہ کی تکالیف کھانے کے بعد بڑھتی ہیں۔

معدہ کی سوزش کو اگر ہاتھ نہ لگایا جائے تو درد نہیں ہوتا مگر ذرا چھونے سے درد بڑھ جاتا ہے گرانی معدہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معدہ میں پتھر رکھا ہے بالائے ناف درد جس کو گھٹنے پیٹ سے لگا کر بیٹھنے سے آرام ملتا ہے مگر چلنے سے یہ درد ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔

شکم ۔ ریاحی درد۔ ناف کے ارد گرد اینٹھن، بدبودار ریاح کا رک رک کر خارج ہونا۔ قدم قدم پر آنتوں کے پھٹ جانے کا احساس مگر پیٹ جانے سے آرام ملتا ہے کھانے کے بعد فوراً پیٹ نیا بوجھ لیکن اس گرانی سے پیشاب یا پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی شکم میں ہر چیز نیچے کی طرف کھنچتی محسوس ہو۔

پاخانہ اور مبرز ۔ ریاح کا اخراج۔ پاخانہ پہلے سخت ہوتا ہے پھر پانی کا سا اور اس کے بعد گرم از خود پاخانہ رات کے تین بجے دست یا ایسے دستوں کے قبل، دوران اور بعد کو پیٹ میں اور چوتڑوں میں کاٹنے کا سا درد پاخانہ کے بعد فوراً دست قبض اور قبض کی حالت میں متواتر آنتوں میں ہلکا درد۔ بواسیر کا پنج کا نکلنا کپڑے مسلسل درد کے ساتھ آنتوں میں قبض۔

مثانہ ۔ پیشاب زیادہ مقدار میں، سفیدی مائل پیشاب کی زیادتی اگر ایسے پیشاب میں ذرا سا نائٹرک ایسڈ ڈال دیا جائے تو اس کا رنگ میلا ہو جاتا ہے ذیابیطس، پیشاب میں مٹیالے رنگ کا رسوب نیچے بیٹھتا ہے پیشاب کی کمی۔

آلات تناسل زنانہ ۔ حیض قبل از وقت حیض کے ساتھ چکر اور درد سر خون کے اجزاء سے کم ہو جاتا ہے شرمگاہ کے درمیانی لب پر زخم پیدا کرنے والے چھوٹے چھوٹے دانے دوران حیض شرمگاہ پر گوشت کو کھا جانے والے دانے دوران حیض رانوں کی اندرونی جلد پر جلن اور تیزی شرمگاہ کے منہ پر لال رنگ دھبے اور خارش۔ خون کا رک جانا داہنے پستان میں سوئیاں چبھنے کا سا ہلکا درد۔ بچہ کے دودھ چھڑانے کے بعد پستانوں پر ورم۔ سر پستان کے گرد اور پستانوں پر لال چٹے۔

آلات تنفس ۔ ہوا کی نالیوں میں بلغم کا متواتر گڑگڑانا صبح سویرے بستر سے اٹھنے اور خوابگاہ سے باہر آنے پر کھانسی جس میں لیسدار بلغم بمشکل نکلتا ہے ٹھنڈی ہوا ناقابل برداشت۔ ہوا کی نالیوں کا ڈھیلا پڑ جانا اور اسی لیے بدبودار بلغم کا اخراج سینہ میں تیر کے سے درد سینہ کے سامنے والی ہڈی کو دبانے پر سانس میں تکلیف

دمہ کے دورے، کھانستے پر ہوا کی نالیوں میں درد۔ حنجرے میں خراش کی وجہ سے متواتر کھانسی کھانستے وقت بدبو کا آنا۔ تمباکو پینے پر ایک دم سونت اور خشک کھانسی کے دورے۔ کھانسی سر جھکانے سے کھانے کے بعد کھلی ہوا میں بڑھ جاتی ہے صبح کی کھانسی بستر چھوڑنے پر مقدار میں زیادہ بلغم کے ساتھ۔

سینہ ۔ بائیں طرف سینہ میں درد۔ سینہ میں تیر کا سا درد جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

قلب ۔ دل کی رفتار تیز چھلانگیں مارتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

پٹھا اور گردن ۔ پشت پر لال چٹے، داد کے سے۔ کندھوں کے درمیان خارش۔ صبح کے وقت کمر میں درد۔ دمچی میں درد۔

ہاتھ اور پیر ۔ بازو میں کھینچنے کا سا درد بازو کے اگلے حصہ میں درد۔ ہاتھ کی ہتھیلی میں جلن اور چھرسیپا یعنی، ہاتھوں پر لال نشان ہاتھوں کی کھال کا اتر جانا انگلیوں میں چیرتا ہوا درد۔ ٹانگوں میں کمزوری اور رانوں میں تھکاوٹ ٹانگیں اتنی جلدی نہیں بڑھتیں جتنا کہ دوسرا حصہ جسم کا۔ ٹخنوں میں اور پیروں کے انگوٹھوں کے جوڑ میں موچ کا سا درد۔ تلووں میں جلن اور پاؤں میں اکڑن۔ ایسے درد موسم کی تبدیلی کے وقت بڑھتے ہیں۔

جلد ۔ ہاتھوں پر اور پیٹھ پر لال چٹے ورم، پھر خارش اور جلن اور سرخی یا سفیدی مائل داغ۔ جلد میں ورم خارش اور جلن کے ساتھ۔

نیند ۔ کھانے کے بعد غنودگی نیند کی حالت میں اعضاء میں اینٹھن۔ سینہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد یا معدے میں بوجھ یا پیاس، یا سردی کے احساس سے نیند میں رکاوٹ، بائی کے۔ آندھی کے طوفان کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے، پریشانی کے خواب۔

بخار ۔ جاڑا صرف جسم کے ایک جانب۔ قبل دوپہر اور شام کو جاڑا۔ دوران جاڑا چہرہ سرخ بحالت بخار تمے، بعد دوپہر پسینہ تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ اور بدبودار۔

کمی اور زیادتی ۔ تبدیلی موسم سے تکالیف بڑھتی ہیں کھلی ہوا میں سینہ کی تکالیف گرم مرطوب موسم میں اعضاء کے درد بڑھتے ہیں۔ مرطوب ٹھنڈا موسم جسم کے مختلف حصوں میں پھاڑنے اور ڈنگ مارنے والے درد پیدا کرتا ہے پڑھنے سے۔ آنکھ اور رو ہوں کی تکلیف بڑھتی ہے (مثلاً کسی چیز کو بغور اور نیلو یدرنگ دیکھنے سے چکر پیدا ہوتا ہے بہت سی علامات شام کو اور رات کو نیز صبح جاگنے پر بڑھتی ہیں جھک کر بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے دبانے سے درد شکم بڑھتا ہے ہر قدم پر آنتوں میں تیز زخم کا سا درد ہوتا ہے چلنے سے اعضاء کے درد بڑھ جاتے ہیں۔

طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

ایم بیبیا، برائی اونیا اور کیپسیکم (کھانسی میں بدبودار سانس)،
کالوسنتھ (درد شکم، چوتڑوں میں درد)
اگنیشیا، کالی بائکرام (تار دار بلغم زبان پر بال)
رسٹاکس اور ہیوسمس (زہر دیئے جانے کا اندیشہ)

لائیکوپوڈیم، سینگا، بکس وامیکا۔ اس کا اثر لائیکوپوڈیم، سے زائل ہوتا ہے۔
معاون۔ آرسنک۔
متضاد۔ ایلو، ایلم سیپا، سکوئلا۔

Allium Cepa

ایلم سیپا

NATURAL ORDER : Liliaceae
SYNONYMS : Onion; Pias.
PARTS USED : The mature bulb of red onions.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

سُرخ پیاز

یہ دوا نزلہ کے لیے مفید ہے نزلہ ایک وسیع لفظ ہے جس میں ناک کا گلے کا، حلق کا، سانس کی نالیوں کا نزلہ بھی شامل ہے کیونکہ زکام کو، حلق کی تکالیف کو، کھانسی کو یا ایسی دوسری تکلیفوں کو مریض نزلہ ہی کے نام سے منسوب کرتا ہے۔

اس دوا میں عجیب بات یہ ہے کہ اس دوا سے ناک کا زکام حلق کا زکام کھانسی وغیرہ گرمی سے گرم کمرہ میں بڑھتے ہیں سوائے حلق کی خراش کے جس کی سرد ہوا میں زیادتی اور گرم کمرے میں کمی ہوتی ہے اس طرح سے کھانسی کئی حالات میں سرد ہوا سے بڑھ جاتی ہے مگر مریض بذات خود سرد ہوا میں اپنے آپ کو بہتر پاتا ہے گرمی اس کو ہمیشہ ناپسند ہوتی ہے اس دوا کی عموماً علامات شام کے وقت بڑھتی ہیں یہ دو باتیں قابل غور اور یاد رکھنے والی ہیں۔

زکام کے شروع میں چھینکیں کثرت سے آتی ہیں پھر ناک سے گرم پانی بہتا ہے جس کے لگنے سے اوپر والے ہونٹھ اور ناک کے نتھنوں میں جلن اور خارش سی پیدا ہو جاتی ہے اور اس خارش سے ہونٹھ اور ناک کے نتھنے سرخ پڑ جاتے ہیں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ناک سے پتلا پانی اور آنکھوں سے گاڑھا پانی بہتا ہے (یوفریشیا کا فعل اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے یعنی آنکھوں سے اور ناک سے پانی تو ایلم سیپا کی طرح بہتا ہے لیکن آنکھوں کا پانی پتلا اور جلتا ہوا ہوتا ہے مگر ناک سے گاڑھا ہوتا ہے۔)

ایلم سیپا میں ناک کی رطوبت اوپر کے ہونٹوں کے بالوں کو کھا جاتی ہے اور مریض کو ناک میں بھاری پن، تکلیف، درد، جلن کا احساس ہوتا ہے اور کبھی کبھی نکسیر بھی جاری ہو جاتی ہے بیشتروں میں۔ اور چہرہ میں درد ہوتا ہے جو سر کی طرف جاتا ہے پیشانی میں درد گدی میں درد بعض وقت ہلکا اور بعض وقت شدید ہوتا ہے اور آنکھیں روشنی برداشت نہیں کر سکتیں۔

زکام ہمیشہ بائیں نتھنے سے شروع ہو کر دائیں طرف جاتا ہے اس کی وجہ تو نہیں بتائی جا سکتی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے مگر یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس دوا کا زکام ناک کی بائیں جانب سے شروع ہوتا ہے یعنی بائیں نتھنے سے تیز پانی بہتا ہے اور پھر اگلے ہفتے کے اندر یہ دائیں نتھنے میں چلا جاتا ہے۔

ہر سال اگست کے مہینہ میں ہر زکام صبح سویرے شروع ہوتا ہے اور مریض پھولوں کی خوشبو کو برداشت نہیں کر سکتا ہر سال اگست میں پیدا ہونے والے زکاموں کی بشرطیکہ مریض کا مزاج گرم ہو، مخصوص دوا ہے

سن رسیدہ عورتوں کو ایسے نزلہ میں جو ناک سے شروع ہو کر حلق اور کانوں کی طرف رجوع ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے حلق یا کانوں میں درد سر شروع ہو جاتا ہے پیاز باندھتے ہوئے اور پیاز کا عرق کان میں ڈالتے ہوئے دیکھا گیا ہے لہذا ہمیں کوئی تعجب نہیں کہ پیاز جوان سب زکاموں کی جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے دوا ہے۔

گرم کمرے میں شام کے وقت آنکھوں میں پانی آتا ہے۔ اگرچہ آنکھوں میں جلن موجود ہوتی ہے مگر یہ پانی رخساروں پر تیزی نہیں پیدا کرتا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ پیاز ریاح پیدا کرنے والی سبزی ہے۔ اور اسی لیے چھوٹے بچوں کے پیٹ کے درد کے لیے بڑی مفید ہے، بچوں کے اتنا سخت درد ہوتا ہے کہ وہ بیچارے زیر ناف کے درد سے بے انتہا چلاتے ہیں پیٹ کے درد جو جگر کے مقام سے شروع ہو کر تمام پیٹ میں پھیلتے ہیں اور ناف پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور بیٹھنے سے ان میں زیادتی ہوتی ہے ان سب کی یہ دوا ہے۔

کالی کھانسی میں یہ دوا بہت مفید ہے، بشرطیکہ بچوں کو بدہضمی نفخ اور ریاح کی تکلیف ہو اور بدبودار ریاح نزلہ کی وجہ سے آواز بھاری ہو جانے پر، حلق سے زیادہ بلغم کے گرنے پر یہ دوا مفید ہے۔

یہ دوا خسرہ کے بخار کے پہلے درجہ میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ نیز یہ دوا اعصابی درد (وجع العصب) میں بشرطیکہ زکامی کیفیت شامل ہو نیز ایسے اعصابی درد جو اعصاب کو چوٹ لگنے یا آپریشن کے بعد ہوتے ہوں اس دوا سے ٹھیک کیے جا سکتے ہیں۔ ایسے دردوں میں درد کے احساس باریک تاگے سے ہوتے ہیں اور ان میں دھمک ہوتی ہے۔

چہرہ، سر، گردن اور دیگر جگہوں میں اعصابی درد جو تاگے کی طرح باریک ہوں اور جن کی زیادتی شام کے وقت ہو، سر کی گہرائی سے کان کی طرف باریک تاگے کا سا عصبی درد۔ ایلم سیپا کا درد دانت ٹھنڈی ہوا سے یا ٹھنڈے پانی سے درد کم ہوتا ہے، چوٹیں جلد مندمل نہ ہوں، پیروں پر چلنے سے جلد چھالے پڑ جاتے ہیں کچے پیازوں کی خواہش چہرے کے بائیں جانب کا فالج۔ کھر کھری کھانسی اس احساس کے ساتھ جیسے وہ حنجرے کو پھاڑ دے گی اور اس کے ساتھ آنکھوں میں آنسو آ جائیں۔ جمائیاں اور غنودگی۔ بے خوابی کے لیے رات کو سونے سے قبل ایک کچا پیاز کھانا ایک عام دوا ہے۔ اس کی تکلیف زیادہ تر بائیں طرف ہوتی ہیں، موسم خزاں میں دورے والی کھانسی کی دوا۔ دیرینہ چوٹوں والے مقام پر شدید اعصابی درد۔ بازو یا ٹانگ کے کاٹ دیئے جانے کے بہت مدت بعد بھی ٹھنڈ میں درد۔

علامات

دماغ۔ دماغی پریشانی جس کو مریض خود بھی بیان نہیں کر سکتا ڈر ہے کہ درد ناقابل برداشت ہو جائے گا

سر۔ پریشانی۔ زکام میں درد سر۔ جس کا گرم کمرے میں شام کے وقت۔ تازی ہوا میں کمی ہوتی ہے اور پھر گرمی میں آنے سے بڑھ جاتا ہے ریلسا میلا کنپٹیوں میں خصوصاً داہنی کنپٹی میں درد پیشانی تک جاتا ہے درد سر پیشانی پر خصوصاً بائیں طرف، گدی میں، اور گردن کے نیچے درد جو حیض کے دوران رک جائے اور حیض کے ختم ہونے پر پھر عود کر آئے

آنکھ۔ آنکھوں سے زیادہ پانی کا بہنا یہ پانی تیز نہیں ہوتا آنکھوں سے تیز پانی یوفریشیا، بائیں آنکھ میں پانی کی زیادتی اور سرخی۔ روشنی کو برداشت نہ کر سکنا، اکونائٹ۔ بیلاڈونا، آنکھوں میں خارش، جلن، درد جس میں یہ محسوس ہو کہ آنکھیں

تاگے سے لٹکی ہوئی ہیں، حروف چھوٹے معلوم ہوتے ہیں، نزدیک کی چیز دور معلوم ہوتی ہے۔ آنکھوں کے گرد ورم جمائی لیتے وقت نزدیکی اشیاء دور معلوم ہوں، احساس جیسے آنکھ ایک دھاگے سے لٹک گئی ہے یا پھاڑ دی گئی ہے۔

کان۔ کان کا درد۔ کان سے مواد آنا۔ سننے میں دقت۔ کان کی نالی میں گولی لگنے کا سا درد۔

ناک۔ ناک سے پتلا اور زیادہ مقدار میں پانی بہنا، اور آنکھوں سے بھی پانی آنا۔ مسلسل چھینکیں، پتلی نیز رطوبت کا بہنا گاڑھا یو فریشیا) زکام (ایلینتھس، الیم سرک، سنگوئیریا، سکوئلا) جب گرم کمرے میں مریض آتا ہے (ٹھنڈی ہوا میں آرسنک) پتلا بہتا ہوا زکام۔ درد سر آنکھوں سے پانی بہنا، کھانسی، بخار، پیاس۔ ہاتھوں میں کپکپی شام کے وقت اور گرم کمرے میں زیادہ کھلی ہوا میں کمی (پلساٹیلا) ناک سے تیز پانی بہنا۔ لال بخار کا دوسرا درجہ ناک سے نکسیر اگست میں۔ صبح سویرے زکام کا سخت چھینکوں کے ساتھ شروع ہونا اور پھولوں کی خوشبو کو برداشت نہ کر سکنا، ناک میں تھوڑی زہد گوشت، ناک کی جڑ میں ایک گومڑے کا احساس۔ بہنے والا زکام درد سر، کھانسی اور آواز کے بیٹھنے کے ساتھ۔

چہرہ۔ بائیں طرف آدھے چہرے کا فالج۔

حلق۔ گلے میں درد جو کانوں تک جائے (لاگیکس، بیلاڈونا، ہیپر، کالی بائکرام) حلق کے اگلے حصہ میں درد اور ان دردوں سے یہ محسوس ہو کر گلا گھٹ رہا ہے، شام کے وقت پیاس۔ منہ اور حلق میں گولے کا احساس۔

معدہ۔ بھوک بڑھی ہوئی یا گھٹی ہوئی۔ کچی پیاز کھانے کی بے حد خواہش۔ معدے میں دباؤ معدہ میں کمزوری کا احساس۔ کھٹی ڈکاریں۔ بخار اور زکام کے ساتھ پیاس۔ متلی جو معدے سے اٹھ کر حلق اور تالو کو آئے۔

شکم۔ انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ۔ بدبودار ریح کا خروج۔ بائیں طرف پھیلے ہوئے شکم میں کاٹتا ہوا درد جس کے ساتھ بوقت پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب میں جلن شکم میں نفخ گڑگڑاہٹ، پاخانہ جانے کی بوقت حاجت اور آخر میں دست۔ از زیادہ مقدار میں پیاز پکا کر کھانے کو تجربات کا گرامی دیکھا گیا ہے کہ گھر کے مقام پر درد جو شکم میں پھیل جائے۔

مثانہ۔ پیشاب کا بار بار اور زیادہ آنا (ایپس، ارجنٹم میٹیلیکم، ارجنٹم نائٹریکم۔ فاسفورک ایسڈ) مثانہ میں جلن اور پیشاب سرخ (اکونائٹ، کینتھرس) پاؤں بھیگنے سے پیشاب کا بند ہو جانا۔ بوڑھے آدمیوں میں پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا یا کپڑے پر پیشاب کا داغ۔ مثانہ اور پیشاب کی نالی میں کمزوری کا احساس۔ مثانہ کے مقام میں دباؤ اور درد۔ نزلہ کے ساتھ پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی۔

پاخانہ اور مبرز۔ آدھی رات کے بعد اور صبح کو دست بدبو دار ریاح کا اخراج۔ لیوامہ۔ اور مبرز میں چبھنے اور جھٹکے دینے والا درد۔ مبرز میں سوئیاں چبھنے کا احساس، مبرز کے کناروں پر زخم۔ مبرز میں کھجلی (کیڈرے) مقعد میں جلن اور حدت کا احساس۔

آلات تنفس۔ زکام کی وجہ سے آواز میں بھاری پن (اودرم کاسٹیکم، کاربوویج، فاسفورس) حلق میں خراش اور حنجرے میں درد۔ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے کھانسی (اکونائٹ، برومیم) حنجرہ میں تنگی اور تنگ ہونے کا احساس (برومیم) ہر وقت کھنکارنے کی خواہش حنجرے میں شدید درد اور سخت کھانسی ایسا محسوس ہو کہ کھانستے

وقت حنجرہ پھٹ جائے گا۔ سینہ کے درمیانی حصہ میں دباؤ یعنی بوجھ سے سانس میں بھاری پن۔ زیادہ چھینک مریض پھیپھڑوں میں لمبی سانس لے کر ہوا بھر لیتا ہے، پنجوں کے بل کھڑا ہو جاتا اور زور سے چھینکتا ہے۔ ہوا کی نالیوں کا حاد ورم جو بائیں سے داہنی جانب کو جائے بار بار کھانسنے کی مسلسل خواہش۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کے پچھلے حصہ میں شدید درد رات کے وقت سردی کی لہر پیٹھ کے اوپر نیچے دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ جس سے پیشاب بار بار ہوتا ہے۔ اور پیشاب کے بعد بخار اور پیاس۔

ہاتھ اور پیر۔ ہاتھ اور پیر خصوصاً بازوؤں میں تھکن کا سا۔ درد ایک پیر کے داہنے انگوٹھے میں درد اور دوسرے پیر کی درمیانی انگلی میں۔

مخصوص خواص۔ بخار کا تمام جسم پر جلد جلد اپنی جگہ تبدیل کرنا۔ اور ایسے بخاروں میں پیاس۔ کمزوری اور تھکاوٹ جس کی وجہ سے لیٹے رہنے کو جی چاہے۔ زکام کی حالت میں لگا ہے گرمی تمام جسم میں تھکن کا سا درد۔ اعصابی درد اور یہ درد ایک لمبے تاگے کی مانند چہرہ میں سر میں۔ گردن میں، اور ہر مقام میں ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سے سوئیاں لگنے کا سا درد سر میں آنکھوں میں کانوں میں مبرز میں اور جلد میں۔ جلن آنکھوں کے پپوٹوں میں۔ حلق میں۔ تالو میں۔ مثانہ میں اور جلد میں بند بیروں کے بھیگنے سے پیدا شدہ برے نتائج۔

جلد۔ سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ سرخی۔ جتی۔ خسرہ لال بخار۔ بشرطیکہ ان کے ساتھ نزلہ کی مندرجہ بالا کیفیت شامل ہو۔ زچاؤں میں انگلی پر بسہری جس میں حد سے زیادہ درد ہو اور سرخ دھاریاں بسہری کی جگہ سے بازو کی طرف جاتی ہوں۔

نیند۔ جمائیاں لینا اور ان کے ساتھ درد سر اور معدہ میں اینٹھن نیز نیند کا غلبہ اور نزدیک کی چیزوں کا دور دکھائی دینا خواب پانی کے لٹیروں کے، پہاڑ کی اونچی چوٹیوں کے، اگھرنے کنوؤں وغیرہ کے دو بجے صبح جاگے۔

بخار۔ نبض بھری ہوئی اور تیز بخار میں زکام پیاس اور شکم میں گڑگڑاہٹ۔ جسم میں بخار کبھی کوئی حصہ گرم معلوم ہوتا ہے اور کبھی کوئی۔ بخار کی حالت میں پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ زکام کی حالت میں کبھی جسم گرم کبھی ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے پسینہ آسانی سے نکلتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں آتا ہے

کمی اور زیادتی۔ علامات بائیں سے داہنی کو جاتی ہیں۔ اور زیادہ بائیں جانب ہوتی ہیں۔

آرام سے تکلیف بڑھتی ہیں۔ حرکت سے کم ہوتی ہے، شام کے وقت اور رات کو لیٹنے پر تکلیف بڑھتی ہیں مرطوب ٹھنڈے موسم سے زکام اور دانت کا درد پیدا ہوتا ہے، لیکن ٹھنڈا پانی اور کھلی ہوا آرام پہنچاتی ہے۔ گرم مکان تکلیف دہ ہوتا ہے، دانت چوسنے سے دانت کے درد کو آرام ہوتا ہے۔ آنکھیں چہرہ ہوا برداشت نہیں کر سکتیں

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو

ایلم سٹائیوا، ایلو، لیلیم ٹگ۔ سکوئلا۔

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے۔ آرنیکا درد دانت، کیمو ملا درد شکم، نکس وامیکا رماہ گست کا زکام، ورٹیرم (درد شکم بے حد غم گینی کے ساتھ) تھوجا (پیاز کھانے سے متعفن سانس اور دست)

اگر سانس سے پیاز کی بو آتی ہو تو قہوہ سے دور ہو جاتی ہے۔
اس دوا کے بعد کلکیریا کارب، اور سلیشیا تیوڑی میں اچھا کام کرتے ہیں۔
متضاد۔ ایلم شائیوا، ایلو، سکوملا۔
معاون۔ فاسفورس، پلسانیلا، سارساپریلا، ہتھریا۔

Aloe Socotrina

ایلو

NATURAL ORDER : Liliaceae.
SYNONYMS : Aloes, Musbber.
PARTS USED : Inspisated juice of the leave.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

(ایلوا مصبّر)

ایلو از مانۂ قدیم سے بطور دوا کے استعمال ہو رہا ہے، اور آج تک اس کو بطور دست آور استعمال کیا جاتا ہے جس قدر پیٹنٹ ادویہ دست آور یا حیض کی خرابیوں کے لئے آج مہذب دنیا میں ملتی ہیں ان سب میں کم و بیش اس دوا کے اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس دوا کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں (خواہ وہ کسی شکل میں کیوں نہ ہو) وہ عموماً آنتوں کی خرابی کے شکار ہوتے ہیں۔ اور ایلو سے پیدا شدہ اثرات کو سلفر درست کر دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام پرانی تکلیفات کا علاج جہاں دست آور ادویہ کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے سلفر سے شروع کیا جاتا ہے۔

ایلو زیادہ تر ایلم شائیوا سے ملتا جلتا ہے۔ یہ مختلف حصص خصوصاً شکم، آنتوں اور پیٹرو کے آلات اور سر میں ورم پیدا کر دیتا ہے، بہت سی تکلیفات تو بتی ہوتی ہیں۔ مثلاً درد سر نوبتی ہوتا ہے، جس کے درست ہونے پر درد کمر شروع ہو جاتا ہے، اور درد کمر کے درست ہو جانے سے درد سر۔

ایلو انٹی سورک دوا ہے۔ یہ کھجلی کو ابھار کر جسم پر پھینک دیتی ہے، جیسے ہی موسم سرما شروع ہوتا ہے کھجلی نمودار ہو جاتی ہے۔

سر کی تکلیفات میں سے قابل ذکر بات بائیں کنپٹی میں نیز کے سے درد ہر قدم پر ہے، دماغی علامات میں سے بد مزاجی خصوصاً ابر آلود موسم میں، اپنے آپ سے خفگی اور ناخوش خصوصاً جب قبض ہو محنت سے نفرت، سستی یکے بعد دیگرے دماغی چستی کے ساتھ۔

ڈاکٹر ڈونہم نے ایک بوڑھی عورت کے درد سر کو جو ہمیشہ موسم سرما میں ہوا کرتا تھا اور موسم گرما میں درد سر کے بجائے اسہال ہوتے ہیں۔ ایلو سے ٹھیک کیا اس دوا میں ایلم شائیوا کی طرح آنکھوں میں بھاری پن پایا جاتا ہے۔ نیز چاند پر پیشانی میں ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے، جب پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ تو مریض اپنی آنکھوں کو چوندھیا نے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے زرد حلقے دکھائی دیتے ہیں۔

کانوں میں ایک عجیب و غریب علامت مشاہدہ کی گئی ہے یعنی بستر میں لیٹنے کے فوراً ہی بعد کانوں میں شیشے کے ٹوٹنے کی سی آوازیں سر کی سطح سے شروع ہو کر داہنے کان تک پہونچتی ہیں۔

ایلو کا اثر زیادہ تر شکم اور پیٹرو کے آلات میں ہوا کرتا ہے جگر کے مقام میں تکلیف پیدا ہو جاتی ہے، اور بھاری پن اور ورم بعض وقت ہوتا ہے۔ تمام شکم ہاتھ لگانے سے درد کرتا ہے۔ گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ ڈھپی اور چوتڑوں کے درمیان پھر پھری محسوس ہوتی ہے پاخانہ کی حاجت یا فوری کیک محسوس ہوتی ہے، یا مسلسل رہتی ہے ہر دفعہ کھانے کے بعد پاخانہ کی حاجت ہوا کرتی ہے۔ (آرسنک، چائنا، لائکو پوڈیم پوڈوفائلم نیٹرم میور)۔ کھانے وقت پاخانہ کی حاجت (الیم) پاخانہ سے پہلے اور دوران شکم میں گڑگڑاہٹ اور اینٹھن ہوتی ہے، سخت پاخانہ بغیر محسوس ہوئے گر جاتا ہے حالانکہ کہ ویسے قبض ہوتا ہے اور پاخانہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر ڈیش لکھتے ہیں۔ میں نے ایک بچہ کو جو پیدائش سے قبض کا شکار تھا اور ہر وقت پاخانہ کے لئے بٹھانے پر چیخیں مارتا تھا۔ اور انیلی کے بعد بھی جس کو پاخانہ نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جب پاخانہ کی کوشش نہیں کرتا تھا تو خود کو سخت پاخانہ ہو جاتا تھا ایلو ۲۰۰ سے درست کیا۔ ریاح خارج کرتے وقت از خود نرم پاخانہ۔

دستوں کے ہمراہ ریاح، شکم میں اینٹھن، پیٹھ اور مبرز میں درد ہوتا ہے۔ ریاح بدبودار اور جلتے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ہوا یعنی ریاح تو زیادہ مقدار میں نکلتے ہیں۔ اور پاخانہ کم نیز ریاح خارج ہوتے وقت مبرز میں جلن ہوتی ہے۔

پاخانہ میں بعض وقت آنوں اور خون ہوتا ہے۔ بعض وقت پاخانہ پتلا۔ کھڑے ہونے، چلنے سے بڑھ جاتے ہیں غیر ارادی اور دیا پاخانہ۔ چکدار زور دست ہر قسم کے دستوں کے ساتھ آنتوں میں گڑگڑاہٹ اور زیادہ ہوا کا اخراج ہوتا ہے۔ جو صبح کے وقت، شام کو، مرطوب موسم میں گرم ہو جانے سے مرطوب جگہ میں سردی لگ جانے سے بڑھ جاتے ہیں۔ دست صبح سویرے (سلفر) دست مبرز کے کمزور ہونے سے (فاسفورس) پاخانہ کے بعد کمزوری ٹھنڈا پسینہ اینٹھن بعض وقت پاخانہ کے بعد نہیں رہتی۔ اور بعض وقت جاری رہتی ہے۔

مبرز میں تکلیف (اعلیٰ اور خارش) نیز خشکی یعنی شگاف) پاخانہ کے بعد گویا ابھی پاخانہ اور ہوگا۔ بواسیر کے مسوں کا باہر آنا وغیرہ:
بواسیر۔ سے انگور کے گچھے کی طرح باہر نکل آتے ہیں۔ مبرز میں مسلسل نیچے دبانے کا احساس ہوتا ہے خون بہتا ہے، پھوڑے کا سا درد جس کو ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے سے آرام ہوتا ہے۔

مردوں میں خواہش نفسانی کی زیادتی، استادگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ عضو مخصوص سکڑا ہوا اور جیسے ٹھنڈے مستورات میں پیڑو میں درد جیسے حیض شروع ہونے والا ہے۔ درد زہ کی طرح ٹانگوں میں کھنچاؤ۔ حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں زیادہ حیض کے دوران درد سر جس کو ٹھنڈے پانی کے لگانے سے آرام ہو کان کا درد اور کمر مبرز میں دباؤ۔ پیڑو میں بھراؤ۔ سیلان رحم خون کی آنوں کا سا ہوتا ہے، جس سے قبل شکم میں درد ہوتا ہے کمر کا درد بیٹھنے سے بارات کے جاگنے سے بڑھ جاتا ہے، اور ٹہلنے سے آرام ہوتا ہے۔ کمر کا درد اور درد سر یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں۔

یہ دوا زیادہ تر بوڑھے انسانوں، ڈھیلی ڈھالی مستورات، اور مراقی مزاج انسانوں کے لیے مفید ہے۔

پرانے بیر پینے والوں اور تھکے ماندے انسانوں کے لیے بھی مفید ہے۔ گھر میں یا ایک جگہ کام کرنے سے پیدا شدہ تکلیفات

علامات

دماغ۔ دماغی محنت سے جی چرانا (کمس وامیکا) کیونکہ اس سے تھکاوٹ ہوتی ہے کبھی سستی کبھی چستی بے چینی، ڈر، بدمزاجی خصوصاً جب آسمان پر بادل ہوں۔ قبض یا بواسیر میں درد ہو تو خود پر غصہ کرنا۔ موت کو نزدیک خیال کرنا تکالیف کے خیال میں منہمک رہنا غصہ کی حالت میں چیزوں کا توڑ مروڑ کر پھینکنا بعض وقت عیاشی کے خیالات کا دماغ میں بیٹھ جانا۔ رات کو احتلام کے بعد ہر روز کے شور و غل سے ڈرنا۔ لوگوں سے نفرت پاخانہ کے بعد درد سر۔

سر۔ چکر، جیسے ہر چیز اس کے ساتھ گھوم رہی ہے، جس کی زیادتی زینہ چڑھنے سے یا یکایک مڑنے سے پریشانی کے ساتھ جب چل رہا ہو۔ اس چکر میں ناک سے رطوبت جاری ہونے کے ساتھ ہوتی ہے۔ سر کو خون کا چڑھ آنا جس کی زیادتی اٹھ کر بیٹھنے سے ہو۔ کھوپڑی میں چھوٹی چھوٹی جگہوں میں ذکی الحسی بالوں میں خشکی، مزمن درد سر کے ساتھ بالوں کا گتھ جانا۔

پیشانی پر ہلکا درد جس سے آنکھوں میں بھاری پن آ جاتا ہے اور متلی ہوتی ہے (نکس وامیکا، پوڈوفائلم) بھووؤں اور آنکھوں کے حلقوں میں بھاری پن اور درد۔ چاند پر بوجھ کا احساس (کیکٹس، سلفر) درد سری گرمی سے زیادتی اور ٹھنڈی چیز لگانے سے کمی (آرنک) تھوڑا پاخانہ ہونے سے یا پیٹ کی خرابی سے درد سر کنپٹیوں میں ہر قدم پر سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ پیشانی میں درد کی وجہ سے آنکھوں کا چھوٹا ہو جانا اور مریض آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ آنتوں اور رحم کی تکلیفات کے ساتھ یکے بعد دیگرے درد سر اور درد کمر

آنکھ۔ آنکھوں کے حلقوں میں درد زیادہ تر داہنی طرف دھمکی سی ہوگا۔ سپائی جیلیا) آنکھوں کے سامنے زرد متحرک حلقے پیشانی میں درد کی وجہ سے مریض پورے طور پر آنکھیں نہیں کھول سکتا جس سے دیکھنے والے خیال کرتے ہیں کہ آنکھیں چھوٹی ہو گئی ہیں۔ آنکھوں میں بھاری پن، اور متلی۔ لکھتے وقت آنکھوں کے سامنے دھندلا پن

کان۔ گانے کی آوازیں اور شور کا برداشت نہ ہو سکنا۔ کان کا درد۔ کانوں میں سوئیوں کا چبھنا۔ پہلے بائیں میں اور پھر داہنے کان میں۔ کانوں کے اندر اور باہر گرمی۔ پڑھتے اور لکھتے وقت کانوں میں گونج ہوتی ہے۔ بائیں کان میں یکایک شدید دھماکہ۔

ناک۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں ناک کا سرخ ہو جانا۔ ناک کے سرے پر ٹھنڈا پن، جاگنے کے بعد بستر میں نکسیر۔ صبح کے وقت بستر میں ناک میں خشکی۔ زکام ناک میں جلن اور درد کے ساتھ۔ چھینکنے پر ناف کے مقام پر سوئیاں چبھیں۔

چہرہ۔ درد سر یا جب غصہ میں ہو چہرے پر گرمی۔ جب آسمان پر بادل گھرے ہوں تو چہرہ پر زردی ہونٹوں پر خشکی ہونٹ پھٹے ہوئے۔ ہونٹوں کے کناروں پر زخم۔ ہونٹ معمولی سے زیادہ سرخ۔

منہ۔ دانت تیز محسوس ہوتے ہیں۔ اور ان سے زبان کٹتی ہے ذائقہ دھات کا سا۔ کسیلا اور کڑوا انڈے کا سا جو

پریشان کن ہوتا ہے۔ منہ میں درد ہے۔ زبان پر زرد زخم، زبان میں درد۔ زبان کو جب ہلایا جاتا ہے تو زبان کے نیچے سے زبان کی نوک تک سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔ زبان اور منہ میں خشکی، پیاس کی شدت اور ہونٹوں میں سرخی۔ زبان سرخ اور خشک۔ منہ میں تھوک کا اجتماع۔

حلق۔ گلا چھلا ہوا گرم اور جلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جماہی لینے پر کسی چیز کے چبانے پر درد، شام کے وقت اور صبح کے جاگنے پر زیادتی۔ حلق میں گاڑھے بلغم کے موٹے ٹکڑے زخرہ کی دریدیں پھول جاتی ہیں۔

ذائقہ اور بھوک۔ ذائقہ کھٹا، کڑوا، کیس کے مزے کا۔ گوشت سے نفرت، رسیلی چیزیں مثلاً میوہ جات یا جیسی غذا کی طرف رغبت۔ شام کے وقت بھوک کا غیر معمولی احساس، کھانا کھانے میں، کھانے کے بعد اور رات کو پیاس۔ کھانے کے بعد مبرز میں تپکن، پیٹ میں ریاح اور شہوت کی زیادتی۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً پاخانہ کی زبردست حاجت۔ پانی پینے کے بعد پسینہ۔ لیموں کی خواہش۔ دستوں کے بعد بھوک جو صبح کے پاخانہ کے بعد ہو کمی غذا سے تکلیفات بڑھ جاتی۔ پانی پینے سے معدہ میں درد پیدا ہو۔ کھانے یا پینے کے فوراً بعد پاخانہ کے لیے بھاگنا پڑے۔

معدہ۔ کڑوی ڈکاریں۔ متلی۔ سینہ کے نیچے درد۔ غلط اقدام اٹھانے سے معدہ کے اوپر درد۔ پانی پینے کے بعد درد کھٹی چیزوں سے نفرت۔

شکم۔ جگر کے مقام پر گرمی۔ بوجھ اور کھنچاؤ، کمر سے ہونے پر پسلیوں کے نیچے داہنی طرف ہلکا درد۔ ناف کے گرد مروڑ کا سا درد۔ اور مریض کو آگے جھک کر بیٹھنا پڑتا ہے (کالوسنتھ کالوسنتھ، آئرس ورسیکولر) پاخانہ کی حاجت صرف بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے (برائی اونیا) پیٹ کا ابھار (ناشر کردہ برائی اونیا)، اور جابجا خصوصاً معدہ کے اوپر ہوا ادھر ادھر گھومتی ہے (لائیکوپوڈیم، ہیپر، پلساٹیلا) گرم بدبودار ہوا کے زیادہ اخراج سے پیٹ کے درد کو آرام ملتا ہے پاخانہ کے پہلے یا دوران اور پاخانہ کے بعد مروڑ اور اینٹھن (مرک) پاخانہ کے ساتھ بلند آواز سے ہوا کا خارج ہونا (اگر گیس تھوجا) پیٹ میں ایک قسم کی کمزوری کا احساس جس سے محسوس ہوتا ہے کہ دست شروع ہو جائیں۔ (فاسفورس گمی) شکم کے نچلے حصہ میں مبرز میں بھاری پن شکم کے پٹھوں میں ہاتھ لگانے سے، پاخانہ پھرتے وقت۔ زور کرنے سے اور لیٹے ہوئے رہنے سے درد۔ ناف کے گرد درد۔ جس کی زیادتی دبانے سے ہو۔ تلی میں سوئیاں چبھیں جو سینہ کی طرف جائیں۔ جگر سے سوئیاں سینہ کی طرف جائیں جس سے تنفس میں دقت ہو۔ جگر کے مقام میں بھراؤ، درد جلن، اور بے چینی سی۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں گرمی۔ پھوڑے کا سا درد اور بھاری پن۔ مبرز میں جلن، اور گرمی کا احساس (آرسنک، مبرز کے منہ پر خارش اور جلن (آرسنک، کینتھرس، سلفر) پاخانہ کی نالی کی کمزوری یا پاخانہ کے بعد مبرز میں کاٹنے کا سا درد اور محسوس ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں رکھ دی گئی ہیں۔ دن میں ہر وقت پاخانہ کی حاجت، اور رات کو مریض جاگتا ہے۔ اور چھ بجے صبح پاخانہ کو بھاگتا ہے (ایگریکس، سلفر، پوڈوفائلم، ریومکس) پیشاب کرتے وقت پاخانہ کی زبردست حاجت پاخانہ کی حاجت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دست آئے گا مگر گرم ہوا خارج ہوتی ہے۔ جس سے آرام ملتا ہے۔ لیکن حاجت پھر ہوتی ہے۔ اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے مبرز کے اندر پچر ٹھونک دیا ہے (ایسکولس) پاخانہ کے بعد اس امر کا احساس کہ پاخانہ اور ہوگا۔ (نکس وامیکا) ہوا خارج ہونے وقت پاخانہ کا از خود نکل جانا (نا سلفر کیمسٹر) کھانے یا پینے کے بعد فوراً پاخانہ کے لیے بھاگنا پڑتا ہے (کالوسنتھ) پاخانہ بلا زور لگائے ہوتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے

کہ پاخانہ اتنا وزنی ہے کہ وہ اپنے آپ آنتوں سے گر گیا ہے پیشاب اور پاخانہ اکٹھا نکلتے ہیں اسہال کے بعد پاخانہ مقعد سے زیادہ کمزوری۔ پاخانہ تھوڑا مٹیالا پانی کا سا، یا لیس سنہرے رنگ کا جیلی نما جس کا ساز یادہ سدے دار اور سفید آنوں سے باہر نکل آتے ہیں آنکھیں یا بڑی بواسیر، ایسا لگتا ہے اور بواسیر انگور کے گچھوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جن میں درد ہوتا ہے۔ اور ہر وقت مقعد میں نیچے کی طرف دباؤ سا محسوس ہوتا ہے ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے سے ان مسوں کو آرام ملتا ہے۔ دست گرم موسم میں، شام کو، اور صبح کے وقت بیئر کے استعمال سے۔ ٹھنڈے مرطوب مکان میں رہنے سے، چلتے وقت یا کھڑی ہوئی حالت میں پیشاب کرتے وقت مقعد میں جلن اور خارش جس کی وجہ سے سو نہ سکے۔

مثانہ۔ پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی خصوصاً رات کے وقت۔ پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب کرتے وقت جلن ہر دفعہ پیشاب کرتے وقت اس بات کا اندیشہ کہ پتلا پاخانہ پیشاب کے ساتھ نکل جائے گا۔ گدلی مائل گیہوں کی بھوسی کا سا یا چپچپا سوب۔ بوڑھے آدمیوں میں پیشاب کا از خود ہو جانا۔ نیچے دبانے والا احساس اور غدہ مذی بڑھا ہوا۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش جماع بڑھی ہوئی خصوصاً جاڑے کے بعد، کھانے کے بعد اور شام کے وقت صبح کو اور پیشاب کے بعد استادگی۔ پاخانہ کے وقت صبح کو از خود اخراج منی عضو سکڑا ہوا اور فوطے ٹھنڈے یعنی کمزور منی کا انزال جس کے بعد جماع کی از حد خواہش ہو گھونگھٹ پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ۔ زیر ناف درد اور انکار کا احساس کہ حیض جاری ہو جائیگا اکالوفائلم، کمی کمی ہوگی۔ پسا شیا سکونیر یا رحم کے مقام میں بھاری پن اور بوجھ جن کے ساتھ کولہوں اور رانوں میں درد زہ کے سے درد ہوں جن کی کھڑے ہونے سے زیادتی (بیلاڈونا) ہو۔ حیض قبل از وقت اور خون میں زیادتی (ابرا) اموتیا کارب، کلکیریا کارب، نکس وامیکا سیلان رحم مثل خون لی ہوئی آؤں کے اور اس سے پہلے درد ہوتا ہے۔ حمل کے زمانے میں سیلان رحم

آلات تنفس۔ حنجرے میں چھیلن آواز کھرکھری حلق میں سیٹی بجنے کی آواز جیسے کوئی چیز ہوا کی نالی میں گر گئی ہے تنفس میں دقت۔ سینہ میں بائیں جانب سوئیاں چبھنے کی وجہ سے تنفس میں رکاوٹ۔ حلق میں سرسراہٹ سے کھانسی جس کے ساتھ حنجرے کی داہنی جانب سوئیاں چبھیں۔ نوجوانوں میں دق کے آغاز میں خشک کھانسی اور خون ملا بلغم گہری سانس لینے پر سینہ کے سامنے والے حصہ میں درد۔ موسم سرما والی کھانسی جلدی تکلیف کے ساتھ

پیٹھ اور گردن۔ جب درد کمر رفع ہو جاتا ہے تو درد سر شروع ہو جاتا ہے جب درد سر رفع ہو جاتا ہے تو درد کمر شروع ہو جاتا ہے۔ کمر میں بیٹھنے سے بھاری پن اور دباؤ جس کو حرکت سے آرام ملتا ہے درد کمر یکے بعد دیگرے بواسیر کے ساتھ۔

ہاتھ اور پاؤں۔ ہاتھ ٹھنڈے پاؤں گرم، تمام اعضاء میں درد انگلیوں، گھٹنوں اور کہنیوں کے جوڑوں میں درد ہاتھ اور پاؤں کے جوڑوں میں کمزوری کا احساس۔ بائیں کلائی میں داہنے کندھے کی ہڈی میں اور پسلی میں تھوڑی دیر رہنے والا درد جس کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ گویا ہڈی اپنی جگہ سے اتر گئی ہے تمام اعضاء میں لنگڑاپن جوڑوں میں کھنچنے والے درد۔ چلتے وقت تلووں میں درد۔ بستر میں ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے جس کی وجہ سے سو نہ سکے ہاتھ ٹھنڈے

اور پاؤں گرم۔

مخصوص خواص۔ درد کمر (بیلاڈونا، سمی سی فیوگا، نکس وامیکا) بے حد کمزوری پسینے کے ساتھ رہ رہ کر تھوڑے وقت رہنے والے درد حرکت کرنے یا کھلی ہوا میں جانے سے نفرت۔ گو ایسا کرنے سے آرام ہوتا ہے۔

جلد۔ کھجلی خصوصاً ٹانگوں میں داغ جن کو کھجلایا جائے تو درد کریں۔ شکم پر چھوٹے چھوٹے دانے۔ جلد کا رنگ سنہرا

نیند۔ جلد نہیں سو سکتا کیونکہ لیٹنے پر تمام خیالات گھیر لیتے ہیں۔ اور سونے نہیں دیتے۔

بخار۔ کھلی ٹھنڈی ہوا میں سردی زکام کے ساتھ۔ پاخانہ کے وقت تمتماہٹ چہرے پر بازو کی کھوپڑی میں تھوڑی تھوڑی جگہ پر گرمی۔ پسینہ۔ پسینہ کی تو بیز آلات تناسل پر بدبودار پسینہ۔

درد کمر یہ بدکمزوری پسینہ لئے ہوئے۔ بواسیر۔ دست۔ خرابی جگر مستورات کے عوارض وغیرہ میں یہ دوا مفید ہے۔

کمی اور زیادتی۔ بعد دوپہر بلغمی حنجرہ کی تکلیف بڑھتی ہیں علامات عموماً شام کے وقت جماہی لینے سے جھکنے سے بڑھتی ہیں۔ دست صبح سویرے بڑھ جاتے ہیں دست کھانے کے فوراً بعد یا چلنے سے یا کھڑے ہونے سے بڑھتے ہیں۔ نیز تکلیفات گرمی سے گرم مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں۔ ٹھنڈی چیزیں لگنے سے ٹھنڈے موسم میں، ریاح کے اخراج سے تکلیفات کم ہوتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳۰ سے ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ اس دوا کا اثر۔ سلفر۔ رائی۔ کاؤز، لائیکوپوڈیم اور نکس وامیکا سے زائل ہوتا ہے مقابلہ کرو۔

سلفر ایلو سلفر سے ملتا جلتا ہے اور مزمن تکلیفات میں سلفر کے ساتھ۔ ساتھ کام کرتا ہے ایلنتھس۔ (ایک پیشانی میں درد، گمبوجیا، روست، امونیم میور، شکم کی اور اسہال کی علامات) نکس وامیکا، خرابی معدہ شکم اور رحم کی تکلیفات۔ بیٹھ کر کام کرنے کے اثرات مابعد۔ ایسکولس ہپ، بواسیر، مرک، لیکیسس، پوڈوفائلم (مرض شکم کی علامات یکے بعد دیگرے)

اینی موپسز کیلیفورنیکا

Anemopsis Californica

NATURAL ORDER : Sauraceae.
SYNONYMS : Yerba Mansa;
Apache Beads
Tincture :

اس دوا کی ابھی مکمل طور پر آزمائش نہیں ہوئی تاہم بیرونی کیفیتوں میں بہت مفید ہے ناک اور حنجرہ کے نزلہ میں

جہاں بلغم کی زیادتی ہو نیز اسہال اور پیشاب کی نالی میں درد کے لئے مفید ہے۔ اگر قلب میں بلاوجہ تحریک پیدا ہو جائے تو یہ دوا مفید سمجھی جاتی ہے۔ ریاح میں یہ دوا استعمال کی جاتی ہے اور ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔

طاقت: مدر ٹنکچر اندرونی و خارجی طور پر۔

Avena Sativa

ایوینا سٹائیوا

NATURAL ORDER : Gramineae.
SYNONYMS : Oat; Jai;
PARTS USED : The seeds.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا استعمال محض تجربہ کی بنا پر کیا جاتا رہا ہے۔ اور کیا جاتا ہے مردانہ آلات تناسل کی بے قاعدگیاں اور عضو کی کمزوری وحاجات کا پیدا پڑ جانا۔ اعصابی کمزوری۔ بے خوابی جلق سے پیدا شدہ دماغی و اعصابی کمزوری میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

مارفیا کی عادت کو چھڑانے کے واسطے بہترین دوا ہے۔ پرانی بیماری سے پیدا شدہ کمزوری بھی اس دوا سے دور ہوتی ہے۔ شرابیوں کی بے خوابی اور مستورات کی عصبی تکالیف اس سے دور ہو جاتی ہیں۔

نزلہ کی حالت میں اس دوا کے بیس قطرے گرم پانی میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد دینے سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ بوڑھوں کا رعشہ۔ کوریا۔ مرگی اور فالج میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ نیز دریدوں میں گانٹھیں پڑ جائیں تو زیر استعمال ہوتی ہے۔ ڈفتھیریا کے بعد فالج۔ قلب کے مرض کے ورد نیند نہ آنا۔

علامات

دماغ۔ کسی ایک بات کو لگاتار سوچنے کی ناقابلیت۔

سر۔ حیض کے وقت اعصابی درد سر۔ اور چاند پر جلن گدی میں درد پیشاب میں فاسفیٹ۔

آلات تناسل مردانہ۔ جریان۔ نامردی۔ کثرت مباشرت کے بدنتائج۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا نہ ہونا۔ حیض درد کے ساتھ دوران خون میں کمزوری کے ساتھ

ہاتھ اور پاؤں۔ ہاتھ پیر کا سن ہو جانا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے فالج ہو گیا ہو۔ ہاتھ کی طاقت کمزور

طاقت۔ دس سے بیس قطرے گرم پانی میں۔ دن میں دو بار۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ الفلفا (عام مقوی دوا)۔

Balsmum Peruvianum

بالسمم پیروی ایم

NATURAL ORDER : Leguminosae
SYNONYMS : Balsum of Peru
PARTS USED :

اس دوا کو محض بیماروں پر تجربہ کر کے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اور آج تک پورے طور پر اس کی آزمائش انسانوں پر نہیں کی گئی۔ سل تنفس اور ہوا کی نالیوں کی نزلاوی کیفیات میں دوا اس وقت استعمال ہوتی ہے جب کہ بلغم کی مقدار بہت بڑھی ہوئی ہو۔ اس دوا کا بلغم گاڑھا ملائی کا سا یا زردی مائل سفید ہوتا ہے۔ بلغم کی آوازیں بہت اونچی ہوتی ہیں۔ سل میں رات کے وقت پسینہ بھی آئے نیز بے حد کمزوری۔

ڈاکٹر ہیل نے اس دوا کو مزمن نزلے میں جہاں بلغم کی مقدار زیادہ بدبو دار تھی بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اس کا مرہم نہ مندمل ہونے والے زخموں میں پستان کی گھنڈیوں کے پھٹنے میں بواسیروں کے پھٹنے نیز ہونٹوں کے پھٹ جانے میں ایک لاثانی دوا ہے۔ خارجی طور پر اس کا استعمال کھجلی کے جراثیم مارنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ ماؤف جگہ پر رات کے وقت اس دوا کی مالش کر دی جاتی ہے بعد صبح غسل کر لیا جاتا ہے ایک ہی بار کا استعمال کھجلی کے جراثیم مارنے کے لیے کافی بتایا جاتا ہے۔

علامات

ناک۔ داہنے نتھنے سے تکسیر بغیر نزلہ یا چھینکوں یا نک کے چھنکنے کے روزانہ سات بجے شام کو ناک سے گاڑھی رطوبت زیادہ مقدار میں چاہے پرانی ہو یہ بدبودار ناک کا نزلہ۔ ناک میں اکوتہ۔ زخم۔ ہڈیوں کا مرجھا

حلق۔ حلق میں مسلسل خارش۔

معدہ۔ نمذ اور رطوبت کی قے۔ معدے میں نزلاوی ورم۔

پاخانہ۔ بغیر درد کے۔ پتلے زیادہ مقدار میں دست۔ معمولی پاخانہ کے ساتھ بھی خون کا آنا۔

مثانہ۔ پیشاب کی نالی میں کٹن اور چبھن۔ پیشاب کا بار بار آنا اور مقدار میں زیادتی۔ پیشاب کم مقدار میں پیشاب میں بلغم کا رسوب۔ مثانہ کا نزلاوی ورم۔

آلات تنفس۔ قبض و دیر حنجرہ میں چبھن خشک کھانسی۔

سینہ۔ ہوا کی نالیوں کا ورم اور دق۔ ملائی کے سے گاڑھے بلغم کی زیادتی کے ساتھ۔ سینہ میں بلغم کی اونچی اونچی آوازیں اور کالی سلف۔ انم ارث اتر کھانسی تپ دق اور رات کے پسینے چھری کھانسی کے ساتھ جس میں بہت تحریک ہوتی ہے۔ اور بلغم بہت کم نکلتا ہے۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنی کلائی میں درد بائیں پنڈلی میں سخت درد اور داہنی پنڈلی کی ہڈی میں سوراخ کرنے والا درد۔

مخصوص خواص۔ کمزوری۔ تپ دق۔ مزمن کھانسی۔ جلد کا کئی مقام سے، سر پستان کا۔ اور انگلیوں کا پھٹ جانا۔

طاقت۔ چھوٹی طاقتیں۔ تپ دق میں زیادہ تر یہی استعمال کی جاتی ہیں۔

تعلق۔ اوییم کیری اور نائم یعنی آئل آف کلونز (بلغم کی زیادتی میں جب بلغم کے اندر سمیت کا مادہ موجود ہو استعمال کرنا چاہیئے۔ تین سے پانچ قطرے تک دودھ میں یا کیپسول میں ڈال کر مریض کو دینا چاہیئے)

مرش جیکین (بلغم کی زیادتی جس کی وجہ سے مریض بردم کھانستا رہتا ہے اور پریشان رہتا ہے)۔

Baptisia Tinctoria

بپٹیشیا ٹنکٹورا

NATURAL ORDER : Leguminosae
SYNONYMS : Wild Indigo.
PARTS USED : The bark of the root.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

بپٹیشیا نے گزشتہ کئی سال سے تپ محرقہ میں بہت نام حاصل کیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس دوا کی ابتدائی آزمائش میں شروع سے اخیر تک تپ محرقہ کی علامات پائی جاتی ہیں لیکن یہ صرف وہیں استعمال ہوا کرتی ہے جہاں اس کی علامات پائی جاویں۔ تپ محرقہ کے نام پر بپٹیشیا کا استعمال کرنا ناکامی کو دعوت دینا ہے۔

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ دس سات سال کی پریکٹس کے زمانہ میں میرے یہاں ایک بھی تپ محرقہ کا ایسا مریض نہیں ہے جس کو پوری میعاد تک تکلیف اٹھانی پڑی ہو۔ اگر وقت پر بپٹیشیا دے دیا جائے تو تقریباً سب مریض بغیر میعاد پوری کئے اچھے ہو جاتے ہیں۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر چاہے کچھ بھی کہیں مگر تجربہ بتاتا ہے کہ بپٹیشیا سے تپ محرقہ بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دوسری تکلیف جس میں بپٹیشیا اکسیر ثابت ہوا ہے۔ وبائی نزلہ ہے ان سب مریضوں کے لیے جن کے چہرے سے دہشت برستی ہو آنکھوں سے پانی آ رہا ہو یا آنکھوں میں دھندلاپن ہو گیا ہو سر میں درد حلق میں پھوڑے کا سا درد اور تمام جسم میں درد یا چوٹ کا سا درد موجود ہو اور مریض پر حد سے زیادہ کمزوری چھا چکی ہو۔ بپٹیشیا ہی دوا ہے۔

بپٹیشیا کی بڑی علامات یہ ہیں غنودگی (جیسے نشہ پینے سے ہو گئی ہو۔ اور جواب دیتے دیتے سو جانا دماغی پریشانی اور دماغ کا کسی بات پر قائم نہ رکھ سکنا۔ کی تشریح یوں کی جا سکتی ہے کہ مریض کے خیالات کا شیرازہ بالکل ہی بکھرا ہوا ہوتا ہے دماغ میں بہت پریشانی ہوتی ہے۔ مریض کو یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کا جسم ایک نہیں دو ہیں یا اس کے تمام اعضاء علیحدہ ہو چکے ہیں جب غنودگی سے مریض کو جگایا جاتا ہے۔ تو مریض محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کے جسم دو ہیں۔ وہ بستر میں لیٹے لیٹے اپنے دوسرے جسم سے باتیں شروع کر دیتا ہے۔ اور بستر میں ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہے اگر مریض سے سوال کیا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ میں اپنے بکھرے ہوئے اعضاء کو اکٹھا کر رہا ہوں۔ وہ کروٹیں بدلتے۔ مگر اپنے خیال میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہذیان میں ہوتا ہے اور یہی ہذیان ہی ہے کہ جس میں بپٹیشیا کامیاب ہوا کرتا ہے۔ مریض زیادہ تر غنودگی میں پڑا رہتا ہے مگر جب اس کو جگایا جائے تو جاگ تو جاتا ہے۔ مگر بات کرتے کرتے اس پر غنودگی چھا جاتی ہے۔ یہی ایک علامت ہے جو کسی دوسری دوا میں نہیں پائی جاتی اور جہاں یہ علامت موجود ہو بلا لحاظ اس امر کے کہ بیماری کا نام کیا ہے۔ بپٹیشیا سے صحتیابی ہو جاتی ہے۔

بعض وقت یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مریض غنودگی میں نہیں ہوتا۔ وہ بے چین ہوتا ہے اور اسے نیند بھی نہیں آتی مگر یہ بات بپٹیشیا کے مریض میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے اس کو منشیات میں سے ہی سمجھنا چاہیئے

بپٹیشیا کا مریض اگر بہت غنودگی ہو تو وہ کتے کی طرح ٹانگیں کھینچ کر ایک طرف سوتا ہوتا ہے اور جس کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو ہلایا یا جھلایا نہ جائے۔ مگر جب غنودگی کم ہو جاتی ہے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے اور ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہے۔

بپٹیشیا کی تکالیف بہت جلد بڑھتی ہیں۔ اس دوا کی تکالیف سب کی سب وبائی ہوا کرتی ہیں۔ خناق تپ محرقہ وبائی نزلہ۔ لال بخار وغیرہ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ سب تکالیف میں جن کی بپٹیشیا دوا ہوا کرتی ہے۔ مسلسل بخار ساتھ ہوتا ہے اور اگر ان تکالیف پر غور کر کے باقاعدہ علاج کیا جائے تو مریض چند یوم کے اندر ہی تندرست ہو جاتا ہے بپٹیشیا کی تمام رطوبتیں بالکل متعفن ہوتی ہیں۔ ناک سے یا حلق سے جو بلغم خارج ہوتا ہے وہ یا تو بدبودار ہوتا ہے۔ یا اس میں خون ہوتا ہے۔

دستوں میں سڑے ہوئے گوشت کی طرح یا مردہ کی سی بدبو ہوتی ہے۔ دست بعض وقت پتلے اور بعض وقت لیس دار ہوتے ہیں اور بعض وقت پھٹے پھٹے ہوتے ہیں۔ کبھی ان کا رنگ سلیٹی سیاہ کبھی مٹیالا اور کبھی سیاہ ہوتا ہے دست دن میں کئی بار آتے ہیں اور دستوں سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جب اس قسم کے دست موجود ہوں چاہے مریض تپ دق کا ہی شکار کیوں نہ ہو بپٹیشیا ایسے دستوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔

بپٹیشیا درد سر کی چونکہ دوا نہیں ہے اس لیے درد سر اس میں نہیں پائے جاتے سوائے اس وقت جب کسی وبائی بیماری کا شکار ہو چکا ہو اور اس کے ساتھ درد لازمی ہو جاویں ایسی حالت میں درد سر زیادہ تر پیشانی اور گدی میں ہوتے ہیں۔ اور شدید قسم کے ہلاکر رکھتے ہیں۔ سر میں بھاری پن کا احساس۔ غنودگی اور سر چکرانے میں بھاری پن کے ساتھ۔ سر بڑا محسوس ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سر اور چہرے میں سن ہونے کا احساس پایا جاتا ہے۔ کوٹے پیٹے جانے کا سا درد۔ دماغ میں پھوڑے کا سا درد۔ گدی میں کوٹے پیٹے جانے کا سا احساس دماغ کے پیندے میں بھاری پن کا احساس۔ گردن کے پیندہ میں کھنچن کے ساتھ۔ پیشانی کے درد ناک کی جڑ میں کھنچن کے ساتھ۔ گردن تھکی ہوئی ہے اور سر کو کسی وضع میں بھی اٹھائے نہیں رکھ سکتی۔

آنکھوں میں بپٹیشیا کی عجیب علامتیں پائی جاتی ہیں۔ آشوب چشم، سرخی، اور آنکھوں میں درد مگر یہ علامات بھی دوسری تکالیف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ آنکھیں روشنی برداشت نہیں کر سکتیں ان میں جلن ہوتی ہے، کمزور ہوتی ہے۔ اور پڑھتے وقت آنکھوں میں درد ہوتا ہے، آنکھوں پر بوجھ۔ ڈھیلوں کی حرکت پر پھوڑے کا سا درد۔

زبان متورم، درد کرتی ہے، اور اس میں سے بو آتی ہے اس پر سیاہ خون منجمد معلوم ہوتا ہے بعض وقت بالکل زخمی، پھٹی ہوئی، اکڑی ہوئی، خشک یا چمڑے کے مانند بالکل سوکھی ہوئی ہوتی ہے اسی واسطے زبان کے متعلق میٹریا میڈیکا میں عام طور پر یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ لکڑی کی سی یا جلے ہوئے چمڑے کی سی اور زخمی، زخم بپٹیشیا میں شروع سے آخیر تک پائے جاتے ہیں۔ منہ میں آلیپن کے برابر پہلے زخم شروع ہوتے ہیں۔ مگر بعد میں بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بڑھ کر آپس میں مل جاتے ہیں اور حلق اور غذا کی نالی میں پھیلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن سے سڑاہند (مردار) کی سی بو آتی ہے۔ اور حلق میں نظر ڈالتے پر حلق اور

سکے اندر وبائی خناق کی سی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ دانتوں پر سیاہ رنگ کے خون کا میل جم جاتا ہے اور ان میں سے بھی بدبو آتی ہے۔ یہاں تک کہ بپٹیشیا کے مریض سے شروع سے اخیر تک بو آیا کرتی ہے۔

دودھ پیتے بچوں کی حلق میں ورم اور منہ کا آنا۔ بپٹیشیا سے درست ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ بپٹیشیا کی سانس یا منہ میں عفونت موجود ہو۔ بعض وقت حلق کے ورم میں درد حائل نہیں ہوتا ہے۔ غذا کی نالی سکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور سوائے رقیق اشیاء کے اور کوئی چیز نگلی نہیں جا سکتی۔

جگر میں، پتے میں، تلی میں، شکم کی دیواروں میں، آنتوں میں پھوڑے کا سا درد محسوس ہوتا ہے، پیشاب گہرے رنگ کا بدبودار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہیل کا مشاہدہ ہے کہ یہ دوا استقاط حمل میں بڑی مفید ہے۔ بشرطیکہ وہ بری خبر کے سننے سے، روزہ رکھنے سے، راتوں کو جاگنے سے یا مسلسل بخار سے ہو۔ ایسی حالت میں مریضہ شکم میں بچے کا بری طرح سے احساس کیا کرتی ہے۔

اس دوا سے دق کو بھی فائدہ ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس دوا کی علامات پائی جائیں درد کمر ٹانگوں کی کمزوری وغیرہ بھی اس دوا سے دور کی جا سکتی ہے۔ کمر کے درد میں یہ خاص بات ہے، کہ مریض یا تو بستر کو بہت سخت محسوس کرتا ہے یا اس کو درد کمر سخت بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے چوٹ کا سا درد اور عضلات کا سن ہو جانا یہ شروع سے اخیر تک ہر حالت میں پایا جاتا ہے۔

اس دوا کا اثر دیرپا نہیں ہوتا۔ اس لیے پرانی تکالیف میں استعمال نہیں کیا جاتا، سوائے اس وقت کے جب علامات بالکل اس دوا کی ملتی ہوں۔ اس حالت میں بھی اس دوا کی چند خوراکیں ان علامات کو رفع کر دیتی ہیں۔ اور پھر دوسری دوا کی ضرورت محسوس ہوا کرتی ہے۔

ناک کے سامنے توہم جیسے پروں کے جلنے کی بو سے ہو بائیں گلسوئے میں درد دستی، ابکائیاں اور قے معدہ میں خالی پن اور بیٹھنے کا احساس شکم میں داہنے کولہے کے مقام پر اور شکم کے عضلات پر پھوڑے کا سا درد کمزور کر دینے والے بدبودار دست، موسم گرما یا خزاں کی پیچش۔ پیشاب۔ گہرے رنگ کا، مقدار میں کم نکلنا، بدبودار خصیوں کا ورم ان میں کھنچنے کے سے درد، ٹانگوں میں کمزوری۔ بائیں پاؤں میں سوئیاں چبھنے اور سن ہونے کا احساس زیادہ بے حد کمزوری، سن ہونا اور فالج کا خدشہ، موت کی خواہش۔ بے چینی اور مسلسل ہاتھوں کو ملنے کے ساتھ خون کی سمی کیفیتیں بعض نوعی خصوصاً یورپ میں

علامات

دماغ۔ سوچنے کی رغبت کا نہ ہونا۔ بلکہ سوچنے کی طاقت ہی کا سلب ہو جانا۔ دماغ کا کمزور اور پریشان شدہ معلوم ہونا (ایتھوزا، جلسی میم، فاسفورک ایسڈ، سٹاکس) دماغ میں پراگندگی جیسے نشہ پینے سے ہو۔ اپنے دل کو ایک جگہ قائم نہ کر سکنا۔ دل کو قابو میں نہ رکھ سکنا دہشت کی سی حالت۔ جسم کے بکھرے ہونے کا احساس جسم کے ٹکڑوں کو اکٹھا کرنے کے واسطے بستر میں کروٹیں بدلنا۔ جسم کے ٹکڑوں کے اکٹھا نہ ہو سکنے کی وجہ سے بے خوابی غنودگی۔ جواب دیتے

دیتے یا بات کرتے کرتے سو جانا۔ تپ محرقہ، یا تپ محرقہ کی سی حالت۔ ہذیان خصوصاً علامات کے وقت یا مسلسل دماغی طور پر بے حد بے چین۔ لیکن حرکت کرنے کی طاقت نہ ہو۔

سر۔ چکر تمام سر میں یا تمام جسم خصوصاً ٹانگوں اور گھٹنوں میں کمزوری کا احساس۔ سر میں بھاری پن اور پھٹا جانے والا درد (کوتیم، جلسی میم۔ ہائیڈراسٹس) پیشانی میں درد ناک کی جڑ میں دباؤ اور شدت کے ساتھ (کونائٹ، کالی بائکرم) سر کا بڑا اور بھاری محسوس ہونا۔ سر اور چہرے کے سن ہو جانے کے ساتھ جھٹکے۔ دماغ میں چوٹ کا سا درد گدی میں الکا اور چوٹ کا سا درد۔ پیشانی کی جلد کسی ہوئی محسوس ہو جیسے سر کے پیچھے کی جانب سے کھینچ رہی ہے دماغ میں۔ پھوڑے کا سا درد داہنی کنپٹی میں بار بار درد یا دونوں کنپٹیوں میں درد کے دورے دماغ کے نچلے حصہ میں بھاری درد جس کے ساتھ گردن کے عضلات میں لنگڑا پن اور کھنچاؤ ہو۔ ایسا محسوس ہو جیسے سر کی چوٹی اڑ جائے گی

آنکھ۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں چوٹ کا سا درد، ہلانے سے یعنی آنکھیں پھیرنے سے درد کا زیادہ ہونا۔ (ایگنیشیا، برائی اونیا، سمی سی فوگا۔ پولیشوریم پرف) آنکھیں سرخ اور متورم دکھائی دیں آنکھیں سوجی ہوئی محسوس ہوں ان سے کسی قدر پانی بہے اور جلن ہو۔ مزمن آشوب چشم میں روشنی برداشت کر سکنے آنکھیں جلیں مگر ان سے پانی نہ بہے

کان۔ سننے میں دقت دماغی پراگندگی کے ساتھ کانوں میں گرجن ٹائیفائڈ کی کیفیتوں میں مریض بہرہ ہو جائے

چہرہ۔ تمتمایا ہوا، سیاہ، گرم۔ چہرہ پر سیاہی مائل سرخی دہشت کے ساتھ چہرہ پر سرخی اور زردی۔ جبڑے کے عضلات میں سختی اور اکڑن۔ رخساروں میں جلن چہرہ اور تمام سر میں سن ہونے کا احساس، نچلے جبڑے کے جوڑ میں درد گلسوئے متورم۔

ناک۔ ناک سے گاڑھی رطوبت کا آنا۔ ناک کی جڑ میں درد چھینکیں اور احساس جیسے سردی کھا جانے سے ہوتا ہے۔

منہ۔ دانتوں اور ہونٹوں پر میل (الینتھس رسٹاکس) دانتوں میں اور مسوڑھوں میں پھوڑے کا سا درد۔ ان کو انگلی سے دبانے سے کافی مقدار میں خون رسنے زبان زرد۔ زبان کی جڑ میں سفیدی اور زبان کی بلندیاں سرخی مائل پھر بیچ میں زردی مائل ٹیالی کنارے سیاہی مائل سرخ چمکدار۔ خشک۔ درمیان میں ٹیالی (ایلیم) پھٹی ہوئی زخمی (ایپس، آرسنک، رسٹاکس) چلاگنے پر خشک جلی ہوئی محسوس ہوتی ہے تھوک زیادہ کچھ لیسدار سا بیزہ گالوں کے اندر متعفن زخم زیادہ تھوک کے ساتھ (مرک، نائٹرک ایسڈ) منہ اور زبان کا بخاروں میں بہت خشک ہو جانا۔ ذائقہ، آرسنک، برائی اونیا، سانس بدبودار متعفن آرنیکا، ہیپر سلف، آئیوڈیم، کریازوٹ نائٹرک ایسڈ، پلساٹیلا)۔ منہ کا ذائقہ بدمزہ یا کڑوا (لوریکس برائی اونیا، ہیپر سلف، مکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر)

حلق۔ حلق میں سکڑن کا احساس۔ نگلنے کی بار بار کوشش کرنا (بیلاڈونا، آرسنک۔ ہیوسمس) غدودوں کی سرخی اور تالو میں سرخی۔ تالو پر ورم اور سرخی کی وجہ سے بار بار نگلنے کی رغبت جس سے زبان کی جڑ میں درد ہو کے زفائی گولا کا نہ حلق، سیاہی مائل سرخی (ناجا) سیاہ بدبودار زخم (میوریٹک ایسڈ) غدود اندرونی اور بیرونی متورم بغیر درد کے۔ حد درجہ کی کمزوری کے ساتھ خناق وغیرہ رقیق اشیاء بھی ابکائیاں پیدا کریں۔

معدہ۔ معدہ کے بیٹھنے کا احساس (سمی سی فوگا۔ ہائیڈراسٹس۔ اگنیشیا، سلفر) تپ محرقہ کے بعد معدہ میں

درد اور پریشانی. بھوک کا نہ رہنا. متلی. پانی کی مسلسل خواہش. معدے میں دباؤ. کافی مقدار میں ڈکاریں احساس جیسے قے ہوگی لیکن متلی نہیں ہوتی. بائیں گردے میں اور ناف کی بائیں جانب شدید گولی لگنے کے سے دردوں کے ساتھ شام کے وقت معدہ میں اینٹھن. نرم معدہ میں مسلسل سوزش بے چینی.

شکم. جگر میں درد. جگر سے پتے کے مقام تک درد. درد کی وجہ سے چل نہ سکنا. پتے میں مسلسل درد (بربرس)، تپ محرقہ میں داہنی طرف کی آنت میں چھونے سے درد پیٹ میں نفخ درد بعد ازاں اور اینیا، چائنا کیپسیکم) پیٹ میں گڑگڑاہٹ (لائیکوپوڈیم) دبلنے سے شکم کی دیواروں میں درد. ناف کے مقام میں بے چینی اور درد آنتوں میں تیر اور گولی کے سے درد. بائیں ٹکھری کے غدود متورم جن میں چلنے سے درد ہو

پاخانہ اور مبرز. بار بار چھوٹے پتلے سیاہ بدبودار اور تیز سوزش پیدا کرنے والے دست (آرسنک) سخت تعفن اور کمزوری پیدا کرنے والے دست (آرسنک) دست لیٹی کے سے، بہت آؤں ملے مگر بغیر درد کے سیاہی مائل مٹیالی آؤں کے ساتھ خون کے دست جن میں مروڑ ہوا کرتا ہے (آرسنک) صبح کے وقت دست (ایلو، پوڈوفائلم، ریومکس، سلفر) قبض شکم میں نفخ کے ساتھ. دن اور رات متعفن دست بچہ صرف دودھ ہی ہضم نہ کرے. موسم گرما یا خزاں میں پیچش جن کے ساتھ بے حد کمزوری ہو.

مثانہ. پیشاب کرتے وقت جلن (اکونائٹ، آرسنک، کینتھرس) پیشاب کم. گہرے رنگ کا (اکونائٹ) بائیں گردے کے مقام میں گولی لگنے کے سے درد

آلات تناسل زنانہ. دماغی پریشانیوں سے صدمات سے راتوں کو جاگنے سے یا مسلسل ہونے والے موسمی بخاروں سے اسقاط حمل کا خدشہ. حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں زیادہ. نفاس تیز سوزش پیدا کرنے والا اور بدبودار بے حد کمزوری کے ساتھ عفونتی بخار ٹائیفائڈ کی سی علامات کے ساتھ.

آلات تنفس. سانس کی تکلیف کی وجہ سے جاگ جانا پھیپھڑے سکڑے ہوتے محسوس ہوں، اور تازی ہوا کی خواہش (آرسنک، کاربوویج، سلفر) داہنے پھیپھڑے میں درد. سینہ میں تنگی اور سکڑن چھ بجے شام تنفس میں تنگی کھانسی کے ساتھ. داہنے پھیپھڑے میں پھوڑے کا سا درد چیسکیں لیٹ جانے پر تنفس میں دقت جس کے لیئے اٹھ کر بیٹھنا پڑے. سونے سے ڈرے مبادا کہ دم گھٹ جائے حلق میں سرسراہٹ جس سے کھانسی پیدا ہو

نبض. پہلے تیز مگر بعد میں بہت سست قلب کی ضربات تیز.

پیٹھ اور گردن. گردن کے پٹھوں میں سختی کمر اور چوتڑ میں درد جیسے زیادہ دیر تک جھکے رہنے سے ہوتا ہے. یہ درد بہت جلد چوتڑوں اور داہنی ٹانگ میں پھیل جاتا ہے. گردن اس قدر تھکی ہوئی کہ مریض کسی وضع میں بھی اسے آسانی سے نہ رکھ سکے. کمر کا درد جس کی زیادتی چلنے سے ہو مریض محسوس کرے جیسے لکڑی کے تختے پر سو رہا ہے. بستر سخت محسوس ہو اس لیئے اکثر کروٹیں بدلے.

اعضاء. بازوؤں اور ٹانگوں میں کھینچنے والا درد، اعضاء میں درد. بائیں ہاتھ اور بازو کا سن ہو جانا. کانٹے چبھنے کے احساس کے ساتھ نیز بائیں پاؤں کا بھی سن ہو جانا. بائیں کندھے میں درد جو نیچے بازو کو جائے کندھوں اور سینے کے قریب پھوڑے کے سے درد اور اکڑن کا احساس. ہاتھ لمبے محسوس ہوں اور کانپیں

رانوں کے سامنے والے حصے میں پھوڑے کا کھا سا جس کی زیادتی تھوڑی دیر بیٹھنے سے ہو چوتڑوں اور پنڈلیوں میں کھنچن پنڈلیوں میں اینٹھن.

مخصوص خواص. بے چینی. ایک جگہ چپ چاپ آرام سے نہ رہ سکتا ہے، ہر وقت حرکت کرتے رہنا (اکونائٹ، آرسنک، رسٹاکس) حد سے زیادہ سستی لیٹ جانے کو طبیعت چاہتی ہے. تمام جسم میں تھکاوٹ چوٹ کا سا درد (آرنیکا، چائنا) سخت کمزوری اور ٹیکی جیسے لمبی بیماری کے بعد ہو جاتی ہے دماغی اور جسمانی کمزوری دماغی اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے محنت کی ناقابلیت ٹانگوں میں حد سے زیادہ کمزوری، تمام جسم پر بھاری پن. رطوبتوں کے پھٹ جانے کی رغبت. جھلی جھلیوں میں خصوصاً منہ میں زخم رطوبتوں اور سانس میں تعفن تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد اور تھکاوٹ (آرنیکا، رسٹا) سخت تختہ پر لیٹے ہونے کا احساس. غنودگی. سوال کا جواب دیتے دیتے غافل ہو جانا. بستر سخت محسوس ہونے کی وجہ سے بار بار کروٹیں بدلنا. اور اسی وجہ سے جسم میں چوٹ کے سے درد کا احساس (آرنیکا) تمام جسم میں ناقابل بیان تکلیف کا احساس درد اور سن ہونے کا احساس خصوصاً بائیں طرف.

اعضاء. کھلی ہوا میں جانے سے سردی کا احساس پیٹھ اور ٹانگوں پر سردی. تمام جسم پر گرمی اور خشکی اور کبھی کبھی سردی زیادہ تر پیٹھ کے اوپر اور نیچے تپ محرقہ اور دیگر بخار جن میں دماغ ماؤف ہو جائے.

بخار. تپ محرقہ کے آغاز میں جب کہ اس کی مخصوص اعصابی علامات موجود ہوں اس کو استعمال کرنا چاہیئے ایسی حالت میں یہ پسینہ لا کر مریض کو آرام پہونچاتی ہے. مسافت یا دیگر ان حالات میں جہاں وضع حمل کے وقت سے پیدا شدہ بخار جن میں مریضہ کو اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی گئی ہو یا غذا ٹھیک طور پر بہم نہ پہونچائی گئی ہو. اعضاء گرم محسوس ہوں سوائے پاؤں کے جو ٹھنڈے ہوں تین بجے صبح جاگنے کے ساتھ تھکاوٹ کے دورے اس احساس کے ساتھ جیسے پسینہ آئیگا. تپ دق میں یہ خصوصاً مفید ہے جب کہ بخار تین بجے صبح ہو. پسینہ ہو جھنگر [illegible] سے شروع ہو کر تمام جسم پر پھیل جائے.

نیند. ہذیان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے سو جانا (ہیوسمس، آرنیکا) دو تین بجے پچھلی رات تک آرام سے سونا مگر بعد میں بے چینی. غنودگی، تھکاوٹ. آدھی آنکھیں کھول کر سونا منہ بے چین. پریشان کن خوابوں کے ساتھ. محسوس کرے کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں. اور ان کو اکٹھا کرنے کے وہم میں سو نہ سکے مسلسل بے خوابی لیکن مریض چپ چاپ پڑا رہے

جلد. جلد میں جلن اور گرمی (آرسنک) پتی یا خسرہ کے ایسے دانے (اکونائٹ، انٹم کروڈم، کالی فیا، پلساٹیلا) نیلے داغ تمام جسم پر تمام جلد پر جلن زیادہ تر چہرے پر بدبودار زخم غنودگی ہلکے ہذیان، اور کمزوری کے ساتھ

کمی اور زیادتی. جاگنے پر چلنے سے، کھلی ہوا میں ٹھنڈی ہوا میں خزاں یا گرم موسم میں تکلیفات بڑھتی ہیں.

طاقت. مدر ٹنکچر سے نمبر [illegible] تک.

بر ، سوتپ محرقہ میں بہتر کام کرتا ہے ۔ (مصنف)

تعلق ۔ مقابلہ کرو ۔

آرنیکا ، آرسنک ، برائی اونیا ، جلسی میم (اعصابی تحریک میں ، چہرہ تمتمانے میں ، غنودگی میں اور عضلات کے درد میں) گنیشیا ، نکس موسکیٹا ، لیکیسس ، میوریٹک ایسڈ اور نائٹرک ایسڈ ۔

(تپ محرقہ میں)

نکس وامیکا ، ریپیم ، رسٹاکس

بر ، درد آرسنک کے بعد اچھا کام کرتی ہے ۔

اس دوا کے بعد ٹربنتھا ، نائٹرک ایسڈ ، ہے میس اچھی طرح کام کرتے ہیں ۔

گنیشیا اس سے بہت ملتا جلتا ہے ۔

سلیسیا کا مریض سوائے رقیق اشیاء کے کچھ نہیں نگل سکتا مگر اس کو دودھ سے نفرت ہوتی ہے ۔ بپٹیشیا کی طرح جبکہ بپٹیشیا کے مریض کو دودھ سے نفرت نہیں ہوتی ۔

Baptisia Confusa Acetica

بپٹیشیا کنفیوسا ایسی ٹیکا

NATURAL ORDER : Leguminosae
SYNONYMS : Astralian Baptisia.
[illegible]erum of [illegible] and leaves.

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۶۷ پر بے مریڈتھ نے بپٹیشیا کنفیوسا ایسی ٹیکا سے تجربات [illegible] ہیں ۔ اس دوا کی انہوں نے اپنے اوپر آزمائش کی ، وہ لکھتے ہیں کہ ۔ اس دوا سے سر کے [illegible] بینائی میں کمزوری ۔ چائے پینے کے بعد تپ دق کے مریضوں کی طرح چہرہ تمتماتا ، نیز [illegible] کی طرف [illegible] لمبی محسوس ہوتی تھی ۔ پہلے داہنا جبڑا بعد میں دونوں اکڑن ہوگئی اور جبڑے جوڑوں کے [illegible] پر درد کرنے لگے ۔ بائیں طرف کا عرق النساء پیدا ہوگیا ۔ بھوک اور دماغی کام کرنے کی قابلیت بڑھ گئی ۔ نیند پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہونے لگی مگر سب سے عجیب بات جو اس دوا سے پیدا ہوئی ۔ وہ یہ تھی کہ مجھے ایک قسم کی پریشانی اور شکم کے بائیں جانب درد کئی ماہ سے تھا ۔ شکم میں ابھار ہوجایا کرتا تھا ۔ اور ابھار کی وجہ سے سانس میں رکاوٹ پڑتی تھی اور مجھے بالکل سیدھا کھڑے ہوجانا پڑتا تھا ۔ یہ حالت آدھی رات تک رہتی تھی ۔ کھانے سے اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ تھی ۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ تکلیف تلی کے مقام میں یا تلی کے نیچے [illegible] ہے ۔ بپٹیشیا ٹنکٹورا مختلف طاقتوں میں استعمال کیا گیا ۔ اس سے عارضی فائدہ ہوا مگر بپٹیشیا کنفیوسا ایسی ٹیکا کی آزمائش [illegible] یہ درد بالکل غائب ہوگیا ۔ اور پھر کبھی نہیں ہوا ۔

اس دوا کا تعلق بپٹیشیا ٹنکٹوریا سے پایا جاتا ہے ، کیونکہ اس دوا سے ایک تپ محرقہ کا مریض صحتیاب ہوا جبکہ بپٹیشیا ٹنکٹوریا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکا ۔ تنفس میں دقت جس کی وجہ سے اٹھ کر سیدھا بیٹھنا پڑے ۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر اور چھوٹی طاقتیں ۔

Badiaga

بڈیاگا

NATURAL ORDER : Spongiae.
SYNONYMS : Freshwater sponge.
PARTS USED : The dried Pulverised sponge;
TRITURATION : 1x and higher.

دریائی اسفنج

یہ دریائی اسپنج روس میں عام دوا ہے ، اور روس میں ہی اس کا استعمال بہت کیا جا رہا ہے ۔ اس دوا میں تھکاوٹ اور جسم میں چوٹ کا سا درد بہت نمایاں ہے ۔ اس میں عجیب علامات یہ پائی جاتی ہیں ۔

درد سر آنکھوں کے ڈھیلوں کے پچھلی طرف درد کے ساتھ یہ درد دو بجے بعد دوپہر سے سات بجے شام تک رہتا ہے ۔ اور حرکت کرنے سے بڑھتا ہے ، چاند پر شدت کا درد ۔ اس درد کو رات کے وقت آرام ہوجاتا ہے ، مگر دوسرے روز صبح ناشتہ کرنے کے بعد پھر شروع ہوجاتا ہے ۔ ڈاکٹر بیجلے نے ایک عورت کو جس کے کئی مہینہ سے داہنی آنکھ کے ڈھیلے میں شدید درد تھا ۔ جو ڈھیلے سے آنکھ پر اور کنپٹی میں آجاتا تھا ۔ اس دوا سے صحتیاب کیا ۔ بڈیاگا میں سر کی کھوپڑی میں خشکی ۔ خارش ۔ خارش کے تر دانے اور بیڑی بھی پائی جاتی ہے ۔

یہ دوا خنازیر میں خصوصاً اس وقت استعمال ہوتی ہے ۔ جب غدود متورم ہوچکے ہوں ۔ نیز خنازیری مزاج مریضوں کے آشوب چشم کے واسطے بہت مفید معلوم ہوتی ہے ۔

نزلہ نتھنوں سے پانی کی دھار کی طرح بہتا ہے ، شام کے وقت اور بعد دوپہر اس میں زیادتی ہوتی ہے ۔ چھینکیں بھی ہوا کرتی ہیں ۔ بائیں رخسار اور رخسار کی ہڈی کو ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے جگر میں معدے میں کندھوں کی ہڈیوں کے نیچے ۔ پیشاب کی نالی میں اور سینہ میں جلانے لگنے کا سا درد ہوتا ہے

یہ دوا آتشک کی گلٹیوں کے واسطے اور اس آتشک کے واسطے جس کے زخموں کو جلا کر دبا دیا گیا ہو بہت مفید ہے ۔ چھوٹے بچوں کی آتشک میں بھی کار آمد ہے ۔ پستانوں کے آکڑ میں اس دوا سے نمایاں فائدہ

حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس دوا میں کھانسی بھی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے زکام میں زیادتی ہو جاتی ہے اور چھینکیں آتی ہیں نیز کالی کھانسی میں بہت مفید ہے۔ اگر کھانسی کے وقت لیسدار بلغم کے چھوٹے چھوٹے اجزا منہ سے اڑتے ہوں۔ یہ کھانسی حلق میں سرسراہٹ سے ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حلق میں شکر کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھرے ہوئے ہیں۔ اس کھانسی کو گرم مکان میں آرام ہوتا ہے۔

داہنی طرف لیٹنے سے دھڑکن۔ خوشی کے جذبات سے دھڑکن۔ ٹانگوں کے عضلات میں چوٹ کا سا درد چلتے وقت پاؤں کے انگوٹھے اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں۔ جیسے ان کے ریشوں میں فالج ہو گیا ہو۔ بائیں پڈی کے پچھلی جانب تیز ڈنک کا سا درد جس کی ذرا سے دباؤ سے زیادتی ہوتی ہے۔ پرانے بائی کے دردوں کی ٹھنڈی ہوا میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

دردِ سر آنکھوں میں ورم کے ساتھ۔ آنکھ کے ڈھیلے میں درد جو سر تک جاتے۔ عضلات اور جوڑ بندوں میں پھوڑے کا سا درد جس کی زیادتی حرکت اور کپڑوں کی رگڑ سے ہو اور سردی سے بیحد ذکی الحس ہو۔ عام فالج۔ داہنی ایڑی کی پشت میں تیز ڈنگ لگنے کے سے درد۔ ٹانگوں میں سخت ورم۔

یہ دوا گھوڑوں کے پاؤں پر زخموں اور سموں کی چوٹ کے واسطے لاثانی ہے۔

علامات

دماغ۔ خوشی کے جذبات سے دھڑکن۔ باوجود دردِ سر کے دماغ اچھی طرح کام کرتا ہے۔

سر۔ دردِ سر دس بجے بعد دوپہر شروع ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ آنکھوں کے ڈھیلوں کے پچھلی جانب اور کنپٹیوں میں درد ہوتا ہے۔ دن کے وقت سر میں کم و بیش درد، آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد کے ساتھ (سمی سی فوگا، سپائی جیلیا) زیادہ تر بائیں ڈھیلے میں زیادہ تر ایک بجے بعد دوپہر سے سات بجے شام تک ڈھیلوں اور کنپٹیوں میں درد یا ڈھیلوں سے کنپٹیوں تک درد۔ سر میں خشک پپڑی کو چھونے سے پھوڑے کا سا درد۔ پیشانی پر خشک کھجلی کے دانوں کے ساتھ دردِ سر آنکھوں میں ورم کے ساتھ۔ دردِ سر جس کی زیادتی آنکھوں کی حرکت سے ہو۔ سر کی چوٹی پر شدید درد جو ہر روز ایک جیسا رہے۔ جس میں کمی رات کے وقت سونے کے بعد ہو لیکن ناشتہ کے وقت پھر جاری ہو جائے۔

آنکھ۔ پپوٹوں کے کنارے نیلگوں ارغوانی۔ اور آنکھوں کے نیچے سیاہی سی۔ خنازیری مزاج کے مریضوں کا آشوبِ چشم (کونجنکٹیوائٹس، سلفر) بائیں آنکھ کے ڈھیلے میں اور کنپٹی میں شدید درد۔ دردِ سر کا ڈھیلوں تک پہنچنا (سمی سی فوگا، سپائی جیلیا) بائیں ڈھیلے میں پھوڑے کا سا درد یہاں تک کہ آنکھ بند کرنے سے بھی درد ہوتا ہے۔ دائیں آنکھ کے ڈھیلے میں وقتی اعصابی درد بائیں آنکھ کے اوپری پپوٹے میں پھڑکن آنکھ کے ڈھیلے میں لگاتار پھوڑے کا سا درد۔ جو تین بجے بعد دوپہر آئے۔

کان۔ کانوں میں ہلکے دھماکے سے سنائی دیتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دور گولے چل رہے ہیں۔

یہ عام طور پر دوپہر کے بعد ہوتا ہے۔

ناک۔ پتلے زکام کی زیادتی زیادہ تر بائیں نتھنے سے چھینکوں کے ساتھ۔ زکام کی زیادتی بعد دوپہر اور شام کو ہوتی ہے۔

چہرہ۔ پیشانی پر کھجلی کے خشک دانے۔ چہرہ کا رنگ پیلا یا سیسہ کا سا۔ جبڑوں کے جوڑوں میں سختی اور اکڑن۔ بایاں رخسارہ اور اس کی ہڈی چھونے سے درد کرے۔

منہ۔ منہ اور سانس میں گرمی اور حدت پیاس کی زیادتی کے ساتھ۔ پانی کا زیادہ مقدار میں اور دیر کے بعد پینا (برائی اونیا) منہ اور زبان پر چھلے ہونے کا احساس۔

حلق۔ صبح لیسدار خون آمیز بلغم کی گولیوں کا کھنکھارنا۔ حلق متورم اور حلق میں پھوڑے کا سا درد جس کی زیادتی ٹھوس اشیاء نگلنے سے ہو۔ غدود سرخ اور متورم۔

معدہ۔ معدہ میں بوجھ، متلی اور گڑگڑاہٹ۔ معدہ میں آٹھ بجے صبح جالے لگنے کا سا درد جو پیٹھ کی گریوں کو داہنے کندھے کی ہڈیوں میں جائے اور پھیپھڑے کی جھلی کے درد میں ختم ہو۔

شکم۔ کھبریوں کے غدود متورم اور سخت۔ کھبریوں میں آتشک کی گلٹیاں، آنتوں کی نزلاوی کیفیت قبض یا بواسیر۔

آلاتِ تناسل مردانہ۔ آتشک کے زخم جن کو جلا کر آتشک کو دبا دیا گیا ہو۔ آتشک کی گلٹیوں اور غدودوں کی سختی۔ بچوں کا آتشک۔

آلاتِ تناسل زنانہ۔ پستانوں کا کینسر۔ سیلانِ خون جس کی زیادتی رات کے وقت ہو اور جس کے ساتھ سر کے بڑے ہونے کا احساس ہو۔

آلاتِ تنفس۔ کبھی کبھی سخت کھانسی کے دورے۔ کھانستے وقت پھیپھڑوں کی نالیوں سے لیسدار بلغم کا منہ سے اڑنا۔ یہ کھانسی حنجرے میں سرسراہٹ سے پیدا ہوتی ہے اس کھانسی کو گرم کمرے میں آرام ہوتا ہے۔ کھانسی سے چھینکیں اور پتلا زکام پیدا ہوتا ہے۔ داہنی طرف سینہ میں درد پھیپھڑوں کی جھلیوں میں رگڑ کرنے سے یا لمبی سانس لینے سے درد۔ ٹائیفائڈ نمونیہ (ذات الجنب، ذات الریہ) داہنی طرف سینہ میں سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ داہنی کروٹ لینے سے نیند میں دم گھٹنے والے دورے۔ مریض کو دم گھٹنے کی وجہ سے فوراً کروٹ بدلنی پڑتی ہے حنجرے میں سرسراہٹ (جیسے شکر گھل رہی ہے) سے پیدا شدہ کھانسی بخار کا ہی دم کے سے تنفس کے ساتھ۔

قلب۔ اچانک کسی خیال سے یا کسی جذبہ سے دھڑکن داہنی کروٹ لیٹنے سے دھڑکن سینہ میں اور گردن تک سنی جا سکتی ہے۔

پیٹھ اور گردن۔ بہت اکڑن (رسٹاکس، جیلیڈونیم) گردن میں پھوڑے کا سا درد اور سوئیوں کا چبھنا جس کی زیادتی سر کو آگے پیچھے کرنے سے ہوتی ہے۔ چہرہ، گردن اور حلق کے غدودوں میں خنازیری ورم بعض غدود مرغی کے انڈے کے برابر بڑھ جاتے ہیں۔ بعض بہتے ہیں اور بعض سخت ہو جاتے ہیں

کندھے کے داہنی جانب اور نیچے شدید بھالے لگنے اور سوئیاں چبھنے کا سا درد جس کی کندھوں کے ہلانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ پیٹھ کے عضلات اور جلد میں پھوڑے کا سا درد جیسے کوٹے پیٹے گئے ہوں۔

مخصوص خواص۔ تمام جسم کے عضلات، جوڑ بندوں میں پھوڑے کا سا درد۔ گوشت میں چھونے سے بلکہ کپڑوں کے وزن سے پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد۔ یا چوٹ کا سا درد (آرنیکا۔ روٹا)

ہاتھ اور پاؤں۔ ہتھیلیوں میں گرمی اور خشکی۔ پنڈلی کے سامنے والی ہڈی میں سخت اور چھوٹی گلٹیاں ٹانگوں پر ورم۔ ٹانگوں کے عضلات میں پھوڑے کا سا درد۔ اعضاء میں رات کے وقت بھالے لگنے کا سا درد۔ پاؤں کے پسینے کا رک جانا۔ چلتے وقت انگوٹھوں کا اندر کی طرف مڑ جانا۔ گھوڑوں کے پاؤں میں زخم۔ گھوڑوں کے سموں کی چوٹ۔

جلد۔ جلد کو چھونے سے پھوڑے کا سا درد۔ چوٹوں کے بعد مٹیالے یا نیلے نشان۔ پیشانی اور سر میں کھجلی کے خشک دانے خارجی طور پر لگانے سے دبے ہوئے ابھاروں کو پھر سطح جسم پر لاتا ہے چھائیاں۔

نیند۔ رات کے وقت بے چینی جسم میں درد کی وجہ سے کروٹیں بدلنا تین چار بجے صبح نیند کا اچاٹ ہو جانا اور پاؤں کی پنڈلیوں میں اینٹھن

کمی اور زیادتی۔ علامات آندھی پانی میں۔ بعد دوپہر۔ دبانے سے بڑھتی ہیں۔ عام طور گرم کمرے میں خصوصاً کھانسی کے دوروں کو آرام ہوتا ہے درد سر کو نیند کے بعد رات کے وقت آرام ہو جاتا ہے۔ پرانے بائی کے درد پنجوں سے خصوصاً ٹھنڈی ہوا سے کم ہو جاتے ہیں۔ دھڑکن داہنی جانب لیٹنے سے بڑھتی ہے،

طاقت۔ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک نیز ۳۰ بھی اور نمبر ۲۰۰ بھی بہت کارآمد ہوتا ہے۔

تعلق۔ مقابلہ کرو

سینیجا۔ سینیگا کھانسی چھینکوں کے آنے سے پیدا ہوتی ہے، سینیگا کی یہ علامات بڑیاگا کے برعکس ہے، گرنڈیلیا (نیند آ جانے سے سانس کا رک جانا۔ سینیجا (کھانسی بہت چھینکوں کے ساتھ) کالی کارب بلغم کا منہ سے اڑنا) کلکیریا سلف (غدودوں میں سختی) کاربوانیملس (گلٹیوں میں سختی۔ آتشک کی گلٹیاں) سسٹس (عنا ازیرا) کلیمیٹس، ہیپر سلف، ایوڈیم، کالی ایوڈائڈ، لیکیس، مرک، مرک آئڈ، نائٹرک ایسڈ، سلیشیا، سلفر، بڑیاگا کے بعد لیکیس اچھا کام کرتا ہے، سلفر آیوڈیم اور مرک کا معاون ہے۔

Brachyglottis Repens

براکائی گلوٹس ریپنز

NATURAL ORDER : Compositae.
SYNONYMS : Brachyglottis Forsteri. Puka Puka.
PARTS USED : Leaves and flowers.

اس دوا کی آزمائش ڈاکٹری۔ ایل فیشر نے کی تھی نیوزی لینڈ کے باشندے اس کے پتوں کو پرانے زخموں اور پھوڑوں پر باندھا کرتے ہیں۔

جو گھوڑے اس کے چھوٹے چھوٹے پودے گھاس میں کھا جاتے ہیں۔ ان کی ریڑھ کمزور ہو جاتی ہے اور پچھلی ٹانگوں میں بالکل ہی طاقت نہیں رہتی اس پودے سے سستی کمزوری اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے آزمائش کے وقت بہت سی علامات برآمد ہوئیں۔ مگر ان میں سے چند کا تجربہ بیماروں پر کیا گیا۔ اور جن علامات کی پورے طور پر آزمائش کی جا چکی ہے، وہ یہ ہیں۔ پیشاب کے واسطے بھاگنا۔ مثانہ کی گردن میں درد پیشاب کرنے کے بعد خانہ میں۔ پیشاب کی نالی میں درد اور عضو میں ڈنک لگنے کا سا درد۔ اس سے پیلے رنگ کا پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ وزن نمناسبہ کم ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں البیومن ملا ہوتا ہے۔ گردوں میں ورم سینہ میں تنگی کا احساس۔ کانوں اور داہنے خصیۃ الرحم میں درد کے ساتھ اس دوا سے درست ہوا ہے کمر میں اور اعضاء میں درد بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے، مریض کو سردی ہر دم ستاتی ہے۔

سردی لگ جانے سے یا بہت ٹھنڈی اشیاء کھانے سے پیدا شدہ درد شکم اور قبض۔ کانوں اور نتھنوں میں خارش گردے میں درد۔ سینہ میں تنگی محرودوں کا رعشہ

سر۔ سر میں پراگندگی۔ پیشانی میں درد۔ چکر اور چہرہ کا تمتمانا۔ سر کے بائیں جانب پیشانی میں داہنے کان کے گرد۔ ٹیکن جو داہنے کان سے آنکھوں میں اور پھر گردن کو جاتی ہے، چہرہ میں اور سر میں شدت کا درد جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی کھوپڑی میں سکڑن اور سردی کا احساس۔ تمام سر میں پھوڑے کا سا درد۔ اور گردن میں اکڑن

کان۔ کانوں میں سرسراہٹ۔ خارش اور کانٹوں کا چبھنا۔ داہنے کان کے گرد ہوتی ہوئی۔ آنکھوں میں حلق میں اور گردن میں ٹیکن۔

ناک۔ نتھنوں میں پھوڑے کا سا درد۔ ناک میں خارش اور تحریک۔

چہرہ۔ چہرے کے بائیں جانب تشنج۔ چہرے کا تمتمانا۔ بائیں طرف چہرے میں درد۔ داہنے رخسار کی ہڈی کے اوپری حصہ میں پھوڑے کا سا درد۔

حلق۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد اور تھیلن۔ نگلنے سے تکلیف کا بڑھنا۔

منہ۔ زبان میں درد اور زبان کا سن ہو جانا۔ منہ میں گرمی۔

معدہ۔ متلی۔ پھڑکن، شام کو چائے پینے کے بعد معدہ کے داہنی جانب پھوڑے کا سا درد اور ٹیکن

شکم۔ شکم میں پھڑکن کا احساس۔ بائیں کوکھری میں ٹیکن۔ کسی چیز کے ادھر ادھر پھرنے کا احساس خصیۃ الرحم کے مقام میں پھڑکن۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ کی بے سود حاجت پاخانہ خشک گولیوں کی طرح۔ پاخانہ کے وقت مبرز میں پھوڑے کا سا درد۔

مثانہ ۔ مثانہ کی گردن میں بوجھ اور پھوڑے کا سا درد۔ پیشاب کرتے سے مثانہ میں درد اور پیشاب کی نالی میں پھوڑے کا سا درد اور اس امر کا احساس کہ پیشاب روکا نہیں جا سکتا۔ پیشاب کرنے سے پہلے آنتوں میں درد اور پیشاب کی زیادتی پیشاب میں آؤں اور البیومن۔ عضو میں تپکن اور پیشاب کی حاجت۔ پیشاب میں اپی تھیلیم اور کاسٹس کے ریشے۔

آلات تنفس ۔ سانس میں تنگی۔ گہرا سرد آہ بھرنے سے یہ تنگی درد ہو جاتی ہے۔

سینہ ۔ سینہ کی سامنے والی ہڈی میں تپکن۔ درد سینہ سے دل کے مقام میں منتقل ہوتے ہیں۔

پیٹھ ۔ کمر میں درد۔ داہنے کندھے کی ہڈی کے نیچے کاٹنے والا درد۔ پیٹھ کی داہنی جانب تپکن کا احساس جیسے تمام پیٹھ پیچھے کی جانب سکڑ جائے گی۔

اعضاء ۔ کمزوری، تھکاوٹ۔ لکھتے وقت انگلیوں میں انگوٹھوں میں اور کلائیوں میں تشنج اور اینٹھن لکھتے وقت ہاتھ کا کانپنا۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق ۔ ایپس (پیشاب کی نالی میں پھوڑے کا سا اور ڈنگ لگنے کا سا درد) آرنیکا (جسم میں چوٹ کا سا درد اور پھوڑے کا سا درد) بوروشا (پیشاب میں البیومن) ہیلونائس (پیشاب میں البیومن) مرک کار (پیشاب کی بار بار حاجت اور پیشاب میں البیومن) نکس وامیکا (پیشاب اور پاخانہ کی بار بار حاجت) اوپیم (قبض، پاخانہ گولیوں کی طرح پیشاب کرتے وقت درد۔ پیشاب میں البیومن)

Bryonia Alba

برائی اونیا

NATURAL ORDER : Cucurbitacae.
SYNONYMS : White Bryony.
PARTS USED : Root before flowering.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ہر ایک دوا کے اندر ایک خاص وصف اور خاص قسم کی تاثیر ہوا کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی تفریق دوسری اسی قسم کی دواؤں سے کی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک قسم کی تکالیف میں اگر ایک دوا کام آتی ہے تو وہی دوا دوسری قسم کی تکالیف میں کام نہیں دے سکتی، ٹھیک یہی حالت انسانی طبیعت کی واقع ہوئی ہے دنیا میں کوئی دو انسان قدرت نے بالکل یکساں پیدا نہیں کئے اور نہ دو بیماروں میں ایک ہی قسم کی باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا یعنی خواص الادویہ کو سمجھنے اور استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک دوا کی خاص خاص صفات پر غور کیا جائے اور اسی قسم کی دوسری ادویہ سے اس کا مقابلہ اور تفریق ذہن نشین کی جائے یہی تفریق ہی معالج کو بہترین معالج بناتی ہے اور اگر مرض علاج کے قابل ہو تو پہلے ہی نسخہ میں معالج مریض اور اس کے لواحقین کا مسیحا بن جاتا ہے۔ میں نے فلاسفی میں اچھی طرح سے واضح کر دیا ہے کہ خواص الادویہ کے یاد کرنے

اور سمجھنے کا طریقہ کیا ہے۔ اور کن کن باتوں پر غور کرنا چاہیئے۔ بعض دوائیں ایسی ہیں۔ جن کی تکالیف آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ اور پھر اپنے پورے مدارج طے کر کے آہستہ آہستہ کم ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے بعض دوائیں ایسی ہیں۔ جن کی تکالیف بڑی شدت اور تیزی کے ساتھ ایک دم مریض کو آ دباتی ہیں اور کچھ عرصہ تک اتنی ہی تیزی اور شدت پر قائم رہ کر ایک دم رفع ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا کوئی بھی نشان باقی نہیں رہتا یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کبھی کوئی تکلیف ہوئی بھی تھی یا نہیں۔ ہم اگنیشیا میں دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے تکالیف خلاف قیاس ہوا کرتی ہیں۔ اور کسی طرح سے ان تکالیف کا ظہور ہوتا ہے اور نیز ایکونائٹ میں تکالیف کس قدر شدت سے ہوتی ہیں اور بیلاڈونا میں کس قدر تیزی مگر جب ہم برائی اونیا کو بغور دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ برائی اونیا کی تکالیف بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ یعنی نئی تکالیف بھی پیدا ہونے میں وقت صرف ہوتا ہے، اس کی تکالیف مسلسل ہوا کرتی ہیں۔ بہت کم نوبتی ہوتی ہیں۔ یہ تکالیف شدت میں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ایکونائٹ کی طرح شروع ہی سے شدت نہیں ہوتی اور نہ بیلاڈونا کی طرح تیزی ہوتی ہے اور مسلسل بخار یا بائی کے دردوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ پہلے ایک جوڑ مبتلا ہوتا ہے۔ بعد میں دوسرا اور اسی طرح تمام جسم میں شدت کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے اندر ورم تمام جسم میں اور اعضاء میں پایا جاتا ہے۔ مگر یہ ورم صرف اندرونی جھلیوں اور سفید ریشوں جوڑ بندوں اور اعصابی جھلیوں تک محدود ہوا کرتا ہے۔

شروع ہی سے برائی اونیا کے خاص نشانات موجود ہوتے ہیں۔ اور انسان کو اچھی طرح سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ برائی اونیا کی تکالیف جسم پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ ایسی تکالیف کو مریض بہت دن کے بعد محسوس کرنی شروع کرتا ہے۔ گو پہلے وہ اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے سستی اور تھکاوٹ اس کے جسم میں اثر کرتی ہے۔ نہ تو وہ بات کرنا چاہتا ہے۔

اور نہ حرکت مگر پھر بھی جسمانی تکلیف اس کو کچھ بھی نہیں ہوا کرتی یہ حالت اس کی کچھ دنوں رہتی ہے۔ پھر تمام جسم پر درد ادھر ادھر محسوس ہوتا ہے اور ذرا سی حرکت سے بھی اس کا درد بڑھ جاتا ہے آخر کار اس کو لگاتار اور مسلسل درد شروع ہو جاتا ہے۔ ماؤف حصص گرم ہو جاتے ہیں۔ سوج جاتے ہیں۔ اور آخر کار بائی کے درد مریض کو بستر پر گرا دیتے ہیں۔ تکالیف سردی لگ جانے سے شروع ہوتی ہے۔ مگر پہلے چند گھنٹوں میں ایکونائٹ یا بیلاڈونا کی طرح ظاہر نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ ایک دن تک سردی لگ جانے کے بعد مریض صرف اپنے آپ کو بے چین محسوس کرتا ہے، چھینکتا ہے، ناک سے رطوبت نکلتی ہے اور سینہ میں کچھ درد محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے بعد برائی اونیا کی وہی پرانی تکالیف۔ یعنی جھلیوں میں ورم شروع ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ ذات الریہ یا ذات الجنب ہوتا ہے۔

برائی اونیا کے ورم نہ صرف سینہ کی جھلیوں میں ہی ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت دماغ کے پردوں میں اور دماغ کے پردوں سے ہوتے ہوئے حرام مغز میں یا حجاب القلب میں یا دیگر اعضاء میں پہنچتے ہیں۔ جب اس قسم کی کیفیتیں پیش آتی ہیں۔ تو درد شروع ہونے سے پہلے ہی مریض کو

حرکت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ گو کہ مریض اس نفرت کی وجہ نہیں بتا سکتا مگر کچھ وقت کے بعد درد شروع اور ظاہر ہو جانے پر یہ معالج اور مریض دونوں کی سمجھ میں آجاتا ہے کہ ذرا سی حرکت کرنے سے درد میں تکلیف بڑھتی ہے۔ پس ہمیں شروع سے آخر تک برائی اونیا میں ایک خاص علامت ملتی ہے۔ حرکت سے تکلیف بڑھنا۔ ڈاکٹر نیش فرماتے ہیں۔ اگر مجھے برائی اونیا کی تعریف صرف چار لفظوں میں کرنا پڑے تو میں کہوں گا۔ حرکت سے تکلیف بڑھنا۔ تقریباً ہر قسم کی تکلیف چاہے۔ اس کا کچھ ہی نام کیوں نہ رکھ دیا جائے اگر حرکت کرنے سے بڑھ جاتے تو برائی اونیا ہی اس کی دوا ہے۔

دوسری خاص بات جو برائی اونیا میں پائی جاتی ہے۔ اس کو صرف تین لفظوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے "دبانے سے آرام" یہ عجیب بات دیکھنے میں آیا کرتی ہے۔ کہ جس طرف مریض لیٹا رہتا ہے۔ کیا یہ تعجب نہیں ہے کہ ذات الریہ اور ذات الجنب کا مریض متورم پھیپھڑے کے بل سو کے سے آرام حاصل کرے۔

ہر ایک بیماری کی نوعیت اور مخصوص نشانات مشاہدت کرنے والوں کے لیے قدرت کی بولتی ہوئی زبان ہیں۔ اور یہی زبان ہے جس سے کہ آج ہومیوپیتھی دوسرے طریقہ ہائے حکمت سے سبقت لے جا رہی ہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں برائی اونیا کا مریض ماؤفہ جانب لیٹنا چاہتا ہے۔ وہاں بیلاڈونا اور کالی کارب کا مریض برائی اونیا کے برعکس غیر مبتلا شدہ حصہ ہی کے بل لیٹ سکتا ہے۔

پلساٹیلا میں یہ عجیب بات دکھائی دیتی ہے کہ باوجود منہ میں خشکی ہونے کے مریض کو پیاس نہیں ہوتی اور مرکیورس میں باوجود رال ٹپکنے کے بھی مریض حد سے زیادہ پیاسا ہوتا ہے۔ آرسنک میں بتایا جا چکا ہے کہ مریض پیاسا ہوتا ہے۔ جلد جلد پانی پیتا ہے مگر بہت کم مقدار میں مگر برائی اونیا کے مریض میں سر سے پاؤں تک خشکی پائی جاتی ہے۔ وہ حد سے زیادہ پیاسا ہوتا ہے۔ پیاس بجھانے کے لیے ٹھنڈا پانی زیادہ مقدار میں پیتا ہے۔ لیکن زیادہ دیر کے بعد۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ برائی اونیا کے مریض میں رطوبتوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ یہ رطوبتوں کی کمی یا خشکی ہونٹوں سے شروع ہو جاتی ہے۔

کیونکہ ہونٹ پھٹ جاتے ہیں۔ خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر پپڑی جم جاتی ہے اور یہی خشکی مبرز میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ جس کو برائی اونیا کے خشک پاخانہ سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے ٹھیک یہی حالت پھیپھڑوں اور پھیپھڑوں کی نالی میں پائی جاتی ہے کیونکہ کھانسی بالکل خشک ہوا کرتی ہے۔ اور باوجود زیادہ وقت تک کھانسنے کے بھی بلغم بالکل نہیں نکلتا۔ کیونکہ کھانستے کھانستے مریض کے سینہ میں پھوڑے کا سا درد پیدا ہو جاتا ہے (نیٹرم سلف میں کھانسی تر ہوتی ہے مگر کھانسنے سے سینہ میں درد ہوتا ہے) اگر پیشاب پر غور کیا جائے تو پیشاب میں بھی بہت کمی ہوتی ہے

گو برائی اونیا کا اثر ثانی کبھی زیادتی پیشاب بھی پیدا کر سکتا ہے۔

برائی اونیا کا اثر اندرونی جھلیوں پر نمایاں ہوتا ہے جب ورم دوسرے درجہ میں پہونچ جاتا ہے تو برائی اونیا کا استعمال بہتر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ورم کے پہلے درجہ میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، فیرم فاس وغیرہ دوائیں ہیں) یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان اندرونی جھلیوں میں ورم سے پیدا شدہ دردوں کی نوعیت "سوئیاں چبھنے" کی سی ہوتی ہے۔ اب اگر دردوں کی نوعیت اور اندرونی جھلیوں کے ورم کو اکٹھا رکھا جائے تو قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ برائی اونیا ذات الجنب، سرسام ورم حجاب القلب۔ ذات الریہ وغیرہ وغیرہ کی دوا ہے۔ صرف ایک ہی دوا ہمیں میٹیریا میڈیکا میں اور ملتی ہے۔ جس میں دردوں کی نوعیت سوئیاں چبھنے کی سی ہے۔ اور وہ "کالی کارب" ہے۔ اسی طرح سینہ میں سوئیاں چبھنے کے درد۔ برائی اونیا کالی کارب، نیٹرم میور، سکوئلا، اور مرکیورس دیوں میں ملتے ہیں۔ مگر برائی اونیا اور کالی کارب میں یہ فرق ہے کہ برائی اونیا کے درد ذرا سی حرکت سے پیدا ہوتے یا بڑھتے ہیں جب کہ کالی کارب کے درد حرکت کرتے یا چپ چاپ پڑے رہنے سے برابر ہوتے رہتے ہیں۔ برائی اونیا کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ مگر کالی کارب کو نہیں دونوں ہی دواؤں میں درد بہت تیز ہوتے ہیں۔ اور مریض دردوں کی وجہ سے چیخیں مارتے ہیں۔ ایپس میں بھی درد بہت تیز ہوا کرتے ہیں۔ اور دردوں کی وجہ سے مریض چیختا بھی ہے۔ مگر ایپس کے درد ڈنگ لگنے کے سے ہوتے ہیں یہ تینوں۔ دوائیں اندرونی جھلیوں کے ورم کے لیے بہترین ہیں۔ یاد رہے کہ ایسی تکالیف میں سلفر برسادیہ سے قبل یا بعد اچھی طرح کام کرتا ہے

آلات ہضم میں برائی اونیا بھی نکس وامیکا اور پلساٹیلا کے ساتھ ساتھ چلتی ہے تینوں دواؤں میں معدہ میں پتھر کا احساس ہوتا ہے برائی اونیا۔ نکس وامیکا میں پلساٹیلا کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے برائی اونیا میں پیاس شدت کی ہوتی ہے نکس وامیکا میں کم اور پلساٹیلا میں بالکل نہ دار دمنہ کا مزہ برائی اونیا اور پلساٹیلا میں کڑوا ہوتا ہے۔ مگر نکس وامیکا کا مزہ کھٹا ہوتا ہے ہر سہ ادویہ میں متلی اور قے بھی ہوتی ہے۔ برائی اونیا کی قے اور متلی حرکت کرنے سے یا اٹھنے پر ہوا کرتی ہے۔ نکس وامیکا کی صبح سویرے اور پلساٹیلا کی شام کو یا کھانے کے بعد برائی اونیا میں بد ہضمی کی شکایت عموماً موسم گرما میں نکس وامیکا کی زیادہ کھانے سے یا چورن تمباکو شراب وغیرہ کے استعمال سے اور پلساٹیلا کی بد ہضمی زیادہ تر مرغن اشیاء کے کھانے سے ہوتی ہے۔

برائی اونیا میں قبض کی ہمیشہ شدت رہتی ہے۔ پاخانہ سخت اور جلا ہوا سا ہوا کرتا ہے مگر کبھی کبھی دست بھی آجاتے ہیں یہ دست گرمی کے موسم میں صبح سویرے اٹھنے پر آجاتے ہیں۔

برائی اونیا کی چند اور مخصوص علامات پر بحث کر کے میں اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

"درد سر" سر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ یا یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ کھول کر کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں۔ یہ درد سر جھکنے سے۔ کھانسنے سے۔ گرم جگہ میں آنکھیں کھولنے یا آنکھوں کی حرکت یا کسی قسم کی

حرکت سے موسم گرما میں بڑھتے ہیں۔ اٹھنے سے متلی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے چپ چاپ لیٹے رہنے سے آرام ملتا ہے۔ سر اس قدر بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کہ مریض اپنے سر کو ہاتھوں سے دبانا یا دبلوانا چاہتا ہے۔ سر پر کس کر باندھنا مریض کے لیے ایک نعمت ہو جاتی ہے۔ برائی اونیا کے درد سر، دوسری تکالیف مثلاً پھیپھڑوں کا ورم، مزمن کھانسی، یا جسم کے کسی دوسرے حصہ میں ورم کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر مریض کو زکام ہو چکا ہے تو مریض صبح کے وقت اٹھتے ہی درد سر محسوس کرتا ہے اور تمام دن چھینکتا رہتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر درد سر صبح سویرے پہلی ہی مرتبہ جاگنے پر محسوس ہو تو برائی اونیا دوا ہوتی ہے۔ ایسے درد سر عام طور پر ۹ بجے بعد دوپہر تک رہا کرتے ہیں اگر درد سر صبح چارپائی سے اٹھنے کے بعد معلوم ہو تو دوا نکس وامیکا ہوتی ہے۔ گلونائن کا درد سر سورج نکلنے کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک قائم رہتا ہے۔ نیٹرم میور کا درد سر کے آدھے داہنے حصہ میں سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے۔ اور گھٹتا ہے۔ سپائی جیلیا کا درد آدھے بائیں حصہ سر میں ہوتا ہے اور سنگوینیریا میں زکام کی وجہ سے یا زکام کے رک جانے سے ہوتا ہے۔

(۲) حیض کے وقت حیض کے خون کا بجائے رحم کے ناک سے نکسیر کی صورت میں آنا، نیز خون تھوکنا۔

(۳) پستانوں میں درد۔ پستان زرد گرم۔ سخت بھاری اور درد کرنے والے

(۴) نفاس کا رک جانا۔ پھٹنے والے درد سر کے ساتھ۔

(۵) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ برائی اونیا چیچک، خسرہ، لال بخار۔ اور دیگر اقسام کے نفاطی بخاروں میں مفید ہے اگر دانے پورے طور پر نہ نکلے ہوں تو نکال دیتی ہے۔ متذکرہ بالا امراض میں مصنف ہمیشہ شروع شروع میں حفظ ما تقدم کے طور پر برائی اونیا کی چند خوراکیں دے دیا کرتا ہے۔

شدید درد سر جن میں درد کی نوعیت چبھن والی یا نیز خنجر گھنے کی سی ہوتی ہے۔ آنکھوں میں آنکھوں کے اوپر شدید درد یا چہرے کے بائیں جانب تیز درد جس میں کمی دبانے سے یا ٹھنڈی چیزیں لگانے سے ہوتی ہے۔ اور زیادتی حرکت سے سر چکرانا کھوپڑی ذکی الحس۔ نوبتی بخاروں میں جاڑا اور بخار ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جاڑے کے دوران سر گرم ہوتا ہے۔ رخسار گہرے سرخ پیاس کی زیادتی۔ مریض زیادہ وقفے کے بعد زیادہ مقدار پانی کی پینا چاہتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے پسینہ جو چکنا ہوتا ہے۔ یا اس سے کھٹی بو آتی ہے۔ عضلات میں ورم آجاتا ہے۔ اور ان میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ دماغی کیفیت میں چڑچڑاپن نمایاں طور پر ملتا ہے۔ مریض بہت جلد غصہ میں آتا ہے۔ یہ دوا غصہ، ڈر اور ہتک عزت سے پیدا شدہ نتائج کے لیے مفید ہے۔ مریض عجیب عجیب چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ یا ان اشیاء کو مانگتا ہے۔ جو کہ اسے نہیں مل سکتیں لیکن جب وہ اشیاء اسے دی جاتی ہیں۔ تو وہ انہیں پھینک دیتا ہے۔ بخار کی حالت میں غنودگی ہوتی ہے۔ اور ہلکا ہذیان ہوتا ہے۔ جس میں مریض کو یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ گھر پر نہیں ہے اور وہ گھر جانا چاہتا ہے۔ اٹھنے پر متلی اور غشی و چکر جس میں کمی چپ چاپ لیٹ

جانے سے ہوتی ہے۔ ہاضمہ کی تکالیف موسم گرما میں بڑھتی ہیں۔ تکالیف کھانے کے بعد بڑھتی ہیں سبزی، ترکاریوں کی غذا مریض برداشت نہیں کر سکتا بے مزہ ہوا کی ڈکاریں جگر متورم ہوتا ہے اور اس میں درد ہوتا ہے۔ گردوں میں ورم جس میں پیشاب کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ لیکن کسی قسم کا رسوب نہیں ہوتا پستانوں میں سختی اور درد بائیں خصیۃ الرحم کے درد جن میں کمی ماؤفہ جانب لیٹنے سے ہوتی ہے۔ استسقائی ورم۔ مریض دن کے کاروبار کے متعلق خواب دیکھتا ہے۔ لمبی سانس لینے کی بار بار خواہش تاکہ پھیپھڑے پوری طرح پھیل سکیں۔

برائی اونیا کے مریض سیاہ بالوں والے اور گندمی رنگ کے چہروں والے ہوتے ہیں جو اکثر صفراوی تکالیف کا شکار رہا کرتے ہیں بے حد چڑچڑاپن اور بدمزاجی لیکن خیال رہے کہ برائی اونیا بہت وسیع دوا ہے۔ اور اس کے مریض اسی میں محدود نہیں دماغی تکالیف میں برائی اونیا کا ایک عجیب اور رہنما کن نشان "منہ کی مسلسل حرکت جیسے کچھ چبا رہا ہے"۔ یہ دوا ان تکالیف کے لیے مفید ہے جو موسم سرما کے بعد موسم گرما شروع ہونے پر سردی لگ جانے سے یا موسم گرما میں زیادہ گرم ہو جانے سے موسم گرما میں ٹھنڈی اشیاء پینے سے پیدا شدہ تکالیف کے لیے مفید ہے۔

برائی اونیا کی تکالیف ۹ بجے شام سے بڑھتی ہیں۔ ہذیان، جاڑا، بخار۔ دماغی علامات سب ۹ بجے رات کے شروع ہوتی ہیں اور تمام رات رہتی ہیں۔

درد دانت جس کی زیادتی گرمی سے ہو۔ درد دانت پھاڑنے والے اور سوئیاں چبھنے کے سے جب مریض کھا رہا ہو۔ یہ درد گرم اشیاء پینے سے گرم غذا کھانے سے یا گرم مکان میں بڑھتے ہیں۔ مریض منہ میں ٹھنڈی چیزیں رکھنا چاہتا ہے اور ٹھنڈی ہوا میں رہنا چاہتا ہے حرکت سے درد بڑھتا ہے۔ ماؤفہ جانب لیٹنے سے یا ماؤف دانت کو زور سے دبانے سے درد کم ہوتا ہے۔

گرچہ مریض ٹھنڈی اشیاء پینے کی خواہش کرتا ہے: تاہم اس کے معدہ کی تکالیف کو گرم چیزوں سے آرام ملتا ہے بخار اور سر کی تکالیف میں مریض ٹھنڈی چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ جو کھانسی اور دردوں کو بڑھا دیتی ہیں لیکن گرم اشیاء پینے سے جن کی مریض خواہش نہیں کرتا معدے اور انتوں کی تکالیف کو سکون ملتا ہے۔

ہر مرتبہ حیض کے ایام میں خصیۃ الرحم میں دردی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اور وہ چھونے سے ذکی الحس ہوتے ہیں۔

زیادہ محنت سے یا زیادہ گرم ہو جانے سے اسقاط حمل کا خطرہ۔ زچگی کے زمانہ میں پستانوں میں ورم۔ دودھ کا رک جانا۔ دودھ کا بخار۔ حیض سے قبل پستانوں میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔

آلات تنفس میں تکالیف عموماً زکام سے شروع ہوتی ہے۔ پہلے پہل آواز بیٹھ جاتی ہے۔ ہوا کی نالی میں کھجلی ہوتی ہے۔ اور سینہ میں بے حد پھوڑے کا سا درد۔ چھوٹی بار بار ہونے والی خشک کھانسی سے سینہ پھٹ جائے گا۔ جس کی وجہ سے مریض کو کھانستے وقت سینہ کو ہاتھوں سے سہارا دینا پڑتا ہے۔ اگر کھانسی میں بلغم نکلے کھانسی کے

ساتھ سینہ کے دونوں طرف خصوصاً داہنی جانب درد ہوتا ہے۔ نمونیا کی حالت میں برائی اونیا میں بگڑتا ہوا پیمپھڑا ماؤف ہوتا ہے۔ ہوا کی نالی میں بے حد پھوڑے کا سا درد چھیلن اور سکڑن۔ زیادہ گرم ہو جانے سے دمہ کے دورہ سے خشک دورے والی اکائی کھانسی جو تمام جسم کو ہلا دے۔

علامات

دماغ۔ روکھا پن، بدمزاجی (اگیریکس، الیمنیس، بورکس، کیمومیلا، نکس) بلا ضرورت پریشانی، ڈر، خوف، گھبراہٹ کونائیم سے زیادہ چڑچڑاپن اور غصہ ور (اورم، چائنا، کیموملا، ہیپر سلف، کالی کارب، نکس وامیکا، اگنیشیا) سے زیادہ جو پریشانی، کند ذہنی اور مستقبل کی فکر۔ اس امر کا ڈر اور اندیشہ کر زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے (اورم، آرسنک، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا) اپنے کاروبار کے متعلق ہذیان جس کی رات کے وقت زیادتی ہو۔ دماغی کمزوری۔ یہاں تک کہ دماغ سے خیالات غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غشی ہو جائے گی۔

سر۔ سر کی پریشانی، سر میں پریشانی اور درد۔ جیسے رات بھر مباشرت کرنے سے پیدا ہوئی ہو۔ صبح اٹھنے کے بعد (نکس وامیکا) صبح سویرے جاگنے پر۔ سونے سے پہلے سر میں پریشانی۔ گدی میں کھنچاوٹ کے ساتھ جو گردن تک پھیلتی ہے۔ اس امر کا احساس کہ بستر میں لیٹے ہوئے نیچے کی طرف ڈوبا جا رہا ہے۔ چکر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمام چیزیں گھوم رہی ہیں۔ جیسے سر گھوم رہا ہے (بیلاڈونا، کالزیم، کونیم، نکس)، جس سے مریض پیچھے کی طرف گر جاتا ہے۔ کرسی پر اپنی جگہ سے اٹھنے سے چکر (سلفر) یا بستر سے اٹھنے پر (نا سفورس، رسٹاکس) یا بستر پر اٹھ بیٹھنے سے یا تکیہ پر سے سر اٹھانے سے (کونائٹ، چائنا)

درد سر صبح کے وقت شروع ہوتا ہے۔ جاگنے پر نہیں بلکہ جب پہلی دفعہ آنکھ کھلتی ہے سر میں بھاری پن جیسے دماغ بالکل بھرا ہوا ہو اور باہر کی طرف دبایا جا رہا ہو (اکونائٹ، چائنا، نیٹرم میور، مرک) درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے سر کی ہر ایک چیز پیشانی کو پھاڑ کر باہر نکل جائے گی۔ (اکونائٹ، اسافوٹیڈا، اجنیشیا) جس میں جھکنے سے زیادتی ہو۔

بائیں آنکھ کے اوپر رہنے والا درد جس کے بعد گدی کے مقام پر ہلکا درد ہوتا ہے پھر یہ درد تمام جسم پر پھیلتا ہے جلد چلنے پر کھانے کے بعد یہ درد اس شدت کا ہوتا ہے کہ سر کی رگوں کی تپکن دور سے دکھائی پڑتی ہے۔ زور سے قدم رکھنے پر تمام سر میں خصوصاً آگے سے پیچھے کی طرف سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ کھانسنے سے سر میں اور کنپٹیوں کی ہڈیوں سے نیچے جبڑوں کی ہڈیوں تک ہلکا کھینچنے والا درد۔ سر کی چوٹی پر ٹیکن (نیٹرم آرس، گلونائن، نٹرم میور) صبح جاگنے پر مسلسل درد، دماغ میں بائیں جانب کھانسنے پر سوئیاں چبھنے کا سا درد (کاربوویج) گدی میں کھینچنے والا درد جو گردن میں پہنچتا ہے۔ اور اس میں دوپہر تک کمی ہو جاتی ہے۔ درد سر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر پھٹ کر دو ہو جائے گا۔

(امونیا کارب، کیپسیکم، چائنا، مرک، نیٹرم میور، پلساٹیلا) بھاری پن کا سا درد، ایک چھوٹے سے مقام پر صبح کے

وقت جہت لیٹے ہوئے پر۔ درد سر کو ہاکو شنے سے یعنی، اس جگہ جہاں کہ آنکھ دکھتی ہو۔ نہانے سے منہ دھونے سے یا منہ پر ٹھنڈا پسینہ آجانے سے۔

صبح کے وقت بالوں پر چکنا ہٹ معلوم ہوتی ہے۔ اور بالوں میں کنگھی کرتے وقت ہاتھ چکنے ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت کھوپڑی پر ہاتھ لگانے سے کھوپڑی میں درد ہوتا ہے۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ میں شدید سوزش اور پانی کا آنا (آرسنک) داہنے اوپر کے پپوٹے میں ورم اور اس کا چپک جانا۔ بائیں اوپر والے پپوٹے میں اینٹھن اور کھنچاوٹ بھاری پن کے احساس کے ساتھ ہر ایک چیز کا قوس قزح کے رنگ میں ملبوس نظر آنا اور بعد میں روشنی کا نا برداشت کر سکنا۔ بائیں آنکھ کے ڈھیلے میں شدت کے دبانے والے نوچنے درد خصوصاً ڈھیلے کی حرکت پر (دافائی، سپائی جیلیا) اس امر کے احساس کے ساتھ کہ آنکھ بھری ہوئی ہے اور حلقے کے اندر گھس گئی ہے۔

کان۔ کانوں میں گرج کی آوازیں۔

ناک۔ ناک میں ورم ہاتھ لگانے سے پھوڑے کا سا درد ہو۔ (الیومنا، مرک) زکام کی زیادتی، نکسیر کونائٹ، بیلاڈونا خصوصاً صبح اٹھنے پر اگیریکس، امبرا، کلکیریا کارب، چائنا حیض کے بجائے نکسیر۔

چہرہ۔ گرم، سرخ، پھولا ہوا۔ سرخ۔ رخسار پر گرم سرخ دھبے چہرہ پر گرمی سرخی اور پیاس کے ساتھ۔ داہنے جبڑے کے جوڑ میں درد، حرکت کرنے پر زیادتی۔ جبڑے کی ہڈی کے باہر کی طرف اینٹھن ہوتا ہی کنپٹی تک پہنچتا ہے اور جس کو چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ داہنے رخسار کے نیچے دبانے والا درد۔ جس کو دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ نچلا ہونٹ پھٹے ہوئے اوپر کا ہونٹھ اور ناک متورم۔ سرخ اور گرم (بیلاڈونا، مرک)

منہ۔ منہ ہونٹوں اور زبان پر خشکی (اکونائٹ، آرسنک، برائیونیا، کالی بائکرومیکم، نکس موسکاٹا) زبان کی نوک تر مرک۔ دانت کا درد کھینچنے والا۔ کھانا کھاتے وقت یہ درد دانت گرنے کے ٹکڑوں تک پہنچتا ہے اور گرمی سے بڑھ جاتا ہے۔ دانت کا درد ٹھنڈے پانی سے کم ہوتا ہے (بسمتھ، کافیا، کیمومیلا) کسی گرم چیز کے منہ میں لینے سے بڑھنا۔ کلکیریا کارب۔ پلساٹیلا) بغیر درد والی کروٹ لیٹنے سے درد کا بڑھنا اور درد والی کروٹ لیٹنے سے درد کا غائب ہو جانا۔ تمباکو نوشی سے جھٹکے والا درد دانت (اگنیشیا) مسوڑھوں میں درد جیسے پک گئے ہوں درد کرنے والے ہلتے ہوئے دانتوں کے ساتھ۔ زبان کی نوک پر دانے کوئی کڑوی چیز منہ میں اندر سے اٹھ کر آتی ہے گویا کہ ڈکار اتنی نہیں ہوتی۔ منہ میں خشکی پانی پینے سے لمحہ بھر کے لیے آرام اور پھر تکلیف۔ اور پھر زبان کا تالو سے چپک جانا۔ زبان پر گاڑھا موٹا سفید میل (انٹم کروڈم، مرک)

مزہ پھیکا، بے مزہ یا میٹھا (مرک) یا حد سے زیادہ کڑوا (آرسنک، کالوسنتھ، چائنا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر) چیچپا غذا کا کوئی مزہ محسوس نہیں ہوتا لیکن کھانا کھانے کی حالت کے علاوہ بھی مزہ کڑوا۔ بار بار ٹھنڈا پانی پینے سے کڑوے مزہ کو اور قے کی رغبت کو آرام ہوتا ہے تھوک صابن کا سا پھین دار۔

حلق۔ حلق میں زیادہ خشکی (رشیشیا، بیلاڈونا) نگلنے پر حلق میں سوئیاں چبھنا (کلکیریا کارب، بیلاڈونا) حلق کے پچھلے حصہ کا متورم محسوس ہوتا (رسا) کھنکھارنے سے گاڑھے لیسدار بلغم کا نکلنا۔

معدہ۔ حد سے زیادہ بھوک (زنرم، آئیوڈیم، لائیکوپوڈیم) چیزوں کی فوراً خواہش، گوشت کی جانب سے انکار (کیمومیلا، گریفائٹس، روڈوڈینڈرن) پیاس کی زیادتی (بیلاڈونا، رسٹاکس) زیادہ مقدار میں پانی پینے کی خواہش شراب پینے کی اور قہوہ پینے کی خواہش۔ کھانے کے بعد ہچکی (اپیوسس، اگنیشیا) کھانے کے بعد کڑوی ڈکاریں (چائنا، نکس وامیکا) نیز کھٹی ڈکاریں۔ صبح جاگنے پر اور ذرا سی حرکت سے متلی اور قے خشک غذا کی قے لیکن رقیق چیزوں کی قے نہیں ہوتی معدہ میں کشش۔ کھاتے وقت معدہ میں درد معدہ میں سکڑنے والے درد جن کو شکم میں ٹانگیں لگانے سے آرام ہوتا ہے (کالوسنتھ) معدہ میں نفخ اور دباؤ نہ سہہ سکنے والا (آرسنک، بیلاڈونا) کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ جیسے پتھر رکھا ہے (اگنائٹ، ایسکولس، آرسنک، نکس وامیکا، پلسا ٹیلا) جس سے مریض پریشان ہو جاتا ہے۔ معدہ کے مقام پر چھونے اور دبانے سے (آرسنک، انٹم کروڈ، بیلاڈونا، لائیکوپوڈیم) اضطراب کے ساتھ، معدہ میں کھاتے وقت پھوڑے کا سا درد۔

شکم۔ پسلیوں کے نیچے داہنی طرف بہت تھوڑی دیر رہنے والا سوئیاں چبھنے والا درد، خصوصاً گہری سانس لینے سے (کالی کاربونیکم، چیلیڈونیم۔ چائنا، مرک) پیٹ میں نفخ اور درد (ایلو۔ کالوسنتھ، لائیکوپوڈیم) کھانے کے بعد شکم میں نفخ۔ بدبودار ریاح کا اخراج (ایلو) شکم میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی دست شروع ہوں گے۔ مروڑنے والا۔ کاٹنے والا۔ کھینچنے والا درد، جس کو دستوں سے آرام ہوتا ہے (کالوسنتھ) شکم میں پھوڑے کا سا درد (ہیپر، بیلاڈونا) بائیں طرف مروڑ جیسے شکم کی دیواروں میں ہو کر پیٹھ کے بائیں جانب کھینچنے والا درد

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں پاخانہ کے بعد جلن (آرسنک، کینتھرس، سلفر) مبرز میں پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت جلن دستوں کے ساتھ سر میں پریشانی۔ قبض کے ساتھ سر میں پریشانی اور پاخانہ پر زور لگانے سے سر میں خون کا چڑھ آنا۔ پاخانے۔ بدبودار لیتھڑے سے، صفراوی، تیز سوزش پیدا کرتے والے، اور باسی پنیر کی سی بو کے شدید قبض، پاخانہ لمبا، سخت، خشک (کلکیریا کارب) جیسے جلا ہوا ہو (سلفر) بہت زور لگانے سے (ایسکولس)

مثانہ۔ پیشاب سیاہ (آرسنک، انٹم ٹارٹ) تقریباً ٹیالا (کالشیکم) بیر شراب کا سا (کالوسنتھ) یا مقدار میں کم اور سیاہ (اگونائٹ) یا سرخ

آلات تناسل زنانہ۔ گہری سانس لینے سے داہنے خصیۃ الرحم میں سوئیاں کے چبھنے کا سا درد۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ (آرسنک، کلکیریا کارب، نکس وامیکا) حیض کا رک جانا، نکسیر کے ساتھ (کارنا دیجے میلس، پلسا ٹیلا، سیپیا) پستان متورم، چھونے سے درد کرنے والے پستانوں کو منہ میں نہیں لینا چاہتا مگر ایک بار دودھ سے بچہ کی زبان تر ہو جانے پر بچہ دودھ پینے لگتا ہے نفاس کا رک جانا پھٹنے والے درد کے ساتھ دودھ کے رک جانے سے پیدا شدہ بخار۔

آلات تنفس۔ ہوائی نالی میں لیسدار گاڑھا بلغم (نکس وامیکا) جو زیادہ کھنکھارنے سے چھوٹتا ہے (کالی بائیکرام) ٹھنڈی ہوا سے کمرے میں آنا۔ کھانسی بڑھاتا ہے (زنکم کارب، دیریٹرم) آواز کھرکھری اور بیٹھی ہوئی (کاربو وج)

فاسفورس، سینیجیا) ہوائی نالی کے اوپر والے حصہ سے پیدا ہونے والی خشک کھانسی گرم کمرے میں یا ٹھنڈی ہوا میں جانے سے ایک قسم کے دھوئیں کا احساس جس سے کھانسی پیدا ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ ہوا کافی طور سے سانس میں نہیں لی جا سکتی۔

ہوائی نالی میں بلغم کی تحریک سے کھانسی، کھانسنے کے بعد ہوائی نالی میں دباؤ کا احساس اور پھوڑے کا سا درد اس درد کو بات کرنے سے اور تمباکو پینے سے زیادتی خشک کھانسی جیسے کہ معدے سے اٹھ رہی ہو (سیپیا) سینہ والی ہڈی کے نیچے درد کے ساتھ۔ اس سے پہلے معدے میں سرسراہٹ اور رگڑ۔ حلق کے اوپر مسلسل رگڑ سے کھانسی اور اس کے بعد بلغم کا اخراج۔

سینہ کی سکڑن، سانس گہری لینی پڑتی ہے، مگر ایسا کرنے سے سینہ میں درد ہوتا ہے کھانسنے سے سینہ کی سامنے والی ہڈی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ مریض کو سینہ پر ہاتھ رکھنا پڑتا ہے۔ سینہ میں سوئیاں چبھنے کے سے شدید درد (اکونائٹ، کالی کارب، فاسفورس، پلسا ٹیلا) حرکت کرنا یا گہری سانس لینے کو برداشت نہ کر سکنا (ایورکس، بیلاڈونا، سمی سی فوگا۔ مرک۔ فاسفورس، سلفر)۔

سینہ کی سامنے والی ہڈی کے نیچے بھاری پن کا احساس جو داہنے کندھے تک پہنچتا ہے اور جس سے سانس میں تکلیف ہوتی ہے گہری سانس لینے میں تکلیف، سینہ کی داہنی جانب تنگ بغلوں کے حدود دونا میں باریک سخت سوئیاں چبھنے کے ساتھ۔

چھوٹی مگر شدید سوئیوں کا چبھنا۔ سینہ کی داہنی طرف مریض کو اپنی سانس روکنی پڑتی ہے تاکہ چیخ نہ نکلے بائیں پستان کے مقام میں تیز درد، سانس میں نیا دقی۔

قلب۔ دل کے مقام پر دبانے والے درد اور سوئیوں کا چبھنا۔ دھڑکن شدید اور تیز نبض بھری ہوئی سخت اور تیز (اکونائٹ)

پیٹھ اور گردن۔ گردن میں درد جیسے سردی لگ جانے سے ہو گردن کے داہنی جانب پٹھوں میں سختی اور کھنچن پیٹھ سے سینہ میں گولی لگنے کے سے تیز درد کمر میں اور ریڑھ کی نیچے والی کڑیوں میں جس کو الٹے رات کے وقت کمر میں درد۔ کمر کے پٹھوں میں بیٹھنے سے، ٹانگیں پھیلا کر، چلنے سے کروٹ بدلنے سے یا کسی کوشش سے درد۔ مگر آرام سے جسم کو آگے کی طرف جھکائے رکھنے سے، درد میں کمی ہوتی ہے کمر میں چوٹ کا سا درد (آرنیکا، آرسنک، خصوصاً چت لیٹنے سے۔

اعضاء۔ تمام اعضاء میں تھکن، بھاری پن، کمزوری، اکڑن۔ جوڑ سرخ، متورم (سمی سی فوگا، پلسا ٹیلا) اکڑے ہوئے درد حرکت کرنے میں سوئیوں کا چبھنا تقریباً تمام اعضاء میں اور جوڑوں میں تھوڑی دیر رہنے والا اور کھینچنے والے درد فالج جیسے درد جوڑوں میں حرکت کرنے اور چھونے سے درد۔ **بازو**۔ آرام کرنے کی حالت میں داہنے کندھے میں وزن اور درد داہنی کہنی میں ورم سوئیاں چبھنے کے ساتھ داہنی کہنی میں یہ احساس کہ بازو ٹوٹ گیا ہے۔ فالج کے سے درد کے ساتھ پھر کھینچنے والا درد جو کندھے کے جوڑ تک پھیلتا ہے کلائیوں کی اندرونی سطح پر کہنی سے کلائی تک چیرنے والا درد۔ کلائیوں میں ہر حرکت پر ایسا درد جیسے موچ آگئی ہو یا شکنجہ میں کس گئی ہوں (اکونائٹ کلکیریا کارب، پوڈوفائیلم، رسٹاکس) انگلیوں کے جوڑوں میں

ورم اور درد کا پیکیم، محنت سے زیادتی۔

ٹانگیں۔ ٹانگوں میں اس قدر کمزوری کہ جسم کا بوجھ نہ برداشت کر سکیں۔ چوتڑوں میں اور چوتڑوں کے جوڑ میں سوئیوں کا چبھنا۔ رانوں میں بہت تھکن زینہ چڑھنے سے تکلیف۔ گھٹنوں میں درد اور اکڑن، اپنے گھٹنے کی چپنی میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بہت دیر تک جھک کر کھڑا رہا گیا ہے۔ گھٹنوں میں درد اور سوئیاں چبھنا پنڈلیوں میں چیرنے والا یا چوٹ کا سا درد۔ حرکت کرنے سے ٹخنوں میں درد۔ پاؤں پر گرم گرم ورم پاؤں پھیلانے سے پاؤں میں چوٹ کا سا درد (آرنک، پلساٹیلا) پاؤں میں موچ کا سا درد ہمیشہ حرکت کرنے سے زیادتی۔ شام کے وقت پاؤں میں درد جلن کے ساتھ یکایک پاؤں کے انگوٹھے کے پوروں میں درد۔

مخصوص خواص۔ چلتے وقت جسم کے تمام حصص میں لڑکھڑاہٹ، اپنی جگہ سے اٹھنے سے حرکت کرنے سے اور چلنے سے تمام تکالیف بڑھتی ہیں۔ تمام جوڑوں میں حرکت سے اور چھونے سے سوئیوں کا سا درد۔ تمام جسم میں ہاتھ لگانے سے چوٹ کا سا درد (آرنیکا) خصوصاً معدہ میں۔ صبح کے وقت زیادتی۔ بہت کمزور اور ماندہ حال (آرسنک، فاسفورس، ایکیل) چلنے سے۔ صبح کے وقت اٹھنے سے زیادتی۔ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے متلی اور کمزوری (اکونائٹ) جسم کی ہر ایک جگہ کو دبانے سے درد جسم کے مختلف مقامات میں پانی کے درد (کالوسنتھ، لیڈم، پلساٹیلا) استسقا کے ورم جو دن میں بڑھتے ہیں، اور رات کو کم ہو جاتے ہیں۔

جلد۔ تمام جسم کی جلد زرد۔ چہرے کی بھی جلد زرد۔ رخسار کی ہڈی کے اوپر چہرے میں ایک سرخ اور گرم نشان۔ تمام جسم پر سرخ، کھجلی کی طرح کے جسم سے ابھرے ہوتے دانے (بیلاڈونا، رسٹاکس)، نفاطی بخاروں میں دانوں کا جلد نہ نکلنا، یا ایک دم ان کا اندر چلا جانا۔ جس کی وجہ سے سینہ کی تکلیف یا سرسام یا استسقا ہو جاتے (ایپس میلیفیکا، ہیلی بورس)

نیند۔ تمام دن بار بار جماہیاں۔ دن میں نیند کا غلبہ (انٹم ٹارٹ، ایپس، مرک، نکس موسکاٹا، نکس وام، فاسفورس، **سیپیا۔**) بے خوابی اور بے چینی کی نیند نصف شب سے پہلے خواب ڈراؤنے (آرنیکا، ارم، بیلاڈونا) متعلق تجارت یا خانگی معاملات نیند لگنے سے پہلے ڈر سے چونکنا (اگریکس، آرسنک، ہیوکس، سٹرامونیم، بیلاڈونا)

بخار۔ نوبتی۔ جاڑا ہونٹوں سے یا انگلیوں اور انگوٹھوں سے شروع ہوتا ہے۔ جاڑا، بخار اور پسینہ کی حالت میں سخت پیاس۔ بخار کی حالت میں خون رگوں میں کھولتا ہوا محسوس ہوتا ہے (آرسنک، اجانڈا)، دوپہر کی نیند کے بعد سر میں پریشانی کے ساتھ شام کے وقت بستر میں۔ شام کو پیاس کے ساتھ اور رخساروں کے گرم اور سرخ ہو جانے کے ساتھ صبح کے وقت تمام جسم پر ٹھنڈی ہوا میں یا ذرا سی حرکت سے پسینہ کی زیادتی۔ پسینہ کھٹا یا چپچپا (مرک سال)۔

کمی اور زیادتی۔ جب موسم سرما کے بعد گرمی شروع ہوتی ہے تو تکلیف بڑھتی ہے مگر ٹھنڈے پانی کی پیاس زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے آرام ہوتا ہے۔ دانتوں کو بستر کی گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ جوڑوں میں اور اعضاء کے درد کو گرمی سے آرام ملتا ہے۔ دانت کے درد کو ٹھنڈی چیز پر لگانے سے اور سر کو تکیہ میں دبانے سے آرام ہوتا ہے کھانسی درد سر اور دست صبح کے وقت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تکسیر کی تین اور چار بجے صبح زیادتی ہوتی ہے عموماً علامات شام کے وقت ۹ بجے رات کو بڑھتی ہیں۔ کھانے وقت، کھانے کے بعد، تھکے وقت، حرکت سے، محنت سے

زینہ چڑھنے سے اور بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے تکلیف بڑھتی ہیں۔ رطوبت یا دانتوں کے رک جانے سے تکلیف بڑھتی ہے زینہ اترنے سے۔ درد والی کروٹ لیٹنے جانے سے آرام ہوتا ہے دبانے سے آرام ہوتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ برائی اونیا کا اثر زائل ہوتا ہے۔ اکونائٹ، الیومنا، کیمومیلا، کیمیلیس، اگنیشیا، میوریٹک ایسڈ، نکس وامیکا، پلساٹیلا، رسٹاکس، چیلیڈونیم، سنیگا سے۔ ڈاکٹر ہسٹ کا خیال ہے کہ فیرم میٹ اس کے اثر کو بہت جلد زائل کرتا ہے۔ برائی اونیا اثر زائل کر دیتا ہے۔ الیومنا، کلورم، چائنا، مرک، رسٹاکس کا۔

مقابلہ کرو۔ اکونائٹ (اٹھنے سے چہرے پر سیلان، اکونائٹ میں بے چینی زیادہ ہوتی ہے مریض ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہے، مگر برائی اونیا میں مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے)

امونیم کارب، الم، کروٹن (اسہال۔ قے۔ دست۔ دودھ سے نفرت)، آرنیکا (سیلان خون۔ تمام جسم میں پھوڑے اور چوٹ کا سا درد)، آرسنک (برعکس برائی اونیا کے مریض بار بار پانی پیتا ہے، مگر کم مقدار میں کو اشاذ و نادر کھاتا ہے اگر کھاتا ہے تو مقدار میں زیادہ)، اسکلی پیاز ٹیوبروسا (ذات الجنب)، بیلاڈونا (جلد جلد بولنا ہذیان مرض جلد بڑھنا، بیلاڈونا کے درد سر درد والی کروٹ لیٹنے سے بڑھتے ہیں۔ مگر برائی اونیا کے کم ہوتے ہیں۔ بیلاڈونا کے درد سر لیٹنے سے بڑھ جاتے ہیں۔ مگر برائی اونیا کے مریض کو لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ بیلاڈونا میں جبڑے ہلا کرتے ہیں، جیسے چبانے کے وقت میں مگر برائی اونیا کی طرح ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے نہیں ہوتے)، کلکیریا کارب۔ برائی اونیا سے بہت ملتا جلتا ہے۔ برائی اونیا کو کلکیریا کارب کے ساتھ کلکیریا کو برائی اونیا کے ساتھ پہلے یا بعد کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اگر استعمال کرنا پڑے تو بیچ میں کوئی دوسری دوا دے دینی چاہیئے۔ کلکیریا کا مریض بھی برائی اونیا، چائنا، اور بیلاڈونا کی طرح ہر قسم کی اشیاء آنکھیں بند کرنے پر دیکھا کرتا ہے، کاربوویج (کھجلی کے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے)، کالی کیم، کیموملا، اگنیشیا، ایپیکاک (کھجلی کے چھوٹے سرخ دانے) کالی کارب (کھجلی کے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے صفرادی، تکالیف سینہ کی تکالیف شکم میں داہنی طرف اور سینہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد داہنے پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں گولی کا سا درد۔ دیگر کالی کارب میں حرکت سے تکلیف نہیں بڑھتی) کریوزوٹ، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، مرک۔ نیٹرم سلف (صبح کے دست)، نیٹرم میور (صبح کے وقت درد سر چہرہ پر گھٹنا چکنا۔ پسینہ۔ برائی اونیا میں پسینہ عام طور سے سر پر ہوتا ہے، ہونٹ پھٹے ہوئے ہوتے ہیں)، نیٹرم میور اور برائی اونیا ایک دوسرے کے معاون ہیں اور ایک دوسرے کے بعد اچھی طرح کام کرتے ہیں (نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا (آنت میں)، اوپیم، پلیٹنا، فاسفورس، پوڈوفائلم۔ پلساٹیلا (صبح کے دست)، رینکولس بلب (ذات الجنب۔ پانی کی تکالیف)، رسٹاکس (ریاح کی تکالیف۔ درد تپ محرقہ، رسٹاکس میں بے چینی اور اس کو حرکت سے اور گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ ریومکس (صبح کے دست)، سیلیشیا، سپائی جیلیا (ذات الجنب)، سلفر، سکوئلا (ذات الجنب)، پلساٹیلا اور چائنا میں اٹھ کر بیٹھنے سے متلی زیادہ ہوتی ہے۔

آرسنک میں برائی اونیا کی طرح کھانسی کے آخر پر دم گھٹتا ہے، مگر سائی کمسا میں کھانسی کے بعد ڈکار اور دم گھٹنا دونوں ہوتے ہیں۔

ٹھنڈی خشک ہوا سے پیدا شدہ تکالیف میں برائی اونیا اور اکونائٹ۔ دونوں کام کرتے ہیں۔ اکونائٹ کی تکلیف بہت تیزی کے ساتھ آتی ہے۔ مگر برائی اونیا میں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں

ٹھنڈی مرطوب ہوا سے پیدا شدہ تکالیف میں۔ نکس موسکاٹا، آرسنک، کلکیریا۔ ڈلکا مارہ

سیلان خون میں، جیسے جیلس، اور رس فولیم۔

اکونائٹ، اوپیم، کاسٹیکم، نکس اور اوپیم کے بعد برائی اونیا اچھا کام کرتا ہے

برائی اونیا کے بعد ایلومنا، آرسنک، کالی کارب، نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

معاون ۔ (برائی اونیا کی پرانی تکالیف ایلومنا سے درست ہوتی ہیں) ایلومنا، کالی کارب، رس اور نیٹرم میور۔

Berberis Aquifolium

بربرس اکوی فولیم

NATURAL ORDER : Berberidaceae.
SYNONYMS : Mountain Grape, Oregon
Oregon grape root; Holly leaved barberry
PARTS USED : The root.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کو کلینک ڈاکٹر پرانی آتشک۔ پرانی جلدی تکالیف۔ خنازیری تکالیف میں، اور نوجوان لڑکیوں کے چہرے کے دانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر جیل نے اس دوا سے پرانے آتشک کے چند مریض چند مریض جنبل کے درست کیے ان تمام مریضوں کو جیل اس دوا کے مدر ٹنکچر کے پانچ سے دس قطرے تک فی خوراک دیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ سی نے اپنے ذاتی تجربات اس دوا کے متعلق لکھتے ہیں۔ جو ہومیوپیتھک ریکارڈر مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ نمبر ۱۳۲ پر شائع ہوئے، مضمون بڑا عجیب ہے انہوں نے بتلایا ہے کہ کس طرح سے انہوں نے جوانی تلاش کرنے کے واسطے اس دوا کو استعمال کیا وہ لکھتے ہیں۔ میں ساٹھ برس کا بوڑھا آدمی ہوں اور نا معلوم مجھے وہم سوار ہو گیا۔ میں کھوئی ہوئی جوانی حاصل کرنے کے واسطے آب حیات کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑا ہوا ہوں بربرس اکوی فولیم مدر ٹنکچر کی پہلے روز صرف ایک خوراک پی کر شطرنج

کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ مگر کچھ دیر کے بعد میرے سر میں بھاری پن اور متلی شروع ہو گئی۔ میں جہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ اب میرے درد سر کی یہ کیفیت تھی کہ کسی طرح سے بھی آرام نہ ہوتا تھا۔ مگر سب سے زیادہ عجیب بات اور تکلیف جو ہوگئی وہ یہ تھی کہ ٹھیک کانوں کے اوپر دو انچ چوڑی لوہے کی پٹی تمام سر کے اردگرد کسی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ یہ پٹی لمحہ بہ لمحہ زیادہ کستی جارہی تھی۔ اور میں ایک کرسی سے دوسری کرسی پر اور ایک چارپائی سے دوسری چارپائی پر اچکتا پھرتا تھا مجھے اسی دن کی بات کا دھیان آگیا کہ قہوہ ان قسم کی تمام دواؤں کا اثر زائل کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے قہوہ تیار کروایا حالانکہ گزشتہ تیس برس سے میں نے چائے قہوہ۔ تمباکو یا شراب کا استعمال بالکل نہیں کیا تھا اور دو تین دفعہ پیا۔ تین گھنٹے کے بعد میرے سر کے گرد پٹی ڈھیلی ہوتی محسوس ہوئی۔ آخر دوسرے دن دس بجے بالکل ٹھیک ہو گئی۔

ایک بات ضروری کہ صفراوی قے کے دورے جو کبھی کبھی ہوا کرتے تھے وہ اب بند ہو گئے اور جب کبھی پھر جی متلاتا تھا۔ یا صفراوی قے کے دورے شروع ہونے والے ہوتے تو میں مدر ٹنکچر کی شیشی کے کارک سے انگلی کے سرے کو لگا کر انگلی کا سرا زبان پر لگا کر دیا کرتا تو وہ دورے فوراً رک جایا کرتے تھے۔ بربرس اکوی کریم کی آزمائش بھی باقاعدہ ہو چکی ہے۔ اس میں بخار اور تلی میں تکلیف مشاہدہ کی گئی۔ مزمن نزلاوی تکالیف۔ جگر کی افعالی کمزوری اور سستی

علامات

دماغ ۔ اعصابی بے چینی کسی کام کو کرنے کی خواہش یا رغبت کا نہ ہونا۔ دن کو غنودگی۔ متلی۔

سر ۔ چکر کا احساس جو حرکت یا سیڑھی سے بڑھتا ہے داہنی طرف درد جو بوجھ کی طرح دباتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کانوں کے اوپر کڑے یا دوسری سخت چیز کی پٹی کا کسا ہوا محسوس ہونا اور اس کی کساوٹ کا لمحہ بہ لمحہ بڑھ جانا۔ صفراوی درد سر۔ داہنی کنپٹی میں درد سر جو نیچے دانتوں میں جاتا ہے۔

آنکھ ۔ آنکھیں سرخ۔ بہت مدت تک قائم رہنے والی کمزوری۔ آنکھوں میں درد اور جلن کا احساس جیسے بہت محنت کی گئی ہو۔ آنکھوں کے سامنے پردے کا احساس

کان ۔ بندش کا احساس، سبزی مائل زرد رطوبت کے اخراج کے ساتھ۔ ناک کے اندر خارش کی وجہ سے بار بار چھینکنے کی رغبت۔

چہرہ ۔ چہرہ پر کھجلی کے دانے یا پھٹے (رسی سی فوگا) جلد زرد۔ گالوں کا تمتمانا، چہرہ زردی مائل۔ سفید پلوم کا سا۔ چہرہ پر کیل۔

منہ ۔ کھانے کے بعد صفرا کا مزہ زبان پر موٹا زرد ٹمیالا یا سفید میل۔ زبان ایسی محسوس ہوتی ہے جیسے اس پر فی الحقیقت آبلے پڑ گئے ہوں۔ نیچے کے دانتوں میں اور تھوک کے غدودوں میں پھوڑے کا سا درد۔

حلق ۔ حلق میں خشکی۔

معدہ ۔ کھانے کے فوراً بعد بھوک۔ بغیر غذا کی خواہش کے کھانے کے بعد یکایک متلی۔ معدہ میں سوزش

ہو، کہ اجتماع مثل ادویہ کے لیے۔ بےحد زور لگانے (سونے کے دوران۔)

شکم۔ بغیر پاخانہ کی حاجت کے بے چینی کا احساس۔ شکم میں درد۔ تلی میں شدید جلن، اور اس کا کٹا پھٹا ہوا محسوس ہونا۔ تلی میں پھوڑے کا سا درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ نیا سیاہ پاخانہ۔ گرم صفراوی دست۔ دستوں کے بعد صفراوی رنگ کا غائب ہو جانا اور پھر قبض۔

مثانہ۔ پیشاب کی مقدار کا بڑھ جانا یا کم ہو جانا۔ پیشاب کی نال میں سوئیاں چبھنے کے سے اور اینٹھن کا درد۔ پیشاب میں گاڑھی آؤں اور چمکدار سرخ رسوب کا اخراج

آلات تناسل مردانہ۔ خصیوں میں کھنچاوٹ اور وزن

آلات تناسل زنانہ۔ شرمگاہ میں سوزش۔ نیچے کی طرف دبانے والا درد ہو جیسے کہ حیض ہونے والا ہو

آلات تنفس۔ حلق کا بلغم سے بھر جانا۔ اور کھرکھری۔ بلغم زرد اور بعد میں سبز آواز بالکل بیٹھی ہوئی۔ آواز صاف نہ ہو۔ خشک کھانسی۔ بلغم لیسدار کم، اور خون آمیز۔

سینہ۔ سینہ کے اوپر والے حصہ میں تنگی اور کمزوری۔ بائیں پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں سوزش

اعضاء۔ سن ہو جانے کا احساس۔ اس امر کا احساس کہ قوت ارادی نہیں رہی اسی وجہ سے اعضا و اٹھائے نہیں جا سکتے جب تک کلی حرکت نہیں ہوتی تو اعضاء میں درد محسوس نہیں ہوتا۔ مگر حرکت کرنے سے (ٹانگوں میں) کپکپی شروع ہو جاتی ہے اور لڑکھڑاہٹ آ جاتی ہے۔ شدید درد جیسے دھکا لگنے سے ہو گیا ہو۔ عجیب قسم کی سوئیوں کے چبھنے کا احساس جیسے بجلی کی لہر سے ہوتا ہے۔ مگر یہ تکلیف لمحہ بھر کے واسطے ہوتی ہے۔ ٹانگوں میں پانی کی وجہ سے اکڑن۔

مخصوص خواص۔ کمزوری۔ تھکاوٹ۔ اعصاب میں کپکپی۔ لڑکھڑانا۔

بخار۔ چہرہ کا تمتمانا۔ ہتھیلیوں کا جلنا۔ دن کے وقت درجہ حرارت اور نبض کا بڑھنا۔ پھیپھڑوں کی دق کے آغاز میں نبض کا تیز ہونا۔ اور حرارت کا بڑھنا۔

جلد۔ جلد خشک، کھرکھری اور اس پر سے چھلکے اتریں، چھوٹے چھوٹے موٹے کھوپڑی پر ابھار جو چہرے اور گردن تک پھیلیں چنبل۔ کیل۔ خشک کوتہ۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر۔ آتشک میں ۵ سے ۱۰ قطرے تک۔ صفراوی قے میں ۱x - ۲x - ۳x۔ دیگر تکالیف۔ جلد۔ آواز وغیرہ میں مدر ٹنکچر سے ۲x تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

بربرس ولگرس، ہائیڈراسٹس، کاربالک ایسڈ

Berberis Vulgaris

بربرس ولگرس

NATURAL ORDER : Berberidaceae.
SYNONYMS : Barberry.
TINCTURE : Drug Strength 1/10

پہاڑی علاقوں میں جہاں بربرس پیدا ہوتا ہے، وہاں تپ محرقہ کے لیے اس نے خاص شہرت حاصل کرلی ہے، وہ لوگ تازہ جڑوں کا جوشاندہ استعمال کرتے ہیں۔

جاڑا اور بخار بربرس ولگرس میں نمایاں جگہ رکھتا ہے، جاڑا صبح گیارہ بجے شروع ہوتا ہے۔ بحالت جاڑا جسم ٹھنڈا لیکن چہرہ گرم ہوتا ہے بعد دوپہر بخار شروع ہوتا ہے، اور رات میں بخار بڑھ جاتا ہے وہ نوبتی بخار جن میں تلی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یا تلی میں درد ہوتا ہے۔ اس دوا کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا اثر اس دوا کا جگر اور گردوں پر نمایاں ہوتا ہے۔

اس دوا کو عام طور پر سمجھا نہیں گیا۔ یہ دوا بے حد بڑی وسعت رکھتی ہے۔ اس لیے دوا کا مطالعہ اور مشاہدہ ذرا زیادہ غور سے کرنا چاہیے۔ اس کی تکالیف حرکت سے بڑھتی ہیں۔ سوئیاں چبھنے کے سے درد یا بلبلے اٹھنے کا احساس یہ بلبلے اٹھنے کے ساتھ سوئیوں کا چبھنا اس کی مخصوص علامتوں میں سے ہے بیر ابلبلے اٹھنے کا احساس سے یہ مطلب ہے، کہ جلد میں سے پانی نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جوڑوں میں بلبلے اٹھنے کا احساس یا سوزش پیدا کرنے والے درد یا چیرنے والے درد ہوتے ہیں۔

دماغی حالت ایک بالکل لاپرواہی کی سی ہوتی ہے، مریض کو ایک ایسی اداسی چھا جاتی ہے جس سے اس کی طبیعت رونے کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔ اندھیرے سے نفرت ہوتی ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد یعنی مغرب کے وقت اس کو ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں۔

اس میں بھاری پن اور چکر ہوتا ہے، گولی لگنے کے سے اور تیر لگنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ جو اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے، لیکن کھلی ہوا میں کم ہو جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد، یا بعد دوپہر سر میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ سر میں ایک قسم کا بھاری پن یا پھول جانے کا احساس ہوتا ہے۔ جس سے مریض محسوس کرتا ہے کہ سر بڑا ہوتا جا رہا ہے۔ کھوپڑی میں کھنچاوٹ ہوتی ہے چہرہ پیلا رخسار کھنچے ہوئے آنکھیں اندر کی طرف گھسی ہوئی اور ان کے گرد سیاہ حلقے دکھائی دیتے ہیں۔ منہ خشک اور چپچپا۔ زبان کی نوک پر درد کرنے والے سفید آبلے دکھائی دیتے ہیں۔

معدہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے یا پھول جاتا ہے، جگر کے مقام پر اور پتے میں درد ہوتا ہے جو پیٹ کے گڑھے تک پہنچتا ہے، مگر اس کو دبانے سے کچھ آرام ہوتا ہے۔ اگر یرقان کے بعد پتے کی پتھریوں کی وجہ سے درد ہو، شکم کی داہنی جانب سے کترنے والا درد شروع ہو کر بائیں کندھے تک پہنچے، یا دسویں پسلی سے گولی لگنے کا سا درد ناف تک پہنچے، یا گردوں کے مقام پر خصوصاً داہنی گردوں میں سوزش موجود ہو تو بربرس ولگرس ہی دوا ہے۔

بربرس ولگرس میں قبض بھی ہوتا ہے۔ اور دست بھی اور مبرز میں کئی ایک علامات ملتی ہیں۔ بواسیری

سے جس میں خارش یا سوزش خصوصاً پاخانہ کے بعد ہوتی ہے۔ پاخانہ ایسی حالت میں سخت اور خون سے لتھڑا ہوا ہوتا ہے۔ مرض میں ناسور جس کی وجہ سے سیون پر بوجھ ہوتا ہے۔ اور پیڑو کے اندر بائیں جانب یہ بوجھ پہونچتا ہے۔

آلات بول پر بھی اس کا اثر بہت نمایاں ہے پیشاب ہونے کے ساتھ اکثر رانوں اور کمر میں درد ہوتا ہے بھالے لگنے والا یا چیرنے والا یا جلنے اٹھنے والا درد گردوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جن کی زیادتی جھکنے اور اٹھنے سے یا لیٹ جانے سے بڑھتی ہے۔ مگر کھڑے ہونے سے کچھ کم ہو جاتا ہے۔ مثانہ میں شدید درد گردوں کے مقام سے شروع ہو کر پیشاب کی نالی میں پہونچتے ہیں۔ اور پیشاب کی حاجت پیدا کرتے ہیں۔

بائیں جانب کے گردے کے درد کے لیے یہ دوا مصنف کے ہاتھوں اکسیر ثابت ہوئی ہے اس میں پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور پیشاب۔ سیاہ۔ زرد۔ سرخ۔ اور رکھے رہنے پر میلا ہوتا ہے پیشاب کے اندر رسوب بلغم کا یا شفاف آٹے کا سا یا سرخ یا بھورا سا ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت تو پتلا ہوتا ہے۔ مگر اس کے اندر زرد مٹی ملی ہوئی ریت کا سا رسوب ہوتا ہے۔ بعض وقت پیشاب سبزی مائل ہوتا ہے۔ اور اس میں رکھنے پر آٹے کا سا رسوب نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی یا مثانہ میں جلن۔ مثانہ میں دباؤ۔ اور پیشاب کی نالی میں کاٹنے والا سوزش پیدا کرنے والا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ منی کی نالی میں بھالے لگنے والا یا کھینچنے والا درد ہوتا ہے۔ جو خصیوں میں پہونچتا ہے۔ فوطوں میں خصیوں میں، حشفہ اور گھونگھٹ میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔

آلات تناسل زنانہ میں ایک عجیب علامت دیکھنے میں آتی ہے یعنی مستورات کو جماع میں کوئی حظ نہیں ہوتا پیشاب میں درد کی علامات کے ساتھ ساتھ رحم کی خرابیاں اور سیلان الرحم بھی پایا جاتا ہے۔ درد والے حیض میں درد تمام اطراف میں رانوں تک پھیلتا ہے۔ شرمگاہ میں حد سے زیادہ درد ہوتا ہے اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اکثر میں شدت کے درد حیض کے وقت ہوتے ہیں مگر ایسے موقعوں پر حیض بہت کم ہوتا ہے کمر کے درد کے لیے یہ ایک بہت مفید دوا ہے۔ اگر کے درد کمر سے تمام جسم کے گرد ہوتے ہوئے ٹانگوں میں آتے ہیں۔ اور پیشاب میں سرخ رسوب پایا جاتا ہے نیز گردوں کے مقام پر اکڑن سختی ہوتی ہے اور سن ہونے کا احساس بھی ہوا کرتا ہے۔ یہ تکالیف کمر کی بہت ہوا کرتی ہیں۔ تھکن سے بیٹھنے سے یا لیٹنے سے صبح کے وقت جاگنے پر بڑھ سکتی ہے۔

انگلیوں کے ناخنوں کے نیچے اعصابی درد کے لیے یہ بہترین دوا ہے۔

ڈاکٹر ایمن نے ایک مریض بہ عمر ۳۵ سال کو شفا بخشی اس مریض کی ٹانگوں میں بائی کے درد تھے اور چلنے کی طاقت نہ تھی۔ خاص علامتیں یہ تھیں۔ کہ تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کو سب سے زیادہ تھکن۔ بھاری پن اور ٹانگوں کی اکڑن کا احساس ہوتا تھا۔ ٹانگیں چوٹ کی طرح سے درد کیا کرتی تھیں بربرس ولگرس کی نمبر ۲۰۰ کی صرف ایک خوراک سے مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔

ڈاکٹر سٹورٹ کلوز نے ہومیوپیتھک فزیشن جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۲۱۸ پر ایک مریض کا کیس دیا ہے جس کو

چلتے وقت پاؤں کی انگلیوں کے پوروں میں کاٹنے اور سوزش پیدا کرنے والا درد ہوا کرتا تھا لیکن اگر وہ اپنی ایڑیوں کے بل کھڑی ہو جاتی تھی۔ تو درد نہیں رہتا تھا۔ بربرس ولگرس نمبر ۳۰ کی ایک خوراک دی گئی اور مریضہ بالکل صحت یاب ہو گئی۔

ناظرین نے ٹانگوں کے دردوں کی نوعیت اور چلتے وقت پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کے درد کو تو ملاحظہ فرمایا۔ اب یہ ناظرین کے گوش گزار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ صبح سویرے اٹھنے پر اگر چلنے سے ایسا محسوس ہو کہ سوئیوں پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں کہنا چاہیئے۔ کہ سوئیوں پر چلا جا رہا ہے تو بربرس ولگرس کی ایک ہی خوراک درست کر دے گی۔

ڈاکٹر ہیرنگ کہتے ہیں۔ کہ بربرس ولگرس گردے پر خصوصاً اثر کرتا ہے۔ بعض وقت مریض درد کی ٹھیک جگہ نہیں بتا سکتا۔ گردہ درد کمر میں کسی جگہ ہوا کرتا ہے۔ اور کمر کے اوپر گولی لگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے یا منی کی نالی میں خصیوں میں۔ مثانہ میں۔ چوتڑوں میں۔ یا ٹانگوں میں۔ گولی لگنے کا سا درد کمر سے پہونچا کرتا ہے یہ درد اوپر کی طرف جاتا ہے نیچے کی طرف جاتا ہے یا درد کی طرف کمر سے اٹھ کر درد تمام جسم میں پھیل سکتے ہیں۔ درد سوئیاں چبھنے کے سے۔ بھالے لگنے کے کبھی وہاں۔ اور کبھی یہاں ہوتے ہیں۔ گردوں کے مقام میں جلنے اٹھنے کا سا احساس ہوتا ہے۔ یہ احساس جسم کے کسی حصہ میں پایا جا سکتا ہے۔ مگر زیادہ تر گردوں ہی کے مقام پر ہوتا ہے۔

دن میں نیند کا غلبہ اور کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہوا کرتا ہے۔ سواری کے بعد گردوں کے مقام پر کمزوری کا زیادہ احساس ہوا کرتا ہے۔ یہ دوا زیادہ تر صفراوی مزاج والوں کے لئے یا ان مریضوں کے لیے جن میں گردوں اور مثانہ کی تکالیف پائی جائیں زیادہ مفید ہوتی ہے۔

یہ دوا زیادہ تر موٹے تازے آدمیوں پر جو اچھا کھاتے پیتے ہوں اثر کرتی ہے ان میں برداشت کی طاقت کم ہوتی ہے۔ بے حد سستی اور کسی کام کی رغبت نہ ہو چلنے کے بعد غشی کی حد تک کمزوری پسینے اور جسم کے اوپر کے حصہ میں حدت کے ساتھ چہرہ زرد، ٹھنڈا، اور دھنسا ہوا۔ اور تنفس میں وقت علامات جلد جلد تبدیل ہوتی ہیں۔ درد اپنی جگہ اور نوعیت بدل لیتے ہیں۔ پیاس کے بعد دیگرے پیاس نہ ہونے کے ساتھ بھوک کا جاتے رہنا سوء ہضم گھبرایا ہوا مریض۔

علامات

دماغ۔ بے پرواہی۔ بدمزاجی۔ زندگی سے بیزاری۔ غم گینی اور رونے کی رغبت۔ مغرب کے وقت شام کے وقت تمام اشیاء کا اپنے اصلی قد سے چھوٹا معلوم ہونا۔ دماغی کام کرنے سے تھکاوٹ محسوس ہونا۔ خصوصاً صبح کے وقت۔ دماغی محنت مشکل ہو اور اس میں بے حد یکسوئی کی ضرورت ہو۔ ذرا سے خلل سے بھی خیالات کا تسلسل قائم نہ رہے۔ مریض کسی سے بات چیت کرتا نہ چاہے۔ ہر چیز اپنے قدرتی قد سے دوگنی دکھائی دے۔

سر۔ چکر۔ گرنے کے خطرہ کے ساتھ۔ جھکی ہوئی حالت میں، اٹھتے وقت، غشی کے دورے کے ساتھ۔ سر میں بھاری پن خصوصاً جھکا ہوا ہو۔ پیشانی میں سوئیاں چبھیں۔ پیشانی اور آنکھ کے گڑھوں میں ذہنی محنت سے اور کھانے کے بعد سر میں حدت۔ گھومنا یہ احساس کہ سر بڑا ہوتا جا رہا ہے (رسمی کی فوگا) پیشانی اور کنپٹیوں میں چیرنے والے درد گھومتا اپنی جگہ بدلا کرتے ہیں۔ (پلسا ٹیلا) داہنی کنپٹی میں ٹھنڈک کا احساس درد سر جو حرکت سے زیادہ ہو جاتا اور کھلی ہوا میں کم ہو جاتا۔ سرخ، چھوٹے پھوڑے دانے پیشانی پر اور رخساروں پر۔ سر میں اس امر کا احساس کہ کوئی تنگ ٹوپی تمام کھوپڑی پر منڈھی ہوئی ہے۔ گدی میں اور پیٹھ پر جاتا۔ پیشانی کا درد سر کھوپڑی پر سوزش پیدا کرنے والی خارش اور سوئیاں جو کھجانے پر اپنی جگہ بدل جائیں۔

آنکھ۔ آنکھوں میں درد اور جلن۔ مصنوعی روشنی میں پڑھنے سے آنکھوں میں درد کا احساس۔ آنکھوں میں جلن اور خشکی آنکھوں میں پپوٹوں اور چتونوں میں کھجلی۔ آنکھوں میں بلبلے اٹھنے کا احساس سورج کی روشنی کو برداشت نہ کر سکنا۔ آنکھوں میں دباؤ آنکھوں سے تیز گولی لگنے کے سے درد دماغ کو جائیں یا کنپٹیوں سے آنکھوں میں آئیں۔ بعض اوقات یہ درد آنکھوں سے بازوؤں میں جائیں۔ بائیں آنکھ میں چبھن خصوصاً پپوٹوں میں پپوٹوں کے درمیان ریت کا احساس۔ اندرونی کویے میں خشکی اور کسی غیر جسمانی چیز کا احساس۔ پپوٹوں پر خارش، جلن اور ٹیس۔ آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس جیسے سرد ہوا سے ہو۔ آنکھوں کو بند کرنے پر پانی بہنے کے ساتھ موم بتی کی روشنی میں پڑھتے وقت پپوٹوں میں پھڑکن۔

کان۔ کان کے اندر اور دوسرے حصص میں گولی لگنے کا سا تیز درد۔ کانوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ کانوں میں ٹھنڈک اور بلبلے اٹھنے کا احساس کانوں کے نیچے یا باہر کی طرف ڈلی کے برابر گلٹی ہو نمایاں بڑھا ہوا غدود معلوم ہوتی ہے، کان میں بند ہو گئے کا احساس دباؤ کے ساتھ آنکھوں میں پھاڑنے والے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد۔ بیرونی کان پر چھوٹے چھوٹے پھوڑے اور گانٹھیں جن میں چھونے سے درد ہو۔

ناک۔ ناک میں خشکی۔ نزلہ۔ رطوبت زرد، پتلی، پھر سفیدی مائل یا زردی مائل گاڑھی خصوصاً صبح کے وقت نتھنوں میں سرسراہٹ۔ بائیں نتھنے سے خون کے قطرے ٹپکیں۔

چہرہ۔ چہرہ پیلا۔ لیمی کا سا۔ رخسار کھنچے ہوئے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے (آرسنک۔ چائنا، سپکیل، سلفر) کھلی ہوا میں جانے پر احساس جیسے چہرہ پر ٹھنڈی بوندیں پانی کی پڑ رہی ہوں۔ سر اور جبڑوں کی ہڈیوں میں سوئیاں چبھنے کے سے اور پھاڑنے والے درد چہرے میں حدت اور جلن رخساروں میں سرخی کے ساتھ۔ رخساروں کی اندرونی جانب نیلگوں۔ منہ کے گرد۔ ٹھوڑی پر اور اوپری ہونٹ میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہونٹوں میں جلن اور خشکی۔

ہضم۔ دانتوں میں کھینچنے والے اور گولی لگنے کے سے درد اس احساس کے ساتھ کہ دانت لمبے ہو گئے ہیں۔ دانت کھلی اور ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ خصوصاً بعد دوپہر اور رات کے

وقت۔ مسوڑھوں میں زخم، مسوڑھوں پر سفید بغیر درد کے چھوٹی گلٹیاں۔ مسوڑھوں کے سروں کا رنگ میلا اور سرخ مسوڑھوں میں سے خون۔ درد جیسے مسوڑھے پھٹ گئے ہیں یا باہر کھینچے جا رہے ہیں۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں مسوڑھوں میں پھوڑے کا سا درد، زبان کو زنٹ دینے سے اور چھونے سے درد۔ زبان کی نوک پر ورم اور سختی کا احساس زبان کی نوک پر درد کرنے والے سفید دانے ہونٹوں پر خشکی، چپچپا اور سوئی کی مانند تھوک کی کمی۔ منہ سے متعفن بو۔ منہ اور تالو میں خشکی اور چپچپاہٹ خصوصاً صبح کے وقت جس میں کمی کھانے کے بعد ہو۔

حلق۔ حلق میں بھیر کا احساس۔ زخرہ اور غدودوں کا ورم۔ سرخی اور احساس جیسے حلق میں کوئی چیز پھنسی ہے گاڑھے زردی کے بلغم کا نکلنا۔ حلق میں خشکی اکھر کھراپن اور چھیلن خالی نگلنے پر حلق میں شدید درد۔

معدہ۔ ذائقہ کڑوا۔ کھانے کے بعد تیزابی کڑوا مزہ۔ منہ میں خشکی اور پیاس۔ بھوک کا نہ لگنا۔ غذا بدبو معلوم ہو۔ ناشتہ سے پہلے متلی مگر ناشتہ کے بعد متلی نہیں ہوتی۔ رات کے کھانے کے بعد متلی اور قے کی رغبت، کبھی ابکائیاں کبھی جماہیاں، معدے میں درد۔ ڈکار تیز مزے کی۔ سینہ کا جلنا۔ بے حد پیاس یکے بعد دیگرے پینے سے نفرت کے ساتھ کڑوی ڈکاریں۔ معدے میں دباؤ جیسے پھٹ جائے گا۔ نیز ڈنگ لگنے کے سے اور جلنے والا درد۔ معدہ کے مقام میں جاڑا جو قے کے بعد جاتا رہے۔ نم معدہ میں نفخ۔

شکم۔ پتہ کے مقام میں شدید درد (پلیٹیشا) درد عموماً شکم کے بائیں جانب سے اکثر کمر یا گھبری کو، یا کمر کو، یا تلی کو یا معدہ کو جاتا ہے، گھبریوں کے مقام میں کھنچاوٹ کا احساس جیسے آنت اتر گئی ہے یہ کھنچاوٹ چلنے سے یا کھڑے ہونے سے زیادہ محسوس ہوتی ہے، چھوٹی آنت سے ریڑھ کی ہڈی کے نزدیک گہرا چیرنے والا درد شروع ہو کر کمر کو جاتا ہے۔ داہنی گھبری پر رگوں کا ابھر آنا۔ بائیں طرف آتا ہے۔ اور وہاں سے پیشاب کی نالی (مستورات کی) کے بائیں طرف تک پھیلتا ہے، گھبریوں میں درد ٹیکں اور گولی کا سا ہوتا ہے۔ جو کھڑے ہونے اور چلنے پر بڑھ کر خصیوں تک اور وہاں سے رانوں تک پہنچتا ہے پتہ کے مقام پر سوئیوں کا چبھنا جس کی زیادتی دبانے سے ہو۔ پتہ کی نزلاوی کیفیت، قبض اور چہرے پر زردی کے ساتھ۔ تلی کے مقام میں اینٹھن کی سی سکڑن۔ درد شکم خصوصاً ناف کے گرد۔ شکم کی جلد میں خصوصاً ناف کے گرد۔ سوئیوں کا چبھنا پھٹن اور جلن۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ ہو چکنے کے بعد بہت دیر تک یہ احساس رہتا ہے کہ ابھی پاخانہ سے فراغت نہیں ہوئی ہے۔ یا مقعد میں درد ابھی بند ہوا ہے۔ بار بار پاخانہ کی حاجت۔ مبرز میں شدید سوزش ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مبرز کے گرد کے حصوں میں پھوڑے کا سا درد ہے۔ مبرز میں اور مبرز کے ارد گرد سوزش دیکھی

کا احساس سوئیاں چبھنے اور پھاڑنے کا سا درد۔ پاخانہ سخت مدے دار، بکری کی مینگنوں کی طرح (چیلیڈونیم، المیم، پلمبم) یہ پتلے دست (آرسنک، چاینا) بواسیر، پاخانہ سے پہلے پاخانہ کے دوران اور بعد میں سوزش پیدا کرنے والا درد۔ پاخانہ سے قبل اور پاخانہ کے ساتھ شدید درد۔ جیسے مبرز کی سکڑن سے ہو، جس کی وجہ سے پاخانہ کے اخراج میں رکاوٹ ہو۔ مقعد کا ناسور خارش کے ساتھ اور اس کے ساتھ چھوٹی کھانسی اور سینہ کی تکالیف ہوں۔ مقعد کے گرد چھوٹے چھوٹے نملہ کے دانے۔

مثانہ۔ ایک یا دونوں گردوں کے مقام میں چیرنے والا، کاٹنے والا یا چبھنے والا درد۔ مثانہ میں سوزش پیدا کرنے والا درد (اکونائٹ، آرسنک، کینتھرس) گول کا سا شدید درد گردوں سے مثانہ اور پیشاب کی نالی تک۔ پیشاب کی نالی میں کاٹنے اور سوزش پیدا کرنے والے درد (کنابس سٹائیو، کینتھرس) پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کرنے کے بعد اس امر کا احساس کہ پیشاب کچھ باقی رہ گیا ہے۔ زنانہ پیشاب کی نالی میں سوئیاں چبھنا جو مثانہ سے شروع ہوں پیشاب کرتے وقت رانوں اور چوتڑوں میں درد۔ پیشاب میں پہلے زرد، ہلکے شفاف لیسدار رسوب مگر اس میں کوئی اور چیز تہ میں نہ بیٹھے یا پیشاب میلا گاڑھا جس میں لیس کا سا مقدار میں زیادہ آٹے کا یا سفیدی مائل مٹیالا یا سرخ، گوشت کے دھوون کا سا رسوب ملا ہوا۔ پیشاب چمکدار زرد (آرسنک) یا خون کا سرخ جس میں آٹے کا رسوب زیادہ مقدار میں ملا ہو۔ داہنے گردے میں تیز درد جو بچے کی طرف خانہ میں جائے۔ بائیں گردے میں کاٹنے والا درد یا داہنے گردے میں پھاڑنے والا اور ٹیکنے والا درد پیشاب کی نالی میں کشش اور جلن جس کی زیادتی اس وقت ہو جب مریض پیشاب کر رہا ہو۔

آلات تناسل مردانہ۔ منی کی نالی میں جلانے کھنچنے کا سا اور کھینچنے والا درد جو خصیوں تک آئے (کلیمیٹس، ہیے میلس سرک، پلسا ٹیلا) منی کی نالی میں سوزش پیدا کرنے والے ٹیس مارنے والے یا سوئیاں لگنے کے سے درد آلات تناسل کی کمزوری (کیلیکم، خواہش دبی ہوئی۔ جماع کے دوران حظ تھوڑے عرصہ کے لئے اور بہت کم انزال بہت جلد ہو۔ بیرونی آلات میں درد جس کی زیادتی حرکت سے ہو۔

آلات تناسل زنانہ۔۔ شرمگاہ میں جلن یا پھوڑے کے سے درد کا احساس، چھونے سے درد کرے حیض مقدار میں کم درد کرنے والا حیض کا خون مٹیالے رنگ کا یا آٹے ملا۔ خواہش نفسانی رکی ہوئی، شہوت بہت دیر سے ہو اور جماع کے دوران شرمگاہ میں کشش ہو اور سوئیاں چبھیں تیز سوزش پیدا کرنے والا سیلان جس سے بیحد کمزوری ہو۔

آلات تنفس۔۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ غدودوں میں درد یا ورم کے ساتھ حلق میں لیپٹن خصوصاً بائیں جانب تنفس میں دقت بہنے والے زکام کے ساتھ خصوصاً رات کے وقت خرخرے۔ بس تھوڑی سی (بدگوشت) اندر سانس کھینچنے پر کندھوں کے درمیان سوئیاں چبھیں جو پیٹھ سے سینہ کی طرف آئیں زینہ چڑھتے وقت تنفس میں دقت۔ بازو اٹھانے سے سانس میں رکاوٹ۔ چھوٹی خشک کھانسی سینہ میں سوئیاں چبھنے کے ساتھ۔ سینہ میں چھیلن اور پھوڑے کا سا درد سینہ میں پھیلی خصوصاً بائیں جانب

پیٹھ اور گردن۔ کمر میں چوٹ کا سا درد، اکڑن اور لنگڑے پن کے ساتھ۔ اپنی جگہ سے اٹھ سکنا اور مشکل، اکڑ اور گردے کے مقام میں وزن اور درد، بعض وقت سن ہو جانے، پھول جانے، گرمی، اکڑن اور مڑوڑ کے احساس کے ساتھ بعض وقت یہ درد ٹانگوں میں آ جاتے، رانوں میں کھینچنے والا اور پھاڑنے مارنے کا سا درد، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جگہ پک رہی ہے، ایسے درد کی زور سے دبانے زیادتی ہوتی ہے، گردن اور پیٹھ میں سوئیاں چبھیں، جس کی زیادتی تنفس سے ہو۔ کندھوں کی ہڈیوں کے درمیان اور ریڑھ میں ٹیسیں۔ درد کمر جس کی زیادتی بیٹھنے، ہوئی یا لیٹی ہوئی حالت میں ہو خصوصاً صبح کے وقت جاگنے پر۔

اعضاء۔ ہاتھوں اور پاؤں میں چیرنے سوئیاں لگنے اور ٹیکن کے درد یا چوٹ کے سے درد داہنے کندھے میں بائی کے اور فالج کے سے درد (پلسا ٹیلا، رسٹوکس، نڈروس) بائیں آنکھ پر سوئیاں چبھنے کے ساتھ انگلیوں کے ناخنوں کے نیچے اعصابی درد، انگلیوں کے جوڑوں کے ورم کے ساتھ کندھے کے جوڑ میں کسی زندہ چیز کا احساس خصوصاً آدھی رات کے وقت بغل میں خارش، جیس اور جلن۔ کندھوں میں ٹیسیں۔ ہر ایک کہنی کی نوک پر چھوٹا سا دانہ جو کھجانے کے بعد بہت متورم ہو جائے ہاتھ کی محنت کے بعد کلائی میں درد۔ بازوؤں میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد، وہ کمزور اور لنگڑے محسوس ہوں۔ رانوں میں درد جس کی زیادتی موسم کی تبدیلیوں سے ہو۔ ٹھہروں سے رانوں تک دردیں پھول جائیں۔ گھٹنے کے تہ میں کھنچاؤ جیسے جوڑ بند چھوٹے ہو گئے ہیں۔ گھٹنے میں تھکاوٹ کوٹنے۔ پیٹھ جانے اور انگڑائی کا احساس۔ پنڈلی میں اینٹھن۔ پنڈلی کی ہڈی میں پھاڑنے والا درد۔ جب کھڑا ہو ایڑیوں میں درد جیسے زخم ہو گئے ہوں۔ ٹانگوں کا لاغر ہو جانا۔

مخصوص خواص۔۔ اعضاء میں کھینچنے، گولی لگنے، کترنے کے سے درد یا تھکاوٹ کے درد جو حرکت کرنے سے بڑھتے ہیں۔ بیٹھے اٹھنے یا بیٹھے اٹھ کر سوئیاں چبھنے کے سے درد بعض حصص میں فالج کی سی کمزوری حد سے زیادہ سستی جو چلنے سے ایک جگہ زیادہ وقت تک کھڑے رہنے سے پیدا ہوتی ہے تھوڑی سی محنت سے کمزوری کا احساس معمولی کمزوری سے بھی رفتہ ہو سکتا ہے، کمزوری جیسے کھانسی کے بعد ہو جگر کے ساتھ کچھ دور چلنے سے یا کچھ دیر کھڑے رہنے سے چلنے کے بعد غشی کا دورہ۔ خون اور پسینہ کے بلبلے اٹھنے کے احساس کے ساتھ مگر یہ احساس صرف جسم کے اوپر والے حصہ میں ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں منہ پیلا رخسار کھنچے ہوئے ہوتے ہیں اور لیٹ جانے پر سینہ میں تنگی محسوس ہوتی ہے۔ گا ڑھی میں چڑھنے سے کمزوری۔ جلد کے اندر گھٹیوں کا بڑھنا۔

جلد۔ تمام جسم پر چھوٹے چھوٹے چیچک کے سے دانے، سرخ، چھونے سے سوزش، خارش کرنے والے درد کرنے والے ان کا رنگ بعد میں مٹیالا ہو جاتا ہے۔ جلد کے اندر سخت گلٹیاں، مہاسے، چھٹے۔ اکوتہ کے ورم کے بعد جلد کی بد رنگی۔ جلد پر جلن، خارش اور ٹیس جس کی زیادتی کھجلانے سے اور کسی ٹھنڈی چیز کے لگانے سے ہو دردیں پھول جائیں۔

چھوٹے چھوٹے دانے جو عموماً اکیلے ہوتے ہیں اور بعض اوقات کئی ایک دانے ایک جگہ پر۔ بڑے، زرد سخت پاخانوں کے ساتھ، یا مقدار میں زیادہ سوزش پیدا کرنے والے اور پانی کے دستوں کے ساتھ، ہاتھوں اور مقعد کا اکڑنا۔

نیند۔ تمام دن نیند کا غلبہ خصوصاً صبح کے وقت بعد دوپہر اور رات کا کھانا کھانے کے بعد بے آرامی کی نیند۔ جلد میں سوزش اور خارش کی وجہ سے یا پریشان کن خواب کی وجہ سے آرام نہ دینے والی نیند۔ صبح دو اور تین بجے نیند کا اچاٹ ہو جانا، سر میں درد پیاس کے ساتھ اور بعد میں نیند کا نہ آنا۔ بار بار جاگ پڑنا اور تھکاوٹ جیسے نیند نہ آنے سے ہوتی ہو۔

بخار۔ رات کا کھانا کھانے کے پہلے لرزہ اور کبھی کھانا کھانے کے بعد پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے منہ خشک اور پھیپھا اور معدہ میں بائیں طرف درد۔ صبح کے وقت پیٹھ میں، رانوں میں، بازوؤں میں سردی اور لرزہ بعد میں بخار اور بخار کے ساتھ چکر، سر میں شدید درد۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد۔ تیسرے دن پسینہ جس میں پیشاب کی سی بو آتی ہے۔ بعد دوپہر ہاتھوں اور سر میں گرمی جو مسلسل کئی روز تک رہتی ہے۔ بعد دوپہر پیاس اور منہ میں خشکی نبض سست اور کمزور یا بھری ہوئی سخت اور تیز۔ جاڑا جیسے ہڈیوں میں ہے، جلد میں گرمی کے ساتھ جسم ٹھنڈا، چہرے پر حدت کے ساتھ جو گیارہ بجے صبح شروع ہو۔ بخار اور پسینہ کی رغبت رات کے وقت۔

کمی اور زیادتی ۔ حرکت کرنے سے، کھڑے ہونے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے پیشاب کی تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ یا پیدا ہو جاتی ہیں۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

ایلوزانتھم ثارت، آرسنک، کلکیریا کارب، کلکیریا فاس ربرز میں ناسور۔ سینہ میں تکلیفات خصوصاً عمل جراحی کے بعد۔ کینتھرس، کاربوویج، کیمومیلا، چائنا، لائیکوپوڈیم، ریلوم، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ نکس وامیکا، پلساٹیلا۔

مبرز میں جلن اور کاٹنے چبھنے کا سا درد۔ لائیکوپوڈیم، تھوجا۔

اندھیرے سے نفرت۔ سٹرامونیم امونیم میور، فلکسیا، کاربوانیملس، سٹرونشیم اور ویلیریانہ۔

قدم رکھنے پر پاؤں میں درد۔ سائیکلیمن۔

اس دوا کا اثر کیمفر اور بیلاڈونا سے زائل ہوتا ہے۔

یہ دوا کونائٹ کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

لائیکوپوڈیم سے اس دوا کا اثر بڑھ جاتا ہے۔

یہ دوا برائی اونیا، کالی بائی کرام، رسٹاکس اور سلفر کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے۔

Baryta Iodatum

بریٹا آئیوڈیٹم

CHEMICAL SYMBOL : $BA_{12}\,2H_2O$ 427.24.
SYNONYMS : Iodide of barium.
TINCTURE : 1/10 in dilute alcohol.

بیریم آئیوڈائیڈ کی تکلیفات صبح کے وقت، قبل دوپہر، شام کے وقت آدھی رات کے بعد ہوتی ہے۔ کھلی ہوا کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں اور ٹھنڈی ہوا میں اپنے آپ کو مریض بہتر محسوس کرتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے مریض کو بہت جلد زکام ہو جاتا ہے۔ جس کی زیادتی سردی میں اور مرطوب موسم میں ہوتی ہے۔ کئی عضوں میں ورم عضلات کے فعل میں تشنج ہوتا ہے۔ کھانے کے پہلے، روزہ رکھنے سے، کھانے کے بعد مریض اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہے۔ مگر کچھ علامات کھانے کے بعد کم ہوتی ہیں۔ دبلا پن، سوکھنا، بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے۔ محنت سے بہت سی تکلیفات بڑھتی ہیں، غشی کے دورے ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس اور بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔ خون آسانی سے جاری ہو جاتا ہے۔ بہت سے عضوں میں نیز غدودوں میں سختی آ جاتی ہے۔

سستی۔ مگر مسلسل لیٹنے سے مریض کو آرام ملتا ہے۔ چت لیٹنے سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔ بستر پر لیٹنے سے کچھ علامات بڑھتی ہیں، حیض سے پہلے اور دوران حیض مریضہ اپنے آپ کو بہتر محسوس نہیں کرتی۔ حرکت سے علامات بڑھتی ہیں۔ ہڈیوں میں اور غدودوں میں درد ہوتا ہے، درد عام طور پر پھوڑے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے ہوتے ہیں۔ ٹانگوں میں درد چیرنے والے ہوتے ہیں۔ تمام جسم پر تنگی پائی جاتی ہے۔ نبض تیز بھری ہوئی سخت مگر چھوٹی ہوتی ہے۔ مریض درد کے لیے بہت ذکی الحس ہوتا ہے۔ چھونے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ کپکپی اور اینٹھن بھی پائی جاتی ہے۔ چلنے سے تمام تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ عام طور پر مریض گرمی میں، گرم مکان میں، گرم ہو جانے سے تکلیف پاتا ہے اور حیض کے دوران اعصابی کمزوری بڑھتی ہے۔ چلتے وقت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

یہ دوا موٹے آدمیوں کے لیے اور موٹے آدمیوں کی تکلیفات کیلئے مفید پائی جاتی ہے۔ آج تک اس دوا کو محض تجربہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ مگر اب حال ہی میں اس کی پورے طور پر آزمائش ہوئی ہے یہ دوا بریٹا کارب اور آئیوڈیم سے ملتی جلتی ہے، جہاں ہر دو ادویہ کی علامات پائی جائیں۔ یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے یہ دوا نظام جاذبہ پر اثر کرتی ہے اور خون کے مفید اجزاء کو بڑھاتی ہے۔ کنٹھ مالا۔ غدودوں میں سختی خصوصاً حلق کے۔ آشوب چشم گردن کے غدودوں کے بڑھنے اور نشوونما کے رک جانے کے ساتھ۔

علامات

دماغ ۔ غصہ، پریشانی۔ آدمیوں کی صحبت سے نفرت، یکسوئی قلب میں دقت، دماغی پریشانی، بزدلی،

ترسات (مثلاً مرے ہوئے لوگوں کا دیکھنا، خوبصورت اشیاء کا دیکھنا) کند ذہنی، شیطان کا اور لوگوں کا ڈر۔ حافظہ کمزور ہو جانے والا۔ جلد بازی، بے صبری۔ ارادہ کا کمی۔ لاپرواہی۔ زیادہ بولنا اور چڑچڑاپن۔ مزاج کا جلد بدلنا۔ بے چینی، غم گینی اور رونا۔ شور و غل کا برداشت نہ کر سکنا۔ ایک جگہ بیٹھ کر گذشتہ واقعات کا خیال کر کے رونا، لیٹنے سے، جھکنے سے، چلنے سے چکر۔

سر۔ سر کا ٹھنڈا محسوس ہونا۔ سر میں بھاری پن۔ درد سر، صبح اٹھنے پر، قبل دوپہر بعد دوپہر کھلی ہوا میں درد سر یا کم ہو جاتا ہے یا زیادہ۔ درد سر کی بال باندھنے سے زیادتی۔ شور و غل سے، چلنے سے اور گرم مکان میں درد کی زیادتی۔ پیشانی میں درد، دماغی اوف آنکھوں پر اگدی میں اور کنپٹیوں میں گولی لگنے کا سا۔ سر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ جانگ پھاڑنے کا سا درد۔ کھوپڑی پر پسینہ، پیشانی اور کنپٹیوں میں ٹیکن۔

آنکھ۔ آشوب چشم، آنکھوں میں خارش، پلکوں پر جالا۔ آنکھوں میں درد۔ روشنی سے، آنکھوں میں ریت کا احساس، روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ آنکھوں اور پپوٹوں میں سرخی۔ بینائی دھندلی ایک کے دو دیکھنا۔

کان۔ کانوں سے پیپ کا سیلان۔ کانوں میں بند ہو لینے اور کھلنے کا احساس۔ کانوں میں چبانے وقت آوازیں۔ کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں۔ گھنٹی بجنا اور گرج کی آوازیں۔ کانوں میں درد۔ کانوں میں بندش کا احساس۔ قوت سامعہ کی تیزی یا بالکل کمی۔

ناک۔ نزلہ۔ رطوبت خون کی مقدار میں زیادہ سخت رطوبت، گاڑھی زرد۔ ناک کی سرخی۔ ناک میں خشکی، کھانسی کے ساتھ پتلا زکام۔ ناک چھنکنے سے نکسیر، رات کے وقت ناک کی بندش۔ ناک میں درد اور ناک کی جڑ میں درد۔ ناک میں ورم اور سرخی بار بار چھینکنا۔

چہرہ۔ ٹھنڈا۔ متورم۔ سرخ۔ ہونٹ نیلے۔ چہرہ بعض وقت زیادہ سرخ، چہرہ کھنچا ہوا، سوکھا ہوا، چہرے پر اور ناک پر پھوڑے اور پھنسیاں، چہرے پر اور تھوک کے غدودوں میں درد۔ نچلے جبڑے کے تھوک کے اور حلق کے اندرونی غدودوں کا متورم ہونا۔

منہ۔ مسوڑھوں سے خون آنا۔ زبان پھٹنا، مسوڑھے دانتوں سے چھوٹ جاتے ہیں، اور دانت ہلنے لگتے ہیں۔ صبح کے وقت منہ میں خشکی۔ منہ میں متعفن بلغم۔ زبان پر سوزش، اور مسوڑھوں میں پھوڑے کا سا درد۔ رال ٹپکنی۔ مسوڑھوں کا ورم، ذائقہ برا سا کڑوا یا کھٹا۔ دانتوں میں کھینچنے والا بھالے لگنے کا سا درد۔

حلق۔ خشک، اکڑی ہوئی۔ غدود بڑھے ہوئے۔ حلق میں جل پڑی ہوئی خالی نگلنے پر حلق میں درد اور کھانا نگلنے میں دقت۔ گردن کے غدود متورم اور سخت۔

معدہ۔ بھوک نہ لگنا یا حد سے بڑھی ہوئی حد سے زیادہ گو کھانے سے جسم و بدن سوکھتا ہو۔ غذا سے نفرت، معدہ میں خالی پن، ڈکار۔ خالی کھٹی بدبو۔ پانی آنا۔ معدہ میں ابھار اور دل جلنا۔ کھانے کے بعد بھاری پن، بدہضمی، ہچکی کے ساتھ متلی۔ شکم میں ورم۔ کھانے کے بعد معدہ میں درد اینٹھن۔ معدہ میں کھچاؤ۔ پیاس حد سے زیادہ نہ بجھنے والی۔ قے صفراوی یا پانی کی سی۔

شکم۔ شکم میں ابھار، شکم کے غدودوں کا بڑھ جانا۔ ریاح، گڑگڑاہٹ، شکم میں درد۔ کھانے کے بعد۔

تپش کے دوران۔ حیض سے پہلے، گلٹیوں کے مقام پر ناف کے مقام پر درد۔ اینٹھن پیدا کرنے والا اور کاٹنے والا۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض، پاخانہ مشکل سے ہوتا۔ سخت سدے والا۔ مبرز کی کمزوری کی وجہ سے۔ پاخانہ کا ہوتا۔ دست زرد، پتلے، زیادہ، پانی کے مانند بیرونی سے۔ مبرز میں خارش۔ مبرز میں پاخانہ کے بعد جلن، درد اور مروڑ۔ پاخانہ کی بے سود حاجت۔

مثانہ۔ پیشاب کا رک جانا۔ رات کے وقت پیشاب کی بار بار خواہش۔ پیشاب کا از خود نکل جانا۔ مثانہ کے غدودوں کا بڑھ جانا۔ پیشاب کی زیادتی۔

آلات تناسل مردانہ۔ خصیوں میں سختی۔ قوت استادگی کا نہ رہنا۔ جریان۔

آلات تناسل زنانہ۔ خواہش نفسانی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی۔ سیلان الرحم، خون کا حیض سے پہلے حیض میں زیادتی درد کرنے والا۔ تھوڑے دن رہنے والا، یا رکا ہوا۔

آلات تنفس۔ ہوا کی نالی میں بلغم، آواز کھرکھری۔ کمزور، بیٹھی ہوئی۔ تنفس تیز۔ دم کشی کا سا دورہ کے وقت سانس میں زیادتی، زینہ چڑھنے پر سانس میں دقت۔ سانس میں کھڑکھڑاہٹ، دم گھٹنا۔

کھانسی صبح کے وقت شام کو دم کشی کی سی، صبح کے وقت خشک، حنجرے میں یا ہوا کی نالی میں سرسراہٹ سے کھانسی، دورے والی کھانسی۔ دم گھونٹنے والی کھانسی۔ صبح کے وقت شام کو بلغم کا نکلنا۔ بلغم کا دقت سے نکلنا۔ بلغم کی زیادتی۔ بلغم نمکین لیسدار۔

سینہ کا نزلہ، سینہ میں سکڑن۔ ہوا کی نالیوں کا اور پھیپھڑوں کی سوجن (ذات الریہ۔ ذات الجنب) سینہ میں تنگی، سینہ میں درد، سینہ میں اور پستانوں میں سوئیوں کا چبھنا۔ دھڑکن پھیپھڑوں کا فالج۔

کمر۔ کمر میں درد اور سوئیوں کا چبھنا۔

ہاتھ اور پاؤں۔ ٹانگیں پاؤں اور ہاتھ ٹھنڈے، ہاتھ گرم۔ اعضاء میں بھاری پن۔ اعضاء میں خارش۔ بازوؤں اور انگلیوں کا سن ہونا۔ جوڑوں میں درد۔ گٹھیا کے سے درد، جوڑوں میں، رانوں میں اور گھٹنوں تک۔ گھٹنوں میں چیرنے والا اور سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ ہاتھوں میں، ہتھیلیوں میں اور پاؤں میں پسینہ،

نیند۔ خواب مباشرت، پریشانی کے۔ طاقت۔ جز ۲ سے ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

اکوناٹ، لائیکوپوڈیم (گردن بغلوں اور پستانوں کے غدودوں کا متورم ہونا) ایپس، ٹیکا، مرکسائیڈ کار بوویجی ٹیبلس۔

Baryta Acetica

بریٹا ایسی ٹیکا

CHEMICAL SYMBOL : $Ba_2 C_2 H_4 O_3$ $H_2 O$; 273.43

SYNONYMS : Barium Acetate

Solution in distilled water.

TINCTURE : Drug Strength 1/10.

اس دوا کا اثر بالکل ہی بریٹا کارب سے ملتا جلتا ہے اور جب بریٹا ایسی ٹیکا کی علامات پائی جاتی ہیں

تو عام طور پر برٹیا کارب کا ہی استعمال ہوتا ہے۔

علامات

دماغ۔ بھول جانا۔ کسی بات کے متعلق تمک درد میں پڑا رہنا۔
چہرہ۔ چہرہ پر مکڑی کے جالے کا سا احساس۔
اعضاء۔ تمام بائیں ٹانگ میں کھینچنے والا درد۔ رنگین، سوزش پیدا کرنے والی سوئیاں چبھنے کے ساتھ فالج
طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک۔

Baryta Sulphuricum

برٹیا سلفیوریکم

CHEMICAL SYMBOL : Ba So
SYNONYMS : Barium sulphate

بیریم سلفیٹ

اس دوا کی علامات صبح کے وقت، قبل دوپہر، بعد دوپہر، شام کو، رات کو، آدھی رات کو ظاہر ہوتی ہیں۔ کھلی ہوا کی خواہش ہوتی ہے جس سے آرام محسوس ہوتا ہے اور کھلی ہوا میں دماغی علامات بہتر ہو جاتی ہیں۔ بہت سی علامات محنت سے اور زینہ چڑھنے سے پیدا ہوتی ہیں یا بڑھتی ہیں۔ جسم کے حصے فرداً فرداً سن ہو جاتے ہیں اور ان میں کانٹے چبھتے ہیں۔ عام طور پر نہانے سے، بند کمرے میں سردی لگ جانے سے، ٹھنڈی ہوا سے، ٹھنڈے ہو جانے سے مریض اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہے اور علامات ٹھنڈے ہو جانے سے بڑھتی ہیں، زکام جلد ہوتا ہے۔ حرارت عزیزی میں کمی ہوتی ہے۔ ٹھنڈے و مرطوب موسم میں تکالیف بڑھتی ہیں۔ مرگی کے دورے بھی دیکھے گئے ہیں۔ خون کی نالیاں پھولی ہوئی، لاغری، کمزوری، اور غشی عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں، جسم میں چیونٹیاں رینگنے اور بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ غدودوں میں سختی آجاتی ہے، یا درم ہو جاتا ہے۔ قوت مقبولیت میں نمایاں کمی ہوتی ہے۔ جسم میں جھٹکے ہوتے ہیں۔ لیٹ جانے کی خواہش ہوتی ہے۔ علامات حیض کے دوران اور حیض کے پہلے نمایاں ہوتی ہیں۔ حرکت سے نفرت، ہڈیوں میں، غدودوں میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد جلنے والا، جھٹکے دینے والا، دبانے والا، سوئیاں چبھنے والا اور چیرنے والا ہوتا ہے، ایک طرف بغیر درد کا فالج اس میں دبانے سے درد پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام جسم میں تشنج ہوتا ہے۔ بیرونی جسم کے ایک جانب خصوصاً داہنی جانب اثر کرتی ہے

علامات

دماغ۔ شام کے وقت۔ رات کو۔ نصف شب سے پہلے، ڈر کے ساتھ، بخار کے ساتھ، مستقبل کے متعلق پریشانی ایسی چیزوں کی خواہش جس کی ضرورت نہ ہو، لوگوں میں بیٹھنے سے نفرت، یکسوئی قلب میں دقت،

صبح کو، شام پراگندگی جس کو کھلی ہوا میں آرام ہو، خوف شام کے وقت مجمع میں، موت کا، شیطان کا، اور لوگوں کا، الفاظ کو بھول جانا۔ دماغی کمزوری، مجنوالحواس کی طرح بے صبری۔ لاپرواہی، اور قوت ارادی کا نہ رہنا، تنگی مزاج، نیند میں باتیں کرنا۔ غشی اور بے ہوشی کے دورے۔

سر۔ چکر کھڑے ہونے سے، چلنے سے، اشیاء گھومتی نظر آتی ہیں۔ سر میں خالی پن کا احساس کھوپڑی پر دانے جن پر کھرنڈ جمے ہوں۔ بالوں کا گرنا۔ کھوپڑی پر خارش، سر میں درد خصوصاً شام کے وقت، کھلی ہوا میں کمی ہو، کھانسنے سے، کھانے کے بعد گرم ہو جانے سے جھٹکے، چھینکنے سے، جھکنے سے موسم گرما میں۔ دھوپ میں، پیشانی میں درد سر، سر کے دونوں اطراف میں درد، سر میں دباؤ جیسے پیشانی شکنجہ میں دبائی گئی ہے سر میں اور پیشانی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

آنکھ۔ آنکھوں میں خشکی، پپوٹوں کا ورم، خارش اور پانی بہنا، آنکھوں میں درد خصوصاً روشنی سے یا غور سے دیکھنے سے۔ روشنی کا برداشت نہ کر سکنا۔ بینائی مدہم۔ دھندلی۔ آنکھوں کے سامنے چمکدار ہے۔

کان۔ کانوں سے خونی رطوبت۔ کانوں کے پیچھے کھجلی۔ کانوں میں خارش۔ کانوں میں آوازیں بھنبھناہٹ و گھنٹے بجنے کی، اور گرج کی، کانوں میں سوئیوں کا چبھنا، ٹیکن، قوت سامعہ میں کمی۔

ناک۔ ناک چھینکنے کی ہر وقت رغبت۔ نزلہ میں رطوبت، خون آمیز، مقدار میں زیادہ، بدبودار گاڑھی ہندا، ناک میں خشکی۔ ناک چھینکنے سے نکسیر۔ قوت شامہ بڑھی ہوئی۔

چہرہ۔ ٹھنڈا، چہرہ پر تشنج، ہونٹ خشک پھٹے ہوئے۔ تھوک کے غدودوں میں درد منہ کے اندر دانی غدود بڑھ جائیں۔ متورم ہوں اور درد کریں۔

منہ۔ مسوڑھوں سے خون آئے۔ زبان پر سفیدی۔ منہ سے بدبو۔ زبان پر سوزش۔ تھوک بہنا۔ دانتوں میں درد۔ خصوصاً ٹھنڈی چیزوں سے، ٹھنڈے پانی سے، کھانے سے اور گرم اشیاء سے۔

حلق۔ حلق میں سکڑن، حلق میں خشکی۔ غدود بڑھے ہوئے۔ حلق سے بلغم کی کھنکھار۔ حلق اور غدودوں کا پرانا ورم۔ خالی نگلنے پر حلق میں درد۔ نگلنے پر غذا کی نالی میں اینٹھن۔ حلق کے غدودوں کا سخت ہو جانا

معدہ اور شکم۔ بھوک کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ جلد سیر ہو جانا۔ خوراک سے نفرت۔ معدہ میں خالی پن کا احساس۔ ڈکاریں کھانے کے بعد کڑوی خالی، کھٹی، پانی کی سی، منہ سے پانی بہنا۔ کلیجہ جلنا، ہچکی، ہاضمہ کمزور۔ معدے میں درد کھانے کے بعد، کھانے کے بعد دباؤ۔ سکڑن۔ شام کے وقت نہ بجھ سکنے والی پیاس قے، صفراوی بلغمی، کھٹی، پانی کی سی۔ شکم کا ریاح سے پھول جانا۔ شکم میں درد۔ صبح کے وقت کھانے کے بعد حیض کے دوران حرکت کرنے پر، دبانے پر، اور۔ پاخانے کے بعد۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض۔ مبرز میں کمزوری، پاخانہ شکل سے ہو اور غیر تسلی بخش۔ سخت سدے دار دست رات کے وقت سردی لگنے سے، زرد پانی کے سے، بدبودار ریاح۔ مبرز اور مقعد میں خارش۔ بواسیر میں خون آنا۔ بیرونی بواسیر کے مسے مبرز پر مسلسل نمی۔ پاخانے میں کیڑے۔

مثانہ۔ پیشاب کا رک جانا۔ پیشاب کی حاجت مسلسل بار بار اور یکایک، پیشاب کرتے وقت درد۔ رات

کے وقت پیشاب کی زیادتی۔ رات کے وقت پیشاب از خود نکل جائے پیشاب کی نالی سے سوزاک مواد کا سا اخراج

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی کا نہ ہونا۔ قوت استادگی میں کمی خصیوں کا سخت ہو جانا۔ فوطوں پر پسینہ۔ منی کا اخراج۔

آلات تناسل زنانہ۔ خواہش نفسانی کا بالکل نہ ہونا۔ حیض کم، جلد اور رکا ہوا۔ سیلان الرحم مقدار میں زیادہ حیض سے پہلے شرمگاہ پر جلن۔

آلات تنفس۔ ہوا کی نالی کا نزلہ۔ بلغم کی زیادتی کے ساتھ آواز بیٹھی ہوئی کھرکھری اور کمزور تنفس تیز دم کشی کا سا۔ زینہ پر چڑھنے سے تکلیف۔ سینہ میں بلغم کا بولنا۔ دم گھٹنا۔ کھانسی۔ صبح اٹھتے پر۔ شام کو، رات کے وقت۔ ٹھنڈی ہوائیں، کھلی ہوائیں، مرطوب ہوائیں، دم کشی کی سی، دم گھٹنے والی دورے کی سی، بولنے سے زیادتی۔ کھانسی حنجرہ اور ہوا کی نالی میں سرسراہٹ سے پیدا ہو۔ تکلیف دہ کھانسی، کالی کھانسی بلغم صبح کو اور شام کو مشکل سے نکلے بلغم زیادہ کم، لیسدار، زرد۔

سینہ۔ سینہ میں سکڑن، تنگی، سینہ پر آبلے، ہوا کی نالیوں کا پرانا ورم، پستانوں اور سینہ پر خارش، سینہ کی دیواروں میں درد۔

قلب۔ دھڑکن رات کے وقت۔

پیٹھ اور کمر۔ پیٹھ میں وزن کا احساس۔ پیٹھ پر خارش۔ پیٹھ میں حیض کے دوران اور حیض کے پہلے بیٹھنے سے درد، کمر میں شام کے وقت حیض کے دوران، اور حیض سے پہلے درد، ریڑھ میں جلن کمر میں جلن کمر ٹھیک تک۔

ہاتھ اور پاؤں۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔ گٹھے جلیں اور درد کریں۔ ہاتھ اور انگلیاں پھٹی ہوئیں۔ ہاتھوں پر خشکی۔ ہاتھوں میں گرمی۔ بازوؤں میں اور ٹانگوں میں خارش۔ ٹانگوں میں جھٹکے۔ بازوؤں میں، ہاتھوں میں اور انگلیوں میں سُن ہونے کا احساس۔ ٹانگوں میں کھنچاوٹ، گھٹنوں میں سوئیاں چبھنا۔ اعضاء میں پھاڑنے کے سے درد۔ گھٹنے میں، ٹانگوں میں، پاؤں میں، بھلے لگنے والے درد۔ بازوؤں میں بغیر درد کے فالج۔ ہاتھوں پر پسینہ۔ پاؤں میں بدبودار پسینہ۔ ٹانگوں پر زخم۔ ٹانگوں میں کمزوری۔

نیند۔ گہری نیند خواب، پریشان کن، ڈراؤنے، بدقسمتی کے، دل خوش کن، دیر سے نیند آنا۔ نیند میں بے چینی۔ بعد دوپہر شام کو، کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔ آدھی رات سے قبل بے خوابی۔

بخار۔ صبح کے وقت، قبل دوپہر، دوپہر کو، بعد دوپہر، شام کو، رات کو جاڑا، کھلی ہوائیں، ہوا سے جھونکے سے جاڑا، بیرونی سردی۔ لرزہ پیدا کرنے والا جاڑا، جسم کے ایک جانب خصوصاً بائیں جانب جاڑا۔ جاڑے کو گرم مکان میں آرام ملے۔ بخار شام کے وقت، رات کو یکے بعد دیگرے جاڑا اور بخار، پسینہ نصف شب کے بعد ٹھنڈا، متعفن۔ جسم کے فرداً فرداً حصہ پر۔

جلد۔ جلد پر جلن بعض وقت۔ بعض وقت ٹھنڈا پن۔ جلد کا پھٹنا، دانے جلنے والے، زرد رطوبت نکلے۔ خشک داد کے دانے یا خشک دانے جن میں کھجلی ہو اور درد کریں۔ جلد کو کھاتے جائیں۔ کھجلانے کے بعد تکلیف بڑھے۔ کھجلانے کے بعد مس، مکھی کا ڈنگ لگنے کے سے۔ جلد کے اندر چیونٹیاں رینگنے کا احساس، رات کے وقت

خارش، جلن، خارش اور رنگیں، کھجلانے سے کوئی فرق نہ ہو گرم بستر میں خارش اور ڈنگ لگنے کا سا درد کریں۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

بریٹا، اور اس کے مرکبات۔

Baryta Carbonica

برٹیا کارب

CHEMICAL SYMBOL : Ba Co3
SYNONYMS Barium Carbonate

(کاربونیٹ آف بیرم)

یہ دوا بچوں اور بوڑھوں کے خنازیر کے لیے یا ان بچوں کے لیے جن کے قد چھوٹے ہوں اور اعضا اپنی عمر کے مطابق نہ بڑھتے ہوں، یا جن بوڑھے آدمیوں کے مزاج بالکل بچوں کے سے ہو گئے ہوں یا بوڑھے آدمی بہت موٹے ہو چکے ہوں یا وہ لوگ جن کو بہت جلد نزلہ کام کی شکایت ہو جاتی ہو اور نزلہ کی وجہ سے حلق متورم ہو جاتی ہو اور حلق میں پھوڑے کا سا درد پیدا ہو جاتا ہو یا نزلہ سے حلق کے غدود بڑھ جاتے ہوں اکیر ہے۔

اس دوا سے ایسے گومڑ جو بغیر کسی شریان سے تعلق رکھنے کے پیدا ہوتے ہوں یا جن گومڑوں میں مٹی کی سی رطوبت بھری ہو اور ہاتھ لگانے سے پچ پچ کرتے ہوں، درست ہو جاتے ہیں

فالج اس دوا میں شروع سے آخر تک دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً دماغی اور جسمانی فالج، دماغی فالج جو اس دوا میں دیکھا جاتا ہے۔ اس میں قوای عقلیہ بہت کم اور محدود ہو جاتے ہیں۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض کو نہ تو دوسروں پر اعتبار ہوتا ہے۔ اور نہ اس کو اپنے آپ پر بھروسہ، ناواقف آدمیوں سے اس کو ایک قسم کی نفرت سی پیدا ہو جاتی ہے، وہ ان کے ساتھ ملنا جلنا، یا بات چیت کرنا نہیں چاہتا۔ ہر دم اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ غمگین پرلے درجے کا ہوتا ہے۔ روتا ہے۔ اور بلا وجہ اپنی تقدیر کو کوستا ہے۔ حافظہ میں اس قدر کمزوری واقع ہو جاتی ہے کہ کچھ یاد نہیں رہتا۔ بچے اپنا سبق نہ تو پڑھ سکتے ہیں اور نہ یاد ہی رکھ سکتے ہیں۔

احساس جیسے دماغ سر میں ڈھیلا ہے۔ ہل کے ساتھ ا جھکنے سے، یا ذہانت نے سے اور بوڑھے آدمیوں کو چکر آتا ہے۔ صبح جاگنے پر دماغ اور چاند میں وزن اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ بچوں کا گنجاپن۔ داد اور گرمی کو فائدہ کرتا ہے کھوپڑی چھونے سے درد کرتی ہے۔ گدی اور گردن میں غدود بڑھ جاتے منہ پر کھر کھرے خشک داد کے دانے ہو جاتے ہیں۔ منہ کا رنگ سیاہی مائل سرخ تمام چہرہ پر تناؤ سا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے انڈے کی سفیدی لگا کر خشک کر دی گئی۔ یا مکڑی کے جالے (بریٹا ایسی ٹیٹ) کا سا احساس چہرہ پر کنپٹیوں میں اور کھوپڑی ہوتا ہے۔ تھوک غدود بڑھ جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔ قوت شامہ بہت تیز ہو جاتی ہے اور دیوئے کے دھوئیں کی سی بو کا احساس ہوتا ہے۔ گلوسئے کے غدود اور نچلے جبڑے کے تھوک کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔

زبان بھی مفلوج ہوتی ہے۔ تشنج کی بہنا نبند کی حالت میں، رال ٹپکا کرتی ہے۔ ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ اور سخت متورم شدہ شکم میں درد۔ معدہ میں پھوڑے کا سا درد۔ کھاتے وقت یہ احساس ہوتا ہے گویا غذا زخمی جگہ کے اندر زبردستی گھس رہی ہے۔ ان بچوں کے بار بار درد شکم کیلئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ جو بچے جلد نہیں بڑھتے۔ شکم کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ بچے بھوکے ہونے پر بھی کھانا نہیں کھاتے۔ بواسیر میں بھی درد ہوتا ہے، بواسیر کے مسے پیشاب اور پاخانہ کے وقت نکل آتے ہیں۔ قبض ہوتا ہے اور قبض میں پاخانہ سخت، اور رسدے دار ہوتا ہے اور بحالت قبض بواسیر کے مسوں میں درد اور جلن رہتی ہے۔ مقعد تر رہتی ہے اور اس میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔

فالج کی یہ حالت، آلات تناسل میں بھی پائی جاتی ہے۔ نامردی، فوطوں اور رانوں کے درمیان پھوڑے کا سا درد اور نمی۔ اور غدۂ مذی بڑھ جاتا ہے۔ مستورات میں حیض سے پہلے نکسیر بہتی ہے۔

فالج کی حالت آلات تنفس میں بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ مریض کو یہ احساس ہوتا ہے۔ جیسے کوئی دھویں یا تمباکو کی اڑتی ہوئی خاک میں سانس لے رہا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے اور کھانسی سے آواز بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ حنجرہ میں اور ہوا کی نالیوں میں بلغم بالکل بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ نزلہ میں دم گھٹتا معلوم ہوتا ہے اور بوڑھے آدمیوں کے پھیپھڑے بالکل مفلوج ہو جاتے ہیں۔ ان کے پھیپھڑے دھویں سے بھرے محسوس ہوتے ہیں۔ کھانسی دوروں کی قسم کی ہوتی ہے اور بعض کالی کھانسی کی طرح حلق اور معدہ کی سرسراہٹ دکھ کر کے پن سے دورے اٹھا کرتے ہیں۔ یہ کھانسی شام سے آدھی رات تک بڑھ جاتی ہے۔ پاؤں پر ٹھنڈے لگنے سے۔ محنت سے، بائیں کروٹ لیٹنے سے، ٹھنڈی ہوا سے اور کھانسی کا خیال کرنے سے، کھانسی اٹھتی ہے۔

دل میں بھی عجب بات دیکھنے میں آتی ہے۔ دھڑکن کے ساتھ دل میں درد، بائیں طرف لیٹنے سے، یا اس کے متعلق خیال کرنے سے، دھڑکن بڑھ جاتی ہے بلند یدا اور زیادہ دیر تک رہنے والی دھڑکن، محنت سے دھڑکن پیدا ہو جاتی ہے معمولی سی محنت سے مریض تھک جاتا ہے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ دل کی تکالیف عموماً شریانوں کے پتلے پڑ جانے کی حالت میں ملا کرتی ہیں۔ ایسی حالت میں برٹا کارب سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔

پستانوں میں گومڑ اور گردن میں پربائی کے گومڑوں کے لیے نیز گومڑوں کے متورم ہونے اور سخت ہونے کیلئے ایک بہترین دوا ہے پیٹھ میں تپکن ایک نمایاں علامت ہے۔ کمر میں اکڑاؤ اور تناؤ شام کے وقت خصوصاً بیٹھنے پر اس قدر سخت ہوتا ہے کہ مریض نہ تو اٹھ سکتا ہے اور نہ پیچھے کی طرف جھک سکتا ہے۔

غدودوں میں درد اور بغلوں کی گلٹیوں کا متورم ہونا۔ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔ پاؤں سے متعفن پسینہ پاؤں میں گٹے جن میں سوزش اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے ٹانگوں میں سوزش پیدا کرنے والے اور کھینچنے والے درد، اعضاء میں چیر پھاڑ کے سے درد سردی کے ساتھ عضلات میں تناؤ اور کھچاوٹ اور عضلات کا چھوٹا ہو جانا۔

جلد میں ناقابل برداشت تحریک اور سرسراہٹ چبھنے کا احساس جس سے مریض رات کے وقت اکثر جاگ پڑتا ہے۔ جلد پر خارش اور پھوڑے کا سا درد اور مسے۔ تقریباً ہر حصہ میں سوزش پیدا کرنے والے درد۔ عام جسمانی درد۔ چھوٹے زخم بہت جاتے ہیں اور بہت درد کیا کرتے ہیں۔

خنازیری آشوب چشم۔ کنٹھ مالا کے مریض جن کے غدود پکنے کی طرف راغب ہوں اور مسوڑھوں سے جلد خون آئے۔ نتھنوں کی نالیوں کے پچھلے حصہ کی نزلاوی کیفیتیں بار بار نکسیر کے ساتھ۔ یہ دوا بعض اوقات ان جوانوں کی بدہضمی کی شکایات میں مفید ہے۔ جنہوں نے مشت زنی کی ہو اور جن کو جریان اور احتلام کی شکایات ہوں اور ان کے ساتھ قلبی کمزوری اور دھڑکن موجود ہو۔

شریانوں میں ریشہ دار گانٹھیں، خون کی نالیاں نرم پڑ کر خون کے دباؤ سے پھول جائیں اور بعد میں ان کی دیواروں کے کمزور پڑ جانے اور خون کی زیادتی کی وجہ سے پھٹ کر سکتہ کا موجب بنیں۔ چھوٹی خشک تکلیف دہ کھانسی خصوصاً گلے کے غدودوں کی تکالیف کے ساتھ پاؤں کے پسینہ کے دب جانے سے تکالیف (سیلیشیا)

علامات

دماغ: بہت جلد بھول جانا۔ یہ بھی سرعت نہیں جانتا کہ ابھی وہ کیا بول رہا تھا۔ (اناکارڈیم، آرنیکا) دماغی اور جسمانی طور سے زیادہ کمزوری۔ بوڑھے آدمیوں کا بچوں کی سی باتیں کرنا، حافظہ کی کمزوری۔ حافظہ کی کمی۔ نہ کچھ یاد رکھ سکتا ہے نہ پڑھایا جا سکتا ہے۔ (کلکیریا فاس) اپنے اوپر بھروسہ کی کمی، اس کے برعکس (پلاٹینا) اجنبیوں کا خوف۔ مریض خیال کرتا ہے کہ اس پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے یا اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ بچہ کھیلنا نہیں چاہتا۔ ڈر اور بزدلی۔ بوڑھے آدمیوں کا پاگل پن غم گینی ایست ہمتی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر غمگین ہو جایا کرے۔ اپنی تکالیف کے متعلق سوچنے سے تکالیف بڑھ جائیں خیال کرے کہ اس کی ٹانگیں کاٹ دی گئی ہیں اور وہ گھٹنوں کے بل چل رہا ہے۔

سر۔ ان بوڑھے آدمیوں کو جن کی عادت بچوں کی سی ہوتی ہے چکر، ہکر، شام کو درد سر۔ شور و غل سے خصوصاً انسانی آواز سے بڑھ جاتا ہے۔ پریشانی اور چکر خصوصاً صبح کے وقت۔

چاند کے نیچے دماغ میں گدی کی طرف بوجھ جاگنے پر گردن کی اکڑن کے ساتھ، چاند پر دبانے والا درد جو تمام سر میں سے گذرتا ہے۔ یہ درد دھوپ میں کھڑے ہونے سے ہوا کرتا ہے۔ سر کی چوٹی پر گنجا پن، زخم، جس کروٹ مریض لیٹے اس کروٹ کی کھوپڑی میں درد کرتی ہے۔ کھجلانے سے یہ درد بڑھتا ہے۔ سر میں پپڑی خشک یا تر (کلکیریا کارب، گریفائٹس، ہیپر سلف، لائیکو پوڈیم) کھوپڑی میں جلد کے اندر گومڑا یہ گومڑ صرف ٹٹولنے ہی سے محسوس ہوتا ہے ورنہ جلد برابر معلوم ہوتی ہے) دماغ ڈھیلا محسوس ہو۔ آنکھوں کے بالکل اوپر درد۔ کھوپڑی پر کھنچاؤ کا احساس جیسے جلد کھنچی ہوئی ہے سر کی داہنی جانب میں مریض سوزش حدت محسوس کرے لیکن چھونے سے وہ ٹھنڈی ہو سر جلد تری کھا جائے

آنکھیں۔ نظر کی کمزوری، آنکھوں کے سامنے جالا محسوس ہوتی ہے۔ (کاسٹیکم، فاسفورس) صبح کے وقت اور کھانے کے بعد۔ آنکھوں میں ورم خشکی کے احساس کے ساتھ۔ روشنی سے آنکھیں چوندھیاتی ہیں، روشنی آنکھوں میں تکلیف دیتی ہے۔ اندھیرے میں آنکھوں کے سامنے چمکتے ہوئے ستارے۔ بڑھاپے کی وجہ سے بینائی میں کمزوری۔ آنکھوں میں گرد باد جس کی زیادتی نظر جما کر دیکھنے سے یا اوپر کی طرف اور اطراف دیکھنے سے ہو اور کبھی پیچھے کی طرف دیکھنے سے ہو۔ پپوٹے جھک جائیں۔ پتلیاں جلد جلد پھیلیں اور سکڑیں۔

کان۔ داہنے کان کے نیچے غدود متورم اور چھونے سے درد کریں۔ کانوں میں کھینچنے والے درد۔ کانوں میں

خارش، سلفر، بھنبھناہٹ اور جھنکار کی آوازیں شام کے وقت جیسے زور سے آندھی چلنے کی آوازیں آتی ہیں اور گھنٹہ بجنے کی آوازیں سننے میں تکلیف۔ چھینکتے وقت، نگلتے وقت یا تیز چلتے وقت (گریفائٹس)، کانوں میں کڑکن جیسے ٹوٹ رہے ہوں۔ ناک کو زور سے چھینکنے سے کانوں میں گونج۔ دائیں کان کی ہڈیوں میں پھاڑنے والے درد سوراخ کرنے اور کھینچنے کے احساسات کے ساتھ، کانوں کے اوپر، کانوں کے پیچھے موٹا گمرنڈ۔ کانوں کے نیچے چھوٹی چھوٹی پھنسی دق کی گانٹھیں

ناک۔ ناک میں شدید خشکی، گاڑھی، زرد رطوبت کا آنا۔ ڈپتھیریا، نزلہ، ناک اور اوپر کا ہونٹ متورم، بڑے پیٹ والے بچوں کا نزلہ (کلکیریا کارب)، اکثر نکسیر۔ چھینکنے سے دماغ میں درد پیدا ہوتا ہے۔ ناک میں دھوئیں کا احساس نتھنوں کے پنکھوں کے گرد گمرنڈ۔

چہرہ۔ چہرہ پیلا اور پھولا ہوا (آرسنک)، چہرے پر مکڑی کے جالے کا کھنچاؤ (الیومنا، بروسیم، گریفائٹس، برٹیا ایسی ٹیٹ)، جبڑوں کے جوڑوں میں درد۔ اوپری ہونٹ میں ورم جلن دار درد کے ساتھ۔

منہ۔ زبان کی نوک پر قُرحے اور سوزش پیدا کرنے والا درد۔ تیز زبان کی نوک پھٹی ہوئی اور درد کرنے والی بوڑھے آدمیوں کی زبان کا فالج اور بولنے کی قوت نہ رہنا (کاسٹیکم، جلسی میم)، منہ چھوٹے چھوٹے دانوں سے بھر جاتا ہے خصوصاً تالو اور گالوں کے اندرونی حصہ۔ منہ میں گاڑھے بلغم کی زیادتی۔ منہ میں خشکی اور پیاس (اکونائٹ، آرسنک، برائی اونیا) منہ بدمزہ روزانہ صبح کو زبان میلی اور ذائقہ کھٹا دانتوں سے اکثر زیادہ خون کا بہنا۔ تھوڑا سا کھانے کے بعد مریض اتنی کمزوری محسوس کرتا ہے کہ وہ چبا نہیں سکتا۔ بوسیدہ دانت میں حیض سے قبل یا سردی سے درد، درد دانت کھینچنے والا اور ٹیکن والا درد دانت جس کی زیادتی اس کے متعلق سوچنے سے ہو اور جب توجہ کو دوسری جانب لگایا جائے درد غائب ہو جائے۔ نیند کی حالت میں منہ سے ناقابل برداشت بو جو مریض کو محسوس نہ ہو۔

حلق۔ نگلتے وقت حلق میں ٹیس، اکثر نگلتے وقت ہوتی ہے۔ غدودوں کا ہر نزلہ کے بعد متورم ہونا۔ پکنے کی طرف راغب ہو جانا۔ (ہیپر سلفر)، غدودوں کی پرانی سختی (کلکیریا کارب) حلق میں سکڑن نگلتے وقت پچر کا احساس (سیلاڈونا)، کالی بائی کرام، ہیپر سلف، رات کو کھانا کھانے کے بعد بیٹھنے اور لکھتے وقت دم گھٹنے کے دورے اس احساس کے ساتھ کہ غدود اندر کی طرف پھیل گئے ہیں اور وہی سانس میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ اس امر کا احساس کہ بہت باریک پتہ حلق کے اندر پھنسا ہوا ہے یہ احساس جاگنے پر صبح کے وقت ہوا کرتا ہے۔ حلق کے غدودوں کا ورم اور ان میں سختی (آرم، کلکیریا کارب ایگوڈیم، نیٹرم کارب، رسٹاکس)، ہر ذرا سی سردی کے بعد پاؤں کے پسینہ کے بعد حلق کے غدودوں میں ورم نگلتے وقت احساس۔ جیسے غذا کو پکی ہوئی جگہ سے ندر کے ساتھ گھونٹنا پڑتا ہے۔ بوڑھے آدمیوں میں غذا کی نالی کا تشنج۔

معدہ۔ معدہ میں غذا کی خواہش ہوتی ہے مگر بھوک نہیں لگتی۔ ڈکار۔ ہچکی۔ قے معدے میں کمزوری کا احساس جو کھانے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ معدہ میں پتھر کا سا بوجھ (آرسنک، برائی اونیا، مرک، ایلس) اس بوجھ کو ڈکار سے آرام ہوتا ہے۔ معدہ میں ذکی الحسی۔ ہر قدم پر درد کرتا ہے۔ پیاس منہ میں خشکی کے ساتھ لیکن پانی پینے سے سکون نہیں ملتا۔ گرم غذا کھانے سے کھانسی۔ سرد غذا کھانے سے مریض بہتر محسوس کرے۔

شکم۔ شکم میں اپھار اور سختی۔ (آرسنک مرک ایلکس)، اور درد کرتا ہے۔ بستر پر کروٹ بدلنے سے انتڑیاں ایک

طرف سے دوسری طرف گرتی ہیں۔ شکم میں درد۔ شکم کے غدود بڑھے ہوئے۔ درد شکم کے دورے بھوک ہو لیکن کھانا نہ جا

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانہ مقدار میں کم سخت اور گانٹھ دار جو بہت دقت سے خارج ہو مبرز کی تنگ ہونے کے بعد یکایک نہ رکنے والی پاخانہ کی حاجت جس کے بعد پتلا پاخانہ ہو اور پاخانے کی حاجت پھر شروع ہو جائے مقعد کے گرد جلن اور پھوڑے کا سا درد جیسے چھل گئی ہے۔ تنے ہوئے شکم کے ساتھ اکثر خون کا اخراج پیشاب کرتے ہوئے بواسیر کے مسے باہر نکل آئیں۔ مقعد سے۔ رطوبت رسے۔ مبرز میں رنگنی۔

مثانہ۔ پیشاب کی بے حد حاجت روکا نہ جا سکے۔ ہر دوسرے دن پیشاب کی مسلسل حاجت اور بار بار پیشاب کا اخراج۔ رات کے وقت زیادہ پیشاب آئے۔ حلق کے غدودوں کے ورم کے ساتھ گہرے زرد رنگ کا پیشاب ہر مرتبہ پیشاب کرنے پر بواسیر کے مسے باہر نکل آئیں۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن۔

آلات تناسل مردانہ۔ قوت باہ میں کمی (اگنس کاسٹس)، مگر خواہش بڑھی ہوئی (اگیریکس)۔ فوطوں اور رانوں کے درمیان چھیلن۔ فوطوں پر پسینہ۔ قبل از وقت نامردی۔ غدہ مذی بڑھا ہوا (تھوجا، ارجنٹم نائٹ، ڈیجی ٹیلس)۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض مقدار میں کم صرف ایک دن کے لیے۔ حیض سے قبل:- درد دانت۔ سوزش میں ورم درد شکم اعضاء میں ورم کے ساتھ، درد کمر حیض کے دوران پیڑو پر بوجھ اور کمر میں کٹنے چھیلنے جانے کا سا درد۔

آلات تنفس۔ حنجرے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ دھوئیں میں سانس لی جا رہی ہے (نیٹرم آرس، بروسیم) یا تمباکو کی خاک ہے۔ بوڑھے آدمیوں میں دم گھٹنے والا نزلہ یا پھیپھڑوں کا فالج کھانسنے پر سینہ میں پھوڑے کا سا درد (آرنیکا) شام کے وقت تنفس کے وقت کی وجہ سے پریشانی جس کی وجہ سے کپڑے ڈھیلے کرنے پڑیں اندر سانس کھینچنے پر سینہ میں سرسراہٹ چمیں آواز کا جاتے رہنا۔ پھیپھڑوں میں دھواں بھرا محسوس ہو۔ خنازیری بچوں میں مزمن کھانسی، غدودوں کے متورم ہونے اور حلق کے غدودوں کے بڑھے ہوئے ہونے کے ساتھ جس کی زیادتی ذرا سی سردی کھا جانے سے ہو۔ درد والی کھانسی جو حلق اور فم معدہ میں سرسراہٹ اور کھرکھراہٹ سے پیدا ہو۔ اور جس کی زیادتی۔ شام سے آدھی رات تک۔ بائیں جانب لیٹنے سے، زینہ پر چڑھنے سے یا جھکنے سے ٹھنڈی ہوا سے، کھانسی کے متعلق سوچنے سے اور کھانے سے پہلے رات کی کھانسی، سینہ بلغم سے بھرا ہوا۔

قلب اور نبض۔ قلب کے مقام میں دھڑکن اور پریشانی۔ خون کی نالیوں کا باریک ہو کر پھیل جانا۔ دھڑکن جب بائیں جانب لیٹا ہو۔ قلب کے مقام میں پھوڑے کے سے درد۔ اور بے حد پریشانی کے ساتھ جس کی زیادتی اس کے متعلق سوچنے سے ہو، پاؤں کا پسینہ دب جانے کے بعد پیدا شدہ قلبی تکلیفات۔ نبض بھری ہوئی اور سخت۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن اور گدی کے غدودوں کا متورم ہونا۔ (کلکیریا کارب، کاربو وج، آئیوڈیم) گردن میں سختی۔ کمر میں کھنچاؤ کا سا درد۔ گردن مزمن طور پر ایک طرف مڑی ہوئی۔ کمر میں درد۔ کمر میں کھینچنے والا درد۔ جس کی زیادتی شام کو ہو جس کی وجہ سے مریض نہ تو اٹھ سکے نہ پیچھے کی طرف جھک سکے۔ ریڑھ میں کمزوری۔

ہاتھ اور پاؤں۔ بازوؤں میں درد۔ بغلوں کے غدودوں کے متورم اور سخت ہو لینے کے ساتھ (سیلیسیا) بازو کے بل سونے سے بازو سو جائیں۔ بازوؤں میں چھوٹی چھوٹی جگہیں سن ہو جائیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں سن ہو جائیں کبھی کانٹے وغیرہ کے چبھ جانے سے انگلی کا پک جانا۔ جس میں رات کے وقت ٹیکن ہو اور زخم پڑ جائے۔

تمام بائیں ٹانگ میں کھینچنے والا درد۔ گھٹنوں کے جوڑوں میں سوئیوں کا سا درد۔ پاؤں کا پسینہ بدبو دار (نائٹرک ایسڈ

پیپیا، سلیسیا) زیادہ چلنے یا ناچنے کے بعد رات کے وقت ٹانگوں میں درد۔ کھڑی ہوئی حالت میں پاؤں کانپیں اپنے توازن کو تمام کرنے کے لیے کسی چیز کا سہارا لینا پڑے۔ تلوؤں کی سخت جلد میں چلتے وقت درد ہو۔ اعضاء میں سُن ہونے کا احساس، جوڑوں میں درد، ٹانگوں میں جلن دار درد۔

مخصوص خواص۔ جسم میں تھکن اور بھاری پن۔ بوڑھے آدمیوں میں دماغی اور جسمانی کمزوری۔ ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحس (کوکولس، پیپیا، سلیسیا) ایک جانب جسم کے (زیادہ تر بایاں)، متعفن پسینہ۔ بونا پن، دماغی اور جسمانی نشوونما میں کمی، تمام رات حدت کا احساس پریشانی کے ساتھ۔

نیند۔ بوڑھے آدمی نیند میں باتیں کریں۔ نیند کے دوران تمام جسم کے عضلات میں اینٹھن تقریباً تمام رات پریشان کن خواب۔ اکثر رات میں کئی بار جاگ پڑنا، جاگنے سے گرمی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور تلوؤں میں چوٹ کا سا درد معلوم ہوتا ہے۔

جلد۔ گردن کے گرد چربیلے گومڑ، جسم میں جگہ جگہ سوزش اور کانٹے چبھنا، غدودوں کا متورم اور سخت ہو جانا (کلکیریا، آئیوڈم، ہیپر سلفر، گریفائٹس) جلد میں تری اور درد ہو۔ سے رکھو جا پاؤں پر چھوٹے چھوٹے دانے جو کپ جائیں۔ اور جسم پر پھیل جائیں۔ دار۔

بخار۔ جاڑا نمایاں، جیسے ٹھنڈا پانی اس پر ڈال دیا گیا ہے، جس کی کمی بیرونی گرمی سے ہو جانے کے دوران پیاس۔ جاڑا چہرے یا فم معدہ سے شروع ہو کر نیچے کی طرف پھیلے یا پاؤں سے شروع ہو۔ بعد دیگرے جاڑا اور بخار دن کے دوران اکثر مشابہت کے دورے رات کے وقت بخار، پریشانی کے ساتھ کمزور کر دینے والے رات کے پسینے۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا میں سرد مزاجی بہت ہے۔ کلکیریا کی طرح اس کے پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوا سے، ٹھنڈے پانی سے نہانے سے، مرطوب موسم میں گرم غذا سے، دھوپ میں (دردِ سر) گرم چولہے کے نزدیک (دردِ سر) علامات بڑھتی ہیں۔ نیز بازو اٹھانے سے اور ذہنی جذبات سے تکلیفات کے متعلق سوچنے سے لوگوں کی صحبت میں تکلیفات زیادہ ہوتی ہیں۔ اکیلے رہنے سے ٹھنڈی غذا سے تکلیفات کم ہو جاتی ہیں۔

اس دوا میں بائیں حصہ پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ متعفن پسینے جسم کے ایک جانب زیادہ تر بائیں طرف ہوتے ہیں درد والی کروٹ کے بل بائیں جانب لیٹنے سے کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے کھانا کھانے کے بعد اتنی کمزوری آجاتی ہے کہ ہاتھ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ کمزوری یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ چلنا بھی دشوار ہوتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک۔ پرانے امراض میں ہزار اور اوپر کی طاقتیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ایلومنا، ایمم کارب (پھیپھڑوں کا فالج)۔ بیلاڈونا، کلکیریا کارب (خنازیر، نزلہ وغیرہ) کلکیریا آئیوڈائڈ (بڑھے ہوئے غدود) کاسٹیکم (فالج) کیمومیلا، چائنا، کونیم (بوڑھے آدمیوں کی تکلیف (ذکاوت ہضم، کھانسی)) فلورک ایسڈ (بوڑھے آدمی) آئیوڈیم (غدود) لیکیسس، لائیکوپوڈیم، (حلق کے غدود) میگنیشیا کارب، مرک (نزلہ، غدود اور دست) نیٹرم کارب، فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا (داد) سلیسیا (غدود، پاؤں کے متعفن پسینے مگر بریٹا کارب میں سلیسیا کی طرح

سر پر پسینے نہیں ہوتے اور سلیسیا میں مریض اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے برخلاف بریٹا کارب کے مریض میں ارادہ کی کمزوری ہوتی ہے)۔ سلفر۔

اس کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے۔ انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، ڈلکامارا، مرک، اور زنکم سے۔

معاون۔ سلیسیا، سورینم، ڈلکامارہ، سلفر کے پہلے اور بعد بریٹا کارب استعمال ہوتا ہے۔ کلکیریا کے ساتھ کبھی نہ استعمال کرنا چاہیے۔

Baryta Muriatica

بریٹا میوریٹیکا

CHEMICAL SYMBOL : $BaCl_2\ 2H_2O$; 244.32
SYNONYMS : Barium Chloride.
SOLUTION : 1x and higher in distilled water.

(کلورائڈ آف بیریم)

بریٹا میوریٹیکا کی علامات گو دوسرے بریٹا سے ملتی جلتی ہیں لیکن اس میں خاص بات ہے کیونکہ بریٹا میور میں تشنج خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ تشنج کے دورے گاہ گاہ ہوا کرتے ہیں جن کے ساتھ اعضاء میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے۔

پاگل پن، خواہش نفسانی کی زیادتی کے ساتھ خواہش نفسانی کی زیادتی کے ساتھ ساتھ ہر ایک قسم کا پاگل پن پیدا ہو جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے۔ کانوں سے بدبودار رطوبت، داہنی طرف کے جبڑے کے غدود (جو کان کے بالکل مقابل میں منہ کے اندر ہوتے ہیں) سخت اور متورم کانوں میں جاتے اور نگلتے وقت آوازیں کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ کی آوازیں، بہرہ پن منہ سے رال ٹپکنا اور منہ سے بدبو تھوک کے غدودوں کا متورم ہو جانا حلق سے غدودوں کی بار بار تکلیف حد سے زیادہ بدہضمی۔ معدہ کے نیچے بائیں طرف سختی جس سے تنفس میں دقت کے دورے ہوتے ہیں بلیڈر کا سخت ہو جانا شکم میں پریشان کرنے والی تپکن۔

یہ دوا خنازیری مزاج کے بچوں کے لیے بہت مفید ہے جبکہ یہ دوا اگر اثر کرنے والی ہے۔ سامی قدراس کی طرف سے بے پروائی کی جا رہی ہے۔ دماغی کمزوری، پاگل پن، بڑھے ہوئے غدود خواہش نفسانی کی تحریک وغیرہ ایسی علامات ہیں جن کا علاج کرنا بغیر بریٹا میور کے ناممکن معلوم ہوتا ہے اگر ان علامات میں عضلاتی کمزوری بھی شامل کر دی جائے تو بریٹا میور کی مکمل تصویر بن جاتی ہے۔ غدود جاذبہ اور دوسرے غددوں کی تکلیفات اس دوا کے حلقہ اثر میں آتی ہیں۔ مریض کھلی ہوا کی خواہش کرتا ہے۔ لیکن کھلی ہوا سے اس کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ عام جسمانی پریشانی اس کا ایک بڑا نشان ہے۔ تکلیفات مثلاً سانس کا رک جانا، دھڑکن اور کمزوری زینہ اترنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ سلفر کی طرح سے نہانا برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس دوا سے نہایت سخت قسم کے مرگی کے دورے کے مریض صحت یاب کیے جا چکے ہیں۔ کیونکہ تشنجی دورے اس دوا کا ایک خاص فعل ہے تشنج دردِ سر کے ساتھ بہرہ پن کے ساتھ تے

اور معدے میں جلن کیساتھ۔ ان تشنجی دوروں میں بعض وقت مکمل ہوش قائم رہتا ہے اور بجلی کے سے صدمے لگا کرتے ہیں خون کی نالیوں کا بھر جانا یا سوکھ جانا غشی کے دورے تکلیفات موسم خزاں اور موسم بہار میں بڑھتی ہیں چونٹیاں رینگنے کا احساس تمام جسم میں ہوتا ہے بلغمی جھلیوں سے اور زخموں سے خون بہتا ہے غدودوں میں سختی اور ورم یہ دوا میں ایک مخصوص علامت پائی جاتی ہے۔

مریض اتنا سست ہو جاتا ہے کہ وہ لیٹنے پر مجبور ہوتا ہے علامات حیض سے پہلے اور دوران حیض پیدا ہوتی ہیں یا بڑھ جاتی ہیں۔ بعض علامات حرکت سے کم ہوتی ہیں اندرونی حصص میں کاٹنے والے اور سوراخ کرنے والے دردوں کی کمی نہیں ہوتی ہے اور بیرونی حصوں میں کرنے والے دردوں کی مگر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس دوا میں درد نہیں ہوتا اور اگر درد ہو تو وہ درد سنسناہٹ میں سے سمجھنا چاہیئے اعضاء میں تشنجی جھٹکے غدودوں میں اعصاب میں سوئیاں چبھا ہوا بائیں جانب کا فالج دیکھنے میں آتا ہے شکم اور اعضاء میں تپکن ملتی ہے نبض تیز ۱۲۰ ضربات فی منٹ تک ابھری ہوئی مگر چھوٹی ہوتی ہے اس کی علامات صرف اٹھنے پر اپنی جگہ سے اٹھنے سے مرطوب موسم میں بڑھتی ہیں اور یہ دوا کونیم کا قدرتی ساتھی غدودوں کی تکلیفات میں ہے مگر کونیم سے اس کا اثر کہیں زیادہ گہرا ہوا کرتا ہے،

بوڑھے آدمیوں میں دردسر جس میں درد کی نسبت بھاری پن زیادہ ہوتا ہے چکر دماغ میں خون کی کمی اور کانوں میں آوازوں کی وجہ سے۔

اس دوا کا اثر زیادہ تر سمپتھیٹک (تشنجی درد) عضلات اور جوڑوں پر اکڑن اور کمزوری جیسے زیادہ چلنے پر اور خون پر (خون میں مفید اجزاء کی زیادتی) ہوتا ہے نبض کا تناؤ اور زور کم ہو جاتا ہے خون کی نالیوں کی دیواروں کا پھیل کر نرم و باریک ہو جانا معدہ کی اوپری منہ کا تنگ اور سخت ہو جانا اور اس میں درد خصوصاً کھانے کے فوراً بعد کم معدہ میں ذکی الحسی کے ساتھ۔ جسم برف کی مانند ٹھنڈا فالج کے ساتھ حس تو قائم رہے لیکن عضلات ارادی پر مریض کو قابو نہ رہے۔ انفلوئنزا اور ڈفتھیریا کے بعد فالج۔ صبح سویرے بے حسی کا احساس ٹانگوں میں کمزوری عضلات میں اکڑن کے ساتھ۔ یہ دوا ان بچوں کے لیے مفید ہے جن کے منہ ہر وقت کھلے رہیں اور ناک سے بولیں۔ چہرہ بیوقوفانہ سننے میں دقت۔

علامات

دماغ۔ زیادہ پریشانی، معدے کی خرابی متلی اور ابکائیوں کے ساتھ۔ پاگل پن۔ خواہش نفسانی سے پیدا شدہ پاگل پن یاد رہے کہ ہر قسم کے پاگل پن میں جس کے ساتھ خواہش نفسانی بڑھ جائے یہ دوا مفید ہوتی ہے **سر**۔ آنکھوں کے سامنے چیزیں گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ سر میں بھاری پن اور پریشانی درد سر کے ساتھ کھوپڑی پر بہت سے کھجلی کے دانے۔ گردن پر کھجلی کے دانے

آنکھ۔ آنکھیں ایک جگہ جمی ہوئیں غیر متحرک بچہ ہر وقت چہرے کے بل لیٹا رہتا ہے کیونکہ روشنی سے تکلیف ہوتی ہے

کان۔ بہرہ پن اور تے کانوں میں درد کانوں کے پیچھے زخم۔ کانوں کے غدود خصوصاً اپنے کان کے متورم کان

میں درد جس کو ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پینے سے آرام ہو۔

ناک۔ زکام۔ نیند میں چھینک۔

چہرہ۔ چہرے کے عضلات کھنچے ہوئے۔

دانت۔ دانتوں میں خصوصاً چلنے پر یا آدھی رات کے بعد درد۔ دانتوں کا ہلنا۔

منہ۔ تھوک کے غدود متورم۔ منہ اور زبان پر خشکی منہ سے بدبو منہ سے تھوک کی زیادتی۔

حلق۔ کوا لمبا۔ ہر بار سردی لگنے کے بعد غدودوں کا بڑھ جانا۔ نگلنے میں دقت۔ حلق کے غدود مزمن طور پر بڑھے ہوئے بند کرنا،

معدہ۔ بھوک نہ رہنا پیاس قے کی خواہش ابکائیاں۔ معدہ میں بوجھ۔ اپھارہ کے ساتھ۔ معدہ میں جلن قے کے ساتھ معدہ میں بے آرامی جیسے کیڑوں سے ہوتی ہے

شکم۔ شکم میں سوزش پیدا کرنے والے درد۔ گلہڑوں کے غدود متورم دہ دکھنے والے اور زخم۔ جگر متورم۔

پاخانہ اور مبرز۔ پرانے دست بغیر درد کے یا شدید درد کے ساتھ دست پاخانہ سفید سخت پتھر کی طرح۔

مثانہ۔ بار بار پیشاب از خود پیشاب پیشاب کرتے وقت درد۔ پیشاب بدبودار زرد پیشاب میں سفید رسوب۔

آلات تناسل مردانہ۔ منی کا بار بار اخراج خصیوں میں ورم۔ سوزاک دب جانے سے گلٹیاں۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض بہت جلد جلد پیڑو کے مقام میں چوٹ کا سا درد۔ بانجھ پن۔ سیلان الرحم کا بڑھ جانا۔ یا سوکھ جانا۔ خواہش نفسانی کی زیادتی۔

آلات تنفس۔ آواز گم۔ درد۔ خشک کھانسی۔ خنازیری مزاج کے بچوں کی پرانی کھانسی۔

سینہ۔ زکام گرمی کے ساتھ۔ سینے کے اوپر والے حصہ میں گرمی تنگی۔

قلب۔ دھڑکن دل کی ضربات بے قاعدہ۔ بعض وقت نبض محسوس نہ کی جا سکے۔

گردن۔ اور پیٹھ۔ گردن کے غدود بڑھے ہوئے اور سخت شدہ کمر میں درد۔

اعضاء۔ اعضاء میں لرزہ ہاتھوں اور پاؤں میں تشنجی جھٹکے۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں فالج۔ ہاتھوں اور پاؤں کا ورم بازوؤں میں خصوصاً رات کے وقت بغیر درد کے اینٹھن۔ پاؤں کا پسینہ رک جانے کے نتائج۔

مخصوص خواص۔ حد سے زیادہ کمزوری جس سے لیٹ جانا پڑتا ہے کمزوری جو تقریباً فالج کی حد تک پہنچے غشی بے ہوشی۔ جسم کا اکڑ جانا عام طور پر بھاری پن۔ اعضاء کا لرزہ تشنجی لرزہ چہرہ پر یا کچھ حصوں میں یا کل جسم میں اینٹھن۔

جلد۔ جلد پر کانٹے چبھنا۔ زخموں میں جلن اور سوئیوں کا چبھنا سر پر، گردن پر، شکم پر اور رانوں پر خارش کے چھوٹے چھوٹے دانے غدودوں میں ورم اور زخم۔ خون بہنا۔

بخار۔ چہرہ پر گرمی اور سرخی نبض بھری اور تیز تجاری بخار پسینہ زیادہ۔ پسینہ ٹھنڈا۔

کمی اور زیادتی۔ اس دوا کی تمہید میں درج کی جا چکی ہے۔

طاقت۔ نمبر ٦ سے نمبر ٢٠٠ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

کونیم (شکم کے غدودوں کا سخت ہو جانا) آئیوڈیم۔ کالی آئیوڈیم۔ آرس ورسی کولو۔ ڈپیسنہ۔ اسیلیم (شکم میں چمک)۔

Barosma Crenata

بروسما

NATURAL ORDER : Rutaceae.
SYNONYMS : Buchu.
PARTS USED : Leaves.
TINCTURE : Drug Strength 1x and higher.

اس دوا کی آزمائش ابھی تک نہیں کی گئی۔ لیکن اس کا اثر نمایاں طور پر آلات بول و تناسل پر ہوتا ہے۔ بلغمی جھلیاں بھی اس کے زیر اثر آتی ہیں۔

ڈاکٹر ہیل لکھتے ہیں کہ "یہ دوا آلات بول و تناسل کی پرانی تکلیفات میں جب مواد زیادہ مقدار میں آرہا ہو اور پیپ کے ساتھ جھلی کے ٹکڑے یا بلغمی ٹکڑے ملے ہوں۔ مثانہ میں پتھری اور نزلہ۔ پیشاب کی نالی کا تشنجی طور پر سکڑ جانا۔ مذی کی تکلیفات۔

سیلان الرحم۔ پیشاب کی نالی سے بلا وجہ لیسدار سفید رطوبت کا آنا۔ یا جلق اور کثرت مباشرت کے بعد مذی کے جریان کے واسطے بہت مفید ہے۔"

طاقت ۔ مدر ٹنکچر۔

تعلق ۔ پیبل سرا، کوپے بویا، اور تھوجا۔

Bursa Pastoris

برسا پسٹورس

NATURAL ORDER : Cruciferae
SYNONYMS : Thlespi Bursa Pastorles;
Shepherd's Purses.
PARTS USED : Entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

دیکھیے تھلسپی برسا

Brucinum

بروسینم

CHEMICAL SYMBOL : $C_{22}H_{26}N_3O_4$ $4H_2O$; 466.29.
SYNONYMS : Brucia; Brucine.
TRITURATION ' 1x and higher.

ڈاکٹر ہیل پیرنے اس دوا کی علامات یوں مشاہدہ فرمائی ہیں۔ "یکایک جھٹکے خصوصاً ٹانگوں میں مگر ان جھٹکوں کے ساتھ کزازہ سٹرکنیا کی طرح نہیں ہوا کرتے۔ اور نہ یہ غذا کی نالی اور نرخرے تک پھیلتے ہیں۔ مفلوج اعضا نیز حیر ماؤف اعضاء میں اینٹھن۔ تھوڑی دیر کے واسطے بخار ہو جاتا ہے اور اس سے یہ ساری تکلیفات رفع ہو جاتی ہیں اور پھر مریض کو نیند آجاتی ہے۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

Brucea Antidysenterica

بروشیا انٹی ڈائی سنٹریکا

NATURAL ORDER : Loganiaceae.
SYNONYMS : Angustura falsa;
Nux Vomicae Cortex.
Tincture or Trituration.

کچلے کی چھال

اس دوا میں نکس وامیکا کی طرح سٹرکنیا زیادہ ہوتی ہے اور اس کی علامات بھی ٹھیک نکس وامیکا کی طرح دیکھی گئی ہیں۔ نکس وامیکا کا ٹنکچر کچلہ کے پھول سے تیار کیا جاتا ہے اور بروشیا انٹی ڈائی سنٹریکا چھال ہے۔ مگر ایک خاص علامت اس میں حق ہے۔ جو نکس وامیکا میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ ہے کہ درد سر مدے زیادہ غنودگی کے ساتھ۔ درد سر شام کے وقت جاتا رہتا ہے نیز معدے میں اور تمام شکم بھر میں ٹیکیں۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو۔

غنودگی سر کے چکر کے ساتھ جلسیمیم۔ جلسیمیم ،آنکھوں کو کھولے رکھنا مشکل ہوتا ہے نکس موسکاٹا ،زنم سلفر

Bromium

برومیم

CHEMICAL SYMBOL : Br. 79.92
SYNONYMS : Bromin.
SOLUTION : Drug Strength 1/10.

برومائن

اکثر ڈاکٹر اس دوا کو ہر قسم کی وبائی خناق میں محض اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ برومیم خناق وبائی کے لیے ایک دوا بتلائی گئی ہے۔ اس کو کروپ کھانسی اور حنجرہ کے متورم ہو جانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں بھی شہرت ہی پر۔ جب اس دوا کو محض نام پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں ہر حالت میں ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور جس جگہ تمام علامات کو نظر انداز کر کے بیماری کے نام پر دوا کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیے کہ نسخہ بیماری کے لیے تجویز کیا جاتا ہے نہ کہ مریض کے واسطے، اس جگہ ناکامیابی یقینی ہے۔

وبائی خناق میں یہ دوا عام طور پر استعمال میں نہیں آتی۔ مگر جب اس کی علامات مریض میں پائی جاتی ہیں تو اس جگہ دوسری دوا استعمال بھی نہیں ہو سکتی۔ فرض کیجیے کہ خناق کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ماں بچوں کو گرم کپڑوں میں لپیٹ دیتی ہے اور گرم مکان رکھتی ہے۔ اگر بچہ کا مزاج گرم ہے اور گرم ہو جانے سے یا گرمی سے

تکلیف پیدا ہو جاتی یا بڑھ جاتی ہے تو بچہ کو خناق وبائی شروع ہو جائے گا۔ کریی وقت برومیم دینے کا ہے اور سوائے برومیم کے کوئی دوسری دوا بچہ کو نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ برومیم مزاج کا گرم ہے اور اس کی تکالیف گرمی سے اور گرم ہو جانے سے بڑھ جاتی ہیں۔

دوسری مثال اس کو واضح کر دے گی۔ فرض کیجئے کہ ایک بچہ کو ماں یا دایہ تمام دن سردی میں گھوماتی پھراتی ہے، رات کو بچہ سو جاتا ہے، اور آدھی رات کو بچہ کروپ کھانسی کے دورہ سے جاگ جاتا ہے اور کھانسی کی شدت ہو جاتی ہے تو ایسے وقت میں واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اکونائٹ ہی فائدہ کرے گا۔ بر خلاف اس کے اگر تمام دن بچہ کو گرمی اور دھوپ میں پھرایا گیا ہو۔ اور آدھی رات کے وقت اس کو کروپ کھانسی کا دورہ شروع ہو جائے تو دوا اکونائٹ نہیں بلکہ برومیم ہے۔

یہ دوا بائیں حصہ جسم پر زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے۔ سر کے اندرونی حصہ میں خصوصاً بائیں طرف اثر کرتی ہے اور یہ ان لوگوں کے واسطے زیادہ مفید پائی گئی ہے۔ جو رنگ کے گورے ہوں اور آنکھیں نیلی ہوں (آیوڈیم کے برعکس) خصوصاً دبلے، پتلے، سفید، نازک مزاج اور خنازیری مزاج والے

غدودوں پر ورم ہوتا ہے۔ سخت ہوتے ہیں۔ مثلاً شکم کے غدود۔ حلق کے غدود۔ جیسے بغلوں کے غدود وغیرہ

دماغی حالت میں۔ دل کی پریشانی، اندھیرے میں جن اور بھوت کا دکھائی دینا اور خوف مشاہدہ میں آتا ہے برومیم سکروی کے لیے ایک عجیب دوا ہے۔ برعکس نیٹرم میور کے، اس کا مریض سمندر کے کنارے بہتر ہوتا ہے۔ اگر جہاز راں سمندر میں بہتر رہتے ہیں، جب جہاز راں کنارے پر آتے ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ یا ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

دردِ سر عموماً بائیں طرف ہوتے ہیں۔ جھکنے اور دودھ پینے سے ان میں زیادتی ہوا کرتی ہے۔ دماغ کے اندرونی حصہ میں چکر محسوس ہوتا ہے۔ چکر سے پیچھے کی طرف گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بہتے پانی کو دیکھنے سے اور پل پر چلنے سے چکر بڑھ جاتا ہے۔ نیز مرطوب موسم بھی اس چکر کے لیے تکلیف دہ ثابت ہوا کرتا ہے۔ چکر کے ساتھ نکسیر بھی مشاہدہ میں آتی ہے۔

ناک میں پھوڑے کا سا درد۔ اور ناک کے اندر چھلکے ہوتے ہیں۔ نکسیر بہت سی تکالیف میں خصوصاً سینہ کی تکالیف میں ساتھ ہوا کرتی ہے۔ زکام کے ساتھ عجیب قسم کا دردِ سر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر گرنسے لکھتے ہیں۔ جس وبائی خناق کی برومیم دوا ہوتی ہے۔ اس میں تکلیف حنجرہ سے شروع ہو کر اوپر کی طرف بڑھتی ہے۔ اور کروپ کھانسی میں کروپ کی آواز ساتھ ہوتی ہے۔ حلق میں حنجرے میں اور ساتھ کے ساتھ بلغم کھڑکھڑاتا ہے، ہیپر سلفر کی طرح کھانسی کے ساتھ دم گھٹتا نہیں ہوتا، یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ برومیم کی سل دائیں پھیپھڑے میں ہوتی ہے۔

دل کا بڑھ جانا اور دھڑکن۔ دردِ دل سے بغلوں تک پہنچتا ہے۔

سب سے عجیب بات جو اس دوا میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ شرمگاہ میں سے بہت اونچی

آواز کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے۔

دن کا کھانا کھانے کے وقت مریض محسوس کرتا ہے کہ اسے سکتہ کا دورہ ہوگا۔

یہ دوا خصوصاً خنازیری مزاج کے بچوں کے لیے مفید ہے۔ جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں گلسوئے اور گھیگھا بڑھے ہوئے بائیں طرف کا گلسوا متورم۔ دم گھٹنے کا احساس رطوبت چھیل دینے والی مقدار میں زیادہ پسینہ اور بے حد کمزوری زیادہ گرم ہو جانے سے پیدا شدہ تکالیف۔ غدودوں کے سخت ہو جانے کی رغبت لیکن وہ عموماً پکتے نہیں۔

علامات

دماغ۔ خوش مزاجی۔ دماغی کام کرنے کی رغبت۔ پریشانی۔ مریض کو شکلیں نظر آتی ہیں اور اس لیے وہ فرش پر کودتا ہے شام کے وقت جب مریض اکیلا ہوتا ہے۔ تو اسے یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ اس کا کوئی شخص پیچھا کر رہا ہے۔ تاہم جیسے اجنبی اس کے کندھے پر دیکھ رہا ہے۔ دماغی کام کی خواہش، اپنے پیشہ سے نفرت کے ساتھ بے حد پست ہمتی اور بد مزاجی۔

سر۔ دردِ سر بائیں جانب جھکنے سے اور خصوصاً دودھ پینے سے زیادتی۔ دردِ سر جس کی زیادتی دھوپ کی گرمی سے اور تیز حرکت سے ہو۔ سر کی ہڈیوں میں، سر کے اگلے اور پچھلے حصہ میں درد مرطوب موسم میں شام کے وقت گدی کی جلد کے نیچے رینگن۔ کھوپڑی درد کرے اور اس میں ابھار جس میں سے بیل اور متعفن بودار رطوبت رسے چکر جوں ہی مریض کسی پل پر قدم رکھے بہتے ہوئے پانی سے، مرطوب موسم میں زیادتی متلی اور نکسیر کے ساتھ نیچے گرنے کی رغبت کے ساتھ۔

آنکھ۔ چمک دار روشنی سے بے حد ذکی الحسی۔ پتلیاں پھیل گئیں۔ آنسوؤں کے غدود میں ورم کے ساتھ داہنی آنکھ سے پانی بہے۔ بائیں آنکھ میں سوئیاں چبھیں۔ بائیں اوپری پپوٹے میں ٹیکن والی سوئیاں چبھیں جو لوپر پیشانی اور بائیں کنپٹی کو جائیں اور جن کی زیادتی چھونے سے اور حرکت سے ہو اور کمی آرام کے دوران۔

کان۔ بائیں گلسوئے میں سخت ورم اور چھونے سے گرم محسوس ہو۔ لال بخار کے بعد بائیں گلسوئے کا پکنا اور اس میں سے پانی کی سی اور سوزش پیدا کرنے رطوبت کا رسنا۔ مخرج کے کنارے ہموار باوجود رطوبت کے نکلنے کے گلسوئے سخت رہیں۔ کانوں میں گرج۔ داہنے کان میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں کانوں میں ٹیکن اور جلن۔ کانوں کا بہنا۔

ناک۔ سخت زکام۔ دایاں نتھنا برابر بند رہے اور پھوڑے کا درد کرے، بعد میں بایاں۔ بہنے والا زکام چھینکوں کے ساتھ (اکونائٹ، جلسی میم) زیادہ دیر تک جاری رہے اور جلد ٹھیک نہ ہو، ناک کے نیچے اور نتھنوں کے کنارے پک جائیں اور درد کریں۔ (رالینتھس، اورم، سیپیا، آیوڈیم) ناک پکی ہوئی اور متورم اور اس میں چھلکے پونچھنے پر درد کریں اور خون بہے۔ ناک کے نتھنوں کا تیز تیز چلنا۔ نکسیر جس سے سینہ اور آنکھوں کی تکالیف کو سکون ہے

چہرہ۔ چہرہ سیاہ، مٹی کا بڑھاپا معلوم ہو۔ چہرہ پر مکڑی کے جالے کا احساس (بریٹا کارب، کارلز باد، گریفائٹس) غدودوں کا سخت ہو جانا اور متورم ہو جانا۔ خصوصاً داہنے جبڑے اور حلق کا رخساروں میں حالت

پہلے داہنے میں پھر بائیں میں۔ نچلے جبڑے کے داہنی جانب سوراخ کرنے والا درد۔
منہ۔ بوسیدہ دانت ٹھنڈے پانی کے بعد حدت کی الٹس ہوں۔ صبح کے وقت مسوڑھوں میں درد۔ صبح کے وقت پانی کا ذائقہ نمکین۔ ذائقہ۔ میٹھا، نمکین کڑوا، کھٹا، تیز، زبان پر خشکی۔ زبان کی نوک میں ڈنگ لگنے کے سے درد۔ منہ میں جلن کا احساس۔ منہ خشک اور میٹھا ہوا۔ آنکھوں کی تکالیف کے ساتھ منہ کا آنا۔
حلق۔ حلق میں چھیلن۔ نرخرہ اور حلق کی بلغمی جھلیوں میں ورم یا کوا بڑھا ہوا۔ غدود متورم، حلق میں مسلسل درد۔ نگلنے میں دقت، اندر سانس کھینچتے وقت ہوا کی نالی میں سرسراہٹ زیادہ گرم ہو جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔
معدہ۔ تیزابی اشیاء کی خواہش جن سے تکالیف بڑھیں اور دست پیدا ہوں۔ تمباکو نوشی سے باوجود عادی ہونے کے نفرت اس سے متلی چکر پیدا ہوں۔ ٹھنڈا پانی پینے سے نفرت۔ متلی اور معدے کے درد کھانے کے بعد کم ہوں۔ معدہ میں بوجھ جیسے پتھر سے ہو۔ معدہ میں درد جس کی زیادتی دبانے سے ہو۔ زبان سے معدے تک تیز جلن۔
شکم۔ شکم میں نفخ اور ریاح کا زیادہ اخراج (ڈائیو، آرنیکا، چائنا)۔ شکم مروڑنے والا اور قولنجی درد۔
پاخانہ اور مبرز۔ مدے زیادہ بواسیر کے مسوں میں درد۔ بادی بواسیر۔ پاخانہ کے دوران اور بعد بادی بواسیر کے مسوں میں بے حد درد۔ جس کے ٹھنڈے پانی سے زیادتی ہو اور تھوک لگانے سے کمی ہو۔ پاخانے بغیر درد اور لو کے آنتوں کے ٹکڑوں کے سے چمکدار زرد جن کے قبل شکم میں کٹن اور گڑگڑاہٹ ہو۔ ہلکے زرد، چھچھے آؤں کے، سیاہ، دست ہر کھانے کے بعد رات کے وقت۔
مثانہ۔ پیشاب کی مسلسل حاجت، پیشاب کی نالی کے اگلے سرے پر سرسراہٹ کے احساس کے ساتھ پیشاب قطرہ قطرہ ہو اور اس کے ساتھ جلن ہو۔ پیشاب مقدار میں کم اور گہرے رنگ کا گدلا جس میں سفیدی مائل رسوب برتن میں چپک جائے جس سے برتن میں سرخ نشان پڑ جائیں۔ سفید آؤں کے بڑے بڑے ریشوں کے ساتھ۔
آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی۔ احتلام۔ بائیں خصیے میں سخت بے درد کا ورم۔ بایاں خصیہ ٹھنڈا۔ خصیوں میں سختی اور ذرا سے جھٹکے سے درد۔
آلات تناسل زنانہ۔ شرمگاہ سے ریاح کا اونچی آواز سے خارج ہونا (لائیکوپوڈیم)۔ حیض جلد جلد اور زیادہ (آرسنک، کلکیریا کارب، نکس وامیکا) چمکدار سرخ خون (بیلاڈونا، اپیکاک)۔ سیلان بدبو ہے جو کمزوری کر دے (کاربونیاس، چائنا) یا خون کے ساتھ جھلیوں کے ٹکڑے نکلیں (سائیکلمین)۔ حیض کے پہلے اور دوران سکڑن کے شدید دورے جو کئی گھنٹوں تک رہیں اور جن سے ابتدا میں شکم میں پھوڑے کا سا درد رہ جائے۔ درد بھرے حیض کے ساتھ جھلیوں کے ٹکڑے نکلیں۔ بائیں خصیۃ الرحم میں مسلسل درد۔ خصیۃ الرحم میں سخت ورم۔ پستان کے [illegible] رک جائیں۔ حیض کے برابر پر درد سر۔ حیض کے قبل پستان سختی۔ پستانوں میں گوشت، سوئیاں چبھنے کے درد ناک کے ساتھ خصوصاً بائیں میں۔ سوئیاں چبھنے کے سے درد پستان سے پیڑو تک جائیں۔ بائیں پستان پر تیز گولی لگنے کے سے درد جن کی زیادتی دبانے سے ہو۔
آلات تنفس۔ حنجرے میں ٹھنڈک کا احساس سانس لیتے وقت۔ زکام معلوم ہو جو حنجرہ میں۔ سکڑن سرسراہٹ کھانسی پیدا کرے۔ حنجرے کے اندرونی حصے میں سوئیاں چبھنا، تھوک نگلتے وقت سکڑن کے احساس کے ساتھ۔

حنجرے میں چھیلن اور پھوڑے کا سا درد جس سے کھانسی کی تحریک ہو اور یہ احساس ہو جیسے حلق ہوا کی نالی کے ساتھ دبا دی گئی ہے۔ آواز کھر کھری اور بیٹھی ہوئی صاف نہ بولا جا سکے۔ آواز کا بالکل ہی بیٹھ جانا۔ کھانسی کے ساتھ یکایک دم گھٹنے کے دورے نکلنے پر سانس بہت چھوٹی۔ سانس لینے پر ہوا کی نالی میں سرسراہٹ جس سے کھانسی پیدا ہو۔ حلق کا اینٹھن سے بند ہونا۔ سینہ کے داہنی جانب سوئیاں سی چبھنا۔ گاہے گاہے گہری اور زور سے سانس لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ سانس میں دقت، بہت گرمی، سانس نہ لے سکنا پریشانی کے ساتھ۔ اس امر کا احساس کہ ہوا کی نالیاں دھوئیں سے بھری ہیں (بیرائٹا کارب، نیٹرم آرس)۔ داہنا پھیپھڑا بہت مبتلا۔ کالی کھانسی (ڈروسیرا، کوریلیم)۔ بورک لکھتے ہیں کہ اس دوا کو مسلسل دس دن تک دینا چاہیے۔ خشک کھانسی آواز کے بیٹھنے اور سینہ کی سامنے والی ہڈی کے نیچے جلندار درد کے ساتھ۔ دمے والی کھانسی جس کے ساتھ حنجرے میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ ہو جس کی وجہ سے دم گھٹے۔ کروپ کھانسی جب علامات بخار ختم ہو چکی ہوں۔ منہ میں درد جو اوپر کی طرف جائے۔ ہر مرتبہ اندر سانس لینے پر کھانسی پیدا ہو۔ حنجرہ کا خناق، جعلی حنجرے سے شروع ہو کر اوپر کی طرف جائے (برومکس، لائیکو)۔ ورم جس میں کمی سمندر میں جانے سے ہو۔ نمونیہ میں پھیپھڑوں کے نچلے حصے ٹھوس ہو جائیں۔ دن اور رات کھانسی جس میں کھڑکھڑاہٹ ہو لیکن بلغم نہ ہو جس کی زیادتی محنت سے اور گرم مکان میں داخل ہونے سے ہو۔
قلب اور نبض۔ نبض تیز۔ شام کے وقت شدید دھڑکن جس کی وجہ سے مریضہ بائیں کروٹ نہ لیٹ سکے۔ قلبی تکلیف میں کاٹنے والے درد اوپر کی طرف جائیں جن کا شک سے قلب بڑھ جاتے۔
گردن اور پیٹھ۔ گردن میں اکڑن۔ پیٹھ کے دائیں جانب کے عضلات میں نوچن جس کی زیادتی حرکت سے ہو۔ کمر میں پھوڑے کا سا درد جس میں حرکت سے کوئی تبدیلی نہ ہو۔
ہاتھ اور پیر۔ بازوؤں میں بے حد بے چینی۔ بایاں بازو مفلوج محسوس ہو۔ بازوؤں میں کھینچن خصوصاً ہاتھوں اور انگلیوں میں۔ ہاتھ برف کی مانند ٹھنڈے۔ بائیں ٹانگ کی ہڈی میں دبانے والا درد۔ ایک یا دونوں پنڈلیوں کی ہڈی میں سوراخ کرنے والے درد۔
مخصوص خواص۔ تمام تکالیف رفع ہو جانے پر حد سے زیادہ کمزوری اور سستی دبائی خناق میں لرزہ جمائیوں اور انگڑائیوں کے ساتھ۔ ہر دوسرے روز جیسے جاڑے سے ہو۔ اور پیر ٹھنڈے، ہاتھ ٹھنڈے اور تر ہوں۔
نیند۔ مسلسل جمائیاں لینا اور غنودگی، آلات تنفس کی تکلیف کے ساتھ (انٹم ٹارٹ)۔ مریض نیند سے فرحت پاتا ہے اس لئے اٹھنا قریب ناممکن ہو۔ خواب سیدھی بلندیوں پر چڑھنے کے، مسافت کے، لڑائی جھگڑوں کے، فوج کے اور جنازوں کے۔ نیند سے کھانسی کے ہونے پر چونکے جس کو پانی پینے سے سکون ہو۔
جلد۔ غدودوں کا متورم اور سخت ہو جانا (بریٹا کارب، کلکیریا کارب، کونیم، آئیوڈیم، گریفائٹس، نیٹرم کارب)۔ بازو اور چہرے پر پھوڑے (سلیشیا)۔ کیل، چھوٹے چھوٹے دانے سخت گٹھے۔ مختلف جگہوں پر سرسراہٹ خارش اور چبھن۔
بخار۔ ہر دوسرے دن جاڑہ بے حد کپکپی، جمائیوں اور انگڑائیوں اور پاؤں کے ٹھنڈا ہونے کے ساتھ اندرونی طور پر جلندار حدت، ہتھیلیوں پر پسینہ۔ ذرا سی محنت سے پسینہ۔

کمی اور زیادتی۔ علامات ٹھنڈک، ٹھنڈی ہوا، ٹھنڈے پانی، ٹھنڈی غذا، ٹھنڈے مرطوب موسم، دھوپ سے بڑھتی ہیں۔ کھانسی گرم کمرے میں، گرمی میں، دھوپ میں زیادہ ہوتی ہے۔ دردسر جھکنے سے، دودھ پینے سے بڑھتے ہیں۔ سمندر کے کنارے علامات کم ہوتی ہیں۔ جہازرانوں کو کنارے آنے سے دمہ بڑھ جاتا ہے۔ مگر سمندر کے اندر چلے جانے سے آرام ہوتا ہے۔ علامات شام سے نصف شب تک اور آرام کرنے سے بڑھتی ہیں گھوڑے کی سواری سے کم ہوتی ہیں۔ محنت سے دل میں تنگی ہو جاتی ہے۔

طاقت۔ نمبر۱ سے نمبر۳ تک۔ چھوٹی طاقتیں تازہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ جلد خراب ہو جاتی ہیں۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

(آیوڈیم کی تکلیف صبح کو بڑھتی ہے) کلورم، ہیکیسس، سپنجیا، ہیپر، فلورک ایسڈ، ایلیس، ارجنٹم نائٹریکم، چائنا کونیم، کالیا، سٹاکیوپرم، لائیکوپوڈیم، مرک، فاس، رسٹاکس (دل کا بڑھ جانا، سپنجیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ ارنیکا میں دل بڑھ جاتا ہے۔ زیادہ جسمانی محنت سے) سپیا، سلفر، انٹم ٹارٹ، اپساٹیلا (موٹے مریض نیز جن بھوت کا خوف اکوناٹ، آرسنک، کاربوویج، فاسفورس اور سلفر میں بھی پایا جاتا ہے)

ہائیڈروبرومک ایسڈ حلق خشک اور حلق کی جھلیوں کا اکٹھ جانا زخرہ اور سینہ میں سکڑن۔ گرمی کی لہریں چہرہ اور گردن پر کان لگا چکر، دھڑکن۔ بادو بھاری۔ ایسا محسوس ہوتا کہ اعضاء اپنے نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حلق کی طاقت اس دوا سے بڑھتی ہے۔ دردسر کان بجنے۔ جگر کو فائدہ کرتی ہے بشرطیکہ معدہ کی خرابی سے ہوا ہو۔ خوراک بیس قطرے مدر ٹنکچر

اس دوا کا اثر زائل ہوتا ہے۔ کیمفر، امونیا کارب، مگنیشیا کارب اور اوپیم سے۔

یہ دوا (برومیم) آیوڈیم، فاسفورس، سپنجیا کے بعد مفید ہوا کرتی ہے۔

معاون۔ ارجنٹم نائٹریکم (عموماً برومیم کے بعد) اور کالی کارب۔

برومیم کے استعمال کے دوران دودھ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

Brassica Napus

برسیکا نیپس

NATURAL ORDER : Cruciferae.
SYNONYMS : Cole Seed; Rape Seed.
PARTS USED : Entire plant.
Tincture :

اس دوا کی آزمائش تو نہیں کی گئی۔ مگر جب آئیرلینڈ میں قحط پڑا تو لوگوں نے اس پودے کو کھانا شروع کیا جو علامات ان لوگوں سے حاصل کی گئیں، ان کی بنا پر اس کو استعمال کیا جاتا ہے

استسقاء کے ورم۔ منہ میں سکروی۔ بے حد بھوک۔ شکم میں معدے سے زیادہ ابھار، جلد پر جلی ہوئی جگہ کے مانند داغ۔ ناخنوں کا گر جانا اور زخموں کا پڑ جانا نیز خون اس دوا سے خراب ہو جاتا ہے۔

علامات

سر۔ دردسر۔ پیشانی میں بہت تیز۔ سر میں کھنچاؤ۔

چہرہ۔ جلی ہوئی جگہ کی طرح نشان (داغ) ناک اور پیشانی پر۔ ان داغوں میں بعض وقت زخم پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ بیحد پھولا ہوا۔ خصوصاً آنکھوں کے پپوٹے اور اوپری ہونٹ۔

منہ اور حلق۔ منہ اور حلق کی جھلی جھلیاں متورم اور بعض جگہ زخم۔ مسوڑھوں سے جلد خون کا نکلنا۔

معدہ۔ بھوک کی زیادتی۔

شکم۔ شکم میں نفخ۔

پاخانہ اور مبرز۔ قبض۔ آنتوں کی کمزوری۔

مثانہ۔ پیشاب کم اور مثانہ میں تحریک۔

اعضاء۔ ہاتھ اور پاؤں میں خشکی اور کھچاوٹ۔ بازوؤں اور ٹانگوں پر داغ جیسے جگہ جل گئی ہو۔ داغ گہرے سرخ۔ بعض وقت داغوں میں زخم، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں نیل اور ٹھنڈی۔ زخم، ناخنوں کا گر جانا

جلد۔ عام استسقاء۔ جلد پر چھٹے۔ جیسے جل جانے سے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں تکلیف دہ زخم۔ ناخنوں کا گر جانا۔

طاقت۔ نمبر۳ سے نمبر۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔ سیکیل، آرسنک، آرجوییا، رینیفنس۔

Bismuthum

بسمتھم

Bismuth including the Subnitrate
"Magistery of Bismuth" Bi_2O_4 2NHO ;
The Nitrate BiO_2 HNO_4
and the oxide BiO_3
Trituration :

(بسمتھ)

اس کا اثر معدہ اور معدہ کے مقام پر زیادہ تر ہوتا ہے۔ یہ دوا معدہ میں درد پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس درد کے ساتھ نکس وامیکا کی طرح معدے کی نزلاوی کیفیت نہیں ہوتی بسمتھ میں قے ہوتی ہے۔ اور رطوبت زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ پیاس بھی شدت کی ہوتی ہے مگر سب سے عجیب بات جو بسمتھ میں دیکھی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ پانی کی فوراً قے ہو جاتی ہے۔ مگر غذا کچھ دیر کے لیے معدہ میں رک سکتی ہے۔ اس کے درد زیادہ چیرنے والے، جلانے، اینٹھن والے اور کھنچنے والے ہوتے ہیں، معدہ میں جلن، مروڑ، بھالے لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ یا تو کمر میں ہلکا درد ہوتا ہے یا نفخ ہوتی ہے دردسر اور معدے کا درد یکے بعد دیگرے ہو سکتے ہیں۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ہڈیوں میں چیرنے اور دبانے والے درد ہوتے ہیں اور چہرہ اور منہ کے عضلات میں اینٹھن کی سی تکالیف، سیلان خون بھی اس دوا میں

پائے جاتے ہیں۔ زخم نیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں، مسوڑھوں پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور دانت ہلتے ہیں۔ حلق میں یعنی کوا، غدود اور تالو میں درد اور ورم ہوتا ہے جس پر پتلی سی جھلی آجاتی ہے، اور تمام حلق میں سلیٹ کے رنگ کے پٹے پائے جاتے ہیں۔ غذا کی نالی کے ساتھ ساتھ درد۔ دست۔ پیشاب میں البومن۔ گنگرین یا گنگرین کے سے زخم جو نیلگوں ہوتے ہیں، یا خشک پھٹے ہوئے۔

ڈاکٹر بسنتھم کا مشاہدہ ہے کہ معدہ کے درد کو پیچھے جھکنے سے آرام ہوتا ہے اور ڈکاروں کا مزہ ایک دن پہلے کھائی ہوئی غذا کا سا ہوتا ہے۔ درد سر اور درد دانت ٹھنڈا پانی پینے سے، یا ٹھنڈے پانی میں نہانے سے کم ہوتا ہے جب منہ میں پانی گرم ہو جاتا ہے تو درد دانت بڑھ جاتا ہے۔ اس کی تکالیف موسم گرما میں ہوتی ہیں۔ درد سر موسم سرما میں پھر شروع ہو جاتے ہیں۔ بہت سی علامات کو حرکت سے آرام ہوتا ہے۔ لیکن کچھ درد سر حرکت سے بڑھ جاتے ہیں۔ پیچھے جھکنے سے یا ریڑھ کی ہڈی میں دبانے سے آرام ہوتا ہے۔ بسنتھم کا مریض بے چین ہوتا ہے۔ ادھر ادھر پہلو بدلتا ہے۔ اور اس میں پریشانی پائی جاتی ہے۔ معدے کے درد میں قے، دست، اور کمزوری ہوتی ہے، مگر ہاتھ لگانے سے مریض کا جسم گرم معلوم ہوتا ہے۔ موسم گرما میں بچوں کی تکالیف میں ان کے پاخانہ اور ریاح سے مردہ کی سی بو آتی ہے۔

ڈاکٹر نسٹ لکھتے ہیں کہ "بسنتھم کی بد ہضمی میں ڈکار اور ریاح بدبودار ہوتے ہیں۔ اگر ان میں بو نہ ہو یا کھٹائی ہو یا جب معدے کا درد پرانے قبض کی وجہ سے ہو یا قے ساتھ ہو تو بسنتھم دوا نہیں ہوا کرتی۔ یا خناقوں کے پہلے معدے میں اینٹھن کے سے درد ہوتے ہیں۔"

اندرونی حصص میں بھاری پن کا احساس۔ معدے کے دردوں کے ساتھ دبانے والا بھاری پن۔ معدے کی تکالیف کے ساتھ قے، دست اور کمزوری کے بڑھتے ہوئے بھی مریض کی جلد گرم ہوتی ہے۔

داہنے بازو اور پیشانی پر بھی اس دوا کا اثر خاص طور پر ہوتا ہے۔ شکم کے اپریشن کے بعد پیدا شدہ تکالیف میں مفید ہے۔

علامات

دماغ۔ بے صبری، غم گینی۔ اپنی حالت کے متعلق شکایات۔ کند ذہنی اور سر میں بھاری پن تنہائی ناقابل برداشت ہو، مریض سنگت میں رہنا چاہے۔

سر۔ جگہ جگہ کھینچنے اور دبانے والے درد۔ پریشانی، چکر دوروں کی صورت میں، جیسے دماغ کا اگلا آدھا حصہ چکر کھا رہا ہے۔ داہنے آنکھ کے حلقے کے اوپر کاٹنے والا درد، جو گدی تک جائے، پیشانی کے مقام میں دبانے والا درد اور بھاری پن جس کی زیادتی حرکت سے ہو نیز گدی میں۔

آنکھ۔ داہنے آنکھ کے ڈھیلے میں آگے سے پیچھے کی طرف نیچے سے اوپر کی طرف بوجھ۔ دونوں کویوں میں کارمی بہت ...

ناک۔ نکسیر، خون گہرے رنگ کا۔ ناک کی جڑ میں دبانے والا بھاری پن۔

چہرہ۔ چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ ایسا معلوم ہو جیسے بہت بیمار رہا ہے۔ رخسار کی ہڈیوں کے مقام میں دباؤ جس میں کمی منہ میں ٹھنڈا پانی لینے یا ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے سے ہو۔

منہ۔ دانت میں درد جس کو ٹھنڈا پانی منہ میں رکھنے سے آرام ہو (کافیا) زبان پر سفید میل شام کے وقت

(صبح کے وقت، سلفر) بغیر گرمی یا پیاس کے۔ ذائقہ متلی کا سا، دھات کا سا میٹھا، کھٹا، کڑوا۔

معدہ۔ شام کے وقت ٹھنڈے پانی کی پیاس۔ پانی پینے کے بعد ریاحی ڈکار۔ خالی ڈکاروں کی زیادتی۔ معدہ میں بے چینی کا احساس (پلساٹیلا) کھانے کے بعد متلی۔ تمام رقیق چیزوں کی قے، پانی جیسے ہی معدہ میں پہنچتا ہے۔ قے ہو جاتی ہے (فاسفورس میں جہاں معدے میں پانی گرم ہوتا ہے تب قے ہو جاتی ہے) معدہ میں کھانے کے بعد پتھر کا سا بوجھ (برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا) معدے میں جلن، وزن اور پریشانی، معدہ اور آنتوں کا قولنجی درد۔ قے ابکائیوں کے دورے اور معدے میں ناقابل بیان درد۔ معدہ میں اینٹھن کے درد کٹنے اور وزن کے بعد دیگر ریڑھ میں بوجھ مریض کو پیچھے کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ ڈکار بدبودار صفرا کی قے جگر کی قسم کی خشکی۔

شکم۔ ریاح کا کثرت سے اخراج نچلے حصہ شکم میں بوجھ اور گڑگڑاہٹ پاخانہ کی حاجت کے ساتھ۔

پاخانہ اور مبرز۔ پاخانے پتلے ایسے بدبودار، پانی کے سے پتلے جن سے مردہ کی سی بو آئے۔

مثانہ۔ پیشاب زیادہ بار بار پانی کا سا۔

آلات تناسل مردانہ۔ شہوانی خوابوں کے ساتھ۔ اخراج۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض کا خون سیاہ تارکول سا۔

آلات تنفس۔ پردۂ صفاق کے حصہ میں چلنے پر سینہ پر سے ہوتا ہوا اینٹھن کا اور دبانے والا درد سینہ اور کمر میں سوزش پیدا کرنے والا اور سوراخ کرنے والا درد۔ بلغم سیاہی مائل، خون ملا یا اس میں خون کی دھاریاں ہوں سینہ کے سامنے والی ہڈی کے درمیان میں ہلکی سوئیوں کا چبھنا جس میں تنفس سے کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔

ہاتھ اور پاؤں۔ داہنے بازو میں تھکن اور فالج کی سی کمزوری۔ داہنی کلائی میں چیرنے والا درد زیادہ تر باہر کی جانب جو حرکت کرنے سے اور چھونے سے رفع ہو جاتا ہے۔ داہنی انگلیوں کی ہڈیوں میں درد۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں کی نوکوں میں خصوصاً ناخن کے نیچے پھاڑنے والا درد۔

داہنے پاؤں کی ایڑی کے قریب بیرونی جانب پھاڑنے والا درد۔ پاؤں کی انگلیوں اور ایڑیوں میں چبھتی خصوصاً بائیں جانب ہاتھوں اور پاؤں میں سوراخ کرنے والے اور پھاڑتے والے دباؤ کے سے درد۔ ہاتھوں اور پاؤں میں اینٹھن پنڈلی کے سامنے والی ہڈی کے نزدیک اور پاؤں کے پیچھے جوڑوں کے نزدیک خارش والی چھیلن اعضاء ٹھنڈے۔

جلد۔ پنڈلی کے ایک طرف اور دونوں پاؤں کے جوڑوں کے نزدیک خارش جس کو کھجلاتے سے تکلیف ہو مگر مریض کو کھجلانا ہی پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں خون آجاتا ہے۔ گنگرین کے نیلگوں زخم یا خشک پھٹے ہوئے زخم۔

نیند۔ صبح کے وقت نیند نہیں آتی۔ رات کو ڈر کی وجہ سے بار بار نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ بے چینی کی نیند، پریشان کن خواب کی وجہ، احتلام، صبح کے وقت کھانے کے چند گھنٹے کے بعد نیند کا غلبہ۔

بخار۔ جاڑا، تمام جسم پر برف کی سی ٹھنڈک کے ساتھ۔ صبح اٹھنے کے بعد تمام جسم پر تمتماہٹ کے دورے خصوصاً سر اور سینہ پر بخار میں جلد پر بقدار حدت اور خشکی

کمی اور زیادتی۔ (اوپر تمہید میں درج کی جا چکی ہے۔)

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کریں۔

انٹم کروڈم رتے۔ زبان سفید، معدہ کا درد) ۔ آرسنک (پریشانی، معدہ میں درد)، آکلہ، زخم کا مندمل نہ ہونا اور معدہ میں درد) بیلاڈونا (معدہ کا درد)، آکلہ ارباح (برائی اونیا (دانت کا درد، معدے میں درد) کلکیریا کیلیکیم جائنا، اگنیشیا، کالی کارب، کربازوٹ، لیکیسس (حلق میں درد، نیز زخم) لائیکوپوڈیم، مرک نکس، معدے میں دلد یا خانہ کی بار بار حاجت) فاسفورس رتے، السسنہ کی۔ تے، فوراً ہوتی ہے، اگر فاسفورس میں جب پانی معدہ میں گرم ہوجاتا ہے) پلسیم (شکم کی دیواروں میں درد۔ معدہ میں درد۔ پیچھے جھکنے سے آرام، دل کی تکالیف) پلساٹیلا رسٹاکس (حرکت سے آرام) سیپیا، سیلیشیا، سٹانی سیگریا۔

بسیتھ کا اثر زائل ہوتا ہے۔ کلکیریا کیلیکیم، کالی نیا، اور نکس وامیکا سے۔

یہ دوا انٹم کروڈ، آرسنک اور فاسفورس کے ساتھ استعمال نہیں ہو سکتی۔

یوادی سس کے بعد یہ دوا درد سر میں بہتر کام کرتی ہے۔

Bacillinum

بسی لینم

A Nosode
Prepared from tuberculous Sputum

(تھوک سے حاصل کیا ہوا سل کا زہر)

یہ دوا مایہ ناز ڈاکٹر برنٹ نے تیار کی تھی۔ ڈاکٹر موصوف اس دوا کو تپ دق میں جسم کے پورے طور پر نشوونما نہ ہونے میں، اکوتہ میں، داد میں، مزمن کھانسی میں، خنازیر میں، پاگل پن میں، سر میں بال اڑ آنے میں جو تکلیف ہوں استعمال کیا کرتے تھے وہ اس دوا کی نمبر ۳۰ طاقت استعمال کرتے تھے۔ پرانی تکالیف میں نمبر ۳۰ کی ایک خوراک ہفتہ میں ایک بار دیتے تھے۔ مگر نئی تکالیف میں نمبر ۳۰ کی چند گولیاں ایک چھٹانک پانی میں حل کرکے ہر چند گھنٹہ کے بعد ایک چھوٹا سا چمچہ دیا کرتے تھے۔

مختلف ڈاکٹروں کا تجربہ مختلف ہے۔ مگر اس دوا کو نمبر ۳۰ طاقت سے کم کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے یہ دوا سوایم کی طرح امراض میں قوت قبولیت کو بڑھا دیتی ہے۔

اس دوا کی آزمائش میں سر کا درد سر کی گہرائی میں پایا جاتا ہے۔ درد بہت شدت کا اور حرکت کرنے سے اس کی زیادتی ہوتی ہے دق میں جس کی تکلیف مریض پر بہت نمایاں ہو رہی ہو۔ یا نئے دق میں یہ دوا اس قدر مفید نہیں ہے۔ جس قدر پرانے دق کے مریضوں میں کام آتی ہے۔ ڈاکٹر کاریٹر کا تجربہ ہے کہ یہ دوا اس وقت مفید ہوتی ہے، جب بلغم کی زیادتی ہو، بلغم اور پھیپھڑوں کی نالیوں سے آرہا ہو۔ اور پھیپھڑوں میں گہرے زخم پڑ جاتے کا اندیشہ ہو چکا ہو۔

مصنف اس دوا کو نمبر ۲۰۰ اور نمبر ۱۰۰۰ میں بہت مدت سے استعمال کر رہا ہے۔ نمبر ۳۰ کا مصنف کو کوئی تجربہ نہیں ہے مزمن کھانسی اور ذات الریہ اور ذات الجنب میں معمولی دوائیں اپنا فعل کرتی ہوں، یا اگر کرتی بھی ہوں تو تھوڑے وقت

کے بعد ان کا اثر زائل ہو جاتا ہو تو مصنف نے اس دوا کو بہترین پایا ہے۔ مگر اس کا فعل اس قدر تیز ہوتا ہے کہ ان بیماریوں میں بعض اوقات مصنف کو اس دوا کا فعل روکنے کے واسطے دوسری دواؤں کا استعمال کرنا پڑا ہے۔ ممکن ہے کہ ایسے مریضوں کے واسطے دوا کی طاقت بہت بڑی ہو۔ جس کو وہ برداشت نہ کر سکے ہوں۔ مگر اس دوا کے نتائج ہمیشہ تسلی بخش رہے۔

سر کے داد اور اکوتہ میں نیز خنازیر میں مصنف ہمیشہ محض اپنے تجربہ کی بنا پر علاج شروع کرنے سے پہلے ایک خوراک بسی لینم نمبر ۲۰۰ کی دیا کرتا ہے۔ یا تو مریض اس سے اچھے ہونے شروع ہوتے ہیں یا دوسری دواؤں کے لیے مریض کا نظام تیار ہو جاتا ہے۔ اور آئندہ دوا کی علامات بالکل صاف ہو جاتی ہیں۔ میرے برادران ڈاکٹران مجھ کو الزام دے سکتے ہیں کہ یہ بات ہومیوپیتھک فلسفہ کے مطابق نہیں ہے۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ مریض ہم لوگوں کے پاس بہت کچھ علاج معالجہ یونانی، ویدک، اور ایلوپیتھی کرانے کے بعد محض ہم لوگوں کی آزمائش کرنے آتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہوں گا کہ وہ لوگ تنگ کر صرف ہمارے پاس اس حالت میں آتے ہیں، جب ان کے پاس کوئی دوسرا طریقہ نہیں رہتا۔ ان کے نظام جسم میں مختلف قسم کی دواؤں کا اثر موجود ہوتا ہے۔ اور کم از کم میرے لیے ان کی اصل اور موجودہ علامات کی تفریق مشکل ہو جایا کرتی ہے۔ مگر اس دوا کی ایک خوراک تمام علامات کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ اور مریض کو صحت کے راستہ پر لے آتی ہے۔

ڈاکٹر برنٹ بھی فرماتے ہیں کہ سر میں اکوتہ اور داد ایسے امراض ہیں جن کے اندر سل کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اس لیے ڈاکٹر موصوف اس مرض میں اس دوا کا استعمال کیا کرتے تھے۔ اب اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو خنازیر میں بھی اسی قسم کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ تو کیوں یہ دوا خنازیر کو فائدہ نہ بخشے۔

ڈاکٹر ویگ نے اس دوا کو کئی پاگلوں پر اور ان آدمیوں پر جو نہ کوئی بات سمجھ سکتے تھے نہ یاد رکھ سکتے تھے۔ استعمال کرکے کامیابی حاصل کی، اگر ان آدمیوں کو جن کے خاندان میں مزمن کھانسی اور دق وغیرہ کے حادثات ہو چکے ہوں۔ کہا ہے کہ ہے اس دوا کی خوراکیں دی جاویں تو بہت مفید ہوتی ہیں۔

پرانے نزلہ میں میرے ہاتھوں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ نیز دمہ میں میں نے بسی لینم اور ٹیوبرکلین کو برابر مفید پایا ہے۔ ٹیوبرکلین کو میں نے ہمیشہ ایک ہزار طاقت یا اس سے اونچی طاقتوں میں استعمال کیا ہے۔

بوڑھے آدمیوں کے پھیپھڑوں کے واسطے بسی لینم بہت مفید ہے۔ جبکہ پھیپھڑوں سے بلغم زیادہ مقدار میں نکل رہا ہو رات کے وقت سانس کی تکلیف سے دورے۔ دم گھٹنے کے دورے بھی اس دوا سے درست ہوتے ہیں۔ خراب شدہ دانت سے میل گرانے کے واسطے بہت مفید دوا ہے۔

ہلکی سی کھانسی آسانی سے نکلنے والے بلغم کے ساتھ۔ ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ آنکھوں کے پپوٹوں کے کناروں پر اکوتہ اس دوا کا رہنما کن نشان ہے۔

ڈاکٹر نوشی فرماتے ہیں کہ جن عورتوں کے بچے ولادت کے کچھ ہی عرصہ بعد نمونیا یا دیگر سینہ کی تکالیف سے وفات پا جاتے ہیں ان کو حمل کے دوران گاہے گاہے یہ دوا دینا مفید ہوتا ہے۔

علامات

دماغ۔ خارش، بدمزاج، تندمزاج، چڑچڑا پست ہمت، غمگین۔ پاگل، وہمی، شکایت کرنے والا ڈر خوف خصوصاً کتوں کا۔

سر۔ شدید درد سر جو سر کی گہرائی میں ہوں۔ گاہے گاہے ہوتے ہیں۔ مریض چپ رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ سر ہلانے سے درد بڑھتا ہے۔ سر میں شدید درد جیسے سر کے گرد سخت کپڑا یا پھندا بندھا ہے، ہاتھوں کا کانپنا۔ ریزھ پر ترکپڑے کا احساس، کمل بے خوابی، سرسام، ورم الدماغ داد، سر کے تھوڑی تھوڑی جگہ پر گنجاپن۔

آنکھ۔ پپوٹوں کے کناروں پر اکوتہ۔

چہرہ۔ چہرہ پر سستی۔ بائیں رخسار پر کھیل کے تردانے جو وقتاً فوقتاً نکلتے ہیں۔ اور کئی ہفتہ تک رہتے ہیں۔

دانت۔ دانت میں درد خصوصاً نیچے کے سامنے والے اگرچہ سب بالکل ٹھیک ہوا کرتے ہیں۔ اور ہوا لگنے سے ان کا۔ زیادہ ہوتا ہے۔ دانتوں کی نشوونما میں کمی۔ نیند کے دوران دانت پیسے۔

حلق۔ حلق میں سرسراہٹ جس کی وجہ سے کھانسی ہو۔ کنٹھ مالا۔ دق کے تاثر والے مریضوں کے غدود بڑھے ہوئے ہر مرتبہ سردی لگ جانے سے غدود متورم ہو جائیں۔

معدہ۔ ریاحی بدہضمی، داہنی پسلیوں کے نیچے مروڑنے والے درد کے ساتھ۔

شکم۔ بخار، لاغری۔ شکم میں درد اور بے آرامی۔ رات کے وقت بے چینی۔ دونوں گلٹیوں کے غدود متورم اور سخت نیند میں چیخ اٹھنا، زبان سیاہی سیل سرخ، شکم کے غدود درن حق تکلیف کی وجہ سے جسم کا سوکھ جانا نیند میں بائیں کرنا دانت پیسنا، بھوک کم، بالخصوص نیلے جسم کے ہر جگہ کے غدود متورم اور سخت، پیٹ ڈھول کی طرح اس کا مقام اوپر نکلا ہوا۔ گلٹیوں کے غدود بڑے ہوتے اور صاف اٹھے ہوئے نظر آویں۔ پسینہ کی زیادتی والے اسہال۔

پاخانہ اور مبرز۔ ناشتہ کے پہلے یکایک دست حتی کے ساتھ، آنتوں سے شدت کا خون بہنا۔ کھانسی۔ سخت قبض بدبودار ریاح کے اخراج کی زیادتی۔ بواسیر کے مسوں میں سوئی چبھنے کا سا درد۔

مثانہ۔ پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی۔ پیشاب پیلا۔ سفید رسوب کے ساتھ کئی دفعہ رات کو پیشاب کے لیے اٹھنا پڑتا ہے۔

آلات تنفس۔ ہلکی جلد نہ ٹھیک ہونے والی بار بار اٹھنے والی کھانسی جس سے مریض کا تمام جسم ہل جائے، زیادہ تر نیند کی حالت میں مگر نیند اچاٹ نہ ہو، حنجرہ میں کانٹا چبھنے کا احساس یکایک کھانسی کے ساتھ صبح بستر میں سے اٹھنے پر ایک دفعہ کھانسنا، کھانسی کی وجہ سے نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ بلغم کا آسانی سے نکلنا بغیر کسی کے جلد خارج ہونے والا گاڑھا بلغم ہوا کی نالیوں کی نکلے۔ دل کے مقام میں تیز درد جس سے سانس رکے بائیں کندھے کے جوڑ میں بہت تیز درد جو رات کو سونے سے بڑھے، اگر گرمی سے کم ہو۔ سانس میں تنگی۔ بلغم کی زیادتی سے سینہ میں کھڑکھڑاہٹ۔ تر دمہ۔

مخصوص خواص۔ حد سے زیادہ کمزوری۔

گردن اور پیٹھ۔ گردن کے غدود بڑھے ہوئے اور درد کریں۔

ٹانگیں۔ چلتے وقت بائیں گھٹنے میں درد۔ مگر زیادہ دیر چلنے سے یہ درد نہ رہے۔ گھٹنے میں سلی ورم۔

نیند۔ دن میں غنودگی۔ رات کو بے چینی سے خواب۔

بخار۔ گرمی کے دورے (اس دوا کی خوراک دینے کے بعد) کچھ پسینہ۔ گرمی سے درد سر۔

جلد۔ داد۔ پپوٹوں میں اکوتہ۔ غدود بڑھے ہوئے

کمی اور زیادتی۔ رات کے وقت، صبح سویرے۔ ٹھنڈی ہوا سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۳۰ اور اونچی طاقتیں۔

تعلق۔ انٹی مونیم آئیوڈائیڈ، ہیکلیس، آرسنک آئیوڈائیڈ۔

ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ نیوی کوہ سے دس قطرے کبھی کبھی بسی لینم کی خوراک کے بعد دینے چاہئیں اگر کرمال بہت زیادہ ہو کلکیریا فاس، کالی کارب۔

مقابلہ کرو۔

بسی لینم کا اثر ڈاکٹر کوچ کی ٹیوبرکلین سے ملتا جلتا ہے۔ دونوں ہی دوائیں سلی تکلیف میں مفید ہیں، بشرطیکہ پورے طور پر تپ دق نے انسانی نظام پر اپنا تسلط نہ کر لیا ہو۔ غدودوں، جوڑوں، جلد اور ہڈیوں کی سلی تکلیف کے آغاز میں یہ بہترین دوا ہے۔ سورنیم بھی اس کے برابر گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔

بسی لینم۔ ٹسٹیم (جسم کے زیریں حصہ پر اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے)

Bacillinum Testium

بسی لینم ٹسٹیم

A Nosode.
Prepared from tuberculous testicle.

"سلی خصیہ" سے حاصل کیا ہوا زہر

اس دوا کو بھی مایہ ناز ڈاکٹر برنٹ نے تیار کیا تھا، یہ دوا جسم کے حصہ زیریں پر زیادہ اثر کرتی ہے۔ بسی لینم کی طرح اس کا زیادہ اثر پھیپھڑوں پر نہیں ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کی نسبت اس کا زیادہ اثر جسم کے نچلے حصہ پر رہتا ہے گلٹی کے غدودوں کی تکالیف اور نعیۃ الرحم کے غدودوں کی تکلیفوں میں یا خصیہ کے اندر دق کا اثر آجانے میں یہ دوا اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ میرا تجربہ صرف نمبر ۲۰۰ پر ہے۔ لیکن اس کو بعض ڈاکٹروں نے نمبر ۳۰ اور اوپر کی طاقتوں میں بھی استعمال کیا ہے۔

دق کے تاثر والے مریضوں کے ہانڈرو سیل میں یہ دوا اپنا ثانی نہیں رکھتی ہیں خصوصاً جب دیگر ادویہ فیل ہو جائیں اس سے فائدہ اٹھایا کرتا ہوں۔ (اردو رام)

Blatta Americana

بلیٹا امریکانا

ORDER : Orthoptera
SYNONYMS : The Great American
Cockroch Probably Kakerinc
insingine
PARTS USED : The living insect
Tincture

(امریکہ کے جھینگر کا عرق)

یہ دوا استسقا میں استعمال کی گئی ہے ۔ اور یرقان میں بھی کافی شہرت حاصل کر چکی ہے ۔
ڈاکٹر میورے نے اس کی آزمائش کی ۔ اور آزمائش میں یرقان کی علامات پائی گئیں آنکھوں میں زردی آ گئی پیشاب کرتے وقت ۔ کنیتھرس کی طرح اس میں بھی جلن ہوتی ہے ۔ درد پیٹھ سے داہنی جانب کندھے کی ہڈی تک منتقل ہوتے ہیں ۔ سینہ میں تیز درد ۔ سانس کی رکاوٹ کے ساتھ (بلیٹا اورنٹلس) زینہ چڑھنے سے تھکن اور کمزوری ۔
طاقت : مدر ٹنکچر ۔

Blatta Orientalis

بلیٹا اورنٹلس

ORDER : Orthoptera.
SYNONYMS : Indian Cockroach,
PARTS USED : The living insect.

(ہندوستانی جھینگر کا عرق)

ہومیو پیتھک ریکارڈ ۱۹۱۸ء میں کلکتہ کے ڈاکٹر ڈی ۔ این ۔ رائے نے اس دوا کے متعلق اپنا بیان بھیجا تھا ، اس کے بعد امریکہ میں اس دوا کا تجربہ کیا گیا ، تو ڈاکٹر ڈی ۔ این رائے کے مشاہدات لفظ بہ لفظ صحیح اترے
ڈاکٹر ڈی ۔ این ۔ رائے کہتے ہیں کہ " اتفاق سے یہ دوا نظر آ گئی کیونکہ کسی حکمت کی کتاب میں جھینگر کے متعلق ذکر نہیں آیا ۔ امریکہ کے جھینگر کے متعلق تو یہ معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ وہ استسقاء میں کام آتا ہے ۔ لیکن ہندوستانی جھینگر استسقا میں نہیں بلکہ دمہ کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے ۔ دمہ کی بیماری میں یہ دوا عموماً جادو کا سا کام کرتی ہے ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس لاثانی دوا کا ذکر کروں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کس طرح سے اس دوا کے متعلق علم ہوا ۔
کچھ سال ہوئے کہ ایک بزرگ آدمی کو بیس سال سے زیادہ عرصہ سے دمہ کی تکلیف تھی ۔ انہوں نے ہر قسم کے علاج کر لیے مگر بدقسمتی سے کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ آخر مایوس ہو کر علاج چھوڑ دیا گو دورے روز ہوتے تھے ان کو چائے پینے کی عادت تھی ۔ ایک روز بعد دوپہر انہوں نے حسب معمول چائے کا پیالہ پیا ۔ چائے پینے کے بعد ان کو محسوس ہوا کہ سینہ کی تنگی بہت کم ہو گئی ہے اور وہ غیر معمولی طور پر اچھے ہو گئے ہیں ۔ یہاں تک انہوں نے اپنے آپ کو بالکل دمہ کی

ہستی سمجھ لیا ۔ انہوں نے خود اور ان کے دوستوں کو اس کا سبب دریافت کرنے کی خواہش ہوئی ۔ ان کو فوراً یہ محسوس ہو گیا کہ اگرچہ ان کو چائے پینے سے فائدہ ہوا ہے ۔ مگر باوجود چائے کے عادی ہونے کے انہیں ایسا آرام کبھی نہیں محسوس ہوا تھا ۔ انہیں شک ہوا کہ چائے میں ضرور کوئی چیز تھی جس نے انہیں فائدہ پہنچایا ۔ نوکر کو بلا کر پوچھا گیا مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکا ۔ اب چائے کے برتن جس میں چائے پکائی گئی تھی غور سے دیکھے گئے تو ایک مرا ہوا جھینگر چائے کی پتیوں میں سے نکلا پس یہ اندازہ کر لیا گیا کہ جھینگر کا جوشاندہ ہی دمہ کشی کے آرام کا موجب ہے جس روز انہوں نے یہ چائے کا پیالہ پیا تھا اس دن اور اس کے کئی روز بعد تک ان کو دمہ کشی کا دورہ نہ ہوا ۔
اس خداداد شفا کا حال ان کے دوستوں میں دور نزدیک پہنچ گیا ۔ اور منجملہ ان کے ایک دوستوں کے ایک اولوالعزم آدمی نے کچھ جھینگر پکڑے اور کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیئے انہوں نے اس کے عرق میں کچھ الکوحل ملا دیا ، تاکہ عرق خراب نہ ہو اور اس نئے نسخہ کو ایک قطرہ فی خوراک دن میں تین چار بار دمہ کشی کے مریضوں کو دینا شروع کر دیا ۔ اور جن لوگوں کو دمہ کشی کا دورہ ہوتا تھا ان کو اور زیادہ خوراکیں دی جاتی تھیں لوگ اس سے اس قدر فیضیاب ہونے لگے کہ دور و نزدیک سے لوگ ان کے دروازہ پر دمہ کشی کی دوا لینے کے لیے آیا کرتے تھے ۔
دو سال ہوئے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ہم جھینگروں کو دواؤں میں استعمال کر سکتے ہیں ! میرا جواب تھا کہ ہم ہر کسی بھی قسم کے جانوروں کو بھی دواؤں میں استعمال کرنے سے عار نہیں کرتے نیز امریکہ کا جھینگر استسقا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ انہوں نے بتلایا کہ ہندوستانی جھینگر دمہ کشی کے لیے نہایت مفید ہے اور یہ بھی کہا کہ فلاں صاحب کے دروازہ پر دمہ کشی کے مریضوں کی بھیڑ لگی رہنے کا سبب محض جھینگر ہی ہے ۔ میں نے دل میں ہدایات دکھلائی ، اور کچھ وقت کے بعد زندہ جھینگر اکٹھا کئے اور ڈاکٹر ۔ بشرطیکہ ان کو پیس کر لیئے گئے بنائی امریکن ہومیو پیتھک فارمو کوپیا کے فارمولا نمبر ۲ کے مطابق ٹنکچر بنا ڈالا ۔ اور ٹنکچر سے ۳ × تک طاقت بڑھائی ۔ میں نے اب اس ٹنکچر کو اور ۱ × ، ۲ × اور ۳ × کو دورے کی حالت میں ہر پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹہ کے بعد اور دن میں چار بار دینا شروع کیا ۔ میں نے دمہ کشی کے کئی مریضوں پر استعمال کیا اور یہ بتا دینے کے لیے تیار ہوں کہ پندرہ روز کے اندر تقریباً سب کے سب مریض صحت یاب ہو گئے ۔
میرا خیال ہے کہ موسموں کا بھی بعض پر کچھ اثر ہوا کرتا ہے ۔ اور جن لوگوں کو کھانسی کے دورے زیادہ ہوتے ہیں یا تو وہ پورنماشی پر ہوتے ہیں یا چاند رات پر یا دنوں وقتوں میں ہی اصول مرض کھانسی ، پرانے بخار ، بائی کے درد گٹھیا فیل پا غدودوں کا بڑھنا وغیرہ چاند کی تبدیلی سے بڑھ جاتے ہیں ، یا بڑھنے شروع ہوتے ہیں ۔ اسی طرح سے بعض کو دمہ کشی کے دورے موسم سرما میں موسم گرما کی بہ نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور بعض کو موسم گرما میں بہ نسبت موسم سرما کے ۔
ہندوستان کے بعض حصوں میں موسم گرما میں بارش زیادہ ہوتی ہے ، اور ہوا میں تری ہوا کرتی ہے وہ لوگ جو اس موسم میں دمہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں میرے خیال میں بلیٹا اورنٹلس انہی کے لیے زیادہ مفید ہوتا ہے ، نیز میرا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ دمہ کی تکلیف پھیپھڑوں یا ہوا کی نالیوں سے شروع ہوتی ہو تو بلیٹا اورنٹلس بہتر ہوتا ہے ۔ مگر معدے سے تکلیف کے لیے بلیٹا کوئی اثر نہیں کرتا ۔
یہ دوا خصوصاً ان مریضوں کے لیے مفید ہے جن کے دمہ کشی کے دورے برسات کے موسم میں یا ملیریا بخار سے بڑھ

جاتے ہوں اور خاص علامت اس دوا کی یہ ہے کہ بلغم کی زیادتی سے دم گھٹنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اور سانس میں تنگی ہو جاتی ہے۔ ہوا کی نالیوں کے ورم اور دق اور یہ میں اگر یہ علامت پائی جائے تو یہ دوا بہت مفید ہوتی ہے۔

طاقت ۔ مدر ٹنکچر سے ۳x تک دورے کی حالت میں۔ اور اونچی طاقتیں دورے کی حالت کے علاوہ۔

یہ دوا موٹے تازے اور توانا آدمیوں میں بہتر اثر کرتی ہے۔

Bombyx Processionea

بمبائیکس پروسیشنیا

NATURAL ORDER : Lepidoptera.
SYNONYMS : Procession Mouth.
PARTS USED : The living Caterpillars.
Tincture :

یہ ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو شکل میں تتلیوں کی طرح ہوتا ہے۔ مگر اس کے پروں پر سیاہ اور لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ زندہ کیڑوں سے عرق نکالا جاتا ہے۔ ان کیڑوں کو ہاتھ لگانے سے یا ان کے ڈنگ سے زیادہ تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور جلد میں سخت بڑی گلٹیاں سی بن جاتی ہیں۔ ان گلٹیوں کی سطح سرخ ہوتی ہے۔ اور اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ جلد میں کوئی جگہ خالی نہیں رہتی۔

اس دوا کی علامات یہ ہیں کہ شام کے وقت خارش جس میں کسی طرح سے بھی کمی نہیں ہوتی۔ رات کے وقت بار بار جاگنا اور خواب جیسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ بازو کاٹے جا رہے ہیں اور اعضاء میں تیر چبھ رہے ہیں، جلد میں سوزش پیدا کرنے والی گرمی۔ جلد کے نیچے کسی غیر جسمانی چیز کا احساس۔

طاقت، نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق، مقابلہ کرو ایپس، رسٹاکس۔

Benzoicum Acidum

بنزوئیکم ایسیڈم

CHEMICAL SYMBOL : $HC_7H_5O_2$.122.05
SYNONYMS : Benzoic Acid; Flowers of Benzoin
TINCTURE : Drug Strength 1/10

(لوبان کا تیزاب)

بنزوئک ایسڈ کی سب سے بڑی علامت پیشاب میں تیز بو ہوتی ہے۔ اور عام طور پر پیشاب سیاہی مائل ہوتا ہے جیسے

کبھی کسی تکلیف میں یہ علامت موجود ہو بنزوئک ایسڈ ہی دوا ہوا کرتی ہے۔ اس دوا کی علامت زیادہ تر بائیں طرف اور پھر دائیں طرف نمودار ہوتی ہیں۔ درد ایک دم اپنی جگہ بدل دیتے ہیں، اگر زیادہ تر دل کے مقام پر ظاہر ہوتے ہیں جوڑوں کو ہلاتے وقت جوڑوں میں کڑکن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

یہ دوا گٹھیا کے مریضوں یا ان مریضوں کے لیے جن کے پیشاب میں یورک ایسڈ یا ہیپیورک ایسڈ کی زیادتی ہو مفید پائی جاتی ہے۔ اور ایسی ہی تکالیف کا علاج کرنا بڑا مشکل ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بیماریاں دیر تک قائم رہتی ہیں بعد یہ بیماریاں موروثی نمائش کی جا سکتی ہیں۔ ایسے مریض کم درمیش گردوں کی بےقاعدگی سے تکلیف پاتے ہیں۔ بعض اتفاق ان کے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ان کو جسمانی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ مگر پیشاب کی زیادتی سے ان کی جسمانی تکالیف کم ہو جاتی ہیں وہ بائی کے درد، جوڑوں کے درد میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کو صرف اس قدر آرام ہو سکتا ہے۔ جب ان کا پیشاب مقدار میں زیادہ اور اس میں رسوب کی زیادتی ہو۔ اگر کوئی معالج غلطی سے یا کسی اور خیال سے پیشاب کی اس مقدار کو یا پیشاب کے رسوب از قسم یورک ایسڈ وغیرہ کو کسی دوا سے یا کسی طریقہ سے کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ نادانستہ مریض کی تکالیف کو بڑھا دینے کا موجب بنتا ہے۔

اس دوا کے پیشاب کی بو اس قدر تیز ہوتی ہے۔ کہ کمرہ بھر بدبودار ہو جاتا ہے۔ اور یہ بو زیادہ تر گھوڑے کے پیشاب کی طرح ہوتی ہے۔

پیشاب کی زیادتی اور پیشاب کے اندر رسوب کی زیادتی مریض کے لیے نعمت ہوتی ہے مگر جب پیشاب مقدار میں کم ہو جاتا ہے۔ یا اس کا وزن متناسبہ کم ہو جاتا ہے۔ تو مریض کو کمر کا درد، جوڑوں کا درد آ دباتا ہے۔ موسمی تبدیلیوں سے بھی اس پر بہت اثر ہوا کرتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور کھلی ہوا کو برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ بچے جو رات کو نیند میں پیشاب کر دیتے ہیں مگر ان کے پیشاب سے بو زیادہ آئے یا بستر کو پیشاب کے بعد دھویا نہ جائے اور اس کو یوں ہی سوکھا دیا جائے اور سوکھانے کے بعد دھونے سے بستر صاف نہ ہو سکے تو بنزوئک ایسڈ ایسے مریضوں کو فوراً شفایاب کر دے گا۔

وہ لوگ جو بائی کے درد سے تکلیف پاتے ہوں اگر خدانخواستہ ان کو دم کشی کی شکایت ہو جائے تو یہ دوا ان کے لیے اکسیر ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں اور پھیپھڑوں کی نالیوں کا ورم۔ سینہ میں درد کے ساتھ تیز کھانسی جو رات کو داہنے طرف لیٹنے سے بڑھ جائے) کے لیے بھی مفید ہے۔

اس دوا میں زبان کی سطح اسپنج کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ جس میں گہری پھٹن اور پھیلنے والے زخم ہوتے ہیں حلق میں گولے کا سا ورم کا سا اور سکڑن کا سا احساس ہوتا ہے۔ مگر حلق کی علامات کھانے سے کم ہو جاتی ہیں۔ بچوں میں پانی کے سے پتلے ہلکے رنگ کے نہایت متعفن دست، سخت متعفن پیشاب کے ساتھ۔ دستوں کے پہلے کانپنا، سوناک کے دب جانے سے خشک اور لمبی کھانسی۔

کلائیوں اور پاؤں کے انگوٹھوں پر ورم اور گانٹھوں کو اس دوا سے کئی بار درست کیا گیا ہے۔ دیگر میرا تجربہ ہے کہ بنزوئک ایسڈ ۳x ایک ڈرام، ویسلین ایک اونس کا مرہم بنا کر اندرونی دوا کے ساتھ ساتھ خارجی استعمال کرنا چاہیے کہ اپنے گھٹنے میں ورم اور درد

ڈاکٹر گرنسے لکھتے ہیں کہ نیٹرک ایسڈ کی زیادہ تر شکایات بائیں طرف سے شروع ہوتی ہیں اور کچھ وقفہ کے بعد داہنی طرف پہنچ جاتی ہیں۔
گٹھیا میں پاؤں کے انگوٹھے خصوصاً داہنے میں پھٹن اور سوئیاں چبھیں۔ مریض ناخوشگوار مضامین پر سوچتا ہے۔ اگر وہ کوڑھی کو دیکھتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے۔ بچہ بازوؤں میں اٹھائی حالت میں دودھ پینا چاہتا ہے وہ لیٹا رہنا نہیں چاہتا یہ ایک نئی سائیکوٹک سا دوا ہے۔

علامات

دماغ ۔ ناخوشگوار واقعات کو ہر وقت سوچا کرنا۔ اگر مریض کسی کو بیمار دیکھتا ہے۔ تو ہر وقت اس کا خیال کرکے کانپا کرتا ہے۔ لکھتے وقت وہ عموماً لفظ چھوڑ جاتا ہے۔ غم گینی پسینہ کے وقت پریشانی بڑبڑانا۔ سر میں پراگندگی۔

سر ۔ چکر خصوصاً بعد دوپہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک طرف کو گر جائے گا۔ سر میں بائی کے درد۔ درد سر ہوا کے جھونکے سے دماغی اثرات سے، سر کی ٹوپی تنگ جانے سے، سر کو ننگا کرنے سے۔ صبح کے وقت جاگنے پر جو آرام کرنے سے بڑھے۔ کچھ وقفہ کے بعد درد سر کا عود کر آنا اور اس حالت میں معدے میں درد، متلی اور ہاتھوں کا ٹھنڈا ہونا۔ گدی میں یا دماغ کے پردوں میں درد شدید درد سر، سر پر ٹھنڈا پسینہ۔ کنپٹی کی شریانوں میں تپکن جس کی وجہ سے کانوں کے گرد پھیلاوٹ ہو جائے۔

آنکھ ۔ آنکھوں میں گھبراہٹ۔ جیسے نیند دیر سے ہو۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں تپکن۔ آنکھوں اور پپوٹوں میں جلن، آنکھوں کی تکالیف مصنوعی روشنی میں پڑھنے سے اور کھلی ہوا میں چلنے سے بڑھ جائیں۔

کان ۔ کانوں کے پیچھے ورم۔ نگلتے وقت یا کھلی ہوا میں چلتے وقت کانوں میں بے تکی آوازیں۔ کانوں کے پیچھے ورم (دیکھیں)

ناک ۔ ناک میں گرمی کی شدت کی۔ یا کسی ایسی ہی چیز کی بو۔ قوت شامہ کا کم ہو جانا کمیر چھینکیں گلا بیٹھ جانے کے ساتھ زکام کا جلد ہو جانا۔ ناک کی جڑ پر بوجھ۔ ناک کی ہڈیوں میں درد نتھنوں کی درمیانی ہڈی پر خارش۔

چہرہ ۔ چہرہ کے ایک جانب جلن پیدا کرنے والی گرمی۔ رخساروں پر حد سے زیادہ سرخی، رخساروں پر ٹھنڈا پسینہ ہونٹوں کا کانپنا، کھانا کھاتے وقت نادانستہ نچلے ہونٹ کا کاٹنا۔ چہرہ پر تانبہ کے رنگ کے دھبے۔ چہرہ پر سیاہ چھوٹے چھوٹے آبلوں کے ساتھ۔ چہرے پر جلنداار علامت ایک جانب میں چہرہ کی ایک جانب میں کھنچاؤ، چہرے میں سن ہونے کا احساس چہرے کی علامات بیرونی گرمی سے دبانے سے اور ملنے سے کم ہوں۔

منہ ۔ زبان پر چھالے زخم۔ زبان پھٹی ہوئی۔ دانت کا درد۔ زبان کا مزہ کڑوا یا صابن کا سا۔ منہ کے گرد گرمی، مسوڑھے نیلگوں اور ان سے خون بہے۔ مزا کڑوا یا مٹی کا سا۔ بائیں جانب آخری داڑھ کے پیچھے ایک گومڑ جس میں چھونے سے درد ہو۔

حلق ۔ حلق میں گولے کا سا احساس، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غذا پھنس گئی ہے۔ حلق میں ورم یا سکڑاؤ کا احساس حلق کی علامات کھانے سے کم ہو جاتی ہیں۔ نگلنے میں دشواری۔ نگلتے وقت کانوں میں آواز غذا کی نالی میں گرمی حلق سے

غدودوں میں درد اور پیشاب کے ساتھ نالیوں میں اور غدودوں میں درد۔

معدہ ۔ کھاتے وقت پسینہ بہے۔ معدہ میں بوجھ اور ڈکاریں۔ سوزش یا جلن، ہاضمہ کی کمزوری۔ شام کے وقت بھوک صبح کے وقت نہ رہے۔ شام کو نیند کے غلبہ کے ساتھ۔ غذا سے نفرت، معدہ میں متلی اور درد اور پریشانی اچانک کے ساتھ نمکین یا کڑوی رطوبت کی قے، معدہ کی تکالیف۔ چلنے سے بڑھ جاتی ہیں خصوصاً جب زینہ چڑھ رہا ہو۔

شکم ۔ جگر کے مقام میں مسلسل باریک لیکن شدت کی سوئیاں چبھنا۔ ناف کے گرد کاٹنے والا درد جس کو پاخانہ سے آرام ہو۔ شکم میں حدت۔ پھاڑنے والا درد شکم۔ مریض کپڑوں کا بوجھ برداشت نہ کرے کیونکہ اس سے پریشانی پیدا ہوتی ہے

پاخانہ اور مبرز ۔ پاخانہ پتلا پانی کا سا ہلکا رنگ کا مقدار میں زیادہ سخت متعفن دکھوں میں اور غیر معمولی پیشاب کی بو کے ساتھ دست پھیپھڑے دار مبرز میں سوئیاں چبھنا۔ مبرز میں سکڑن کا احساس مبرز کے گرد مسوں کی سی ابھری ہوئی جگہ اور اس میں ٹیس والا درد۔ مبرز میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس، دانت نکلنے کے زمانہ میں بچوں کے دست بدبودار خون ملے پاخانے۔

مثانہ ۔ پیشاب گہرے رنگ کا، رنگ تبدیل ہونے والا تیزابی (کلوریک ایسڈ)۔ نائٹرک ایسڈ، پیشاب کی تیز بو (نائٹرک ایسڈ) متعفن، تیز بو (ایسا فوٹیڈا) بائیں گردے میں پھوڑے کا سا درد یا جلن۔ درد روب میں ایک قسم کا غبار جس میں فاسفیٹ ملے ہوں۔ پیشاب میں ایسڈ متعفن۔ مثانہ میں درد پیشاب کرتے وقت تو نہیں۔ لیکن درد اس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ دبے ہو۔ یہ سوزاک کی وجہ سے گٹھیا یا پتھری۔ رات کو پیشاب کا نادانستہ نکل جانا بوڑھے آدمیوں میں پیشاب قطرہ قطرہ ہو درد گردہ جس میں پیشاب گدلا، اور سرخ رنگ کا ہو۔ اور اس میں شدید بو ہو۔

آلات تناسل مردانہ ۔ دبا ہوا سوزاک، ہتر جہ، متعفن پیشاب کے ساتھ۔ آلات تناسل میں درد اور بوجھ آلات تناسل پر خارش۔

آلات تناسل زنانہ ۔ حیض جلد جلد یا بہت دیر میں، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا متعفن پیشاب کے ساتھ۔ حیض کے بعد کمزوری۔ حاملہ عورتوں کی زینہ یا بلندی پر چڑھنے سے معدے کی خرابی۔ نفاس زیادہ عرصہ تک ہے۔ نوزائیدہ بچوں کو پیشاب رک جائے۔

آلات تنفس ۔ سوزاک کے دب جانے کے بعد کی مسلسل خشک کھانسی کھانسی کے ساتھ سبز بلغم کا نکلنا، تھوڑی سی سردی کے بعد کھانسی۔ بائی کے دردوں کے ساتھ دم کشی بے حد کمزوری اور تنفس میں وقت جو ہر طور پر بڑھتی چلی جائے۔ صبح کے وقت آواز بیٹھی ہوئی۔ مدسہ کی کھانسی جس کی زیادتی رات کے وقت ہو۔ سینہ میں بے حد درد۔ نمونیہ۔ شام کے وقت خصوصاً گہری سانس لیتے پر سوئیاں چبھیں، سینہ میں بائیں جانب چھٹی پسلی کے قریب درد جس کی زیادتی گہری سانس لینے اور داہنی طرف کے درمیانی حصہ میں درد جس کی زیادتی سانس لینے سے ہو۔ سینہ پر کپڑوں کا دباؤ برداشت نہ کر سکے

قلب اور نبض ۔ دل کے مقام میں درد، بہت سی علامات بائیں طرف شروع ہوتی ہیں۔ مگر داہنی طرف پہنچ جاتی ہیں۔ پچھلی رات ۲ بجے اندرونی گرمی کی شدت کی وجہ سے نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ اور نبض کا سخت ہونا۔ دل کے درد فوراً اپنی جگہ تبدیل کر دیتے ہیں۔ آدھی رات کے بعد شدید دھڑکن۔ اور کنشدہ رکارکر۔ کا شدید تک۔ سے مالتی وا۔ کے .... [illegible]

جن سے قلب کو سکون ملے گٹھیا جن سے دل ماؤف ہو نبض بھری ہوئی۔ نیز دمہ اور کمزوری اور نوبتی۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کی ایک طرف سختی۔ گردن میں بوجھ اور دباؤ کمر میں اور گردے کے مقام میں ہلکا درد کریں ٹھنڈک کمر کے مقام میں کپکپی۔ ہر تلی میں اکڑن۔

اعضاء۔ بازوؤں اور ٹانگوں کے جوڑوں پر گانٹھیں، جن میں حرکت کرنے سے آواز پیدا ہو گٹھیا کی گانٹھیں آتشک کے باؤ کے درد۔ اعضاء کے مختلف حصص میں چبھن اور باریک سوئیاں چبھنا۔

ہاتھ اور پاؤں۔ دونوں کلائیوں اور ہاتھوں کی ہڈیوں کے درمیان گنٹھیا کی گانٹھیں۔ کہنی کے جوڑ پر ورم۔ انگلیوں میں فالج کا سا درد۔ انگلیوں میں ورم اور باریک سوئیوں کا چبھنا۔ پھاڑنے والے درد۔ بازوؤں کی ہڈیوں میں۔ انگلیوں پر سرخ نشان۔ سر کی تکالیف کے ساتھ ٹھنڈے۔

داہنے گھٹنے میں ورم تمام ٹانگ میں زخم اور درد گردہ کے ساتھ۔ گھٹنے کے جوڑ میں خشکی کا احساس اور کڑکن دونوں گھٹنوں میں شراب پینے کے بعد درد۔ بائیں ٹخنے میں درد۔ چلتے وقت جب بائیں ٹخنے پر بوجھ پڑے۔ پاؤں کی ہڈیوں کے جوڑ میں خصوصاً داہنے انگوٹھے میں درد انگلیوں کے جوڑ میں گٹھیا کے گٹے بائیں چوتڑ گھٹنے اور پاؤں کی انگلیوں میں درد، جو وہاں سے رفع ہونے کے بعد داہنی ران اور ٹخنے میں چلا جائے درد پہلے داہنے گھٹنے میں پھر بائیں میں گھٹنوں کے جوڑوں میں کڑکن یا خشکی کا احساس۔ پاؤں ٹھنڈے اور ان پر ٹھنڈا پسینہ۔

مخصوص خواص۔ زیادہ کمزوری، پسینہ کا آنا، دل کی دھڑکن کے ساتھ، بے چینی اور سستی دردوں کا یکایک اپنی جگہ تبدیل کرنا۔ علامات بائیں سے دائیں کو اور نیچے سے اوپر کو جاتی ہیں، خصوصاً بائی کے دردوں اور گٹھیا کی تکلیف میں۔

جلد۔ مختلف حصص پر کھجلی، کھجلانے سے مزہ آئے مگر بعد میں جلن ہو۔ انگلیوں پر لال چٹے۔ آتشک کے چٹے اور نشان مختلف جگہوں پر سرخ چٹے مقعد کے گرد ذرا سے اٹھے ہوئے دھاسوں کی طرح کے گول چٹے بے حد بس اور پھوڑے کے سے درد کے ساتھ جبکہ پیشاب میں تیز بو ہو۔

نیند۔ آدھی رات کے بعد دھڑکن کی وجہ سے یا سانس کی تنگی سے نیند کا اچاٹ ہو جانا اور نبض کا سخت ہونا۔

بخار۔ ہاتھوں، پاؤں، کمر، گھٹنوں کا ٹھنڈا ہو جانا، جیسے سرد ہوا لگنے سے ہوا ہو۔ پاخانے سے پہلے سردی جاگنے پر اندرونی گرمی کھاتے وقت چلتے وقت، صبح بستر میں خصوصاً چہرہ پر پسینہ پریشانی کے ساتھ ٹھنڈا پسینہ سر پر اور چہرہ پر اور پاؤں پر پسینہ پر گرم مصالحہ کی سی بو۔ غذا کی نالی، معدے اور شکم میں حدت کا احساس بخار اپسینہ کے ساتھ سر میں سردی کے ساتھ رات کی دھڑکن کے ساتھ۔

کمی اور زیادتی۔ علامات حرکت سے بڑھتی ہیں لیکن درد سر آرام کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ اور دانت کا درد لیٹنے سے بڑھتا ہے۔

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۲۰۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

کوپے ریا، فیرم، ڈنکم، نائٹرک ایسڈ، پیشاب میں گھوڑے کے سے پیشاب کی بو۔

یہ دوا مفید ہے گٹھیا میں کولچیکم کے بعد کوپے ریا کے زیادہ استعمال سے سوزاک کے دب جانے میں رات کو پیشاب

نکل جانے میں اگر نیزم ناکامیاب رہے۔

شراب اس دوا کے ساتھ نقصان کرتی ہے۔ کیونکہ گھٹنوں وغیرہ میں گٹھیا کے درد پیدا کر دیتی ہے۔

Benzinum

بنزینم

A Coal Tar Product.
CHEMICAL SYMBOL : $C_2 H_4$
Tincture in alcohol.

اس دوا کی آزمائش ابھی پورے طور پر نہیں ہوئی۔ مگر اس کی علامات ایک ایسے آدمی سے حاصل کی گئی ہیں جو ربڑ کے کارخانہ میں نوکر تھا۔ اور جو ہفتوں تک اپنے ہاتھوں اور بازوؤں کو کام کرنے کے واسطے بنزوین میں ڈبوئے رہتا تھا۔ انہیں ہاتھوں سے وہ پانی پی لیتا اور غذا بھی کھا لیتا تھا۔ خیال ہے کہ بنزوین کا اثر اس طرح اس کے نظام جسمانی میں کافی سے زیادہ چڑچڑا پن آگیا۔ درد گدی میں پیچھے سے اوپر کی طرف تیر کی طرح ہوتا تھا، اس کو اپنی آنکھیں اوپر کی طرف پھیرنے سے سخت درد اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس کو اندھیرے میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھیانک چیز اپنے سفید ہاتھ پھیلا کر اس کے چہرے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جس کو دیکھ کر وہ چیخ مارتا تھا۔ اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ بستر سے فرش پر گر رہا ہے۔ بے خوابی بہت نمایاں ہو گئی۔

ڈاکٹر ایف ایب لکھتے ہیں۔ اس دوا کے اثر سے خون میں سرخ اجزاء کی کمی اور سفید اجزاء کی زیادتی ہو جاتی ہے یہ دوا خون میں پانی کی زیادتی ہو جانے پر استعمال ہو سکتی ہے۔ آنکھوں کی علامات بہت عجیب ہیں۔ نیز توہمات مرگی کے سے دورے اور بے ہوشی بھی پائی جاتی ہے۔

علامات

دماغ۔ معمولی باتوں پر رونا دھونا، بے مایوسی حد سے زیادہ چڑچڑا پن۔ عیب جوئی۔

سر۔ گدی میں نیچے سے اوپر کی طرف درد۔ دوروں کی شکل میں درد کا ہونا۔ حرکت سے خصوصاً بیٹھنے کے بعد اٹھنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ بستر سے فرش پر گرنے کا احساس۔ تھکاوٹ، پیشانی کے درد ناک کی جڑ تک چکر سر میں بوجھ داہنی طرف سر کے درد۔

آنکھ۔ آنکھ کو اوپر کی طرف نہ پھیر سکنا، کیونکہ اس سے سخت درد اور تکلیف ہوتی ہے، اندھیرے میں ایک بڑے سفید ہاتھ کا معلوم ہونا جو مریض کی طرف بڑھتے ہوئے معلوم ہو۔ جس کی وجہ سے مریض اپنے تیمار دار کو بلانے کے لیے چیخ مارتا ہے۔ توہمات بالکل آنکھوں کے کھلے ہونے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اندھیرے میں روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا چیزیں دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔ بیرونی طور پر آنکھوں میں درد۔ پتلیوں کا پھیل جانا۔ دن کی روشنی کا آنکھوں میں قبول نہ ہونا۔

ناک۔ پتلا بہنے والا زکام۔ خصوصاً بعد دوپہر شدت کی چھینکیں۔

منہ۔ زبان پھٹی ہوئی اور میلی۔ سانس گرم اور بہت متعفن۔ دانتوں کے اوپر میل۔ منہ میں خصوصاً رخساروں کی اندرونی

جانب درد سبز سے گول زخم ۔

بھوک ۔ بھوک نہ اور بھوک کی خواہش ۔ بے حد پیاس برف کے پانی کے واسطے مگر ایک ہی گھونٹ ایک وقت میں پینا

شکم ۔ شکم کی دیواروں میں مسلسل پھوڑے کا سا درد ۔ آنتوں کے نچلے حصہ میں مروڑ کا سا درد جس کی زیادتی پاخانہ جانے سے تھوڑا پہلے ہو ۔

پاخانہ اور مبرز ۔ پاخانہ کئی مرتبہ پاخانہ کے ساتھ سیسہ کے رنگ کی آؤں ، مروڑ کے ساتھ ، پاخانہ کے بعد مبرز میں چبکن اور درد ۔

مثانہ ۔ مثانہ میں بوجھ کا سا درد ، پیشاب کرنے کے بعد مثانہ کے منہ میں چبکن اور ٹیس ، پیشاب بسیاہ متعفن اور سرخ ریت کا سا ، پیشاب میں رسوب ،

آلات تناسل مردانہ ۔ داہنے خصیہ کا متورم ہو جانا ۔ خصیوں میں شدید درد ۔ فوطوں پر خارش ، پیشاب کی زیادتی

آلات تنفس ۔ پسلی کے مقام پر پھوڑے کا سا درد ، ہر چند منٹ کے بعد خشک بار بار ہونے والی کھانسی ۔

پیٹھ ۔ کمر میں مسلسل ہلکا درد اور چبکن جس کی لمبی سانس لینے سے تکلیف بڑھے ۔ گردن کی بے حد تحریک ۔

ہاتھ اور پاؤں ۔ اعضاء میں بھاری پن ۔ ٹانگوں میں ٹھنڈک ۔ گھٹنوں میں جھٹکے درد نیچے سے اوپر کی طرف ، بازو کے عضلات میں مسلسل پھوڑے کا سا درد ۔

جلد ۔ خسرہ کی طرح دانے ۔ تمام پیٹھ پر خارش ۔ جس طرف مریض لیٹ جاتا ہے ۔ اس طرف پسینہ نہیں آتا بلکہ دوسری طرف پسینہ ہوتا ہے ۔

بخار ۔ جاڑا جسم کے مختلف اعضاء سے سر کی طرف ۔ انگوٹھوں سے کنپٹیوں کو اور وہاں سے کندھوں کو اور چاند کو ۔ کئی دن تک لگاتار گرم پسینہ جس میں نیز دین کی بو ، پسینہ سے کمزوری

نیند مکمل بے خوابی ناخوشگوار خیالات کے اجتماع کی وجہ سے ۔

کمی اور زیادتی ۔ داہنی طرف زیادتی رات کو زیادتی ۔

طاقت ۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک ۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو :

برائی اونیا (حرکت ، نیز آنکھیں پھیرنے سے زیادتی ۔)

بنزینم ڈائی نائٹریکم (آنکھوں کی تکلیفات)

بنزینم نائٹریکم ۔ سلفر (علامات کا نیچے سے اوپر کو جانا ۔

بنزینم ڈائی نائٹریکم

Benzinum Dinitricum

CHEMICAL SYMBOL : $C_3 H_4$ (NO)

SYNONYMS : Dintrobenzol

بیان فرماتے ہیں ۔ اس کی علامات تو بنزینم نائٹریکم سے بہت ملتی جلتی ہیں ۔ یعنی درد سر چکر دو کمزوانا بسن ہونے اور فالج کا احساس مگر اس دوا میں خون کی کمی ۔ مردوں میں نامردی (مستورات میں حیض کا یکایک رک جانا ، تمباکو سے نفرت وغیرہ پائی جاتی ہے جو بنزینم نائٹریکم میں نہیں ملتی ۔

آنکھوں کی علامات بہت ملتی ہیں ۔ عام طور پر بینائی پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے ۔ بینائی کسی قدر خرابی آ جاتی ہے ۔ اور مریض میں رنگ پہچاننے کی طاقت نہیں رہتی ۔ پتلیوں کی نسلیں زیادہ مبتلا ہو جاتی ہیں ۔

خون کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے ۔ اور پیشاب بھی سیاہ پڑ جاتا ہے ۔ مگر اس میں خون کے اجزاء شامل نہیں ہوتے ۔

علامات

دماغ ۔ ہذیان ۔ درد سر کی زیادہ شکایت ۔

سر ۔ چکر کی وجہ سے بیٹھ جانے پر مجبور ہونا ۔ نشہ بازوں کی طرح سر کا گھومنا ۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے بعض وقت چکر کی وجہ سے گر پڑنا ۔ بغیر گرے چند قدم بھی نہ چل سکنا ۔ گدی میں درد ۔ درد کی وجہ سے کوئی کام نہ کر سکنا ۔ پیشانی میں درد ہذیان کے ساتھ ۔ بالوں کے رنگ میں تبدیلی ۔

آنکھ ۔ بینائی کا نہ رہنا لوگوں کے لیے اندھاپن (رنگ کو پہچان نہ سکنا ۔ پتلیوں کی نسیں بھری ہوئیں ۔ پتلیوں قوت باصرہ کی کمی ۔ نسیں شریانوں کی نسبت زیادہ بڑھی ۔ پپوٹوں کے اندرونی حصے زرد ۔

چہرہ ۔ پیلا ہونٹ نیلے ۔ چہرہ پر پیلاپن ۔

معدہ ۔ کبھی کبھی متلی اور قے ۔ شراب برداشت نہ ہو سکے ۔

مثانہ ۔ پیشاب سیاہ روشنائی کی طرح ۔ وزن مخصوص ۱۰۲۹

آلات تناسل مردانہ ۔ خواہش نفسانی کا نہ رہنا ۔ قوت باہ کا کم ہو جانا ۔

آلات تنفس ۔ سانس بہت پھولی جس کی وجہ سے تمباکو پینا ناممکن ہو جائے ۔ سانس کی کمی ہچکی کے ساتھ دم گھٹنا جسم کا نیلا پڑ جانا ۔ جیسے دم گھٹنے کی وجہ سے ہو ۔

قلب اور نبض ۔ نسوں کا مبتلا ہو جانا نبض بہت تیز چھوٹی اور دبائی جا سکنے والی (نرم) خون کی کمی ۔ خون سیاہ ۔

اعضاء ۔ بازوؤں میں ٹانگوں میں قوت حس کا نہ رہنا ۔ کانٹے چبھنے کا احساس ٹانگیں گھٹنوں تک اور بازو کہنیوں تک سن ہو جائیں ۔ ہاتھوں اور پاؤں میں خصوصاً انگلیوں میں اکڑن اور سختی ۔ ہاتھ و پاؤں ٹھنڈے ، پاؤں سن ہو جائیں اور درد کریں ۔ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے چھونے سے ٹھنڈے محسوس ہوں ، اگرچہ مریض کو خود علم نہ ہو ۔

طاقت ۔ نمبر ۶ سے نمبر ۳۰ تک ۔

تعلق ۔ مقابلہ کرو ۔

بنزینم نائٹریکم ، انڈروسیانک ایسڈ ، آرسنک ۔

Benzinum Nitricum

بنزینم نائٹریکم

CHEMICAL SYMBOL : $C_6H_5NO_2$ 123.05
SYNONYMS : Essence of Morbane.
Artificial oil of Bitter almonds.
Solution in alcohol.

یہ بہت زہریلی دوا ہے یہ غشی، کمزوری، تشنج، غنودگی اور تشنجی دورے پیدا کرتی ہے۔ یہ سانس کی رفتار کو کم کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیوں کا ہر وقت ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چلتے رہنا اس کا مخصوص نشان ہے۔ نیز پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ہونٹ، چہرہ اور انگلیوں کے ناخن نیلے پڑ جاتے ہیں اور ناک کے نتھنے پنکھے کی طرح چلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تشنج کی حالت میں سر پیچھے بائیں طرف کھنچ جاتا ہے۔ پاخانہ از خود نکل جاتا ہے۔ تمام اعضاء میں فالج بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی ہر ایک رطوبت میں کڑوے بادام کی بو آتی ہے۔

جلد ٹھنڈی، نبض چھوٹی اور کمزور سکتہ کی غنودگی کی سی علامات۔ خون سیاہ یا گاڑھے رنگ کا جو منجمد نہ ہو۔

علامات

دماغ۔ حد سے زیادہ دماغی بدحواسی۔ زیادہ بکواس کرنا جو جلد غنودگی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بیہوشی اور گڑگڑاتی ہوئی آواز۔

سر۔ چکر، دردِ سر، کانپنا، ٹھوکر کھانا اور بے ہوش ہو کر گر جانا۔ کھوپڑی میں جلد کے نیچے چیونٹیوں کے رینگنے کا احساس۔

آنکھ۔ پتلیوں کا حرکت کرنا، پتلیوں کا بائیں سے دائیں کو حرکت کرنا۔ ٹکٹکی بندھی ہوئی۔ آنکھوں کے ڈھیلے بڑے محسوس ہوتے ہیں۔ پتلیوں کا پھیل جانا۔ پتلیوں میں روشنی کے واسطے قوتِ قبولیت کا نہ ہونا۔ بھینگاپن۔

کان۔ کانوں میں شدید گرج کی آوازیں۔

چہرہ۔ چہرے پر پاگل پن کی نمائش، چہرہ پھولا ہوا۔ چہرہ پر ٹھنڈا پسینہ، جبڑے بھنچے ہوئے۔ قلبی خرابی کی وجہ سے چہرے پر نیلاپن۔

منہ۔ زبان سفید اور متورم ہوتی اور زم۔ منہ سے لیسدار تھوک کا بہنا۔ بول چال میں لکنت۔

شکم۔ شکم میں درد۔ پاخانہ کا از خود نکل جانا۔

معدہ۔ حلق اور معدہ میں جلن۔ متلی اور قے۔

مثانہ۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب سرخی مائل مٹیالا۔ پیشاب میں کڑوے باداموں کی بو۔ پیشاب اور پاخانہ کا از خود نکل جانا

آلاتِ تنفس۔ آہ سرد کی طرح سانس۔ سانس میں اکثر رکاوٹ۔ سانس پھولنا۔ سانس سست اور کم، خراٹے لینا تنفس میں تیزی یا درتنفس کے بیچ بیچ۔

قلب اور نبض۔ نبض کمزور، بیقاعدہ۔ نبض بھری ہوئی اور سست۔ نبض محسوس نہ ہو سکے۔

اعضاء۔ ہاتھوں اور پاؤں میں تشنج۔ تشنج کی وجہ سے بازوؤں کا ایک جگہ پر قائم رہنا۔ گردن میں سختی اور اکڑن۔

مخصوص خواص۔ نشہ بازوں کی طرح حالت۔ کبھی یہاں اور کبھی وہاں ٹھوکر کھانا۔ شدید تشنج کے دورے بے ہوشی کے ساتھ بے ہوش ہو کر گر جانا۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں فالج۔ پیشاب پاخانہ از خود نکل جانا۔ کڑوے باداموں کی شدید بو۔

نیند۔ جلد ٹھنڈی، چہرے اور پیشانی پر پسینہ۔ تمام جسم پر ٹھنڈا پسینہ۔

جلد۔ پیلے چھپے۔ جلد نیلی۔ جلد پر جابجا سیاہ اور نیلے دھبوں کے نشان

طاقت۔ نمبر ۲ سے نمبر ۳ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

بنزینم، کیمفر، ہائیڈروسیانک ایسڈ،

Brothrops Lanceolatus

بوتھراپس لنسیولیٹس

Order Crotalidae.
SYNONYMS : Yellow Viper; Vipera Janne;
Fer-de-lance of Maritinique island.
Solution of the Poison in Glycere.
Attenualion in rectified spirit.

زرد سانپ کا زہر

اس دوا کی سب سے عجیب علامت بینائی کا نہ رہنا ہے۔ اس دوا کا مریض سورج نکلنے سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ وہ دن کا "اندھا" ہو جاتا ہے۔ یہ علامت بہت کم زہر کی دواؤں میں ملتی ہے۔

زبان میں کوئی نقص نہ ہونے کے باوجود صاف نہ بول سکنا۔ ہر ایک مخرج سے خون کا آنا۔ مگر خون کا رنگ دوسرے سانپوں کے زہر کی طرح ہمیشہ سیاہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے مریض کی صحت خراب ہو چکی ہوتی ہے اور اس کے خون میں ہمیشہ سمیت موجود ہوتی ہے۔ اعصابی رعشہ۔ داہنے پیر کے انگوٹھے میں درد۔ سینہ میں پھیپھڑوں میں بھی ورم پایا جاتا ہے۔ اور ان تکالیف کے ساتھ کم و بیش خون تھوکنا ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

ایک ٹانگ اور ایک بازو کا فالج۔ اگر ایک ہاتھ کی انگلی پر یہ سانپ کاٹ لے تو فالج دوسرے ہاتھ کی انگلی سے شروع ہو کر اس طرف کے آدھے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اس کے زہر سے زخم بہت گہرے اور نہ مندمل ہونے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہڈیاں کھل جاتی ہیں، اور سڑ جاتی ہیں۔ آدھے جسم کا فالج۔ معمولی سے لرزہ کے بعد ٹھنڈا پسینہ

یہ دوا ان مریضوں کے واسطے مفید ہے جن کی صحت خراب ہو چکی ہو۔ اور جن کو ہر تکلیف کے ساتھ خون آجاتا ہو جن کے خون میں سمیت یا سمی کیفیت پیدا ہو چکی ہو۔ مریض حد سے زیادہ جسمانی اور دماغی طور پر سست ہوتا ہے۔ اور اس کے ہر مخرج سے خون بہتا ہے

علامات

آنکھ ۔ دن کا اندھاپن: سورج نکلنے کے بعد راستہ بھی نہیں دکھائی دیتا ۔ آنکھوں سے خون ۔
چہرہ ۔ متورم اور پھولا ہوا ۔ بدحواسی ٹپکے ۔
حلق ۔ سرخ ، خشک اور سکڑی ہوئی ۔ نگلنے میں تکلیف ۔ رقیق اشیاء بھی نگلی جا سکتیں ۔
معدہ ۔ معدہ میں خرابی ۔ سیاہ رنگ کی قے ۔ شدید خون کی قے ۔ پیٹ میں نفخ ۔ خون کے دست ۔ نم معدہ میں پریشانی ۔
جلد ۔ متورم ، نیل ، سیت کی وجہ سے ٹھنڈی ۔ زخم ۔ غدود جاذبہ متورم ۔ زہرباد گنگرین ۔
کمی یا زیادتی ۔ دائیں طرف زیادہ تکلیف ۔
طاقت ۔ نمبر ۲ سے نمبر ۲۰۰ تک ۔
تعلق ۔ مقابلہ کرو :۔
ناکس کومس ، بیکیس ، ٹرکی لنس ، بیلاڈونا اور تو ندھی یعنی رات کا اندھاپن) ۔

Borax

بورکس

CHEMICAL SYMBOL : $Na_2B_4O_7 + 10H_2O$: 382.16
SYNONYMS : Borate of Sodium : Biborrte of Soda; Sohage.
TRITURATION : 1g and higher.

بورکس میں بعض علامات نہایت ہی عجیب ہیں اور بعض وقت ان میں سے بعض یا تمام علامتیں مریض کی ایک عجیب علامت سمجھی جاتی ہیں ، اور اس کی شفا کی کامیابی یا ناکامی کا اس پر انحصار ہوتا ہے وہ عجیب علامتیں یہ ہیں یکایک دور کی آوازوں کی ذکی الحسی مثلاً اگر دور بندوق چلے تو مریض فوراً ہی چونک پڑتا ہے ۔ اور اس کے اندر کئی قسم کی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں ۔ (۲) نیچے کی طرف حرکت کو برداشت نہ کر سکنا ، مثلاً جب دایہ سوتے ہوئے بچہ کو چارپائی پر لٹاتی ہے ، یا جب اس کو ہلا کر تھپتھپاتی ہے یا زینہ سے اترتی ہے تو بچہ چیختا ہے ۔

پریشانی ، لرزہ ، ذکی الحسی ، یہ علامات بورکس میں شروع سے آخر تک ظاہر ہوا کرتی ہیں ، معمول سے شور و غل کسی خبر کے سننے سے ، گانے سے ، تحریک سے تکلیف بڑھ جاتی ہیں ، یکے بعد دیگرے ہنسنا اور رونا ۔ گر جانے کا احساس رہا کرنا ۔ بچہ کا رنگ زرد ، مٹیالا ، عضلات پلپلے ، نیند میں چیخنا ۔ نیند سے چونک کر جاگنا اور ماں کو چمٹ جانا ۔ حد سے زیادہ ذکی الحسی ۔ معمولی شئے سے چونک پڑنا ۔ بلغمی جھلیوں کی سطح پک جاتی ہے اور آنکھوں کے پپوٹوں میں یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ پلکیں اُگ کر اندر کی طرف مڑ جاتی ہیں ۔ یا ان کی نشوونما میں بہت کمی ہوتی ہے ۔ کانوں میں درد کانوں کا بہنا اور کانوں کی اندرونی نالی کا سوج جانا ۔ نتھنوں میں زخم ، ناک کی نوک

منہ آجانا ۔ اگر بچہ ماں کا دودھ پینا شروع کرے تو بچہ کا منہ پستان پر گرم معلوم ہوتا ہے ۔ پھر پستان کو چھوڑ دیتا ہے اور درد و تکلیف سے یا تو گھبراتا ہے ۔ یا قطعی طور پر دودھ نہیں پیتا ۔ دست درد کے ساتھ یا نرم زرد دست منہ آنے کے ساتھ ۔ پیشاب کرنے سے پہلے بچہ ابوجہ پیشاب کی نالی کے ورم کے چلائے ۔

سیلان الرحم صاف ، مقدار میں زیادہ ، انڈے کی سفیدی کا سا ، اور نیز معمولی گرم ۔

دودھ پلانے کے بعد درد ، دودھ پلاتے وقت درد ، پستانوں میں خالی پن کا احساس ۔ پستانوں میں خالی ہونے کی وجہ سے درد جس کو دبانے سے آرام ملے ۔ یہ علامت پستانوں کے درد کے لیے یا مستورات کی دیگر تکالیف کے لیے ایک بہت بڑی علامت ہے ۔ درد کے ساتھ حیض ، قبل از وقت حیض ، درد کی زیادتی ، سیلان الرحم حیض سے پہلے اور حیض کے بعد انڈے کی سفیدی کی طرح ، تیز سوزش پیدا کرنے والا ۔ نمک کے دانے جیسے ورم کی جھلی کے ورم کی علامات (اپنے سینہ کے اوپر کا حصہ) اور کھانسی جس کے ساتھ ایک بوسیدہ جوار کا سا بلغم جس میں الیمی جوئی بو آتی ہے ۔

بورکس کی ایک قابل غور علامت یہ ہے کہ بعد دوپہر پاخانہ سے پہلے مریض تند مزاج ، بے صبر ہوتا ہے ۔ مگر پاخانہ آنے کے بعد اس میں زندہ دلی اور خوش مزاجی آجاتی ہے ۔ دیگر دماغی علامات میں بعد دوپہر سستی ، کام کرنے کو جی نہ چاہے ، ایک کام کو چھوڑ کر دوسرے میں لگ جانا اور مکان کے ایک کمرہ کو چھوڑ کر دوسرے کمرہ میں جانا ، وغیرہ میں ۔

یہ دوا بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں پلپلے اعضاء والوں کے لیے ، مرجھائی ہوئی جلد والوں کے لیے ، مڑک لگ جانے ، یا سرد مرطوب موسم ، گاڑی میں سواری ، اپھل کھانے وغیرہ کے پیدا شدہ نتائج کے لیے مفید ہے ۔

چونکہ یہ دوا سوڈیم کی قسم میں سے ہے اس لیے اس کی علامات دوسرے نیٹرموں سے ملتی جلتی ہیں ۔ نیز بعض اوقات سوئیاں چبھنے کے سے درد اس میں نمایاں ہوتے ہیں ۔

مصنف کا تجربہ ہے کہ دوا بچوں کے چوڑ دانتوں کے لیے بہت مفید ہے ۔ مصنف ہمیشہ ۳x جلکی سے دانتوں پر دن میں کئی بار مسل دیا کرتا ہے ۔ منہ آنے میں گلیسرین ایک اونس ، بورکس ۳x چالیس ، ۴۰ گرین ملا کر کئی بار لگانا مصنف کے ہاتھوں اکسیر ثابت ہوا ہے ۔ گلیسرین کے بجائے خالص شہد بھی ملایا جا سکتا ہے ۔

جسم کے کسی حصہ کو ہاتھ سے دبانے سے ڈکار آئے ۔

مثانہ میں اینٹھن اور پیشاب میں البیومن اور کاسٹس ، پیشاب میں خون ، تھوک کی زیادتی ، متلی ، قے ، درد شکم ، یہ دوا مرگی میں بھی مفید پائی جاتی ہے ۔ رحم کے منہ اور رحم کی گردن کے ورموں اور زخموں کے لیے اندرونی اور بیرونی طور پر اکسیر دوا ہے ۔ بار بار ہونے والی چھوٹی خشک کھانسی ۔

علامات

دماغ ، نیچے کی طرف حرکت سے خوف ، پریشان کن احساس کے ساتھ جھولے میں جھولنے والی کرسی میں یا تختہ (جھولا) میں یا زینہ پر سے نیچے اترتے وقت پریشانی ۔ بعد دوپہر سستی کام کرنے کو جی نہ چاہے ۔ ایک کام کو دوسرے سے تبدیل کرنا ۔ ایک کمرہ سے دوسرے کو جانا ، کوئی خاص مطلب مدنظر نہیں ہوتا ۔ بہت پریشانی اور نیند کا غلبہ ، پریشانی

ہو گیا رہے تک بڑھا ہوا تندی، بدمزاجی، بے صبری (برائی اونیا، کیمو ملا، نکس وامیکا) غیر معمولی شور و غل سے چونک پڑتا ہے۔ عدم اعصابی بہت جلد ڈرنے بندوق چلنے کی آواز سے شدید درد خواہ وہ دوری پر ہی چلائی گئی ہو۔ بادل کی گرج سے ڈر، پاخانہ سے قبل بے حد چڑچڑا پن اور پاخانہ کے بعد زندہ دلی اور خوش مزاجی۔

سر۔ بال سر پہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور علیحدہ نہیں کیے جا سکتے۔ اور اگر ان بالوں کو کاٹ دیا جائے تو جب اگتے ہیں پھر چپک جاتے ہیں۔ دس بجے صبح تمام سر میں درد متلی کے ساتھ قے کرنے کی رغبت اور تمام جسم میں لرزہ۔ بچوں میں سر کی گرمی پہلے سر میں بھاری پن جو بعد میں جاتا رہے۔ اور سر پھٹا محسوس ہوا۔ احساس جیسے سر داہنی سے بائیں جانب اور کچھ آگے کی طرف دھکیلا گیا ہے۔ پیشانی میں دبانے والا درد سر۔ دونوں کنپٹیوں میں یا گدی میں تپکن والا درد سر۔ چاند میں پھٹن اور سوئیاں چبھنے سر میں بیرونی طور پر سردی یا موسم کی تبدیلی کا احساس۔

آنکھ۔ پلکیں آنکھ کے اندر مڑی ہوئیں جس کی وجہ سے آنکھ میں ورم ہو جاتا ہے اور آنکھ کے کنارے پھوڑے کی طرح درد کرتے ہیں (مرک) داہنی آنکھ کا ورم پلکوں کی بے قاعدگی کے ساتھ رات کو آنکھوں کا چپک جانا (الائیکومرک، پلسا ٹیلا، سلفر) صبح کے وقت آنکھوں کے سامنے ستارے لکھتے وقت صاف نہیں دکھائی دیتا۔ کاغذ پہ سفید لہریں حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں یہ لہریں دائیں سے بائیں کو اور پھر اوپر سے نیچے کو حرکت کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں بائیں آنکھ میں بار بار سوئیوں کا چبھنا

کان۔ کانوں میں گرج کی آوازیں سوئیاں چبھنے کا درد۔ بائیں کان میں سوئیاں چبھیں ہلکے شور و غل سے بے حد ذکی الحس حالانکہ زور کی آوازوں کا اثر اتنا نہ ہو۔ سننے میں دقت زیادہ تر بائیں کان میں۔ کانوں کا بہنا دونوں کانوں میں گرم ورم۔ کانوں میں گھنٹہ بجنے کی کڑکن کی، ڈھول بجنے کی یا گرج کی آوازیں زیادہ تر پائی جائیں۔

ناک۔ ناک میں خشک چھلکے جن کو نکال دینے سے پھر پیدا ہوتے ہیں۔ بائیں نتھنے کے اگلے حصہ میں پھنسی۔ ناک کی نوک پہ ورم اور پھوڑے کا سا درد۔ ناک پر سرخ اور چمکدار ورم، تپکن اور کھنچاوٹ کے احساس کے ساتھ (بیلا ڈونا) نوجوان مستورات میں ناک سرخ۔ صبح کے وقت ناک سے نکسیر چھینکنے سے سینہ کی داہنی جانب تیز سوئی چبھنے والا زکام ناک میں بے حد رینگن کے ساتھ۔ مقدار میں زیادہ سبزی مائل گاڑھی رطوبت کا ناک سے اخراج۔

چہرہ۔ چہرہ کا رنگ بیماریوں کا سا پیلا۔ یا مٹی کا سا (آرسنک، چائنا) چہرہ پر جلنے والی گرمی اور سرخی (اکونائٹ، بیلا ڈونا) چہرے پر زہر باد نیچے کی طرف حرکت کے دوران چہرے پر پریشانی ٹپکے۔ چہرے کی داہنی جانب احساس جیسے مکڑی کا جالا ہے۔ چہرے پر ورم، حدت اور سرخی رخسار کی ہڈیوں میں پھاڑنے والے درد کے ساتھ نچلے ہونٹ پر ایک مٹر کے برابر سرخ متورم جگہ جس میں چھونے پر جلنے دار پھوڑے کا سا درد ہو۔ ہونٹوں پر کیڑوں کے رینگنے کا احساس۔

منہ۔ مسوڑھوں کا پھولنا، حد سے زیادہ درد کریں۔ کھوکھلے دانت میں برسات میں مروڑنے والا درد۔ منہ آنے کے واتے۔ زبان پہ منہ میں گالوں کے اندر، منہ کی حد سے زیادہ گرمی اور خشکی کے ساتھ (ہائیڈراسٹس، ایپی کوریب، آئیوڈیم، مرک، نائٹرک ایسڈ) زبان پر سرخ درد کرنے والے آبلے (نکس وامیکا) تالو کے اگلے حصہ کی جھلی مرجھا جاتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جل گئی ہے (چباتے وقت خاص طور پر درد بچہ دودھ پیتے وقت چلاتا ہے گال کے اندر منہ آنے

کے دانے۔ دانتوں سے خون نکلنا خصوصاً چباتے وقت، پھیکا، بدمزہ، کڑوا ذائقہ (بپٹیشیا، برائی اونیا، پلسا ٹیلا، سلفر)۔ منہ بہت گرم۔

حلق۔ جس میں لیسدار سفید بلغم جو کئی بار کھنکارنے کے بعد نکلے (النیتھس، امونیم میور) تالو پہ جھریاں پڑ جائیں، بچہ دودھ پیتے وقت بار بار روئے، حلق میں جلن اور کھر کھراہٹ۔

معدہ۔ زیادہ نفخ۔ بے چینی، متلی اور بدمزاجی، کھانے کے بعد بھاری بوجھ اٹھانے کے بعد معدہ کے مقام پر درد سر درد کمر میں جاتا ہے۔ اور وہاں اس کی نوعیت سوئیاں چبھنے کی سی ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت بغیر درد کے کروٹ نہیں بدلی جاتی مگر صبح کو آرام ہوتا ہے۔ کھٹی اشیاء پینے کی خواہش۔ ہر کھانے کے بعد ریاحی نفخ تمباکو نوشی کے بعد احساس جیسے دست ہوں گے۔ ناشپاتی کھانے کے بعد خصوصاً صبح کو، یا قبل دوپہر معدہ میں دباؤ جو چلنے پر جاتا رہے۔ کھانے کے بعد اور نوزائیدہ بچوں میں دودھ پینے کے بعد) ہچکی، متلی، صبح کے وقت، جاگنے کے فوراً بعد قے کدورت کے ساتھ، پانی پینے کے بعد آنوں کی مادہ کی قے، معدہ کی خرابی جو رحم کی خرابی سے ملحقہ ہو

شکم۔ ہر دفعہ کھانے کے بعد ریاحی نفخ (کاربو ویج، چائنا) شکم میں نوچن دستوں کے ساتھ درد جیسے دستوں سے پہلے ہوتا ہے۔ شکم میں بائیں جانب پسلیوں کے نیچے تیز چلتے وقت کشش جیسے کسی چیز کے سخت، تیز اور جلنے والے ٹکڑے وہاں رکھے ہیں۔ گلٹی میں سوئیاں چبھنے اور دبانے والے درد۔

پاخانہ اور مبرز۔ نرم، ہلکے، زرد (ایتھوزا، جیلیڈونیم) آنوں کے دست بہت کمزوری کے ساتھ بچوں کے برز کے سوت جن سے پہلے بچے روئیں (کالوسنتھ) صبح کے وقت بغیر درد کے دست (پوڈوفائلم، سلفر) بار بار پاخانہ۔ منہ آنے کے ساتھ آنوں کے دست۔ بچوں میں پہلے لیٹے کے سے اور متعفن دست۔

مثانہ۔ پیشاب کرنے کی شدید حاجت (اکونائٹ) رات کو کئی بار پیشاب کے لیے اٹھنا پڑے۔ (ابرا) پیشاب کی حاجت مگر پیشاب کا ایک قطرہ بھی نہ آئے (اکونائٹ، کینتھرس) پیشاب کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن (کینتھرس) بچوں میں گرم پیشاب (اکونائٹ، کینتھرس) پیشاب کی بو تیز (نائٹرک ایسڈ) بچے ہر دس، پندرہ منٹ کے بعد پیشاب کریں اور ہر بار پیشاب کے پہلے چیخیں اور چلائیں۔

آلات تناسل مردانہ۔ جماع سے نفرت۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض بہت جلد اور مقدار میں زیادہ (امونیا کارب، نکس، آرسنک، کلکیریا کارب) متلی اور درد شکم کے ساتھ۔ سیلان الرحم انڈے کی سفیدی کی طرح (امونیا میور، بوورسٹا، کلکیریا فاس، نزیرم) اس احساس کے ساتھ جیسے گرم پانی بہ رہا ہے۔ سیلان الرحم سفید گاڑھا الیبی کی طرح دو حیضوں کے درمیان چودہ دن بعد جیسے پہلے حیض کے وقت حلقوں میں سوئیاں چبھنے اور بچاڑنے کا سا درد، بائیں پستان میں کاٹنے کا سا اور بعض دفعہ سوئیاں چبھنے کا سا درد اور جب بچہ دودھ پی چکے تو ہاتھ سے پستانوں کو دبانا پڑتا ہے۔ کیونکہ پستان خالی معلوم ہوتے ہیں دودھ پلاتے وقت جس پستان سے دودھ پلایا جا رہا ہو اس کے مخالف دوسرے میں درد۔ درد جیسے حیض جن میں جھلی کے ٹکڑے خارج ہوں۔ بانجھ پن، حمل، ہیجان کے ساتھ تناؤ کا احساس، تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا دو حیضوں کے درمیان۔

درد زہ۔ کے دوروں کے ساتھ شدید ڈکار اور بار بار ڈکاریں۔ دودھ بہت گاڑھا اور بد ذائقہ۔

آلات تنفس۔ شدید کھانسی، تھوڑے بلغم کے ساتھ۔ بلغم میں بسی ہوئی چیز کی سی بو اور ذائقہ۔ خشک کھانسی بوڑھے آدمیوں کی طرح ہر صبح کے وقت اٹھنے پر اور شام کو لیٹنے پر زیادہ۔ کھانسی سفید خون آمیز بلغم کے ساتھ۔

ہر چند منٹ کے بعد تیز گہری سانس لینے کی مجبوری جس کے بعد سینہ کے داہنی جانب سوئیوں کا سا درد ہوتا ہے بعد میں درد کم ہو جاتا ہے۔ اور ٹھنڈی سانس آتی ہے۔ سینہ میں ہر کھانسی کے ساتھ اور گہری سانس لینے سے درد سوئیاں چبھنے کا سا (برائی اونیا، کالی کارب)۔ جمائی لینے سے کھانسنے سے یا گہری سانس لینے سے سوئیاں چبھنے کا سا درد (برائی اونیا)۔ سینہ میں درد جس کو دبانے سے، ٹھنڈے پانی سے، دھونے سے آرام ہو۔ اور شراب سے بڑھ جائے پھیپھڑوں کی جھلی کے عضلات میں درد زیادہ تر سینہ کے داہنی طرف کے اوپری حصہ میں۔ لیٹ جانے پر تنفس میں رکاوٹ جس کی وجہ سے مریض اٹھنے پر مجبور ہو جائے اور سانس کے لیے کوشش اس کشمکش سے سینہ کے داہنی جانب درد پیدا ہو جائے حنجرہ میں گھٹن جو سینہ کو جائے۔ اور جس سے کھانسی پیدا ہو۔ زینہ چڑھنے پر سانس پھول جائے جس کی وجہ سے مریض بول نہ سکے بعد میں جب مریض بولے تو سینہ کے داہنی جانب سوئی چبھے۔ کھانسی کے ہر دورے کے ساتھ سینہ میں داہنی جانب پستان کے مقام پر سوئیاں چبھیں۔ سینہ میں داہنی جانب پسلیوں کے درمیان سوئیاں چبھیں جن کی وجہ سے مریض اس کروٹ نہ سو سکے۔

مخصوص خواص۔ پیروں کے تلووں میں سوئیاں چبھنا۔ بچہ کا رنگ زرد تقریباً مٹی کی طرح ہو جائے عضلات ڈھیلے پڑ جائیں۔ پستانوں کو منہ میں لگانے سے بچنے یا نیند کی حالت میں بچہ چلائے۔ منہ آنا۔

قلب اور نبض۔ دوران خون بے قاعدہ جس کی وجہ سے چہرہ، انگلیوں کی نوکیں اور پاؤں نیلگوں ہوں احساس جیسے قلب داہنی جانب میں ہے اور بھینچا جا رہا ہے۔ نبض کسی قدر تیز۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن کی پشت میں ہلکے کھینچنے والے درد۔ جو بائیں کندھے کو اور پھر بائیں کندھے کی ہڈی میں جائیں جب شام کے وقت کھلی ہوا میں چل رہا ہو۔ چلتے وقت پیٹھ میں درد۔ اور پیٹھی ہوئی یا جھکی ہوئی حالت میں درد جیسے بوجھ سے ہو۔

ہاتھ اور پیر۔ کندھوں میں اور ان کے درمیان کھینچن اور پھاڑنے والا درد جس کی وجہ سے مریض ٹھیک نہ سکے داہنی کلائی میں ٹپکن اور ٹوٹنے کا احساس تمام دن اور رات انگوٹھے کی نوک میں ٹپکن والا درد جس کی وجہ سے رات کو کئی بار نیند اچاٹ ہو جائے بہت زیادہ ناچنے کے بعد بائیں ٹانگ اور پیروں پر زہر باد کا سا ورم۔ چلتے وقت ایڑی میں درد۔ کمر سے میں سوئیاں چبھیں۔

جلد۔ معمولی چوٹ بھی پک جائے (کیمو ملا، ہیپر سلفر، گریفائٹس، سلیشیا، سلفر) چہرہ اور ہاتھوں کی جلد پر کڑی کے جالے کا احساس، انگلیوں کی پشت پر اور انگلیوں کے جوڑوں میں شدید خارش، بری طرح سے کھجلانا پڑتا ہے رخساروں پر سرخ کھجل کے دانے۔ سردی میں انگلیوں پر سرخی اور جلنے والی گرمی (ڈائبر کیمی) چہرے پر زہر باد۔ نلے کے دانے پیدا ہونے زخم اور گھاؤ پھر کھل جائیں اور پک جائیں۔ بائیں بغل میں زخم۔

نیند۔ معمول سے زیادہ نیند، بار بار جاگنا۔ غیر معمولی طور پر بہت سویرے جاگنا۔ تین بجے صبح نیند کا اچاٹ ہو جانا اندرونی گھنٹے تمام جسم میں خصوصاً سر میں گرمی کی وجہ سے نیند کا نہ آنا، راتوں میں پسینہ کے ساتھ، بچہ کا نیند میں چیخنا جیسے

خواب سے ڈر گیا ہو۔ شہوانی خواب، مراضیہ جماع کے خواب دیکھے۔

بخار۔ بہاڑا خصوصاً نیند کے دوران، جاڑا بعد دوپہر اور شام کے وقت۔ جاڑا اور بخار کے ایک بعد دیگرے کپڑے اتارنے سے جاڑا۔ صبح اور شام بخار کے دورے۔ چھوٹے بچوں کے سر، منہ اور ہتھیلیاں گرم۔ پسینہ کی کمی اور زیادتی۔ علامات گرم موسم میں تیس کے بعد زیادہ ہو جاتی ہیں نیز نیچے کی طرف حرکت سے شور سے اور تمباکو پینے سے بڑھتی ہیں۔ دبانے سے، شام کو اور سرد موسم میں کم ہو جاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک۔

نوٹ:۔ جلدی تکالیف میں اس کو کئی ہفتہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ بورکس کا ایک مٹر کے برابر ٹکڑا اگر منہ میں رکھ کر چوس لیا جائے تو جادو کی طرح بیٹھی ہوئی آواز کو ٹھیک کر دیتا ہے جہاں آواز سردی کی وجہ سے بیٹھ گئی ہو وہاں یہ اور بھی زیادہ اچھی طرح کام کرتا ہے۔

تعلق مقابلہ کرو۔

کلکیریا، تھس، برائی اونیا، مرک، پلس، رسٹاکس، ایلم سیپا، سلیشیا، سلفر، آرس، بیلاڈونا، گریفائٹس، مگنیشیا کال امرام، فاسفورس،

اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ کیمو ملا اور کافیا سے۔

مقابلہ کرو۔

اونیا کارب، گنیشیا، میوروا، تھسابند، کلکیریا، گہری سانس لینے کی خواہش، کالی بائکرام (ریشہ دار بلغم)۔ اور ایل پس بیکسے بعد دیگرے ہنستا اور روتا، سارسا پریلا، لائیکو پوڈیم، بنزوک ایسڈ۔ پیشاب میں تیز بو۔ پیشاب سے پہلے چلانا، لیکن ان تینوں دواؤں میں پتھری موجود ہوتی ہے، مگر بورکس میں بلغمی جھلی کا ورم ہوتا ہے۔

ارم ٹرائفلم (ریکا ہوا منہ)، بیلاڈونا (گرم سیلان ارحم)، سیپیا (جوڑوں کے گرد چھوٹے چھوٹے زخم)۔ برٹیا کارب (کڑی کے جالے کا احساس)، نیٹرم سلف (پاخانہ کے بعد خوش مزاجی) ایسیٹک ایسڈ، سرکہ، اور شراب کو اس دوا کے ساتھ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

Boracicum Acidum

بوریسیکم ایسیڈم

CHEMICAL SYMBOL : $H_2 BO_3$ 6202
SYNONYMS : Acid Boric.
TRITURATION : 1x and higher.

(بورک ایسڈ)

بورک ایسڈ کی آزمائش میں مفصلہ ذیل علامات حاصل کی گئی ہیں۔ درد سر، چکر۔ کانوں میں آوازیں۔ کمزوری تھوک (ٹھنڈا) بہنا، لیسدار سبز رطوبت کی قے نہ رکنے والی قے۔ ہچکی۔ لیٹی کے سے پاخانے۔ پیشاب کی نالی میں درد یا پیشاب کی مقدار کا بڑھ جانا، اور پیشاب کی یکایک حاجت۔ پیشاب میں البیومن چہرہ جسم اور ٹانگوں اور

رانوں پر خارش کے واسطے۔ تمام جسم پر ٹھنڈک، شرمگاہ پر اس قدر ٹھنڈک جیسے وہاں برف بھری ہے۔
ڈاکٹر کوپر کا تجربہ ہے۔ کہ بورک ایسڈ ہوموسن یاس کے گرمی کے دوروں کو بہت جلد ٹھیک کر دیتا ہے۔
ڈرمیٹیمی میں یہ دوا مرہم پٹی میں کام آتی ہے۔ اور کاربالک ایسڈ سے کم نقصان دہ یا کم تحریک پیدا کرنے والی ہے۔ زخم اس کے لوشن سے دھوئے جاتے ہیں۔ اور نیز زخموں کو مندمل کرنے کے واسطے ان پر چھڑکا جاتا ہے۔ آنکھوں پر گرہانجیوں اور بسری کے لیے اس کا لوشن بہت مفید بتلایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ذات الریہ مزمن کھانسی میں نیز مثجرے کے ورم میں جب بلغم بہت لیسدار ہو۔ اور درد بھی موجود ہو بورک ایسڈ ۵ گرین خوراک دن میں چھ بار لینے سے بہت فائدہ ہو جاتا ہے۔ مثانہ کے پرانے ورم میں بورک ایسڈ کے لوشن کی پچکاری بہت مفید ہے۔ نیز اس پچکاری کے ساتھ بورک ایسڈ کا ایک چھوٹا چمچہ گرم دودھ میں ڈال کر پینا چاہیئے۔ آشوب چشم میں ۵ گرین بورک ایسڈ ایک اونس گرم پانی میں ڈال کر آنکھوں کو دھونا مفید ہوتا ہے۔ پیشاب میں درد، پیشاب کی بار بار خواہش کے ساتھ ذیابیطس، زبان خشک، اسہال اور بھوک بند ہوگئی۔

علامات

دماغ ۔ پست ہمتی۔ باری باری سے سسکیاں لینا اور رونا۔ لاپرواہی۔
سر ۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے دردسر، چکر۔ کانوں میں آوازیں۔
آنکھ ۔ آنکھوں پر استسقائی ورم۔ ورم کی وجہ سے آنکھوں کا بند ہو جانا۔ روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا۔
معدہ ۔ متلی اور بھاری پن جس کو کھلی ہوا میں چلنے سے آرام ہو۔ لیسدار اور کھاری کا سا بلغم، سبز رطوبت کی قے۔
مثانہ ۔ پیشاب کی نالیوں میں درد۔ بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب کی مقدار بڑھی ہوئی۔ پیشاب کی یکایک حاجت پیشاب میں البیومن۔ پیشاب میں درد۔
آلات تناسل زنانہ ۔ سن یاس میں تمتماہٹ کے دورے دلیکس۔ ایل نانٹریٹ ا۔ شرمگاہ میں برف کے بھرے ہونے کا احساس۔
مخصوص خواص ۔ مردنی۔ ہاتھوں اور پاؤں میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔ بعد میں چہرہ پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس۔
جلد ۔ بازوؤں اور آلات صدر میں کھجلی۔ آنکھوں کے گرد ورم۔ جلد میں سوزش۔
بخار ۔ جسم پر ٹھنڈک۔ حرارت درجہ حرارت سے کم۔
کمی اور زیادتی ۔ علامات کھلی ہوا میں چلنے سے کم ہو جاتی ہیں۔
طاقت ۔ مقابلہ کرو۔
بوریکس، کاربالک ایسڈ، کالی بائکرام (لیسدار بلغم)

Boletus Satanus

بولیٹس سٹاناس

NATURAL ORDER : Fungi.
PARTS USED : Fungus.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

یہ اپنے دوسرے دو بولیٹس کی طرح ہاضمہ میں خرابی پیدا کرتی ہے۔ اور اس کی علامات بھی اس سے ملتی جلتی ہیں۔ یہ بعض وقت دستوں اور ہیضہ کے واسطے بہت مفید دوا ثابت ہوئی ہے۔

علامات

دماغ ۔ خوف اور بے چینی۔
آنکھ ۔ آنکھوں کے سامنے تارے یکے بعد دیگرے بینائی کی رکاوٹ کے ساتھ۔
منہ اور حلق ۔ منہ اور حلق میں تکلیف دہ خشکی۔ حلق میں شدید جلن اور چھیلن۔
معدہ ۔ نہ بجھنے والی پیاس۔ یکایک قے کی خواہش۔ معدہ میں شدت کے درد۔ قے کے دوروں کے درمیان متلی نہ رہے۔
شکم ۔ شکم کھنچا ہوا اور شکم میں شدید درد۔ شکم میں شدید ابھار۔
پاخانہ ۔ دست خون کے۔ ان میں جھلیوں کے ٹکڑے خارج ہوں۔ پانی کے دست۔
مخصوص خواص ۔ تمام اعضاء میں یکایک ایسا احساس جیسے سکتہ ہونے والا ہو۔ چہرہ اور اعضاء میں درد اور اینٹھن۔ قے کرتے وقت کمزوری۔ اعضاء میں ٹھنڈاپن۔ جسم پر ٹھنڈا پسینہ۔
طاقت ۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک۔

Boletus-Laricis

بولیٹس لیری سس

NATURAL ORDER : Fungi.
SYNONYMS : Boletus Purgans.
PARTS USED : Fungus.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

ہر روز آنے والے نوبتی بخار۔ ہلکا پسینہ مگر پسینہ سے آرام نہ ہو۔ تپ دق میں رات کو پسینہ اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں۔ اس دوا کے درد سر کو حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اعضاء ہضم کی تکالیف۔

علامات

دماغ ۔ بہت غمگین اور اداسی۔ معمولی سی بات سے چڑ جانا۔ لاپرواہی۔

سَر۔ سر کا ہلکا اور کھوکھلا محسوس ہونا۔ پیشانی میں کھوے درد کے ساتھ۔ زبان پر گاڑھا زرد میل۔ زبان پر دانتوں کے نشان مسلسل سکی ہر روز صبح پپوٹوں کا چپک جانا۔ ڈھیلوں میں درد کے ساتھ۔ دانتوں اور مسوڑھے میں پھوڑے کا سا درد۔

شکم۔ معدہ میں ہر چند منٹ کے بعد شدید کاٹنے والا درد۔ ناف کے مقام پر درد اور رات کے وقت شکم میں گڑگڑاہٹ جگر نیز بھاری پن اور کھنچاؤ خصوصاً جگر کے داہنی طرف پتہ کے قریب تیز کاٹنے والا درد۔ نم معدہ میں بے حد کمزوری کا احساس متلی اور قے۔ معدے کے نیچے شدید درد کرنے والی پریشانی جس کی وجہ سے غشی کی حد تک کمزوری پیدا ہو صبح سے قبل درد۔ پتہ کے مقام میں سوزش و پریشانی۔ معدے میں شدید درد اور تمام جگر میں خصوصاً داہنی جانب شدید درد کے ساتھ۔

پاخانہ اور پیشاب۔ پاخانہ کے بعد متواتر لگاتا سیاہ، خشک، سخت۔ اور آؤں ملا پاخانہ۔ تیز بخار کے ساتھ، پاخانہ صفرا، آؤں اور خون ملا۔ پاخانے پتلے، زرد لیس کے سے جن کے ساتھ کوئی چیز تیل کی طرح قطروں میں موجود ہو، آؤں۔ پاخانے کے بعد جگر اور ناف کے مقام میں درد۔

مخصوص خواص۔ آدھی رات کے بعد سخت پریشانی۔ پاخانہ کے بعد کمزوری۔ تمام جوڑوں میں درد۔

بخار۔ ریڑھ پر سردی بار بار گرمی کے دوروں کے ساتھ۔ جب جاڑا لگتا ہے تو جمائیاں لینا اور انگڑائیاں لینا۔ کندھوں اور جوڑوں میں شدید درد۔ رات کو تپ دق کے جاڑے اور بخار کے ساتھ پسینہ کی زیادتی۔ چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا پیشانی کے شدید درد سر کے ساتھ۔

جلد۔ گرم و خشک خصوصاً ہاتھ کی ہتھیلیوں پر۔ کندھوں کے درمیان اور کلائیوں پر خارش زیادہ۔

طاقت۔ نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

اگریسین Agaricin (تپ دق یا دوسرے قسم کی کمزور کرنے والے رات کے پسینے۔ ایک سے دو یا چار گرین تک فی خوراک)

Boletus Luridus

بولیٹس لیوریڈس

NATURAL ORDER : Fungi
SYNONYMS : Boletus Nigre scons.

اس دوا میں ہذیان۔ کھنچا ہوا چہرہ۔ ہونٹوں اور چہرے کا رنگ بنفشئی نیلگوں۔ شدید پیاس۔ معدہ میں شدید درد۔ چمکدار ستاروں کا دیکھنا۔ جوڑ بندوں میں تشنج اور ٹھنڈا پسینہ وغیرہ علامات پائی گئی ہیں۔ یہ سب علامات اس دوا کے زہر چڑھنے سے مشاہدہ ہوئی ہیں۔ آج تک اس کی آزمائش نہیں کی گئی۔ مگر جب اس قسم کی علامات پائی جاتی ہیں۔ تو یہ دوا کبھی کبھی استعمال ہوتی ہے۔

طاقت: نمبر ۲ سے نمبر ۶ تک۔

Bovista

بووسٹا

NATURAL ORDER : Fungi.
SYNONYMS : Puff B ll.
PARTS USED : The ripe fungus.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

بووسٹا میں جسم پر نفخ ہوتا ہے۔ مریض کو ہر ایک اعضاء کے بڑھے ہونے کا احساس ہوتا ہے نیز پیٹ میں ریاح کا اپھار ہوتا ہے۔ اور یہی ہر سہ باتیں بووسٹا میں شروع سے آخیر تک کم و بیش پائی جاتی ہیں۔

یہ مستورات کے واسطے کام کی دوا ہے۔ حیض صرف رات کو ہوتے ہیں یعنی حیض کا خون صرف رات کو جاری رہتا ہے۔ ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی وقفہ میں مستورات کو خون شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون بھی زیادہ تر رات ہی کو جاری رہتا ہے۔ اس دوا سے اکثر خصیۃ الرحم کے گومڑوں نیز مسوں اور گلٹوں کو بھی فائدہ پہنچا ہے جن میں درد گول گھٹنے کے سے ہوا کرتے تھے۔

اس دوا میں منہ کے کنارے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ منہ میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اور منہ میں ایک خاص قسم کی اسپنج کی سی پھولاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ بول چال میں لکنت ہوتی ہے۔ مریض لکھتے اور بولتے وقت الفاظ کا غلط استعمال کرتا ہے۔

تمام عروق شعریہ ڈھیلی اور پتلی پڑ جاتی ہیں۔ اس لیے مریض کے جسمانی مخارج سے خون بہتا ہے۔ اس کی طبیعت ہی میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ تاوقتیکہ اس کا مکمل علاج نہ کیا جائے۔ مثلاً حیض کی بے قاعدگی حیض کے وقت کے بعد بھی خون کا جاری ہونا یا جاری رہنا پرانی چوٹوں سے خون کا سیلان وغیرہ۔

پہلے ذکر ہوا ہے کہ اس دوا سے جسم میں پھلاوٹ سی آ جاتی ہے۔ اگر مریض قینچی سے کوئی چیز کترتا ہے تو انگوٹھے اور انگلی میں جہاں قینچی کے چھلے ہوتے ہیں گڑھے پڑ جایا کرتے ہیں۔ نیز دل بھی بڑا محسوس ہوتا ہے۔

کالوسنتھ کی طرح اس کے پیٹ کے درد کو آگے کی طرف جھکنے یا دوہرا ہو جانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مگر بووسٹا کے درد کو کھانے سے بھی آرام ہوتا ہے جس کے درد شکم کے ساتھ پیشاب سرخ ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سرکار نے اس دوا کے ۲۰۰ سے ایک مریض کو شفا دی ہے۔ جس کا درد شکم ناف کے نچلے حصہ سے شروع ہو کر معدہ کی طرف ہوا کرتا تھا۔ درد مروڑنے والا اور تڑپتا تھا۔ مریض کو کچھ قبض بھی رہتا تھا۔ اس کو جھکنے سے کھانے سے آرام ہوتا تھا اور پیشاب کم اور رنگ میں سرخ تھا۔

وہی کے سرے پر خارش یہ اس دوا کی ایک اور مخصوص علامت ہے۔ ڈاکٹر گرنسی لکھتے ہیں، ہم کو فوراً بووسٹا کا خیال کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کسی ایسے آدمی کو دیکھیں۔ جس کے جسم پر ادھر ادھر کھجلی کے دانے موجود ہوں یا تمام جسم پر دانے ہوں۔ چاہے یہ دانے تر ہوں یا خشک۔ ڈاکٹر ڈسٹمن نے درد سر کے واسطے جب ایک مریض کو بووسٹا دیا تو اس کے ہاتھوں اور پیروں پر کھجلی کے دانے نکل آئے۔ انھوں نے ایک مریض کے سرخ کھرنڈ والے کھجلی کے دانے جو اٹھارہ سال سے اس کی رانوں اور گھٹنوں پر موجود تھے اور جو چند ہفتوں کے واسطے غائب ہو جاتے تھے۔ جو گرمی میں پھر

چاندر پور ناشی، کو پھر ظاہر ہو آتے رہتے، اس دوا سے ٹھیک کئے۔ ورم پھوڑے کے کبھی کبھی دورے خصوصاً جب ہاتھوں سے کام کیا جائے۔ کھجلی اور سوزش سے نیند کا اچاٹ ہو جانا، نیند سے جاگنے پر درد سر۔ پیشاب کر چکنے کے بعد پیشاب کی زورآ حاجت اور ترجانوں کے اوپر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔

جوڑوں کی حد سے زیادہ کمزوری چھوتے سے تکلیف یہاں تک کہ کپڑوں کا برداشت نہ ہونا ہوا کے جھونکے کو برداشت نہ کر سکنا نیز سردی کا نمایاں احساس۔

یہ دوا جلد پر، نظام جسمانی میں دوران خون پر زیادہ اثر کرتی ہے۔ اور یہ دوا جلدی تکالیف کے مریضوں۔ مستورات اور لکنت کرنے والے بچوں کے لیے بہت مفید ہے۔

خارش اور جلن سے نیز پریشان کن اور ڈراؤنے خوابوں سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اعصابی ورم پر جب کن ہوئے۔ اور سرسراہٹ کا احساس ہوتے ہوئے حد حسی اور تھکاوٹ۔ رحم سے سیلان خون جس کی زیادتی رات کے وقت یا صبح سویرے ہو حیض سے قبل یا حیض کے دوران دست۔ لیکوریا انڈے کی سفیدی کا سا، اور تیز سوزش پیدا کرنے والا، حیض سے قبل یا حیض کے کچھ دنوں کے بعد، نکسیر خصوصاً صبح کے وقت۔ لکڑی کے کوئلہ کے دھوئیں سے پیدا شدہ اثرات میں بعض اوقات کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔

علامات

دماغ۔ ذکی الحس۔ ہر بات پر بگڑنا۔ پڑھتے وقت لکنت۔ جسم یا اعضاء کے بڑے ہونے کا احساس (ارجنٹم نائٹریکم) بھدا پن، ہر چیز کا ہاتھوں سے گر جانا۔ لکھتے وقت یا بولتے وقت الفاظ کو غلط استعمال کرے۔ جب اکیلا ہو تو غمگین اور پست ہمت۔ بدمزاج۔ تمام چیزوں سے نفرت۔

سر۔ اٹھنے پر چکر اور سر میں پاگل پن کا احساس۔ چکر۔ گر جانا۔ صبح کے وقت لمحہ بھر کے لیے بے ہوشی۔ اس امر کا احساس کہ سر بڑا ہے۔ (ارجنٹم نائٹریکم، اسی سی نوگا، گلونائن، نزنجیرا)۔ درد سر بہت گہرے۔ کھوپڑی میں شدید خارش خصوصاً جب گرم ہو جائے۔ پیشانی پر یہاں تک کھجلانا کہ کچی ہوئی معلوم ہو اور کھجلانے سے آرام نہ ملے احساس جیسے سر بڑا ہو رہا ہے۔ خصوصاً گدی۔ پھیلنے والے درد سر جن کی زیادتی صبح سویرے لیٹ جانے پر اور کھلی ہوا میں ہو۔ دماغ میں کرنے پیٹے جانے کا درد۔ رات کے وقت درد سر جس کی زیادتی اٹھ کر بیٹھنے سے ہو صبح کے وقت داہنی جانب کا درد سر شام بائیں جانب کا۔ بالوں کا گرنا۔

آنکھ۔ پپوٹوں پر ورم رات کو ان کا چپک جانا۔ نظر ایک جگہ پر جمی ہوئی۔ عصب باصرہ کے فالج کی وجہ سے داہنی آنکھ کا اندھا پن۔ اشیاء بہت نزدیک دکھائی دیں۔

کان۔ صاف سنائی نہ دے اس لیے باتوں کو غلط سمجھے۔ کانوں میں خارش جس کو کانوں میں انگلی ڈال کر ہلانے سے سکون ہو۔ کانوں سے متعفن مواد کا اخراج۔ داہنے کان میں ڈنیل نکلتے وقت درد کے ساتھ۔ کانوں کے اوپر موٹے کھرنڈ جن سے رطوبت بہے۔

ناک۔ صبح کے وقت کمپیرا لائٹ۔ بیلاڈونا۔ بے سیلس، چھینکنے سے یا ناک چھنکنے سے خون کے قطرے

گریں۔ ناک میں کھجلی کے دانے۔ ناک کی رطوبت تار دار نتھنوں میں کھرنڈ۔ ناک بند ہو جائے جس کی وجہ سے سانس نہ لے سکے، ایسے ملازم کام کرکے ساتھ، ناک چھنکنے پر خون کے قطرے۔

چہرہ۔ صبح اٹھنے پر چہرہ بہت پیلا، ہونٹوں کے کناروں پر دانے۔ یکے بعد دیگرے سرخ اور پیلا، رخسار گرم اور ایسا محسوس ہو جیسے وہ پھٹ جائیں گے۔ دمہ کے دورے سے پہلے چہرے کے عضلات میں تشنجی حرکات درد دانت کے بعد رخسار پر زرد ورم۔ ہونٹ پھٹے ہوئے اور ان پر چھوٹے چھوٹے آبلے ہونٹوں پر سوئیاں سی چبھیں۔ چہرے پر کیل جن کی زیادتی موسم گرما میں خصوصاً چہرے کی خوبصورتی کو بگاڑنے والی اشیاء کی کثرت استعمال سے۔

منہ و زبان میں کانٹے دار درد جیسے چاقو سے کاٹی جائے۔ بچوں کا مسوڑھوں سے خون کا اخراج، کاربو ایٹمل، نائٹرک ایسڈ)۔ بوسیدہ دانت میں شدید کھینچنے والا درد جو ہوا میں اور گرمی میں کم ہو۔ مگر شام کو زیادہ ہو جائے۔ تھوک کی زیادتی۔ بول چال میں لکنت۔ درد کے دورے سے قبل زبان میں چاقو سے کٹنے کا سا درد۔ منہ میں تپ چڑھنے کا احساس، منہ میں بدبو۔

حلق۔ حلق میں جلن۔ حلق میں پھوڑے کا سا درد اور ورم۔ غذا کی نالی میں جلن اور خراش کے ساتھ سینہ جکڑنے پر حلق میں بے حد خشکی۔ حلق میں سوئیاں چبھیں۔

معدہ۔ خالی ڈکار، صبح کے وقت متلی کچھ پانی کی قے کے ساتھ۔ مگر ناشتہ کے بعد کچھ بہتر ہو۔ معدے میں برف کے گرنے کا احساس، بھوک یہاں تک کہ کھانا کھانے کے بعد بھی۔ ٹھنڈے پانی کی خواہش۔ ذرا سی شراب سے نفخ ہو جائے قبل دوپہر تمام وقت متلی اور لرزہ بار بار خالی ڈکار۔ تمام معدہ میں بھراؤ اور تناؤ۔

شکم۔ کھانے کے بعد ناف کے مقام پر درد۔ جیسے چاقو سے کٹ رہا ہو۔ درد شکم جس کو کھانے سے آرام ہو۔ درد شدید قسم کا مروڑنے والا جس سے مریض کو دوہرا ہونا پڑتا ہے اس درد کو کھانے سے آرام ہو بعض وقت اس درد کی حالت میں سرخ پیشاب آئے۔ درد میں آرام کرنے سے تکلیف بڑھے۔ شدید درد ٹھنڈک کے احساس کے ساتھ یہاں تک کہ مریض کو لرزہ ہو اور دانت بجیں خصوصاً پاخانہ جانے کے بعد، بار بار بدبودار ہوا کا اخراج شکم کے درد کو کسے ہوئے کپڑے برداشت نہ ہو سکیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ پہلے پاخانہ سخت اور شکل نہ ہے مگر بعد میں پتلا پانی کا سا۔ بوڑھے آدمیوں کے پرانے دست حیض سے پہلے اور دوران حیض دست۔ دست جس کی زیادتی رات کو اور سویرے ہو۔ پاخانہ پہلے سخت اور تکلیف سے پھر نیلا اور پانی کا سا، پیٹ میں بے حد درد کے ساتھ۔ مبرز کی خارش جیسے کیڑوں سے ہو۔ سیون سے تیر لگنے کے سے درد مبرز کو جائیں۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی کی زیادتی اکثر منی کا گر جانا۔ جماع کے بعد لڑکھڑانا، پریشانی اور سرکا کن ہو جانا بعض مخصوص پر سخت درد کرنے والی گلٹی۔ آلات تناسل میں جلن والا درد۔ قریب جماع کے بعد چکر اور سر میں پراگندگی۔

آلات تناسل زنانہ۔ اکثر حیض سے پہلے اور حیض کے دوران دست۔ حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں زیادہ (اورسنک، کلکیریا کارب، نکس وامیکا)۔ حیض کا خون زیادہ حرارت کو جاری ہو رگمنیشیا کارب)۔ حیض میں خواہش نفسانی کا احساس۔ کمر میں بوجھ۔ حیض کے بعد اور اگلے حیض کے قبل کے درمیانی وقفہ میں پھر خون کا اجراء (امبرا گریسا، کارب)۔

حیض کے چند یوم قبل یا چند یوم بعد سیلان الرحم انڈے کی سفیدی کی طرح (امونیم میور، بورکس، کلکیریا فاس) الرحم
چلتے وقت زیادتی۔ رات کے وقت زیادتی۔ سیلان الرحم سبز اور تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ سکر کے گرد کپڑوں کو برداشت
نہ کرسکنا (بیکیسس) حیض کے دوران چھوڑے کا سا درد حیض صرف دن کے وقت آدھی رات کے بعد
شرمگاہ میں نیچے دبانے والا درد اندر کمر میں بوجھ۔

مثانہ۔ پیشاب کی باربار خواہش۔ پیشاب کر چکنے کے بعد ہی فوراً پھر پیشاب کی حاجت پیشاب کرنے پر
پیشاب کی نالی میں زخم کا سا درد۔ پیشاب کی نالی میں سخت کانٹھیں۔

آلات تنفس۔ ہنسی اور چلانے کے دورے دمہ کے ساتھ صبح کے وقت آواز کا بیٹھنا جیسے زکام سے ہو۔
حلق میں چھیلن اور تیز درد لیسدار بلغم کے اجتماع کے ساتھ۔ کھانسی اس قدر لیسدار بلغم کے ساتھ کہ بلغم بہت مشکل
سے نکلے خشک کھانسی جو حلق اور سینہ میں سرسراہٹ سے پیدا ہو۔ سینہ کے نچلے حصہ میں سوئیاں چبھیں شام
کے وقت تر اور صبح کے وقت خشک کھانسی جو حلق اور سینہ میں سرسراہٹ سے پیدا ہو۔ سینہ کے نچلے حصے میں سوئیاں
چبھیں۔ شام کے وقت تر اور صبح کے وقت خشک کھانسی۔ ہاتھوں کی ہر حرکت کے بعد تنفس میں دقت۔
حنجرہ میں چھیلن کا احساس گاڑھے لیسدار بلغم کے ساتھ۔

سینہ۔ سینہ میں جکڑن اور تنگی ہر چیز تنگ معلوم ہو۔ سینہ میں سوئیاں چبھنا۔

گردن اور پیٹھ۔ بغلوں میں پیاز کی سی تیز بو کا پسینہ۔ کمر میں درد۔ جھکنے کے بعد بھاری پن دمچی کے سرے
پر خارش۔

ہاتھ اور پیر۔ تمام جوڑوں کی کمزوری۔ ہاتھوں سے ہر چیز کا گرا دینا۔ ہاتھوں اور پیر کی تھکاوٹ ہاتھوں
کی پشت پر اور کرتہ ہاتھوں پیروں میں خارش۔ ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد جوڑوں میں استسقائی ورم۔ بغلوں میں پسینہ
جس سے پیاز کی سی بو آئے۔ ٹانگوں اور پیروں میں خارش۔ جوڑ توڑ کے جوڑوں میں پھوڑے کا سا درد ٹانگیں
سو جائیں اور مریض ان کے سہارے کھڑا نہ ہو سکے۔ پنڈلیوں کے عضلات چھوٹے محسوس ہوں اور صبح کے وقت ان
میں اینٹھن ہو دائیں پاؤں میں استسقائی ورم ہو جانے کے کئی سال بعد انگلیوں پر ابھری۔

عضلاتی خواص۔ دھڑکن۔ جوڑوں میں کمزوری۔ ہاتھوں اور پیروں میں تھکاوٹ۔ سکر کے گرد کپڑے کا
برداشت نہ ہو سکنا۔ چیزوں کا ہاتھ سے گرا دینا۔ جیسے کمزوری کی وجہ سے ہو۔ انگلیوں پر تشنج وغیرہ سے
کام کرنے سے گر پڑے۔ دمچی کے سرے پر خارش۔ کھجلی کر کھجلانا پڑتا ہے یہاں تک کہ ماؤف مقام چھوڑ کے
کا سا درد کرنے لگتا ہے دائیں ٹخنے کے باہر کی طرف سوئیاں چبھنا۔

جلد۔ جلد چھیل۔ خارش محسوس تا جب جسم گرم ہو۔ اور خارش کو کھجلانے سے آرام نہ ہو۔ تمام جسم پر پتی کھجلی کے
دانے جلن اور خارش کے ساتھ۔ کہنیوں اور گھٹنوں کے جوڑوں میں تر دانے جن پر کھرنڈ جم جاتے۔ تر کھجلی
کھجلانے کے بعد بیسری سے گٹوں میں شدید درد صبح جاگنے پر پتی جن کی زیادتی نہانے پر ہو۔

نیند۔ صبح کے وقت نیند کا غلبہ۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد اور سر شام نیند کا غلبہ۔ رات کو نیند پریشان
خواب سے اچاٹ ہو جائے۔ پتی کی خارش۔ اور جلن کی وجہ سے نیند میں خلل۔ پریشان کن اور ڈراؤنے خوابوں کی

وجہ سے اچھی طرح سو نہ سکے۔ جاگنے پر سر بھی درد جیسے بہت زیادہ سویا ہو۔

بخار۔ تمام رات جاڑا۔ لرزتی بخار۔ جاڑا ہر روز شام کو سات بجے سے رات کے دس بجے تک۔ جاڑا یہاں تک کہ
گرم چولہے کے قریب بھی۔ صبح اور شام اور بعض اوقات رات کے وقت عموماً پیاس کے ساتھ جاڑا۔ دردوں کے ساتھ شام
کے وقت جاڑا جو پیٹھ سے شروع ہو اور آنتوں میں کھینچنے والے درد ہوں۔ شام کے وقت روزانہ سات بجے بخار
کی اور زیادتی۔ بہت سی علامات صبح سویرے بڑھتی ہیں۔ اور اسی طرح سے دست بھی صبح کے وقت گھٹتے
ہیں۔ بغلوں کے پسینہ سے پیاز کی بو آتی ہے۔ علامات عام طور پر صبح، ٹھنڈی غذا سے گرم موسم میں، پید غاشی کر
بڑھتی ہیں۔ گرم غذا کھانے سے، آگے کی طرف جھکنے سے (درد شکم) سیدھا ہونے سے (کندھوں کے
درمیان درد)۔ کم ہوتے ہیں۔

شراب سے نشہ جلد ہوتا ہے۔ شراب اور قہوہ علامات کو بڑھا دیتی ہیں۔

طاقت نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو:۔

رسٹاکس، سیپیا، فاسفورس، پلساٹیلا، سٹانی سیگیریا، سلفر، بیلاڈونا، برائی اونیا، کاربو ویج، کاسٹیکم،
کالی کارب، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، سلیشیا، سپائی جیلیا، سٹرونشیم، ویلیریانہ۔

ورم، پلساٹیلا۔ لائیکوپوڈیم۔ سٹرامونیم (ہنسنا اور رونا یکے بعد دیگرے)، آرسنک۔ لائیکوپوڈیم، سلفر (کھانے
کے بعد فوراً دل بیٹھنا)، بیو فورا (دل کا پانی کے اندر ہونے کا احساس)۔ نکس (شراب سے تکلیف)، کالوسنتھ (جھکنے
سے پیٹ کا درد کم ہو)۔ امونیم کارب (لکڑی کے کوئلہ کے دھوئیں سے زہر)، سٹرامونیم (لکنت)، امبرا (دو
حیضوں کے درمیانی وقفہ میں خون کا آنا)۔

جب رسٹاکس جلدی بیماریوں میں کام نہ کرے تو بوروسٹا دینا چاہیے۔
اس دوا کا اثر کیمفر سے زائل ہوتا ہے۔
اس دوا کے بعد الیومنا، کلکیریا، رسٹاکس، سیپیا اچھی طرح کام کرتے ہیں۔
کول تار کے لگانے سے اگر برے نتائج پیدا ہوں تو یہ دوا دینی چاہیے۔

Belladona

بیلاڈونا

NATURAL ORDER : Solanaceae
SYNONYMS : Commonwale;
Deadly night shade.
PARTS USED : The entire plant.
TINCTURE : Drug Strength 1/10.

بیلاڈونا سب سے پہلے دماغ پر اثر کرتا ہے۔ اور انسانی دماغ پر خصوصاً اس کا اثر زیادہ شدت
سے ہوتا ہے۔ بکریوں اور خرگوشوں پر اس کا کوئی زہریلا اثر نہیں ہوتا۔ گوشت خور جانوروں پر اس کا اثر معمولی

ہوتا ہے۔ لیکن انسان پر اس کے اثر کی شدت انتہائی درجہ کی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہیوفلینڈ کے مشاہدہ کے مطابق اس کا اثر پاگلوں پر، گوشت خور جانوروں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ بیلاڈونا کی بے شمار علامات واضح ہیں یا سر میں یا سر اور دماغ سے پیدا ہوتی یا شروع ہوتی ہیں۔ اور درد اوپر سے نیچے کی طرف یعنی سر سے دور ہٹ کر ہوتے ہیں۔ (سلیسیا اور جلسیمیم میں درد ریڑھ میں نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں) بیلاڈونا کے اثر اور عمل کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لیے مخصوص نشانات کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں آگے بڑھوں میں بیلاڈونا کا اثر اور تعلق لال بخار کے ساتھ مختصراً بتانا چاہتا ہوں۔ بیلاڈونا کا زہر چڑھنے سے جو دانے انسان کے جسم پر نکل آتے ہیں۔ اور جس سطح پر یہ نکلتے ہیں وہ سطح لال ہوا کرتی ہے۔ اگر خدانخواستہ لال بخار کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو حفظ ماتقدم کے طور پر بیلاڈونا نہایت مفید ہے۔

بیلاڈونا انسانی نظام پر بہت شدت سے اثر کرتا ہے۔ یہ خصوصاً جوشیلے یا دموی مزاج رکھنے والے محنتی اور ذہین دوراندیش اور دماغی کام کرنے والوں، یا دموی مزاج کے آدمیوں کے لیے مفید ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کو بشرطیکہ ان کی صحت اچھی ہو۔ اور ان میں خون کی زیادتی ہو۔ تکالیف اچانک آ جاتی ہیں۔ بیلاڈونا کی تکالیف یکایک آتی، باقاعدہ طور پر کچھ وقت یا زیادہ دیر تک رہتی اور یکایک غائب ہو جاتی ہیں۔ (شکایات اوپر سے نیچے کی طرف آئیں، کیکٹس کالمیا نیچے سے اوپر کی طرف جائیں: لیڈم تکالیف آہستہ شروع ہوں۔ کلکیریا، سلیسیا، چائنا، تھریڈین تکالیف آہستہ شروع ہوں اور آہستہ ہی غائب ہوں۔ ارجنٹم نائٹریکم، پلاٹینا، سٹانم۔ سٹرونشیم کارب، جلسیمم تکالیف آہستہ شروع ہوں مگر یکدم بند ہوں، اگنیشیا، پلساٹیلا، سلفیورک ایسڈ۔ تکالیف یکایک شروع ہوں مگر آہستہ آہستہ بند ہوں۔ پلساٹیلا، سلفیورک ایسڈ تکالیف یکایک شروع ہوں اور یکایک بند ہوں۔ بیلاڈونا کیکٹس، کاربالک ایسڈ، یوپیٹوریم پرف، اگنیشیا، کالی بائکرام، میگنیشیا فاس، نائٹرک ایسڈ، آگزالک ایسڈ، ٹروپس لبرٹی، پٹرولیم، سٹرکنیا) درد تکالیف یکایک آتی ہیں۔ اور بہت شدت کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور اچانک ہی جاتی رہتی ہیں۔ مثلاً زکام بہت تیزی اور شدت سے آ کر کچھ وقت تک رہتا ہے۔ اور فوراً ہی غائب ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا کا اثر زیادہ تر نظام عروق Arterial System دل پھیپھڑے، دماغ، اور نظام عصبی Nervous System پر ہوتا ہے۔

سب سے پہلی کیفیت گرمی ہوتی ہے۔ تمام اعضاء میں خصوصاً دماغ، پھیپھڑے، اور جگر پر ورم ہوتا ہے دوسرے اعضاء کی طرح آنتیں بھی مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ان ورموں کے ساتھ ہمیشہ گرمی (بخار) موجود ہوتا ہے بخار عموماً غیر معمولی ہوتا ہے۔ اس قسم کا بخار یا گرمی کسی دوا میں نہیں پائی جاتی۔ اگر بیلاڈونا کے مریض کے جسم پر ہاتھ رکھا جائے تو گرمی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ ہاتھ فوراً ہٹانا پڑتا ہے۔ اور ہاتھ میں اس گرمی کا احساس بہت دیر تک قائم رہتا ہے۔ درد، ورم، تکالیف رات کو ہذیان Delirium کے دورے، اور شدید تکالیف، اور شدید قسم کے ورم سب کے سب میں یہ بخار اور گرمی موجود ہوتی ہے۔ اس بات کی پرواہ نہیں کہ ورم کہاں ہے۔ اگر اس قسم کی گرمی اور بخار موجود ہے تو بیلاڈونا بلاشبہ دوا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ کچھ مستثنیات ایسے بھی ہیں جن میں اس قسم کا بخار ہوتے ہوئے بھی بیلاڈونا نہیں دیا جا سکتا اور وہ عام طور پر مسلسل بخار ہوا کرتے ہیں۔ بیلاڈونا میں مسلسل بخار ہرگز نہیں پایا جاتا۔ گو پرانی کتابیں یہی بتاتی ہیں کہ اگر تپ محرقہ Typhoid Fever میں بخار شدت کا ہو تو

بیلاڈونا دینا چاہیئے۔ مگر بیلاڈونا کی آزمائشی علامات کو بغور مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیلاڈونا میں مسلسل بخار نہیں ہے۔ کیونکہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بیلاڈونا کی تکالیف ایک دم حملہ آور ہوتی ہیں، لیکن تپ محرقہ وغیرہ میں تکالیف کئی دن تک اندر ہی اندر مریض کو محسوس ہوئے بغیر بڑھتی رہتی ہیں۔ ایسی تکالیف عموماً برائی اونیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہومیوپیتھی کے مایۂ ناز ڈاکٹر ہیرنگ کا خیال ہے۔ کہ تپ محرقہ میں جب ہذیانی کیفیت ہو، تو بیلاڈونا دینا چاہیئے۔ لیکن مصنف کا تجربہ ہے کہ اگر ایسی حالت میں بیلاڈونا دے دیا جائے تو بلاشبہ ہذیان تو کم ہو جائے گا مگر بخار کے ساتھ دوسری تکالیف پیدا ہو جائیں گی، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ بیلاڈونا دے کر ہم ہذیان کو کم نہیں کرتے بلکہ مریض کی قوت حیات کو کم کر کے مریض کی زندگی کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ آرگینن میں ہنی مین صاف صاف بتاتے ہیں۔ کہ دوا مریض اور مرض کے مطابق ہونی چاہیئے۔ نہ کہ کسی خاص علامت کے لیے۔ اگر ایک علامت کو دبا کر مریض کو مزید خطرہ میں ڈالا گیا تو اس کا نام حکمت نہیں رکھا جا سکتا۔ میں عرض کروں گا۔ کہ ایسے موقع پر سٹرامونیم ہی دوا ہے۔ جس کو ڈاکٹر ہیرنگ نے بیلاڈونا بتلایا ہے۔ بیلاڈونا کے اندر ہمیشہ گرمی سخت گرمی اور انتہائی گرمی پائی جاتی ہے۔

دوسری بات جو بخاروں اور ورم میں شروع سے آخر تک دیکھی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ متورم حصوں کی جلد عموماً زیادہ سرخ ہوتی ہے۔ اور جوں جوں ورم بڑھتا جاتا ہے۔ اس میں کچھ سیاہی آ جاتی ہے۔ اور جوں جوں بخار بڑھتا ہے۔ چہرہ پر سرخ دھبے سے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن بیلاڈونا کا پہلا اثر یہ ہے کہ رنگ چمکدار سرخ ہوتا ہے، اور جسم پر چمک کا ایک خاص نور ہوتا ہے۔ اگر متورم حصہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ تو وہ سرخ دکھائی دیتا ہے۔ غدودوں کے ورم میں غدودوں کی جلد لال اور سرخ ہوتی ہے۔ اور اس پر چمکدار سرخ داغ ہوتے ہیں اس لیے متورم غدودوں کے اوپر گردن میں سرخ نشان دیکھے جاتے ہیں۔ گلسوؤں کا ورم، بغل کے غدودوں کا ورم ہر ایک پر ایک سرخ نشان ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک پر آگ کی طرح سے سرخ اور گرم نشان بنا دیا گیا ہے۔ جلد لال بخار کی طرح سرخ ہوتا ہے۔ بلغمی جھلی ورم اور سرخ ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ کچھ سیاہی مائل ہو جاتی ہے اور آخر میں اس پر دھبے دھبے سے آ جاتے ہیں۔ یہ ورم آہستہ آہستہ زہریلی حالت میں بدل جاتا ہے۔ جو ہم لال بخار میں مشاہدہ کرتے ہیں پہلے ورم میں تیزی ہوتی ہے۔ مگر بعد میں عروق شعریہ میں ایک قسم کا فالج آ جاتا ہے، یہ بیلاڈونا کی دوسری مخصوص علامت ہے۔ یعنی "شدید قسم کا ورم، سرخی، نیلاپن، اضافہ درجہ وار: بیلاڈونا کی بڑی علامت "متورم حصص اور ان اعضاء میں جن میں درد ہو سوزش اور انتہائی جلن ہے حلق میں جب درد ہوتا ہے۔ اور حلق پک جاتا ہے۔ تو اگر واقعی بیلاڈونا دوا ہے۔ تو حلق میں مریض کو آگ کے کوئلے دہکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ غدودوں پر ورم کی حالت میں غدود آگ کی طرح جلتے ہیں۔ مریض کا جسم جلتا ہے۔ مریض اس کا احساس کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر کے ہاتھ کو بھی اس کا احساس ہوتا ہے۔ مریض بتاتا ہے کہ ڈاکٹر مجھے آگ لگی ہوئی ہے۔" اس قسم کی جلن اور سوزش عام طور پر مستقل بخار یا ورم کی وجہ سے بخاروں میں پائی جاتی ہے۔ کسی عضو کے ورم کی حالت میں بذات خود وہ عضو بھی جلتا ہے۔ مثلاً اگر حلق میں ورم ہے تو حلق مریض کو جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اور دیکھنے والوں کو بھی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ معدہ کی خرابی میں معدہ میں جلن

ہوتی ہے۔ بحالت ورم جگر، اُور یرقان، جگر میں جلن ہوتی ہے۔ اب اس ضمن میں ہمارے پاس بیلاڈونا کے لیے تین لفظ آ گئے ہیں۔ یعنی گرمی، سرخی اور جلن" میں کوشش کروں گا کہ ناظرین پر واضح کروں کہ یہ ہر سہ الفاظ کہاں اَور کس طرح تکالیف میں ظاہر ہوتے ہیں یا ادا کیے جا سکتے ہیں۔

بیلاڈونا میں سوجن بھی پائی جاتی ہے۔ متورم حصے بہت جلد سوجتے ہیں اور پھول جاتے ہیں اور چھونے سے اس میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ ان میں پھٹ جانے کا احساس موجود ہوتا ہے۔ ان میں سوزش ہوتی ہے اور کھیلا کی طرح ڈنگ مارنے کا درد۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ ان متورم حصص پر گرمی، سرخی، جلن اور سوجن ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس ورم میں تپکن بھی ہوتی ہے اور بعض وقت بہت دور تک تپکن پائی جاتی ہے۔ یا مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہر قسم کے ورم اور سوجن میں نہ صرف ماؤف مقامات میں تپکن ہوتی ہے بلکہ مریض اپنے جسم کے اندر ہر جگہ اور خصوصاً کنپٹیوں پر تپکن محسوس کرتا ہے۔ اسی لیے کتابوں میں لکھا ہے "بیلاڈونا کے مریض میں تپکن پائی جاتی ہے۔" جب بچے ورم دماغ میں مبتلا ہو کر بستر پر لیٹے ہوتے ہیں تو ان کا سر حد سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ اگر وہ بولنے کے قابل ہیں تو بتاتے ہیں کہ سر جل رہا ہے۔ لیکن ہم ایسے بچوں کے سر میں تپکن محسوس کرتے ہیں۔ کنپٹیوں کی شریانیں اور دوسری نسیں بہت زور کے ساتھ پھڑکتی ہیں، اَور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برابر ایک مشین چل رہی ہے۔ جہاں شریانوں اور نسوں کو پھڑ پھڑا رہی ہے اگر مریض کو بیلاڈونا کی ضرورت ہے۔ تو ہر ایک عضو مریض کا ہلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

بیلاڈونا کا مریض درد کے بارے میں حد سے زیادہ ذکی الحس ہوتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ مریض کو عام آدمیوں کی بہ نسبت درد کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام درد یک دم شروع ہوتے ہیں۔ اور زیادہ یا تھوڑے عرصہ تک قائم رہ کر وہ یکدم غائب ہو جاتے ہیں، چاہے یہ درد اعصابی ہوں، یا ورم کی وجہ سے ہوں۔ یا کسی علت سے ہوں۔ اگر یہ یک دم شروع ہو کر یک دم غائب ہو جائیں تو دوا بیلاڈونا ہوا کرتی ہے۔ یہ درد ایسے تیز ہوا کرتے ہیں کہ مریض کے لیے بعض اوقات ان کا برداشت کرنا ناممکن ہوتا ہے ان دردوں کی نوعیت چیرنے کی سی، گول گھسنے کی سی، بھینے والی، ڈنگ مارنے والی، دبانے والی، اَور ڈسیں کی طرح ہوتی ہے۔ اور ہر نوعیت کے درد ایک ہی وقت میں مریض کو محسوس ہوتے ہیں۔ اَور یہی وجہ ہے کہ بیلاڈونا کے درد کا مریض اپنے درد کی نوعیت کو بتانے سے قاصر ہوتا ہے۔ وہ صرف ایک ہی بات دردوں میں جانتا ہے روتا، چیختا اور چلاتا۔ یہ درد سب کے سب حرکت کرنے سے، روشنی سے، جھٹکے سے اور سردی سے بڑھتے ہیں مریض گرم کپڑوں میں لپٹا رہتا ہے۔ اور ہوا کے جھونکے سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

دوسرے دردوں کی طرح درد سر بھی مریض محسوس کرتا ہے۔ کہ دماغ اوپر نیچے دوڑ رہا ہے اور ہر قدم پر اس کے دماغ میں جلن اور چیرنے والے درد کا احساس ہوتا ہے۔ ہر دفعہ آنکھ کی حرکت پر، آنکھوں کو پھیرنے پر، زینہ چڑھنے پر، بیٹھنے اٹھنے پر، یا لیٹنے سے بیٹھنے پر، غرضیکہ ہر حرکت پر درد شدت کا ہو جاتا ہے مریض محسوس کرتا ہے۔ کہ سر پھٹ رہا ہے۔ اور آنکھیں باہر نکل پڑتی ہیں۔ اگر مریض لیٹتا ہے تو اس کے دل میں اور اس کی درد والی جگہ پر تپکن ہو جاتی اور اس تپکن کو وہ "ہتھوڑے لگنے والا درد" بتاتا ہے۔ جہاں پہ درد ہوتا ہے اس جگہ

کو مریض ہاتھ لگانے نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص اس کے کمرے میں فرش پر بھی چلے تو اس کے پاؤں کے جھٹکوں سے مریض کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ "بستر میں جھٹکا" کتابوں میں بیلاڈونا کا نشان ملتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ مریض بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص اس کے پلنگ کے نزدیک جاتا ہے تو مریض نزدیک آنے والے آدمی کو دور ہی سے روک دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ پلنگ کے ذرا سے ہلنے سے اس کی تکالیف بڑھ جائیں گی۔ اگر آپ ایسے مریض کو دیکھنے کے لیے جس کے جگر پر ورم ہو یا شکم میں درد ہو یا رحم میں ورم ہو، جائیں اور بستر کی چادر کو مریض کے دیکھنے کے لیے ہٹائیں تو آپ مشاہدہ کریں گے کہ محض چادر کے ہلانے ہی سے مریض کی تکالیف بڑھتی ہیں۔ یہ بات یعنی جھٹکے سے تکلیف کا بڑھنا محض دردوں اور ورم ہی میں نہیں پایا جاتا بلکہ اعصابی تکالیف میں بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کسی ایسے مریض کو دیکھ پائیں تو بلاشبہ بیلاڈونا ہی دوا ہو گی۔ چند ماہ ہوئے مجھے ایک پتہ کی پتھری کے درد کی مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کا چہرہ سرخ، بدن جلتا ہوا تھا۔ وہ درد کی حالت میں کراہ رہی تھی۔ جب میں نے اس کے دوپٹے کو اسے دیکھنے کے لیے ہٹایا تو چلا اٹھی کہ ڈاکٹر مجھے ہاتھ مت لگائیے ورنہ میرا درد بڑھ جائے گا۔ میں نے مریضہ سے زیادہ سوالات پوچھنے نامناسب خیال کیے بیلاڈونا نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک اس کی زبان پر رکھ دی گئی پانچ منٹ کے اندر مریضہ سو گئی۔

تشنج۔ عام جسمانی یا کسی ایک مخصوص حصے کا، اس تشنج کی مثال پہلے پتے کی پتھری کے درد میں دی جا چکی ہے۔ اس سے ناظرین پر بخوبی واضح ہو گیا ہو گا کہ بیلاڈونا کے تشنجی دورے نہ صرف عضلات پر نظر آتے ہیں بلکہ ترن اور ظرف کی نالیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ چاہے یہ دورے پیشاب کی نالی میں ہوں، گردے کی نالی میں ہوں صفرا کی نالی میں ہوں۔ یا کسی اور نالی میں تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ فرض کر لیجیے کہ اس قسم کے تشنجی دورے پتے کی نالی میں موجود ہوں۔ مریض درد سے چیختا اور چلاتا ہو۔ اور چھوٹی سی پتھری صفرا کی نالی میں اٹک گئی ہو آپ ایک خوراک بیلاڈونا کی مریض کی زبان پر رکھ دیجیے، لمحہ بھر میں درد غائب ہو جائے گا اور پندرہ منٹ میں پتھری اپنی جگہ پر پہنچ جائے گی، یا نکل جائے گی۔

بچوں میں تشنج کے دورے۔ یہ دورے عام طور پر نہایت شدید ہوا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ دماغ کے پردوں میں ورم بھی پایا جاتا ہے۔ جسم پر ہمیشہ بخار کی سی گرمی رہتی ہے۔ یہ تشنجی دورے روشنی سے یا ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے۔ یا بچے کے ٹھنڈے ہو جانے سے پیدا ہوتے یا بڑھتے ہیں۔ یہ دورے عموماً ان بچوں کو بڑے سر والے بچوں کو خصوصاً پلپلے جسم والے بچوں کو، بڑے سر والے لڑکوں کو، اور بڑے سر والی لڑکیوں کو بھی ٹھنڈ لگنے سے ہو جاتے ہیں۔ بیلاڈونا کا مریض بھی برائی اونیا کی طرح حرکت سے تکلیف اٹھاتا ہے کیونکہ حرکت سے دورے، درد پیدا ہو جاتے ہیں، حرکت ہی سے دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے تپکن شروع ہو جاتی ہے، حرکت ہی سے تکالیف شروع ہوتی یا بڑھتی ہیں۔

چونکہ بیلاڈونا ایک بہت بڑی دوا ہے۔ اور جہاں بیلاڈونا کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ وہاں عام طور پر اس کو معمولی دوا سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس لیے میں نے اس کی طویل تمہید دی ہے۔ مگر چونکہ میرا خیال ہے کہ

مندرجہ صدر تمہید بھی ابھی ناکافی ہے اس لیے اس بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ میں مضمون کو دوہرا رہا ہوں گا، دوسرے طریقے سے اس کے خواص بیان کرتا ہوں۔

بیلاڈونا کے متعلق کئی ایک امور یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ بیلاڈونا کا مریض کئی ایک باتوں میں ذکی الحس ہوا کرتا ہے۔ معمولی سی روشنی، معمولی سا شور و غل، حرکت، ذرا سا جھٹکا، یہاں تک کہ کسی آدمی کا اس کے بستر کو چھونا بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دیوانے کتے کے کاٹنے پر یہ دوا بہت حد تک مفید ہوتی ہے۔

اس دوا کا مزاج سرد ہے۔ موسم کی تبدیلی سے (جب گرمی سے سردی آئے) ہوا کے جھونکے سے، مرطوب موسم سے، سر کو برہنہ رکھنے سے، سردی لگ جانے سے، یا سر کے بال کٹوانے سے مریض کو تکلیف پیدا ہو جاتی ہے، یا بڑھ جاتی ہیں۔ مریض اپنے آپ کو گرم مکان میں اور گرم کپڑوں سے لپٹے رہنے میں بہتر محسوس کرتا ہے۔

اس دوا میں حد درجہ کی تیزی پائی جاتی ہے۔ قوتِ حس میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ آنکھیں جلد جلد حرکت کرتی ہیں۔ درد بہت تیزی کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور اسی تند تیزی سے رفع ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ تھوڑی دیر رہیں یا زیادہ، اور ان کی نوعیت بھی کئی قسم کی ہوتی ہے، مگر مخصوص نوعیت ٹپکن، سوزش پیدا کرنے والی اور جھٹکا دینے والی ہوا کرتی ہے۔

بیلاڈونا دردِ سر کے واسطے ایک نہایت اعلیٰ دوا ہے، کیونکہ بیلاڈونا کی آزمائش میں کئی قسم کے دردِ سر مشاہدہ کئے گئے ہیں۔ بیشتر زیادہ تر رات کے وقت کروٹ بدلنے پر یا صبح کے وقت اٹھنے پر ہوتا ہے۔ چلنے پر اور سر نیچے کرنے پہلو بدلنے پر بھی بیشتر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ دردِ سر میں عام طور پر چہرہ تمتما جاتا ہے۔ آنکھیں چمکدار ہوا کرتی ہیں۔ اور پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ دردِ سر میں سر اور کنپٹیوں میں غضب کی ٹپکن ہوتی ہے۔ بعض دفعہ دماغ میں پانی پڑے رہنے کا احساس ہوتا ہے۔ تمباکو کے دھوئیں سے پیدا ہونے والے دردِ سر کو بھی بعض دفعہ یہ درست کر دیتی ہے۔ سر کو خون کا چڑھ آنا اس میں نمایاں طور پر ملتا ہے جس کے ساتھ سر میں بے حد درد اور ٹپکن، چہرے پر تمتماہٹ اور آنکھوں میں سرخی پائی جاتی ہے۔

دماغی علامات میں پاگل پن، غصہ، کاٹنے، نوچنے اور چیزوں کو توڑ پھوڑ دینے کی رغبت پائی جاتی ہے۔ آنکھیں بند کرنے پر عجیب قسم کے توہمات ہوتے ہیں، غنودگی، نیند کا غلبہ، آدھی آنکھ بند کر کے سوتا۔ نیم خوابی کی سی حالت کئی مرتبہ مشاہدہ میں آچکی ہے۔

بیلاڈونا میں تشنجی دورے بہت نمایاں ہوتے ہیں، نیز بینائی کی خرابی بھی اس میں نمایاں طور پر ملتی ہے۔ گرمی، سرخی اور سوزش، بیلاڈونا کے تین بہت بڑے نشان سمجھے جاتے ہیں۔ جو تقریباً بیلاڈونا کی ہر تکلیف میں پائے جاتے ہیں۔ چہرہ ارغوانی، سرخ، گرم یا پیلا ہوتا ہے۔ سرخی اور پیلا پن یکے بعد دیگرے ہوا کرتی ہے۔ منہ میں حد سے زیادہ خشکی ہونے کے باوجود بھی پیاس نہیں ہوتی۔

غذا کی نالی میں ڈنگ مارنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اور اس کی زیادتی نگلنے یا بات چیت کرنے سے ہوتی ہے۔ غذا کی نالی سکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح سے آنتوں میں بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ کسی نے مضبوط ہاتھ سے آنتوں کو دبا دیا ہے۔ (مریض عام طور پر آنتوں میں مروڑ بیان کرتے ہیں۔) پاخانہ کھرا،

مٹی کے مانند ہوتا ہے۔ مبرز میں تشنجی سکڑن محسوس ہوتی ہے۔ سخت ترین قبض۔ خونی بواسیر، درد کمر جیسے کہ ٹوٹ رہی ہے۔

حیض میں خون گرم معلوم ہوتا ہے۔ خون کا رنگ ہلکا یا خون متعفن ہوتا ہے۔

بیلاڈونا کی کھانسی، چھوٹی خشک اور سرسراہٹ لیے ہوئے ہوتی ہے۔ گویا بروکس اور فاسفورس سے کھانسی میں بیلاڈونا کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ کالی کھانسی میں دورے سے پہلے بچہ چلاتا ہے اور اسی کو درد محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا، تھوک اور خون آمیز بلغم۔ آنکھوں کے سامنے ستارے۔ تلی میں درد۔ سوئیاں چبھنے کا سا۔ اور پاخانہ پیشاب کا از خود نکل جانا۔ یہ سب علامات یا ان میں سے بعض کالی کھانسی کے مریض میں پائی جاتی ہیں۔

بیلاڈونا بچوں کے واسطے ایک مفید ترین دوا ہے۔ اور کیمومیلا سے کسی حالت میں بھی بچوں کے واسطے کم ضروری نہیں۔ تکالیف یکایک آ دباتی ہیں۔ چہرہ سرخ، گرم ہوتا ہے۔ نیم غنودگی کی سی حالت ہوا کرتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بچہ چونک پڑتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تشنجی دورے ہو جائیں گے۔ کیڑوں کے واسطے بھی ایک بہترین دوا ہے۔

ڈاکٹر ہیوز نے ایک بچہ کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک بچہ بعمر تین سال چہرہ پیلا، رات کے وقت نیند سے چونک کر اٹھ بیٹھتا تھا۔ یا چونک پڑتا تھا۔ دونوں ہی حالتوں میں وہ زور زور سے چیخ کر روتا تھا۔ اور کسی طرح سے بھی وہ چپ نہیں ہوتا تھا۔ اگر اسے کوئی بلاتا تھا تو جھنجھلا جاتا۔ اس بچہ کا پیشاب رات کے وقت نکل جاتا۔ چہرہ، ہونٹ، کان وغیرہ سب سرخ ہو جایا کرتے تھے۔ سنا دیا گیا اس سے افاقہ تو ضرور ہوا مگر بچہ بالکل شفایاب نہ ہو سکا۔ تو بیلاڈونا۔ ایم ایم طاقت میں ایک خوراک دی گئی۔ بچہ بہت جلد تمام تکالیف سے صحت یاب ہو گیا۔

بیلاڈونا کا ایک مخصوص نشان یہ بھی ہے۔ کہ لیٹ جانے سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ یہ علامت عام طور پر دردِ سر میں اور ورم کی کیفیتوں میں دیکھی جاتی ہے۔ نیند میں چونکنا، کوریا، اور اینٹھن، بیلاڈونا میں عام طور پر بہت پائے جاتے ہیں۔ نیند معلوم ہونے پر بھی مریض کو نیند نہیں آتی۔

شکم میں ازحد ذکی الحسی ہوتی ہے۔ کہ مریض بستر کے چھونے کو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ شکم میں نیچے کی طرف دبانے والا درد ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ شرمگاہ میں سے سب کچھ باہر نکلا پڑتا ہے۔ جس کی زیادتی صبح کے وقت ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کمر میں درد پایا جاتا ہے۔ جیسے وہ ٹوٹ جائے گی۔

جلد میں سرخی اور جلن ہوتی ہے۔ سرخی لال بخار کی طرح ہوتی ہے۔ جسم چمکتا ہے۔ اور ہموار ہوتا ہے۔ گرمی جلد پر اس قدر ہوا کرتی ہے۔ کہ ہاتھ لگانے سے بہت دیر تک ہاتھ میں گرمی کا احساس باقی رہتا ہے۔

بیلاڈونا میں پسینہ صرف ڈھکے ہوئے حصص پر ہی ہوتا ہے۔ یہ بیلاڈونا کی خاص علامت ہے۔

بیلاڈونا دائیں طرف کی دوا کہلاتی ہے۔ (لیکن کبھی کبھی اس کی علامات جسم کے بائیں جانب مشاہدہ کی جاتی ہیں) اندرونی سر کی تکالیف دائیں طرف ہوتی ہے۔ داہنا کان، داہنی آنکھ، چہرہ کا داہنا حصہ، داہنی طرف کے دانت، شکم کا داہنا جانب، سینہ کی داہنی جانب، داہنا بازو، داہنا کندھا، داہنی ٹانگ، وغیرہ اعضاء مبتلا ہوتے ہیں مگر

اور نالر کی تکلیف بائیں طرف ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں کہ پرانے بہرہ پن کے واسطے یہ دوا بہت مفید ہے۔ اور انہوں نے کئی ایک مریض بیلاڈونا سے ٹھیک کئے۔ ایسے حالات میں وہ مدر ٹنکچر کی واحد خوراک دیا کرتے تھے۔

نیند کے دوران اینٹھن، جھٹکے اور مریض کا ایک دم بستر سے اٹھ کر کود پڑنا۔ نیند کے دوران کراہنا۔ مریض بہت محسوس کرے لیکن سو نہ سکے۔ قلب اور پھیپھڑوں کا فالج۔ قلب میں شدید دھڑکن۔ سینہ میں سوئیاں چبھیں۔ پستان کا جلدی ورم کہ مرکز سے چمک دار سرخ دھاریاں چاروں طرف کو چلیں۔ ہاں کی تکالیف جن کی زیادتی حرکت سے ہو۔

دماغی کیفیت کا ذکر اوپر کافی کیا جا چکا ہے۔ شدت کا پاگل پن کے ساتھ ساتھ ایک خاص نشان جو عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پایا جاتا ہے کہ ہذیان اور دماغی تحریک کو عموماً تھوڑی سی ہلکی غذا کھا لینے سے سکون ملتا ہے۔ مریض ایک خیالی اور تصوری دنیا میں رہتا ہے۔ وہ بھوت و بھوت ارواح، لٹیروں اور جنگلی جانوروں کو دیکھتا ہے۔ بخار کے پہلے درجہ میں ہذیان نہایت شدید ہوتا ہے۔ اور دماغی کیفیت میں تحریک پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد مریض ایک قسم کی غنودگی میں چلا جاتا ہے۔ مریض ڈراؤنے خواب دیکھ کر اس نیند سے چونکتا ہے۔ اور چیخ مار کر جاگ اٹھتا ہے۔ دماغ کی یہ کیفیت حاد پاگل پن کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ مریض چیچے کو کاٹتا ہے اور کتے کی طرح بھونکتا ہے۔ اور تمام قسم کے دیگر شدید حرکات کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات وہ اس پاگل پن کی حالت میں کھڑکی سے بھی کود جاتا ہے۔ ان کیفیتوں کے ساتھ چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ اور تمام جسم پر گرمی ہوتی ہے لیکن پیر ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ تحریک کی اس شدت کے ساتھ ساتھ چکر بھی ملتا ہے۔ بستر میں کروٹ بدلنے پر یا سر کو حرکت دینے پر چکر بھی ملتا ہے۔ اشیاء گھومتی دکھائی دیتی ہیں اور اس چکر کے ساتھ سر میں تپکن معلوم ہوتی ہے۔

کھوپڑی میں بے حد ذکی الحسی پائی جاتی ہے۔ مریضہ اپنے بالوں کو نہ تو باندھنا اور کنگھی کرنا گوارہ کر سکتی ہے سر کے بال کھنچے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اور مریض ان کا چھوا جانا برداشت نہیں کر سکتا۔

لو لگ جانے سے پیدا شدہ اثرات میں بیلاڈونا نہایت مفید ہے۔ خون سر کو چڑھ آتا ہے۔ سر میں بے حد تپکن ہوتی ہے، چہرہ تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔ اور دیگر شریانوں میں بے حد تپکن ہوتی ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے جس میں سر کو آگے کی طرف جھکانے سے یا لیٹنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن سر کو پیچھے کی طرف کسی قدر جھکانے سے درد میں کمی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ لو لگنے سے پیدا شدہ درد سر میں گلونائن بھی بہت بڑی دوا ہے۔ لیکن گلونائن کے درد سر کو کسی قدر آگے جھکانے سے سکون ملتا ہے۔ اسی ضمن میں نیٹرم میور، نیٹرم کارب اور لیکیسس کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ گرمی کے ساتھ ساتھ سردی سے بھی بے حد ذکی الحس ہوتا ہے ٹھنڈی ہوا کے لگ جانے سے یا سر ننگا کر کے ٹھنڈی ہوا میں کھڑے رہنے سے درد سر پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات صرف بال کٹوانے سے ہی شدید قسم کا درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بعض اوقات بال کٹوانے سے کانوں، سینہ اور بائی کی تکالیف بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

جھلیوں میں بیحد خشکی دیکھنے میں آتی ہے۔ ناک میں، منہ میں، زبان میں، حلق میں، سینہ میں خشکی پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خشک کھانسی آتی ہے۔ یہ خشکی حلق کی تکالیف، نزلہ کھانسی وغیرہ کے ساتھ اور زیادہ نمایاں

ہو جاتی ہے۔ زکام کے ساتھ چہرہ پر سرخی ہوتی ہے وہ گرم ہوتا ہے۔ اور ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ سر میں درد ہوتا ہے۔ کتابوں میں اکثر یہ نشان "زکام کے رک جانے سے پاگل بنا دینے والے درد سر" بھی ملتا ہے۔

زبان درمیان میں سفید ہوتی ہے۔ اور اس کے کنارے سرخ ہوتے ہیں۔ تپ کے ساتھ ساتھ منہ خشکی بعد پیاس کی زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات منہ میں خشکی کے ساتھ پیاس ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں بعض اوقات نہایت پانی کی پیاس ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات آرسنک کی طرح مریض جلد جلد بہت تھوڑا تھوڑا پانی منہ کو تر کرنے کے لیے پیتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کی بے حد پیاس۔ ان چیزوں کی پیاس جن کو تندرستی کی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ نیز شراب کی خواہش کہ تمام قسم کے بخاروں میں لیموں والی سکنجبین اور لیموں کے رس کی نہ بجھنے والی خواہش ہوتی ہے۔

درد شکم کالوسنتھ کی طرح نہایت شدید ہوتے ہیں۔ اور ان کو آگے کی طرف جھک کر دوہرا ہونے سے آرام ملتا ہے۔ لیکن خیال رہے کہ کالوسنتھ کی درد عموماً بخار کے بغیر ہوتے ہیں۔ جبکہ بیلاڈونا کے درد کے ساتھ بخار موجود ہوتا ہے۔ بہت کم حالات میں بیلاڈونا کے درد شکم کو ڈائسکوریا کی طرح پیچھے کی طرف جھکنے سے آرام ملتا ہے۔ ورم زائدہ Appendicitis جس زائدہ کے مقام پر شدید درد ہوتا ہے اور مریض کو ذرا سا چھوا جانا۔ یہاں تک کہ بستر کے کپڑوں کا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

آلات بول میں بھی نمایاں تحریک ملتی ہے۔ پیشاب کی مسلسل حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہے اور پیشاب کی تمام نالی میں جلن ہوتی ہے۔ مثانہ میں مروڑ، پیشاب کر چکنے کے بعد مریض بیٹھ کر پیشاب پر بے سود زور لگاتا ہے۔ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات خون ملا ہوتا ہے۔ یا خالص خون کا بھی ہو سکتا ہے یا اس میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ دماغی تکالیف میں پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہے۔ رات کے وقت پیشاب کرنے کے خواب دیکھے اور از خود پیشاب نکل جائے۔ کسی صدمہ کے بعد یا دماغ میں ورم کے بعد یا وضع حمل کے بعد پیشاب کا رک جانا۔ ڈراؤنے خواب دیکھے جن سے چونکے اور پیشاب نکل جائے۔

رحم اپنے قدر سے بڑھ جاتا ہے۔ اور اسے چھونے سے درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات رحم کا یہ بڑھنا وضع حمل کے بعد رحم کے نہ سکڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ہر دفعہ حیض کے بعد جب تھوڑا سا بڑا ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں رہتا ہے، اپنی قدرتی حالت کو نہیں اختیار کرتا جس کی وجہ سے تمام حیض کے درمیانی وقفہ میں مریضہ محسوس کرتی ہے کہ اسے حیض ہو رہا ہے۔ رحم میں خون کے اجتماع سے تشنجی دردوں کے ساتھ بے حد ذکی الحسی کے ساتھ رحم سے سیلان خون۔ مقدار میں زیادہ چمکدار، سرخ رقیق خون کا سیلان جس کے ساتھ خون کے منجمد ٹکڑے پائے جاتے ہیں۔ بے حد پھوڑے کے سے درد کے ساتھ۔ بیلاڈونا کا سیلان مخصوص ہے۔ سیلان خون بخار کی کیفیتوں کے ساتھ لیکن عموماً سیلان خون بخار کی جگہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر سیلان خون ہو جائے تو بخار کو سکون ہو جاتا ہے۔ وضع حمل کے بعد سیلان خون جس میں خون مریضہ کو گرم محسوس ہوتا ہے۔ درد والے حیض، وضع حمل سے درد۔ حیض کے شروع ہونے کے ساتھ خصیۃ الرحم میں درد۔ بے حد ذکی الحسی، خون بھری حاملہ مستورات کیلئے

یہ دوا اسقاطِ حمل کے خدشہ کے لیے یا اسقاط کے دوران اور بعد کے سیلانِ خون کے لیے مفید ہے۔ ان موٹی تازی عورتوں کے وضعِ حمل کو آسان بنانے کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جن کی شادی بڑی عمر میں (۴۰ یا ۳۰ برس کی) ہوئی ہو اور وضعِ حمل کے وقت ان کے عضلات میں کھنچاؤ پیدا ہو چکا ہو، چہرے پر تمتماہٹ ہو بخار ہو۔ چھونے اور جھٹکے سے ذکی الحسی ہو۔ دودھ کا بخار۔

خشک، دورے والی کھانسی، شدید کھانسی جس کی زیادتی شام کے وقت خصوصاً رات کو ہو۔ کھانسی جس کی زیادتی لیٹ جانے سے ہو، دن کی نسبت رات کو زیادہ کھانسی کے دو دوروں کے درمیانی وقفہ میں حنجرہ ہوا کی نالی وغیرہ میں خشکی بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ اس سے سرسراہٹ پیدا ہو کر کھانسی کا دورہ پیدا ہو جاتا ہے۔ سینہ کی تمام تکالیف کے ساتھ خشک، پریشان کن، دورے والی کھانسی جس کی زیادتی رات کے وقت موجود ہوتی ہے۔ نمونیہ اور پلوریسی میں بیلاڈونا کی تکالیف عموماً داہنی جانب ہوتی ہیں، ماؤف جانب میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے، مریض اس کروٹ نہیں لیٹ سکتا اور ہر جھٹکے سے یہاں تک کہ بستر کے کپڑوں کے ہلنے سے بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ذکی الحس مریضوں میں بہت سے ڈاکٹر لیکیسس کو (جبکہ وہ جزوی طور پر مفید ہوتی ہے) استعمال کرتے ہیں جس سے بعض اوقات کئی ایک تکالیف درست ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایک خشک بار بار ہونے والی کھانسی مریضہ میں باقی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ سو نہیں سکتی۔ بعض اوقات یہ کھانسی پہلی نیند کے بعد قریب گیارہ بجے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بعض لیٹنے سے ہی پیدا ہو جاتی ہے، ایسی کھانسی کو اور اعصابی تحریک کو (جن کو لیکیسس کے مزمن اثرات سمجھنا چاہیئے) بیلاڈونا درست کرتا ہے۔ ایسے حالات میں بیلاڈونا، لیکیسس کی اثر زائل کرنے والی دوا بن جاتی ہے۔ رحاد تکالیف میں، مزمن میں، کلکیریا کارب۔

علامات

دماغ۔ حد درجہ کا غصہ، تندی۔ مریض کاٹتا ہے، مارتا ہے اور اپنے گرد حاضرین پر تھوکتا ہے (ہیوسمس، سٹرامونیم) چیزوں کو توڑنا، پھوڑنا اور ٹکڑے کر دینا (ویریٹرم البم) شدید ہذیان۔ اونچی آواز سے ہنسنا اور دانتوں کا پیسنا۔ خیالی اشیاء سے ڈر۔ دیوؤں کا دیکھنا (اوپیم، سٹرامونیم) بردباری سے یکدم تندی اور تیزی میں تبدیل ہو جانا بستر سے کود جانے کی مسلسل رغبت، مکمل بیہوشی کے ساتھ (اگیریکس، ایپس، ہیوسمس، سٹرامونیم) ہذیانی حالت میں بستر کے کپڑوں کو نوچنا (ہیوسمس، سٹرامونیم) گالیاں بکنا۔ پانی اور رقیق اشیاء سے ڈر اور خوف، رقیق اشیاء کے دیکھنے ہی سے غصہ میں اگر تشدد پر اتر آنا۔ پریشان بھاگ جانے کی رغبت کے ساتھ۔ خیالی چیزوں و شکلوں سے خوف، ان سے بھاگنے کی کوشش کرنا۔ سخت پریشان۔ بزدل اور بے چینی (اکونائٹ، آرسنک، چائنا، فاسفورس)۔ بھاگ جانے یا چھپ جانے کی رغبت۔ سر میں ورم کی وجہ سے پاگل پن اور پتلیوں کا پھیل جانا (ہیوسمس، اوپیم) حد درجہ کی بدمزاجی، لڑاکا پن۔ مریض اپنی خیالی پیدا کردہ دنیا میں رہتا ہے، توہمات سے اپنے گرد خیالی شکلیں پیدا کر کے ان سے ڈرتا ہے۔ جب مریض کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ تو ان پر روشنی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور خود مریض کے اندر سے

ایک شکل کو مریض کو ڈراتا ہے۔ تمام قوی حسیات بڑھی ہوئی ہیں۔ حافظہ نہایت اچھا، بہت مدت کی اشیاء یاد ہوں۔ حافظہ کی خرابی ایک لمحہ ہی بھول جائے کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا۔ سر میں پراگندگی جس کی زیادتی حرکت سے ہو جب چمچہ کے ساتھ مریض کو کوئی چیز کھلائی جائے تو کھانے کے بجائے چمچہ کو کاٹے۔

سر چکر۔ جھکنے پر (اکونائٹ) یا جب جھکی ہوئی حالت سے سیدھا ہوتا ہے۔ (برائی اونیا، پلسٹیلا، پٹرولیم) پیچھے یا بائیں طرف گر جانا (نکس وامیکا) بینائی کے زائل ہو جانے اور آنکھوں کے سامنے تارے اڑنے کے ساتھ (فیرم، سیپیا) چکر میں یہ احساس ہوتا ہے، کہ ہر چیز چکر کھا رہی ہے۔ (برائی اونیا، کونیم) یا ادھر ادھر لہرا رہی ہے۔ سر میں پریشانی جس کی زیادتی حرکت سے ہوتی ہے۔ چکر، حرکت پر بستر میں کروٹ بدلنے پر (کونیم) سر کے خون کے چڑھنے کے ساتھ۔

پیشانی پر کسی تختہ کے پڑے ہونے کا احساس۔ ہاتھ کے بائیں جانب اور پیشانی میں دبانے والا درد۔ سر کو خون کا چڑھاؤ آنا (فیرم کو کلس) سر کی شریانوں میں ٹپکن۔ دماغ میں ٹپکن۔ دماغ میں ٹپکن (اکونائٹ، کاربو ویج، گلونائن، اوپیم) شدید دردِ سر، جس کی زیادتی شور و غل سے، حرکت سے، آنکھوں کے ہلانے سے اور کھانسنے سے (برائی اونیا، سمی سی فوگا) ہوتی ہے۔ دماغ میں شدید ٹپکن پیچھے سے آگے کی طرف، دونوں طرف۔ جہاں ٹپکن ختم ہوتی ہے وہاں گولی کا سا درد محسوس ہوتا ہے۔ اور سر میں جھٹکے لگنے کا سا جو جلد جلد چلنے سے، جلد جلد زینہ چڑھنے سے، زینہ کی ہر سیڑھی اترنے سے، نہایت شدت کا ہو جاتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا گدی میں بہت وزن لگا ہے۔ چلتے وقت شدت کا دردِ سر جو پیشانی میں ہوتا ہے کی وجہ سے بار بار ٹھہرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہر قدم پر یہ محسوس ہوتا ہے۔ جیسے پیشانی میں دماغ کبھی اٹھتا اور کبھی گرتا ہو۔ درد کو پیشانی زور سے دبانے میں آرام ہوتا ہے (چائنا) آنکھوں میں اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد، ایسا احساس ہوتا ہے۔ کہ آنکھوں کے ڈھیلے حلقوں سے باہر نکل پڑیں گے، چلتے وقت یا حرکت کرتے وقت درد کی اس قدر شدت ہوتی ہے۔ کہ مریض کو آنکھیں بند کر لینا پڑتی ہیں۔ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک چاقو سے گھستے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ سر میں دباؤ کبھی کسی جگہ اور کبھی کسی جگہ لیکن ہر مرتبہ یہ دباؤ کافی جگہ گھیرتا ہے۔

دردِ سر جس کی آگے کی طرف جھکنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ مگر پیچھے کی طرف جھکنے سے آرام ہوتا ہے ہوا کے جھونکے سے دردِ سر ([illegible]) بال کٹوانے سے دردِ سر۔ دھوپ لگنے سے دردِ سر۔ سر اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے۔ کہ سر پر معمولی سی چیز لگنے سے یا بالوں کو ہاتھ لگانے سے دردِ سر پیدا ہو جاتا ہے۔ (اکونائٹ، چائنا، مرک)

نزلاوی کیفیتوں کے رک جانے سے پیدا شدہ دردِ سر۔ مریض سر کو تکیہ پر رکھ دے، سر پیچھے کی جانب کھنچ جائے اور ایک دوسری جانب لڑھکے۔ بال پھٹ جائیں۔ خشک ہوں اور گر جائیں۔ دردِ سر زیادہ تر داہنی جانب اور جب لیٹا ہوا ہو۔ پیشانی کے درمیان ہی دماغ میں ٹھنڈے پن کا احساس۔ دردِ سر جیسے کوئی پتھر پیشانی کو دبا رہا ہے۔ پیشانی کے دبانے والے دردِ سر چلتے وقت اس قدر شدید کہ آنکھیں بند ہو جائیں۔ جس میں کمی بیٹھنے سے اور دبانے سے ہو۔ زیادتی پھر اٹھنے سے یا کھلی ہوا میں جانے سے ہو۔ پیشانی میں خون کی نالیوں میں شدید ٹپکن اور دردِ سر جیسے ہڈیاں اوپر اٹھائی جا رہی ہیں۔ سر کے مختلف حصص میں خصوصاً داہنی جانب اور پیشانی میں

(اور کبھی کبھی گہری میں) سوراخ کرنے والے، پھاڑنے والے، کاٹنے والے اور گولی لگنے کے سے درد۔ درد یکایک آئیں، کچھ مدت رہنے کے بعد یکایک غائب ہو جائیں۔

آنکھ۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئیں۔ چمکدار پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ نظر ایک جگہ قائم (ایتھوزا، ایمل نائٹریٹ، اینتھس بیرسکس، نانجا)، آنکھیں سرخ بہت متورم۔ آنکھوں میں خشکی۔ اکڑن اور سختی کا احساس، آنکھوں میں جلن اور گرمی (اکونائٹ، برائی اونیا)، روشنی کا برداشت نہ ہو سکنا اور آنکھوں سے پانی آنا (اکونائٹ، یوفریشیا، گریفائٹس، مرک، سلفر)، روشنی کا آنکھوں کی پتلیوں میں اثر نہ ہونا۔ آنکھوں کے ڈھیلوں کا ہر دم متحرک رہنا۔ آنکھ کے ڈھیلوں اور پتلیوں کی شریانوں اور وریدوں کا پھول جانا۔ آنکھوں کی پتلیوں کا پھیل جانا اور ایک جگہ قائم ہو جانا (ہیوسس، اونتھی کروکاٹا، اوپیم، سٹرامونیم)۔

ایک چیز کا دو دیکھنا (اوریم، سائیکوٹا، سٹرامونیم، فائی ٹولاکا) اوپر کی چیزوں کا نیچے یا چیزوں کا ٹیڑھا دکھائی دینا۔ بینائی میں دھند۔ آنکھوں کے سامنے چمکدار ستارے اور روشنی کی دھاریاں (سلفر، سائیکلیمن، گلونائن، کالی کارب) روشنی کے گرد ہالہ نظر آنا۔ ہالہ میں کئی رنگ مگر سرخ رنگ زیادہ تر دکھائی دیتا ہے۔ کبھی کبھی روشنی کی شعاعیں ٹوٹی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ صبح کے وقت آنکھوں کا چپک جانا۔ لیٹ جانے پر آنکھوں کی گہرائی میں ٹیکن۔ بھیگا پن۔ پپوٹوں میں تشنج۔ احساس جیسے آنکھیں آدھی بند ہیں۔ روشنی برداشت نہ ہو سکے خصوصاً مصنوعی۔ دور نظری۔ آنکھوں میں جلن اور حدت۔ یکایک ظاہر ہونے والا آشوب چشم زیادہ تر داہنی آنکھ میں روشنی سے بے حد ذکی الحسی کے ساتھ۔ آنکھ کے گڑھوں میں درد۔ پپوٹوں میں بھاری پن، پھوڑے کا سا درد اور ورم۔

کان۔ شور وغل کا برداشت نہ ہو سکنا۔ قوت سامعہ بڑھی ہوئی (اکونائٹ) کانوں میں گرج۔ گھنٹے بجنے کی آوازیں اور دوسری قسم کی آوازیں (اکونائٹ، آرسنک، چائنا، لائیکو، نکس، سلفر) کانوں کے اندر اور باہر چیرنے والا درد (کیموملا، پلساٹیلا، مرک) یہ درد نیچے کی طرف آتا ہے۔ کانوں میں ورم (ایپس، اکونائٹ، پلساٹیلا) گلسوؤں کے غدودوں کا بڑھ جانا اور ان میں درد۔ بہرہ پن جیسے کانوں پر کوئی چیز آ گئی ہے۔ اندرونی کان میں گولی لگنے کے سے درد سننے میں وقت کے ساتھ۔ کانوں میں بہرہ پن پہلے داہنے میں پھر بائیں میں۔ داہنے بیرونی کان میں اور چہرے پر تمام داہنی جانب نیچے تک پھنسی۔ کان کی نالی کے درمیانی حصہ میں ورم۔ کان کے درد سے ہذیان پیدا ہو۔ کان میں گہرا ٹیکن والا درد۔ قلب کی ضربات کے متوازن۔

ناک۔ بو یا خوشبو برداشت نہ ہو سکے۔ (اوریم، اکونائٹ، اگیریکس، کانیا، کولیکم، ہیپر سلف، لائیکو پوڈیم) چونی کی بو، خصوصاً تمباکو برداشت نہ ہو سکے۔ ناک کی نوک متورم، چمکدار، سرخ، اور جلنے والی (بوریکس، نائٹرک ایسڈ، آگزیلک ایسڈ، رسٹاکس) ناک میں بے حد خشکی (گریفائٹس، کالی بائکرام) بار بار چھینکوں کا آنا نتھنوں میں سرسراہٹ کے ساتھ۔ ناک سے خون آمیز رطوبت کا آنا۔ بار بار نکسیر (اکونائٹ، برائی اونیا، آرنیکا) ورم کے ساتھ ناک میں خیالی بو۔ زکام میں رطوبت کے ساتھ خون کی آمیزش۔ بار بار چھینکیں۔ بہنے والا زکام صرف ایک نتھنے سے۔ زکام متعفن بو کے ساتھ۔ زکام کے رک جانے کی وجہ سے پاگل بنا دینے والا درد سر۔ نتھنے اور منہ کے زاویئے پھٹے ہوئے لیکن ان میں زیادہ خارش نہ ہو۔ رات کے وقت بچوں کی نکسیر پھوٹے۔

چہرہ۔ چہرہ پر سرخی اور گرمی (اینتھس) چہرہ پھولا ہوا، اور گرم (اکونائٹ، سٹرامونیم، اوپیم) چہرہ اور منہ کے عضلات میں تشنجی حرکات (اگیریکس، انٹم ٹارٹ، سائی کوٹا، اگنیشیا، نکس وامیکا) اوپر والے ہونٹ میں کھنچاوٹ اور ورم (ایپس، برائی اونیا، سوڈیم، کلکیریا کارب) منہ کھولنے پر اکڑن کا احساس۔ داہنے رخسار کی ہڈی سے نیچے دبانے اور چیرنے والا درد۔ بائیں نچلے جبڑے کے پیچھے اندرونی طرف بجلی لگنے کا سا درد۔ جو نگلتے وقت بڑھ جائے۔ جبڑے کی ہڈیوں اور کانوں میں درد (کلکیریا، ہیپر، کالی بائکرام) چہرے کا اعصابی درد، کاٹنے والے اور بجلی لگنے کے سے درد کے ساتھ (پلساٹیلا) چہرہ کے عضلات میں تشنجی حرکات۔ منہ کے زاویوں میں چھیلن کا احساس۔ پیشانی پر خارش، بائیں آنکھ کے گڑھے کے نیچے سے اعصابی درد شروع ہوں اور پیچھے کی طرف کان تک جائیں۔ ہونٹوں کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے آبلے جن میں ٹیس بھرا درد ہو۔ ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے خصوصاً اوپری ہونٹ کے درمیان میں پھٹن۔ احساس جیسے نچلا جبڑا پیچھے کی طرف کھینچا گیا ہے۔

منہ۔ اوپر والے داہنی جانب کے دانتوں میں ہلکا درد، جو رات کے وقت اور ٹھنڈی ہوا سے بڑھے (زنکم کروٹم) دانت پیسنا، مسوڑھوں میں درد بھری سوجن (گریفائٹس، مرک) درد دانت کھانے کے چند منٹ بعد کھانے کے دوران ہو، جو آہستہ آہستہ بڑھے اور پھر آہستہ آہستہ کم ہو۔ دانت کھٹے محسوس ہوں۔ مسوڑھوں سے خون بہے۔ مسوڑھوں کا پکنا۔

زبان اور تالو سیاہی مائل سرخ اور خشک (بپٹیشیا) منہ میں، زبان پر، اور حلق میں خشکی جس کی وجہ سے بولنا اور نگلنا مشکل ہو جائے۔ زبان گرم، خشک اور پھٹی ہوئی۔ اور متورم منہ سے باہر لٹکے۔ زبان کو حرکت دینے میں تکلیف کیونکہ اس پر چھیلن کا احساس ہوتا ہے۔ ذائقہ نمکین، کھٹا، کڑوا، متعفن، پھیکا۔ روٹی کھٹی محسوس ہو۔ بول چال میں لکنت۔ گویائی کے عضلات میں فالجی کمزوری۔ زبان کی نوک پر احساس جیسے چھوٹا سا دانہ ہے۔ جس میں چھوئے جانے پر جلن دار درد ہو۔

منہ اور حلق میں چھیلن، منہ میں گرمی اور خشکی۔ سانس میں گرمی۔ صبح کے وقت، اٹھتے وقت منہ میں کچپاہٹ درد سر کے ساتھ۔ منہ اور حلق میں سفید گاڑھا بلغم، جس کو ہر وقت تھوکنے اور کھنکھارنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ منہ گرم محسوس ہو۔ منہ میں خشکی پیاس کے ساتھ۔ تھوک گاڑھا، لیسدار، اور سفید جو زبان پر گوند کی طرح چپک جائے۔

حلق۔ حلق اور تالو میں حد سے زیادہ خشکی (ایپس، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا، نیٹرم) اور چھیلن۔ نگلتے وقت اس بات کا احساس کہ حلق بہت تنگ ہے۔ یا اندر کی طرف گھس گئی ہے۔ جس سے نگلنا مشکل ہو رہا ہے (ہیوسس، سٹرامونیم) حلق کی سکڑن معدہ تک جائے۔ نگلتے وقت حلق میں اینٹھن جس سے دم گھٹے۔ پانی نگلنے میں دقت۔ غذا کا ہر لقمہ بڑی مشکل سے پانی کے گھونٹ کے ساتھ نگلا جا سکے۔ نگلتے وقت درد صرف چند قطروں ہی کا نگل سکنا۔ نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے رقیق چیزوں کا حلق کی اینٹھن کی وجہ سے ناک کے راستہ نکل جانا (لیکیسس)۔ نگلتے وقت غذا کی نالی میں سکڑن اور ہر دفعہ نگلنے کے بعد غذا کی نالی میں چھیلن محسوس ہو۔ جیسے غذا کی نالی زخمی ہو۔ داہنے گلسوئے میں درد گولی لگنے کے سے جو بیرونی طرف کان تک پھیلے، اور وہاں اینٹھن ہو۔ حلق کے غدودوں کا متورم ہو جانا، زیادہ تر داہنی جانب، چمکدار، سرخ۔ رقیق اشیاء نگلتے وقت تکلیف ہو۔ گردن کے غدود یکایک متورم ہو جائیں۔ غدود بڑھے ہوئے۔ حلق سکڑی ہوئی محسوس ہو۔ حلق میں گرہ سی کا احساس۔

معدہ۔ ٹھنڈے پانی کی نہ بجھنے والی پیاس (آرکزانائٹ۔ برائی اونیا)، یا تمام چیزوں سے نفرت (ریومکس)، معدے میں متلی اور کھانے پینے کے بعد قے۔ معدے میں کترنے والے، کاٹنے والے، کھینچنے والے، مروڑنے والے دردوں کی وجہ سے مریض پیچھے کی طرف جھکنے پر مجبور ہو جاتا ہے اپنی سانس روک لے کھانے کے بعد معدہ میں سخت دباؤ یا بوجھ (آرسنک، برائی اونیا، نکس وامیکا، پلساٹیلا) معدے میں سخت درد۔ رات کے وقت، کرتی ہوئی ترشی کے ساتھ معدے میں جلن (آرسنک، برائی اونیا، لائیکو پوڈیم، کوکیلکم) لیمونیڈ کی خواہش۔ لیموں کی خواہش جو مفید ثابت ہوتے ہیں۔ شربت سے وقت تنفس بڑھتی ہے۔ شدید ہچکی۔ رکی ہوئی نامکمل ڈکاریں۔ آدھی رات کے قریب ہونے کی بے سود کوشش ٹھنڈے پسینے کے ساتھ قے، بلغم اور صفرا کی، غیر منہضم غذا کی، پانی کی سی، کسی چیز کو معدہ میں روک نہ سکے۔ معدہ میں کاٹنے والے دردوں کی زیادتی حرکت یا دبانے سے ہو۔ صرف چلتے وقت ہی معدہ میں درد بھرا دباؤ جس کی وجہ سے مریض کو بہت آہستہ آہستہ چلنا پڑے۔ جگر کی نفی۔

شکم۔ شکم میں شدید اور سخت نفخ اور درد۔ چھونے سے درد ہو (آکونائٹ، کالوسنتھ، مرک، کیوپرم)۔ شکم میں گرمی اور جلن (آکونائٹ، آرسنک، کینتھرس) پریشانی کے ساتھ، درد جس میں یہ احساس ہو جیسے شکم کے ایک مقام کو ناخن سے پکڑ لیا گیا ہے۔ شکم میں اینٹھن۔ شکم میں کبھی یہاں کبھی وہاں شدید کاٹنے والا درد۔ بوجھ شکم میں تکلیف کا اس حد تک بڑھ جانا کہ مریض کسی معمولی جھٹکے کو بھی برداشت نہ کر سکے۔ چلتے وقت جھٹکے کے خوف سے نہایت سنبھل سنبھل کر چلے اور کرسی یا بستر کے نزدیک کسی کو بھی جھٹکے کے خوف کی وجہ سے نہ آنے دے۔ شکم میں پھوڑے کا سا یا چوٹ کا سا درد۔ صبح کے وقت بستر سے باہر نکلنے پر کھنچاوٹ اور درد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی تشنجی طور پر پکڑ گیا ہے۔ آنتوں کے بالکل نچلے حصہ میں سکڑنے اور مروڑنے والے درد اور ان دردوں کی نوعیت گولی چھنے کی سی یا جھٹکے لگنے کی سی ہو جائے۔ دبانے سے شکم میں خصوصاً خصیۃ الرحم کے مقام میں ناقابل برداشت درد۔ خصوصاً شکم میں اور پیڑو میں درد یکایک بہت تیزی سے شروع ہوتے ہیں۔ کم و بیش وقت تک قائم رہ کر یکایک غائب ہو جاتے ہیں۔ شکم میں بائیں جانب کھانستے وقت چھینکتے وقت یا سب سے چھوا جائے سوئیاں چبھیں۔ جگر کے مقام میں شدید درد جس کی زیادتی داہنی جانب لیٹنے سے ہو۔ پتہ کی پتھریوں کی وجہ سے درد شکم، جگر سخت اور یرقان۔ درد زائدہ Appendicitis درد شکم جو یکایک ظاہر ہوں اور تھوڑی یا زیادہ دیر رہنے کے بعد یکایک غائب ہو جائیں۔

پاخانہ اور مبرز۔ مبرز میں مقعد کی طرف دباؤ۔ پاخانہ کی بے سود خواہش۔ مقعد میں دردناک سکڑن۔ پاخانہ کی بار بار بے سود حاجت یا پاخانہ تھوڑی مقدار میں سخت۔ پاخانہ میں کھریا مٹی کی طرح کے گولے (ہیپر، پوڈو فائلم) پاخانہ چپچپا اور خون ملا (مرک، نکس وامیکا) مبرز کی نالی کا فالج از خود پاخانہ نکل جائے (آرسنک، ہیوسمس) مبرز کی نالی کی تشنجی سکڑن پیچش۔ پاخانہ کا پھر اوپر چڑھ جانا۔ پاخانے میں سبز آؤں (ایپی کاک، ارجنٹم نائٹ، آرسنک، مرک، پلساٹیلا، سلفر) مبرز کے نچلے حصہ اور مقعد میں شہوانی سرسراہٹ۔ خونی بواسیر اکثر میں درد۔ جیسے ٹوٹ گئی ہیں ہے۔ مقعد میں شدید خارش اور اس کے ساتھ ساتھ سکڑن کا احساس۔

مثانہ۔ پیشاب میں رکاوٹ۔ جس کی وجہ سے پیشاب قطرہ قطرہ ہو (آکونائٹ، کینتھرس، نکس وامیکا) تیر کی طرح

سے پیشاب گاڑھا اور میلا ہو جائے۔ (چیلیڈونیم) سرخ ریت کے ساتھ (کریازوٹ سیپیا) گہرا سرخ۔ سفید ریت کے ساتھ۔ پیشاب خود بخود نکل جائے (آرسنک، ہیوسمس) مسلسل پیشاب قطرہ قطرہ گرتا ہے۔ پیشاب کی نالی کا فالج، پیشاب کی مقدار میں کمی اور مشکل سے ہو (آکونائٹ، کینتھرس)۔ پیشاب کرتے وقت اینٹھن۔ مثانہ میں رات کے وقت دباؤ اور درد۔ پیشاب اگر گرم کرے تو فاسفیٹس کا دھواں جمع ہو جائے۔ رات کے وقت بستر پر پیشاب کر دے۔ نیند میں بے چینی اور چونکنا۔

آلات تناسل مردانہ۔ خواہش نفسانی میں کمی۔ آلات میں کمزوری اور ڈھیلاپن۔ عضو کے ڈھیلے پن کے دوران رات کے وقت منی کا انزال۔ خصیوں میں شدید سوئیاں چبھیں جو اوپر کی طرف کھنچ جائیں۔ شام کے وقت بستر میں یا منی کی نالی میں پھٹن جو اوپر کی طرف جائے۔

آلات تناسل زنانہ۔ آلات تناسل میں نیچے کی طرف دباؤ، ایسا معلوم ہوتا کہ شرمگاہ سے ہر چیز باہر نکل پڑتی ہے (بیلیم مگ، نیٹرم میور، پلاٹینا، سیپیا) رحم کے مقام میں جلن۔ بوجھ سے بے چینی اور بوجھ۔ خصیۃ الرحم میں درد۔ داہنا خصیۃ الرحم زیادہ بڑھا ہوا (ایپس) جلنے والے اور جلانے لگنے کے سے درد (کرنیم)۔ ہر قدم پر اندرونی اعضاء میں گولی لگنے کا سا درد۔ حیض جلد جلد، مقدار میں زیادہ (امونیا کارب، کلکیریا کارب، نکس وامیکا)۔ خون سرخ، چمکدار، جیسے سیلس، (ایپی کاک) یا گاڑھا سیاہی مائل سرخ خون، پھٹا ہوا، بدبودار تعفن متعفن اور اعضاء کو گرم معلوم ہو (آکونائٹ) درد زہ بہت کم درد یا بند ہو جائیں (جلیسی میم، کالوفائلم)۔ رحم کے منہ پر بوقت وضع حمل سختی۔ وضع حمل کے بعد درد (جلسی میم) آنول رک جائے۔ شرمگاہ کی نالی میں خشکی اور حدت۔ سیلان خون میں خون گرم۔ ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک کاٹنے والے درد۔ وضع حمل کے درد یکایک آئیں اور یکایک غائب ہو جائیں۔ پستانوں میں ورم: درد، تپکن، سرخی، سر پستان سے سرخی کی دھاریاں چاروں اطراف میں پھیلیں چھاتیاں بھاری محسوس ہوں اور سخت و سرخ ہوں۔ پستانوں کے گومڑ، درد کی زیادتی لیٹ جانے سے ہو۔ داہنا خصیۃ الرحم بہت بڑھا ہوا، اس میں سوئیاں چبھنے کے سے اور تپکن والے درد۔ سیلان الرحم سفید آؤں کا درد شکم کے ساتھ۔ سن یاس میں سر کو خون کا ہجوم آنا بغلوں کے غدود سخت۔ اچانک تمتماہٹ کے دورے اور شدید دردسر۔

آلات تنفس۔ حنجرہ کی خشکی سے خشک کھانسی، آواز بیٹھی ہوئی اور بھاری۔ اس امر کا احساس کہ حنجرہ متورم ہو گیا ہے اور سکڑ گیا ہے۔ حلق میں اینٹھن (ریکیس)، آواز بیٹھنا خصوصاً جس وقت چلایا جائے۔ آواز بیٹھنا حلق کے درد کے ساتھ۔ نیند میں شدید کھانسی، دانت پیسنے کے ساتھ حنجرہ میں سرسراہٹ کی وجہ سے چھوٹی خشک کھانسی (رفاسفورس) شام کے وقت بستر میں، خشک، معدے والی یا کھوکھلی کھانسی جو رات کو بڑھے (ڈروسرا، ہیوسمس) بھونکنے والی کھانسی (ڈروسرا، سپنجیا) آدھی رات کے بعد مریض جاگ جائے۔ حنجرہ میں درد اور ورم گھٹنے کے اندیشہ کے ساتھ، سانس چھوٹی، تیز اور پریشان کن (آکونائٹ) سینہ میں تنگی اور سکڑن (فاسفورس)، کندھوں کے درمیان دبانے والے درد (برائی اونیا، نکس وامیکا، مرک، فاسفورس) داہنی طرف سینہ میں سوزش۔ کھانسی داہنے جوڑ میں درد کے ساتھ۔ بھونکنے والی کالی کھانسی جس کے ساتھ دورے

سے قبل صدر میں درد ہو اور خون کا بلغم آئے۔ بعد دوپہر اور شام کے وقت دمہ کے دورے۔ پھیپھڑوں میں مٹی کے احساس کے ساتھ۔ گرم، مرطوب موسم میں دمہ جس کی زیادتی نیند کے بعد ہو۔ دوپہر کے قریب شدید کھانسی جس کے ساتھ لیسدار بلغم نکلے۔ رات کی کھانسی نیند سے جگا دے۔ کھانسی کے دورے جو چھینکوں میں ختم ہوں۔ کھانستے وقت گردن کی پشت میں دبانے والا درد، کھانسی کے آنے سے فوراً قبل بچہ رونا شروع کر دے۔ ہوا کی نالیوں میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ۔ داہنے پھیپھڑے کے اوپری حصہ میں سوئیاں چبھیں۔

قلب اور نبض۔ نبض تیز اور طاقتور (اکونائٹ، کنپٹیوں، سر کی شریانوں اور نسوں میں تپکن۔ (گلونائن، تانی سوسنگا)، قلب میں دباؤ جس سے تنفس میں رکاوٹ اور پریشانی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ زینہ چڑھنے پر دھڑکن۔

پیٹھ اور گردن۔ گردن اور گردن کے پشت کے غدودوں کا متورم ہونا۔ کھانسی سے گردن میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔ ریڑھ کے مہروں میں گولی لگنے اور کترنے کے سے درد۔ کمر میں درد جیسے ٹوٹ جائے گی (ایڈسی سی ٹوگا، کالی کارب، نیٹرم میور، نکس وامیکا، پلاٹینا) گردن میں اکڑن، درد کمر، چوتڑوں اور رانوں میں درد کے ساتھ۔ بائیں کندھے کی ہڈی کے پیچھے دبانے والا درد زیادہ تر باہر کی جانب کو داہنے کندھے کی ہڈی اور ریڑھ کے درمیان کھینچنے والا دباؤ۔ پیٹھ میں درد جیسے ٹوٹی ہو۔

اعضاء۔ اعضاء میں تشنجی حرکات (ایتھوزا، ہیوسمس، سٹرامونیم) ہاتھوں اور پیروں میں بھاری پن۔ ٹانگوں میں اور بازوؤں کے توازن میں ناہمواری۔ جس سے زیادہ تر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اور جو اکثر پاگل آدمیوں کے فالج کی ابتدا میں دیکھا جاتا ہے۔ اعضاء کے ساتھ ساتھ گولی لگنے کے سے درد۔ جوڑ متورم سرخ، چمکدار اور ان سے سرخ دھاریاں چاروں طرف پھیلیں۔ چلنے میں لڑکھڑاہٹ۔ منتقل ہونے والے بائی کے درد۔ اعضاء میں جھٹکے۔ اعضاء ٹھنڈے۔

ہاتھ اور پیر۔ بازوؤں میں کھنچاوٹ اور مروڑ۔ بائیں کندھے کے سرے پر گولی لگنے کا سا درد۔ بائیں طرف کے اوپر والے آدھے بازو میں اندر کی طرف کھینچنے والا درد۔ تمام بائیں بازو میں کمزوری بازوؤں میں فالج کا سا کھینچنے والا دباؤ۔ درمیانی انگلی کے جوڑ میں چیرتے والا درد۔ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے جوڑ میں چیرنے والا بائیں ہاتھ کے درمیانی انگلی کے جوڑ میں درد۔ ایسا محسوس ہو جیسے ہڈی کی جھلی میں ہے۔

گھٹنے کے ٹھیک اوپر، داہنی ران کے بیرونی عضلات میں سوئیاں چبھنے کا سا درد صرف بیٹھے ہونے کی حالت میں۔ رانوں میں اور ٹانگوں میں ایسا درد جیسے کوئی پیٹی گئی ہوں۔ یا ہڈیاں سڑ رہی ہوں۔ ہڈیوں کے ساتھ ساتھ باریک گولی لگنے کا سا درد۔ جوڑوں میں شدید چٹخن کے ساتھ بیٹھی ہوئی حالت میں درد، پیروں کے عضلات سے آہستہ آہستہ اوپر کی طرف جوڑوں تک جائے۔ جس سے متواتر حرکت اور پیر ٹیڑھا کر ہلانے کی ضرورت محسوس ہو، چلنے پر درد کم ہو جائے۔ ٹانگ کے درمیان میں اندر کی طرف پھاڑنے والا بوجھ، جس کو نہ تو دبانے سے آرام ہو اور نہ حرکت کرنے سے۔ ٹانگوں کے جوڑوں خصوصاً گھٹنوں میں احساس جیسے وہ چلتے وقت جواب دے جائیں گے۔ گھٹنے کے جوڑ کا خلا میں ورم اور پانی کا اجتماع، جس میں بے حد ورم ہو اور بلبلے اٹھنے کا احساس ہو۔ تلوؤں میں سوراخ کرنے والے، کھودنے والے یا گولی لگنے کے سے درد۔

مخصوص خواص۔ درد اچانک ہوتا ہے۔ اور کم و بیش وقت رہ کر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ شدید تشنج اور تمام عضلات کا بدشکل ہو جانا (اگریکس، سائی کوٹا) خصوصاً کھینچنے والے عضلات کا۔ مرگی کے دورے ہو سکتے کی کیفیت حواس خمسہ میں تحریک اور ذکی الحسی۔ دماغ میں خیالات بہت تیزی کے ساتھ آئیں (کانیا، ایتھوزا) کے سے درد جن کی زیادتی نیند میں سینہ کے ایک جانب شکم کے ایک جانب ایک سال میں ہو۔ جس سے مریض ماؤف حصوں کو اندر کی طرف جھکا لے۔ بدن سے زیادہ کمزوری جیسے فالج سے ہو، لڑکھڑانا۔ کسی جگہ تعیّن نہ کیا جا سکے۔ بے چینی جس کی وجہ سے متواتر پہلو بدلا کرے۔ جسم کو آگے پیچھے حرکت دیا کرے خصوصاً ہاتھوں اور جسم کو آگے اور پیچھے پھینکنا جب لیٹا ہوا ہو۔

جلد۔ چھونے سے جلد میں درد۔ تمام جسم پر سرخی، نبض کی تیزی کے ساتھ (امونیا کارب)، تمام جسم پر ہموار لال بخار کی سی سرخی (اکونائٹ) لال بخار کے سے دانے (ایپس، ارم، سٹرامونیم) زہرباد کا ورم (اکونائٹ، ایپس رسٹاکس) رخساروں اور ناک میں آبلے پھوٹ جائیں۔ جن میں بہت جلد پیپ بھر جائے اور اوپر کھرنڈ جم جائے جلد کی چھونے سے دردبھری ذکی الحسی۔ خسرہ کے سے ابھار جلد پر جلد معائنہ کرنے سے ہاتھ کو جلن دار حدت کا احساس ہو۔ مقدار میں زیادہ حیض کے دوران بتی اچھلنا۔ پتہ کی پتھریوں کے ساتھ یرقان۔

نیند۔ سونے کی زیادہ رغبت نہیں ہو سکتا، سونا چاہے مگر سو نہ سکے (کیمومِلا، اوپیم، ایکیسس) نیند کا ڈر سے اچاٹ ہو جانا، یا نیند آتے ہی نیند اچاٹ ہو جائے (اگیریکس، امونیا کارب، آرسنک، ہیوسمس، سٹرامونیم سلفر) شام کے وقت پیر اندر کی طرف اور سر آگے کی طرف جھک جائے۔ نیند کا مسلسل خوفناک خواب اور اینٹھن کی وجہ سے اچاٹ ہو جانا رات کے وقت خوف سے جاگ جانا۔ نیند میں کراہنا اور کروٹیں بدلنا (اکونائٹ) پریشان کن اور ڈراؤنے خواب (آرنیکا، ارم، پلساٹیلا، سلفر) بار بار جماہیاں بہت سوئے لیکن فرصت نہ نصیب ہو۔ پریشانی کی وجہ سے سو نہ سکے۔ نیند کے دوران اونچا گائے بولے اور کراہے۔ قتل کے متعلق ڈاکوؤں کے متعلق اور آگ سے خطرہ کے متعلق پریشان کن خواب۔ بے خوابی غنودگی کے ساتھ ہاتھ نیچے رکھ کر سوئے۔ نیند کے دوران چیخنے۔

بخار۔ جاڑا شام کے وقت، زیادہ تر بازوؤں میں، سر میں گرمی کے ساتھ۔ جاڑا اور بخار کے بعد دیر سے بغیر پیاس کے سر میں پراگندگی کے ساتھ اعضاء ٹھنڈے۔ پاؤں برف کے مانند سرد۔ اندرونی جاڑہ بیرونی جلن دار بخار کے ساتھ، جاڑہ جو پیٹھ سے نیچے جائے، سر گرم۔ بخار سطحی وریدوں میں، ابھار کے ساتھ، پیاس کی زیادتی، پریشانی، کانپنا، اور شدید ہذیان کے ساتھ۔ بخار بہت تیز، چہرہ سرخ، نبض تیز۔ ہذیان۔ اندرونی اور بیرونی طور پر جلانے والا بخار۔ ماتھے پر پسینہ۔ سر کی پراگندگی کے ساتھ ڈھکے ہوئے اعضاء پر پسینہ (کیمومِلا) کھلے ہوئے حصوں پر پسینہ (تھوجا)، پسینہ بخار کے ساتھ یا بخار کے فوراً بعد خصوصاً چہرہ پر۔

کمی اور زیادتی۔ علامات بعد دوپہر تین بجے دوپہر، گیارہ بجے رات، آدھی رات کے بعد، رات کو اور صبح کے وقت بڑھتی ہیں۔ نیز چھونے سے، ہوا کے جھونکے سے، ٹھنڈی چیزیں لگانے سے، بال کٹانے سے، چمکدار چیزوں کے دیکھنے سے، پینے سے، سونے سے، لیٹ جانے سے۔ ماؤف حصوں کے بل لیٹنے پر بڑھتی ہیں۔

ماؤف جسم کو پیچھے کی طرف یا آگے کی طرف جھکانے سے۔ کسی چیز پر لیٹنے سے، کھڑے ہونے سے اور گرمی سے علامات کم ہوتی ہیں۔

(نوٹ) یہ پودا چونے کے پتھروں والی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے کلکیریا کارب اس کا مزمن ہے۔ یا بیلاڈونا، کلکیریا کارب کا حاد ہے۔

طاقت ۔ نمبر ۳ سے نمبر ۳۰ تک۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ نمبر ۳۰ طاقت میں اور اس سے زیادہ اونچی طاقتوں میں بہترین کام کرتا ہے۔ نئی تکالیف میں یہ طاقتیں حسب ضرورت دن میں کئی مرتبہ دہرائی جا سکتی ہیں۔

تعلق ۔ بیلاڈونا سے اگر زہر چڑھ جائے تو زہر کاروں کے تیزاب مثلاً سرکہ، لیموں وغیرہ سبز چائے قہوہ دینا چاہیے اگر ہومیو پیتھک طاقتوں کا اثر زیادہ ہو جائے تو اس کو زائل کرنے کے لیے کیمفر، کافیا، ہیپر، ہیوسمس، اوپیم، پلساٹیلا اور سباڈیلا دینا چاہیے۔

یہ دوا کونائیٹم، آرم ٹرائفلم، اٹروپیا، چائنا، کیوپرم، فیرم، ہیوسمس، جیسامینم، مرک، اوپیم، پلاٹینا، پلمبم کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

یہ دوا آرسنک، کیمومِلا، ہیپر، لیکیسس، مرک، فاسفورس، نائٹرک ایسڈ، کیوپرم کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے اور بیلاڈونا کے بعد، چائنا، کیمومِلا، کونیم، ڈلکامارا، ہیپر، ہیوسمس، لیکیسس، رسٹاکس، سنیگا، سٹرامونیم، ویلیریانم، ورٹیرم، اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

مقابلہ کرو ۔

اکوناٹٹ، الکوحل (خوش مزاجی)، آرسنک (آگ میں درد) برائی اونیا (بائیں کے درد جن کی حرکت سے تکلیف ہو۔ تات الجنب اور ذات الریہ میں جہاں برائی اونیا میں ماؤف پھیپھڑے کے بل لیٹنے سے آرام ہوتا ہے وہاں بیلاڈونا کو تکلیف ہوتی ہے)، کلکیریا کارب، کیمومِلا، سائیکوٹا، کافیا، کیوپرم، جلسیمیم، لیپٹینڈرا، پیپ ہیپر، ہیوسمس، لیکیسس، بیلیم تگ (بیلیم تگ کو حرکت سے آرام ہوتا ہے مگر بیلاڈونا کی حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے)، مرک، ہمکس، اوپیم، پلساٹیلا، رسٹاکس، سٹرامونیم، رفعہ اثر ہنفتا، ورٹیرم، ایلم، آریکا (کالی کھانسی)

معاون ۔ کلکیریا کارب۔

سرکہ یا ایسیٹک ایسڈ کو بیلاڈونا کے ساتھ استعمال نہ کرنا چاہیے۔

Bellis Perennis

بیلس پری نس

NATURAL ORDER : Compositae

SYNONYMS : English Daisy

PARTS USED : The entire plant

نباتات۔ قدیم میں اس پودے کا نام "وونڈ وارٹ" یعنی زخموں اور چوٹوں کو مندمل کرنے والا تھا۔ نام بہت سے

اس کے فعل کا علم ہوتا ہے۔ اس کا اثر آرنیکا، اور کیلنڈولا کی طرح ہوا کرتا ہے۔ ڈاکٹر برنٹ نے ہومیو پیتھک دنیا میں اس کا تعارف کرایا تھا، وہ لکھتے ہیں کہ یہ آرنیکا کی طرح فعل کرتی ہے یہاں تک یہ زہر باد بھی پیدا کرتی ہے! انہوں نے کئی ایک مریض اس دوا سے اچھے کئے جن کو چوٹ لگنے یا صدمہ پہنچنے سے گومڑ پیدا ہو گئے تھے۔ اگر دو لفظوں میں بیلس پری نس کا اثر بتانا ہو تو کہا جا سکتا ہے: تھکاوٹ اور خون کی رکاوٹ۔ یعنی اس میں مختلف قسم کے ورم اور سوجنیں پائی جاتی ہیں۔ تھکا ہارا جسم (کثرت جماع سے)۔ وریدوں کا پھولا ہوا ہونا۔ بوڑھے آدمیوں میں چکر ...

اس دوا کا اثر آلات تناسل زنانہ پر خاص طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ پستان اور رحم پر ورم اس دوا سے حمل کی تکالیف کو مثلاً چلنے کی نا قابلیت، وریدوں کی پھولنے وغیرہ کو رفع کیا جا سکتا ہے۔

جلق سے تھکاوٹ۔ مزدوروں اور کاریگروں کا زیادہ محنت سے تھک کر ابتر ہو جانا، بڑے بیوپاریوں، مسافروں، ریلوے میں کام کرنے والوں کی سر کی تکالیف۔

یہ دوا بائیں جانب زیادہ اثر کرتی ہے اور تلی میں سوئیاں چبھنے کے سے درد پیدا کر دیتی ہے۔ نیز اس دوا سے کیل، پھوڑے پھنسیاں، بائیں کے درد اور چکر وغیرہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ درد گردن سے جبڑے تک پہنچتا ہے۔ اور پیشانی میں سکڑن کا احساس ہوتا ہے۔

جسم کے گرم ہونے کی حالت میں سرد یا برف کی سی ٹھنڈی اشیاء پینے سے پیدا شدہ نتائج کیلئے مفید ہے اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ اگر انسان ایک دم مرطوب ٹھنڈی ہوا کا جھونکا کھا جائے۔ جبکہ اس کا معدہ یا جسم گرم ہو یا سخت محنت کے بعد جبکہ انسان گرم ہوتا ہے۔ تو ٹھنڈا پانی یا دوسری کوئی ٹھنڈی چیز پی لے، یا اپنے جسم کو ٹھنڈی ہوا کے سامنے کر دے تو اس سے جو بد نتائج پیدا ہو سکتے ہیں چاہے وہ بد ہضمی ہو یا حیض کا ایک دم بند ہو جانا ہو یا جلدی تکالیف از قسم چنبل، پتی وغیرہ یا بائی کے درد وغیرہ سب اس دوا کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔

لنگڑا پن جیسے موچ آگئی ہو۔ گہرے ریشوں کی چوٹوں میں مفید ہے۔ اعصاب کی چوٹیں جانے سے پھوڑے کا سا درد ہو اور ٹھنڈی چیزوں کو لگانا برداشت نہ ہو سکے۔

(چوٹوں سے پیدا شدہ نتائج، چاہے چوٹیں نئی ہوں یا پرانی۔ اس دوا سے تھکن کا احساس پیدا ہوتا ہے اور بیٹھنے کی رغبت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر برنٹ اس دوا کو اس کمزوری میں جو گٹھیا کی تکلیف کے بعد ہوتی ہو بہترین سمجھتے ہیں، اور ان کا خیال ہے کہ اس حالت میں یہ دوا سینڈیم کا مقابلہ کرتی ہے۔ اگر اس دوا کو خارجی طور پر استعمال کیا جائے تو تلیوں کو پھیلا دیتی ہے۔ پیڑو کے مقام میں پھوڑے کا سا درد اور کوٹھے پیٹے جانے کا احساس ہوتا ہے۔

اس دوا کا استعمال رات کو سوتے وقت نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بے خوابی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز اس دوا کا ایک نشان یہ بھی ہے کہ صبح تین بجے مریض جاگتا ہے اور پھر سو نہیں سکتا۔

مصنف کا تجربہ ہے کہ یہ دوا موچ آنے میں یا عضلات کی چوٹ میں خارجی طور پر آرنیکا سے زیادہ بہتر ہے۔

علامات

سر۔ بوڑھے آدمیوں میں چکر۔ گدی سے سر کی چاند تک درد۔ پیشانی کا سکڑا ہوا محسوس ہونا۔ چوٹ کا سا درد۔

کمر پٹی اور پیٹھ پر خارش۔ جس کو گرم پانی میں نہانے سے اور بستر میں زیادتی ہو۔ دماغ میں احساس جیسے سامنے والے حصے میں سکڑاؤ ہے۔

آلات تناسل زنانہ۔ پستان اور رحم پھولا ہو۔ بحالت حمل وریدوں کا پھول جانا۔ بحالت حمل چلنے کی ناقابلیت شکم کے عضلات میں درد۔ رحم میں پھوڑے کا سا درد جیسے شکنجہ میں کس کر نچوڑ دیا گیا ہو۔

معدہ۔ بھوک ختم ہونا۔ ہلکی متلی۔ گرم ہونے پر ٹھنڈا پانی پی لینے کے اثرات بد۔

شکم۔ کمر میں سوئیوں کا چبھنا۔ شکم کی دیواروں اور ادغم میں درد۔ بغیر درد کے، اندر دست رات کو جن میں بدبو آئے شکم تنا ہوا اور آنتوں میں گڑگڑاہٹ۔ تلی بڑھی اور اس میں پھوڑے کا سا درد ہو۔

نیند۔ بچہ سوتے میں بھی جاگتا پھر نیند نہ آئے۔

جلد۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ پھنسیاں پھوٹ کا نشان یعنی پیلے داغ۔ ورم جس کو ہاتھ لگانے سے زیادتی ہو۔ چوٹ لگنے سے وریدوں میں ورم۔ وریدوں کا پھولنا، درد کے ساتھ نیل۔

ہاتھ اور پیر۔ جوڑوں میں درد۔ عضلات میں پھوڑے کا سا درد۔ رانوں کی سطح پر اور پیٹھ پر خارش۔ کلائیوں کا سکڑا ہوا محسوس ہونا۔ جیسے ریڑھ کی ہڈی پڑی ہو مروڑ سخت درد کے ساتھ رانوں کے سامنے والے حصے کے ساتھ نیچے کی طرف درد۔ داہنی کلائی کے اندرونی جانب ورم جیسے دنبل ہو رہا ہے۔

کمی اور زیادتی۔ بائیں جانب، گرم پانی میں نہانے سے بستر کی گرمی سے، آدھی رات سے پہلے تکلیف بڑھتی ہے اور سردی اور مسلسل حرکت سے آرام ہوتا ہے۔

طاقت۔ مدر ٹنکچر سے نمبر ۳۰ تک۔

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

آرنیکا، آرسنک، ایپس میلس، برائی اونیا، ہائپریکم، کرم، اسٹافی سیگیریا، تھیریڈیم

Buchu

بیوچو

دیکھیے

بروسما

NATURAL ORDER : Rutaceae
SYNONYMS : Barosma Crenata
PARTS USED : The leaves.
TINCTURE : Drug Strength : 1x and higher.

Bufo

بیوفو

Order-Bufo nidae.
SYNONYMS : The Toad; including the Bufo Rana Brazilian; Bufo Sahytlensis
Solution of poison of Cwaneous glands in rectified spirit.

(زرد بڑے مینڈک کے پیٹھ کے غدودوں کا زہر)

ہومیوپیتھک ورلڈ جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۴۰۸ ڈاکٹر گو تھرے نے اٹلی کے ایک کسان کا واقعہ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: کراٹلی کا ایک کسان بعارضہ استسقاء ایک مدت سے تکلیف میں مبتلا تھا۔ یہاں تک کہ تیماردار اس کی خدمت کرتے کرتے تنگ آ گئے تھے۔ ایک دن اس کی بیوی نے ایک مینڈک اس کی شراب میں ڈال کر اس کو پلا دیا۔ مریض فوراً مستقل طور پر اچھا ہو گیا۔ کئی ایک حکیم پھر استسقاء کی حالت میں اس دوا کو استعمال کرتے رہے۔

ہومیوپیتھک آزمائش میں اور دوسرے زہریلے واقعات میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ بیوفو سے استسقاء پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بیوفو نے ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں سب سے زیادہ شہرت مرگی میں حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر یوجنز نے اس دوا سے مرگی کے کئی مریض ٹھیک کیے ہیں۔ جن لوگوں نے بیوفو کی مرگی کے مریضوں کو ایک دفعہ بھی دیکھ پایا ہے۔ وہ اس کی علامات میں کبھی غلطی نہیں کر سکتے۔ جب نوجوان مشت زنی کر کے اپنے آپ کو تباہ کر دیتے ہیں۔ تو ان کو مرگی کے دورے ہوا کرتے ہیں۔ مرگی کا شعلہ آلات تناسل سے اٹھتا ہے۔ یا بعض وقت شعلہ معدے سے بھی آتا ہے۔ دورے سے پہلے مریض خود بخود بولتا ہے۔ اور تند مزاج ہوتا ہے۔ دورے کے بعد اس کو گہری نیند آ جاتی ہے۔ بچوں میں اگر مرگی کا دورہ پیٹ میں، یا آنتوں میں کیڑوں کی وجہ سے ہو اور بچہ رات کو سوتے سوتے اپنے چوتڑ اوپر اٹھا دے اور اس کے مبرز میں سخت قسم کی خارش اور پریشانی ہو تو اس وقت مرگی کے دورے کی دوا سانٹونائن ہوا کرتی ہے، یا اگر سنا کامیاب نہ ہو تو انڈیگو کا خیال کرنا چاہیے۔ مگر یاد رہے کہ انڈیگو کا مریض ہمیشہ پست ہمت ہوا کرتا ہے۔ مگر جب مریض باحوصلہ ہو، تند مزاج ہو تو ونکس وامیکا یا بیوفو ہوتی ہے۔ آرٹی میسیا ولگرس بھی مرگی کی دوا ہے۔ مگر اس میں دورے ڈر یا دماغی جذبات کی تحریک سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کے دورے جلد جلد یکے بعد دیگرے ہوتے رہتے ہیں، اور دوروں کے بعد گہری نیند آتی ہے۔

بیوفو سے مشت زنی کی تحریک ہوتی ہے۔ انسان مشت زنی کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ وہ اس بری عادت کو پورا کرنے کے واسطے ہر وقت تنہائی تلاش کرتا ہے اور بعد میں مشت زنی کی وجہ سے وہ نامرد ہو جاتا ہے۔ برازیل کی عورتیں اس دوا کے اثر کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہیں اور جب ان عورتوں کو اپنے خاوندوں کی ہمبستری کی زیادتی سے بچنا ہوتا ہے۔ تو اس دوا کو ان کی غذا یا شراب میں ملا دیتی ہیں۔

بیوفو میں آہستہ آہستہ بڑھنے والے ورم کی بھی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس میں طولیقی بدبودار ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر کلاک لکھتے ہیں کہ کینسر کے کئی ایسے مریضوں میں جن کی شفا کی امید منقطع ہو گئی تھی میں نے اس دوا کو استعمال کر کے آکو کی بو کو درست کیا ہے۔

ڈاکٹر گرنسے کہتے ہیں کہ بہری میں یہ لاثانی دوا ہے۔ بشرطیکہ درد بہری سے اٹھ کر تمام بازو میں لہروں دھاریوں کی صورت میں پھیلے۔ یہ دوا مرگی کے دوروں میں مفید ہے۔ جو رات کو نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اور اگر ہمیشہ چاٹ ہو جائے تو درد سر حد سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ مرگی کے دورے گرم مکان میں بڑھا کرتے ہیں۔ مگر مریض پھر بھی سردی برداشت نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر کیس لکھتے ہیں کہ کئی ہفتوں تک مسلسل نکسیر چہرہ پر تمتماہٹ اور گرمی کے ساتھ اور پیشانی میں درد کے ساتھ اس دوا سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ نکسیر سے پیشانی کے درد میں کمی ہو جائے۔

یہ دوا نظام عصبی پر اور جلد پر بہت اثر کرتی ہے۔ رحم کی تکالیف بھی بہت نمایاں ہوتی ہیں۔ فالج بھی اس دوا میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اور بائی کی عجیب و غریب علامات ملتی ہیں۔ انگلی میں چوٹ سے درد جب درد لہروں کی صورت میں تمام بازو پر پھیل جائے۔

نوبت اس میں نمایاں طور پر ملتی ہے۔ ہر چڑھتے دن کا بخار۔ سیلان خون۔ شہوت میں کمی۔ اس دوا سے نشہ پیدا کرنے والی اشیاء کی خواہش اور نامردی پیدا ہوتی ہے کمزور اور نازک مزاج بچے۔ قبل از وقت بڑھاپا۔

علامات

دماغ۔ صحت کی طرف سے متفکر۔ غمگین۔ بے چینی۔ کاٹنے کی خواہش۔ تنہائی تلاش کرے۔ دماغی کمزوری۔ تند مزاجی۔ غصہ میں آ جانے کی رغبت۔ حافظہ کمزور۔

سر۔ اس امر کا احساس کہ گرم بخارات سر کو چڑھ رہے ہیں۔ دماغ کا سن ہو جانا۔ چہرہ پر پسینہ، کنپٹیوں میں بوجھ جیسے لوہے کے دو ہاتھوں سے کنپٹیوں کو دبایا جا رہا ہے۔ ناشتہ کے بعد درد سر جن کو نکسیر سے آرام ہو۔ سر میں ورم کی وجہ سے درد جو روشنی اور شور و غل سے بڑھے۔ سر دورے سے قبل پہلے ایک جانب کو اور پھر پیچھے کی جانب کھنچ جائے۔

آنکھ۔ داہنی آنکھ کھلی ہوئی۔ بائیں بند۔ مرگی کے دورے سے پہلے آنکھیں اوپر کی طرف چڑھی ہوئیں اور بائیں طرف پتلیاں گھومی ہوئیں۔ چمکدار اشیاء کو نہ دیکھ سکنا۔ پپوٹوں پر چھوٹے چھوٹے آبلے بایاں پپوٹا مفلوج۔

کان۔ آواز اچھی نہ معلوم ہو۔ گانے کو برداشت نہ کر سکے۔ (امبرا) کان میں سے بدبودار رطوبت کا بہنا۔

چہرہ۔ چہرہ پھولا ہوا۔ منہ اور آنکھوں میں تشنج۔ چہرہ کا تمتمانا۔ دورے کی حالت میں چہرے پر پسینہ چہرہ مڑا ہوا اور بدنما۔

منہ۔ زبان کا فالج۔ دورے کے پہلے منہ کا ہلنا۔ لکنت مگر جب اس کی بات سمجھی نہ جا سکے تو غصہ میں آ جائے تھوک میں خون۔ سانس متعفن میٹھی چیزیں پینے کی خواہش۔

آلات تناسل مردانہ۔ از خود منی کا اخراج۔ سرعت انزال۔ نامردی۔ جلق۔ جلق یا کثرت مباشرت کے بدنتائج اپنے آلات کو ہاتھ میں لیے رہنے کی رغبت۔ جماع کے دوران تشنجی دورے۔ از خود انزال۔

آلات تناسل زنانہ۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ۔ حیض کے وقت مرگی کے دورے۔ حیض کے ساتھ یا حیض سے پہلے درد سر۔ پستان میں آکو بگلری سے گھٹنے تک ایک رگ کی سی لکیر جس پر ورم ہو۔ خصیۃ الرحم اور رحم میں سوزش۔ رحم کی گردن پر زخم۔ بدبودار خون ملی ہوئی رطوبت کا سیلان۔ رحم میں گلٹیاں یا گومڑ پستانوں کے غدود میں سختی۔ دودھ خون ملا۔ پانی کا سا سیلان الرحم۔ شہوانی تحریک مرگی کے دوروں کے ساتھ۔

آلات تنفس اور قلب۔ پھیپھڑوں میں آگ کی سی جلن۔ دل کا بڑا محسوس ہونا۔ اور پانی کے برتن میں غرق محسوس ہونا۔ حیض میں دھڑکن اور درد سر کے ساتھ، قلب کے گرد سکڑن۔

اعضاء۔ رانوں میں درد۔ اعضاء کا سن ہو جانا۔ تشنج۔ لڑکھڑانا۔ جوڑوں میں پھر سٹھو کے ہونے کا احساس ہڈیوں کا ورم مرگی کے دورے سے بازو اکڑ جائیں۔ بازو جلد سو جائیں۔ بہری۔ ناخن کے گرد سیاہی مائل نیلگوں ورم درد لہروں کی صورت میں بازوؤں کو جائے۔ مرگی کے دورے سے قبل پہلے داہنی ہتھیلی میں سکڑن۔ پھر بائیں میں۔ انگوٹھے پیروں کی طرف کھنچ جائیں۔ لنگڑی کا درد۔ دوروں کے دوران بازوؤں کی نسبت ٹانگوں کے درمیان درد زیادہ ہو ٹانگوں میں درد کی وجہ سے نیند سے جاگے گھٹنوں میں ٹیکن کے ساتھ ہر سال ہاتھوں پر آبلوں کا نمودار ہونا۔

عرق النساء ٹانگوں کا بازوؤں کی نسبت زیادہ حرکت کرنا۔ اینٹھن سے نیند اچاٹ ہو جائے۔ ٹانگوں کا کمزور ہو جانا دورے سے پہلے نچلے اعضاء کا پھیل جاتا اور اکڑ جاتا۔

مخصوص خواص۔ دورہ مرگی سے پہلے چیخ مارنا۔ چہرے پر نیلا پن۔ دورہ کے بعد نیند۔ دورہ شب کو ہو یا حیض کے وقت یا چاند کی تبدیلی میں یا جذبہ نفسانی کی تحریک سے۔ تمام جسم کا ورم جو گہرا نیلا ہو جائے۔ جسم پر نیلا پن۔

جلد۔ میلی۔ سبزی مائل۔ چکنی۔ جلن دار آبلے چھپا پسینہ زیادہ مقدار میں۔ آکلہ جلد کا پھٹ جانا اور درد کرنا ذرا سی چوٹ سے۔ کاربنکل۔ چھوٹی چھوٹی جگہوں میں حس باقی نہ رہے۔ ہر چوٹ پک جائے۔ چھوٹے چھوٹے آبلے جو پھٹیں۔ اور جن سے جلد پر چھیلن باقی رہے اور رطوبت رسے۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں پر چھوٹے چھوٹے آبلے۔

نیند۔ کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔ تمام علامات جاگنے پر بڑھ جائیں۔ نیند کے دوران مرگی کے دورے۔

کمی اور زیادتی۔ گرم مکان میں، جاگنے پر علامات جاگنے پر بڑھ جاتی ہیں۔ نہانے سے ٹھنڈی ہوا سے اور گرم پانی میں پیر ڈالنے سے تکالیف کم ہو جاتی ہیں۔

طاقت۔ نمبر ۶ سے نمبر ۲۰۰ تک

تعلق۔ مقابلہ کرو۔

ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ: "مرگی کے دوروں میں اور دماغ کے پردوں کے نرم ہو جانے میں بیوفو کے معاون بیلوڈونا، اعفلس بینا، اور سالا منڈرا ہیں۔

اس دوا کا اثر لیکیسس اور سنیگا سے زائل ہوتا ہے۔

مرگی۔ جب شعلہ معدہ اور شکم سے شروع ہو۔ لیکیسس، سلفر۔

جب شعلہ آلات تناسل سے شروع ہو۔ انڈیگو۔

شعلہ سے ایسا محسوس ہو کر ریڑھ پر ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ اگیرکس

شعلہ سے ایسا محسوس ہو کہ ٹھنڈی ہوا ریڑھ کے پیچھے جا رہی ہے:۔ آرسنک
دورہ سے پہلے جسم کا بڑا ہونا محسوس ہو:۔ ارجنٹم نائٹریکم۔
شعلہ دل سے اٹھے:۔ کلکیریا آرس۔
داہنی ایڑی سے گدی تک شعلہ جائے:۔ سٹرامونیم۔
ایسا محسوس ہو کہ چوہا دوڑ رہا ہے:۔ جسم پر:۔ بیلاڈونا، کلکیریا، سلیشیا، سلفر۔
شعلہ رحم سے اٹھے:۔ بیوفو۔
مرگی:۔ شعلہ رحم سے حلق تک جائے:۔ لیکیسس۔
سر میں ہوا چلنے کا احساس ہو:۔ سمی سی فوگا۔
شعلہ بازوؤں میں محسوس ہو:۔ لیکیسس، سلفر۔
رعشہ کے مریضوں میں جو چل نہ سکیں اور جن کو کودنا یا دوڑنا پڑے:۔ کالی برومیٹم، نیٹرم میور۔
دل کا پانی میں محسوس ہونا:۔ بووسٹا۔
جلق، نامردی:۔ بیوسس، مرک، سلفر۔
کاٹے زہریلی قسم کے:۔ انتھراکسینم، انٹم کروڈم، لیکیسس۔
سر کا کسی طرف کھنچ جانا:۔ کیمفر۔

مُصنّف
ہومیوپیتھک ڈاکٹر کاشی رام